ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
چنانچہ اس کے واسطے ایک عمارت بناؤ اور اسے بھڑکتی آگ کے گڑھے میں جھونک دو
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ
پھر ہم نے انہیں ذلیل کر دیا اور ابراہیم نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں
سَيَهْدِيْنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرْنٰهُ
وہ مجھے راہ دے گا اے میرے رب مجھ کو نیک بیٹا عطا فرما پھر ہم نے اسے
بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ
ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا بیٹے
اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى قَالَ يٰٓاَبَتِ
میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھ کو ذبح کرتا ہوں پھر تو کیا دیکھتا ہے بولا اے باپ
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
جو تجھ کو حکم ہوتا ہے تو کر تو مجھ کو انشاء اللہ صبر کرنے والا پائے گا
فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ﴿۱۰۳﴾ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ
پھر جب دونوں حکم بجا لائے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے اسے پکارا
قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۰۵﴾
اے ابراہیم تو نے خواب سچا کر دکھایا ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ﴿۱۰۶﴾ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾
بے شک یہ صریح امتحان تھا اور اس کے بدلے ہم نے ایک بڑا ذبیحہ دے کر بچا لیا
وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾
اور پیچھے آنے والوں میں اس کا ذکر چھوڑ دیا کہ سلام ہو ابراہیم پر
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾
ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں وہ ہمارے ایمان والے بندوں میں سے تھا

ہوئے سے مدد ہو۔ لفظ سلیم دو معنوں کا حامل ہے اوّل سلیم بمعنی بیمار۔ ابدانی و سلیم النفس تفریحہ۔ (مدارک ج ۳ ص ۱۰۰) دوم بمعنی سلیم۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حقیقت کو دو ہزار سال پہلے سمجھ لیا تھا یعنی میں تمہارے کفر و شرک کی وجہ سے تم سے ہزاروں اور تمہاری عبادتیں ترک نہیں ہو سکتیں لیکن تمہارے اس سے بیزار معنی سمجھے۔ اس اسلوب کلام کو مغالطہ اور تورید کہا جاتا ہے جو حقیقت میں صحیح اور مطابق واقع ہوتا ہے۔ سکتی بظاہر محبت معلوم ہوتا ہے نظر نظرۃ فی الجمرۃ یعنی دیکھا جس کے معنی غور و فکر کرنے کے ہیں۔ قال الحسن المعنی انھما کانھوۃ والقدوۃ معھم تکرھما ھما ھما

ہوا کہ لوگ اسے قتل کر دیں۔ اور میری عمر اسے کھا جائے کیونکہ میں اپنے بیٹے کو اس طرح ضائع ہوتا نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے بعد دونوں بھائیوں کی پوری قوت سے کھانے کے ساتھ ساتھ رونے کی آواز سنی گئی۔ [illegible] یعقوب علیہ السلام نے کہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے [illegible] مقرر کر رکھی ہے۔ اس کے بعد یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کو [illegible] کی دعوت دی۔ اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا

وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ
وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ
مُبِيْنٌ ﴿۱۱۳﴾ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ وَنَجَّيْنٰهُمَا
وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا
هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ
هَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۱۸﴾ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي
الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ
اِنَّ اِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا
تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ
اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ

وبشرنٰہ باسحٰق نبیًا من الصّٰلحین ﴿۱۱۲﴾ وبٰرکنا علیہ وعلٰی اسحٰق ۭ ومن ذرّیّتہما محسنٌ وّظالمٌ لّنفسہٖ مبینٌ ﴿۱۱۳﴾ ولقد منّنا علٰی موسٰی وھٰرون ﴿۱۱۴﴾ ونجّیٰنٰھما وقومھما من الکرب العظیم ﴿۱۱۵﴾ ونصرنٰھم فکانوا ھم الغٰلبین ﴿۱۱۶﴾ واٰتیٰنٰھما الکتٰب المستبین ﴿۱۱۷﴾ وھدیٰنٰھما الصّراط المستقیم ﴿۱۱۸﴾ وترکنا علیھما فی الاٰخرین ﴿۱۱۹﴾ سلٰمٌ علٰی موسٰی وھٰرون ﴿۱۲۰﴾ انّا کذٰلک نجزی المحسنین ﴿۱۲۱﴾ انّھما من عبادنا المؤمنین ﴿۱۲۲﴾ وانّ الیاس لمن المرسلین ﴿۱۲۳﴾ اذ قال لقومہٖٓ الا تتّقون ﴿۱۲۴﴾ اتدعون بعلًا وّتذرون احسن الخٰلقین ﴿۱۲۵﴾ اللّٰہ ربّکم وربّ اٰبآئکم الاوّلین ﴿۱۲۶﴾ فکذّبوہ فانّھم

وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ سَلٰمٌ عَلٰي مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ

وترکنا علیھما فی الاٰخرین ﴿۱۱۹﴾ سلٰمٌ علٰی موسٰی وھٰرون ﴿۱۲۰﴾ انّا کذٰلک نجزی المحسنین ﴿۱۲۱﴾ انّھما من عبادنا المؤمنین ﴿۱۲۲﴾ وانّ

اسحٰق علیہ السلام کی خوشخبری دی۔ قرآن کا یہ سیاق صحیح دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہیں، اور حضرت اسحاق علیہ السلام کی ولادت کی اس واقعہ کے بعد موذی برکت علیہ الخ (ابراہیم و اسحاق پر ہم نے رزق و دنیا کی برکتیں نازل کیں۔ ان کی نسل کو دنیا میں پھیلایا۔ انہی اولاد میں نیک و سلامتی پیدا کی۔ وعدہ دیتے ہیں الخ۔ یعنی ان کی ساری نسل ان کے دین پر تھی الّا نمرودی کچھ لوگ ان کے مسلک ایمان و احسان پر تھے۔ اور کچھ ظلم و اسراف کی راہ پر گامزن ہوئے۔ بہرحال نعمت کی بےزاری سے اسلاف پر کوئی حرف نہیں آسکتا، اور نسب کی جلالت و فضالت میں کوئی خلل نہ۔ وفی ذلک تنبیہ علٰی ان النسب لا اثر لہ فی الھدٰی والضلال و ان الکلام فی اعتقاد لا یضرھما بظھوری ﴿۱۲۳﴾ ولقد علمنا الخ یہ اور جو قصہ ہے حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کی قوم کو فرعون نے غلام بنا رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کی قوم کو فرعون کی غلامی سے نجات دی۔ اور یہ فرعون کے لشکر کے ساتھ دریائے قلزم میں غرق ہوئے۔ اور توفیق و صائب میں خدا وند تعالیٰ کے ملہم ہوئے اس لئے شیخین مالک کہ طرح ہو سکتے ہیں۔ منہ۔ تا میں احسان سے دنیوی احسانات مراد ہیں انعمنا علیھما بالنبوۃ وغیرھا من امر الدین والدنیا ﴿۱۲۳﴾ ﴿۱۲۴﴾ ﴿۱۲۵﴾ ﴿۱۲۶﴾ وکانا یھدیان الناس

موضح قرآن ف۱ معلوم ہوا کہ وہ اپنے وقت میں پیغمبر تھے۔ مسعود کہتے ہیں نسخ کیا اسحٰق کا لیکن خلاف ہے۔ اسحاق کی خوشخبری کے ساتھ ہی علیہ السلام کی بھی۔ سو یہ ہو چکی جو چیز ہونے والی تھی۔ اور نیچے کی بحث کے بیسمجھے کا بھی دو طرف ہیں کہ ہوں۔ ف۲ یہ دونوں کہ اولاد میں سے ہیں اولاد اسمٰعیل۔ اسحاق کی اولاد میں کی گنڈے بنی اسرائیل کے اور اسمٰعیل کی اولاد میں عرب جن میں ہمارے پیغمبر تھے۔ ف۳ حضرت الیاس اور اوس حضرت ہارون کے ہیں بنی عم بیٹھے کی طرف ان کو اللہ نے بھیجا۔ وہ بیٹے تھے بت۔ اس کا نام بعل تھا۔ ۱۲

لَمُحْضَرُوْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ
فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ يَاسِيْنَ ۝ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِنَّ
لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ نَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۝
اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ وَ
اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَيْهِمْ مُّصْبِحِيْنَ ۝ وَبِالَّيْلِ ۭ اَفَلَا
تَعْقِلُوْنَ ۝ وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اِذْ اَبَقَ
اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝
فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ
الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝
فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ

محضرون ۝ الا عباد الله المخلصين ۝ وتركنا عليه
في الاخرين ۝ سلم على ال ياسين ۝ انا كذلك نجزي
المحسنين ۝ انه من عبادنا المؤمنين ۝ وان
لوطا لمن المرسلين ۝ اذ نجيناه واهله اجمعين ۝
الا عجوزا في الغبرين ۝ ثم دمرنا الاخرين ۝ و
انكم لتمرون عليهم مصبحين ۝ وبالليل افلا
تعقلون ۝ وان يونس لمن المرسلين ۝ اذ ابق
الى الفلك المشحون ۝ فساهم فكان من المدحضين ۝
فالتقمه الحوت وهو مليم ۝ فلولا انه كان من
المسبحين ۝ للبث في بطنه الى يوم يبعثون ۝
فنبذناه بالعراء وهو سقيم ۝ وانبتنا عليه

عذاب سے بچا لیا۔ البتہ ان کی بیوی کو مؤخر عذاب میں شامل کر لیا۔ اور اس جگہ کو ایسا تہ و بالا کر دیا۔ لوط علیہ السلام کے ساتھ جو عذاب آیا تھا نہیں جانتے تھے۔ اس لئے وہ ٹھٹھے کیا کرتے تھے۔ اسکو لفظوں اور ایسے تکرار میں بیان کرنا جس سے کہ قوم ہود و ثمود کی بستیاں ان کی نظروں سے اوجھل نہیں تھیں عبرت نہیں

موضح قرآن ف الیاس کو ایلیا بھی کہتے ہیں۔ جیسے طور سینا اور طور سینین۔ اور آل یاسین بھی کہا ہے تو کہا ہوگا الیاسین کے باپ کا نام ہے ف قوم ہود کی بستیاں ان کی ہوئی ف اول آخر ہے ملک شام کی راوی۔ ف یعنی دن بھر پڑے گھومتے ہو ان پر اس میں کوئی عبرت ہے یا نہیں۔ ف یونس علیہ السلام کا بھاگنا تشبیہ ہے ہمارے حق میں کہ ہم کو بھی ہجرت کرنا چاہئے۔ ف یعنی اگر وہ تسبیح نہ کرتا تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں رہتا۔ ف یعنی بیمار ہو گیا تھا۔ ف کدو کی بیل ہوئی تھی۔ یا کوئی اور درخت تھا۔ لوط علیہ السلام اور ان کے متبعین کو ہم نے

شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿۱۴۶﴾ وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ
ایک درخت کی بیل اور بھیجا اسکو ہم نے ایک لاکھ یا زیادہ
يَزِيْدُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۱۴۸﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ
یا زیادہ ۔ پھر وہ یقین لائے پھر ہم نے فائدہ دیا ان کو ایک وقت تک ۔ پس ان سے
اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۱۴۹﴾ اَمْ خَلَقْنَا
پوچھ کیا تیرے رب کیلئے ہیں بیٹیاں اور ان کیلئے ہیں بیٹے ۔ کیا ہم نے پیدا کئے
الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ
فرشتے عورتیں اور وہ دیکھتے تھے ۔ سنتا ہے وہ (جو) بیشک
اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۵۲﴾
اپنے جھوٹ سے البتہ کہتے ہیں اللہ کے اولاد ہوئی اور وہ البتہ جھوٹے ہیں
اَصْطَفَى الْبَنٰتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَا لَكُمْ كَيْفَ
کیا چن لیا بیٹیوں کو بیٹوں سے ۔ کیا ہے تم کو کیسے تم
تَحْكُمُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۵۵﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ
حکم کرتے ہو ۔ کیا تم دھیان نہیں کرتے ہو ۔ یا تمہارے پاس کوئی سند
مُّبِيْنٌ ﴿۱۵۶﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۵۷﴾ وَ
صاف ۔ تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے ۔ اور
جَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ
ٹھہرائے ہیں اسکے اور جنوں کے درمیان ناتا ۔ اور جنوں کو معلوم ہے کہ
اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾
البتہ وہ پکڑے ہوئے آئیں گے ۔ اللہ پاک ہے ان باتوں سے جو بیان کرتے ہیں
اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾
مگر بندے اللہ کے چنے ہوئے ۔ سو تم اور جن کو تم پوجتے ہو گے

وہ اپنی بات کو پہنچ نہیں سکتے ۔ اور جن جہات میں انہیں زمینی منافع سے منتفع ہونے کا حوصلہ تھا وہ استفتہم الربک ۔ الخ ۔ فاستفتہم ۔ اھم اشد خلقا ۔ الخ زجر کا عارضے ہمارے تو برادر ابتدائے سورت سے متعلق ہے ۔ یہاں سے لے کر ۱۷۰ تک ۔ ھو صال الجحیم تک کفار مشرکین و دہریین کے حال کا عادہ ہے بطریق توبیخ و تشنیع ترتیب۔

قولہ الرحمٰن ۔ الخ ۔ یہ ان کے اس کہنے کا جواب ہے کہ ۱۷ ۔ ما نعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفیٰ ۔

ہوئی اور تم کہنے لگے نہیں ہوگا گرداب مگر کل لوگوں کا ہلاک ہی ہو گیا ہے ﴿۱۴۵﴾ اور یونس اللہ کی مخلوق میں سے ایک نبی تھے ۔ یونس علیہ السلام کو اللہ نے حکم دیا کہ نینوا والوں کو ہمارے عذاب سے ڈرائیں ۔ انہوں نے جا کر اس حکم کی تعمیل کی ۔ قوم نے ان کو جھٹلا دیا ۔ اس لئے حضرت نے ان کو بددعا دی ۔ اور قوم پر عذاب آنے کی خبر دے دی ۔ اور قوم نے یہ سمجھا کہ حضرت یونس کا کذب ظاہر ہو گیا ۔ اس لئے کہ ان کی عادت تھی کہ جس کو عذاب کی خبر دیتے تھے اس پر عذاب آ جاتا تھا ۔ اس لئے انہوں نے آپس میں کہا کہ حضرت یونس علیہ السلام ہم میں بہت عرصہ سے رہتے ہیں ۔ ہم نے کبھی ان سے جھوٹ نہیں سنا ۔ اب جو انہوں نے عذاب کی خبر دی ہے تو ضرور اس کا کچھ نہ کچھ اثر ہوگا ۔ اس لئے ہم کو چاہئے کہ ان کی بات کی تحقیق کریں ۔ چنانچہ وہ سب لوگ اس تحقیق میں مصروف ہو گئے ۔ ایک بڑے عالم سے جا کر پوچھا کہ ہم کو کیا کرنا چاہئے ۔ عالم نے کہا کہ اس کا دریافت کرنا بہت آسان ہے ۔ تم اپنے گھروں سے باہر نکلو ۔ اس پہاڑ پر جاؤ ۔ وہاں تم کو ایک بڑا سا گنبد نظر آئے گا ۔ اس کے اندر یونس علیہ السلام ہیں ۔ ان سے پوچھ لینا ۔ چنانچہ وہ سب لوگ اس عالم کے بتلائے ہوئے پتہ پر پہنچے ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کو اس گنبد میں پایا ۔ ان سے اپنا حال بیان کیا ۔ حضرت نے ان کو ایمان کی دعوت دی ۔ اور ایمان لانے کی صورت میں عذاب کے ٹل جانے کی خبر دی ۔ اس پر وہ سب لوگ ایمان لے آئے ۔ اور حضرت کی دعا سے عذاب ٹل گیا ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کے سوا کسی قوم پر عذاب آنے کے بعد ایمان قبول نہیں ہوا ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر عذاب آنے کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ ان کی قوم بت پرست تھی ۔ حضرت یونس علیہ السلام نے ان کو بت پرستی سے منع کیا ۔ اور توحید کی دعوت دی ۔ اس پر قوم نے ان کی بات نہ مانی ۔ اور ان کو جھٹلا دیا ۔ اس لئے ان پر عذاب آنے کی خبر دے دی ۔ اور یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ایمان لے آؤ تو عذاب ٹل جائے گا ۔ اور تم بچ جاؤ گے ۔ قوم نے کہا کہ ہم آپ کی بات نہیں مانتے ۔ ہم کو عذاب آنے کا یقین ہے ۔ آپ کی بات کا ہم کو یقین نہیں ۔ اس لئے آپ یہاں سے چلے جائیں ۔ ہم آپ کی بات نہیں مانتے ۔ حضرت یونس علیہ السلام نے جب قوم پر اتمام حجت کر دیا ۔ اور قوم نے ان کی بات نہ مانی ۔ اور ان کو یہاں سے چلے جانے کا حکم دے دیا ۔ تو حضرت یونس علیہ السلام قوم کے درمیان سے نکل کر چلے گئے ۔ اور قوم کو عذاب آنے کا یقین ہو گیا ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کے نکل جانے کے بعد قوم پر عذاب آنے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے ۔ اور قوم کو یقین ہو گیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی بات سچی تھی ۔ اور ہم نے ان کی بات نہ مان کر بہت برا کیا ۔ اب ہم کو توبہ کرنی چاہئے ۔ اور اللہ سے معافی مانگنی چاہئے ۔ اور ان کی توبہ کا حال یہ ہوا کہ سب لوگ اپنے اپنے گھروں سے نکل کر جنگل میں آ گئے ۔ اور اپنے بال بچوں کو اپنے ساتھ لے گئے ۔ اور اپنے جانوروں کو بھی ساتھ لے گئے ۔ پھر سب نے مل کر اللہ سے توبہ کی ۔ اور اپنے گناہوں کی معافی مانگی ۔ اور اپنے بچوں کو اپنے سامنے ذبح کیا ۔ اور اپنے جانوروں کو بھی ذبح کیا ۔ اور اللہ سے گڑگڑا کر دعا مانگی ۔ اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی ۔ اور ان کا عذاب ٹل گیا ۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کو ان کے پاس واپس بھیج دیا ۔ اور ان کی قوم ایمان لے آئی ۔ اور ان

مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ﴿١٦٢﴾ اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ
تم جو کچھ کہتے ہو اس پر کسی کو بہکا نہیں سکتے ۔ مگر جو شخص
الْجَحِيْمِ ﴿١٦٣﴾ وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿١٦٤﴾ وَّ
دوزخ میں جانے والا ہے ۔ اور ہم میں سے ایک ایک کا ٹھکانا مقرر ہے ۔ اور
اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿١٦٥﴾ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿١٦٦﴾
ہم صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ اور ہم (اللہ کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں
وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٦٧﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ
اور یہ کافر تو کہا کرتے تھے
الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦٨﴾ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿١٦٩﴾ فَكَفَرُوْا
کہ اگر ہمارے پاس اگلے لوگوں کی کوئی کتاب ہوتی تو ہم خدا کے خالص بندے ہوتے ۔ تو جب
بِهٖ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
یہ کتاب ان کے پاس آ چکی تو اس سے منکر ہو بیٹھے ۔ سو عنقریب (اس کا انجام) جان لیں گے ۔
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧١﴾ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿١٧٢﴾
اور ہمارا وعدہ اپنے بھیجے ہوئے بندوں کے حق میں ہو چکا ہے ۔ کہ بیشک ان کی مدد کی جائے گی
وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿١٧٣﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى
اور ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا ۔ سو تم ان سے کچھ عرصہ
حِيْنٍ ﴿١٧٤﴾ وَّاَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا
کنارہ کئے رہو ۔ اور دیکھتے رہو ۔ کہ عنقریب یہ بھی دیکھ لیں گے ۔ کیا یہ
يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾ فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ
ہمارے عذاب کے لئے جلدی کر رہے ہیں ۔ پھر جب وہ ان کے میدان میں آ اترے گا تو کیا ہی برا
الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٧﴾ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ
(صبح) ڈرائے ہوؤں کی ہوگی ۔ سو تم ان سے ایک وقت تک
منکرین کی تہدید

ف ۱ یعنی تم انسان اور فرشتوں جنوں شیطان جو بھی اللہ کے مقابلہ میں کھڑے ہو کر وہی جھوٹی باتیں کرتے ہو جو دوزخی لوگ کیا کرتے ہیں ۔ مگر وہ یہاں سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبان سے ادا کرائی ہیں ۔ جیسے ہدایت نامہ کی آیتوں میں آپ ہی آپ خدا کی زبان سے ۔ کہنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اسی پر قیاس کر لیجئے ۔ ف ۲ یعنی اللہ کے فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں جنہوں نے جنوں کی بیٹیوں سے شادیاں کر کے یہ اولاد پیدا کی ہے ۔ ف ۳ یعنی ہم فرشتوں کی ایسی عبادت کرتے ہیں کہ ہر وقت کسی نہ کسی عبادت میں مشغول رہتے ہیں ۔ ف ۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۳۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۳۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۳۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۳۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۳۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۳۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۳۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۳۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۳۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۳۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۴۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۴۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۴۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۴۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۴۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۴۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۴۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۴۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۴۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۴۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۵۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۵۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۵۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۵۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۵۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۵۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۵۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۵۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۵۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۵۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۶۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۶۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۶۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۶۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۶۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۶۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۶۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۶۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۶۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۶۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۷۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۷۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۷۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۷۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۷۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۷۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۷۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۷۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۷۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۷۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۸۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۸۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۸۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۸۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۸۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۸۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۸۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۸۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۸۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۸۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۹۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۹۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۹۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۹۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۹۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۹۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۹۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۹۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۹۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۹۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۰۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۰۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۰۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۰۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۰۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۰۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۰۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۰۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۰۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۰۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۱۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۱۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۱۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۱۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۱۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۱۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۱۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۱۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۱۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۱۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۲۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۲۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۲۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۲۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۲۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۲۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۲۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۲۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۲۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۲۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۳۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۳۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۳۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۳۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۳۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۳۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۳۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۳۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۳۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۳۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۴۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۴۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۴۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۴۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۴۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۴۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۴۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۴۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۴۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۴۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۵۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۵۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۵۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۵۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۵۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۵۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۵۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۵۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۵۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۵۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۶۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۶۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۶۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۶۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۶۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۶۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۶۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۶۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۶۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۶۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۷۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۷۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۷۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۷۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۷۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۷۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۷۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۷۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۷۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۷۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۸۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۸۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۸۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۸۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۸۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۸۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۸۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۸۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۸۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۸۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۹۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۹۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۹۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۹۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۹۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۹۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۹۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۱۹۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۱۹۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۱۹۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۰۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۰۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۰۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۰۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۰۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۰۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۰۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۰۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۰۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۰۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۱۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۱۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۱۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۱۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۱۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۱۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۱۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۱۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۱۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۱۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۲۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۲۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۲۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۲۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۲۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۲۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۲۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۲۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۲۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۲۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۳۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۳۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۳۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۳۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۳۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۳۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۳۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۳۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۳۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۳۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۴۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۴۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۴۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۴۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۴۴ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۴۵ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۴۶ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۴۷ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۴۸ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۴۹ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۵۰ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۵۱ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۵۲ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۵۳ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۵۴ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۵۵ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۵۶ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۵۷ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۵۸ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۵۹ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۶۰ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۶۱ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۶۲ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۶۳ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۶۴ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۶۵ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۶۶ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۶۷ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۶۸ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۶۹ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۷۰ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں ۔ ف ۲۷۱ یعنی ہم فرشتوں کا کام ہر وقت اللہ کی تسبیح و تقدیس کرنا ہے ۔ ف ۲۷۲ یعنی ہم اللہ کے حکم سے ہر وقت صف باندھے کھڑے رہتے ہیں ۔ ف ۲۷۳ یعنی ہم اللہ کے حکم کے منتظر ہیں

تک فرشتوں کے حال کا ذکر ہی بلاغت ہے۔ فرشتے خود اپنی عبودیت کا اقرار کر رہے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا اللہ کی بارگاہ میں ایک معین مقام ہے جس سے وہ ذرا بھی نہیں ہٹ سکتا۔ ہم سب اللہ کے سامنے صف بستہ کھڑے ہیں، مصروف پا کہ اس کے احکام کے منتظر۔ اور ہم اللہ کی تسبیح و تقدیس کرتے اور مشرکین کے شرک سے اللہ تعالیٰ کی برتری اور اس کی تنزیہ کا اعلان کرتے ہیں۔ فرشتے خود اعلان کر رہے ہیں کہ وہ معبود ہیں، نہ خدا کی بیٹیاں اور نہ اس کی بارگاہ میں شفیع غالب والمراد انہ یجب علیہ وعلی الکل التسبیح والصلوٰۃ ولیس معبود من دون اللہ (قرطبی ج ۱۵ ص ۵۵) ۵۵۵ واں کا ہونا الٰہیہ تکوئی کی موجودگی ہے۔ نزول قرآن سے پہلے مشرکین قریش کہا کرتے تھے کہ جس طرح پہلے لوگوں یہود و نصاریٰ پر کتابیں نازل ہوئیں، اگر اس طرح کی کوئی کتاب ہم پر نازل ہوتی تو ہم اللہ کے برگزیدہ بندے ہوتے۔ اور خالص اس کی عبادت کرتے۔ جب اللہ کی طرف سے ان کے پاس آخری کتاب (قرآن) آئی تو قریش اس کا انکار کر بیٹھے۔ اس کفر و انکار کا انجام عنقریب ہی دیکھیں گے۔ ۵۵۵ ولقد سبقت کلمتنا الخ عنقریب ہی دیکھیں گے۔ ہمارا فیصلہ کہ ہمارے رسولوں علیہم السلام کے حق میں صادر ہو چکا ہے کہ آخر فتح و ظفر وہ اور ان کے متبعین غالب و منصور اور ان کے دشمن مغلوب و مقہور ہوں گے۔ فتنہ عالم اور شرکین پر زوال و کوتاہی دیکھیں گے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے۔ کچھ عرصہ تک آپ ان کے بغض نہ فرمائیں اور دیکھیں ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ اس وقت وہ خود ہی اپنا انجام دیکھ لیں گے۔ حسین بے جنگ بدر تک کا وقفہ اور انجام کے لحاظ سے جنگ بدر میں ان کا قتل و قید ہونا مراد ہے۔ ابی حسین۔ المراد فی الموعد (ای حین قصوت یعضرونہ ومایحل بھم من العذاب والامر والقتل (معالم ج ۵ ص ۱۵۵) فعجل لنا قطنا الخ کہتے ہیں کہ ہمارا عذاب جلدی مانگتے ہیں۔ حالانکہ جس دن ہمارا عذاب ان پر آ نازل ہوگا وہ دن ان کے لئے بہت بُرا دن ہوگا۔ وتول عنھم الخ اچھا آپ فی الحال ان سے اعراض فرمائیں اور انتظار فرمائیں کہ ان کا انجام کیا ہوتا ہے۔ وہ بھی اپنا انجام اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔ ۵۵۵ سبحٰن ربک الخ پاک ہے آپ کا رب عزت والا رب ہے ہر اس چیز سے جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ اور سلام ہو رسولوں پر۔ والحمد للہ الخ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا
اب آنکھ کھلے گی جب ہے پاک ذات تیرے رب کی وہ جو عزت والا ہے ہر اس
يَصِفُونَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
جو بیان کرتے ہیں اور سلام ہو رسولوں پر اور سب تعریف اللہ کو جو
رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝
رب ہے سارے جہان کا

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ ص مکی ہے اور اس میں اٹھاسی آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ ۝ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
قسم ہے اس قرآن کی جس کا ذکر ہے بلکہ جو لوگ
عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۝ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ
ہیں وہ اپنی ضد اور مخالفت میں مبتلا ہیں کتنی ہی ان سے پہلے
فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ
پھر لگے پکارنے اور وقت نہ رہا تھا خلاصی کا ۝ اور تعجب کرنے لگے اس بات پر کہ
مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝
ان کے پاس ڈرانے والا انہی میں سے اور کہنے لگے منکر
اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ
کیا اس نے کر دیئے معبود سب کا معبود ایک ہی بیشک یہ
عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا
تعجب کی بات ۝ اور چل کھڑے ہوئے کئی رئیس ان میں سے کہ چلو اور

نعمتوں اور اسلامی عطا فرماتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین ۵ صفات کا رسازی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں جو ساری کائنات کا رب ہے۔ ان میں کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور نہ اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب ہے۔ لہٰذا ہر قسم کی عبادات اسی کی کرنا اور اسی سے مشکلات میں موافق الاسباب مدد مانگنا۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ صٰفّٰت میں آیات توحید اور اس کی خصوصیات

۱۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۔۔۔ لَوٰحِدٌ (پ ۲۳ رع ۵) فی شواھد التوحید از ملائکہ

۲۔ وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۔۔۔ ثَاقِبٌ (پ ۲۳ رع ۵) فی مخاصمت الشیاطین

۳۔ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا ۔۔۔ اِنَّهُمْ مُّسْتَقِرُّوْنَ (پ ۲۳ رع ۱۱) فی مخاصمت از مشرکین مع دلائل ابطال شبہات ان کے

۴۔ سات مجلسوں کے لکھے برائے فی مخاصمت قہری۔

۵۔ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔۔۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ ۲۳ رع ۵) فی ترتیب ہمہ اقسام

(کما اللہ تعالیٰ فاتح بتاریخ ۔ چہری لاری ۔ مطابق ۔ ۔ ۔

سُوْرَۃُ صٓ

ربط | سورۂ ذاریات سے حٰمٓ تک پانچ سورتوں کا مضمون ایک ہے اور ان کے مضامین میں ترتیب ہے۔ ذاریات میں توحید و رسالت اور قیامت کا اثبات ہے۔ طور میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ نجم میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قمر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ رحمٰن میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ واقعہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ حدید میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ مجادلہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ حشر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ممتحنہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ صف میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ جمعہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ منافقون میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تغابن میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ طلاق میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تحریم میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ملک میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قلم میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ حاقہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ معارج میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ نوح میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ جن میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ مزمل میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ مدثر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قیامہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ دہر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ مرسلات میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ نبا میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ نازعات میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ عبس میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تکویر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ انفطار میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ مطففین میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ انشقاق میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ بروج میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ طارق میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ اعلیٰ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ غاشیہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ فجر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ بلد میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ شمس میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ لیل میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ضحیٰ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ الم نشرح میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تین میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ علق میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قدر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ بینہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ زلزال میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ عادیات میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قارعہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تکاثر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ عصر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ہمزہ میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ فیل میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ قریش میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ماعون میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ کوثر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ کافرون میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ نصر میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ تبت میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ اخلاص میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ فلق میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ ناس میں قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔

تفسیر خلاصہ

صٓ ۔ اللہ اعلم بمرادہ بذلک ۔ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۔ اس قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے بھرا ہوا ہے۔ مراد یہ ہے کہ قرآن میں نصیحت کی باتیں بہت ہیں۔ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۔ لیکن کافر لوگ (اس کی نصیحت کو قبول کرنے سے) تکبر اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۔ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جب ان پر عذاب آیا تو (بہت) چلائے (کہ ہم توبہ کرتے ہیں) اور (لیکن) وہ وقت نجات کا نہیں تھا۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۔ اور ان لوگوں نے اس پر تعجب کیا کہ ان کے پاس خود انہی میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا۔ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۔ اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (پیغمبر) جادوگر (اور) جھوٹا ہے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ کیا اس نے سب معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۔ اور ان کے سردار (یہ کہتے ہوئے) چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۔ بیشک یہ (توحید) کی بات کچھ (اور ہی) مطلب رکھتی ہے۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ ہم نے (تو) یہ بات پچھلے مذہب میں بھی نہیں سنی۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ یہ (توحید) محض بناوٹ ہے۔ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے۔ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۔ (نہیں) بلکہ یہ لوگ میری نصیحت (کی کتاب) سے شک میں (پڑے) ہیں۔ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۔ بلکہ (شک کی وجہ یہ ہے کہ) ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔ بَلْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۔ کیا ان کے پاس آپ کے زبردست بخشنے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں۔ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۔ یا آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) کی بادشاہی انہی کی ہے۔ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۔ (اگر ہے) تو (ان کو) چاہیئے کہ (اوپر) رسیوں پر چڑھ جائیں۔ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۔ (یہ) بڑا لشکر ہے جو وہاں (جا کر) شکست کھانے والا ہے۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۔ یہ لوگ بڑے بڑے لشکر تھے۔

تفسیر حل لغات

صٓ ۔ اللہ اعلم بمرادہ بذلک ۔ ذِی الذِّكْرِ ۔ نصیحت والا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو نصیحت سے بھرا ہوا بنایا ہے۔ عِزَّةٍ ۔ تکبر۔ شِقَاقٍ ۔ مخالفت۔ كَمْ اَهْلَكْنَا ۔ ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا۔ فَنَادَوْا ۔ تو انہوں نے (توبہ کرتے ہوئے) پکارا۔ وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۔ اور (لیکن) وہ وقت نجات کا نہیں تھا۔ عُجَابٌ ۔ بہت عجیب۔ انْطَلَقَ الْمَلَاُ ۔ سردار چل دیئے۔ اِخْتِلَاقٌ ۔ بناوٹ۔ ذِكْرِیْ ۔ میری نصیحت (کی کتاب)۔ لَّمَّا یَذُوْقُوْا ۔ ابھی انہوں نے نہیں چکھا۔ خَزَآئِنُ ۔ خزانے۔ الْعَزِیْزِ ۔ زبردست۔ الْوَهَّابِ ۔ بہت بخشنے والا۔ مُّلْكُ ۔ بادشاہی۔ فَلْیَرْتَقُوْا ۔ تو (ان کو) چاہیئے کہ چڑھ جائیں۔ الْاَسْبَابِ ۔ رسیوں۔ جُنْدٌ ۔ لشکر۔ مَّا هُنَالِكَ ۔ وہاں (جا کر)۔ مَهْزُوْمٌ ۔ شکست کھانے والا۔ الْاَحْزَابِ ۔ بڑے بڑے لشکر۔ ذُو الْاَوْتَادِ ۔ میخوں والا۔ ثَمُوْدُ ۔ ثمود۔ اَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ۔ بن کے رہنے والے۔

تفسیر ربط آیات

ربط آیات ۔ گذشتہ آیات میں قرآن کی حقانیت کا بیان تھا۔ ان آیات میں مخالفین کی مخالفت کا بیان ہے۔ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۔ اس قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے بھرا ہوا ہے۔ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۔ لیکن کافر لوگ (اس کی نصیحت کو قبول کرنے سے) تکبر اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۔ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جب ان پر عذاب آیا تو (بہت) چلائے (کہ ہم توبہ کرتے ہیں) اور (لیکن) وہ وقت نجات کا نہیں تھا۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۔ اور ان لوگوں نے اس پر تعجب کیا کہ ان کے پاس خود انہی میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا۔ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۔ اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (پیغمبر) جادوگر (اور) جھوٹا ہے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ کیا اس نے سب معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۔ اور ان کے سردار (یہ کہتے ہوئے) چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۔ بیشک یہ (توحید) کی بات کچھ (اور ہی) مطلب رکھتی ہے۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ ہم نے (تو) یہ بات پچھلے مذہب میں بھی نہیں سنی۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ یہ (توحید) محض بناوٹ ہے۔ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے۔ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۔ (نہیں) بلکہ یہ لوگ میری نصیحت (کی کتاب) سے شک میں (پڑے) ہیں۔ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۔ بلکہ (شک کی وجہ یہ ہے کہ) ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔ بَلْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۔ کیا ان کے پاس آپ کے زبردست بخشنے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں۔ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۔ یا آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) کی بادشاہی انہی کی ہے۔ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۔ (اگر ہے) تو (ان کو) چاہیئے کہ (اوپر) رسیوں پر چڑھ جائیں۔ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۔ (یہ) بڑا لشکر ہے جو وہاں (جا کر) شکست کھانے والا ہے۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۔ یہ لوگ بڑے بڑے لشکر تھے۔

ربط آیات ۔ گذشتہ آیات میں قرآن کی حقانیت کا بیان تھا۔ ان آیات میں مخالفین کی مخالفت کا بیان ہے۔ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۔ اس قرآن کی قسم ہے جو نصیحت سے بھرا ہوا ہے۔ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۔ لیکن کافر لوگ (اس کی نصیحت کو قبول کرنے سے) تکبر اور مخالفت میں (مبتلا) ہیں۔ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۔ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جب ان پر عذاب آیا تو (بہت) چلائے (کہ ہم توبہ کرتے ہیں) اور (لیکن) وہ وقت نجات کا نہیں تھا۔ وَعَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ۔ اور ان لوگوں نے اس پر تعجب کیا کہ ان کے پاس خود انہی میں سے ایک ڈرانے والا (پیغمبر) آگیا۔ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۔ اور کافر لوگ کہنے لگے کہ یہ (پیغمبر) جادوگر (اور) جھوٹا ہے۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۔ کیا اس نے سب معبودوں کی جگہ ایک ہی معبود بنا دیا ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ ۔ اور ان کے سردار (یہ کہتے ہوئے) چل دیئے کہ چلو اور اپنے معبودوں (کی عبادت) پر جمے رہو۔ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۔ بیشک یہ (توحید) کی بات کچھ (اور ہی) مطلب رکھتی ہے۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ ہم نے (تو) یہ بات پچھلے مذہب میں بھی نہیں سنی۔ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔ یہ (توحید) محض بناوٹ ہے۔ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۔ کیا ہم سب میں سے اسی پر نصیحت (کی کتاب) اتری ہے۔ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۔ (نہیں) بلکہ یہ لوگ میری نصیحت (کی کتاب) سے شک میں (پڑے) ہیں۔ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۔ بلکہ (شک کی وجہ یہ ہے کہ) ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا۔ بَلْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۔ کیا ان کے پاس آپ کے زبردست بخشنے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ہیں۔ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ۔ یا آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب) کی بادشاہی انہی کی ہے۔ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۔ (اگر ہے) تو (ان کو) چاہیئے کہ (اوپر) رسیوں پر چڑھ جائیں۔ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ۔ (یہ) بڑا لشکر ہے جو وہاں (جا کر) شکست کھانے والا ہے۔ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون (اپنے پیغمبروں کو) جھٹلا چکے ہیں۔ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْـَٔیْكَةِ ۔ اور ثمود اور لوط کی قوم اور بن کے رہنے والے۔ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ۔ یہ لوگ بڑے بڑے لشکر تھے۔

جرأت کا یہ حال ہے کہ ان کے جد اعلیٰ کو حکم خدا وندی سے بغاوت کی بنا پر لعون و مردود کر دیا گیا اور اس کو اور اس کی ذریت کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔ اس لئے اس طعون و مطرود جماعت کی عند اللہ شفیع غالب نہیں ہو سکتا۔ فلا استشفع — ۲۔ بخلاف مسلمت میں اس کا احتمال تبلیغ اور ان (واضح بیان) کے قائم کے کچھ معاند نہیں ہوتا اور بالفرض ہے تو پھر ان سے اپنی بناء ہوں۔ بلکہ اللہ کی وحی تو سنتا ہوں۔ اب تم نہیں مانتے قیامت کے دن تیرا کہنا کون کرے گا انجام برا ہوگا۔ شفیع سمجھے گا انجام برا ہوگا۔ تمہاری آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۱۲ منہ والنذیرین — ۱۔ وشقاق یکبیر مع ترغیب ہے والنذیرین الاعم ہے اور جو اب محذوف ہے ای ما الحق موعدہ شفیعہ (یعنی یہ پسند نصیحت سے لیے نہ قرآن اس پر قائم ہے کہ مسلمہ کو حضور میں شک واشتباہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ نبی آخر کا زمانہ کی وجہ نہیں کہ مسلمہ میں کوئی شبہ باقی ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ یہ کافر بالکل منکر حضور اور عناد و ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں۔ اس لئے انکار و ضد و عناد میں اور ان کے غرور و استکبار کا سبب (نبی سے سادہ بشر ہونا) ہے۔ بل مکنت عاد و آباء هم حتى نسوا الذكر وكانوا قوما بورا (الفرقان ۴۴) جب سورۂ صافات میں بیان ہو چکا کہ تمام انبیاء علیہم السلام فرشتے اور جن سب اللہ کی فوج میں حاضر ہیں اور سب کچھ کہتے ہیں والا عرضت الشفاعۃ الی یتوقع سے عناد کفار ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کے بھیجے طبیع حالانکہ ہیں پھر بھی توضیح و تفصیل سے شک شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی۔ لیکن ان کے ازلی کفر و عناد کی وجہ سے نہیں مانتے۔ لہذا ما الوہ التبیح نہ رہی۔ بعض مفسرین نے اپنے فہم (سیاق و سباق) کو اقتضاء موزوں میں سے ہے) یعنی ما الاھکما قالہ کفار مکہ من احد و الا الھۃ (بات یوں نہیں جس طرح تم کہتے ہیں کہ معبود ایک سے زیادہ ہیں یعنی ما الاصنم کما یقولون (اللہ سے علیحدہ اب بات یوں نہیں جس طرح مشرکین کہتے ہیں کہ تو خود گڑھ (تصنع) ہے (کفار جواب تھا مقصد سمجھ لیا ہے رد ہو) (حسینی، جلالین) (اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تفاسیر کو سامنے رکھنا ضروری ہے) آگے اس کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں ۱۲ منہ کہ اھذا الخ یہ تعجب (انوکھی) ہے (بات یہ ہے کہ) یہ تعجب (بلا دلیل) کی وجہ سے ہے (تاکید کیلئے) (بلا دلیل کی وجہ ہے) ہیں ہے ۱۲ منہ (تاکید کیلئے) ۲ یہ رجوع الیہ ہے جہاں سے بل عجبوا من ذکری تک کفار کے انکار و عناد کا ذکر ہے منہ

اصبروا على آلهتكم إن هذا لشيء يراد ما سمعنا
بهذا في الملة الآخرة إن هذا إلا اختلاق ۞
أأنزل عليه الذكر من بيننا بل هم في شك
من ذكري بل لما يذوقوا عذاب ۞ أم عندهم
خزائن رحمة ربك العزيز الوهاب ۞ أم لهم
ملك السموات والأرض وما بينهما فليرتقوا
في الأسباب ۞ جند ما هنالك مهزوم من
الأحزاب ۞ كذبت قبلهم قوم نوح وعاد وفرعون
ذو الأوتاد ۞ وثمود وقوم لوط وأصحاب لئكة
أولئك الأحزاب ۞ إن كل إلا كذب الرسل فحق
عقاب ۞ وما ينظر هؤلاء إلا صيحة واحدة ما لها

ف: عند من قبلهم (مظہری ج ۳ ص ۴۱۱) ۳ یہ رجوع الیہ ہے جہاں سے بل عجبوا من ذکری تک کفار کے انکار و عناد کا ذکر ہے منہ

موضح قرآن ف: جب آپ انہیں کہتے تھے اپنے باپ دادوں کو چھوڑ دو تو کہتے ہیں کہ ہم تجھ پر کیوں نہ اترا (یعنی تو ہم سے بڑا تو نہیں) آگے تو سنتے ہیں کہ ہم تجھ پر ایمان لائیں گے۔ ف: دو دن کہتے تھے کہ ہم پر کیوں نہ اترا (یعنی تو ہم سے بڑا تو نہیں) اگر تو بڑا ہے تو اپنے باغ اور محل ہمیں دے دے۔ ف: وہ تمام آرائی جو جھٹلانے والوں نے کی تھی اس سے یہ ہم پڑتا ہے کہ انکار کے بعد عذاب کی تیاریاں ہوتی ہیں۔ لشکر جمع ہوتے ہیں پھر ان کا لشکر ہی ان کی شکست کا سبب بنتا ہے۔ ف: یعنی ہر برس میں ایک بار ہم ان کو ہلاک کرتے تھے۔ ف: یعنی ایسے عذاب کے لئے تیار ہیں جو ایک ہی بار میں ان سب کو ہلاک کر دے۔ ف: یعنی ان کا یہ کہنا کہ ہمارا حصہ جلد دیدے قیامت کے دن ہنسی کے طور پر کہیں گے۔ ف: یعنی ان کا یہ کہنا کہ ہمارا حصہ جلد دیدے قیامت کے دن ہنسی کے طور پر کہیں گے۔

فتح الرحمٰن: ۱ یعنی قرآن کہتا ہوں اور قسم ۲ یعنی ہر ساعت ہم تو کہتے ہیں کہ آسمان و زمین کے بادشاہی ۳ یعنی ابلیس گروہ ہے اگر یہ بھی مخالفت کرے تو یہ بھی کچھ بات نہیں ہے تھوڑی سی مخالفت ہے

مضمونہ اس پر بھی حیرت اور تعجب ہے کہ ابن سبا کے شرک و کفر کا کرتوت بھی یہود کی طرف منسوب کیا جائے۔ حالانکہ یہ مضمون رسول بشر من الفضاء العز جمیع انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ وقال الکفرون ھذا ساحر کذاب کا ترجمہ ہے کہ کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے بڑا جھوٹا ہے۔ اس کے کلمہ پر جادوگروں کی طرح شعبدے ظاہر ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے لوگ اس کو جھوٹا کہتے ہیں۔ ظاہر و مشہود ہے۔ ۱۲ منہ۔ (۱) حیاۃ بالنفس یا صحت تو جادو کے شعبدہ سے تو ہو نہیں سکتی اور ایک بچے سے اگر انسان کی طرف حیوٰۃ کی نسبت کی جائے تو بھی سلم ہے کہ مجازی ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ۔ (۲) اعنا اسمعہ والی آیت میں ہے کہ اس کے لئے وہ سمع کی تکریم کرے گا۔ اس کے ذات پاک کے ساتھ تشبیہ کا کفر ہے۔ ۱۲ منہ۔ (۳) کہ ہم نے ایک خدا کے سوا آوازیں نکالیں۔ معبود بھی اور مدبر بھی کا جملہ بڑھا دیا اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔ یہ بات تو بہت ہی حیرت انگیز اور تعجب انگیز ہے۔ لہٰذا اسے جواب صد سوا چاہیے۔ والعجاب الفوق عندھا و نرھا العجب۔ (۴) مترجم ۱۲ منہ۔ (۵) ان لوگوں کے علاوہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی بھی ہوئے ہیں جن کے ذریعہ مسلمانوں پر بڑی آزمائش آئی تھی۔ مترجم ۱۲ منہ۔ (۶) اطلبنی۔ الوا یجعل جنبی شبیہ۔ معبود طلب فضیحت الباسیہ۔ حاصل یہ کہ قائل و مخاطب دونوں کا ایک دعویٰ طالب کہتا ہے کہ تو اپنا کوئی دعوٰی پیش کر اور اپنے کو نبی کہہ کر ہم سے کوئی معجزہ طلب کر ہم تجھ کو ہرگز نہیں مانیں گے۔ وہ کہتا ہے کہ میں تو اپنے کو نبی نہیں کہتا ہوں۔ اگر میں کہوں تو تم مجھ سے معجزہ طلب کرو۔ میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ اس کے حکم پر چلتا ہوں۔ اس کی طرف سے لوگوں کو ڈراتا ہوں۔ اور جو کچھ وہ مجھ پر وحی بھیجتا ہے اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ اور یہی میرے حال کی پیچیدگی ہے۔ جو اللہ نے میرے ذمہ لگائی ہے اس کو میں ادا کرتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم کو بجا لاتا ہوں۔ اس کے علاوہ کچھ کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔ (۷) اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے یہ کب کہا ہے کہ ہم کو معجزہ دیا گیا ہے۔ ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ہم کو اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اور ہم اس کے رسول ہیں۔ اور ہم کو اللہ نے اپنی طرف سے یہ بتایا ہے کہ ہم کو معجزہ دیا گیا ہے۔ ۱۲ منہ۔ (۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ نہ جاری کر دے۔ ۱۲ منہ۔ (۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے لئے کھجور اور انگور کا باغ نہ پیدا کر دے۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہم پر نہ گرا دے۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو اللہ کو اور فرشتوں کو ہمارے سامنے نہ لے آئے۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو سونے کا گھر نہ بنا دے۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو آسمان پر چڑھ نہ جائے۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۲۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۳۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۴۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۵۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۶۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۷۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۸۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۹۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۰۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۱۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۲۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۸) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۳۹) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۰) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۱) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۲) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۳) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۴) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۵) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۶) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ تو ہمارے پاس ایک کتاب نہ لائے جس کو ہم پڑھ لیں۔ ۱۲ منہ۔ (۱۴۷) ان کا یہ کہنا کہ ہم تجھ پر ایمان ن

مِنْ قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ
الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا
دَاوُدَ ذَا الْأَيْدِ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ
مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ وَالطَّيْرَ
مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ
الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ
إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ﴿۲۱﴾ إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ
قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُمْ
بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ ﴿۲۲﴾
إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ
وَاحِدَةٌ فَقَالَ أَكْفِلْنِيهَا وَعَزَّنِي فِي الْخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ

ع ۱۲

دن کھوئے۔ اس ان نعمت میں دیئے تھے۔ اور ان کی کو
آنہ دیتے۔ کسی شخص پر کوئی گران گزرتا ہے۔

فتح الرحمٰن

کہ داؤد علیہ السلام کو دو ہزار برس کی عمر دی تھی۔ معلوم نہیں یہ کہاں سے لکھ دیا۔ حدیث میں تو ایسا کچھ نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو ہمیں اس سے کیا غرض۔ ہمارا کام تو صرف اتنا ہے کہ جو کچھ قرآن و حدیث سے ثابت ہو اس پر ایمان لائیں۔ اور جو کچھ ثابت نہ ہو اس کو اللہ کے سپرد کریں۔ ہمیں اس سے کیا غرض کہ کتنی عمر دی تھی۔ کیا کیا نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ ہمیں تو صرف اتنا ہی معلوم ہونا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائی تھیں۔ اور ان کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ واللہ اعلم۔

[illegible] نصف شب اللہ کی عبادت میں [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] [illegible] [illegible]

لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَىٰ نِعَاجِهِ ۖ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ
الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَ
عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ ۗ وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ
فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ ۩ فَغَفَرْنَا لَهُ
ذَٰلِكَ ۖ وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ ۩ يَا دَاوُودُ
إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ
بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۚ
إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۢ
بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ ۩ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا ۚ ذَٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ فَوَيْلٌ
لِّلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ ۩ أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَ

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَالْمُفْسِدِيْنَ فِي الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ

الْمُتَّقِيْنَ كَالْفُجَّارِ ۝ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ

لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ وَوَهَبْنَا

لِدَاوٗدَ سُلَيْمٰنَ ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عُرِضَ

عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ

حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝

رُدُّوْهَا عَلَيَّ ۭ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ۝ وَ

لَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰي كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ

بَعْدِيْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ

تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَاۗءً حَيْثُ اَصَابَ ۝ وَالشَّيٰطِيْنَ كُلَّ

موضح قرآن

مطبوعہ مجید یہ پریس ملتان

۴۲۔ کتب الاعلام ۲ رسالہ وتحقیق ہے۔ یہ کتاب بڑے زور دنیا کی برکت کی حامل ہے۔ ہر شخص اس سے استدلال کی جگہ لگا اس کی تائید میں غور کرے اگر کوئی اس کی تردید کرے اور مقابل علیم اور علم مستقیم رکھنے والے لوگ اس سے استفادت حاصل کریں اور مجھ پر کسی اعتراض کا شیطنت غالب آئے۔ اس حال الغیر علامہ ہری معراحت سے شافعت نہ کرنے کی وجہ سے ۱۲ ۱۲ ۱۲

بُنَاءٍ وَّغَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مُقَرَّنِيْنَ فِي الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾

هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَاِنَّ

لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ

اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ

وَهَبْنَا لَهٗٓ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى

لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۴۳﴾ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا

تَحْنَثْ ۗ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ۭ نِعْمَ الْعَبْدُ ۭ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ﴿۴۴﴾

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ

وَالْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَاِنَّهُمْ

عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَ

مدال

واما ما یروی من حدیث الخاتم و الشیطان و جلوسہ الوثنی فی بیت سلیمان علیہ السلام فمن اباطیل الیہود و اختراعاتہم

قال ربّ اغفر لی ای ہب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی ای لا یتیسر لاحد من الناس سلبہ منی بان یکون معجزۃ لی فی سلبہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لعظمہ او لکثرۃ ما یعطی من الثواب علی سلبہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اسلبہ لعدم صلاحیتہ لذلک او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یصلح لہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یسلبہ لعدم صلاحیتہ لہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یسلبہ لعدم قدرتہ علیہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یسلبہ لعدم ارادتہ لہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یسلبہ لعدم ارادتہ لہ او لا یتیسر لاحد من بعدی ان یسلبہ منی لانی لا اعطیہ احدا من بعدی لعلمی بانہ لا یسلبہ لعدم ارادتہ لہ

فسخرنا لہ الریح تجری بامرہ رخاء حیث اصاب ای ایّ مکان اراد من غیر ان تمسہ بسوء

والشیٰطین کل بناء ای بنّاء و غواص ای یغوص فی البحر لاستخراج اللؤلؤ و آخرین مقرنین فی الاصفاد ای و سخرنا لہ آخرین من الشیاطین مقرنین فی الاصفاد ای فی القیود و الاغلال

ہذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر حساب ای ہذا الذی اعطیناک من الملک و تسخیر الشیاطین عطاؤنا فامنن علی من شئت باطلاقہ او امسک عمن شئت بغیر حساب ای لیس علیک فی ہذا العطاء تبعۃ و لا حساب

و ان لہ عندنا لزلفی و حسن مآب ای و ان لہ فی الآخرۃ لقربۃ و حسن مرجع

واذکر عبدنا ایوب علیہ السلام ای قصتہ لتتأسی بہ فی الصبر علی ما اصابک من المحن و الشدائد

اذ نادی ربہ انی مسنی الشیطان بنصب و عذاب ای بما یشق علی النفس من الوسوسۃ و بما یؤلم البدن من المرض و ذہاب المال و الولد

اُرکض برجلک ہذا مغتسل بارد و شراب ای قیل لہ ارکض الارض برجلک فرکضہا فنبعت عین فاغتسل منہا فذہب کل داء کان بظاہر بدنہ ثم مشی نحو منزلہ فنبعت عین اخری فشرب منہا فذہب کل داء کان بباطن بدنہ فصار صحیحا کما کان

و وہبنا لہ اہلہ و مثلہم معہم رحمۃ منا و ذکری لاولی الالباب ای و رددنا لہ اہلہ و ولدہ و ضاعف عددہم حتی بلغوا ضعفہم و کان لہ من کل صنف سبعۃ اولاد ذکور و سبعۃ اناث و قیل ماتت امرأتہ فجددہا اللہ لہ و قیل ولدت لہ فی تلک البلیۃ و قیل ہی التی قالت لہ یوما لو دعوت ربک فشفاک فقال لہ کم لبثت فی البلاء فقالت ثمانین سنۃ فقال لہ کم لبثت فی الرخاء فقالت ثمانین سنۃ فاستحیا من ربہ ان یدعوہ و قیل ہی التی قالت لہ لو دعوت ربک فشفاک و ردّ علیک ما ذہب منک و ما ذہب منا فقال لہ کم کان مالنا فقالت کذا و کذا فقال لہ کم کان ولدنا فقالت کذا و کذا فقال لہ کم کنا فقالت کذا و کذا فقال لہ کم لبثت فی البلاء فقالت کذا و کذا فقال لہ کم لبثت فی الرخاء فقالت کذا و کذا فقال لہ کم کنا فقالت کذا و کذ

الْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۖ وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ ﴿٤٨﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ

لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ﴿٤٩﴾ جَنَّاتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً

لَّهُمُ الْأَبْوَابُ ﴿٥٠﴾ مُتَّكِئِينَ فِيهَا يَدْعُونَ فِيهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَ

شَرَابٍ ﴿٥١﴾ وَعِندَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ ﴿٥٢﴾

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿٥٣﴾ إِنَّ هَٰذَا

لَرِزْقُنَا مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ ﴿٥٤﴾ هَٰذَا ۚ وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ

لَشَرَّ مَآبٍ ﴿٥٥﴾ جَهَنَّمَ يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿٥٦﴾

هَٰذَا ۙ فَلْيَذُوقُوهُ حَمِيمٌ وَغَسَّاقٌ ﴿٥٧﴾ وَآخَرُ مِن

شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ﴿٥٨﴾ هَٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۖ لَا

مَرْحَبًا بِهِمْ ۚ إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ ﴿٥٩﴾ قَالُوا بَلْ أَنتُمْ

لَا مَرْحَبًا بِكُمْ ۖ أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا ۖ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿٦٠﴾

فليبك عليه البكاء ... ان الشيطان طلب منها ان تنذر له ... ان اعبد الله تعالى واذا عافيه وبرأها منه فلما عافاها الله تعالى واذا عافيه وبرأها منه فلما عافاها الله تعالى ... (تفسیر خازن ج ۳ ص ۳۳ ... اشار بقوله عسى الشيطان الى تعريضه لامرأته وعليه ان تنذر ان عافاه الله وكانت قد نذرت ذلك ... (تفسیر کبیر ج ۹ ص ۲۲۵ ... ان الشيطان لما سمع من ايوب عليه السلام ... (تفسیر خازن ج ۳ ص ۳۳ ... ان الشيطان لما سمع من ايوب عليه السلام

قَالُوْا رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا فِي النَّارِ ۝
وَقَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰى رِجَالًا كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ۝
اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ۝ اِنَّ ذٰلِكَ
لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ۝ قُلْ اِنَّمَا اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا
عَظِيْمٌ ۝ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ۝ مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ
بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝ اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ اِلَّآ اَنَّمَآ
اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ خَالِقٌۢ
بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ
رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ

سر تن سے نہیں بیگانہ وائی کسر
عبدنا ایوب حسن نقل کیا ہے
جانے نبیوں ابراہیم اسحٰق اور
یعقوب علیہم السلام کا ذکر کیا جو قوتوں والے
اعمال طاعت اور باطنی علوم اور دینی
بصیرت میں کامل تھے۔ اولی الایدی
والابصار۔ اولی العبادۃ فی الطاعۃ
والبصارۃ فی الدین اور اولی الاعمال
الجلیلۃ والعلوم الشریفۃ (زاد المسیر
جلد ۷ صفحہ ۲۸) ہم نے ان کو دار آخرت
سے خالص کر لیا اور ان کی شان یہ تھی
کہ وہ اللہ کی عبادت اور طاعت اور اس
کی رضا جوئی پر مرکوز تھی اور وہ ہر وقت
آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے تھے
کہ اپنا یہ حال جو بھلا وہ یقین فارکس
ہیں جو ہیں۔ جیسے وہ جانتے تھے جو اس
پر گزرے وہ اور نیک بندے تھے اسی
طرح ہم بھی ہیں۔ اور ذکر
اصطفینا اور ہم نے ان کو نقل دلیل
سے جانے خالص اعمال اخبار
اور دار و تحمل کا ذکر کیا وہ سب تک
اور ہر ایک بندے تھے۔ اور ذکر
الیسع۔ اسم اسماعیل کا ذکر خیر جاری
رکھنے کے لئے ہم کو ان پر توفیق
تکلیف دی ہے اور ان کے لئے
دار آخرت میں خوبی کا مقام جنت
بہت بلند ہوگا۔

موضع قرآن ف (زندگی کے کارنامے پیش کر رہے ہیں) اور جنتیوں کو فرشتے لا کر جنت کی سیر کرائیں گے اور ان کے سامنے پھل رکھے جائیں گے اور وہ جنت میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کو ریشم کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اور وہاں بیٹھے ہوئے تکیوں سے ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ اور وہاں ان کو ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کے مشروب دیئے جائیں گے اور ان کے سامنے حوریں ہوں گی جو اپنی آنکھیں نیچی رکھتی ہوں گی اور ان کی عمریں بھی برابر ہوں گی۔ یہ نعمتیں ہیں جن کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ ان کو قیامت کے دن ملے گا۔ یہ ان کی جزا ہوگی۔

فتح الرحمٰن ف یعنی نصرت اسلمین ۱۲

أَجْمَعُونَ ﴿٧٣﴾ إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾
قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ
أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ﴿٧٥﴾ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ
خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ﴿٧٦﴾ قَالَ فَاخْرُجْ
مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴿٧٧﴾ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ
الدِّينِ ﴿٧٨﴾ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿٧٩﴾
قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ﴿٨٠﴾ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ
الْمَعْلُومِ ﴿٨١﴾ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٢﴾
إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ﴿٨٣﴾ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ﴿٨٤﴾
لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٨٥﴾
قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ﴿٨٦﴾

ع ۱۰

سجدہ تلاوت

ع ۱۰

ع ۱۰

ع ۱۰

إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهٗ بَعْدَ حِيْنٍ ﴿۸۸﴾

سُوْرَةُ الزُّمَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱﴾ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ

اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ﴿۲﴾

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۭ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ

اَوْلِيَاۗءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۭ

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۭ اِنَّ

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۙ

سُبْحٰنَهٗ ۭ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۴﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

معلوم

نہیں ہو سکتے۔ اللہ کا قول ہی صحیح اور برحق ہے اور سارا کلام اسی کا ہے۔ اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے۔ سارے کا سارا کلام اسی کی طرف سے ہے۔ اسی کی بارگاہ میں کوئی شفیع و سفارشی نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و احسان کے بغیر کوئی کسی کی سفارش نہیں کر سکتا۔ اللہ کی مرضی

سُورۂ صٓ میں آیاتِ توحید اور اس کی خصوصیات

۱۔ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۔
۲۔ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۔ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۔
۳۔ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ۔ بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۔ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۔

سورۃ زمر

ربط سورۂ مومن سے سورۂ زمر تک کے سات سورتوں کا مجموعہ ایک خاص ترتیب سے ہے۔ جس کی تفصیل ہم سورۂ مومن کے شروع میں بیان کر چکے ہیں۔ اور اس ترتیب کے لحاظ سے اس سورۃ کا ماقبل سورۂ غافر ہے۔ اس سورۃ میں بیان ہوا ہے کہ اللہ کی کتاب کا نازل کرنا اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اس کتاب میں توحید کا بیان ہے۔ اور شرک کی ممانعت ہے۔ اور اس سورۃ میں بھی

سبب کا محسوس ہونا ہے

۳۔ سلسلہ دلائل وحی

پہلی دلیل ہے۔ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ (۷۶:۲) ہم نے انسان کو ایک مخلوط نطفہ سے پیدا کیا کہ اس کا امتحان کریں۔ اس آیت میں انسان کی پیدائش کے ایک مخلوط مادہ سے ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس کا علم صرف آج کل کی تحقیقات سے ہوا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ قرآن کا علم انسانی علم سے بالا ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

دوسری دلیل ہے۔ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العٰبدین (۴۳:۸۱) کہہ دو اگر خدا کا بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلا اس کا پرستار ہوتا۔ اس آیت میں اللہ کی طرف سے یہ اعلان ہے کہ اللہ کا بیٹا نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو میں اس کا پرستار ہوتا۔ اس اعلان کے وقت کسی کو اللہ کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

تیسری دلیل ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحٰفظون (۱۵:۹) ہم نے قرآن کو نازل کیا اور ہم اس کی حفاظت کریں گے۔ اس آیت میں قرآن کے محفوظ رہنے کا اعلان ہے۔ اس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ قرآن کو کون محفوظ رکھے گا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

چوتھی دلیل ہے۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر (۹۷:۱) ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اس آیت میں قرآن کے نازل ہونے کی رات کا اعلان ہے۔ اس وقت کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ قرآن کس رات نازل ہوا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

پانچویں دلیل ہے۔ وما کان لنبی ان یغل (۳:۱۶۱) نبی کی شان نہیں کہ وہ خیانت کرے۔ اس آیت میں نبی کی امانت کا اعلان ہے۔ پیغمبر کا اعلان کہ وہ امین ہے کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

چھٹی دلیل ہے۔ وما ینطق عن الھویٰ (۵۳:۳) نبی اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ اس آیت میں نبی کی بات کے خدا کی طرف سے ہونے کا اعلان ہے۔ کسی انسان کی طرف سے یہ اعلان نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ساتویں دلیل ہے۔ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک (۳۹:۶۵) تم کو اور تم سے پہلے نبیوں کو وحی کی گئی ہے۔ اس آیت میں وحی کے نازل ہونے کا اعلان ہے۔ کسی انسان کی طرف سے یہ اعلان نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

آٹھویں دلیل ہے۔ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ابراھیم وموسیٰ (۸۷:۱۸-۱۹) یہ باتیں پہلے صحیفوں میں بھی تھیں۔ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں بھی یہ باتیں تھیں۔ اس آیت میں قرآن کے پہلے صحیفوں کی تصدیق کا اعلان ہے۔ کسی انسان کی طرف سے یہ اعلان نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۴۔ سلسلہ بیان معجزات نازل

غزوہ بدر، بیعۃ رضوان اور فتح مکہ کے بعد ذکر کیا گیا ہے۔ ان واقعات سے واضح ہو گیا کہ آنحضرت کے مخالفوں کی طرف سے کوئی معجزات کے قابل نہیں اور سراسر جھوٹا الزام، الصف، تبت یدا (۱۱۱:۱) میں آنحضرت کی اور تمثیل موسیٰ اور فرعون کے بعد دنیا اور آخرت میں کامیابی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ان بنیادی مضامین کو لیا گیا اور اضافہ کلام ربانی اللہ کے ساتھ خاص ہیں۔

چوتھا دور مکی، فرقہ بندی ختم ہو گئی۔ منکرین کا اصلی گروہ (۷۴:۱۰) مشرکین کا رہ گیا ہے۔ اس سے صلح اور آخر میں جنگ ہو گئی۔ اس لئے آنحضرت کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اللہ خدا کے ساتھ کسی کو نہیں لڑ سکتے ہیں وہ نہیں کر سکتے اور نفع پہنچا سکتے ہیں۔ ان کی عبادت بیکار ہے۔

ذکر اللہ اکثروا فی الصلوٰۃ وا ذکروھن (۶۵:۱) اللہ کا ذکر کرو عورتوں کا ذکر کرو۔ اس آیت میں عورتوں کے ساتھ ظلم کی ممانعت ہے۔ عورتوں کو بھی مردوں کی طرح اللہ کی عبادت کرنے کا حکم ہے۔

۵۔ سلسلہ بیان معجزات

ذکر اولی الاجنحۃ مثنیٰ وثلٰث ورباع (۳۵:۱) سب فرشتے بال و پر رکھتے ہیں۔ اس آیت میں فرشتوں کے بال و پر رکھنے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر ولقد رٰہ بالافق المبین (۸۱:۲۳) اس نے فرشتہ کو آسمان کے کنارے پر دیکھا۔ اس آیت میں فرشتہ کے آسمان کے کنارے پر ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر ولقد رٰہ نزلۃ اخرٰی (۵۳:۱۳) اس نے فرشتہ کو دوسری بار دیکھا۔ اس آیت میں فرشتہ کے دوسری بار دیکھنے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر سراج المنیر، والشمس وضحٰھا (۹۱:۱) سورج کی روشنی اور اس کی چمک۔ اس آیت میں سورج کی روشنی اور اس کی چمک کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر وجعلنا من الماء کل شیء حی (۲۱:۳۰) ہر جاندار پانی سے پیدا ہوا ہے۔ اس آیت میں پانی سے ہر جاندار کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر ولقد خلقنا الانسان من سلٰلۃ من طین (۲۳:۱۲) ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ اس آیت میں انسان کی پیدائش کا مٹی سے ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

ذکر ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما فی ستۃ ایام وما مسنا من لغوب (۵۰:۳۸) ہم نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہم کو کوئی تکان نہیں ہوئی۔ اس آیت میں آسمان و زمین کے چھ دن میں پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ یہ ایک علمی انکشاف ہے جو صرف اللہ کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ کسی انسان کو اس کا علم نہیں تھا۔ اس لئے یہ اعلان کسی انسان کی طرف سے نہیں ہو سکتا۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

۲۔ سلسلۂ تقابل بین المؤمن و الکافر

اوّل ۱ھ من ھوقائم ۔ ۲ ۔ قد افلح ۳ اولوالالباب (۴) جس کے موجودہ افکار صفات میں تقابل کا ذکر کیا گیا ۔ وہ (دونوں) بہ ضرور الزام کے اندر ہی بلکہ ان سے سوا اور بہ ضرور ہے کہ ان آیات کے ذریعہ اس حقیقت کے فاعلیتِ آثار اور خصوصِ خداوندی کی سیر رکھتا ہے ۔ اس کے ظاہر میں کافر ہے جو ان صفات سے عاری ہے ۔

(۵) ۔ الحسن فاخرج اللہ صدیہ ۔ ۶ ۔ ضلع بہ من یشاء (۷) ایک وہ افکار ہے جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے ۔ اور اس کا سینہ نورِ اسلام سے منور ہو چکا ہے ۔ اور ایک وہ کافر ہے جس کا دل سخت کر دیا گیا ہے ۔ اور باآں ہمہ کہ دل سلامت کی صلاحیت ہی معدوم نہیں ہو چکی ۔

تنبیہ ۔ الحسن بتقی یوجدہ ۸ ۔ الضلال بعدم الھدایۃ (۹) ایک وہ کافر ہے جس کے دل و دماغ اور حواسِ خمسہ کے ذریعہ اس کی نگرانی کے ساتھ فائز ہیں ہو گئے اور جس کو ۱۰ ۔ ۔ ۔

وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ
عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَجْرِي لِأَجَلٍ
مُّسَمًّى ۗ أَلَا هُوَ الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ ۝ خَلَقَكُم مِّن
نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَأَنزَلَ لَكُم
مِّنَ الْأَنْعَامِ ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ ۚ يَخْلُقُكُمْ فِي بُطُونِ
أُمَّهَاتِكُمْ خَلْقًا مِّن بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۚ
ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ
تُصْرَفُونَ ۝ إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ ۖ
وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۖ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ
لَكُمْ ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم
مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ إِنَّهُ

ع

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ
مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو
إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۚ
قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيلًا ۖ إِنَّكَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ ۝
أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ
وَيَرْجُو رَحْمَةَ رَبِّهِ ۗ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ
وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۝
قُلْ يَا عِبَادِ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا
فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۗ وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ ۗ إِنَّمَا
يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُم بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ إِنِّي
أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ۝ وَأُمِرْتُ

ع

لَا إِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یہ دلائل سابقہ کا ثمرہ ہے۔ جب سب کا خالق ایک اور سارے عالم میں متصرف و مختار وہی ہے اور کوئی نہیں جو عبادت کے لائق ہو تو اور کوئی نہیں۔ لہٰذا ہر قسم کی عبادت صرف اسی کے لئے ہونا چاہئے۔ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ۔ پھر اس بیان شافی کے بعد کسی دلیل کے اشکال کی گنجائش نہیں رہتی اور ہر قسم کی عبادت کرتے ہوئے جیسی دلیل عقلی تو اللہ کی وحدانیت پر قائم ہوئی۔ اس نے تجھ پر شکر کی یہ بھی بے دلیل ہے۔ سلسلہ ان تکفروا الخ

موضح قرآن ف پیٹھ ہے لمبی ایک پردہ اوپر اچھا آتا ہے۔ قرآن نہیں پڑھا۔ ق ایک پیٹ ایک قسم ایک جبل۔ وہ جبل ساتھ لگی ہے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی زمانہ اور اس کے شمار کی دو گو مضمند و بیزہ۔ قسم یعنی مشہور قسم والی ہے۔

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ

دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ

لِيَضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۭ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ

سَاجِدًا وَّقَاۗىِٕمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا

يَعْلَمُوْنَ ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ قُلْ يٰعِبَادِ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۭ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۭ وَاَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ۭ اِنَّمَا يُوَفَّى

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ

أَنْ أَعْبُدَ اللَّهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّينَ ﴿١١﴾ وَأُمِرْتُ لِأَنْ أَكُونَ
أَوَّلَ الْمُسْلِمِينَ ﴿١٢﴾ قُلْ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣﴾ قُلِ اللَّهَ أَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهُ دِينِي ﴿١٤﴾
فَاعْبُدُوا مَا شِئْتُم مِّن دُونِهِ ۗ قُلْ إِنَّ الْخَاسِرِينَ الَّذِينَ
خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَأَهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا ذَٰلِكَ هُوَ
الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ ﴿١٥﴾ لَهُم مِّن فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ
وَمِن تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ۚ ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ
يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ﴿١٦﴾ وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن
يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿١٧﴾
الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ ۚ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ أُولُو الْأَلْبَابِ ﴿١٨﴾

المنزل ۵

ان اعبد الله مخلصا له الدين ﴿١١﴾ وامرت لان اكون
اول المسلمين ﴿١٢﴾ قل اني اخاف ان عصيت ربي
عذاب يوم عظيم ﴿١٣﴾ قل الله اعبد مخلصا له ديني ﴿١٤﴾
فاعبدوا ما شئتم من دونه ۗ قل ان الخسرين الذين
خسروا انفسهم واهليهم يوم القيمة ۗ الا ذلك هو
الخسران المبين ﴿١٥﴾ لهم من فوقهم ظلل من النار
ومن تحتهم ظلل ۚ ذلك يخوف الله به عباده ۚ
يعباد فاتقون ﴿١٦﴾ والذين اجتنبوا الطاغوت ان
يعبدوها وانابوا الى الله لهم البشرى ۚ فبشر عباد ﴿١٧﴾
الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ۚ اولئك
الذين هدهم الله ۖ واولئك هم اولوا الالباب ﴿١٨﴾

اخلاص کے ساتھ ایمان والوں کی پہلی قوم میں سے ہوں گا میں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ﴿۱۳﴾ کہہ دو کہ میں تو اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں اپنے دین کو اسی کے لئے خالص کرکے ﴿۱۴﴾ تو تم اس کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو کہہ دو کہ خسارے میں تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو نقصان میں ڈالا دیکھو یہی صریح نقصان ہے ﴿۱۵﴾ ان کے لئے اوپر سے بھی آگ کے سائبان ہوں گے اور نیچے سے بھی سائبان ہوں گے اس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ﴿۱۶﴾ اور جن لوگوں نے طاغوت کی عبادت سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کی ان کے لئے خوشخبری ہے تو میرے بندوں کو خوشخبری سنا دو ﴿۱۷﴾ جو بات کو سنتے اور اس کی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی اور یہی عقلمند ہیں ﴿۱۸﴾

مخلصا له الدين ۔ اسی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو شریک نہیں کرتا ۱۲ منہ
اول المسلمين ۔ اس امت میں سب سے پہلا مسلمان ۱۲ منہ
اخاف ان عصيت ربي ۔ اگر میں بھی حکم عدولی کروں تو مجھ کو بھی عذاب کا ڈر ہے ۱۲ منہ
مخلصا له ديني ۔ اس کا شریک نہیں ۱۲ منہ
فاعبدوا ما شئتم من دونه ۔ تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو ۱۲ منہ
الذين خسروا انفسهم واهليهم ۔ اپنے تئیں اور اپنے گھر والوں کو ۱۲ منہ
لهم من فوقهم ظلل من النار ۔ اوپر سے آگ کے سائبان ہوں گے ۱۲ منہ
ومن تحتهم ظلل ۔ نیچے سے بھی سائبان ہوں گے ۱۲ منہ
يعباد فاتقون ۔ اے میرے بندو مجھ سے ڈرتے رہو ۱۲ منہ
والذين اجتنبوا الطاغوت ۔ جنہوں نے طاغوت کی عبادت سے اجتناب کیا ۱۲ منہ
ان يعبدوها ۔ کہ اس کی عبادت کریں ۱۲ منہ
وانابوا الى الله ۔ اور اللہ کی طرف رجوع کی ۱۲ منہ
لهم البشرى ۔ ان کے لئے خوشخبری ہے ۱۲ منہ
فبشر عباد ۔ تو میرے بندوں کو خوشخبری سنا دو ۱۲ منہ
الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه ۔ جو بات کو سنتے اور اس کی اچھی باتوں پر چلتے ہیں ۱۲ منہ
اولئك الذين هدهم الله ۔ یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ۱۲ منہ
واولئك هم اولوا الالباب ۔ اور یہی عقلمند ہیں ۱۲ منہ

قول کردہ ہیں۔ ای عبرت و اعتبار من اجل ان اکون عند مجیء العذاب اول المؤمنین ۔ (۱۲ منہ) (۱۲ منہ) (۱۲ منہ)

أَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ أَفَأَنْتَ
تُنْقِذُ مَنْ فِي النَّارِ ﴿١٩﴾ لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
لَهُمْ غُرَفٌ مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَبْنِيَّةٌ تَجْرِي مِنْ
تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ ﴿٢٠﴾
أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَسَلَكَهُ
يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُخْتَلِفًا
أَلْوَانُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَجْعَلُهُ
حُطَامًا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ﴿٢١﴾
أَفَمَنْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ
عَلَىٰ نُورٍ مِنْ رَبِّهِ فَوَيْلٌ لِلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُمْ
مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٢﴾ اللَّهُ

کی طرف اُٹھ جاتی تو مجھے وہ عذاب یاد کرتا کہ اس سے مقصود استحکیں سے تو نفع ہے کیونکہ گناہ معصوم ہیں اور ثواب سے معصیت کا قصور رہتا ہے (فتح) شعر لا تحمدا فی النعیم غیر مجرب ولا تعذرا فی البؤس الا مجربا ﴿٢٠﴾ قل اللّٰہ اعبد اعادہ دوسری بار اس کا ذکر ہے۔ (زاد) دوبارہ اعلان کر دو کہ میں تو صرف اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں، اور جسے تم اس کی عبادت میں کسی کو شریک کرو میں اس کی عبادت سے بری ہوں اور تم پر تکلیف شرعی ہے، تمہیں اختیار ہے اسکے سوا جس کی چاہو عبادت کرتے رہو لیکن یہ بات یاد رکھو قیامت کے دن سخت خسارہ ہے اور وہ خسارہ یہ ہے کہ تم اپنی جانوں کو اور اپنے اہل و عیال کو جو جنت میں تمہارے لئے تیار کئے گئے تھے ان سے محروم کر دو گے۔ (موضح) آگ والے دوزخ کے نقصان کو نقصان شمار کریں گے حالانکہ اصل نقصان یہی ہے۔ اصل نقصان آخرت کا نقصان ہے اور درحقیقت خسارہ میں وہ لوگ ہیں گے جو جنت کے دن اپنی جانوں کو اور اپنے اتباع و اہل کو ہلاکت میں ڈالیں گے کیونکہ جنت میں خود بھی داخل نہ ہوں گے اور اپنے اتباع کو بھی اس دولت سے محروم کر دیں گے۔ (خسروا انفسھم اھلیھم بان خسروا انفسھم لانھم لم یدخلوھا ولا اھل لھم لان اتباعھم ایاھم یحتمل ان یکون فی الجنۃ او فی النار وخسروا اھلیھم ایضا لانھم لم یدخلوا الجنۃ او لانھم فقدوھم فی النار او لانھم ذھبوا بالاھل الذی کان لھم فی الدنیا وصار لھم اھل غیرھم فی الجنۃ وھذا ھو الخسران المبین (ابن کثیر ج ٤ ص ٢٣٣) ﴿٢١﴾ ظلم میں عذاب جہنم کی تفصیل ہے جہنم میں جہاں ان کا ٹھکانا ہوگا۔ ان کے نیچے اور اوپر آگ کے بادل طبقات میں گے۔ جن میں محبوس ہوں گے۔ اور جہاں کہیں نکل بھاگ نہیں سکیں گے (ذلک یخوف اللہ بہ عبادہ) یعنی اپنے بندوں کو ڈرانے کے لئے عذاب جہنم کا یہ ہولناک نقشہ بیان فرمایا ہے تاکہ ان کے پیچھے کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ کی طرف مائل ہوں۔ (عزیز) خبردار! جہنم کے عذاب سے بچنے کی واحد صورت اطاعت و عبادت ہے جس نے بشارت اخروی ہے ہر اس شخص کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرو جو اطاعت کی وجہ سے جہنم اور غضب الٰہی سے بچ گیا۔ (الرعب) فاعبدوا ما شئتم من دونہ کل معبود من دون اللہ تعالیٰ (زمر ٣ جلد ٣ ص ٢٣٣) طاغوت کی مذمت تحقیق سورہ بقرہ کی تفسیر حاشیہ (٢٥٦) میں ہو چکی ہے۔ (فتح) ﴿٢٢﴾ پھر فرمایا۔ ان لعبد وھا۔ الطاغوت سے جل الاشقیاء ہے (وانابوا الی اللہ) میں وانابوا کی ضمیر ہے یعنی جن لوگوں نے غیر اللہ کی عبادت سے اجتناب کیا اور اللہ کی خالص عبادت میں مشغول ہو گئے ان کے لئے اطاعت میں جنت کی بشارت ہے (فبشر عباد) الخ اسی آیت میں ان بندوں کو خوشخبری سنائی جو اطاعت کو اختیار کرتے رہے اور جن دلائل میں انہوں نے غور کیا ان کو ان باتوں کو جان لیتے اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہو حقیقت میں عقلمند لوگ یہی ہیں۔ حضرت مسیح نے فرمایا تھا جس نے اس الفاظ سے مسئلہ توحید ہمارا ہے۔ ﴿٢٣﴾ (افمن حق) اوپر کی آیت میں جو شقی کے بارے میں اس کے مسلسل کفر و ضلالت اور گمراہی کی وجہ سے عذاب جہنم کا فیصلہ ہو چکا تو اب اس عذاب سے بچنا ممکن نہیں ہے۔ (فتح) اس کو عذاب سے بچانا ممکن نہیں ہے (لکن الذین) الخ بشارت اخروی ہے۔ لیکن جو لوگ دنیا میں اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈر کر اس کی عبادت و اطاعت میں مشغول رہے انہ کے لئے جنت میں منزل بمنزل بالاخانے ہوں گے۔ اونچے محلوں میں رہیں گے یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ﴿٢٤﴾ الم تر ان اللہ (کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے بادل سے پانی برسایا) اس سے ان دو قوتوں میں زمین و آسمان اور خود حضرت انسان کی ہمہ کشش کو ذکر فرمایا اور اس میں ہمہ گیر نظم کے بعد

نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ

ذَٰلِكَ هُدَى اللَّهِ يَهْدِي بِهِ مَن يَشَاءُ

وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ ﴿٢٣﴾ أَفَمَن

يَتَّقِي بِوَجْهِهِ سُوءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ ذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ﴿٢٤﴾

كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَأَتَاهُمُ

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٥﴾ فَأَذَاقَهُمُ

اللَّهُ الْخِزْيَ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ

الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٢٦﴾

ع ۱۳

ترجمہ: اللہ نے اتارا بہتر کلام کتاب ملتی جلتی دہرائی جس سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ان کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر نرم ہوتے ان کے چمڑے اور ان کے دل اللہ کی یاد کی طرف یہ راہ ہے اللہ کی جس پر چلاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں ۲۳ تو کیا جو شخص اپنا منہ دے گا برے عذاب سے قیامت کے دن اور کہا جائے گا ظالموں کو چکھو مزا اس کا جو تم کماتے تھے ۲۴ جھٹلایا تھا ان سے پہلے لوگوں نے پھر آ پہنچا ان پر عذاب جہاں سے ان کو خبر نہ تھی ۲۵ پھر چکھایا ان کو اللہ نے رسوائی دنیا کی زندگی میں اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اگر وہ جانتے ہوتے ۲۶

(۱) اَحْسَنَ الْحَدِيثِ: یعنی قرآن مجید کو (۲) مُّتَشَابِهًا: یعنی اس کی آیتیں ایک دوسری کے مشابہ ہیں (۳) مَّثَانِيَ: یعنی اس کی آیتیں بار بار دہرائی گئی ہیں (۴) تَقْشَعِرُّ: یعنی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں (۵) تَلِينُ: یعنی نرم ہوتے ہیں (۶) ذِكْرِ اللَّهِ: یعنی اللہ کی یاد کی طرف (۷) هُدَى اللَّهِ: یعنی اللہ کی راہ (۸) يَهْدِي بِهِ: یعنی اس راہ پر چلاتا ہے (۹) مَن يَشَاءُ: یعنی اپنے بندوں میں جسے چاہے (۱۰) يُضْلِلِ اللَّهُ: یعنی اللہ بھٹکا دے (۱۱) فَمَا لَهُ مِنْ هَادٍ: یعنی اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں (۱۲) أَفَمَن: یعنی تو کیا جو شخص (۱۳) يَتَّقِي بِوَجْهِهِ: یعنی اپنا منہ دے گا (۱۴) سُوءَ الْعَذَابِ: یعنی برے عذاب سے (۱۵) يَوْمَ الْقِيَامَةِ: یعنی قیامت کے دن (۱۶) وَقِيلَ لِلظَّالِمِينَ: یعنی اور کہا جائے گا ظالموں کو (۱۷) ذُوقُوا: یعنی چکھو مزا (۱۸) مَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ: یعنی اس کا جو تم کماتے تھے (۱۹) كَذَّبَ الَّذِينَ: یعنی جھٹلایا تھا ان لوگوں نے (۲۰) مِن قَبْلِهِمْ: یعنی ان سے پہلے (۲۱) فَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ: یعنی پھر آ پہنچا ان پر عذاب (۲۲) مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ: یعنی جہاں سے ان کو خبر نہ تھی (۲۳) فَأَذَاقَهُمُ اللَّهُ الْخِزْيَ: یعنی پھر چکھایا ان کو اللہ نے رسوائی (۲۴) فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا: یعنی دنیا کی زندگی میں (۲۵) وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ: یعنی اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے (۲۶) لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ: یعنی اگر وہ جانتے ہوتے

جلد ۳ ص ۴۱۵ الخ ۲۳ تا ۲۶ الخ ۲۳ تا ۲۶ الخ

مضامین کو بار بار دہرانے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی طرح طرح سے تشریح ہو جائے۔ قال الحافظ ابن حجر فی شرح النقل الفلیحہ ج ۱ ص ۱۰ بتصرف یسیر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو احسن الحدیث فرمایا ہے۔ یعنی اس کی عبارت اور اس کے معانی دونوں بہترین ہیں۔ اور اس کی آیتیں ایک دوسری کے مشابہ ہیں۔ یعنی ان میں تضاد نہیں ہے۔ اور اس کی آیتیں بار بار دہرائی گئی ہیں۔ یعنی اس کے مضامین کو بار بار مختلف انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ دہرانا اس کی تشریح کے لئے ہے۔ اور اس کی بہت بڑی حکمت ہے۔ اور اس کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ اور اس کی تلاوت پر بہت بڑا ثواب ہے۔ اور اس کی تلاوت سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ان کے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ اور ان کے دل اللہ کی یاد کی طرف راہ پر آ جاتے ہیں۔ اور یہ اللہ کی راہ ہے جس پر چلاتا ہے اپنے بندوں میں جسے چاہے۔ اور جسے اللہ بھٹکا دے اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں۔ اور دوسری آیت اس حقیقت کو بیان کرتی ہے۔ الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب۔ (زمر ع ۲) یعنی جو لوگ بات کو سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہدایت کا دارومدار اللہ کی توفیق پر ہے۔ اور اس کی توفیق ان لوگوں کو ملتی ہے جو اچھی باتوں کو سنتے ہیں۔ اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔ اور یہ عقل والوں کا کام ہے۔ اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہدایت کا دارومدار اللہ کی توفیق پر ہے۔ اور اللہ

وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
اور بیشک ہم نے لوگوں کے واسطے اس قرآن میں
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾
ہر قسم کی مثل بیان فرمائی کہ شاید وہ نصیحت مانیں
قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ
قرآن عربی بے کجی تاکہ وہ
يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا
ڈریں اللہ نے مثال بیان فرمائی ایک مرد کی
فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَرَجُلًا
جس میں کئی شریک ہیں جو آپس میں ضد کرتے ہیں اور ایک مرد
سَلَمًا لِّرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا
خالص ایک شخص کا غلام کیا دونوں برابر ہیں مثال میں
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾
سب تعریف اللہ کو ہے بلکہ ان میں بہت لوگ نہیں جانتے
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ
بیشک تو مرنے والا ہے اور وہ
مَّيِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ
مرنے والے ہیں پھر
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
قیامت کے دن اپنے رب کے
تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾
حضور تم جھگڑو گے

ع ۲

صادق۔

ہدایت پر ہوجاتے ہیں اور دلوں میں سکون و طمانیت کی نمود و رُجحان ہے۔ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ الخ ذالک سے کتاب کی طرف اشارہ ہے یہ کتاب اللہ کی ہدایت ہے، اس کی توحید اور اس کے بندوں کے احکام پر مبنی ہے وہ جسے چاہتا ہے اس ہدایت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے یعنی ان لوگوں کو جو طالب حق ہیں کرنے اور نیک نیتی سے طالب حق کا عزم رکھتے ہیں اور جنہیں وہ دُور دراز کی دعوت نہیں ان کے سلسلۂ عزم و تصمیم کو توفیق سے کام کرنے کی بھی ہے اور ان کے دلوں کو جب ہدایت سے نوازتا ہے تو ان کے اعضاء و جوارح بھی اس کے سامنے سرنگوں ہوجاتے ہیں اور ان کی زبانیں اللہ کی حمد و ثنا کرنے لگتی ہیں۔ ۱۲ منہ

مَثَلًا رَّجُلًا الخ اللہ نے مثال بیان فرمائی ایک مرد کی جس میں کئی شریک ہیں جو آپس میں ضد کرتے ہیں اور ایک مرد خالص ایک شخص کا غلام ہے کیا دونوں برابر ہیں مثال میں سب تعریف اللہ کو ہے بلکہ ان میں بہت لوگ نہیں جانتے ۱۲ منہ

اِنَّكَ مَيِّتٌ الخ بیشک تو مرنے والا ہے اور وہ مرنے والے ہیں پھر قیامت کے دن اپنے رب کے حضور تم جھگڑو گے ۱۲ منہ

موضح قرآن ف ایک غلام جو کئی کا ہو کوئی اس کو بہکا دے کوئی اس کی پروا نہ کرے اور ایک غلام ہو صرف ایک کا ہو وہ اس کو اپنا سمجھے اور پوری خبر لے یہ مثال ہے جو ایک رب کے بندے ہیں اور جو کسی رب کے بندے نہ ۱۲ ف کافر مشرک جو اللہ کے سوا کسی کو حاکم نہیں سمجھتا پھر فرشتوں کی گواہی سے اور آسمان و زمین کی اور اعضاء و جوارح کی گواہی سے ثابت ہوگا ۱۲

ترجمہ:۔ اصل میں ایک اور غلام ہے جو اس کا مالک ایک ہے۔ کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے اور اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خواہی نخواہی کر دیں۔ یہ دونوں غلام برابر ہو سکتے ہیں؟ کیا ان کا حال یکساں ہے؟ الغرض دونوں میں سے کس کا حال اچھا ہے؟ مشرک کی مثال اپنے غلام کی سی ہے جو بے شمار خداؤں کی عبادت کرتا ہے اور مؤمن کی مثال اس غلام کی سی ہے جو صرف اپنے واحد کی عبادت کرتا اور عبادت میں صرف اسی کو پکارتا اور صرف اسی کی رضامندی کے لئے اس کی آقائی مبذول رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مؤمن کا حال مشرک سے بدرجہا بہتر ہے وھذا مثل ضربہ اللہ لنفسہ الخ کذا قال ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ (ابن کثیر ص)

فمن اظلم ممن كذب على الله وكذب بالصدق اذ جاءه اليس في جهنم مثوى للكافرين والذي جاء بالصدق وصدق به اولئك هم المتقون لهم ما يشاءون عند ربهم ذلك جزاء المحسنين ليكفر الله عنهم اسوا الذي عملوا ويجزيهم اجرهم باحسن الذي كانوا يعملون اليس الله بكاف عبده ويخوفونك بالذين من دونه ومن يضلل الله فما له من هاد ومن يهد الله فما له من مضل اليس الله بعزيز ذي انتقام ولئن سالتهم من خلق السموت والارض ليقولن الله قل افرءيتم ما تدعون من

دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ
اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ
قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾ قُلْ
يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٩﴾
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿٤٠﴾
اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى
فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيْلٍ ﴿٤١﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ
تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ
الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ
يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۭ

ع ١٥

دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ھل ھن کشفت ضرہ
او ارادنی برحمۃ ھل ھن ممسکت رحمتہ
قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون ﴿٣٨﴾ قل
یٰقوم اعملوا علی مکانتکم انی عامل فسوف تعلمون ﴿٣٩﴾
من یاتیہ عذاب یخزیہ ویحل علیہ عذاب مقیم ﴿٤٠﴾
انا انزلنا علیک الکتٰب للناس بالحق فمن اھتدٰی
فلنفسہ ومن ضل فانما یضل علیھا وما انت علیھم
بوکیل ﴿٤١﴾ اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم
تمت فی منامھا فیمسک التی قضٰی علیھا الموت ویرسل
الاخرٰی الی اجل مسمی ان فی ذٰلک لاٰیٰت لقوم
یتفکرون ﴿٤٢﴾ ام اتخذوا من دون اللہ شفعاء

ع ١٥

میں تعارف کے لیے اور دوسروں کی موت میں تسلی ہو۔ ﴿٣٨﴾ اے نبی ان سے کہہ دو کہ اللہ ہی میرا کارساز ہے۔ اسی پر بھروسا کرنے والے بھروسا کرتے ہیں۔ ﴿٣٩﴾ اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ میں اپنا کام کیے جاتا ہوں۔ عنقریب تم جان لو گے۔ ﴿٤٠﴾ کہ کس پر رسوا کن عذاب آتا ہے اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب نازل ہوتا ہے۔ ﴿٤١﴾ ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کے لیے حق کے ساتھ نازل کی ہے۔ پھر جو راہ پر آئے گا اپنے ہی لیے آئے گا اور جو بھٹکے گا اپنے ہی لیے بھٹکے گا اور تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔ ﴿٤٢﴾ اللہ ہی جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو مرے نہیں ان کو بھی نیند میں قبض کرتا ہے پھر جس کی موت کا فیصلہ کر چکا ہے اس کی جان روک لیتا ہے اور دوسروں کی جانوں کو ایک مقرر وقت تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ بے شک اس میں بہت نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور کرتے ہیں۔ ﴿٤٣﴾ کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے سفارشی بنا رکھے ہیں۔

ف ١٥

موضح القرآن ف ١٥ وہ دین جس کی تعریف ہے۔ ف ١٥ یعنی جنہ میں پیر و جوان کھیتی ہے جس کو جنت کا معلوم ہوا جنہ میں بھی بھار کھیتی کے جیسے جنت دوست ہے جیسے دنیا میں کھیتی کرنا اچھا ہے جس کو جنت نہ ملے گی وہ اس دنیا میں بھی کھیتی نہیں کرتا۔ اور ایک جان اس سے تم جنت ہے اور اس میں کھیتی ہیں اور کھا جانا ہے دوست سے جیسے دنیا میں کھیتی۔ حاشیہ

کرنے والوں کی بے بسی کی حالت ہے۔ ان کے ہاتھ میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کے ہاں سفارش کرنے والے ہیں۔ سفارش کرنے والے کو بھی اللہ کی اجازت سے ہی سفارش کرنے کا اختیار ہوگا۔ اس لئے یہ مشرکین کو جو سفارش کی امید دلاتے تھے اس کی نفی فرما دی۔ یہ بھی ہے مشرکین کے جو اپنے معبودوں سے مدد مانگتے تھے اور جو فرشتوں کو اپنے معبود سمجھتے تھے اور جو عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہودی حضرت عزیر علیہ السلام کو اپنا معبود بنائے ہوئے تھے۔ ان سب کی تردید ہو گئی۔ یہ سب اللہ کے ہاں سفارش کرنے والے ہیں۔ اللہ کے ہاں سفارش کرنے کا اختیار کسی کو نہیں ہے۔ سفارش کرنے کا اختیار صرف اللہ کے لئے ہے۔ اللہ کی اجازت سے ہی سفارش کی جا سکتی ہے۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش نہیں کر سکتا۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرے گا بھی نہیں۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرے گا بھی تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوگی۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرے گا بھی تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوگی۔ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی سفارش کرے گا بھی تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوگی۔

قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٤٣﴾ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۖ لَّهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٤٤﴾ وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اشْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ ۖ وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِن دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ ﴿٤٥﴾ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي مَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٤٦﴾ وَلَوْ أَنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا وَمِثْلَهُ مَعَهُ لَافْتَدَوْا بِهِ مِن سُوءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ وَبَدَا لَهُم مِّنَ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُونُوا يَحْتَسِبُونَ ﴿٤٧﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٤٨﴾ فَإِذَا مَسَّ

ترجمہ

ف ۱۰۰ یعنی ان کا یہ خیال سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۰۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۰۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۰۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۰۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۰۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۰۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۰۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۰۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۰۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۱۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۱۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۱۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۱۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۱۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۱۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۱۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۱۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۱۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۱۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۲۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۲۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۲۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۲۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۲۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۲۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۲۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۲۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۲۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۲۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۳۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۳۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۳۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۳۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۳۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۳۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۳۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۳۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۳۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۳۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۴۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۴۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۴۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۴۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۴۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۴۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۴۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۴۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۴۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۴۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۵۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۵۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۵۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۵۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۵۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۵۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۵۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۵۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۵۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۵۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۶۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۶۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۶۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۶۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۶۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۶۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۶۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۶۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۶۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۶۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۷۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۷۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۷۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۷۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۷۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۷۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۷۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۷۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۷۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۷۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۸۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۸۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۸۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۸۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۸۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۸۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۸۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۸۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۸۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۸۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۹۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۹۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۹۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۹۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۹۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۹۵ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۹۶ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۹۷ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۱۹۸ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۱۹۹ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۲۰۰ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۲۰۱ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۲۰۲ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچھ ہے اور نہ ہی وہ عقل رکھتے ہیں کہ ان کی عبادت کرنے والوں کی عبادت کو سمجھ سکیں، وہ بھلا کیونکر ان کی سفارش کر سکتے ہیں۔ ف ۲۰۳ اصل میں یہ جملہ شرط ہے جس کی جزا محذوف ہے جو سیاق کلام سے سمجھ میں آ رہی ہے۔ ف ۲۰۴ یعنی ان کا یہ خیال بھی سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا جو بتوں اور دوسری معبودوں کو کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے اور نہ ان کے اختیار میں کچ

[illegible] ۔ [illegible] ۔ [illegible] ۔ [

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝
قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ۝ فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝
اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ
اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ

ع ۵

منزل ۶

اس پر بھی مگر انسان کو اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اسی کی طرف جھکنا اور اسی کی فرمانبرداری کرنا ہر ایک کو لازم ہے۔ اور اس کے احکام کی تعمیل ہر ایک پر واجب ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اس کے رسول کی زبان سے کفار کو ڈرایا جاتا ہے کہ تم اللہ کی طرف جھکو اور اس کی فرمانبرداری کرو پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے پھر تم کسی طرح بچ نہ سکو گے۔ اور اس کی طرف سے جو کتاب اور جو احکام تمہاری طرف اتارے گئے ہیں ان کی پیروی کرو پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ ۙ وَاِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۫ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

سورۃ المؤمن

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ ۚ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ ۚ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ۝ قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ۝ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗٓ اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ تُؤْمِنُوْا ۚ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيْرِ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ وَيُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا ؕ وَمَا يَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ۝ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۚ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ؕ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۝ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ۙ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۝ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ اَلَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۚ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ۝ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ۝ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ۚ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۚ يُسْحَبُوْنَ ۝ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ۝ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ۝ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۫ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ۝ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ۝

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَوَيْل

الَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ وَيُنَجِّي اللّٰهُ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا
بِمَفَازَتِهِمْ ۚ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ
خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ
الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا
الْجٰهِلُوْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ
لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ
حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ
السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾
وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْٓءَ
بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا

الزمر ۳۹ ۱۰۳۷ پارہ ۲۴

السموٰت والارض والذین کفروا بایٰت اللہ اولٰئک ھم
الخٰسرون ﴿۶۳﴾ قل افغیر اللہ تامرونی اعبد ایھا
الجٰھلون ﴿۶۴﴾ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک
لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخٰسرین
بل اللہ فاعبد وکن من الشٰکرین ﴿۶۶﴾ وما قدروا اللہ
حق قدرہ ۖ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیمۃ و
السموٰت مطویٰت بیمینہ ۭ سبحنہ وتعالیٰ عما یشرکون ﴿۶۷﴾
ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض
الا من شاء اللہ ۭ ثم نفخ فیہ اخرٰی فاذا ھم قیام ینظرون ﴿۶۸﴾
واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتٰب وجایٓء
بالنبیّٖن والشھدآء وقضی بینھم بالحق وھم لا

ترجمہ:- آسمانوں اور زمین کے خزانے اسی کے ہیں اور جو لوگ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ﴿۶۳﴾ تم کہو کہ اے جاہلو کیا تم مجھ سے غیر اللہ کی عبادت کرنے کو کہتے ہو ﴿۶۴﴾ اور تم کو اور تم سے پہلے پیغمبروں کو وحی بھیجی گئی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ﴿۶۵﴾ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ ﴿۶۶﴾ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی جیسا کہ اس کی قدر جاننی چاہیے تھی اور قیامت کے دن تمام زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے وہ پاک ہے اور ان چیزوں سے جو لوگ اس کا شریک بناتے ہیں بالاتر ہے ﴿۶۷﴾ اور صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جن کو اللہ چاہے پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو یکایک کھڑے دیکھنے لگیں گے ﴿۶۸﴾ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمال کی کتاب رکھ دی جائے گی اور پیغمبر اور گواہ لائے جائیں گے اور لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

الزمر — سورۃ الزمر مکی ہے اس میں ۷۵ آیتیں اور ۹ رکوع ہیں۔

ف اس سورت کا نام الزمر اس لئے ہے کہ اس میں زمر کا ذکر ہے۔ زمر کے معنی گروہ کے ہیں۔ اس سورت میں کافروں اور مومنوں کے گروہوں کا ذکر ہے۔ اس لئے اس کا نام الزمر ہے۔

ف اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے اور شرک کی برائی اور اس کے نقصان کا ذکر ہے۔ اور اس کا بھی ذکر ہے کہ مشرکوں کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور مومنوں کے اعمال قبول ہوں گے اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے۔ اور اس میں اللہ کی عظمت و جلالت کا بیان ہے اور اس کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے۔ اور اس کی وحدانیت کا بیان ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے کا حکم ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تعریف ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کو اس کی رحمت کی بشارت دی ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کو اس کی جنت کی بشارت دی ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کو اس کی دوزخ سے ڈرایا ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کو اس کی جنت کی بشارت دی ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کو اس کی دوزخ سے ڈرایا ہے۔

ف اس سورت کا خلاصہ یہ ہے کہ اس میں توحید کا بیان ہے اور شرک کی برائی اور اس کے نقصان کا ذکر ہے۔ اور اس کا بھی ذکر ہے کہ مشرکوں کے اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور مومنوں کے اعمال قبول ہوں گے اور وہ ہمیشہ بہشت میں رہیں گے۔ اور اس میں اللہ کی عظمت و جلالت کا بیان ہے اور اس کی قدرت کاملہ کا ذکر ہے۔ اور اس کی وحدانیت کا بیان ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے کا حکم ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کی تعریف ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کی مذمت ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کو اس کی رحمت کی بشارت دی ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کو اس کے عذاب سے ڈرایا ہے۔ اور اس کی عبادت کرنے والوں کو اس کی جنت کی بشارت دی ہے۔ اور اس کی عبادت نہ کرنے والوں کو اس کی دوزخ سے ڈرایا ہے۔

موضوع قرآن ف اللہ کے ولی وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔ ۲ ف ایک بار صور پھونکے جانے کے بعد دوسری بار پھونکے جانے کا درمیانی وقت۔ ۳ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۴ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۵ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۶ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۷ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۸ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۹ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔ ۱۰ ف یہ تمثیل ہے اللہ کی عظمت و جلالت کے بیان کرنے کی۔

فہم القرآن ہذا تیسرا نسخہ راقم الحروف کا مرتب ہے۔ ۱۰

يظلمون ﴿٦٩﴾ ووفيت كل نفس ما عملت وهو اعلم بما
يفعلون ﴿٧٠﴾ وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا حتى
اذا جاءوها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها الم يأتكم
رسل منكم يتلون عليكم ايت ربكم وينذرونكم
لقاء يومكم هذا قالوا بلى ولكن حقت كلمة العذاب
على الكفرين ﴿٧١﴾ قيل ادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها
فبئس مثوى المتكبرين ﴿٧٢﴾ وسيق الذين اتقوا ربهم
الى الجنة زمرا حتى اذا جاءوها وفتحت ابوابها وقال
لهم خزنتها سلم عليكم طبتم فادخلوها خلدين ﴿٧٣﴾ و
قالوا الحمد لله الذي صدقنا وعده واورثنا
الارض نتبوا من الجنة حيث نشاء فنعم

منزل ۷

يظلمون ﴿٦٩﴾ ووفيت كل نفس ما عملت وهو اعلم بما
يفعلون ﴿٧٠﴾ وسيق الذين كفروا الى جهنم زمرا حتى
اذا جاءوها وفتحت ابوابها وقال لهم خزنتها الم يأتكم
رسل منكم يتلون عليكم ايت ربكم وينذرونكم
لقاء يومكم هذا قالوا بلى ولكن حقت كلمة العذاب
على الكفرين ﴿٧١﴾ قيل ادخلوا ابواب جهنم خلدين فيها
فبئس مثوى المتكبرين ﴿٧٢﴾ وسيق الذين اتقوا ربهم
الى الجنة زمرا حتى اذا جاءوها وفتحت ابوابها وقال
لهم خزنتها سلم عليكم طبتم فادخلوها خلدين ﴿٧٣﴾ و
قالوا الحمد لله الذي صدقنا وعده واورثنا
الارض نتبوا من الجنة حيث نشاء فنعم

منزل ۷

مقام رحمت صلحانه جل شانه وعم احسانه ما لفظة بحار على ملك او الثقلين والجن محمد من القبر يوم القيامة ابن ماجه ۳۴۳۲ ص ۳۵۰ ج ۲ صلحانه. غلو یہ تمام گفتگو فرشتہ و ملائکہ کا ہوگی۔ سورت کی ابتدا میں دو قسموں کے بعد توحید کا ذکر کیا گیا۔ اور پھر یہاں تمام دلائل کے بعد پھر توحید کا ذکر کیا گیا۔ غرض سورت جانے کی ابتدا سے سورت کو ختم تک ثابت کرتے ہیں یعنی تمام سورت کو دو یا دو دلائل سے روز روشن کی طرح ظاہر و عیاں ہوگیا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں دوسرے خلائق سے ایک بے نیاز اور قہر کی کامیابت صرف اسی کے لئے ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۱۲ منہ۔ یہ خطاب الٰہی کے ہے اس کا ماحصل یہ ہے کہ آخر میں کل مخلوق مر جائے گی اور قیامت کے دن سب کو زندہ ہونا ہے۔ اور وہ دن بھی ثابت ہو چکا۔ اور اس کے بعد فرشتوں کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ ۱۲ منہ۔ وفیت کل نفس الخ۔ یعنی ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ اور یہ شخص کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ہر ایک کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا۔ اور ہر شخص کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ ملے گا۔ اور کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ۔ وسیق الذین کفروا الخ۔ یعنی کافروں کو جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ وفتحت ابوابها۔ یعنی جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے تاکہ کافر اس کو دیکھ کر اور بھی زیادہ خوف زدہ ہوں۔ ۱۲ منہ۔ وقال لهم خزنتها الم يأتكم رسل منكم الخ۔ یعنی جہنم کے داروغے کافروں سے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری ہی جنس میں سے رسول نہیں آئے تھے جو تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور تم کو اس دن کے آنے سے ڈراتے تھے۔ ۱۲ منہ۔ وسیق الذین اتقوا ربهم الخ۔ یعنی جو لوگ دنیا میں اللہ سے ڈرتے رہے اور شرک و کفر سے بچتے رہے ان کو جنت کی طرف لے جائیں گے۔ ۱۲ منہ۔ وقالوا الحمد لله الذي صدقنا وعده الخ۔ یعنی جنت میں پہنچ کر کہیں گے کہ شکر ہے اللہ کا جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔ ۱۲ منہ۔ واورثنا الارض۔ یعنی ہم کو جنت کا وارث بنا دیا۔ ۱۲ منہ۔ نتبوا من الجنة حيث نشاء۔ یعنی جنت میں جہاں چاہیں گے رہیں گے۔ ۱۲ منہ۔ فنعم اجر العاملين۔ یعنی اللہ کی عبادت کرنے والوں کا کیا اچھا بدلہ ہے۔ ۱۲ منہ۔ وترى الملئكة حافين من حول العرش الخ۔ یعنی فرشتے عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے ہوں گے اور اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ۔ وقضي بينهم بالحق۔ یعنی مخلوق میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ ۱۲ منہ۔ ووفيت كل نفس الخ۔ یعنی ہر شخص کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دی جائے گی۔ کسی کی نیکی ضائع نہیں کی جائے گی اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کے گناہوں کے بدلے میں کسی بے گناہ پر ظلم کرے گا۔ ۱۲ منہ۔ وسيق الذين كفروا الخ۔ یعنی کافروں کو قیامت کے دن جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ وسيق الذين اتقوا ربهم الخ۔ یعنی متقیوں کو قیامت کے دن جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ وترى الملئكة الخ۔ یعنی فرشتے عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے ہوں گے اور اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ۔ وقضي بينهم بالحق۔ یعنی مخلوق میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کوئی کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ ۱۲ منہ۔ ووفيت كل نفس الخ۔ یعنی ہر شخص کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دی جائے گی۔ کسی کی نیکی ضائع نہیں کی جائے گی اور نہ اللہ تعالیٰ کسی کے گناہوں کے بدلے میں کسی بے گناہ پر ظلم کرے گا۔ ۱۲ منہ۔ وسيق الذين كفروا الخ۔ یعنی کافروں کو قیامت کے دن جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ وسيق الذين اتقوا ربهم الخ۔ یعنی متقیوں کو قیامت کے دن جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ وترى الملئكة الخ۔ یعنی فرشتے عرش کے گرد حلقہ باندھے ہوئے ہوں گے اور اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہوں گے۔ ۱۲ منہ۔

أَجْرَ الْعٰمِلِيْنَ ۝ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّيْنَ مِنْ حَوْلِ
الْعَرْشِ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ
وَقِيْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
سُوْرَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَتِسْعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ
الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ
قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ
اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

کہ قیامت کے دن جنا ہمارے کی نگہبانی کرنے والے جائیں گے
گا جب وہ جنت میں داروغہ مقرر ہیں گے جنت کے
دروازے پہلے ہی کھلے ہوں گے۔ جنت کے داروغہ فرشتے
ان کو سلام کریں گے۔ اور خوش آمدید کہیں گے اور ان سے
درخواست کریں گے آپ جنت میں تشریف لے چلئے آپ
لوگوں کا ہمیشہ کا گھر ہے اور آپ اس میں ہمیشہ کے لئے
رہنا ہوگا۔ الغرض جس وقت اللہ تعالیٰ کی عدالت
کریں گے۔ اور کہیں گے کہ ہر طرح دنیا میں تمام مخلوقات کا راز
اللہ کے ساتھ خاص تھا۔ عیسیٰ آخرت میں بھی دنیا کا سا ادب ملحوظ
برکھا ہے اور ہر قسم کے شکوک سے پاک ہے ہر قسم ثنا
اسی ذات پاک کے لئے ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا
اور ہمیں اپنی جنت کا وارث بنایا۔ کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں
رہیں۔ عمل کرنے والوں کا اجر و ثواب کتنا اچھا ہے اور دوسرے
سے بہتر اجر اور ثواب کا وعدہ اور جو جو باتیں جو انبیاء علیہم
السلام کے ذریعے سے کیا گیا تھا اور جو اور اہل
جنت مراد ہے اور اہل النار اس سے اہل النار کی شان
جلال و عظمت اور جبروت کا بیان ہے قیامت کے دن تم دیکھو گے
فرشتے عرش کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہوں گے اور اپنے
مالک حقیقی کی تعریف و تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوں گے
تمام مخلوقات کی زبانوں پر جاری ہوگا کہ اللہ کی ذات اکیلی
ہر شریک سے پاک اور ہر قسم صفات کمال سے متصف
ہے اے جاہ و جلال کے مالک! جو کوئی تیری بادشاہی کا انکار کرنے والا
تھا اس کی بھی عقل نہیں ہوگی۔ اور ہر فیصلہ عدل و انصاف
سے ہوگا۔ وقیل الحمد للہ رب العالمین اس وقت
ہر طرف سے مالک کائنات اور رب ہر دو سرائی کی حمد و ثنا
فضل جاری ہوگا۔ فرشتے اور مومنین ہوں گے جو حمد و
ثنا اس ذات پاک اور رب جہاں کو زیبا ہے۔ یہی خطبہ شروع
اور آخر میں ہے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا جائے

حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ مَا يُجَادِلُ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّالْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۠ وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ وَجٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا

موضح فرقان ۔ الحکم ہے جو حاں چاہیں رہیں لیکن کوئی جگہ چاہے گو ہم اسکے بسنے والے ہوں ہے فیصلہ کہ ہر ایک اپنے کاموں میں ایک تدبیر ہر نسبت جو اللہ تعالیٰ
ایک کو ثابت جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق یہ جاری ہے اور قیامت پر بھی ثابت ہیں آخرت یاد رکھیے۔ ہمیں صرف دنیا میں اس کا اندیشہ نہ کریں۔
خلاصہ الجزء ۔ الحمد للہ رب العالمین ۱۲ منہ

سُورۂ زمر میں آیاتِ توحید اور اُن کی خصوصیات

۱۔	فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (ع ۱)			نفی شرک فی العبادۃ
۲۔	وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا	ت ۱		نفی شرک فی العبادۃ
۳۔	قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝	ت ۱		نفی شرک فی العبادۃ
۴۔	قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّهٗ دِيْنِيْ ۝ (ع ۱)			نفی شرک فی العبادۃ
۵۔	ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا	ت ۱	مَثَلًا اَفَلَا يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ (ع ۲)	تمثیل مشرک
۶۔	هَلْ اَنْتُمْ لَهٗ مُدْرِكُوْنَ ۝	ت ۱	يَقُوْلُوْنَ ۝ (ع ۲)	نفی شرک فی الصفت
۷۔	اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ۝	ت ۱	ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ۝ (ع ۳)	نفی شرک فی الصفت
۸۔	قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	ت ۱	اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ (ع ۴)	نفی شرک فی الصفت
۹۔	قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ ۝	ت ۱		نفی شرک فی العبادۃ
۱۰۔	قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ۝ (ع ۴)			نفی شرک فی العبادۃ

(آیات ۱ تا ۷ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ مطابق فروری ۱۹۵۱ء میں نازل ہوئیں اور ۸ تا ۱۰ اسی دن یا اس کے بعد۔ سورہ زمر کی تفسیر تمام ہوئی، فالحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وآلہ واصحابہ وسائر عباد اللہ الصالحین ابد الآباد)

۴۰ سورۃ مؤمن

ربط سورۂ زمر کا سورۃ غافر کے ساتھ کیا ربط ہے کہ سورۃ زمر میں دو فریقوں کا ذکر کیا گیا ہے فریق اول کا ذکر فرمایا ہے وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا اور سورۂ مؤمن میں فریق دوم کا ذکر فرمایا ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا

اور اس سورت کا ماقبل سے تعلق یہ ہے کہ سورۂ زمر کا ختم ہوا ہے فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین پر اور شروع ہوا ہے حٰمٓ تنزیل الکتاب پر گویا کہ شروع سورہ میں اس کی تفسیر کر دی گئی ہے۔

خلاصہ سورت کے دو مقصد ہیں پہلا مقصد اثبات سورت ۱ تا ۳ اور دوسرا مقصد ۴ تا ۸۵ اثبات توحید ۴ تا ۲۰ اثبات رسالت ۲۱ تا ۵۵ اثبات معاد ۵۶ تا ۸۵ اثبات سورت ۸۶ تا ۸۵ اثبات توحید ۸۶ تا ۸۵ اثبات رسالت ۸۶ تا ۸۵ اثبات معاد ۸

ابو حنیفہ: نعیمان ثابت قیامت پر دلیل ہیں (ف: ۱۵۰ھ) ۔ عکرمہ: ابن عباس کے شاگرد (ف: ۱۰۵ھ) ۔ قیامت

پہلی عقلی دلیل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی ایسی بڑی بڑی نشانیاں اور ان کے کمال درجہ کی مخلوقات سب اشرف کائنات ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور قدرت کاملہ کی مظہر اور اس اللہ تعالیٰ کے سب کچھ کرنے کا منہ بولتا ثبوت ہیں، اس لئے ضرور ہے کہ ان کو بھی فنا کیا جائے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں۔ الخ۔ یہ تقریر ہے۔

دوسری عقلی دلیل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے قیامت کے دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے کا جو وعدہ فرمایا ہے، اس میں ہمیں بہت سی مشکلیں نظر آتی ہیں، اس لئے ضرور ہے کہ اس کا انتظام کیا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ دوسری عقلی دلیل قائم فرمائی ہے۔ مگر وہ بالکل آسان اور ہر ایک کی سمجھ میں آنے والی ہے، اور وہ یہ ہے کہ جس نے پہلی بار پیدا کیا ہے وہی سب کچھ جانتا ہے اور اس کو ہر چیز پر قدرت ہے، اس کے لئے دوبارہ پیدا کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ الخ۔

تشریح و توضیح

قولہ: وہم یعمرون الی الاوہام ۔ الخ: یہ قول ہے مشرکین مکہ کا جس میں وہ مسئلہ بعث بعد الموت کو بعید از عقل قرار دیتے تھے اور کہتے تھے کہ جب ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو پھر ان کو کیسے جمع کیا جائے گا، اور کیسے ان میں زندگی کی روح ڈالی جائے گی، اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (لباب النقول)

اس کے بعد دو امر ملحوظ ہونا چاہئے: (۱) ۔ ۔ ۔ (۲) ۔ ۔ ۔ (۳) ۔ ۔ ۔ (۴) ۔ ۔ ۔ (۵) ۔ ۔ ۔ (۶) ۔ ۔ ۔ (۷) ۔ ۔ ۔ (۸) ۔ ۔ ۔ (۹) ۔ ۔ ۔ (۱۰) ۔ ۔ ۔ (۱۱) ۔ ۔ ۔ (۱۲) ۔ ۔ ۔ (۱۳) ۔ ۔ ۔ (۱۴) ۔ ۔ ۔ (۱۵) ۔ ۔ ۔ (۱۶) ۔ ۔ ۔ (۱۷) ۔ ۔ ۔ (۱۸) ۔ ۔ ۔ (۱۹) ۔ ۔ ۔ (۲۰) ۔ ۔ ۔ (۲۱) ۔ ۔ ۔ (۲۲) ۔ ۔ ۔ (۲۳) ۔ ۔ ۔ (۲۴) ۔ ۔ ۔ (۲۵) ۔ ۔ ۔ (۲۶) ۔ ۔ ۔ (۲۷) ۔ ۔ ۔ (۲۸) ۔ ۔ ۔ (۲۹) ۔ ۔ ۔ (۳۰) ۔ ۔ ۔ (۳۱) ۔ ۔ ۔ (۳۲) ۔ ۔ ۔ (۳۳) ۔ ۔ ۔ (۳۴) ۔ ۔ ۔ (۳۵) ۔ ۔ ۔ (۳۶) ۔ ۔ ۔ (۳۷) ۔ ۔ ۔ (۳۸) ۔ ۔ ۔ (۳۹) ۔ ۔ ۔ (۴۰) ۔ ۔ ۔ (۴۱) ۔ ۔ ۔ (۴۲) ۔ ۔ ۔ (۴۳) ۔ ۔ ۔ (۴۴) ۔ ۔ ۔ (۴۵) ۔ ۔ ۔ (۴۶) ۔ ۔ ۔ (۴۷) ۔ ۔ ۔ (۴۸) ۔ ۔ ۔ (۴۹) ۔ ۔ ۔ (۵۰) ۔ ۔ ۔ (۵۱) ۔ ۔ ۔ (۵۲) ۔ ۔ ۔ (۵۳) ۔ ۔ ۔ (۵۴) ۔ ۔ ۔ (۵۵) ۔ ۔ ۔ (۵۶) ۔ ۔ ۔ (۵۷) ۔ ۔ ۔ (۵۸) ۔ ۔ ۔ (۵۹) ۔ ۔ ۔ (۶۰) ۔ ۔ ۔ (۶۱) ۔ ۔ ۔ (۶۲) ۔ ۔ ۔ (۶۳) ۔ ۔ ۔ (۶۴) ۔ ۔ ۔ (۶۵) ۔ ۔ ۔ (۶۶) ۔ ۔ ۔ (۶۷) ۔ ۔ ۔ (۶۸) ۔ ۔ ۔ (۶۹) ۔ ۔ ۔ (۷۰) ۔ ۔ ۔ (۷۱) ۔ ۔ ۔ (۷۲) ۔ ۔ ۔ (۷۳) ۔ ۔ ۔ (۷۴) ۔ ۔ ۔ (۷۵) ۔ ۔ ۔ (۷۶) ۔ ۔ ۔ (۷۷) ۔ ۔ ۔ (۷۸) ۔ ۔ ۔ (۷۹) ۔ ۔ ۔ (۸۰) ۔ ۔ ۔ (۸۱) ۔ ۔ ۔ (۸۲) ۔ ۔ ۔ (۸۳) ۔ ۔ ۔ (۸۴) ۔ ۔ ۔ (۸۵) ۔ ۔ ۔ (۸۶) ۔ ۔ ۔ (۸۷) ۔ ۔ ۔ (۸۸) ۔ ۔ ۔ (۸۹) ۔ ۔ ۔ (۹۰) ۔ ۔ ۔ (۹۱) ۔ ۔ ۔ (۹۲) ۔ ۔ ۔ (۹۳) ۔ ۔ ۔ (۹۴) ۔ ۔ ۔ (۹۵) ۔ ۔ ۔ (۹۶) ۔ ۔ ۔ (۹۷) ۔ ۔ ۔ (۹۸) ۔ ۔ ۔ (۹۹) ۔ ۔ ۔ (۱۰۰) ۔ ۔ ۔ (۱۰۱) ۔ ۔ ۔ (۱۰۲) ۔ ۔ ۔ (۱۰۳) ۔ ۔ ۔ (۱۰۴) ۔ ۔ ۔ (۱۰۵) ۔ ۔ ۔ (۱۰۶) ۔ ۔ ۔ (۱۰۷) ۔ ۔ ۔ (۱۰۸) ۔ ۔ ۔ (۱۰۹) ۔ ۔ ۔ (۱۱۰) ۔ ۔ ۔ (۱۱۱) ۔ ۔ ۔ (۱۱۲) ۔ ۔ ۔ (۱۱۳) ۔ ۔ ۔ (۱۱۴) ۔ ۔ ۔ (۱۱۵) ۔ ۔ ۔ (۱۱۶) ۔ ۔ ۔ (۱۱۷) ۔ ۔ ۔ (۱۱۸) ۔ ۔ ۔ (۱۱۹) ۔ ۔ ۔ (۱۲۰) ۔ ۔ ۔ (۱۲۱) ۔ ۔ ۔ (۱۲۲) ۔ ۔ ۔ (۱۲۳) ۔ ۔ ۔ (۱۲۴) ۔ ۔ ۔ (۱۲۵) ۔ ۔ ۔ (۱۲۶) ۔ ۔ ۔ (۱۲۷) ۔ ۔ ۔ (۱۲۸) ۔ ۔ ۔ (۱۲۹) ۔ ۔ ۔ (۱۳۰) ۔ ۔ ۔ (۱۳۱) ۔ ۔ ۔ (۱۳۲) ۔ ۔ ۔ (۱۳۳) ۔ ۔ ۔ (۱۳۴) ۔ ۔ ۔ (۱۳۵) ۔ ۔ ۔ (۱۳۶) ۔ ۔ ۔ (۱۳۷) ۔ ۔ ۔ (۱۳۸) ۔ ۔ ۔ (۱۳۹) ۔ ۔ ۔ (۱۴۰) ۔ ۔ ۔ (۱۴۱) ۔ ۔ ۔ (۱۴۲) ۔ ۔ ۔ (۱۴۳) ۔ ۔ ۔ (۱۴۴) ۔ ۔ ۔ (۱۴۵) ۔ ۔ ۔ (۱۴۶) ۔ ۔ ۔ (۱۴۷) ۔ ۔ ۔ (۱۴۸) ۔ ۔ ۔ (۱۴۹) ۔ ۔ ۔ (۱۵۰) ۔ ۔ ۔ (۱۵۱) ۔ ۔ ۔ (۱۵۲) ۔ ۔ ۔ (۱۵۳) ۔ ۔ ۔ (۱۵۴) ۔ ۔ ۔ (۱۵۵) ۔ ۔ ۔ (۱۵۶) ۔ ۔ ۔ (۱۵۷) ۔ ۔ ۔ (۱۵۸) ۔ ۔ ۔ (۱۵۹) ۔ ۔ ۔ (۱۶۰) ۔ ۔ ۔ (۱۶۱) ۔ ۔ ۔ (۱۶۲) ۔ ۔ ۔ (۱۶۳) ۔ ۔ ۔ (۱۶۴) ۔ ۔ ۔ (۱۶۵) ۔ ۔ ۔ (۱۶۶) ۔ ۔ ۔ (۱۶۷) ۔ ۔ ۔ (۱۶۸) ۔ ۔ ۔ (۱۶۹) ۔ ۔ ۔ (۱۷۰) ۔ ۔ ۔ (۱۷۱) ۔ ۔ ۔ (۱۷۲) ۔ ۔ ۔ (۱۷۳) ۔ ۔ ۔ (۱۷۴) ۔ ۔ ۔ (۱۷۵) ۔ ۔ ۔ (۱۷۶) ۔ ۔ ۔ (۱۷۷) ۔ ۔ ۔ (۱۷۸) ۔ ۔ ۔ (۱۷۹) ۔ ۔ ۔ (۱۸۰) ۔ ۔ ۔ (۱۸۱) ۔ ۔ ۔ (۱۸۲) ۔ ۔ ۔ (۱۸۳) ۔ ۔ ۔ (۱۸۴) ۔ ۔ ۔ (۱۸۵) ۔ ۔ ۔ (۱۸۶) ۔ ۔ ۔ (۱۸۷) ۔ ۔ ۔ (۱۸۸) ۔ ۔ ۔ (۱۸۹) ۔ ۔ ۔ (۱۹۰) ۔ ۔ ۔ (۱۹۱) ۔ ۔ ۔ (۱۹۲) ۔ ۔ ۔ (۱۹۳) ۔ ۔ ۔ (۱۹۴) ۔ ۔ ۔ (۱۹۵) ۔ ۔ ۔ (۱۹۶) ۔ ۔ ۔ (۱۹۷) ۔ ۔ ۔ (۱۹۸) ۔ ۔ ۔ (۱۹۹) ۔ ۔ ۔ (۲۰۰) ۔ ۔ ۔ (۲۰۱) ۔ ۔ ۔ (۲۰۲) ۔ ۔ ۔ (۲۰۳) ۔ ۔ ۔ (۲۰۴) ۔ ۔ ۔ (۲۰۵) ۔ ۔ ۔ (۲۰۶) ۔ ۔ ۔ (۲۰۷) ۔ ۔ ۔ (۲۰۸) ۔ ۔ ۔ (۲۰۹) ۔ ۔ ۔ (۲۱۰) ۔ ۔ ۔ (۲۱۱) ۔ ۔ ۔ (۲۱۲) ۔ ۔ ۔ (۲۱۳) ۔ ۔ ۔ (۲۱۴) ۔ ۔ ۔ (۲۱۵) ۔ ۔ ۔ (۲۱۶) ۔ ۔ ۔ (۲۱۷) ۔ ۔ ۔ (۲۱۸) ۔ ۔ ۔ (۲۱۹) ۔ ۔ ۔ (۲۲۰) ۔ ۔ ۔ (۲۲۱) ۔ ۔ ۔ (۲۲۲) ۔ ۔ ۔ (۲۲۳) ۔ ۔ ۔ (۲۲۴) ۔ ۔ ۔ (۲۲۵) ۔ ۔ ۔ (۲۲۶) ۔ ۔ ۔ (۲۲۷) ۔ ۔ ۔ (۲۲۸) ۔ ۔ ۔ (۲۲۹) ۔ ۔ ۔ (۲۳۰) ۔ ۔ ۔ (۲۳۱) ۔ ۔ ۔ (۲۳۲) ۔ ۔ ۔ (۲۳۳) ۔ ۔ ۔ (۲۳۴) ۔ ۔ ۔ (۲۳۵) ۔ ۔ ۔ (۲۳۶) ۔ ۔ ۔ (۲۳۷) ۔ ۔ ۔ (۲۳۸) ۔ ۔ ۔ (۲۳۹) ۔ ۔ ۔ (۲۴۰) ۔ ۔ ۔ (۲۴۱) ۔ ۔ ۔ (۲۴۲) ۔ ۔ ۔ (۲۴۳) ۔ ۔ ۔ (۲۴۴) ۔ ۔ ۔ (۲۴۵) ۔ ۔ ۔ (۲۴۶) ۔ ۔ ۔ (۲۴۷) ۔ ۔ ۔ (۲۴۸) ۔ ۔ ۔ (۲۴۹) ۔ ۔ ۔ (۲۵۰) ۔ ۔ ۔ (۲۵۱) ۔ ۔ ۔ (۲۵۲) ۔ ۔ ۔ (۲۵۳) ۔ ۔ ۔ (۲۵۴) ۔ ۔ ۔ (۲۵۵) ۔ ۔ ۔ (۲۵۶) ۔ ۔ ۔ (۲۵۷) ۔ ۔ ۔ (۲۵۸) ۔ ۔ ۔ (۲۵۹) ۔ ۔ ۔ (۲۶۰) ۔ ۔ ۔ (۲۶۱) ۔ ۔ ۔ (۲۶۲) ۔ ۔ ۔ (۲۶۳) ۔ ۔ ۔ (۲۶۴) ۔ ۔ ۔ (۲۶۵) ۔ ۔ ۔ (۲۶۶) ۔ ۔ ۔ (۲۶۷) ۔ ۔ ۔ (۲۶۸) ۔ ۔ ۔ (۲۶۹) ۔ ۔ ۔ (۲۷۰) ۔ ۔ ۔ (۲۷۱) ۔ ۔ ۔ (۲۷۲) ۔ ۔ ۔ (۲۷۳) ۔ ۔ ۔ (۲۷۴) ۔ ۔ ۔ (۲۷۵) ۔ ۔ ۔ (۲۷۶) ۔ ۔ ۔ (۲۷۷) ۔ ۔ ۔ (۲۷۸) ۔ ۔ ۔ (۲۷۹) ۔ ۔ ۔ (۲۸۰) ۔ ۔ ۔ (۲۸۱) ۔ ۔ ۔ (۲۸۲) ۔ ۔ ۔ (۲۸۳) ۔ ۔ ۔ (۲۸۴) ۔ ۔ ۔ (۲۸۵) ۔ ۔ ۔ (۲۸۶) ۔ ۔ ۔ (۲۸۷) ۔ ۔ ۔ (۲۸۸) ۔ ۔ ۔ (۲۸۹) ۔ ۔ ۔ (۲۹۰) ۔ ۔ ۔ (۲۹۱) ۔ ۔ ۔ (۲۹۲) ۔ ۔ ۔ (۲۹۳) ۔ ۔ ۔ (۲۹۴) ۔ ۔ ۔ (۲۹۵) ۔ ۔ ۔ (۲۹۶) ۔ ۔ ۔ (۲۹۷) ۔ ۔ ۔ (۲۹۸) ۔ ۔ ۔ (۲۹۹) ۔ ۔ ۔ (۳۰۰) ۔ ۔ ۔ (۳۰۱) ۔ ۔ ۔ (۳۰۲) ۔ ۔ ۔ (۳۰۳) ۔ ۔ ۔ (۳۰۴) ۔ ۔ ۔ (۳۰۵) ۔ ۔ ۔ (۳۰۶) ۔ ۔ ۔ (۳۰۷) ۔ ۔ ۔ (۳۰۸) ۔ ۔ ۔ (۳۰۹) ۔ ۔ ۔ (۳۱۰) ۔ ۔ ۔ (۳۱۱) ۔ ۔ ۔ (۳۱۲) ۔ ۔ ۔ (۳۱۳) ۔ ۔ ۔ (۳۱۴) ۔ ۔ ۔ (۳۱۵) ۔ ۔ ۔ (۳۱۶) ۔ ۔ ۔ (۳۱۷) ۔ ۔ ۔ (۳۱۸) ۔ ۔ ۔ (۳۱۹) ۔ ۔ ۔ (۳۲۰) ۔ ۔ ۔ (۳۲۱) ۔ ۔ ۔ (۳۲۲) ۔ ۔ ۔ (۳۲۳) ۔ ۔ ۔ (۳۲۴) ۔ ۔ ۔ (۳۲۵) ۔ ۔ ۔ (۳۲۶) ۔ ۔ ۔ (۳۲۷) ۔ ۔ ۔ (۳۲۸) ۔ ۔ ۔ (۳۲۹) ۔ ۔ ۔ (۳۳۰) ۔ ۔ ۔ (۳۳۱) ۔ ۔ ۔ (۳۳۲) ۔ ۔ ۔ (۳۳۳) ۔ ۔ ۔ (۳۳۴) ۔ ۔ ۔ (۳۳۵) ۔ ۔ ۔ (۳۳۶) ۔ ۔ ۔ (۳۳۷) ۔ ۔ ۔ (۳۳۸) ۔ ۔ ۔ (۳۳۹) ۔ ۔ ۔ (۳۴۰) ۔ ۔ ۔ (۳۴۱) ۔ ۔ ۔ (۳۴۲) ۔ ۔ ۔ (۳۴۳) ۔ ۔ ۔ (۳۴۴) ۔ ۔ ۔ (۳۴۵) ۔ ۔ ۔ (۳۴۶) ۔ ۔ ۔ (۳۴۷) ۔ ۔ ۔ (۳۴۸) ۔ ۔ ۔ (۳۴۹) ۔ ۔ ۔ (۳۵۰) ۔ ۔ ۔ (۳۵۱) ۔ ۔ ۔ (۳۵۲) ۔ ۔ ۔ (۳۵۳) ۔ ۔ ۔ (۳۵۴) ۔ ۔ ۔ (۳۵۵) ۔ ۔ ۔ (۳۵۶) ۔ ۔ ۔ (۳۵۷) ۔ ۔ ۔ (۳۵۸) ۔ ۔ ۔ (۳۵۹) ۔ ۔ ۔ (۳۶۰) ۔ ۔ ۔ (۳۶۱) ۔ ۔ ۔ (۳۶۲) ۔ ۔ ۔ (۳۶۳) ۔ ۔ ۔ (۳۶۴) ۔ ۔ ۔ (۳۶۵) ۔ ۔ ۔ (۳۶۶) ۔ ۔ ۔ (۳۶۷) ۔ ۔ ۔ (۳۶۸) ۔ ۔ ۔ (۳۶۹) ۔ ۔ ۔ (۳۷۰) ۔ ۔ ۔ (۳۷۱) ۔ ۔ ۔ (۳۷۲) ۔ ۔ ۔ (۳۷۳) ۔ ۔ ۔ (۳۷۴) ۔ ۔ ۔ (۳۷۵) ۔ ۔ ۔ (۳۷۶) ۔ ۔ ۔ (۳۷۷) ۔ ۔ ۔ (۳۷۸) ۔ ۔ ۔ (۳۷۹) ۔ ۔ ۔ (۳۸۰) ۔ ۔ ۔ (۳۸۱) ۔ ۔ ۔ (۳۸۲) ۔ ۔ ۔ (۳۸۳) ۔ ۔ ۔ (۳۸۴) ۔ ۔ ۔ (۳۸۵) ۔ ۔ ۔ (۳۸۶) ۔ ۔ ۔ (۳۸۷) ۔ ۔ ۔ (۳۸۸) ۔ ۔ ۔ (۳۸۹) ۔ ۔ ۔ (۳۹۰) ۔ ۔ ۔ (۳۹۱) ۔ ۔ ۔ (۳۹۲) ۔ ۔ ۔ (۳۹۳) ۔ ۔ ۔ (۳۹۴) ۔ ۔ ۔ (۳۹۵) ۔ ۔ ۔ (۳۹۶) ۔ ۔ ۔ (۳۹۷) ۔ ۔ ۔ (۳۹۸) ۔ ۔ ۔ (۳۹۹) ۔ ۔ ۔ (۴۰۰) ۔ ۔ ۔ (۴۰۱) ۔ ۔ ۔ (۴۰۲) ۔ ۔ ۔ (۴۰۳) ۔ ۔ ۔ (۴۰۴) ۔ ۔ ۔ (۴۰۵) ۔ ۔ ۔ (۴۰۶) ۔ ۔ ۔ (۴۰۷) ۔ ۔ ۔ (۴۰۸) ۔ ۔ ۔ (۴۰۹) ۔ ۔ ۔ (۴۱۰) ۔ ۔ ۔ (۴۱۱) ۔ ۔ ۔ (۴۱۲) ۔ ۔ ۔ (۴۱۳) ۔ ۔ ۔ (۴۱۴) ۔ ۔ ۔ (۴۱۵) ۔ ۔ ۔ (۴۱۶) ۔ ۔ ۔ (۴۱۷) ۔ ۔ ۔ (۴۱۸) ۔ ۔ ۔ (۴۱۹) ۔ ۔ ۔ (۴۲۰) ۔ ۔ ۔ (۴۲۱) ۔ ۔ ۔ (۴۲۲) ۔ ۔ ۔ (۴۲۳) ۔ ۔ ۔ (۴۲۴) ۔ ۔ ۔ (۴۲۵) ۔ ۔ ۔ (۴۲۶) ۔ ۔ ۔ (۴۲۷) ۔ ۔ ۔ (۴۲۸) ۔ ۔ ۔ (۴۲۹) ۔ ۔ ۔ (۴۳۰) ۔ ۔ ۔ (۴۳۱) ۔ ۔ ۔ (۴۳۲) ۔ ۔ ۔ (۴۳۳) ۔ ۔ ۔ (۴۳۴) ۔ ۔ ۔ (۴۳۵) ۔ ۔ ۔ (۴۳۶) ۔ ۔ ۔ (۴۳۷) ۔ ۔ ۔ (۴۳۸) ۔ ۔ ۔ (۴۳۹) ۔ ۔ ۔ (۴۴۰) ۔ ۔ ۔ (۴۴۱) ۔ ۔ ۔ (۴۴۲) ۔ ۔ ۔ (۴۴۳) ۔ ۔ ۔ (۴۴۴) ۔ ۔ ۔ (۴۴۵) ۔ ۔ ۔ (۴۴۶) ۔ ۔ ۔ (۴۴۷) ۔ ۔ ۔ (۴۴۸) ۔ ۔ ۔ (۴۴۹) ۔ ۔ ۔ (۴۵۰) ۔ ۔ ۔ (۴۵۱) ۔ ۔ ۔ (۴۵۲) ۔ ۔ ۔ (۴۵۳) ۔ ۔ ۔ (۴۵۴) ۔ ۔ ۔ (۴۵۵) ۔ ۔ ۔ (۴۵۶) ۔ ۔ ۔ (۴۵۷) ۔ ۔ ۔ (۴۵۸) ۔ ۔ ۔ (۴۵۹) ۔ ۔ ۔ (۴۶۰) ۔ ۔ ۔ (۴۶۱) ۔ ۔ ۔ (۴۶۲) ۔ ۔ ۔ (۴۶۳) ۔ ۔ ۔ (۴۶۴) ۔ ۔ ۔ (۴۶۵) ۔ ۔ ۔ (۴۶۶) ۔ ۔ ۔ (۴۶۷) ۔ ۔ ۔ (۴۶۸) ۔ ۔ ۔ (۴۶۹) ۔ ۔ ۔ (۴۷۰) ۔ ۔ ۔ (۴۷۱) ۔ ۔ ۔ (۴۷۲) ۔ ۔ ۔ (۴۷۳) ۔ ۔ ۔ (۴۷۴) ۔ ۔ ۔ (۴۷۵) ۔ ۔ ۔ (۴۷۶) ۔ ۔ ۔ (۴۷۷) ۔ ۔ ۔ (۴۷۸) ۔ ۔ ۔ (۴۷۹) ۔ ۔ ۔ (۴۸۰) ۔ ۔ ۔ (۴۸۱) ۔ ۔ ۔ (۴۸۲) ۔ ۔ ۔ (۴۸۳) ۔ ۔ ۔ (۴۸۴) ۔ ۔ ۔ (۴۸۵) ۔ ۔ ۔ (۴۸۶) ۔ ۔ ۔ (۴۸۷) ۔ ۔ ۔ (۴۸۸) ۔ ۔ ۔ (۴۸۹) ۔ ۔ ۔ (۴۹۰) ۔ ۔ ۔ (۴۹۱) ۔ ۔ ۔ (۴۹۲) ۔ ۔ ۔ (۴۹۳) ۔ ۔ ۔ (۴۹۴) ۔ ۔ ۔ (۴۹۵) ۔ ۔ ۔ (۴۹۶) ۔ ۔ ۔ (۴۹۷) ۔ ۔ ۔ (۴۹۸) ۔ ۔ ۔ (۴۹۹) ۔ ۔ ۔ (۵۰۰) ۔ ۔ ۔ (۵۰۱) ۔ ۔ ۔ (۵۰۲) ۔ ۔ ۔ (۵۰۳) ۔ ۔ ۔ (۵۰۴) ۔ ۔ ۔ (۵۰۵) ۔ ۔ ۔ (۵۰۶) ۔ ۔ ۔ (۵۰۷) ۔ ۔ ۔ (۵۰۸) ۔ ۔ ۔ (۵۰۹) ۔ ۔ ۔ (۵۱۰) ۔ ۔ ۔ (۵۱۱) ۔ ۔ ۔ (۵۱۲) ۔ ۔ ۔ (۵۱۳) ۔ ۔ ۔ (۵۱۴) ۔ ۔ ۔ (۵۱۵) ۔ ۔ ۔ (۵۱۶) ۔ ۔ ۔ (۵۱۷) ۔ ۔ ۔ (۵۱۸) ۔ ۔ ۔ (۵۱۹) ۔ ۔ ۔ (۵۲۰) ۔ ۔ ۔ (۵۲۱) ۔ ۔ ۔ (۵۲۲) ۔ ۔ ۔ (۵۲۳) ۔ ۔ ۔ (۵۲۴) ۔ ۔ ۔ (۵۲۵) ۔ ۔ ۔ (۵۲۶) ۔ ۔ ۔ (۵۲۷) ۔ ۔ ۔ (۵۲۸) ۔ ۔ ۔ (۵۲۹) ۔ ۔ ۔ (۵۳۰) ۔ ۔ ۔ (۵۳۱) ۔ ۔ ۔ (۵۳۲) ۔ ۔ ۔ (۵۳۳) ۔ ۔ ۔ (۵۳۴) ۔ ۔ ۔ (۵۳۵) ۔ ۔ ۔ (۵۳۶) ۔ ۔ ۔ (۵۳۷) ۔ ۔ ۔ (۵۳۸) ۔ ۔ ۔ (۵۳۹) ۔ ۔ ۔ (۵۴۰) ۔ ۔ ۔ (۵۴۱) ۔ ۔ ۔ (۵۴۲) ۔ ۔ ۔ (۵۴۳) ۔ ۔ ۔ (۵۴۴) ۔ ۔ ۔ (۵۴۵) ۔ ۔ ۔ (۵۴۶) ۔ ۔ ۔ (۵۴۷) ۔ ۔ ۔ (۵۴۸) ۔ ۔ ۔ (۵۴۹) ۔ ۔ ۔ (۵۵۰) ۔ ۔ ۔ (۵۵۱) ۔ ۔ ۔ (۵۵۲) ۔ ۔ ۔ (۵۵۳) ۔ ۔ ۔ (۵۵۴) ۔ ۔ ۔ (۵۵۵) ۔ ۔ ۔ (۵۵۶) ۔ ۔ ۔ (۵۵۷) ۔ ۔ ۔ (۵۵۸) ۔ ۔ ۔ (۵۵۹) ۔ ۔ ۔ (۵۶۰) ۔ ۔ ۔ (۵۶۱) ۔ ۔ ۔ (۵۶۲) ۔ ۔ ۔ (۵۶۳) ۔ ۔ ۔ (۵۶۴) ۔ ۔ ۔ (۵۶۵) ۔ ۔ ۔ (۵۶۶) ۔ ۔ ۔ (۵۶۷) ۔ ۔ ۔ (۵۶۸) ۔ ۔ ۔ (۵۶۹) ۔ ۔ ۔ (۵۷۰) ۔ ۔ ۔ (۵۷۱) ۔ ۔ ۔ (۵۷۲) ۔ ۔ ۔ (۵۷۳) ۔ ۔ ۔ (۵۷۴) ۔ ۔ ۔ (۵۷۵) ۔ ۔ ۔ (۵۷۶) ۔ ۔ ۔ (۵۷۷) ۔ ۔ ۔ (۵۷۸) ۔ ۔ ۔ (۵۷۹) ۔ ۔ ۔ (۵۸۰) ۔ ۔ ۔ (۵۸۱) ۔ ۔ ۔ (۵۸۲) ۔ ۔ ۔ (۵۸۳) ۔ ۔ ۔ (۵۸۴) ۔ ۔ ۔ (۵۸۵) ۔ ۔ ۔ (۵۸۶) ۔ ۔ ۔ (۵۸۷) ۔ ۔ ۔ (۵۸۸) ۔ ۔ ۔ (۵۸۹) ۔ ۔ ۔ (۵۹۰) ۔ ۔ ۔ (۵۹۱) ۔ ۔ ۔ (۵۹۲) ۔ ۔ ۔ (۵۹۳) ۔ ۔ ۔ (۵۹۴) ۔ ۔ ۔ (۵۹۵) ۔ ۔ ۔ (۵۹۶) ۔ ۔ ۔ (۵۹۷) ۔ ۔ ۔ (۵۹۸) ۔ ۔ ۔ (۵۹۹) ۔ ۔ ۔ (۶۰۰) ۔ ۔ ۔ (۶۰۱) ۔ ۔ ۔ (۶۰۲) ۔ ۔ ۔ (۶۰۳) ۔ ۔ ۔ (۶۰۴) ۔ ۔ ۔ (۶۰۵) ۔ ۔ ۔ (۶۰۶) ۔ ۔ ۔ (۶۰۷) ۔ ۔ ۔ (۶۰۸) ۔ ۔ ۔ (۶۰۹) ۔ ۔ ۔ (۶۱۰) ۔ ۔ ۔ (۶۱۱) ۔ ۔ ۔ (۶۱۲) ۔ ۔ ۔ (۶۱۳) ۔ ۔ ۔ (۶۱۴) ۔ ۔ ۔ (۶۱۵) ۔ ۔ ۔ (۶۱۶) ۔ ۔ ۔ (۶۱۷) ۔ ۔ ۔ (۶۱۸) ۔ ۔ ۔ (۶۱۹) ۔ ۔ ۔ (۶۲۰) ۔ ۔ ۔ (۶۲۱) ۔ ۔ ۔ (۶۲۲) ۔ ۔ ۔ (۶۲۳) ۔ ۔ ۔ (۶۲۴) ۔ ۔ ۔ (۶۲۵) ۔ ۔ ۔ (۶۲۶) ۔ ۔ ۔ (۶۲۷) ۔ ۔ ۔ (۶۲۸) ۔ ۔ ۔ (۶۲۹) ۔ ۔ ۔ (۶۳۰) ۔ ۔ ۔ (۶۳۱) ۔ ۔ ۔ (۶۳۲) ۔ ۔ ۔ (۶۳۳) ۔ ۔ ۔ (۶۳۴) ۔ ۔ ۔ (۶۳۵) ۔ ۔ ۔ (۶۳۶) ۔ ۔ ۔ (۶۳۷) ۔ ۔ ۔ (۶۳۸) ۔ ۔ ۔ (۶۳۹) ۔ ۔ ۔ (۶۴۰) ۔ ۔ ۔ (۶۴۱) ۔ ۔ ۔ (۶۴۲) ۔ ۔ ۔ (۶۴۳) ۔ ۔ ۔ (۶۴۴) ۔ ۔ ۔ (۶۴۵) ۔ ۔ ۔ (۶۴۶) ۔ ۔ ۔ (۶۴۷) ۔ ۔ ۔ (۶۴۸) ۔ ۔ ۔ (۶۴۹) ۔ ۔ ۔ (۶۵۰) ۔ ۔ ۔ (۶۵۱) ۔ ۔ ۔ (۶۵۲) ۔ ۔ ۔ (۶۵۳) ۔ ۔ ۔ (۶۵۴) ۔ ۔ ۔ (۶۵۵) ۔ ۔ ۔ (۶۵۶) ۔ ۔ ۔ (۶۵۷) ۔ ۔ ۔ (۶۵۸) ۔ ۔ ۔ (۶۵۹) ۔ ۔ ۔ (۶۶۰) ۔ ۔ ۔ (۶۶۱) ۔ ۔ ۔ (۶۶۲) ۔ ۔ ۔ (۶۶۳) ۔ ۔ ۔ (۶۶۴) ۔ ۔ ۔ (۶۶۵) ۔ ۔ ۔ (۶۶۶) ۔ ۔ ۔ (۶۶۷) ۔ ۔ ۔ (۶۶۸) ۔ ۔ ۔ (۶۶۹) ۔ ۔ ۔ (۶۷۰) ۔ ۔ ۔ (۶۷۱) ۔ ۔ ۔ (۶۷۲) ۔ ۔ ۔ (۶۷۳) ۔ ۔ ۔ (۶۷۴) ۔ ۔ ۔ (۶۷۵) ۔ ۔ ۔ (۶۷۶) ۔ ۔ ۔ (۶۷۷) ۔ ۔ ۔ (۶۷۸) ۔ ۔ ۔ (۶۷۹) ۔ ۔ ۔ (۶۸۰) ۔ ۔ ۔ (۶۸۱) ۔ ۔ ۔ (۶۸۲) ۔ ۔ ۔ (۶۸۳) ۔ ۔ ۔ (۶۸۴) ۔ ۔ ۔ (۶۸۵) ۔ ۔ ۔ (۶۸۶) ۔ ۔ ۔ (۶۸۷) ۔ ۔ ۔ (۶۸۸) ۔ ۔ ۔ (۶۸۹) ۔ ۔ ۔ (۶۹۰) ۔ ۔ ۔ (۶۹۱) ۔ ۔ ۔ (۶۹۲) ۔ ۔ ۔ (۶۹۳) ۔ ۔ ۔ (۶۹۴) ۔ ۔ ۔ (۶۹۵) ۔ ۔ ۔ (۶۹۶) ۔ ۔ ۔ (۶۹۷) ۔ ۔ ۔ (۶۹۸) ۔ ۔ ۔ (۶۹۹) ۔ ۔ ۔ (۷۰۰) ۔ ۔ ۔ (۷۰۱) ۔ ۔ ۔ (۷۰۲) ۔ ۔ ۔ (۷۰۳) ۔ ۔ ۔ (۷۰۴) ۔ ۔ ۔ (۷۰۵) ۔ ۔ ۔ (۷۰۶) ۔ ۔ ۔ (۷۰۷) ۔ ۔ ۔ (۷۰۸) ۔ ۔ ۔ (۷۰۹) ۔ ۔ ۔ (۷۱۰) ۔ ۔ ۔ (۷۱۱) ۔ ۔ ۔ (۷۱۲) ۔ ۔ ۔ (۷۱۳) ۔ ۔ ۔ (۷۱۴) ۔ ۔ ۔ (۷۱۵) ۔ ۔ ۔ (۷۱۶) ۔ ۔ ۔ (۷۱۷) ۔ ۔ ۔ (۷۱۸) ۔ ۔ ۔ (۷۱۹) ۔ ۔ ۔ (۷۲۰) ۔ ۔ ۔ (۷۲۱) ۔ ۔ ۔ (۷۲۲) ۔ ۔ ۔ (۷۲۳) ۔ ۔ ۔ (۷۲۴) ۔ ۔ ۔ (۷۲۵) ۔ ۔ ۔ (۷۲۶) ۔ ۔ ۔ (۷۲۷) ۔ ۔ ۔ (۷۲۸) ۔ ۔ ۔ (۷۲۹) ۔ ۔ ۔ (۷۳۰) ۔ ۔ ۔ (۷۳۱) ۔ ۔ ۔ (۷۳۲) ۔ ۔ ۔ (۷۳۳) ۔ ۔ ۔ (۷۳۴) ۔ ۔ ۔ (۷۳۵) ۔ ۔ ۔ (۷۳۶) ۔ ۔ ۔ (۷۳۷) ۔ ۔ ۔ (۷۳۸) ۔ ۔ ۔ (۷۳۹) ۔ ۔ ۔ (۷۴۰) ۔ ۔ ۔ (۷۴۱) ۔ ۔ ۔ (۷۴۲) ۔ ۔ ۔ (۷۴۳) ۔ ۔ ۔ (۷۴۴) ۔ ۔ ۔ (۷۴۵) ۔ ۔ ۔ (۷۴۶) ۔ ۔ ۔ (۷۴۷) ۔ ۔ ۔ (۷۴۸) ۔ ۔ ۔ (۷۴۹) ۔ ۔ ۔ (۷۵۰) ۔ ۔ ۔ (۷۵۱) ۔ ۔ ۔ (۷۵۲) ۔ ۔ ۔ (۷۵۳) ۔ ۔ ۔ (۷۵۴) ۔ ۔ ۔ (۷۵۵) ۔ ۔ ۔ (۷۵۶) ۔ ۔ ۔ (۷۵۷) ۔ ۔ ۔ (۷۵۸) ۔ ۔ ۔ (۷۵۹) ۔ ۔ ۔ (۷۶۰) ۔ ۔ ۔ (۷۶۱) ۔ ۔ ۔

جب جا چکے تو عرب کے بچے بچے کی زبان اس کی رسائی سے باہر نہیں اور ترجمہ قبول کرنے میں اگر کچھ معاف کیجئے کی بھی درخواست ہو تو صرف اس کو ہو صلی ہے اس کے سوا کوئی جماعت اور بھا کے باقی نہیں جس کی زبان اور محاورہ کی گرفت نہ کی جا سکے اس لئے یہ ہاتھ ہو جائے گی کہ کوئی اس سے محفوظ نہیں رہا۔ بالخصوص ایسے انسان کا جو ایسے حالی مرتبت شخصیت کا ہے اور اس سے ہر ایک بات کہہ دینا جو اس کے مرتبہ کے لائق ہو بہت مشکل ہے۔ فاذا قرأت الذنب فاقرأ الذنب وما قبل الذنب وما بعد الذنب حتی تعلم ان الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ لا اللہ اعلم بہ اصلہ بریء من کل عیب یا کوئی مستانہ تعبیر ہو یا بالکل مخلصانہ اپنی جگہ ہر ایک صحیح ہے لیکن ان کی شخصیت پر جو حملے کی صورت میں اگر حل (دلائل) چاہے کہ لفظ جلالت، اظرف، السادات، ہے اور جزء، صرف کی صفت نہیں پڑا سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مخلوق پر اس موقع پر کلام ہو تو اس کی صفت بن سکتا ہے اور یہاں ایسا ہی ہے لہٰذا اعتراض ساقط ہے۔ کذا فی شرح الصراۃ۔

مسئلہ باعتبار اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مفہوم ہوا ہے اللہ میں جمیع اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ جلیلہ کے ثابت ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اصل میں وہ کہا گیا۔ الفاظ میں حضرت ابی سفر والحق بعد ذلک کی طرح صیغہ تعریف ہے جو ہمیشہ ثابت رہنے کی طرف ہے۔ اور یہ اسی طرح ہے جیسے اللہ اس کی مدت سے ہمیشہ ہی جلال رہا ہے اور رہے گا۔ دوسرے لوگ ہو صفاتی نہیں۔ وہ نہیں ہیں گے۔ اس کے بعد مکرمین و معزمین کی صفت کے تین طریقے مذکور ہیں۔

شرح فلا یعبد رث الخ اصل میں لا یعبد رث تھا جس کے معنی لفظی و تقدیر کے ہیں جیسا کہ آگے آتا ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور الخشیۃ ھی الخوف (۱۲ منہ) مناسب۔ فضل کمال کو کہتے ہیں۔ اللہ سے ڈرنا عام ہے اس لئے مخلوق کو یہاں فرمایا۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اور خشیۃ اللہ خوف سے کو نہ خوف سے کو نہ خوف سے کو ن

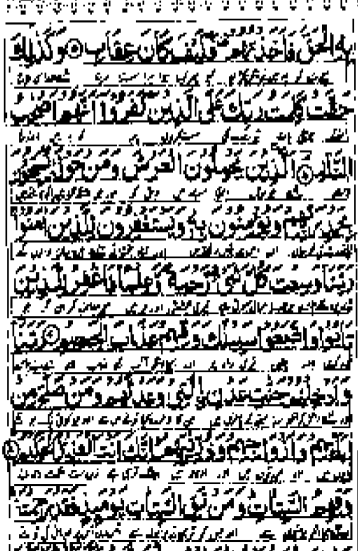

لَهُ الْحَقِّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ وَكَذٰلِكَ
حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ
النَّارِ ۝ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ
بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ
تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ
اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝
وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ
لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ

غافر ۴۰

غافر ۴۰

غافر ۴۰

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ﴿١٠﴾ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ
وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَى
خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ﴿١١﴾ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ
وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ
لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ﴿١٢﴾ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ
لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ﴿١٣﴾
فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿١٤﴾ يَوْمَ
هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۗ لِّمَنِ
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿١٥﴾ الْيَوْمَ

مُحَرَّرَة

مُدَّة والتحاك. فقالوا: اموتنا الخ. صراب انا بالله
لو اخبارهم لشرائهم لهم الموتة الاخرى ليزيدهم غما على
الدنيا، ثم يعذبهم بعدها في الآخرة. فهذان حيوتان
وموتتان وهو قوله تعالى كيف تكفرون بالله وكنتم
موتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم اليه ترجعون
قلت ذكر اهل السنة ويؤيده ان الكافر بعد موته
اذا رجع الى النار علم ان لا سبيل
الى خروج. يعني بعد خروجه من القبر كما لم يكن له
دنيا يعيش فيها. فهذا يدعو حالي كما اذا رجع الى داره كما كان
قوله تعالى حكاية عنهم الاشارة الى ما كانوا فيه من الكفر والشرك
شركنا كنا نحن مشركين بالله في الدنيا فهل لنا من سبيل الى الخروج
فنؤمن بالله ونوحده فاجابهم الله تعالى بقوله ذلكم بأنه اذا دعي الله
وحده كفرتم وان يشرك به تؤمنوا فالحكم لله العلي الكبير
قوله هو الذي يريكم آياته وينزل لكم من السماء رزقا
وما يتذكر الا من ينيب فادعوا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون
رفيع الدرجات ذو العرش يلقي الروح من امره على من يشاء من عباده
لينذر يوم التلاق يوم هم بارزون لا يخفى على الله منهم شيء لمن الملك
اليوم لله الواحد القهار اليوم

محرره

موضح قرآن ف یعنی تم کو اپنی کوشش سے جو چھٹکارا ہو جاتا ہے تب اللہ اس سے زیادہ تم کو چھٹکارا کوئی کام نہیں آتا ف پہلے موت تھی یا نطفہ تو اس سے پہلے جان نہ تھی پھر جان ڈالی تو ایک بار موت ہوئی پھر جلا دیے جو اس دو موت میں دو حیات ہیں۔

فتح الرحمن ف یعنی نہ ڈوبنے والے نہ ڈوبنا ہے مکہ و مدینہ کے مشرق سے طلوع ہونے والے سورج کی قسم ہے جس کی مشرق میں عظمت ہے اور مغرب میں بھی اسی کی عظمت ہے ظاہر ہے کہ اس مشرق و مغرب کا مالک ہی معبود ہو سکتا ہے اور کوئی نہیں ف یعنی ہم نے ان کو ان کے مقابلہ کے لئے بھیجا ہے جو ان کو ہلاک کر دیں گے اور ان کی جگہ دوسری قوم کو ان کی زمین کا مالک بنا دیں گے ف یعنی ان کی ہلاکت کے بعد ان کی زمین کا مالک بنا دیں گے ف یعنی ان کی ہلاکت کے بعد ان کی زمین کا مالک بنا دیں گے ف یعنی ان کی ہلاکت کے بعد ان کی زمین کا مالک بنا دیں گے

یسقط ویضع بأیاب۔ ۔۔۔ الا عن سبب حین انت ۔۔۔ لک ۔۔۔ وجہ الی ۔۔۔ لعالی تو بتذکر ۔۔۔ لا تخیبہ۔ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ۔۔۔ یعدہ کر۔ سبیہ من یتوب ۔۔۔ ذکری ۔۔۔ من عشقی والمن یتعبد ۔۔۔ رجاء ۔۔۔ یطلب ۔۔۔ وانی ۔۔۔ یاہ۔ ۔۔۔ یحسبون ۔۔۔ من تاب ۔۔۔ الی ۔۔۔ اعلیٰ ۔۔۔ یاہ۔ ۔۔۔ وحدوا ۔۔۔ وتعبدوا ۔۔۔ وتعبدوا ۔۔۔ وتعبدوا ۔۔۔ یدعون ۔۔۔ کفروا ۔۔۔ فاالتصریح ۔۔۔ وا ۔۔۔ سکی ۔۔۔ تذکرۃ ۔۔۔ ہے۔ ای ۔۔۔ اذا کان الامر کذلک ۔۔۔ کی ۔۔۔ اشتکاء ۔۔۔ ان ۔۔۔ یشرک ۔۔۔ بہ ۔۔۔ یشاء ۔۔۔ ویغفر ۔۔۔ ما ۔۔۔ دون ذلک ۔۔۔ لمن یشاء ۔۔۔ ومن ۔۔۔ یشرک ۔۔۔ باللہ ۔۔۔ فقد ۔۔۔ ضل ۔۔۔ بعیدا ۔۔۔ ای ۔۔۔ عن ۔۔۔ الحق ۔۔۔ وعن ۔۔۔ طریق ۔۔۔ الجنۃ ۔۔۔ ما ۔۔۔ یدعون ۔۔۔ الا ۔۔۔ اناثا ۔۔۔ جمع ۔۔۔ انثی ۔۔۔ کسبب ۔۔۔ وثن ۔۔۔ وسقف ۔۔۔ و

ہوں گے۔ اگر وہ اس ہولناک دن کی آفتوں سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اس عقیدہ سے توبہ کریں کہ قیامت کے دن مشرکین کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی ہی میسر آسکے گا جس کی سفارش ان کے حق میں قبول کی جائے۔ ای نفس ملل من ظلمو انفسھم بالشرک باللہ من قریب منھم ینفعھم ولا شفیع یشفع لھم (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۵۶) یعلم خائنۃ الاعین یہ اضافت صفت بموصوف کے قبیل سے ہے اور اصل میں ذا عین خائنۃ ہے یعنی وہ خیانت کرنے والی نگاہوں کو خوب جانتا ہے۔ یا الخائنۃ مصدر ہے بمعنی الخیانۃ اور العاقبۃ کی مانند آنکھوں کی خیانت سے ظہور عمل کو دیکھنا مراد ہے۔ یعلم خائنۃ الاعین یکون... فی ان سکت تزام الناس ای الناس وحوز ان یکون خائنۃ مصدر کالعافیۃ والعاقبۃ ای یعلم خیانۃ الاعین (کبیر ج ۶ ص ۴۸۶) وہ ایسا علیم و خبیر ہے کہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور جو باتیں دلوں میں پوشیدہ ہیں ان سے بھی باخبر ہے، اس کے قیامت کے دن دوسب کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دے گا ۵۲ واللہ یقضی بالحق (وہ ٹھیک ٹھیک فیصلہ کرے گا) یہ اس قول واللہ یقضی بالحق یعنی اللہ تعالیٰ تو ایسا قادر و متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرماتا ہے، اسے اپنے ارادہ اور فیصلے کے مطابق سرانجام دے لیتا ہے اور وہ (والذین یدعون من دونہ) لیکن یہ مشرکین، اللہ کے سوا جن بزرگ سفارشی معبودوں کو مصائب و حاجات میں پکارتے ہیں وہ ایسے عاجز و بے بس ہیں کہ کچھ بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ فرمایا و اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون (البقرہ ع ۱۴) اور دوسری جگہ فرمایا قول الحق (الانعام ع ۱۹) اس کا ارشاد سراپا حق ہے اور اس کے ارشاد و ارادہ کے مطابق کام کا ہو جانا یہ اسی کی صفت ہے، معبودان باطل ایسا نہیں کر سکتے ان اللہ ھو السمیع البصیر (بیشک

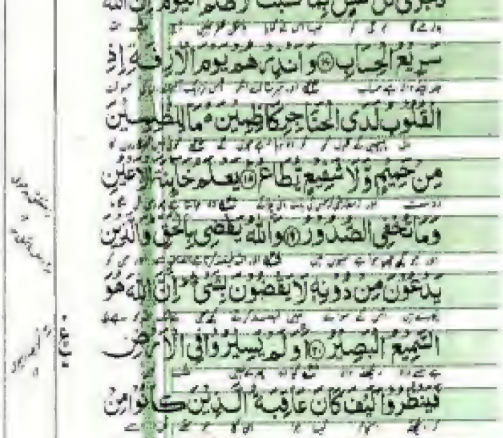

اللہ ہی سننے والا، دیکھنے والا ہے) اور السمیع البصیر کی شئی زمینات کو سننے والا اور البصیر بکل شئی زمیم کو دیکھنے والا ہے، لیکن معبودان باطل میں یہ صفت نہیں ہے اس لئے معاشیہ وہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیئے جو سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ ۵۳ اولم یسیروا (کیا یہ لوگ زمین میں چل پھر کر ان لوگوں کا انجام نہیں دیکھتے) جو قوتیں میں ان سے کہیں زیادہ تھے جب انہوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور شرک پر اڑے رہے تو اللہ نے انہیں پکڑ لیا مگر ان کے تو سارے کارساز اور مددگار انہیں اللہ کی گرفت سے بچا نہ سکے۔ اگلے لوگ بھی زمین پر انہوں نے جو محیر العقول عمارتیں بنائی تھیں وہ بھی ان کے کچھ کام نہ آسکیں اور محفوظ نہ رہ سکے۔ مثل الذین من قبلھم (الحدید ع ۳ ص ۴۷۱) ایسی خوفناک سزا دینے کی وجہ یہ تھی کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلی کھلی نشانیاں لے کر آئے تھے مگر انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان کے ساتھ استہزاء کیا۔

رسلهم بالبينت فكفروا فاخذهم الله انه قوى
شديد العقاب ﴿٢٢﴾ ولقد ارسلنا موسى بايتنا و
سلطن مبين ﴿٢٣﴾ الى فرعون وهمن وقرون
فقالوا ساحر كذاب ﴿٢٤﴾ فلما جاءهم بالحق من
عندنا قالوا اقتلوا ابناء الذين امنوا معه و
استحيوا نساءهم وما كيد الكفرين الا في ضلل
وقال فرعون ذروني اقتل موسى وليدع ربه
اني اخاف ان يبدل دينكم او ان يظهر في
الارض الفساد ﴿٢٦﴾ وقال موسى اني عذت بربي
وربكم من كل متكبر لا يؤمن بيوم الحساب
وقال رجل مؤمن من ال فرعون يكتم ايمنه

معترضہ

ہے۔ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کے پاس معجزات اور آیات بینات لیکر آئے لیکن طرح فرعون اور اس کی قوم نے ان کو جھٹلایا اور اللہ تعالیٰ کی قوت اور اس کے عذاب کو دعوت دی۔ پھر کس طرح ان کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔ اس کے بعد من فرعون کی طرف اشارہ ہے۔ فرعون کا لفظ بھی اگرچہ ایک شخص کے لئے بولا جاتا ہے۔ لیکن اس تفصیل میں یہ لفظ اس شخص سے متعلق ہوگا جو موسیٰ کے لئے مثل ہے اور وہ ہی والیٔ مصر تھا۔ ہامان وزیر تھا اور قارون سرمایہ دار تھا۔ یہ تینوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مصر میں موجود تھے۔ اور یہ تینوں ہی فرعون کہلاتے تھے۔ اس تفصیل میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے سامنے معجزات پیش کئے تو انہوں نے ان کو جادو کہا۔ اور ان کے مقابلہ کے لئے جادوگروں کو جمع کیا۔ جب جادوگروں نے اپنا کرتب دکھایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا نے ان کے تمام کرتب کو نگل لیا۔ اس پر جادوگر ایمان لے آئے۔ اور فرعون کے سامنے اعلان کر دیا کہ ہم موسیٰ علیہ السلام کے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس پر فرعون نے ان کو طرح طرح کے عذاب دیکر قتل کر دیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کا ذکر ہے۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ اور لڑکیوں کو زندہ رکھنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہا۔ اس پر موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اپنی قوم کے لئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو مصر سے نکلنے کا حکم دیا۔ اور فرعون کو اس کے لشکر سمیت سمندر میں غرق کر دیا۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کو مصر میں آباد کیا۔ اور ان کو بہت سی نعمتیں عطا فرمائیں۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
کیا مارڈالو گے ایک شخص کو اس پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور تحقیق آیا تمہارے
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
پاس نشانیاں تمہارے رب کی طرف سے اور اگر ہے وہ جھوٹا تو اوپر اسی کے ہے اس کا جھوٹ اور اگر
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
ہے وہ سچا تو پہنچ رہے گا تم کو کچھ جو وعدہ دیتا ہے تم کو بیشک اللہ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ
نہیں راہ دیتا اس کو جو ہے حد سے نکلا جھوٹا اے قوم تمہاری ہے بادشاہی
الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْ بَاْسِ
آج تم غالب ہو ملک میں پھر کون مدد کرے ہماری
اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى
اللہ کی اگر آجائے ہم پر فرعون نے کہا میں تو تمہیں وہی رائے دیتا ہوں جو میں
وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ
اور نہیں سجھاتا تمہیں مگر بھلائی کی راہ اور کہا اس
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۙ
شخص نے جو ایمان لایا اے قوم میری میں ڈرتا ہوں تم پر مثل دن گروہوں کا
مِّثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ ۛ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
مثل حال قوم نوح اور عاد اور ثمود اور جو لوگ ان کے
بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ
پیچھے ہوئے اور اللہ نہیں چاہتا ظلم بندوں پر اور اے قوم میری میں
اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
ڈرتا ہوں تم پر دن پکار کا دن کہ پیٹھ دو گے بھاگتے
مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
نہیں تمہارا اللہ سے کوئی بچانے والا اور جس کو اللہ بھٹکا دے پھر اس کو
مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ
نہیں کوئی راہ دینے والا اور تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف اگلے سے نشانیاں

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ؕ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ
پھر تم برابر شک میں رہے اس چیز سے جو لایا تمہارے پاس یہاں تک کہ جب وہ مر گیا تم نے کہا
لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ
ہرگز نہ بھیجے گا اللہ پیچھے اس کے رسول یوں بھٹکا دیتا ہے اللہ
هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
جو ہے حد سے نکلا شک کرنے والا جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ
بغیر سند کے جو آئی ان کے پاس بہت بڑا ہے غصہ ہونا اللہ کے نزدیک اور ان لوگوں کے نزدیک
اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾
جو ایمان لائے یوں مہر کر دیتا ہے اللہ ہر دل پر غرور کرنے والے زبردستی کے
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ
اور کہا فرعون نے اے ہامان بنا میرے لیے ایک محل شاید میں پہنچ جاؤں

اَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّيْ
راستوں پر راستوں آسمان کے پھر جھانکوں موسیٰ کے خدا کو اور میں
لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ؕ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
البتہ سمجھتا ہوں اس کو جھوٹا اور یوں بھلا دکھائی گئی فرعون کو بری کرتوت اس کی اور روکا گیا
عَنِ السَّبِيْلِ ؕ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ
راہ سے اور نہیں داؤ فرعون کا مگر برباد ہونے میں اور کہا
الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾
اس شخص نے جو ایمان لایا اے قوم میری میرا کہا مانو میں سجھاؤں تم کو بھلائی کی راہ
يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ
اے قوم میری یہ زندگی دنیا کی برتنے کی چیز ہے اور آخرت
دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ
وہ ہمیشہ رہنے کا گھر ہے جو برائی کرے گا سو بدلہ نہ پائے گا مگر برابر اس کے
وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ
اور جو نیک کام کرے مرد یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ایسے لوگ
يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ
جائیں گے بہشت میں روزی پائیں گے اس میں بے شمار اور اے قوم میری

مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾
کیا ہوا ہے میرا کہ میں تو بلاتا ہوں تم کو طرف نجات کی اور تم بلاتے ہو مجھ کو طرف آگ کی
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۖ
تم بلاتے ہو مجھ کو کہ منکر ہو جاؤں اللہ کا اور شریک ٹھہراؤں اس کا جو نہیں مجھ کو اس کا علم
وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا
اور میں بلاتا ہوں تم کو طرف زبردست بخشنے والے کی سچ ہے
تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ
کہ جس کی طرف تم بلاتے ہو مجھ کو نہیں لائق بلانے کے دنیا میں اور نہ آخرت میں
وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ
اور یہ کہ ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے نکلنے والے وہی ہیں دوزخ والے
﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ
سو تم یاد کرو گے جو میں کہتا ہوں تم کو اور سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو
اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا
بیشک اللہ دیکھ رہا ہے بندوں کو پھر بچا لیا اس کو اللہ نے برائیوں سے جو

مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ
داؤ کیے اور گھیر لیا آل فرعون کو برے عذاب نے آگ ہے کہ پیش کیے جاتے ہیں
عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ
اس پر صبح اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت حکم ہوگا داخل کرو آل
فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ
فرعون کو سخت تر عذاب میں اور جب جھگڑیں گے دوزخ میں پھر کہیں گے
الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
کمزور بڑائی کرنے والوں سے ہم تو تمہارے تابع تھے سو کیا
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
تم ہو ہٹانے والے ہم سے کچھ حصہ آگ کا سے کہیں گے
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ
بڑائی کرنے والے ہم سب اس میں بیشک اللہ فیصلہ کر چکا بندوں میں

وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ
اور کہیں گے دوزخ والے داروغوں جہنم کے دعا کرو اپنے رب سے کہ ہلکا کر دے
عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ
ہم سے ایک دن عذاب کا کہیں گے کیا نہیں آتے تھے تمہارے پاس رسول تمہارے
بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ
ساتھ نشانیوں کے کہیں گے کیوں نہیں کہیں گے تو تم ہی دعا کرو اور نہیں دعا کافروں کی
اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي
مگر بھٹکنے میں ہم البتہ مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ
دنیا کی زندگی میں اور جس دن کھڑے ہوں گے گواہ جس دن کام نہ آئے گا
الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾
ظالموں کو عذر ان کا اور ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾
اور تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو ہدایت اور وارث کیا ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب کا
هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ
جو ہدایت اور نصیحت ہے عقل والوں کو پس صبر کر بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے
وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾
اور بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف اپنے رب کی شام اور صبح
اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ
بیشک جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر سند کے جو آئی ان کے پاس
اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ
نہیں ہے ان کے دلوں میں مگر بڑائی کی جس کو وہ پہنچنے والے نہیں سو پناہ مانگ اللہ کی
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بیشک وہی ہے سننے والا دیکھنے والا البتہ پیدا کرنا آسمانوں اور زمین کا

اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾
بڑا ہے پیدا کرنا لوگوں کے اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے
وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ۙ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
اور برابر نہیں اندھا اور دیکھنے والا اور جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے
الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْٓءُ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ
نیک اور نہ برا کام کرنے والا تھوڑا ہی تم سمجھتے ہو بیشک قیامت
لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾
آنے والی ہے اس میں شک نہیں لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ
اور کہا رب تمہارے نے مجھ کو پکارو میں قبول کروں تمہاری دعا بیشک جو لوگ غرور کرتے ہیں
عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ
میری بندگی سے عنقریب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر اللہ وہ ہے

جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ
جس نے بنائی تمہارے لیے رات کہ آرام کرو اس میں اور دن کہ سوجھتا ہے بیشک اللہ
لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾
البتہ فضل والا ہے لوگوں پر لیکن اکثر لوگ نہیں شکر کرتے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى
یہ ہے اللہ رب تمہارا پیدا کرنے والا ہر چیز کا نہیں کوئی لائق بندگی مگر وہی پھر کدھر
تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
الٹے جاتے ہو یوں الٹے جاتے تھے وہ لوگ جو منکر تھے اللہ کی آیتوں کے
يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ
اللہ وہ ہے جس نے بنائی تمہارے لیے زمین ٹھکانا اور آسمان

بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ
چھت اور صورت بنائی تمہاری پھر اچھی بنائی صورتیں تمہاری اور روزی دی تم کو ستھری چیزوں سے
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ
یہ ہے اللہ رب تمہارا پھر بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا وہی
الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ؕ اَلْحَمْدُ
زندہ ہے نہیں کوئی لائق بندگی مگر وہی سو پکارو اس کو خالص کرکے اس کے واسطے دین کو سب تعریف
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ
اللہ کو رب ہے سارے جہان کا تو کہہ مجھ کو منع ہوا ہے کہ بندگی کروں ان کی
تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ
جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا جب آئیں میرے پاس نشانیاں میرے رب کی طرف سے اور حکم ہوا ہے

اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ
کہ تابع رہوں رب سارے جہان کا وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
پھر نطفہ سے پھر جما ہوا خون سے پھر نکالتا ہے تم کو بچہ پھر تاکہ پہنچو
اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ۚ
اپنی جوانی کو پھر تاکہ ہو جاؤ بوڑھے اور تم میں کوئی مر جاتا ہے اگلے سے
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ
اور تاکہ پہنچو ایک میعاد مقرر کو اور تاکہ تم سمجھو وہی ہے جس نے
يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ
جلایا اور مارا پھر جب ٹھہرا لیتا ہے کسی کام کو تو یہی کہتا ہے اس کو ہو جا پس ہو جاتا ہے

﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ اَنّٰى
کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کی جو جھگڑتے ہیں اللہ کی آیتوں میں کدھر
يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ
پھرے جاتے ہیں جو لوگ جھٹلا چکے کتاب کو اور جو ہم نے بھیجا ساتھ اس کے اپنے رسولوں کو
فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ ۚ
سو عنقریب جان لیں گے جب طوق ہوں گے ان کی گردنوں میں اور زنجیریں
يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ
کھینچے جائیں گے کھولتے پانی میں پھر آگ میں جلائے جائیں گے پھر

قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا
کہا جائے گا ان سے کہاں ہیں جن کو تم شریک ٹھہراتے تھے اللہ کے سوا وہ کہیں گے
ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـًٔا ؕ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
کھو گئے ہم سے بلکہ نہ تھا ہم پکارتے اگلے سے کچھ یوں بھٹکا دیتا ہے
اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ
اللہ منکروں کو یہ تمہارا بدلہ ہے اس کا کہ تم خوش ہوتے تھے ملک میں
بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ
بغیر حق کے اور اس کا کہ تم اتراتے تھے داخل ہو دروازوں

جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ
دوزخ کے ہمیشہ رہو اس میں سو برا ٹھکانا ہے غرور کرنے والوں کا پس صبر کر
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ
بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے پھر اگر دکھا دیں تجھ کو کچھ وہ جو ہم وعدہ دیتے ہیں ان سے کچھ
نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ
تجھ کو اٹھا لیں پھر ہماری طرف پھریں گے اور تحقیق بھیجے ہم نے رسول
قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ
تجھ سے اگلے ان میں کسی کا حال کہا ہم نے تجھ سے اور کسی کا حال نہیں کہا
عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ
تجھ سے اور کسی رسول کا یہ مقدور نہ تھا کہ لاوے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾
پھر جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہو گیا ٹھیک اور خسارے میں پڑے وہاں جھوٹ والے
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے چوپائے کہ کسی پر تم سوار ہو اور کسی کو
تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ
کھاؤ اور تمہارے لیے اس میں فائدے ہیں اور تاکہ پہنچو ان پر جس مطلب کو
صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۫
اپنے دلوں میں اور ان پر اور کشتی پر لادے جاتے ہو اور دکھاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں
فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
پھر کون سی نشانیاں اللہ کی تم انکار کرو گے کیا نہیں چلتے پھرتے ملک میں

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْٓا اَكْثَرَ
کہ دیکھیں کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے وہ تھے زیادہ
مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا
ان سے اور زور میں اور نشانیاں ملک میں پھر کام نہ آیا ان کے جو
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا
کماتے تھے پھر جب آئے ان کے پاس رسول ان کے ساتھ نشانیوں کے تو خوش ہوئے
بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾
اس علم پر جو ان کے پاس تھا اور گھیر لیا ان کو جس چیز سے ٹھٹھا کرتے تھے
فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا
پھر جب دیکھ چکے ہمارا عذاب کہنے لگے ایمان لائے ہم اللہ پر اکیلا اور منکر ہوئے ہم اس سے

كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا
جو ہم شریک ٹھہراتے تھے پھر کام نہ آیا ان کو ایمان ان کا جب دیکھ چکے
بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
ہمارا عذاب یہ اللہ کا دستور ہے جو چلا آتا ہے اس کے بندوں میں اور خسارے میں پڑے وہاں
الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾
منکر لوگ

ما کان لہ ان یاخذ اخاہ فی دین الملک (مصر) یعنی یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائی کو اپنا غلام بنانے کا حق نہ تھا مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے یہ تدبیر کی گئی۔ اسی طرح ہم نے اللہ تعالیٰ کی مشیت سے یوسف علیہ السلام کو اپنے بھائی کو اپنا غلام بنانے کی تدبیر کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت بعض اوقات ایسے امور بھی ہو جاتے ہیں جو بظاہر خلاف شرع ہوتے ہیں۔ (بیان القرآن)

آیت ۷۷ ان یسرق فقد سرق اخ لہ من قبل (اگر اس نے چوری کی تو اس سے پہلے اس کا بھائی بھی چوری کر چکا ہے) یہ الزام یوسف علیہ السلام پر لگایا گیا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۷۸ یا ایہا العزیز ان لہ ابا شیخا کبیرا فخذ احدنا مکانہ (اے عزیز! اس کا باپ بہت بوڑھا ہے سو ہم میں سے کسی کو اس کی جگہ رکھ لیجئے) یہ بنیامین کے بارے میں کہا گیا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۷۹ معاذ اللہ ان نأخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ (اللہ کی پناہ کہ ہم کسی اور کو پکڑیں سوائے اس کے جس کے پاس ہم نے اپنا مال پایا) یہ بنیامین کے بارے میں کہا گیا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۸۰ فلما استیأسوا منہ خلصوا نجیا (پھر جب وہ اس سے مایوس ہو گئے تو الگ جا کر مشورہ کرنے لگے) یہ یہودا کے بارے میں کہا گیا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۸۱ ارجعوا الی ابیکم فقولوا یا ابانا ان ابنک سرق (اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ اے ابا! آپ کے بیٹے نے چوری کی) یہ بنیامین کے بارے میں کہا گیا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۸۲ واسئل القریۃ التی کنا فیہا والعیر التی اقبلنا فیہا (اور آپ بستی سے پوچھ لیجئے جہاں ہم تھے اور قافلہ سے پوچھ لیجئے جس میں ہم آئے) یہ بستی مصر کی تھی اور قافلہ کنعان کا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۸۳ بل سولت لکم انفسکم امرا (بلکہ تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے ایک بات آسان کر دی) یہ بات یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہی تھی جب وہ بنیامین کے بارے میں یہ خبر لے کر آئے کہ اس نے چوری کی ہے۔ (قرطبی)

آیت ۸۴ وابیضت عیناہ من الحزن (اور غم کے مارے ان کی آنکھیں سفید ہو گئیں) یعنی ان کی بینائی جاتی رہی۔ (قرطبی)

آیت ۸۵ تفتؤ تذکر یوسف (آپ ہمیشہ یوسف کا ذکر کرتے رہیں گے) یعنی آپ ہمیشہ یوسف کا ذکر کرتے رہیں گے۔ (قرطبی)

آیت ۸۶ انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ (میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد صرف اللہ سے کرتا ہوں) یعنی میں اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ کے سوا کسی سے نہیں کرتا۔ (قرطبی)

آیت ۸۷ یا بنی اذہبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ (اے میرے بیٹو! جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ) یعنی یوسف اور بنیامین کا پتہ لگاؤ۔ (قرطبی)

آیت ۸۸ یا ایہا العزیز مسنا وأہلنا الضر (اے عزیز! ہم اور ہمارے گھر والے تکلیف میں ہیں) یعنی قحط کی وجہ سے ہم اور ہمارے گھر والے تکلیف میں ہیں۔ (قرطبی)

آیت ۸۹ ہل علمتم ما فعلتم بیوسف واخیہ (کیا تم جانتے ہو کہ تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا) یعنی تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کیا۔ (قرطبی)

آیت ۹۰ قد من اللہ علینا (اللہ نے ہم پر احسان کیا) یعنی اللہ نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں صبر کی توفیق دی اور ہمیں ثابت قدم رکھا۔ (قرطبی)

آیت ۹۱ تاللہ لقد اثرک اللہ علینا (اللہ کی قسم بیشک اللہ نے تجھ کو ہم پر فضیلت دی) یعنی اللہ نے تجھ کو ہم پر فضیلت دی۔ (قرطبی)

آیت ۹۲ لا تثریب علیکم الیوم (آج تم پر کوئی الزام نہیں) یعنی آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ (قرطبی)

آیت ۹۳ اذہبوا بقمیصی ہذا فألقوہ علی وجہ أبی یأت بصیرا (میرا یہ کرتہ لے جاؤ اور میرے باپ کے منہ پر ڈال دو وہ بینا ہو جائیں گے) یعنی میرے باپ کی بینائی لوٹ آئے گی۔ (قرطبی)

آیت ۹۴ ولما فصلت العیر (اور جب قافلہ روانہ ہوا) یعنی جب قافلہ مصر سے روانہ ہوا۔ (قرطبی)

آیت ۹۵ انی لأجد ریح یوسف لولا أن تفندون (اگر تم مجھ کو بڈھا بہکا ہوا نہ کہو تو میں کہوں کہ مجھ کو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے) یعنی اگر تم مجھ کو بڈھا بہکا ہوا نہ کہو تو میں کہوں کہ مجھ کو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔ (قرطبی)

آیت ۹۶ فلما أن جاء البشیر ألقاہ علی وجہہ فارتد بصیرا (پھر جب خوشخبری سنانے والا آ پہنچا تو اس نے کرتہ یعقوب کے منہ پر ڈال دیا تو وہ بینا ہو گئے) یعنی خوشخبری سنانے والا یہودا تھا۔ (قرطبی)

آیت ۹۷ یا أبانا استغفر لنا ذنوبنا (اے ابا! ہمارے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے) یعنی ہمارے گناہوں کی مغفرت کی دعا کیجئے۔ (قرطبی)

آیت ۹۸ سوف أستغفر لکم ربی (میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا) یعنی میں اپنے رب سے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کروں گا۔ (قرطبی)

آیت ۹۹ ادخلوا مصر ان شاء اللہ آمنین (مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا تو امن سے رہو گے) یعنی مصر میں داخل ہو جاؤ اگر اللہ نے چاہا تو امن سے رہو گے۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۰ ورفع أبویہ علی العرش وخروا لہ سجدا (اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑے) یعنی اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے سامنے سجدہ میں گر پڑے۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۱ رب قد آتیتنی من الملک (اے میرے رب! تو نے مجھ کو حکومت دی) یعنی اے میرے رب! تو نے مجھ کو حکومت دی۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۲ ذلک من أنباء الغیب نوحیہ إلیک (یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں) یعنی یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۳ وما أکثر الناس ولو حرصت بمؤمنین (اور اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اگرچہ آپ کا دل چاہے) یعنی اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں اگرچہ آپ کا دل چاہے۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۴ وما تسألہم علیہ من أجر (اور آپ ان سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتے) یعنی آپ ان سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۵ وکأین من آیۃ فی السماوات والأرض یمرون علیہا وہم عنہا معرضون (اور آسمان و زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر لوگ گزرتے ہیں اور ان سے منہ پھیرے ہوئے ہیں) یعنی آسمان و زمین میں کتنی ہی نشانیاں ہیں جن پر لوگ گزرتے ہیں اور ان سے منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۶ وما یؤمن أکثرہم باللہ إلا وہم مشرکون (اور اکثر لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر ساتھ ہی شرک کرتے ہیں) یعنی اکثر لوگ اللہ پر ایمان لاتے ہیں مگر ساتھ ہی شرک کرتے ہیں۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۷ أفأمنوا أن تأتیہم غاشیۃ من عذاب اللہ (کیا وہ اس سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر اللہ کا عذاب چھا جائے) یعنی کیا وہ اس سے بے خوف ہو گئے کہ ان پر اللہ کا عذاب چھا جائے۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۸ قل ہذہ سبیلی أدعو إلی اللہ (کہہ دیجئے کہ میرا راستہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں) یعنی کہہ دیجئے کہ میرا راستہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ (قرطبی)

آیت ۱۰۹ وما أرسلنا من قبلک إلا رجالا نوحی إلیہم من أہل القری (اور ہم نے آپ سے پہلے بھی بستی والوں میں سے مرد ہی بھیجے جن پر ہم وحی بھیجتے تھے) یعنی ہم نے آپ سے پہلے بھی بستی والوں میں سے مرد ہی بھیجے جن پر ہم وحی بھیجتے تھے۔ (قرطبی)

آیت ۱۱۰ حتی إذا استیأس الرسل وظنوا أنہم قد کذبوا جاءہم نصرنا (یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور انہوں نے سمجھا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی) یعنی یہاں تک کہ جب رسول مایوس ہو گئے اور انہوں نے سمجھا کہ ان سے جھوٹ بولا گیا تھا تو ان کے پاس ہماری مدد آ پہنچی۔ (قرطبی)

آیت ۱۱۱ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لأولی الألباب (ان کے قصوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے) یعنی ان کے قصوں میں عقلمندوں کے لئے عبرت ہے۔ (قرطبی)

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
تم کو اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں اور جس کو اللہ گمراہ کرے
مِنْ هَادٍ ۝ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ
اس کو راہ پر لانے والا کوئی نہیں اور تمہارے پاس یوسف پہلے
فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ
روشن دلیلیں لے کر آئے پھر تم برابر اس چیز میں شک کرتے رہے جو وہ تمہارے پاس لائے یہاں تک کہ
قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
جب وہ مر گئے تو تم نے کہا کہ اللہ ان کے بعد کسی کو پیغمبر کر کے نہ بھیجے گا اللہ
اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۝ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
حد سے نکل جانے والے شک کرنے والے کو یوں ہی گمراہ کرتا ہے جو لوگ
اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ
اللہ کی آیتوں میں بغیر اس کے کہ ان کے پاس کوئی دلیل آئی ہو جھگڑتے ہیں اللہ کے
وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ
اور ایمان والوں کے نزدیک بہت ناپسند ہے اللہ ہر
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
متکبر ظالم کے دل پر یوں ہی مہر کر دیتا ہے اور فرعون نے کہا اے ہامان میرے لئے
لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى
ایک اونچا محل بنا شاید میں راستوں پر پہنچ جاؤں آسمانوں کے راستوں پر
اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
پھر موسیٰ کے معبود کو جھانکوں اور میں تو اس کو جھوٹا سمجھتا ہوں اور اسی طرح فرعون کو
سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا
اس کے برے کام بھلے دکھائی دیتے تھے اور وہ راہ (حق) سے روک دیا گیا تھا اور فرعون کا
فِيْ تَبَابٍ ۝

حواشی

آیت بیانات میں ایک جنتی سے طویل گفتگو کرنے کے بعد اب گروہی اور اجتماعی رنگ سے اظہار حقائق کی انتہا کو پہنچتے جانے کا اور اس کے دل پر مہر جہالت لگ جانے کی۔ یہاں ان باتوں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے (۱) شک کے بعد ضلال۔ (۲) پھر حد سے بڑھ جانے کے بعد ضلال اور (۳) پھر جدال کے بعد طبع۔ یعنی مہر جہالت۔ ۳۴ دقال الملؤ۔ فرعون کو اندیشہ ہوا کہ موسیٰ اور ان کے کلام سے قوم متاثر ہو جائے گی اس لئے اس نے قوم کو دوسری طرف مشغول کرنے کے لئے اپنے وزیر ہامان کو حکم دیا کہ ایک نہایت ہی بلند جہاز تعمیر کرائے تاکہ وہ اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھے تو سہی جس کی عبادت کی وہ دعوت دیتا ہے۔ لیکن یہ اور بھی صرف اپنے اطمینان کے لئے ہے ورنہ کچھ تو اپنی آنکھ سے دیکھ کر ہی اپنے اصل دعوے میں جھوٹا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی الٰہ ہے (الٰہ وہ اشخاص ہیں جن میں یقین ہے۔ ان الظن بمعنی الیقین۔ اِنی لَاَظُنُّکَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا۔ وانا لا نظنک یا فرعون الا مغلوبا۔ انا الظن ھنا بمعنی الیقین۔ لانا نتیقن ان الشھید حی عند ربہ۔ ۳۵ کذلک زین۔ یوں فرعون کے لئے اس کے مشیروں نے اس کی بدعملیوں کو مزین کر دیا تھا۔ یعنی اس کے غرور و عناد کی وجہ سے اسے قبول حق کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ وما کید فرعون۔ کا یہ ترجمہ بھی ممکن ہے۔ فرعون کی ہر چال اور اس کا ہر فریب بیکار اور رائیگاں گیا۔ وہ کسی تدبیر سے بھی اپنے کو سوء عاقبت سے نہ بچا سکا۔ آخر ذلت کے ساتھ غرق ہو کر رہا۔

موضع قرآن

۵ حضرت یوسف کا زندگی میں ظاہر ہونے کے بعد آپ کی موت کے وقت مصر کی صفت کا بند بست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسف کا قول اس طرح پورا ہوا۔ مبادا کسی اور کی نسبت بھی ایسا ہی کوئی نہ کہے یا وہ انکار یا نہ قدر ہیں ہلاکت

فِي تَبَابٍ ﴿۴۳﴾ وَقَالَ الَّذِي آمَنَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُونِ أَهْدِكُمْ
سَبِيلَ الرَّشَادِ ﴿۴۴﴾ يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ
سَيِّئَةً فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا ۖ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ
ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
يُرْزَقُونَ فِيهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۶﴾ وَيَا قَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ
إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ ﴿۴۷﴾ تَدْعُونَنِي لِأَكْفُرَ
بِاللَّهِ وَأُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ وَأَنَا أَدْعُوكُمْ
إِلَى الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۸﴾ لَا جَرَمَ أَنَّمَا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ
لَيْسَ لَهُ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ وَأَنَّ مَرَدَّنَا
إِلَى اللَّهِ وَأَنَّ الْمُسْرِفِينَ هُمْ أَصْحَابُ النَّارِ ﴿۴۹﴾ فَسَتَذْكُرُونَ

اور وہاں انھیں بے حساب رزق محض اللہ کے فضل سے ملے گا۔ ۴۳ اے میری قوم! کیا وجہ ہے کہ میں تو تمھیں نجات کی طرف بلا رہا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو۔ ۴۴ تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور اس کا شریک ٹھہراؤں جس کا مجھے کوئی علم نہیں اور میں تمھیں دعوت دے رہا ہوں اس زبردست کی طرف جو بڑا بخشنے والا ہے۔ ۴۵ بے شک جس چیز کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو اس کا نہ تو دنیا میں کوئی حق ہے اور نہ آخرت میں۔ ہم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے اور حد سے گزرنے والے ہی دوزخ کے ساتھی ہیں۔ ۴۶ تو عنقریب تم میری باتوں کو یاد کرو گے اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

۴۳ فلا جرم: اس، عرب مومن نے کہا: جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کو میں یقین کرتا ہوں اور جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کو میں رد کرتا ہوں۔ یدعوننی: یہ دوسرا موقع ہے جب اس مومن نے اپنی قوم کو اپنا کہا۔ پہلی مرتبہ اس نے کہا تھا: یا قوم انما ھذہ الحیوۃ الدنیا متاع۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے اپنی قوم کو اپنا ہی سمجھا تھا اور اس کی خیر خواہی کرتا رہا۔ اس کی قوم نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخرت کی دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے عقیدہ ہی ہے جو اس نے بتایا کہ اللہ ایک ہے اور وہ اس کے سوا کسی کو معبود نہ بنائیں۔ لیکن جس مرد یا عورت نے ایمان تو لایا لیکن عمل صالح نہ کیا اس کے مطابق اعمال صالحہ کو بجا نہ لائے تو وہ جنت میں داخل ہونے

مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۚ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ
بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ
فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا
وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۡ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ
اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ
الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ
اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ
اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ
الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا
اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ

مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ: اور میں جو کچھ تم سے کہہ رہا ہوں (اس کا انجام) وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ: بیشک اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا: پس اللہ نے اسے بچا لیا ان کی برائیوں سے جو انہوں نے تدبیریں کیں وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ: اور فرعون والوں کو برے عذاب نے گھیر لیا ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا: آگ ہے جس پر وہ پیش کیے جاتے ہیں غُدُوًّا وَّعَشِيًّا: صبح اور شام وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ: اور جس دن قیامت قائم ہوگی اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ: (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ: اور جب وہ آگ میں آپس میں جھگڑیں گے فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰۗؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا: تو کمزور لوگ بڑائی کرنے والوں سے کہیں گے اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا: ہم تو تمہارے تابع تھے فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ: تو کیا تم آگ کا کچھ حصہ ہم سے ٹال سکتے ہو ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا: بڑائی کرنے والے کہیں گے اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ: ہم سب اس میں ہیں اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ: بیشک اللہ بندوں کے درمیان فیصلہ کر چکا ہے ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ: اور آگ والے جہنم کے داروغوں سے کہیں گے ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ: اپنے رب سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں ایک دن کی کمی کر دے ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ: وہ کہیں گے کیا تمہارے پاس تمہارے رسول روشن دلیلیں لے کر نہیں آتے رہے ہیں؟ قَالُوْا بَلٰى: وہ کہیں گے کیوں نہیں

معارف القرآن

۴۴ یہ مؤمن کو یقین تھا کہ یہ بھی اس تقریر کے بعد لوگ مجھے نہ ماریں گے، اس لئے وہاں سے صاف نکلا اور بیان کا سلسلہ جاری رکھا، فرعونیوں نے بس کے تعاقب میں ایک ہزار آدمی دوڑا دیئے، مگر وہ اسے پکڑنے میں کامیاب نہ ہو سکے، کچھ تو وہ اس پہاڑ کی دوسری طرف نکل گئے اور کچھ پیاسے سے ہلاک ہوئے اور جو واپس آئے انہیں فرعون نے سولی دے دی، اصحاب شعب کا جو حال ہوا کہ انہوں نے زیادہ دشمنی کی تو اسے بھی ذکر واپس نہیں کیا تو اسے سمجھ لیا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مرد مؤمن کو ان کے مکر و فریب سے بچا لیا اور قوم فرعون کے آدمیوں کو جو اس کے تعاقب میں نکلے تھے بُری طرح کے عذاب سے ہلاک کیا، یا اس فرعون نے قوم فرعون کو دنیا ہی میں

فَكَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ۚ اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ۚ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُ ۨ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿۳۷﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۳۸﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿۳۹﴾ مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۡ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾ فَسَتَذْكُرُوْنَ مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ ۭ وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْۗءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۡ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ وَاِذْ يَتَحَاۗجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿۴۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿۴۹﴾ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۭ قَالُوْا بَلٰى ۭ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۵۰﴾ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿۵۱﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿۵۲﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿۵۳﴾ هُدًى وَّذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿۵۶﴾ لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَلٰكِنَّ

ع ۱۰

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا الْمُسِيْۗءُ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَي النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۡ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۵﴾ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَاۗءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ۚ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۶۸﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ ۭ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ ﴿۶۹﴾ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَآ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلَاسِلُ ۭ يُسْحَبُوْنَ ﴿۷۱﴾ فِي الْحَمِيْمِ ۙ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ ثُمَّ قِيْلَ لَهُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۳﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ لَمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَيْـــًٔا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۴﴾ ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿۷۵﴾ اُدْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَي الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۡ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَاَشَدَّ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَمَّا جَاۗءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۸۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۭ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾

موضوع قرآن

رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو مومنوں کی مدد سے تسلی دینا اور کافروں کو ڈرانا۔ یہ سورۃ مکی ہے اور اس کا موضوع بھی وہی ہے جو مکی سورتوں کا ہوتا ہے۔ یعنی توحید، رسالت اور آخرت۔ اس سورۃ میں ان تینوں موضوعات کے ساتھ ساتھ ایک اور موضوع بھی ہے جو مکی سورتوں میں کم ہی ملتا ہے۔ وہ ہے مومنوں کی مدد سے رسول کی تسلی۔ اس سورۃ میں مومنوں کی مدد سے رسول کی تسلی کا پہلو بہت نمایاں ہے۔ اس لیے اس سورۃ کا نام ہی مومن رکھا گیا ہے۔

الف کا مخفف ہیں۔ ۲۔ ۱۰۰ سو ۳۔ ۱۰۰۰ ہزار ۴۔ ۱۰۰۰۰ دس ہزار ۵۔ ۱۰۰۰۰۰ لاکھ ۶۔ ۱۰۰۰۰۰۰ دس لاکھ ۷۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰ کروڑ ۸۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰ دس کروڑ ۹۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ارب ۱۰۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس ارب ۱۱۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ کھرب ۱۲۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس کھرب ۱۳۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ نیل ۱۴۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس نیل ۱۵۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ پدم ۱۶۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس پدم ۱۷۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ شنکھ ۱۸۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس شنکھ ۱۹۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ مہا شنکھ ۲۰۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس مہا شنکھ ۲۱۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ ابج ۲۲۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس ابج ۲۳۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ کھرب ابج ۲۴۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس کھرب ابج ۲۵۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ نیل ابج ۲۶۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس نیل ابج ۲۷۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ پدم ابج ۲۸۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس پدم ابج ۲۹۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ شنکھ ابج ۳۰۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس شنکھ ابج ۳۱۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ مہا شنکھ ابج ۳۲۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس مہا شنکھ ابج ۳۳۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ کھرب ابج ۳۴۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس کھرب ابج ۳۵۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ نیل ابج ۳۶۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس نیل ابج ۳۷۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ پدم ابج ۳۸۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس پدم ابج ۳۹۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ شنکھ ابج ۴۰۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ دس شنکھ ابج ۴۱۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰ مہا شنکھ ابج ۴۲۔ ۱۰۰ دس مہا شنکھ ابج ۴۳۔ ۱۰۰۰ کھرب ابج ۴۴۔ ۱۰۰ دس کھرب ابج ۴۵۔ ۱۰۰۰ نیل ابج ۴۶۔ ۱۰۰ دس نیل ابج ۴۷۔ ۱۰۰۰ پدم ابج ۴۸۔ ۱۰۰ دس پدم ابج ۴۹۔ ۱۰۰۰ شنکھ ابج ۵۰۔ ۱۰۰ دس شنکھ ابج ۵۱۔ ۱۰۰۰ مہا شنکھ ابج ۵۲۔ ۱۰۰ دس مہا شنکھ ابج ۵۳۔ ۱۰۰۰ کھرب ابج ۵۴۔ ۱۰۰ دس کھرب ابج ۵۵۔ ۱۰۰۰ نیل ابج

۵۵ ۱۔ ۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰

ی پکار کے سے استکبار کرتے ہیں، اعوذ مجھے ہی پکار، شریر انکھائیں کرتے اور میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں وہ الاحقاف ۵ میں داخل ہوں گے عبادت کے معنی یہاں دعا اور پکار کے ہیں یونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ عن عبادتی عن دعائی و الدعاء مخ العبادۃ (ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، ابی عن وعائی و نحو جدیدی ۱۲ کما فی در ۱۰ منہ) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الدعاء ھو العبادۃ اس کے بعد آپ نے بطور استدلال یہی آیت تلاوت فرمائی و قال ربکم ادعونی (احمد، اصحاب سنن، حدیث حسن، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم نے تخریج کی ہے (ابن کثیر) اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً یہی روایت ہے الدعاء مخ العبادۃ (طبرانی در منثور) ۱۲ محمد تراب) دعاء عبادت کا مغز ہے اور استکبار تزیین ہے ۱۲ منہ

الذی جعل ۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے رات کو تمہارے آرام کے لئے تاریک اور دن کو تمہارے کام کاج کے لئے، روشن بنایا۔ بیشک اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور متفضل ہے، لیکن اکثر لوگ اس کے احسانات کا شکر ادا نہیں کرتے۔ (منہ) اللہ ہی کو معبود برحق ماننے پر یہ دلیل کافی و وافی ہے۔ یہ اللہ کو صفات بالا میں منحصر ہے، انتظام شمسی انتظام کائنات انہیں کے ہاتھ میں ہے، انہیں ہے ہی تمہارا رب ہے ہر چیز کا خالق، لہذا اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، پس صرف اسی کی عبادت کرو اور صاحب قدرت جامعات میں ماخوق الاسباب صرف اسی کو پکارو، اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے ایسے روشن دلائل کے باوجود نادان لوگ شرک جاری ہے، اعتقادی عقل و فکر کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ کے سوا انہیں کو معبود اور کارساز ٹھہرا رکھا ہے جو بالکل عاجز ہیں۔ قلت (منہ) ای جھۃ تقدر فلون من عدم تنبھھا۔ ان عبادۃ غیرہ عزوجل۔ (درج ج ۲۴ ص ۱) **کذلک یؤفک الذین** ۔ اسی طرح وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کریں اور انصاف سے اس امر پر غور و فکر نہ کریں، انکی عقل اسی طرح ماری جاتی ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں (ای مثل من جحد باٰیات اللہ وغیرھا ضلا و تولیف انف کیا۔ اظلوا ادرک ج ۲۴ ص ۱) ۱۲ منہ

اللہ الذی ۔ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہیں نہایت ہی حسین و جمیل شکل و صورت میں پیدا فرمایا اور پھر نہایت ہی عمدہ اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی عطا فرمائی۔ (منہ) اللہ سے بلکہ دلیل ثالث کا نتیجہ ہے۔ یہ اللہ موصوف بالا سے متصف ہے وہی تمہارا رب اور کارساز ہے۔ کیسا عالیشان ہے وہ اللہ برکت (مبارک) جگ (دائما) سلامت جہانوں کا پروردگار ھو (الحی) الواحد کے علاوہ وہ زندہ جاوید ہے اس پر بھی موت نہیں (لیکن) اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ فادعوہ مخلصین لہ الدین (وہ ہمیشہ یاد رکھنے کے سوت کا زکر ہے۔ فا ضمیر ہے جب وہ زندہ جاوید ہے اور اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں پھر تمام تر عبادت و حاجت میں صرف اسی کو پکارو اور اسی کو یاد رکھو (منہ) اپنی دوسری بار پیدائش حال جانتے ہیں تب ایک ایک اس پر سمجھے کہ ان کا رازق کون ہے۔ وقت بندگی کی ٹھہرے اپنے رب سے، منکر ہو (الحمد للہ) خود ہے۔ مجرد دنیا، مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہو کر اللہ چاہے تو بھیجے ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی مراد مانگا قبول کرے اپنی مرضی کے موافق (مگ سے اپنی خوشی کرتا ہے۔

لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٩﴾ وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ
وَالْبَصِيرُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَلَا
الْمُسِيءُ ۚ قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ﴿٦٠﴾ إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ
لَّا رَيْبَ فِيهَا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿٦١﴾ وَقَالَ
رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴿٦٢﴾ اللَّهُ
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۚ
إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٣﴾ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ
كُلِّ شَيْءٍ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٦٤﴾ كَذَٰلِكَ
يُؤْفَكُ الَّذِينَ كَانُوا بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ ﴿٦٥﴾ اللَّهُ

منزل ۶

موضع قرآن ۔ ۱۲ منہ

اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو۔ الحمد للہ رب العالمین وہ دلائل کی دلیل ہے صرف اسی کو پکارو۔ اس لئے کہ تمام صفات کاملہ اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہ صاحب جلال کا پروردگار اور مربی ہے۔ یہاں تک سورت کا پہلا حصہ ختم ہوا۔

دوسرا حصہ

۶۴ قل انی نھیت۔ یہاں سے سورت کا دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصے میں پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دلیل وحی کا اعادہ ہے جیسے پروردگار نے مجھ پر وحی کے ذریعے تم پر کتابیں اور دلائل و براہین نازل فرما کر مجھے روک دیا ہے کہ میں ان معبودان باطلہ کی عبادت کروں اور ان کو پکاروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ بنوں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکاروں ۶۵ وھو الذی خلقکم۔ یہ دلیل عقلی کا اعادہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر نطفہ سے اس کی نسل کا سلسلہ شروع کیا۔ نطفہ کو پرورش میں محض اپنی قدرت سے گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تبدیل کر دیا۔ پھر اس سے کامل الخلقت بچہ پیدا کیا۔ پھر تمہیں زندگی عطا کی یہاں تک کہ تم جوانی کو پہنچے پھر مزید زندگی عطا فرمائی یہاں تک کہ تم بڑھاپے کو پہنچ گئے۔ لتبلغوا اور لتکونوا دونوں سے پہلے مقدر ہے (دراصل) تم میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جوانی یا بڑھاپے سے پہلے ہی موت کا جام پی لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تم اپنے معین وقت (اجل موت) تک پہنچ جاؤ اور اس کے کمال قدرت میں غور و فکر کر کے اس کی ربوبیت اور یکتا کی حجانیت کو سمجھ جاؤ۔ ھو الذی یحیی ویمیت جیسے زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اسی طرح موت بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ بلکہ سارا نظام کائنات ہی اس کے زیر تصرف ہے۔ اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں، وہ جس کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے، اس کے سر انجام ہونے کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ارادہ (یا) اُمر کام مشکل ہو گیا۔ پس ہی قادر مطلق کی حقیقت ہے الا اللہ کی ترجمہ کا معبود اور کارساز ہے، اس کے سوا کسی کو حاجات میں نہ مانگو۔

الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّ
صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الْحَيُّ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ
اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا جَآءَنِيَ
الْبَيِّنٰتُ مِنْ رَّبِّيْ وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ
مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا
ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَ
مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى

موضح قرآن

۶ سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستھری ہے۔

وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيٖ وَيُمِيتُ فَإِذَا
قَضٰٓى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ
تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَٰدِلُونَ فِىٓ ءَايَٰتِ ٱللَّهِ أَنّٰى يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾
ٱلَّذِينَ كَذَّبُوا۟ بِٱلْكِتَٰبِ وَبِمَآ أَرْسَلْنَا بِهِۦ رُسُلَنَا ۖ فَسَوْفَ
يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ ٱلْأَغْلَٰلُ فِىٓ أَعْنَاقِهِمْ وَ
ٱلسَّلَٰسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِى ٱلْحَمِيمِ ثُمَّ فِى ٱلنَّارِ
يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾
مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالُوا۟ ضَلُّوا۟ عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُوا۟
مِن قَبْلُ شَيْـًٔا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ ٱللَّهُ ٱلْكَٰفِرِينَ ﴿٧٤﴾
ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ
وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ٱدْخُلُوٓا۟ أَبْوَٰبَ جَهَنَّمَ

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ فَاصْبِرْ
ہمیشہ رہیں گے اس میں پس برا ٹھکانا ہے تکبر کرنے والوں کا پس صبر کر

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
بیشک وعدہ اللہ کا سچا ہے پھر اگر ہم دکھا دیں تجھ کو بعض

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَقَدْ
جو ہم وعدہ دیتے ہیں ان کو یا اٹھا لیں تجھ کو پھر ہماری طرف ہی پھیرے جائیں گے اور

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
بھیجے ہم نے رسول تجھ سے پہلے بعض ان میں کہ بیان کر چکے ہم تجھ سے

وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۭ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اور بعض ان میں کہ نہیں بیان کیا ہم نے تجھ سے اور کسی رسول کا

اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ
یہ کام نہیں کہ لے آوے کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آوے حکم اللہ کا

قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اَللّٰهُ
فیصلہ ہو جاوے سچ پر اور خسارے میں پڑیں وہاں جھوٹ والے اللہ

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَمِنْهَا
وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لیے چوپائے کہ بعض پر تم سواری کرو اور بعض کو

تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
کھاؤ اور تمہارے لیے ان میں اور فائدے ہیں اور تاکہ تم پہنچو

عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى
ان پر کسی حاجت تک جو تمہارے دلوں میں ہے اور ان پر اور

الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۡ فَاَيَّ اٰيٰتِ
کشتیوں پر تم لادے جاتے ہو اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے پھر کون سی نشانی

ع

ع ۸

ع ۹

ع ۱۰

ع ۱۱

ع ۱۲

ع ۱۳

ع ۱۴

ع ۱۵

ع ۱۶

ع ۱۷

ع ۱۸

ع ۱۹

ع ۲۰

ع ۲۱

ع ۲۲

ع ۲۳

ع ۲۴

ع ۲۵

ع ۲۶

ع ۲۷

ع

أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا
کیا نہیں چلے پھرے وہ زمین میں تاکہ دیکھیں

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ كَانُوا
کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے وہ تھے

أَكْثَرَ مِنْهُمْ وَأَشَدَّ قُوَّةً وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ فَمَا
ان سے زیادہ اور زور میں سخت اور نشان چھوڑ گئے زمین پر پھر کچھ

أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَاءَتْهُمْ
کام نہ آیا ان کے وہ کمائی جو کرتے تھے پھر جب پہنچے ان کے پاس

رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَرِحُوا بِمَا عِندَهُم مِّنَ الْعِلْمِ
رسول ان کے نشانیاں لے کر تو خوش ہوئے اس علم پر جو ان کے پاس تھا

وَحَاقَ بِهِم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا
اور گھیرا ان کو جس بات نے کہ اس سے ٹھٹھا کرتے تھے پھر جب

رَأَوْا بَأْسَنَا قَالُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَحْدَهُ وَكَفَرْنَا
دیکھا ہمارا عذاب تو بولے ہم ایمان لائے اللہ پر اکیلے اور ہم منکر ہوئے

بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ يَكُ يَنفَعُهُمْ
ان سے جن کو ہم شریک ٹھہراتے تھے پھر کام نہ آیا

إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي
ان کا ایمان جب دیکھ لیا ہمارا عذاب یہ اللہ کا دستور ہے جو

قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ ۖ وَخَسِرَ هُنَالِكَ
چلا آتا ہے اس کے بندوں میں اور خسارے میں رہے وہاں

الْكَافِرُونَ ﴿٨٥﴾
منکر

سجدہ

۸۲ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا ۔۔۔ الخ: کیا یہ لوگ زمین میں چل پھر کر ان مشرکین سابقہ کے انجام نہیں دیکھتے جو ان سے پہلے گذرے ہیں جو تعداد میں ان سے زیادہ اور قوت میں ان سے بڑھ کر اور کارناموں میں اُن سے بہت آگے تھے، جب اللہ کے عذاب اور گرفت کے سامنے ان کی کوئی تدبیر کام نہ آئی اور نہ ان کے معبودوں نے ان کی مدد کی تو یہ کفار مکہ کس بنا پر اپنے کو اللہ کے عذاب سے محفوظ سمجھ رہے ہیں۔

۸۳ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ ۔۔۔ الخ: جب ان کے رسول ان کے پاس معجزات اور روشن دلائل لے کر آئے تو ان کو اپنے علم و عقل پر بڑا ناز تھا اور انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات حقہ سے استہزاء و تمسخر کرتے تھے، اللہ تعالیٰ نے اس استہزاء و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا ہی میں چکھا دیا۔

۸۴ فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ۔۔۔ الخ: جب ہمارے عذاب نے ان کو گھیر لیا تو خود بخود ہی ماں لیا اور معاف چاہنے لگے، ہم خدائے واحد کی وحدانیت پر ایمان لائے اور جن معبودوں کو خدا کے شریک ٹھہراتے تھے ان سب سے مکفور و بیزار ہوئے۔ لٰکن یہ ایمان ان کے کچھ کام نہ آیا اور وہ اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے، کیونکہ اضطراری ایمان معتبر اور قابل قبول نہیں۔ ایمان وہی معتبر ہے جو اختیاری ہو۔ سنۃ اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں میں سنت و دستور یہی ہے کہ استیصال یافتہ کافروں کو اللہ کا عذاب نازل ہو اور نزول عذاب کے وقت کا ایمان قبول نہ ہو، جب اللہ کا عذاب آجاتا ہے، اس وقت کفار بڑے سلاسل میں مبتلا ہیں کہ یہ عذاب ہمیں کیونکر ہٹا دیا جائے گا اور نجات کی نہ خواہی جان و دل حسرتے

۸۵ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۔۔۔ الخ: یعنی اللہ کا یہ دستور ہے کہ عذاب کے وقت کا ایمان قبول نہیں ہوتا، اسی دستور کے مطابق ان کافروں کو بھی عذاب نازل ہونے کے وقت ایمان نافع نہ ہوا۔

اعلم ان الله تعالى سنة ماضية في العباد ان الايمان عند نزول العذاب لا ينفع وان العذاب نازل على مكذبي الرسل۔ ۔۔۔ قال الزجاج: لطف الله قد حاضر لكل وقت ولكن يتبين لهم خسرانهم اذا رأوا العذاب (تفسیر کبیر ج ۲۷ ص ۲۷۸) واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين ۔

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۂ مومن

سورۂ مومن میں یہ مسئلہ وگر دیا گیا ہے کہ عالمِ خلق و مصنوعات میں مافوق الاسباب حوصلہ اللہ تعالیٰ ہی کو پکارا و اور فریاد کا مستحق پایا۔ و حاجت میں صرف اللہ ہی کو پکارنا جوانا ہے۔ اور غیر اللہ کو پکارنا ان کو شریک کا معبود آرستانا ہے۔ پکارنے والے، مستغاث، مستغاث لئے کو جس غرض سے پکارا جاتا ہے، اس غرض کو، جس وقیع کو وہ پکار رہے ہے، وسائل پکار اور اعداد کو جس پکار رہا ہے اور جس مکمل پکار سے قبول واقف ہے۔

یہ تینوں کے اس مشکل اعتبار دلیل کی قرآن نے دو الگ الگ دی، جب کہ سورۂ غافر جیسے ایک آخر جو جملہ میں مذکور ہوا۔ شرک کی بیماری مشیوں کی وساطت سے صحابوں میں بھی پھیل گئی۔ اسلام میں مشرکانہ بیچ فرقہ شیعوں کے پیدا ہونے اس مسئلہ کا اعتقاد کی تجدید کی کرام غیب جانتے ہیں، اور کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، کوئی نعمت ان کی دسترس سے باہر نہیں مل سکتی اور کوئی رد و اور کوئی مشکل ان کی معرفت کے بغیر قبول نہیں ہوسکتی، اہل سنت کے بھی بہت اور شرک مشیوں کی بات سے بچا ہے۔ ذیل میں شیعوں کی چند مستند روایات درج کی جاتی ہیں، جن سے یہ عقیدہ واضح ہوجائے گا۔

۱۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آیت وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا میں الاسماء الحسنیٰ سے مراد ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ جماری معرفت کے بغیر جماری کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔ عن ابی عبداللہ ؑ قال الاسماء الحسنی فادعوہ بہا فاذا دعی بہا اجاب (دلیل المتعصب الی ہدایۃ المذہب ص ۱۰۰)

۲۔ اماموں کو علم غیب پر استدلال میں حاصل ہے جب وہ کسی چیز کو جاننا چاہیں معلوم کرلیتے ہیں۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان یعلم علم (اصول کافی ج ۱ ص ۲۵۸ مطبوعہ ایران)

۳۔ اماموں کو موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور جس وقت کو وہ اپنے لئے مقرر کرلیتے ہیں۔ ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون متی یموتون و انہم لا یموتون الا باختیار منہم (ایضاً)

۴۔ ہر امام کی غیب جانتے ہیں، کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتے ہیں اور جو کچھ ہوا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے سب کو جانتے ہیں۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان للامام علامات منہا ان یکون اعلم الناس و احکمہم و اتقاہم و اشجعہم و اسخاہم و یولد مختونا و اذا نظر الی القمر قبل طلوعہ علم انہ لہ و کذلک الشمس و یکون محدثا (اصول کافی ج ۱ ص ۲۷۰) (نیز دیکھئے ص ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

۵۔ امام ہر آدمی کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور کسی کی کوئی بات ان سے مخفی نہیں۔ قال ابو جعفر علیہ السلام ان الامام لیطلب الحاجۃ لبعض اہل بیتہ فیعلم انہا لا تقضی فلا یقضیہا لئلا یغتم بذلک (اصول کافی ج ۱ ص ۲۶۰)

۶۔ اماموں کے پاس تورات و زبور و قرآن، تمام انبیاء و مرسلین اور تمام ملائکہ و اصوں کے مجلا علوم موجود ہوتے ہیں اور وہ گذشتہ اور آئندہ خبریں جانتے ہیں (اصول کافی ج ۱ ص ۲۲۴) . . . عندنا الجفر و ما یدریہ ما الجفر . . . وما فیہ علوا النبیین و الوصیین و علم علماء الذین صدقوا من سلف و بقی . . . ان علی ؑ کان یعلم علم الحلال و الحرام و علم القرآن و علم التوراۃ و علم الانجیل و علم الزبور و علم تبیان ما فی الالواح . . . ہذا علم قد نظر فیہ و نظر فی علم الملائکۃ و علم الانبیاء و علم ما قد مضی و علم ما یکون الی ان تقوم الساعۃ (اصول کافی ج ۱ ص ۲۳۹) نیز دیکھئے ص ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰)

عقیدہ جس طرح زیر بحث ہے، اماموں کو خدا جیسے کہتے ہیں، اسی طرح ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ پیغمبر اسلام اور آئمہ کرام کی وفات کے بعد بھی لوگوں کے

اعمال سے باخبر ہوتے ہیں اور روزانہ دو بار تمہارے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(۱) قال الموصد: اللہ تعرض الاعمال علی اللہ (وسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ (۲) ج ۱ ص ۱۲۱ (۲) قال الموصد: عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمالکم علی اقاربکم من الاموات فان کان خیرا استبشروا بہ وان کان غیر ذلک قالوا اللہم لا تمتہم حتی تہدیہم کما ہدیتنا۔ صحیح الجامع الصغیر وزیادتہ (۲) ج ۱ ص ۱۲۱

اس سے معلوم ہوا کہ اعمال کا مرنے کے بعد بھی پیش ہونا ثابت ہے۔

مشرکین کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اعمال کی تشریعہ لائی جاتی ہیں جس سے وہ خوش اور کسی کو برا سمجھ کر ناجائز نہیں۔ قال ابو محمد اللہ ما ہب لاحد منہم ان یعلم غیر ما آمنہ اللہ بہ ولا آمنہ ان یعلم شیئا یعلمہ منہ ما ذا یسوءہ فانما یعمل ما یرضاہ ہم بعض الزواجہ (الحوض الاول ص ۱۵۷) اہل بدعت نے یہ عقیدہ بھی مشرکین ہی سے لیا ہے جنہوں نے اپنے بتوں کو تمام اہل بیت سے بڑا سمجھ رکھا ہے۔

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مقدسہ پر بھی اعمال کی پیشی ہوتی ہے۔ وہ ان کے ساتھ شب یا اپنی فرماتے ہیں (۱) استغفار سنہ ص ۱۰۰۔

ایک شبہ اور اسکا جواب | باقی رہا یہ شبہ کہ حدیث میں وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عن علی، جو راحتی حتی القتی فاجوجہا الرجل من المسجد وہی منبت علی مرتوب احتی ۱۲ (۱) تنبیہ اعظم عن سورۃ المنافقون (۲) ج ۲ تنبیہا ہم جس نم شبہا ہم وہ واللہ ما ب کنتی ۱۲ ص ۱۰۰ اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر ہمارے اعمال پیش ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے تخصیص عرض اعمال مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ میری امت کے نیک اور بد اعمال کی فہرست پیش کی گئی کیونکہ اعمال موجب ثواب ہیں اور یہ بات مشکوک۔ اور جب مسئلہ یہ ہے تو اس سے یہ استدلال کرنا کہ ہر مرنے والے کے اعمال ہر روز اس پر پیش ہوتے ہیں بالکل غلط ہے۔ یہ حدیث ہرگز اس عقیدہ کی مؤید نہیں۔ نیز اس حدیث کی سند میں مخلصہ بن عبد اللہ شیبانی منکر الحدیث ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حالانکہ مخلص کی روایت کسی محدث سے ثابت نہیں۔ وہ امین متکلم ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے۔ مگر کسی ثابت نہیں ہوا کہ امام الجرح والتعدیل الجوزجانی فرماتے ہیں لیس بشیء لا یساوی شیئا ولا من حدیثہ شیء (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۰۰) وقال احمد بن حنبل والعجلی (۲) سئل عن سعید وعن (۳) فقال (تہذیب التہذیب ج ۱۰ ص ۱۰۰)

مسند عرض اعمال کی مزید تحقیق سورۃ توبہ زیر آیت فسیری اللہ عملکم ورسولہ (توبہ) گذر چکی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

سورۂ مؤمن میں آیاتِ توحید اور انکی خصوصیات

۱:۔ فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین (۴۰) نفی شرک اعتقادی

۲:۔ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات (۲۲) اثبات اللہ تعالیٰ فی الاموات

۳:۔ وقال ربکم ادعونی (۶۰) نفی شرک فی العبادت

۴:۔ ذلکم اللہ ربکم (۶۲) نفی شرک اعتقادی

۵:۔ ذلکم بانہ اذا دعی اللہ وحدہ کفرتم (۱۲) نفی شرک پر شدید

۶:۔ ذلکم اللہ ربکم خالق کل شیء (۶۲) اثبات ربوبیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔

۷:۔ ہو الحی لا الہ الا ہو (۶۵) اثبات الوہیت اللہ تعالیٰ کی

۸:۔ قل انی نہیت ان اعبد (۶۶) نفی شرک فی الطلب و نفی شرک اعتقادی

سورۂ حٰمٓ السجدۃ

ربط اس سورت کا ماقبل سے ربط یہ ہے کہ ماقبل میں مومن کو تلقین صبر اور اعوذ باللہ کا حکم دیا اور عبادات اور اخلاق حسنہ میں ایک طرح کی تسلی کی گئی، اب اس سورت میں ایک شبہ کا ازالہ کیا جاتا ہے کہ شبہ یہ ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہی سب کا خالق ہے تو پھر کفار کا کفر بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوا اور کفر کی مشیت سے ہونا یہ ہے کہ اللہ کو کفر پسند ہے اور جو چیز اللہ کو پسند ہو وہ اچھی ہونی چاہیے، اس شبہ کا ازالہ اس طرح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کفر کو پسند نہیں فرماتے بلکہ اس کو ناپسند فرماتے ہیں اور اس کی سزا دیتے ہیں، اس کے بعد یہ فرمایا کہ قرآن کریم کی تکذیب کرنا اور اس کے ساتھ کفر کرنا بہت بڑا جرم ہے اور اس کی سزا بھی بہت سخت ہے

سلسلہ جنات خبر ہے ان کی جنت میں ہر آسائش اور ہر نعمت مادی فنا ہے جاتی

(من جنس عمل ۔ ۱۰ ۔ ۱۰ ۔ ۱۰

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حٰمٓ ۝١ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ
اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝٣ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا
فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝٤ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ
بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝٥ قُلْ
اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ وَوَيْلٌ
لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝٦ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ
بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝٧ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

غیر اس کے سوا اور کوئی نہیں بنا سکتا۔ اور ہر گز غیر خود ساختہ اور ہر گز غیر خود ساختہ نہیں ہیں۔

۲ سجدہ ۔ سورۃ ۔ اسم ۔ مبتدا ۔ موصوف ۔ صفت ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ یہ جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے خود اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔ اس کتاب کی تنزیل کی نسبت پر بھی بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ کسی بھی صفت اس کی اختراع نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے ۔ اور جب جا رہا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تو یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ یہ کتاب ہر قسم کے نقص سے پاک ہے ۔ اور اس کی ہر بات حق ہے ۔ اور ہر بات حق ہے ۔ اور ہر بات حق ہے ۔ اور ہر بات حق ہے ۔

۳ فصلت ۔ فعل ماضی ۔ مجہول ۔ مذکر ۔ غائب ۔ مصدر ۔ تفصیل ۔ جملہ فعلیہ ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔

۴ قرآنا ۔ حال ۔ عربیا ۔ حال ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔

۵ بشیرا ۔ حال ۔ ونذیرا ۔ حال ۔ یہ کتاب ایسی ہے کہ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔ اس کی آیات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ۔

۶ فاعرض ۔ فعل ۔ اکثرھم ۔ فاعل ۔ فھم ۔ مبتدا ۔ لا یسمعون ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ پس ان کے اکثر نے اعراض کیا ہے ۔ پس ان کے اکثر نے اعراض کیا ہے ۔ پس ان کے اکثر نے اعراض کیا ہے ۔

۷ وقالوا ۔ فعل ۔ قلوبنا ۔ مبتدا ۔ فی اکنۃ ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔

۸ مما ۔ من ۔ ما ۔ تدعونا ۔ فعل ۔ الیہ ۔ متعلق ۔ وفی اذاننا ۔ مبتدا ۔ خبر ۔ وقر ۔ مبتدا ۔ ومن بیننا ۔ مبتدا ۔ خبر ۔ وبینک ۔ معطوف ۔ حجاب ۔ مبتدا ۔ فاعمل ۔ فعل ۔ انا ۔ ان ۔ عاملون ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے دل ایسے ہیں ۔

۹ انما ۔ ان ۔ ما ۔ انا ۔ بشر ۔ مبتدا ۔ مثلکم ۔ خبر ۔ یوحی ۔ فعل ۔ الی ۔ متعلق ۔ انما ۔ ان ۔ ما ۔ الھکم ۔ مبتدا ۔ الہ ۔ خبر ۔ واحد ۔ صفت ۔ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں ۔ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں ۔ میں تو تمہارے ہی جیسا ایک بشر ہوں ۔

۱۰ فاستقیموا ۔ فعل ۔ الیہ ۔ متعلق ۔ واستغفروہ ۔ معطوف ۔ ویل ۔ مبتدا ۔ للمشرکین ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ پس تم اسی کی طرف سیدھے ہو جاؤ ۔ اور اسی سے بخشش مانگو ۔ اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے ۔ پس تم اسی کی طرف سیدھے ہو جاؤ ۔ اور اسی سے بخشش مانگو ۔ اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے ۔ پس تم اسی کی طرف سیدھے ہو جاؤ ۔ اور اسی سے بخشش مانگو ۔ اور مشرکوں کے لیے ہلاکت ہے ۔

۱۱ الذین ۔ موصول ۔ لا یؤتون ۔ فعل ۔ الزکوۃ ۔ مفعول ۔ وھم ۔ مبتدا ۔ بالاخرۃ ۔ متعلق ۔ ھم ۔ مبتدا ۔ کافرون ۔ خبر ۔ جملہ اسمیہ ۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۔

۱۲ ان ۔ الذین ۔ موصول ۔ امنوا ۔ فعل ۔ وعملوا ۔ معطوف ۔ الصلحت ۔ مفعول ۔ لھم ۔ مبتدا ۔ اجر ۔ خبر ۔ غیر ۔ صفت ۔ ممنون ۔ صفت ۔ جو لوگ ایمان لائے ۔ اور نیک عمل کیے ۔ ان کے لیے اجر ہے ۔ جو لوگ ایمان لائے ۔ اور نیک عمل کیے ۔ ان کے لیے اجر ہے ۔ جو لوگ ایمان لائے ۔ اور نیک عمل کیے ۔ ان کے لیے اجر ہے ۔

مون ۔ قرآن ۔ ف ۔ پھر کہتے ہیں ۔ یہاں ۔ زکوٰۃ ۔ کے لفظ کو لیا ہے ۔ زکوٰۃ کے معنی تھے ۔

فتح الرحمٰن ۔ صلہ ۔ یعنی ۔ خود ۔

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝٨ قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ
بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا
وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ
سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ
دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ
اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ ۝١١ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ
اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
وَحِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝١٢ فَاِنْ
اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ
وَثَمُوْدَ ۝١٣ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ

منزل ٤

ع ١٥

ف۸ قانہ صل الایۃ ۔ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور بعد ذکر معاد کے ذکر مبدء کا اور جمع کی ضمیر باعتبار معنی من کے ہے اور غیر ممنون بے کاٹے ہوئے یا بے احسان جتائے ہوئے یا بے گھٹے ہوئے ف۹ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ندا کافروں کو ہے ان کی کم عقلی پر تعجب دلانے کو اور ان کی بیوقوفی اور جہالت ظاہر کرنے کو اور ان کے انکار پر ملامت کرنے کو اور ان کے شرک کو دو دن میں زمین کے پیدا کرنے سے اور اس کے بعد آسمان کے پیدا کرنے سے اور اس کے بعد زمین کے بچھانے سے اور اس کے بعد آسمان کے پیدا کرنے سے اور اس کے بعد زمین کے بچھانے سے اور اس کے بعد آسمان کے پیدا کرنے سے ف۱۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۱۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۱۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۱۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۱۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۱۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۱۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۱۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۱۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۱۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۲۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۲۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۲۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۲۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۲۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۲۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۲۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۲۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۲۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۲۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۳۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۳۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۳۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۳۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۳۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۳۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۳۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۳۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۳۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۳۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۴۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۴۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۴۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۴۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۴۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۴۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۴۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۴۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۴۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۴۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۵۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۵۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۵۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۵۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۵۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۵۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۵۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۵۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۵۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۵۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۶۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۶۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۶۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۶۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۶۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۶۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۶۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۶۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۶۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۶۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۷۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۷۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۷۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۷۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۷۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۷۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۷۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۷۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۷۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۷۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۸۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۸۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۸۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۸۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۸۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۸۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۸۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۸۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۸۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۸۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۹۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۹۱ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۹۲ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۹۳ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۹۴ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۹۵ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۹۶ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۹۷ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۹۸ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے ف۹۹ یہ ترغیب ہے بعد ترہیب کے اور ترغیب دلانے سے ہے ف۱۰۰ یہ ترہیب ہے بعد ترغیب کے اور ترہیب دلانے سے ہے

عون ف۱ حٰمٓ اس کی تفسیر گزر چکی ہے ف۲ یعنی زمین کی پیدائش اور اس کے پہاڑ اور دریا اور درخت سب روح زمین کی خوراک ہے پھر آسمان بنانا اور اس کا محفوظ ہونا سب اس کی قدرت کے اثر ہیں ف۳ یعنی اگر یہ لوگ حق سے منہ پھیریں تو آپ فرما دیں کہ میں تم کو ایسے عذاب سے ڈراتا ہوں جیسا عذاب عاد اور ثمود پر آیا تھا ف۴ یعنی ان کے پاس رسول آئے اور انہوں نے ان کو ڈرایا اور سمجھایا

سورۃ الرحمٰن ف۱ اس سورت کی تفسیر گزر چکی ہے

یا انفرادی ایک ایک اپنا وفد بھیجا اور جس قبیلہ یا علاقہ سے آئے وہیں سے یہ اعراض اور عدم قبول کے کنایات اور اس کی تشریحات ہیں۔ خاتمہ تفسیر ہذا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تسلی دی ہے کہ آپ کی بات کو کوئی نہیں مانتا تو آپ کو رنج نہ ہو۔ ہم تو ان کی ہر کرتوت سے واقف ہیں۔ ہم ان کو ان کے کئے کی سزا دیں گے۔ ہم تو ان کی ہر بات سے واقف ہیں۔ آپ کا کام صرف یہ ہے کہ ان کو ڈرا دیں۔ ہم نے آپ کو ان کی ہدایت کا ذمہ دار نہیں بنایا۔ آپ کا کام صرف ڈرانا ہے۔ ہدایت دینا ہمارا کام ہے۔ ہم نے ہر قوم کے لئے ہادی بھیجے ہیں۔ ان کی ہدایت کے لئے ہم نے ہر قوم کو ان کی زبان میں ہدایت دی

کیا آپ نے قادیانی مقلدین کے ساتھ شرکت اور قربانی کی اجازت دی ہے جو بہت کچھ ہم رفاقت اور ہمدردی کا مستحق ہے اور کیا آپ نے ان کے ساتھ نماز پڑھنے کی اجازت دی

فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿١٩﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٢٠﴾
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا
اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ
إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٢١﴾ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن
ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢٢﴾ وَ
ذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ
فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٢٣﴾ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿٢٤﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

وان جب وہ شیاطین خدا کے کفار و مشرکین کو روز قیامت کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا۔ تو عنصر کے کفار سے پہلے روک دیا جائے گا۔ تاکہ سب مجتمع ہو جائیں۔ عاقل تفاوت والسنة بلیس اولیھم علی احذھم حتی یجتمعوا اولین ۱۲ اس ۔ ۱۲

ملے حتی اذا جاء وھا۔ جب تم تمام مشرکین جہنم کے دروازے پر پہنچ جائیں گے تو کہیں گے کہ ہائے افسوس کہ ہم نے خدا کو نہیں پہچانا۔ اور اس کے رسولوں کی تکذیب کی۔ اور اس کے گناہ کو معمولی چیز سمجھ کر عمل نہیں کئے تھے۔ اس وقت ان کے کان آنکھیں اور جلدیں ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اور وہ اپنے کانوں آنکھوں اور جلدوں پر ناراض ہوں گے۔ اور ان سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ تو وہ جواب دیں گے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے گویائی عطا فرمائی ہے۔ اور اسی نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی ہے۔ اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا۔ اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ تم دنیا میں اس بات سے ڈرتے نہیں تھے کہ تمہارے کان آنکھیں اور جلدیں تمہارے خلاف گواہی دیں گی۔ تم تو یہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ بہت سی باتوں کو نہیں جانتا۔ تمہارا یہ گمان جو تم نے اپنے رب کے ساتھ کیا تھا اس نے تمہیں ہلاک کر دیا۔ پھر تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں تو آگ ہی ان کا ٹھکانہ ہے۔ اور اگر یہ عتاب دور کرنا چاہیں تو ان کو کوئی دور کرنے والا نہیں۔ ۱۲ منہ

ملے وقیضنا لھم قرناء۔ ہم نے ان کافروں پر شیطان قرین مقرر کر دیئے تھے۔ جو ان کے اگلے پچھلے سب کاموں کو ان کی نظر میں اچھا کر کے دکھاتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کے ساتھی جن و انس جو پہلے گزر چکے تھے ان کے ساتھ یہ بھی عذاب الٰہی میں مبتلا ہو کر رہے۔ بیشک یہ لوگ بڑے خسارہ میں تھے۔ ۱۲ منہ

ملے وقال الذین کفروا۔ کافر کہیں گے کہ ہم نے قرآن کی طاقت کو کمزور کرنے کی بڑی کوشش کی تھی۔ مگر ہم کامیاب نہ ہو سکے۔ اس لئے ہم نے یہ تدبیر کی تھی کہ قرآن کے پڑھنے والوں کو ڈرا دھمکا کر اور لالچ دے کر اس سے روک دیں۔ اور اس کی تلاوت کے وقت شور مچا دیں۔ تاکہ لوگ اس کو نہ سن سکیں۔ ۱۲ منہ

ملے ان الذین قالوا ربنا اللہ۔ جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھی تھے۔ اور آخرت میں بھی ساتھی ہیں۔ تمہارے لئے جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو۔ اور ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو۔ یہ مہمانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ ۱۲ منہ

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ
لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا
شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝
ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ
جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنِنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ۝ اِنَّ
الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

ملے ما یلفظ من قول۔ کافر جو کچھ بولتا ہے اس کو اس کے فرشتے لکھتے ہیں۔ اور اس کے اعضاء بھی اس کے خلاف گواہی دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ

ملے ان الذین قالوا ربنا اللہ۔ جن لوگوں نے اقرار کیا کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ اور اس جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے ساتھی تھے۔ اور آخرت میں بھی ساتھی ہیں۔ تمہارے لئے جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تم چاہو۔ اور ہر وہ چیز ہے جو تم مانگو۔ یہ مہمانی ہے بخشنے والے مہربان کی طرف سے۔ ۱۲ منہ

موضح قرآن ف۱ یعنی ان شیطانوں کو ہم نے ان کے پاس بھیجا کہ ان کے دل میں برے خیال ڈالیں۔ اور ان کے برے کاموں کو ان کی نظر میں بھلا کر دکھائیں۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی دوسرا مضمون کہ شیاطین مقرر ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ

اس عالم الغیب والشہادۃ کے بارے میں تمہارے ہی گمان نے اکثر دوسروں سے مجھے جدا کیا ہوا ہے۔ تم کو خدا ہر برا کرے۔ اس خیال سے تم کتنوں میں مبتلا رہے اور دین و دنیا میں تمہارا نقصان ہوا۔ فان یصبروا فالنار مثوی لھم وان یستعتبوا فما ھم من المعتبین۔ پھر اگر صبر کریں تو جہنم ان کا ٹھکانا ہے اور اگر عتاب فرمائے کریں اور معذرت کریں تو بھی ان کا کوئی عذر نہ قبول ہوگا۔ پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس سے اب ان کے لئے کوئی مفر نہیں۔

ع ۲ وقیضنا لھم قرناء فزینوا لھم ما بین ایدیھم وما خلفھم الخ۔ دوسرے شکوے کی تمہید ہے اور اس سورت کا مقصودی مقام ہے، سورہ کا موضوع کہ کفر کی دعوت پر قرآن اور مخلصین دار و مدار رکھتا ہے، اس آیت میں اس کو اجمالی انداز میں بیان کیا ہے۔ مخلصین سے کہہ کر کہتے ہیں کہ مصائب و حاجات میں اللہ کے سوا کسی کی مدد پکارو، اس لئے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و مختار اور کارساز نہیں۔ حالانکہ تم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اور غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کے نام پر نذر و منت مانے اور وہ مصیبت سے چھوٹ جائے۔ نیز بعض اوقات پیر و مرشد اور بزرگان دین سے مصیبتوں کو دور کرنا اب بھی سنتے ہیں یا کسی بیمار کی بیمار داری میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ طفت لیلتین فلم اجدہ (میں دو رات اس کے پاس رہا) اس لئے آتی ہے کہ تم سے پہلا انہیں یا ہماری نذر و دعا میں قصور رہا ہے۔ اور بعض وعظ و پکارنے والے کے سامنے حاضر ہو کر اس کی مدد بھی کرتے ہیں تو اس کا ارشاد اور فیصلہ ایسے خدا کی اور ماننے والے کے لئے مضر مرجوح ہو چکے ہیں اور ان کے دلوں پر مہر ہو چکا ہے ثابت ہو چکے ہیں۔ اس لئے ان میں مبتلا کر دیئے جاتے ہیں جو مرتبہ طریقت سے ایسی گری ہوئی حالت کو پہنچ رہتے ہیں، اور کفر و شرک و بدعت کو اچھا سمجھتے ہیں، اور ان کی نظروں میں ان کی اور ترقیب ضرورت پیدا کرتے ہیں وہ خود ہی ہر قسم کی شیطانی سے زبان کو تکلیف پہنچاتے ہیں اب وہ خود اللہ کو پکارتا ہے، قرآن سے جھوٹ دیتے ہیں، کبھی بزرگان دین اور اولیاء کرام کی تصویروں میں متمثل ہو کر خواب میں یا بیداری میں سامنے آ کر گمراہ کرتے ہیں، اور شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ مسلط علیھم قرناء فزینوا لھم ما بین ایدیھم وما خلفھم (ماکس وھؤلاء الخ ما ھمن بین ایدینا لیس ومن الناس ایضا (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۴، الف) لفتنا وذکا الجمہ نظیر (من الشیاطین حتی اضلوھم (معالم وخازن ج ۴ ص ۱۱۰) ولا یخفی ان المستفیض بخلق خلق لقضی حاجتہ وتعلم طبیعتہ۔ فان ذلک ابتلاء وقضاء

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾
وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ
صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي
الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾
وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا

منا من وجل۔ ومثل بتمثل الشیطان للمستفیض فی صورۃ الذی استغاث بہ۔ فیقبل الی ذلک کرامۃ لمن استغاث بہ، فیھلک بھذہ

موضح قرآن ف فرشتے اترتے ہیں حشر کے دن ہوں گے کہ اپنا نگہبان و مددگار ہو گا۔ یا مرنے کے وقت اترتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ف برابر ہیں جنکی برائی کی گئی اور برائی کرنے والے کہ کوئی سخت کلام ایک بار سنا کر مقابلہ کرے تو اس کے مقابلہ کو دوسرا اس سے بہتر بات کہہ کر چپ ہو جاتے ہیں۔ جیسے دوست اگر جواب میں برا بھلا کہے تو دشمن چپ ہو جاتا ہے۔ اگر دشمن سے بھی کہتے یا نیکی سے پیش آتے ف ایسی بھی ہے (فتنہ) فقرہ ۳۔ سے تو یہ شیطان کا دخل ہے اور

اياهو شيطان اعتله۔ واغوا۔ وزين لهم اعمالهم ۔ وقالت كه يتكلما الشيطان في الاصنام او يخيل حتى مفا الاقتصر (روح ج ۲۰ ص ۲۶) ۔ اي فحسنوا لهم ۔ وسوسي لهم طريق ذكر لهم فتن لهم ۔ ومن بعض ظن وذكر لهم فتن لهم له شيطانا فجعل له قرين ۔ وانهم لهم ليصدونهم عن السبيل ۔ يلجسون انفسهم ويظنون ۔ وانهم محرف مع كسيح شباب ۔ ان سوء رائي عمل اعمالهم ۔ فرات ہے کہ جب شیطان کسی کو گمراہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی مدد کرتے ہیں اس کی راہ چلتا ہے۔ نگاہ دوڑ کر اپنے منصوبہ نہ ہو جاتے ۔ عادت دوڑی کہ لیتا ہے ۔ جو زبان نام اتی ۔ بر جان انسان بر گذشتہ مگذرد بر ایمان سلمان

۲۲ ما بین ایدیهم ۔ یہ کنایہ ہے ان کی عاقبت سے یعنی جو کچھ یہ مشرکین کہہ رہے ہیں عرب سے گزر کر ہر زمانہ میں ہوں گے اور انہیں شرک کی حرمت کا عہد بتاتے ہیں مثال ۔ القصیدۃ ۔ قدس سرہ یا اس سے دنیا کی اور آخرت کی امور مراد ہیں یعنی شیاطین ان کو آباء شہوات اور تلذیب محبت پر آمادہ کرتے ہیں (مظہری) وقیل معناہ الفعل ۔ فی ایھی تین ہے ۔ یا مضاف مقدر ہے ای فی جلۃ (صحیح راغب) (قرطبی) ان مشرکین کو پہلے اس سے پہلے جو واقعے ہیں ہے ہو گا کو فوت کر چکی ہیں ان سب پر حساب آخر کا انعقاد ثابت ہو چکا ہے یہ مشرکین دنیا میں بھی خائب و خاسر ہے گے اب مقبل ناکامیوں سے دوچار ہوں گے اور آخرت میں بھی ناکام و نامراد رہیں گے ۔ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔

۲۵ وقال الذین (الآیۃ) یہ وہ سوال کرنے کی بے ادبی ہے جو علی سبیل التردد سے اس میں کہ کیا تھا کہ وہ خود اعتراض کرتے ہیں اور رسول ﷺ پر طعن کرتے ہیں ۔ یہاں فرمایا کہ یہ کفار ہیں ۔ دوسرے لوگوں کو بھی قرآن سننے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس سے بچنے کی طرف توجہ نہ دو ۔ تاکہ تم پڑھنے والے پر غالب آ جاؤ ۔ اور اس کو سمجھ نہ آئے ۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا اعتراضات اور بیہودہ اعتراضات سے مقابلہ کرو ۔ تاکہ قرآن کی طرف لوگوں کے دل مائل نہ ہو سکیں اور قرآن غالب ہو جائے (کذا فی الروح) وبالجملہ اغلبت اوا فعلوا ھذا ۔ لعلکم تغلبون ۔ تحملون علی قراءتہ ۔ وقیل اغلبوا فیہ بالھجو ۔ لعلکم تغلبون محمدا علی قراءتہ ۔ وقیل الغو فیہ ۔ لعلکم تغلبون علی القراءۃ (بیضاوی) قال ابن العالیۃ وابن عباس ۔ ایضا کفروا فیہ وھجوہ لعلکم تغلبون محمدا علی قراءتہ ۔ وقیل الغو فیہ ۔ لعلکم تغلبون علی القراءۃ (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۶)

۲۸ فلنذیقن الذین ۔ الکفر کی سزا کے بعد تعریف فرمائی ہے ۔ حکم فرمایا کہ مشرکین کو شدید ترین عذاب کا مزہ چکھائیں گے ۔ اور ان کے بدترین اعمال (کفر و شرک) کی ان کو سخت ترین سزا دیں گے ۔ ذالک جزاء ۔ مذکور بالا سخت ترین سزا کی ۔ الخلود ہے ۔ جزاء ۔ نجا نصب اور اختار جزاء کا عطف بیان (مدارک و مظہری) اللہ کے دشمنوں کی یہ ابدی سزا ہے ۔ وآں ۔ اس دن وہ ہمیشہ رہیں گے یا اس جہنم کی جلد ۔ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے ۲۹ وقال الذین (الآیۃ) یہ آیت مشرکین جہنم کی ان گمراہ کن پیروں اور ان کے تعصبی لوگوں کے بارے میں ہے جو اس لئے دوزخ میں ڈالے جائیں گے کہ انہوں نے ہمیں گمراہ کیا ۔ ہمارے پروردگار ! ہمارا بھی وہ دشمن جن اور شیاطین انس گمراہ کرنے والے

موضح قرآن ف یعنی یہ کیا چیز ہیں اور ان کا ظہور کیا چیز ہے۔

مِنۡ بَیۡنِ یَدَیۡہِ وَلَا مِنۡ خَلۡفِہٖ ؕ تَنۡزِیۡلٌ مِّنۡ حَکِیۡمٍ
حَمِیۡدٍ ﴿۴۳﴾ مَا یُقَالُ لَکَ اِلَّا مَا قَدۡ قِیۡلَ لِلرُّسُلِ مِنۡ
قَبۡلِکَ ؕ اِنَّ رَبَّکَ لَذُوۡ مَغۡفِرَۃٍ وَّ ذُوۡ عِقَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۴۴﴾
وَ لَوۡ جَعَلۡنٰہُ قُرۡاٰنًا اَعۡجَمِیًّا لَّقَالُوۡا لَوۡ لَا فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ ؕ
ءَاَعۡجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلۡ ہُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ہُدًی وَّ
شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرٌ وَّ
ہُوَ عَلَیۡہِمۡ عَمًی ؕ اُولٰٓئِکَ یُنَادَوۡنَ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ ﴿۴۵﴾
وَ لَقَدۡ اٰتَیۡنَا مُوۡسَی الۡکِتٰبَ فَاخۡتُلِفَ فِیۡہِ ؕ وَ لَوۡ لَا کَلِمَۃٌ
سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّکَ لَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ ؕ وَ اِنَّہُمۡ لَفِیۡ شَکٍّ
مِّنۡہُ مُرِیۡبٍ ﴿۴۶﴾ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ
اَسَآءَ فَعَلَیۡہَا ؕ وَ مَا رَبُّکَ بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ ﴿۴۷﴾

مبدل

من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ﴿۴۳﴾ ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم ﴿۴۴﴾ ولو جعلنہ قرانا اعجمیا لقالوا لولا فصلت ایتہ ءاعجمی وعربی قل ہو للذین امنوا ہدی وشفآء والذین لا یؤمنون فی اذانہم وقر وہو علیہم عمی اولئک ینادون من مکان بعید ﴿۴۵﴾ ولقد اتینا موسی الکتب فاختلف فیہ ولولا کلمۃ سبقت من ربک لقضی بینہم وانہم لفی شک منہ مریب ﴿۴۶﴾ من عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا وما ربک بظلام للعبید ﴿۴۷﴾

ہیں، جسے حاصل اللہ علیہ وسلم اپنے جانب کی دلیل اور صحیح شخص ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جبکہ اس شخص سے بھی کئی قابل بہتر اور بڑے ہوتے ہیں جو قرآن پر ایمان تعالیٰ کی آیات سے روگردانی کرتے ہیں اور اللہ خاتمہ کا فیصلہ ہی فرما دیا ہوا ہے (۲) استفہام انکاری ہے یعنی اس سے بہتر کوئی نہیں۔ ھو سوء من ضل عن طریق الحق وسلوکہ مسالک الضلال (مدارک ج ۳ ص ۳۰۱) ۳۴ تفسیر نعمۃ ۱۲ تفسیر حقانی، خلق اور بخلق باریتعالیٰ ہیں۔ حسنۃ: خلق اور آیۃ الطائفۃ (قرطبی ص ۳۹۱ ج ۱۶) شخص (بیضاوی) یہ کافی اور یہ کافی ہے یعنی ۳۴ آپ ۱۲ اس سے ہر قول، فعل، حال اور

موضح قرآن ۷ یہ آیات اور ما بعد کی آیات پر مشتمل ہے ۷ بات وہی نکلی کہ فیصلہ بے آخرت میں۔

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَٰتٍ
اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے علم قیامت کا اور نہیں نکلتا کوئی پھل
مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ
اس کے غلافوں سے اور نہ حمل رکھتی کوئی مادہ اور نہ جنتی مگر اس کے علم سے
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي قَالُوا آذَنَّاكَ مَا
اور جس دن پکارے گا ان کو کہاں ہیں میرے شریک کہیں گے ہم نے تجھ کو خبر کر دی ہے
مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿٤٧﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن
ہم میں سے کوئی گواہ اور گم ہو گئے ان سے جو کچھ پہلے پوجتے تھے
قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿٤٨﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ
اور سمجھ لیں گے کہ ان کو کہیں پناہ نہیں ہے آدمی
مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿٤٩﴾ وَ
نہیں تھکتا بھلائی مانگتے اور اگر پہنچے اس کو برائی تو ناامید ہو جاتا ہے بہت
لَئِنْ أَذَقْنَٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي
اور اگر ہم چکھائیں اس کو مہربانی اپنی سے پیچھے تکلیف کے جو پہنچی تھی اس کو تو کہے گا یہ میرا ہے
وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ
اور میں نہیں سمجھتا کہ قیامت ہوگی اور اگر میں پھیرا جاؤں
إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ
اپنے رب کی طرف تو میرے لئے اس کے ہاں بھلائی ہے سو ہم جتا دیں گے کافروں کو
كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٠﴾
جو کچھ انہوں نے کیا اور ہم چکھائیں گے ان کو عذاب سخت
وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا

ع ۶

صرف الشیطان علیہا وحیث یہ عن الہدی فاخواض علی ھوی وتمادی بالغفلۃ، ای حتی شرع فی جلب ما یضرہ ۱۲، منہ۔ (تا)

یعنی کل علم متعلق بہ یوم قیامت اللہ ہی کو دیا گیا ہے جیسے انبیاء کو دلیل کہ وہ وقت بھی ان پر ظاہر کر دیا جاتا ہے مگر یہ علم ان کو نہیں دیا گیا۔ اس میں یہود کا رد ہے جو کہتے تھے کہ آپ کو قیامت کا علم نہیں ہے۔ (تا)

یعنی جب کفار کو عذاب ہوگا تو اپنے معبودوں کو پکاریں گے کہ ہم نے تو تم کو خبر کر دی تھی کہ ہم میں سے کوئی گواہ نہیں دیتا کہ تم نے ہم کو عبادت کرنے کا حکم دیا تھا۔ (تا)

یعنی جو کچھ پہلے پوجتے تھے اب ان کا پتہ نہیں ہے۔ (تا)

یعنی جب ان کو عذاب ہوگا تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ ہم کو کہیں پناہ نہیں ہے۔ (تا)

یعنی مال و اولاد کی زیادتی دیکھ کر کہتا ہے کہ میں اس کا مستحق ہوں اور اللہ کی نعمت کو اپنی لیاقت سے سمجھتا ہے۔ (تا)

یعنی اگر کبھی مرنے کے بعد پھر اٹھنا ہوا تو وہاں بھی میرا ہی حال اچھا ہوگا۔ (تا)

یعنی اگر قیامت ہو بھی تو میرا کچھ نہیں بگڑتا۔ (تا)

یعنی اگر میں اپنے رب کی طرف پھیرا جاؤں تو وہاں بھی میرا ہی حال اچھا ہوگا۔ (تا)

یعنی ہم ان کو ان کے برے کام جتا دیں گے اور ان کو سزا دیں گے۔ (تا)

یعنی جب ہم انسان کو دنیا کی نعمت دیتے ہیں تو وہ ہم سے منہ پھیر لیتا ہے اور ہماری یاد سے غافل ہو جاتا ہے۔ (تا)

وہ تمہارے کہنے پر ایمان لے آئیں گے۔ ۱۲ منہ۔ یعنی ان کی قوت کا مدار ہر جادو پر ہے اور کوئی چیز ان کی قدرت سے باہر نہیں۔ دنیا میں ہر گروہ کا اس کی مدت کے گذشتہ لوگ اس بات پر بہت جلد ہنسی کرنے اور استہزاء کرنے کا ایک ذریعہ قرار پا جاتے ہیں۔

۱۱۱ ان الذین یدعون من دون اللہ۔ ذکر۔ یہ (حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب (رسول اول) کے بعد (ان) تکوینیات۔ سے بطور تنزل ہے۔ یعنی اگر ان سے (خدا) کی (بھی) کسی کو معبود سمجھ کر پکارا ہے جو تمہارے بتوں میں کچھ بھی نہیں (کہ) جس کو (کسی) حاجت (کے) برلانے کے لئے (ان پر) بلا سکتے ہیں (وہ) ہرگز (بھی) ان کی (پکار) نہیں سنتے (اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو) قبول نہیں کر سکتے (اور) اگر (بالفرض) قبول بھی کر لیں تو (بھی) ان کے (کام) نہیں آ سکتے (یعنی) قیامت کے دن (تو) وہ (بتوں) کی (اپنے پجاریوں سے) صاف بیزاری کر دیں گے (اور) کوئی (بھی) تجھ کو (اس) سچی خبر (کی مانند) نہیں بتلا سکتا۔

۱۱۲ وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا۔ یہ تسلیہ ہے۔ ایذا کا معادل (ایذا) عداوۃ۔ الذکر۔ قرآن (مراد ہے) یعنی ترک قرآن (یہ) ان کی (سزا) جو (قرآن) پر عمل (اور) یقین نہیں کرتے (وہ) کچھ (ہی) نہیں (بلکہ) ایک (کتاب) بناوٹی (ہے) اور (ہم) نے (تو) قرآن (ایسا) کتاب (بنایا ہے جس) میں (ہر) طرح (کی) مضبوطی (ہے) اور (ہم) نے (ہی) اس (کتاب) کو (ہر) باطل (سے) محفوظ رکھنے (کا) ذمہ (لیا

مسّه الشر فذو دعاء عريض ﴿٥١﴾ قل أرءيتم إن
كان من عند الله ثم كفرتم به من أضل ممن هو
في شقاق بعيد ﴿٥٢﴾ سنريهم ءايتنا في الآفاق وفي
أنفسهم حتى يتبين لهم أنه الحق أولم يكف
بربك أنه على كل شيء شهيد ﴿٥٣﴾ ألا إنهم في مرية
من لقاء ربهم ألا إنه بكل شيء محيط ﴿٥٤﴾
سورة الشورى مكية وهي ثلث وخمسون وخمس ركوعاتها
بسم الله الرحمن الرحيم
حم ﴿١﴾ عسق ﴿٢﴾ كذلك يوحي إليك وإلى الذين
من قبلك الله العزيز الحكيم ﴿٣﴾ له ما في السموت
وما في الأرض وهو العلي العظيم ﴿٤﴾ تكاد السموت

ع ۱

معین

سورۃ شوریٰ مکی ہے اس میں ۵۳ آیتیں اور پانچ رکوع ہیں۔

مسّه الشر فذو دعاء عريض ﴿۵۱﴾ اس کا فاعل انسان ہے۔ یہ جنس انسان کی طرف راجع ہے۔ عریض دعا کی صفت ہے۔ یعنی جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو بہت لمبی چوڑی دعائیں مانگتا ہے۔ اور اس کی تکلیف دور ہونے کا نام نہیں لیتا۔ یہ انسان کی عام عادت ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر انسان ہر وقت ایسا ہی کرتا ہے۔ بعض انسان ایسے بھی ہیں جو تکلیف کے وقت صبر کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو تکلیف کے وقت بھی شکر کرتے ہیں۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو تکلیف کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے۔ اور بعض ایسے بھی ہیں جو تکلیف کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتے ہیں

مسئلہ واذا انصت۔ یہ انسان کی فطرت کا سوال ہے۔ جب ہر طرف سے دنیا میں انعام و راحت سے نوازے جانے پر شکر ادا کرنے کے بجائے، دانستہ سے اعراض کرتا اور تکبر و غرور سے اترا تا ہے۔ یعنی اس حال پر بھی کہ نہیں، وہ مستحق۔ ہم اور راحت کے بعد اگر ہم کو تکلیف پہنچائیں تو ہم کو مایوس اور بھول جاتا ہے۔ اور اگر تو کہہ دے کہ دیکھو کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہے پھر تم نے اس کا انکار کیا تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو ایسی جگہ ہے کہ بہت دور کی مخالفت میں پڑا ہوا ہے۔ (دعا) فذو دعاء عریض۔ (عنکبوت ۴) مسئلہ قال اس آیت سے ۔ الآیہ۔ یہ آیت جادو کی مشکلوں سے متعلق ہے اور جواب میں دعا کرنا ہے۔ اسی طرح جب کسی کو دعا دینی ہو تو یہ کہنا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے لیکن تو یہ کہنا کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو اور دوسرا کہے کہ وعلیکم بھی کہنا اور تو اس سے انکار کرے اور اس کے جواب میں یہ کہے کہ تم پر اللہ کی رحمت ہو یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ اسی طرح جب کسی کو دعا دینی ہو

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورہ حٰمٓ السجدۃ

محسوس یا نامحسوس ہر امر میں مدد کرنا اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو مدد پکارنا۔ اس پر شبہ ہو سکتا تھا کہ یہ کیونکر معلوم ہوا کہ غیر اللہ کو پکارنے سے بعض اوقات انسان مصائب سے بچ جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات ہی کیوں نہ پکارا جائے وہ عذاب نہ ہٹا سکے گا۔ اس کو دفع کرتے ہیں قولہ تعالیٰ سے اس کا جواب دیا گیا۔ وقیضنا لھم قرناء الآیۃ اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ سب شیاطین کی کارستانی ہے جو انسان پر مسلط ہیں اس تسلط میں ان کا بھی ہاتھ ہے کہ انہوں نے ان کو گمراہ کر رکھا ہے۔

بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مصیبت نہ ہو انسان دفع مصیبت کے لئے، پختہ یا ناپختہ شدہ پر برا مرتبہ کو پکارتا ہے۔ ترشیطین اس کی تمکین میں مشغول ہو کر بالکل آجلہ ہی اور آئندہ مصیبت سے بچا لیتے ہیں، وہ آدمی سمجھتا ہے کہ یہ سچ مچ اس کا برا مرتبہ سرکار اس کی مدد کر گیا ہے حالانکہ وہ شیطان تھا۔ اس کو شرک جو مصیبت سے بچ کر ہوتا ہے کے بچانے کی بھی ہیں بھی اس کا بچانا ہوتا تھا، جیسا کہ آیت میں فرمایا ہے۔ وکذلک ما یستفیہ الوجل شیعتہ الی عالیت۔ الآیۃ نے فی مصیرۃ ذلک الشیخ و مدد مخلصیہ انہ کما یکون اغواء الشیطان ہذا یکون ایضا بالشیخ بحذف الجار۔ ..... وقولہ فھذا ان ذلک الذی تشاء اغما ھو الشیطان۔ الخ بحذف المضاف انتہی (ملخصا من روح المعانی ص ۱۶۲)

ممکن ہے کہ ضمیر ہم راجع ہو کفار کی طرف جیسا کہ ابن کثیر نے اختیار کیا ہے۔ وقد یحتمل ان الشیطان استحلیہ فی مصیرۃ الذی ھو استیلاء علیہ۔ فیظن ان ذلک کرامۃ لہ۔ شیخ: ھذہ جاءت اغما ھو شیطان اضلہ (روح المعانی ص ۱۶۲ و ص ۳۰ الطبعۃ الثانیۃ ج ۶ ص ۱۲۱)

اللہ والے انبیاء بھی ہوتے ہیں کہ کوئی ان سے بے ضابطہ کرامات چاہتا ہے جو شیطان اس کے کام کو دشمنی آواز اور دیکھ کر اس کے ہیرے کے کانوں میں ڈالتا رہتا ہے۔ اس کا پہلے دھوکہ کھا جاتا ہے کہ اس نے اتنا مخالفت سے اپنے مرید کی بات نہیں مانی ہے اور جب پیر اس کی بھلائی چاہتا ہے، اس کی مصیبت کو ٹالنے کے لئے کوئی تدبیر کرتا ہے تو شیطان اس کے کام کو اس کی نیاز کے خلاف ڈالتا ہے۔ مرید کے کانوں میں ڈالتا رہتا ہے جس سے وہ کچھ چاہتا ہے کہ اس کے پیر پر شبہ سے اس کی بھلائی نہ کرا سکے اور اس طرح دونوں پر برباد اور ویران کر دیتا ہے۔ رہتے ہیں چاہئے ۱۲ امین تیسیر لکھتے ہیں۔ وقارن یکون ذا بعد فی الضلالۃ (دھلان) ہ یا حسین ای ھؤلاء قیض لھم ذلک الکافر فی الدنیا و یحمل ھذا الکافر علی الکفر و یقال ھذا الشیطان۔ حتی یکون ذا بعد فی الضلالۃ۔ حتی الاخری یجب ۶ منہ ان الشیطان یقدر لیشیر اشارۃ یفہم بھا ذلک المکروہ فیأتی ملکی مثل ذلک العقوبۃ و نحن نظن ذلک الشخص بذلک الشیخ نفسہ و ھو الذی یجابہ۔ (ھذہ الذی فعل ذلک) اخرجان بن منصور عن مجاہد (در منثور ص ۹)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں بعض لوگوں کو صرف کو زمانی رحمی ہے اور بعض اوقات آدمی بھی نظر آتا ہے جو خلاف شریعت بات کہتا ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کوئی ولی اللہ تھا۔ حالانکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔ فی ھؤلاء من یسمع خطابا و یری من یأمر بعض ما یأمر بہ و یکون فی ذلک خطاب من الشیطان و یکون ذلک الذی یخاطبہ الشیطان و ھو یحسب انہ من (ولیا) اللہ من رجال الغیب (الفرقان ص ۵۰)

بعض اوقات شیطان انسانی شکل میں نمودار ہو کر لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے یا خوش کرنے کے لئے کہتا ہے کہ فلاں بزرگ نے مجھ کو بھیجا ہے یعنی بزرگوں کی صورت بنا کر آتا ہے جیسا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کی بڑی مفید و نیز طرح لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آئے ہیں۔ اور یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ قالوا ھذا الخضر ھذا ھو الیاس وھذا ھو ابوبکر وھذا ھو الشیخ عبدالقادر الجیلانی (روح المعانی ص ۱۶۲) وقال ابن عطیۃ ان الاشارۃ ذلک الی الاسکر ذلک فیہ (نسخۃ) الی خلط عقلہ۔ حیث اسرعوا فی ھذہ شیاطین تخطفت علی صور الکفار و الفی قلوبھم من بعد (ایضاً)

اس سے معلوم ہوا کہ خواہ مخواہ بعض آواز یا دیدار یا نداء غیب کی طرف منسوب اشکال و ہیئات سے جو غیر اللہ کی پکار پر مشتمل کی جاتی ہے، وہ عموماً سحر باطل ہوتے اور سب شیطانی اعمال ہیں کہ ذریعہ سے شیاطین انسان پر گمراہ کرتے اور ان کو شرک سکھاتے ہیں۔

۴۲ سُورۃ الشوریٰ

ربط سورۂ حٰمٓ اسمعیٰ پر ختم ہوئی۔ وہاں کہا گیا تھا کہ جواب میں زیادہ تر ان لوگوں کی روایت ہے جو آپ کی گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو معاملات میں پکارتا اور انکی مدد میں مشغول ہوجانا ہی نرا جواب ہوگا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ یہ سب غیر اللہ کی عبادت کی بدولت ہے۔ اور جواب کی یہ بیماری بندوں کی مشکلوں میں مشکل ہو کر سامنے آتے اور وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اب سورۂ شوریٰ میں ایک اور سرے سے شبہے کا جواب دیا جائے گا۔ یعنی مشرکین کہتے ہیں کہ اس کتاب سابقہ میں ایسی عبارتیں ملتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اللہ کو پکارنا نیکی کا ہوتا ہے، اس کا جواب دیا گیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی کتابوں میں یہ بات کبھی نہیں رہی کہ بجز اللہ کے اور کسی کو پکارا جائے اور نہ کبھی کسی نبی نے ایسا کہا ہے۔ ہاں نیک عبادت کے اعتبار میں عرف اسی کو پکارا جاتا ہے۔ جو بہت بڑا ہو۔ اس لئے انبیاء علیہم السلام پر بھی یہ لفظ بولا گیا ہے۔ مگر اس سے معبود ہونا کبھی ثابت نہیں ہوتا۔ اب اس کے خلاف کوئی چیز عقلی ہے جو کبھی سے تمہارے ذہن میں ہوگی اور وہ توحید ربوبیت اور الٰہیت اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے ہے۔ اس لئے اس کا جواب اس سورۃ میں دیا گیا ہے اور حٰمٓ عسٓقٓ کے حروف مقطعات کو ترکیب دے کر اسی طرح انبیاء کرام کی طرف بعد کے مفسد لوگوں نے کلمات کفر اس اور مشرکانہ باتیں منسوب کر دی ہیں جس سے اہل دین بری ہیں۔ (رحمہ) عیسائیوں نے کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود یہی تعلیم دے گئے ہیں۔ حاجات میں مجھے پکارا کرو۔ اس کا جواب سورۂ آل عمران رع ۶ میں دیا گیا۔ ان یخذلکم فلا الذی ینصرکم من بعدہ (آیت) اگر اللہ تمہاری مدد نہ کرے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے۔ اور فوق اللہ کے سوا کسی اور کو پکارنا کبھی نہیں ہوا۔ یہ تو ہمارے ذہن کی توجیہ ہے۔ ورنہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں قبل اور قرآن میں کوئی ایسی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ ان اعبدوا اللہ ربی وربکم (آیت) خدا کی عبادت کرو۔ جو میرا اور تمہارا رب ہے۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ اللہ کو اشرک کا بڑا کام ہے۔ مگر اس کا جواب حاصل ہے کہ خلق ان کو نظام کائنات میں کچھ نفع پہنچا رہی ہے۔ اسلئے یہ سورۃ آل عمران رع ۱۰ و ما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم من اھل القریٰ (آیت) اور ہم نے آپ سے پہلے بستیوں والوں میں سے مرد ہی بھیجے تھے جن پر وحی نازل کی تھی۔ ان میں بھی عورتوں کا ذکر نہیں ہے۔ ان جوابات کی تفصیل اپنے اپنے مقام پر گذر چکی ہے۔

خلاصہ اول تو سبعہ حروف اور اس کے بعد اس سے متعلق راویوں اور حدیثوں کے بارے میں آتا ہے۔ پھر حروف تہجی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف سے وحی کی گئی تھی کما قال الغیب اور کہا رازِ حروف صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے صرف اسی کو پکارا جائے اور دوسرا معبود انبیاء علیہم السلام کی اس متفق علیہ تعلیم کے خلاف ہو گا۔ ان کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ بدعتی اور گمراہ لوگ ہیں۔ پھر توحید ربوبیت الٰہیت کے لوگوں کے لئے قابل غور نہیں ہیں جس طرح گمراہ لوگوں کا آواز نکالنا گمراہ پیروں کے لئے قابل مذمت نہیں تھا پھر دونوں حدیثوں کے متعلق یہ بات ہوگی اور دعائیں دفع عذاب کے لئے ہیں۔ مگر علاج ہے۔ یہ سورت ہیں تفصیل دلائل عقلی و نقلی اور وحی

تفصیل

الٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔۔۔ کذلک یوحی الیک ۔۔۔ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ (ع ۱) انبیاء علیہم السلام کی طرف یہی وحی بھیجی گئی کہ اس سے سامعین جانیں اللہ تعالیٰ کی نظر اور اختیار اور کارسازی کے ۔ لہ ما فی السموت بتصرفون ۔۔۔ وھو الغفور الرحیم حد سے تجاوز کرنے والے بھی توبہ سے اللہ تعالیٰ کی آغوش رحمت میں آ جاتے ہیں۔ اور اہل توحید کیلئے خوب استغفار کرتے ہیں۔ والذین یحاجون فی اللہ (ع ۲) الآیۃ مشرکین ہر زمانہ کے توحید کے مخالف ہیں

وکذلک اوحینا الیک القرآن لتنذر ام القریٰ ومن حولھا وتنذر یوم الجمع لا ریب فیہ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر ولو شاء اللہ لجعلھم امۃ واحدۃ ولکن یدخل من یشاء فی رحمتہ والظلمون ما لھم من ولی ولا نصیر ام اتخذوا من دونہ اولیاء فاللہ ھو الولی وھو یحی الموتی وھو علی کل شیء قدیر وما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ ذلکم اللہ ربی علیہ توکلت والیہ انیب فاطر السموت والارض جعل لکم من انفسکم ازواجا ومن الانعام ازواجا یذرؤکم فیہ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر لہ مقالید السموت والارض یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر انہ بکل شیء علیم شرعنا لکم من الدین ما وصی بہ نوحا والذی اوحینا الیک وما وصینا بہ ابراھیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیہ کبر علی المشرکین ما تدعوھم الیہ اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب (ع ۳) تمام انبیاء علیہم السلام کو ایک ہی دین کا قائم کرنے اور تفرقہ کی تعلیم کرنے اور خود اللہ کی طرف سے دیکھنے کا حکم دیا گیا۔ تو ہم علیہ اللہ کی توحید سے متعلق محکم۔ وما تفرقوا الا من بعد ما جاءھم العلم کی سورت کے مرکزی

شبہ کا جواب ہے، شبہ یہ ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے، تو پھر کتب سابقہ میں ان کے خلوت کدہ سے ہمارے ہاں جو کتابیں دیا گیا کہ یہ جھگڑے باہمی پیشواؤں کی مخلوقت نے، انہوں نے مسئلہ توحید کو سمجھنے اور جاننے کے بعد ضد و ہٹ دھرمی کی وجہ سے توحید میں مختلف آراء و اقوال کا ہدیہ سیفت الخ، باقی سوال کا جواب ہے، الخ، اصل اور کرشن پر مقدم کیوں نہیں آتا جو توحید کا انکار کرتے ہیں۔ جواب دیا گیا کہ عذاب کی ایک وقت مقرر ہے اور وہ اپنے وقت پر آئے گا۔ ان الذین اور کفر یکتب۔ الخ اگر، کہ اور باقی علماء کے بعد جو لوگ نے اپنی تحریف کتابوں کو چھوڑ کر توحید کے بارے میں شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ فلعل بلغ ما تارک۔ و ضائق بہ صدرک ان پر چلا رہا تھا تو یہ ہیں۔ ان یقولوا لولا انزل علیہ کنز او جاء معہ ملک

يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
پھٹ پڑیں اوپر سے اور فرشتے پاکی بیان کرتے ساتھ تعریف

وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ
اور گناہ بخشنے مانگتے ہیں واسطے کے جو زمین والوں کے سنو بیشک اللہ وہی ہے بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ اللّٰهُ
مہربان اور جنہوں نے بنا لیے ہیں اس کے سوائے رفیق اللہ کو

حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ وَكَذٰلِكَ
نگہبان اوپر ان کے اور تو نہیں ان پر ذمہ دار اور اسی طرح

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ
وحی بھیجی ہم نے طرف تیری قرآن عربی تاکہ تو ڈر سنائے اصل شہروں کی اور جو

حَوْلَهَا وَتُنْذِرَ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ۭ فَرِيْقٌ فِي
اس کے گرد و پیش اور ڈر سنائے دن جمع ہونے کا نہیں شک اس میں ایک فرقہ

الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ
جنت میں اور ایک فرقہ آگ میں اور اگر چاہتا اللہ تو سب کو

اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَاۗءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ
ایک ہی فرقہ لیکن وہ داخل کرتا ہے جس کو چاہے اپنی رحمت میں

وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ اَمِ اتَّخَذُوْا
اور ظالم نہیں ان کا کوئی حمایتی اور نہ مددگار کیا بلکہ بنا لیے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ
سوائے اس کے رفیق پس اللہ وہی ہے دوست اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو

وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ
اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جس بات میں تم جھگڑتے ہو

ع ۲

فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ
پس حکم اس کا اللہ کو ہے وہ اللہ میرا رب ہے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی

اُنِيْبُ ۝ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
طرف رجوع کرتا ہوں وہ پیدا کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا بنائے واسطے تمہارے تم میں سے

اَزْوَاجًا وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًا ۚ يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ۭ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
جوڑے اور چوپایوں میں سے جوڑے پھیلاتا ہے تم کو اس میں نہیں مانند اس کی

شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۝ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ
کوئی چیز اور وہ سنتا ہے دیکھتا ہے اسی کے ہاتھ ہیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی

اللہ العظیم وہ نہایت بلند اور بڑی شان والا ہے کوئی اس پر جبر نہیں کر سکتا اور کوئی اس سے اپنی مرضی کے مطابق کام نہیں کرا سکتا خواہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یا پارہ استیناف ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوق و حکمت کی تقریر تبیین کیلئے۔ استیناف مقدر لعلہ تعالیٰ وحکمتہ وعز وجل (روح ج ۲۵ ص ۱۱) ۵ تفاوت الصلوٰت (الایۃ) اس میں اللہ تعالیٰ کی عظمت شان اور ہیبت جلال کا بیان ہے۔ قریب ہے کہ اللہ کے خوف اور ہیبت وعظمت سے آسمان اوپر سے پھٹ پڑیں اسی یتشققن من عظمۃ اللہ وجلالہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۳) اسکی عظمت شان کا یہ عالم ہے کہ فرشتے بھی ہر لمحہ شرک سے اسکی تنزیہ و تقدیس میں مصروف ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر حمد و ثنا کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے، اسلئے کہ ہر مخلوق اسکے قبضہ اختیار میں ہے اور وہ سب کا پروردگار ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ برائے تبسم ہے (روح) اللہ کے فرشتے ایک طرف تو اللہ کی تسبیح و تحمید کرتے ہیں اور دوسری طرف ان لوگوں کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں جنہوں نے شرک سے توبہ کی اور اللہ کی تجویز کردہ راہ راست اور صراط مستقیم اختیار کیا۔ من فی الارض سے مومنین مراد ہیں جیسا کہ سورۂ مومن (ع ۱) میں گذر چکا ہے۔ فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک (الایۃ) ۶ والذین اتخذوا (الآیات) یہ جمیع مخلوقات ہے جن لوگوں نے اللہ کے سوا کسی کو کارساز بنا رکھے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اعمال و احوال کا نگران ہے اور ان کے تمام اعمال اس کے احاطہ علم میں ہیں۔ اس لئے وہ انھیں ان کے اعمال کی پوری پوری سزا دے گا۔ لیکن آپ ان کے ذمہ دار نہیں ہیں، کیونکہ آپ کو اختیار و تصرف نہیں دیا گیا ہے آپ نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ۷ وکذلک یعنی جیسا

(۱) کاف بیان کمال کے لئے ہے یعنی جیسے ہمیشہ سے اسی طرح ہم نے آپ کی طرف اس عربی قرآن کو وحی کیا ہے تاکہ آپ اس کے ذریعہ مکہ والوں کو اور جو لوگ ان کے آس پاس ہیں ان کو اور تمام روئے زمین کے لوگوں کو اس کے احکام سے خبردار کریں اور آخرت کے دن سے ڈرائیں جس میں سب لوگوں کو اکٹھا کیا جائیگا اور جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اس دن تمام انسان دو جماعتوں میں تقسیم ہوں گے ایک ایمان والوں کی جماعت جو جنت میں جائیگی اور دوسری کفار و مشرکین کی جماعت جو جہنم میں جائیگی۔ یہ مشرکین قرآن یا اسلام کی

موضوع قرآن ف آسمان جیسے بڑی بڑی چیزوں کی عظمت کے آگے بے حقیقت ہے تو مخلوق کی کیا حقیقت ہے تاہم ہر چھوٹے بڑے مخلوق کی ضروریات کا خیال رکھنا اور ان کی حاجتوں کو پورا کرنا اللہ ہی کا کام ہے۔ اس لئے ہر مخلوق کو اسی کے آگے ہاتھ پھیلانا چاہئے اور اسی کی عبادت کرنی چاہئے اور اسی کو اپنا کارساز سمجھنا چاہئے اور اسی کے احکام کی پابندی کرنی چاہئے۔ اللہ کے سوا کسی کو کارساز بنانا اور اس کے احکام کی خلاف ورزی کرنا ظلم ہے اور ظالموں کا کوئی حمایتی اور مددگار نہیں ہوگا۔

فتح الرحمٰن وہ یعنی ہیبت الٰہی ۱۲

کہیں نہیں رہتے، تو اللہ کے لئے تیار رہیں۔ ۵ الوکیل: اللہ تعالیٰ قادر و متصرف ہے، مگر وہ چاہتا تو تمام لوگوں کو ہدایت پر قائم کر دیتا اور اس طرح ساری انسانیت ایک ہی امت ہوتی، لیکن یہ زبردستی ایمان مطلوب نہیں۔ اس طریقہ میں دوسرا کئی حکمتیں فوت ہو جاتی ہے اور امتحان و ابتلاء کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے جس کیلئے انسان کو پیدا فرمایا۔ الذی خلق السموت والخیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا (۶/۲) اور سورہ حدید (۲/۵) میں ارشاد ہے وہ ذات ہے اللہ کی جس نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا، جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے، وہ سب کچھ جانتا ہے اور تم جہاں کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ یعنی انسان کو اختیار دیا، اور دونوں راستوں اس پر واضح کر دیئے گئے، اب وہ دونوں راستوں میں جو بھی اختیار کرے گا، اس کے مطابق اسکا انجام ہوگا۔ اگر وہ استقیم کو اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے کیونکہ ایسے لوگوں ہی کو وہ اپنی رحمت میں داخل کرنا چاہتا ہے۔ اور جو کفر و شرک اختیار کرے گا ایسے ظالموں کو بے انصاف لوگوں کے مقدر کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ پھر ان کی کوئی مدد نہیں ہوگی اور جو ان کو اللہ کے غضب سے بچا سکے ۵ ام اتخذوا من دونہ اولیآء فاللہ ھو الولی (۴۲/۹) یہ بڑا جامع جملہ ہے کیا ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور کسی کو کارساز اور مددگار بنا رکھا ہے، حالانکہ آخرت کے وقت میں ان کے کام آئیں گے صرف اللہ تعالیٰ ہی سب کا مددگار اور سب کا کارساز ہے، اسی شان یہ ہے کہ وہ مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے اور ہر چیز پر ہر کام پر قدرت رکھتا ہے۔ یہ صفات اللہ کے سوا کسی میں نہیں پائی جاتیں۔ اس لئے اس کے سوا کسی اور کو اپنا مددگار اور کارساز نہ سمجھو۔ ھیھات ان یکون ھذا الصفۃ الا ھو الحقیق بان یحمد و لیس ومن لا یکون ھذا الصفۃ فلیس بقول اتخذ (۲۲/۱۰) ۵ وما اختلفتم فیہ (۴۲/۱۰) یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی مکذیب ہے آپ نے مسلمانوں سے فرمایا میں شریعت میں تمہارے درمیان اور مشرکین اور اہل کتاب کے درمیان فیصلہ کرنے جو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے اور اسی کا حکم قطعی ہے وہی اللہ میرا مالک و کارساز ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے چنانچہ یہ معاملے میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ ہے کہ تمہارا دین اور اسلام ہے جو توحید کی تعلیم دیتا ہے، مگر کچھ لوگ مشرک ہیں۔ اسی طرح شریعت ساری اللہ کا کام ہے۔

احبار و رہبان کو اللہ کی شریعت میں ترمیم و اضافہ اور تنسیخ و تبدیلی کا کوئی اختیار نہیں۔ ای ما خالفکم فیہ الکفار من اھل الکتاب والمشرکین من امر الدین، فحکمہ الی اللہ کما یحکم فی ما اختلفتم فیہ من امر الدین ھو اللہ ربی لا الیہ الا ھو علیہ توکلت و الیہ انیب (۴۲/۱۰) و امور الناس انما تختلفی من جہات الله (فتح ۱۰/۱) ۵ فاطر السموت والارض یہ لہ ما فی السموت و ما فی الارض ہی کے متعلق ہے۔ گویا مخلوقین کے اختیار سے سب کچھ کا مفعول ہے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرف وحی بھیجی گئی کہ کارساز اور عالم الغیب ہونے میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فطرۃ زمین و آسمان

میں اپنی تعبیر کیا ہے فرماتا ہے اور نہ ہی ہوتا ہے جس طرح اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا، اور ان دونوں کے خلا میں کے علاوہ سے یہ سارے مخلوقات اور ہر شے جو ہم دیکھتے ہیں اسی طرح اس کے الف الفاظ کی جنس ہی سے ان کی پیدائش ہیں ہے اور وہ صلاح ہیں ہے الذی خلق سبع سموٰت طباقا ما ترٰی فی خلق الرحمٰن من تفٰوت فارجع البصر ھل تریٰ من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر (الملک ۳، ۴) اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور اس کے لئے ایک اندازہ مقرر کیا (الفرقان ۲) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر (الشوریٰ ۱۱) ولم یکن لہ کفوا احد (الاخلاص ۴) ولا یحیطون بہ علما (طٰہٰ ۱۱۰) ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء (البقرۃ ۲۵۵) ولا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر (الانعام ۱۰۳) ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء وسع کرسیہ السموٰت والارض ولا یئودہ حفظھما وھو العلی العظیم (البقرۃ ۲۵۵) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ وانہ لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش یغشی اللیل النھار یطلبہ حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ الا لہ الخلق والامر تبٰرک اللہ رب العٰلمین (الاعراف ۵۴) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عٰلم الغیب والشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملک القدوس السلام المؤمن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحٰن اللہ عما یشرکون ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموٰت والارض وھو العزیز الحکیم (الحشر ۲۲، ۲۴) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذٰلکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون (یونس ۳) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوٰی الی السماء فسوٰھن سبع سموٰت وھو بکل شیء علیم (البقرۃ ۲۹) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش یدبر الامر ما من شفیع الا من بعد اذنہ ذٰلکم اللہ ربکم فاعبدوہ افلا تذکرون (یونس ۳) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔ ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعا ثم استوٰی الی السماء فسوٰھن سبع سموٰت وھو بکل شیء علیم (البقرۃ ۲۹) اور اس کی ذات و صفات میں تخلیق کائنات میں علت و تدبیر عالم میں یگانہ ہے شریک اور بے نظیر ہے کوئی بھی اس سے مشابہ اور اس کے مانند نہیں کیونکہ وہ ہر بات کو سننے والا اور ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

مسئلہ ۱۱ شکر من اصبن (واجب) اپنے لئے ہر نے دنیا دین مقرر کیا ہے جس کو قائم کرنے کا نوح کو حکم دیا تھا، اور جس کا آپ کو وحی کے ذریعے سے حکم دیا ہے اور جسے قائم کرنے کا ابراہیم و موسیٰ اور عیسیٰ (علیہم السلام) کو حکم دیا تھا۔ ہم نے ان تمام انبیاء العزم پیغمبروں کو مقرر کیا تھا کہ اس دین (توحید) کو قائم کریں اور اس میں اختلاف نہ کریں۔ دین قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی توحید اور تمام ضروریات دین پر ایمان لائیں اور اس کے احکام کی اطاعت کریں۔ ان الدین عند اللہ الاسلام (ان الدین عند اللہ الاسلام) ان دین اللہ تعالیٰ و عبادتہ ایمان بکتبہ و رسلہ و یوم الجزاء و سائر ما یکون بعد الموت (شرح ۲۵ من ۲۰) ایک ہی اصل توحید یعنی توحید جو تمام انبیاء علیہم السلام کا دین تھا۔ جیسا کہ اوپر ہی بیان ہوا ہے۔ وان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ وانا ربکم فاعبدون (الانبیاء ۹۲) اور یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس میری عبادت کرو۔ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت (النحل ۳۶) اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون (الانبیاء ۲۵) اور ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔ شرک کو چھوڑ دو (ای عن عبادۃ غیر اللہ) اور توحید (ای الزام ذلک) اختیار کرو۔ (شرح ۲۵ من ۲۰) مشرکین پر یہ بات نہایت گراں گذری جب انہیں توحید کی دعوت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس لئے جاہلیت میں عرف عام کی بنا پر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جیسے جانتا ہے (یعنی دین اور توحید کے لئے تعین کیا ہے اور اسے قبول حق کی توفیق دیدی ہے اور عناد کیں کرتے اور قبول ہدایت کی توفیق نہیں کرتا ہے جو اخلاص اور صدق نیت سے اپنی طرف رجوع کرے اور الحاد سے راہ حق کی طرف آئے۔ فساد اور عناد سے دور رہے۔ حاصل یہ ہے کہ ایک اللہ کی عبادت کرو اس کے ساتھ شرک کرو اور ہر قسم کے بتوں کا دین ہے۔ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون (الانبیاء ۲۵)

مسئلہ ۱۲ والنصاریٰ۔ یہ ایک شبہ کا جواب ہے کہ جب تمام انبیاء علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اور مسئلہ توحید سب کا اجماعی دین تھا، تو پھر کہنے لگے کہ صحیحین ان پر نازل ہوئے ان میں مسئلہ توحید کے علاوہ بعض مسائل کیوں پائے جاتے ہیں؟ سکا جواب دیا گیا کہ شک تمام انبیاء علیہم السلام مسئلہ توحید پر متفق تھے۔ ان میں مسئلہ ان کی مخالفت نہیں کی گئی لیکن بعد میں انبیاء پر سہت دیا گیا اور گمراہ لوگوں نے ان کو سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر کتب سابقہ میں تحریف کر ڈالی اور ان میں توحید کے علاوہ مسائل داخل کر دیئے۔ اور یہ سب کچھ انہوں نے محض بغض و عناد کی وجہ سے کیا ہے۔ اس سے یہ بات اچھی طرح معلوم ہو گئی کہ اگر توحید میں اختلاف کسی نے ڈالا تو مشرک پیشواؤں اور گمراہ کن اور بدعت ایجاد کرنے والے لوگوں نے ڈالا ہے۔ دوم اختلاف کبھی اس وجہ سے نہیں ہوا کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کو توحید کے بارے میں کچھ شک ہوا ہو، بلکہ یہ اختلاف ان کے بعد ان کی امت میں ظاہر ہوا۔ اور ان کو بھی معلوم ہو گیا، گویا یہ اختلاف انہوں نے جان بوجھ کر ڈالا ہے کسی غلط فہمی کی بنا پر نہیں ڈالا۔ سوم۔ اختلاف کبھی زیادتی اور بعض افراد کے نہ ہونے کی وجہ سے۔ وانہ لتذکرۃ للمتقین (الحاقۃ ۴۸) اور یہ قرآن متقیوں کے لئے نصیحت ہے۔ کے جواب میں فرمایا کہ عذاب کے لئے ایک وقت مقرر تھا وہ قیامت کا دن یا اور چیزیں۔ اگر وقت معین نہ ہوتا تو اسی وقت ہی ان کا قصہ تمام کر دیا جاتا۔ ولو سمی لھم لوقع (النازعات ۴۶) اخرناھم الی اجل معدود (ہود ۸) وان الذین اوتوا الکتاب (البقرۃ ۱۰۱) قرآن اللہ کی تسلیم کرنے پر ہمیشہ اول سے دوسرا تک میں بعد میں آنے والے لوگوں کو ملیں، وہ بھی ان تحریف و تبدیل شدہ کتابوں کو چھوڑ کر مسئلہ توحید کے ماننے والے بن گئے۔ اکثر چار اور دو گروہ ہیں جو مذکور ہیں پر مختصر بات ہے۔

الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰٓى
اگر ضد سے کہ
اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ
مقرر وقت تک ہو فیصلہ ہو جاتا ان کے درمیان اور بیشک جن کو میراث دی گئی کتاب
مِنْۢ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادْعُ ۚ وَ
ان کے پیچھے وہ البتہ اس کے طرف سے شک میں ہیں شک لانے والے پس اسی کی طرف بلاؤ اور
اسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ ۚ وَقُلْ
قائم رہو جیسا تم کو حکم ہوا ہے اور مت چلو ان کی خواہشوں پر اور کہو
اٰمَنْتُ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ كِتٰبٍ ۚ وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ
میں نے مانا جو کتاب بھیجی اللہ نے اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ انصاف کروں
بَيْنَكُمُ ۭ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۭ لَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۭ
تمہارے درمیان اللہ ہمارا اور تمہارا رب ہے ہمارے لیے ہمارے عمل اور تمہارے لیے تمہارے عمل
لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ ۭ اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾
کچھ جھگڑا نہیں ہم میں اور تم میں اللہ جمع کرے گا ہم کو اور اسی کی طرف پھر جانا ہے
وَالَّذِيْنَ يُحَاۗجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ
اور جو لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کے بارے میں پیچھے اس کے کہ اس کا حکم مان لیا گیا
حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ
ان کا جھگڑا باطل ہے ان کے رب کے یہاں اور ان پر غصہ ہے اور ان کے لیے
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿۱۶﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
سخت عذاب ہے اللہ وہی ہے جس نے بھیجی کتاب سچی
وَالْمِيْزَانَ ۭ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيْبٌ ﴿۱۷﴾
اور ترازو کیا خبر تجھ کو شاید وہ گھڑی نزدیک ہو

منزل ۶

لہ یعنی پہلے لوگ محض ضد سے اپنی بات ثابت کرنے کو کتاب کے معنی بدل لیتے اور سمجھے والے مختلف معنے نکالتے ہیں تو حیران ہونے میں کہ معنی اس طرح یا اصطلاح میں اختلاف ہوا ہے جن معنوں میں اختلاف نکلا ہو اور کئی طرح معنے کے جن میں خلاف نہیں نکلتا اسکا صاف نہیں

ف پہلی کتاب والوں سے استطراد کلام کرنا چاہیئے بیان کتاب والوں کو کہا جو سمجھے لوگوں کو سمجھائے ہیں شبہے اٹھاتا ہے اور فرماتا ہے دین حق کو کبھی بات ہی ہوتی ہے کہ زیادہ

موضح قرآن کہ یعنی اس طرح کی بات ہے کہ کتاب کے معنی بدل لیتے اور سمجھنے والے مختلف معنے نکالتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں

فتح الرحمٰن کہ یعنی روز قیامت ۔ ۱۲ کہ یعنی کبھی دین اسلام داخل نہ ہوگا ۔ ۱۲

يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهَا ۚ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
جلدی کرتے ہیں اس کی اور وہ لوگ جو نہیں یقین رکھتے اس پر اور جو لوگ یقین رکھتے ہیں
مُشْفِقُوْنَ مِنْهَا وَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّ ۗ اَلَآ اِنَّ الَّذِيْنَ
ان سے ڈرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ ٹھیک ہے سنتے ہے وہ لوگ
يُمَارُوْنَ فِى السَّاعَةِ لَفِىْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ
جھگڑتے ہیں اس گھڑی کے آنے میں وہ بہک کر دور جا پڑے ہیں اللہ مہربان ہے
بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِىُّ الْعَزِيْزُ ﴿۱۹﴾
اپنے بندوں پر روزی دیتا ہے جس کو چاہے اور وہ زور والا ہے زبردست ہے
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِىْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ
جو کوئی چاہتا ہو کھیتی آخرت کی ہم بڑھا دیں اس کے لیے اس کھیتی میں اور جو کوئی
كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ
چاہتا ہو کھیتی دنیا کی ہم دیں اس کو اس میں سے اور اس کے لیے آخرت میں
مِنْ نَّصِيْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ
کچھ حصہ نہیں کیا ان کے لیے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لیے مقرر کیا ہے دین میں سے
مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِىَ بَيْنَهُمْ ۗ
جس کا حکم نہیں دیا اللہ نے اور اگر نہ ہوتا حکم جو کہ فیصلہ ہو چکا ہے (بدلہ کا تو ہو چکا ہوتا)
وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۱﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ
اور بے انصاف لوگوں کے لیے عذاب ہے دکھ دینے والا تو دیکھے گا بے انصافوں کو
مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَهُوَ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
ڈرتے ہوئے اپنی کرتوت سے اور وہ ان پر پڑنے والی ہے اور جو لوگ یقین لائے
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ ۚ لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ
اور کیے بھلے کام وہ باغوں میں ہیں جنت کے جو کچھ چاہیں گے وہ ان کے پاس ہے

عذاب تیار ہے۔ بعض بھلا وہ جو لوگ قیامت کے آنے پر ایمان نہیں رکھتے وہ از راہ تمسخر استہزا دیکھتے ہیں قیامت کب آئے گی وہ جلدی کیوں نہیں آتی؟ لیکن ایمان والے قیامت کا نام سن کر کانپ اٹھتے ہیں کیونکہ وہ قیامت کے آنے پر اور اس کی ہولناکی پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو لوگ قیامت کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور اس پر ایمان نہیں لاتے وہ ہدایت اور راہ راست سے بہت ہی دور ہیں۔ یہاں تک دور دعوے بیان ہوئے۔ اوّل انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالیٰ ہی وحی فرماتا ہے کارساز اور غیب دان صرف اللہ ہی ہے، حاجات میں صرف اسی کو پکارو۔ دوم مسئلہ توحید

عِندَ رَبِّهِمْ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٢٢﴾ ذَٰلِكَ الَّذِي
اپنے رب کے پاس ۔ یہی ہے ۔ بڑی بخشش ۔
يُبَشِّرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۗ
خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے ایسے بندوں کو ۔ جو ایمان لائے ۔ اور کام
قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ۗ
تو کہہ میں نہیں مانگتا تم سے اس پر کچھ بدلہ مگر دوستی چاہتا ہوں قرابت میں
وَمَن يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ
اور جو کوئی کرے نیکی ہم اس کی بڑھتی کریں اس کے واسطے اس نیکی میں ۔ بے شک اللہ
غَفُورٌ شَكُورٌ ﴿٢٣﴾ أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۖ
بخشنے والا ہے قدر کرنے والا ہے ۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے باندھا
فَإِن يَشَإِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَىٰ قَلْبِكَ ۗ وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَ
پھر اگر اللہ چاہے تو مہر کر لے اور اللہ مٹا دیتا ہے
يُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿٢٤﴾ وَ
اور ثابت کرتا ہے سچ کو اپنی باتوں سے ۔ بے شک وہ جانتا ہے دلوں کی
هُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ
اور وہی ہے جو قبول کرتا ہے توبہ اپنے بندوں کی اور معاف کرتا ہے
السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٢٥﴾ وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ
برائیاں ۔ اور جانتا ہے جو تم کرتے ہو ۔ اور دعا سنتا ہے ایسوں
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَيَزِيدُهُم مِّن فَضْلِهِ ۚ وَ
کی جو ایمان لائے اور کام کئے نیک ۔ اور زیادہ دیتا ہے ان کو اپنے فضل سے ۔ اور
الْكَافِرُونَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ

منزل ۶

ف۲۲ یعنی قرآن اپنے لئے کچھ نہیں چاہتا مگر قرابت کی دوستی یعنی میں تمہارا بھائی ہوں قرابت کا لحاظ کرو مجھ سے بدی نہ کرو۔ فلاں یعنی اللہ نے اور ہم کو بھی محبت رکھنے سے اللہ کو پہنچ کرائے مخلصوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ تو گفتگو ایسی سمجھیے جیسے مثل وہ اپنی باتوں کو دلیل ثابت کرتا ہے سو مطلب یہ ہے کہ میری نبوت پر کچھ اجر نہیں مانگتا ہے اور بدلے کو وحی سے علاقہ ہے۔ فتح الرحمٰن و یعنی اس سورۃ کی گنبد والا اثر صاحبہ ۱۲۔

موضح قرآن

انعام واکرام جیسی وہ اپنے انہماک کو ترک نہیں کرتا ہے جو دینی ترقیہ پر اور تمام انبیاء پر ایمان لانے اور اس کے شرائع و احکام کی پیروی کرنے پر دلیل ہے اسلئے کہ یہ تصدیق رسالت اور اعمال صالحہ کی ترغیب ہے۔ القرنی سے ترغیب مراد ہے اور مطلب یہ ہے کہ تم میری قرابت اور رشتہ داری کا لحاظ کرو اور صلہ رحمی کے طور پر میری تصدیق کرو کیا تم مجھے اہمیت نہیں دیتے اور میرے کلام میں دلچسپی نہیں لیتے۔ وہ مسئلہ کہ ہے هذا ابلاغ و النصح لکم الا تقطعونی و اتباعہ طلب منکم ان تکفوا عن تکذیبی و تتقوا ربکم بالایمان بی ان لم تتبعوہ فی غیرہ (یعنی ان لم تتبعوہ فی غیرہ) یعنی وبینکم من القرابۃ (اور تمہارے درمیان) من حیث یعنی من تخطفکم القرابۃ (قرابت کی وجہ سے) و تقطعوا رحمی (اور صلہ رحم) ان اکون قریبا فی قریش منکم۔ ای تراعوننی یعنی وبینکم قسط قوی (قریبی) (ج ۱۵ ص ۱۱۱) جمہور مفسرین نے پہلے معنی کو اختیار کیا ہے۔ یا القربی مصدر ہے جو بمعنی القرابۃ (رشتہ داری) کے ہے اور القربی قد یجیء لازما کالبشری و قد یجیء متعدیا کالدعوی (کبھی لازم آتا ہے جیسے البشری اور کبھی متعدی آتا ہے جیسے الدعوی) یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ ۱۲ ان تودوا اللہ و تتقربوا الیہ بطاعتہ (رغبت ج ۱۵ ص ۱۱۲) (زجاج ج ۴ ص ۵) مروی ہے مطلب یہ ہے کہ میں تمہیں تبلیغ کرتا ہوں اپنے مقصد کے لئے جیسی کوئی غرض نہیں ہے میری اجرت اور رشتہ داری کا لحاظ کرو جو تمہارے درمیان ہے کیونکہ میں تمہیں تبلیغ کرتا ہوں تاکہ تم قرابت سے بچ جاؤ۔ تاہم۔ (زمخشری ج ۴ ص ۱۵۰ تفسیر نیشاپوری) قال الشیخ قدس سرہ بعض لوگوں نے القربی سے ذوالقربی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ دار اور اہل بیت مراد لئے ہیں۔ لیکن یہ قول مرجوح ہے اولیٰ اس سے کسی صحابی کو مستثنیٰ نہیں اور مذکورہ بالا جیسے دونوں معنی امام مفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ثابت ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ تضیع صلات پر لے گئے اور اہل بیت کی محبت کی اہمیت اگلی شان رسالت کے شایان نہیں۔ اور اس میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کسب پر مری اور قرابت نوازی کا الزام آتا ہے۔ علامہ آلوسی نے یہ آخری مضمون نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔ و قد ذهب المبهدس الی المعنی الاول و قبل فی هذا المعنی الا یناسب شان النبوۃ فالنبیہ من اتبعہ فان ذکر شرفہ انما یقصد بہ ان یقتدی بہ فیما یاتون و یذرون (اور مبہدس اول معنی کی طرف گئے ہیں اور اس معنی کو قبول کیا ہے جو نبوت کی شان کے لائق نہیں ہے پس نبی سے متبع مراد ہے کیونکہ اگر اس کا شرف ذکر کیا جاتا ہے تو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اس میں جو کچھ وہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ چھوڑتا ہے) (ج ۲۵ ص ۳۲) ومن یقترف (اور جو شخص) آیت کے اس حصے سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ القربی سے اعمال صالحہ اور حسنات مراد ہیں جن سے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے۔ جو شخص حضانۃ الٰہی سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کو اس میں اضافہ فرماتا ہے کہ جو اجر چاہے بڑھا دیتا ہے کیونکہ وہ اطاعت کی ظلال میں اعمال کرتا ہوا دیکھتا ہے۔ (ج ۲۵ ص ۳۲) ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مشکوک ہے مشرکین اور بادیہ نشین اور دیہاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی حضانۃ اور اس کی حفاظت سے نکلنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس کے سوا کسی کو جانتے نہیں اور اس کے سوا کسی کو حاجت میں فائدہ مند پاتے ہیں اور نہ ضرر میں۔ اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجر کو بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر افترا وہی کر سکتا ہے جس کے دل پر مہر ثبت ہو چکی ہو اور جو اللہ کی ہدایت اور معرفت الٰہیہ سے بے بہرہ ہو۔ آپ نے جو حرارت پیش کی ہے اگر اللہ کے سوا کسی کی کارسازی نہیں اور اس کے سوا کسی کو مدد پکارنا اور اس کے سوا کسی پر توکل کرنا ہی حق ہے اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو آپ کے دل پر مہر ثبت کر دیتا اور آپ افترا کرتے تو آپ کی زبان سے ایسی باتیں ہرگز نہ نکلتیں جو عقل و نقل کے صریحاً خلاف ہوں اور جن سے توحید کے بارے میں مشرکین کے شبہات دلکش ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اگر وہ آپ کو شرک کرنا ثابت کر دیتا تو آپ کا عمل ضائع ہو جاتا ہے اور توحید کے بارے میں مشرکین کے شبہات دلکش ہو جاتے ہیں۔ تم اپنے شبہات جان لو کہ دلوں میں پوشیدہ ہیں۔ قرآن میں ان کا بھی انکار کر دیا گیا ہے (۵۲) وهو الذی یقبل۔ یہ آیت پہلے جملے سے متعلق ہے۔ وہ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ان کی توبہ قبول فرماتا اور ان کے گناہوں سے درگذر کرتا ہے اور ان کے تمام اعمال و اقوال کو جانتا ہے۔ وہی کارساز اور غیب داں ہے اس لئے حاجات میں اسی کو پکارنا چاہیئے۔ و یجیب الذین اٰمنوا الخ۔ یہ بشارت و عید واقع ہے جب ایمان و عمل اللہ تعالیٰ سے طلب طلب ہو تو وہ انکی دعائیں قبول فرماتا اور اپنے فضل و احسان سے ان کے سوال و استحقاق سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات (یجیب) و یزیدهم (علی ما سألوا و استحقوا (مدارک) (ابو السعود جلد ثالث ص ۲۲۰ ج ۴ ص ۱۲۱) والکافرون لهم عذاب شدید۔ یہ تہدید اخروی ہے اور کفار و مشرکین کیلئے سخت ترین عذاب بتایا ہے (۵۳) و لو بسط اللہ۔ یہ سوال مقدر کا جواب ہے جب اللہ تعالیٰ اس قدر مہربان ہے کہ بندوں کی ہر دعا قبول فرما لیتا ہے اور ان کو روزی بھی دیتا ہے، لیکن سب کی روزی فراخ اور وسیع کیوں نہیں کرتا۔ فرمایا اگر وہ سب کو وسعت اور فراخی سے دولت دیدے تو سب کی حد بندی کر کے بھیجا کرتا اللہ کے باغی ہو جائیں اور کرہ ارض

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا
یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر ۲۷ وھو الذی
یُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ
ھو الولی الحمید ۲۸ ومن اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ
الارض وما بث فیھما من دآبۃ ؕ وھو علی جمعھم
اذا یشاء قدیر ۲۹ وما اصابکم من مصیبۃ فبما
کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ۳۰ وما انتم
بمعجزین فی الارض ۚ وما لکم من دون اللہ من
ولی ولا نصیر ۳۱ ومن اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ
کالاعلام ۳۲ ان یشا یسکن الریح فیظللن رواکد
علی ظھرہ ؕ ان فی ذلک لاٰیٰتٍ لکل صبار شکور ۳۳

بِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا
یشاء انہ بعبادہ خبیر بصیر ۲۷ وھو الذی
یُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ
ھو الولی الحمید ۲۸ ومن اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ
الارض وما بث فیھما من دآبۃ ؕ وھو علی جمعھم
اذا یشاء قدیر ۲۹ وما اصابکم من مصیبۃ فبما
کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر ۳۰ وما انتم
بمعجزین فی الارض ۚ وما لکم من دون اللہ من
ولی ولا نصیر ۳۱ ومن اٰیٰتِهِ الْجَوَارِ فِی الْبَحْرِ
کالاعلام ۳۲ ان یشا یسکن الریح فیظللن رواکد
علی ظھرہ ؕ ان فی ذلک لاٰیٰتٍ لکل صبار شکور ۳۳

مست ہو کر شرارت پر اتر آئیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنی حکمت بالغہ سے ہر شخص کو جتنا چاہتا ہے دیتا ہے وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ کون کس مقدار کا مستحق ہے۔ مقدار موصوف بالصفت اور محل میں ظرف مانا جائے تو بمعنی ۲۷ وھو الذی ینزل یہ آیت پہلے الفاظ سے متعلق ہے اور تو یہ پہلی مقفل دلیل ہے جب لوگ بارش سے ناامید ہو جاتے ہیں اور انہیں خشک سالی کا اندیشہ لاحق ہو جاتا ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ یہی باران رحمت نازل فرما کر جی بستہ کو عام کر دیتا ہے۔ یہی تمام صفات الوہیت کا مالک اور وہی سب کا کارساز ہے۔ ۲۸ ومن اٰیٰتہ الخ

آئی اور بعث اور قدرت کاملہ کے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا اور زمین

لنگر خانہ

جب چاہے سب کو اٹھا بھی کر سکتا ہے اور جس طرح اس نے سب کو پہلی بار پیدا کر دیا اسی طرح وہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ یہاں ان دونوں میں حالانکہ جاندار مخلوق پر لفظ دابہ کا صادق آتا ہے، وہ صرف زمین پر ہے۔ ہر چند دونوں میں سے ایک پر ہر حواس پر یکساں محیط ہے کہ یہ چیز اس میں ہے جیسا کہ فرمایا یعلم ما ینلج فیھا وما یخرج منھا۔ الخ لؤلؤ اور مرجان عالم آسمانی اور موتی اور ہار زمین سے نکلتے ہیں حالانکہ یہ صرف بحر سے نکلتے ہیں۔ اور اسی آیہ سجدہ یا قول ۲۶ کی آیت سے موجود ہے اس میں ہے دابۃ فیھما من کل دابۃ وما فی احدھما الثقلین یصدق انہ فیھما فی الجملۃ، فالایۃ علی اسلوب (یخرج منھما اللؤلؤ والمرجان) وذلک لقولہ تعالیٰ فی البقرۃ (وبث فیھا من کل دابۃ) (الخ ج ۱ ص ۲۹) ۲۹ وما اصابکم الخ۔ فہام الجنوۃ الذی یہ تخویف اخروی ہے، مصیبت سے مراد مشرکین کے لئے عذاب دنیوی ہے جو ان کے مظالم و شنعت اور سئہ اعمال کی سزا ہے اور مومنوں کے لئے وہ تکلیفیں مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلاء یا بطور کفارہ گناہ ان پر آتی ہیں۔ یہ بعض قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں مذکور ہے۔ (اظہر الفاسد فی الدیوبند) ما کانت لیذھا الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون (روم ع ۴) وما اصابکم من مصیبۃ فباذن اللہ (تغابن ع ۲) (۳) وما اصاب من مصیبۃ فی الارض ولا فی انفسکم (حدید ع ۲) (۴) اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا

(آل عمران ع ۱۶) وما اصابکم یوم التقی الجمعان فباذن اللہ و ان تمام آیتوں سے مراد یا مشرکین کے لئے عذاب دنیوی ہے یا مومنوں کے لئے تکالیف مراد ہیں جو بطور امتحان و ابتلاء ان پر آتی ہیں۔ لیکن وہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ درگذر فرما کر ان کی سزا دنیا میں نہیں دیتا وہ ان کا ثواب سے کہیں زیادہ ہے جسے سزا دنیا میں عمل کی گئی (وما انتم بمعجزین) اور تم اللہ تعالیٰ کو مصائب و آفات کے عاجز اور عاجز نہیں کر سکتے اور جب اسکی طرف سے مصائب آتا ہیں، تو اس کے سوا کوئی تدبیر اضطراری اور مدد گار نہیں جو تجھے ان مصائب سے نجات دلا سکے ۳۲ ومن اٰیٰتہ الجوار یہ بھی تم پر

اللہ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کے دلائل ہیں، لیکن اس میں تخویف دنیوی کا پہلو بھی نمایاں ہے۔ پہاڑوں کی مانند بلند بھری جہازوں کی کشتیاں جو سمندروں اور دریاؤں میں چلتی ہیں، اللہ کی قدرت کاملہ کی واضح دلیل ہے ان پر سکون کیسے ہو جاتا ہے۔ ظاہر ہے۔ اگر وہ چاہے تو ہوا کو ساکن کر دے اور کشتیاں دریا کی سطح پر کھڑی رہیں۔ ہر وہ شخص جو مصائب پر صابر ہو اور شکر گزار ہو اس کیلئے اس میں اللہ کی قدرت و عظمت کے واضح دلائل ہیں۔ (قرطبی) (لیظللن ان یکون فی الساء او الضراء فان کان فی الضراء کان من الصابرین وان کان فی السراء کان من الشاکرین۔ الجزء ابو یوبقهن بما کسبوا او یعف عن کثیر ۳۴ ویعلم

الذین یجادلون فی اٰیٰتنا ما لهم من محیص ۳۵ فما

اوتیتم من شیء فمتاع الحیوة الدنیا وما عند

الله خیر وابقی للذین اٰمنوا وعلی ربهم یتوکلون ۳۶

والذین یجتنبون کبٰٓئر الاثم والفواحش واذا

ما غضبوا هم یغفرون ۳۷ والذین استجابوا لربهم

واقاموا الصلوة وامرهم شوریٰ بینهم ومما

رزقنٰهم ینفقون ۳۸ والذین اذآ اصابهم البغی

هم ینتصرون ۳۹ وجزٰٓؤا سیئة سیئة مثلها

فمن عفا واصلح فاجره علی الله انه لا یحب

الظٰلمین ۴۰ ولمن انتصر بعد ظلمه فاولٰٓئک ما

اللہ اگر چاہے تو ان کو ان کے برے اعمال کی وجہ سے ہلاک کر دے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرمائے ۳۴ اور جان لیں وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں جھگڑتے ہیں کہ ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں ۳۵ پس جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں ۳۶ اور جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں ۳۷ اور جو اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اپنے کام آپس کے مشورے سے کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں ۳۸ اور جن پر ظلم ہوا ہو تو بدلہ لیتے ہیں ۳۹ برائی کا بدلہ اسی برائی کے برابر ہے پھر جو کوئی معاف کر دے اور اصلاح کر لے تو اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ۴۰

علیہ یوبقهن ۱ مرجع ضمیر ہے اور یعف عن کثیر ۲ مرجع ضمیر ہے اور یعلم ۳ مرجع ضمیر ہے اور یجادلون ۴ مرجع ضمیر ہے اور ما اوتیتم ۵ مرجع ضمیر ہے اور للذین اٰمنوا ۶ مرجع ضمیر ہے اور یتوکلون ۷ مرجع ضمیر ہے اور یجتنبون ۸ مرجع ضمیر ہے اور هم یغفرون ۹ مرجع ضمیر ہے اور استجابوا ۱۰ مرجع ضمیر ہے اور اقاموا ۱۱ مرجع ضمیر ہے اور ینفقون ۱۲ مرجع ضمیر ہے اور اصابهم ۱۳ مرجع ضمیر ہے اور ینتصرون ۱۴ مرجع ضمیر ہے اور ظلم ۱۵ مرجع ضمیر ہے اور عفا ۱۶ مرجع ضمیر ہے اور اصلح ۱۷ مرجع ضمیر ہے اور لا یحب ۱۸ مرجع ضمیر ہے اور الظٰلمین ۱۹ مرجع ضمیر ہے اور انتصر ۲۰ مرجع ضمیر ہے اور ظلمه ۲۱ مرجع ضمیر ہے اور اولٰٓئک ۲۲ مرجع ضمیر ہے اور ما علیهم ۲۳ مرجع ضمیر ہے

سبیل ۶۱

سے کہیں بہتر اور پائیدار ہے۔ اس میں عذاب سے بچنے کیلئے امر اوّل کا بیان ہے۔ والذین یجتنبون الخ ان کی دوسری صفت یہ ہے کہ وہ کبائر اور فواحش سے اجتناب کرتے ہیں۔ علامہ کی کبیرہ گناہ ہے اور ان کی تیسری صفت یہ ہے کہ جب ان کو غصہ آجائے تو احسان کرتے اور درگذر کرتے ہیں ۳۷ والذین استجابوا اس میں دوسرے مضمون سے امر نکالنے کا اعادہ کیا گیا ہے برائے تاکید۔ اپنے رب کا حکم مانتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ خانہ قائم کرتے ہیں اور اپنے

موضح قرآن ۱ مترجم۔ ہر چیز اپنی جگہ سے محفوظ ہے مگر انسان عاجز ہے اس کو مضرت سے بچانا چاہیے یا زیادہ ہو جانے کا ڈر ہے یعنی گناہ کرنے سے جہاد کرتے ہیں۔

فتح الرحمٰن ۱ مترجم۔ بعض اگر ضعیف علی الاعتدی کہ بزرگان قبیلہ متفق شدند انتقام کشند واللہ اعلم۔

عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ
ان کے لئے کوئی راہ ہے ﴿۴۱﴾ راہ تو بس ان پر ہے جو
يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں
اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴۲﴾ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ
ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے ﴿۴۲﴾ اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے
اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۴۳﴾ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
بیشک یہ بڑے حوصلہ کے کاموں میں سے ہے ﴿۴۳﴾ اور جس کو اللہ
فَمَا لَهٗ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ لَمَّا
گمراہ کر دے تو اس کے بعد اس کا کوئی حمایتی نہیں اور تم ظالموں کو جب
رَاَوُا الْعَذَابَ يَقُوْلُوْنَ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۴﴾
دیکھو گے عذاب کو دیکھتے ہی کہیں گے کہ کوئی راہ لوٹنے کی ہے ﴿۴۴﴾
وَتَرٰىهُمْ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا خٰشِعِيْنَ مِنَ الذُّلِّ يَنْظُرُوْنَ
اور تم دیکھو گے کہ ان کو عذاب کے سامنے لائے جائیں گے ذلت سے جھکے ہوئے
مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ ؕ وَقَالَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ
کنکھیوں سے دیکھتے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے کہ
الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَآ
بیشک خسارے میں وہ لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے
اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ ﴿۴۵﴾ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہوں گے ﴿۴۵﴾ اور ان کے لئے کوئی
اَوْلِيَآءَ يَنْصُرُوْنَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ
حمایتی نہ ہوں گے جو اللہ کے سوا ان کی مدد کریں اور جس کو اللہ گمراہ کر دے

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
تو اس کے لئے کوئی راہ نہیں ﴿۴۶﴾ اپنے رب کا حکم مانو قبل اس کے
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
کہ وہ دن آئے جس کا اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں تمہارے لئے
يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ
اس دن کوئی پناہ کی جگہ نہیں اور نہ تمہارے لئے انکار کی گنجائش ہوگی ﴿۴۷﴾ پھر اگر
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ؕ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَاِنَّآ
یہ لوگ منہ پھیریں تو ہم نے تم کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تمہارے ذمہ
اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
صرف پہنچا دینا ہے اور ہم جب انسان کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو وہ اس پر
سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
اترا جاتا ہے اور اگر ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے اپنے کئے کی وجہ سے تو انسان
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ
بڑا ناشکرا ہے ﴿۴۸﴾ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے
لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ
جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے ﴿۴۹﴾ یا
يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ
ان کو لڑکے اور لڑکیاں ملا جلا کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
بیشک وہ بڑا علم والا بڑی قدرت والا ہے ﴿۵۰﴾ اور کسی آدمی کی یہ شان نہیں کہ اللہ اس سے
اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ
بات کرے مگر وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے یا کوئی فرشتہ بھیجے
بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِيٌّ حَكِيْمٌ ﴿۵۱﴾ وَكَذٰلِكَ
پھر وہ اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی کرے بیشک وہ بلند مرتبہ حکمت والا ہے ﴿۵۱﴾ اور اسی طرح

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ؕ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ
ہم نے تمہاری طرف اپنے حکم سے روح کو وحی کیا تم نہ جانتے تھے کہ کتاب
وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ مِنْ
اور نہ ایمان کیا ہے لیکن ہم نے اس کو نور بنایا جس سے ہم راہ دکھاتے ہیں جس کو
عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ
اپنے بندوں میں سے چاہتے ہیں اور بیشک تم سیدھا راستہ بتاتے ہو ﴿۵۲﴾ اس اللہ کا راستہ
اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَآ اِلَى
جس کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سنو اللہ ہی کی طرف
اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ ﴿۵۳﴾
سب کام لوٹتے ہیں ﴿۵۳﴾

سورۃ الزخرف مکیۃ

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا
حٰمٓ ﴿۱﴾ قسم ہے کتاب روشن کی ﴿۲﴾ ہم نے اس کو عربی قرآن بنایا
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۳﴾ وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ
تاکہ تم سمجھو ﴿۳﴾ اور بیشک یہ لوح محفوظ میں ہمارے پاس بلند مرتبہ
حَكِيْمٌ ﴿۴﴾ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا
حکمت والا ہے ﴿۴﴾ کیا ہم تم سے نصیحت کرنا اس لئے چھوڑ دیں گے کہ تم
مُّسْرِفِيْنَ ﴿۵﴾ وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶﴾ وَمَا
حد سے نکل جانے والے ہو ﴿۵﴾ اور ہم نے اگلے لوگوں میں کتنے ہی پیغمبر بھیجے ﴿۶﴾ اور
يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۷﴾ فَاَهْلَكْنَآ
ان کے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا مگر وہ اس سے ہنسی کرتے رہے ﴿۷﴾ پھر ہم نے
اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّمَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۸﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
ہلاک کر دیا ان سے زور آور لوگوں کو اور گزر چکی ہے مثال اگلے لوگوں کی ﴿۸﴾ اور اگر تم ان سے
مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيْزُ
پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے کہ ان کو
الْعَلِيْمُ ﴿۹﴾ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا
زبردست علم والے نے پیدا کیا ﴿۹﴾ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور تمہارے لئے
سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَالَّذِيْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ﴿۱۰﴾ اور جس نے آسمان سے پانی
بِقَدَرٍ ۚ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾
ایک اندازہ سے اتارا پھر ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کر دیا اسی طرح تم نکالے جاؤ گے ﴿۱۱﴾

فتح الرحمٰن ۔ مترجم گوید مقصود از حق خود عزلت است و انتقام قوم انتقام از ما است مگر آنکہ آن ضعفاء قوم گردند واللہ اعلم ۱۲

جہنم میں ڈالے جائیں گے اور دائمی عذاب میں گرفتار ہو جائیں گے یعنی بیشک منکرین دائمی عذاب میں مبتلا ہوں گے ﴿۳۶﴾ دعا کا ان الیھم (اور) قیامت کے دن جب مشرکین عذاب جہنم میں گرفتار ہوں گے تو اس وقت کوئی انکا حامی اور مددگار نہیں ہوگا جو اللہ کے عذاب سے بچا سکے۔ دنیا میں جن کو کارساز سمجھ کر پکارتے رہے وہاں ان میں سے کوئی بھی کام نہ آئیگا اور جس کو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ و تعنت کی وجہ سے اور جو عبادت کی وجہ سے نہ کرے اور توفیق ہدایت سے محروم کر دے تو دنیا میں راہ راست پر آئے گی اور آخرت میں جنت تک پہنچنے کی اس کیلئے کوئی سبیل نہیں کوئی اس کا حمایتی اور مددگار اس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا

فَمَا لَهٗ مِنْ سَبِيْلٍ ﴿۳۶﴾ اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
اس کے لئے نہیں ہے راہ ۔ پہلے کہ آجائے
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ
اس دن کو جس کو پھرنا نہیں اللہ کی جانب نہیں ہوگا تمہارے لئے
يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ﴿۳۷﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَمَآ
اس دن اور نہ ہوگا تم کو انکار کی جگہ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۭ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَاِنَّآ
بھیجا ہم نے تجھ کو ان پر نگہبان نہیں تجھ پر مگر پہنچا دینا اور ہم
اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً فَرِحَ بِهَا ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ
جب چکھاتے ہیں آدمی کو اپنی طرف سے رحمت تو خوش ہوتا ہے اس سے اور اگر پہنچتی ہے ان
سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾
برائی بدلہ اس کے جو آگے بھیجا ان کے ہاتھوں نے تو آدمی ناشکرا ہے
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ يَهَبُ
اللہ کا راج ہے آسمانوں اور زمین پر پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے بخشتا ہے
لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ
جس کو چاہتا ہے بیٹیاں اور بخشتا ہے جس کو چاہتا ہے
يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاۗءُ عَقِيْمًا ۭ
بیٹے اور بیٹیاں اور کر دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بانجھ
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ
وہ ہے سب کچھ جانتا کر سکتا اور نہیں کسی آدمی کی شان یہ کہ اس سے بات کرے اللہ
اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَاۗيِٕ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا
مگر اشارہ سے یا پردہ کے پیچھے سے یا بھیجے کوئی پیغام لانے والا

من سبیل ای وصول الی الحق فی الدنیا او الجنۃ فی الحقبی (معالم وخازن ج ۶ ص ۱۰۰) ﴿۳۶﴾ استجیبوا لربکم بطاعتہ بادوسرے رکوع سے متعلق ہے اور قبل سے ای تخالیف افرادی بھی ہے یعنی جب انہوں کی تخریر پر تحت نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے احکام کو دلوں کو اور نفس اسی کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو اور گمراہوں کی مخلوقات سے بچے رہو اور جسے توحید و انصاف و جزائیں قبل اس کے کہ اللہ کی طرف سے وہ دن آجائے جسکی آمد کوئی روک نہیں سکتا۔ اور وہ لامحالہ آکر رہیگا مراد قیامت ہے۔ مالکم من ملجا ای لا یقدر احد علی دفعہ وھو یوم القیامۃ وقیل ھو یوم الموت (لباب ج ۴ ص ۱۰۰) من اللہ باقی کے متعلق ہے یوم کی صفت ہے۔ (روح) وہ دن نہایت ہولناک ہو گا اس دن نہ تو تم کہیں پھر سکو گے جہاں پہنچ سکو گے اور نہ اپنے گناہوں کا انکار ہی کر سکو گے کیونکہ وہ تو شہادت اعضاء تمہارے خلاف گواہی دیں گے ﴿۴۸﴾ فان اعرضوا یہ زیر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے اگر مشرکین آپ کی دعوت کو نہیں مانتے اور اس سے اعراض ہی کرتے رہیں تو آپ غم نہ کریں کیونکہ آپ کو انکا نگران نہیں مقرر کیا گیا کہ ان کو کفر و شرک سے روک کر مسلمان بنائیں۔ آپ کا فریضہ تو صرف تبلیغ دعوت ہے۔ اذا اذقنا انسان کا فر کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس کو دنیا کی نعمت و دولت سے مالا مال کرتے ہیں تو اتنی اترانے لگتا ہے کہ اللہ کی خوشی پر اترانا ہے یعنی کچھ فرور سے اکڑ جاتا ہے اور خدا اللہ کی بیکار و ناشکرا ہو جاتا ہے ﴿۴۹﴾ للہ ملک السموت یہ مضمون پہلے ہے اور پہلے دعوے سے متعلق ہے۔ زمین و آسمان میں وہی متصرف و مختار ہے اور وہی ہر چیز کا خالق ہے اولاد دینا اور اولاد سے محروم کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے اس معاملے میں مشرکوں کی خواہشات کے لحاظ میں کوئی دخیل نہیں۔ وہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت لوط اور حضرت

شعیب علیہ السلام اور جسے چاہتا ہے عزت بیٹے ہی عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں نعمتیں عطا فرماتا ہے جیسا کہ نبی آخر الانبیین صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے چار صاحبزادے ابراہیم، قاسم، طیب اور طاہر تھے اور چار ہی صاحبزادیاں زینب، ام کلثوم، رقیہ اور فاطمہ تھیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے جسے چاہتا ہے دونوں نعمتوں ہی سے محروم کر دیتا ہے اور وہ ساری عمر اس آزمائش میں پھنسے ہیں اور آخر اس آزمود کو اپنے سینوں ہی میں دفن کر جاتے ہیں۔ نعم بعضهم ان الآية في الانبياء عليهم الصلوة والسلام وحيث وهب سبحانه شعيبا وذكريا

فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِۦ مَا يَشَآءُ ۚ إِنَّهُۥ عَلِيٌّ حَكِيمٌ ﴿٥١﴾ وَكَذَٰلِكَ
پھر پیغام بھیجے اس کے حکم سے جو چاہے وہ بیشک وہ برتر ہے کمال والا ہے
أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا ۚ مَا كُنتَ تَدْرِى مَا
ہم نے بھیجا تیری طرف ایک فرشتہ اپنے حکم سے تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے
ٱلْكِتَٰبُ وَلَا ٱلْإِيمَٰنُ وَلَٰكِن جَعَلْنَٰهُ نُورًا نَّهْدِى
کتاب اور نہ ایمان ولیکن ہم نے کیا اس کو روشنی کہ راہ دکھاتے ہیں
بِهِۦ مَن نَّشَآءُ مِنْ عِبَادِنَا ۚ وَإِنَّكَ لَتَهْدِىٓ إِلَىٰ صِرَٰطٍ
اس سے جس کو چاہتے ہیں اپنے بندوں میں اور بیشک تو البتہ راہ دکھاتا ہے سیدھی
مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٢﴾ صِّرَٰطِ ٱللَّهِ ٱلَّذِى لَهُۥ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَ
راہ اللہ کی جس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں
مَا فِى ٱلْأَرْضِ ۗ أَلَآ إِلَى ٱللَّهِ تَصِيرُ ٱلْأُمُورُ ﴿٥٣﴾
اور جو کچھ زمین میں سنتا ہے اللہ ہی کی طرف پہنچتے ہیں سب کام

سُورَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَّثَمَانُونَ وَسَبْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۃ زخرف مکی ہے اس میں تراسی آیتیں اور سات رکوع ہیں

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿١﴾ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا
حٰمٓ قسم ہے کتاب واضح کی کہ ہم نے اس کو قرآن عربی کا
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٣﴾ وَإِنَّهُۥ فِىٓ أُمِّ ٱلْكِتَٰبِ لَدَيْنَا
تاکہ تم سمجھو اور بیشک وہ اصل کتاب میں ہمارے
لَعَلِىٌّ حَكِيمٌ ﴿٤﴾ أَفَنَضْرِبُ عَنكُمُ ٱلذِّكْرَ صَفْحًا أَن
بڑا مستحکم ہے کیا پھیر دیں ہم تم سے نصیحت کو اس سبب سے کہ

موضح قرآن ۱؎ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام ہوتے تھے پردہ کے پیچھے سے۔

فتح الرحمٰن ۱؎ یعنی محمد کی شان عبادت الٰہی خواب است و از القائے ملک و خاطر ملک الہام و از پس پردہ عبادت از آنست کہ آواز شنود و کسی را رویہ و قسم ثالث آنست کہ از فرشتہ بصورت آدمی متمثل شود و سخن محمد و ذات اقدس ۱۲ منہ۔ یعنی محمد ہم مثل انبیاء پہلے ہی پیغمبری رہے اثبات ہمال چیز یا لازم آن چیز کفایت است با ثبوت ہمین چیز۔ منور۔ دلیل است بر آنکہ قرآن مخلوق نیست زیرا کہ متکلم قرآن خدا است و کلام صفت ذات است و صفت ذات مخلوق نباشد و ہر کہ گوید قرآن مخلوق است کافر است۔ ۱۲ منہ۔

فرمایا ہے اس کی بالی کے مخلوقات کو ظلمت سے نور کی طرف نکالنے کی عبارت دی ہے وہ اللہ اور رسول ہیں۔ اسی لئے اللہ نسبت جملہ ہے اور اس کی بات محکم اور جملہ بھی ہے اور اس نے اپنے نبی کی طرف وحی کی ہے آپ کی طرف وحی کی ہے۔ روح سے مراد مسئلہ توحید ہے یا قرآن جس کی حقیقت (توحید، رسالت، نبوت، احکام شریعت) دلوں کے لئے حیات جاودانی کا باعث ہیں۔ وسعت دو مالک القلب نفسہ یہ وہ بنیادی حقیقت ہے جس کے لئے اس سے پہلے آپ نزول وحی سے قبل قرآن کی حقیقت اور ایمان کی تفصیل حقیقت کو نہیں جانتے تھے لیکن اب آپ پر وحی سے قرآن نازل کیا اور اس قرآن کو ہدایت کا ذریعہ روشنی اور صراط مستقیم بنا دیا تاکہ اس کے ذریعے سے ہر اس شخص کو جو ہدایت کو دیکھنا چاہے جیسے ہر چاہنے والے چراغ اس کے ساتھ حق کی کوشش کرے، صدق و خلوص سے اللہ کی طرف رجوع کرے اور اس کی حقیقت سے جو بطور توحید، انذار، تبشیر، تذکیر و فہم اور اصل ہے، اسی طرح رسالت بھی بیان کا جزو ہے، اور بشارت اور ہدایت کو اس چراغ یا ہدایت کے ساتھ ساتھ رسالت یا ایمان بالرسالت کی ضرورت ہے۔ اسی طرح غور کرنے سے صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کیونکہ انہی کی وحی سے قبل جو نکتہ انہی کی نبوت کا طلبگار اس لئے کہ وہ یا کہ آپ ہی سے پہلے ایمان کی تفصیل حقیقت سے باخبر نہیں تھے (ایمان بالرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام قبل از نزول وحی نبوت کے ساتھ ساتھ ایمان باللہ کی طرف دعوت دیتا ہے) اور اس کے ساتھ ساتھ ایمان بالرسالت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی توحید کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی توحید کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی توحید کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ اپنی رسالت پر ایمان لانے کی دعوت دی ہے۔

سورۂ شوریٰ میں آیاتِ توحید و اس کی خصوصیات

۱۔ لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وھو العلی العظیم ۲ پ ۳ علی شرک فی خطاب۔

۲۔ فاطر السموٰت والارض ۔۔۔ ۲ ۔۔۔ لہ ما فی السموٰت وما فی الارض وھو العلی الکبیر ۲ پ ۲۵ علی شرک فی الصفت۔

۳۔ شرع لکم من الدین ۔۔۔ ۲ ۔۔۔ فلذلک فادع واستقم کما امرت ولا تتبع اھوآءھم وقل اٰمنت بما انزل اللہ من کتاب وامرت لاعدل بینکم اللہ ربنا وربکم لنا اعمالنا ولکم اعمالکم لا حجۃ بیننا وبینکم اللہ یجمع بیننا والیہ المصیر ۲ پ ۲۵ علی شرک فی الصفت۔

۴۔ وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشآء انہ علی حکیم ۲ پ ۲۵ علی شرک فی الصفت۔

۵۔ وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا ما کنت تدری ما الکتاب ولا الایمان ولکن جعلنہ نورا نھدی بہ من نشآء من عبادنا وانک لتھدی الی صراط مستقیم ۲ پ ۲۵ علی شرک فی الصفت۔

۶۔ صراط اللہ الذی لہ ما فی السموٰت وما فی الارض الا الی اللہ تصیر الامور ۲ پ ۲۵ علی شرک فی الصفت۔

---

۴۳ سُورَۃ زخرف

مدنی سورتوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیم یہی تھی کہ اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے اور اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں ہونی چاہیے۔ انبیاء علیہم السلام کی متفق علیہ تعلیم کے علاوہ کتب سابقہ میں جو کچھ لکھا ہوا ہے اور آج کل بائبل کے جو نسخے موجود ہیں ان میں بھی اس کی تصریحات ہیں۔ انہوں نے محض ضد سے ملک کے اندر شامل کر لیں اور اس طرح لوگوں کو گمراہ کیا۔ باب سورہ زخرف تیرہ است کہن کہا ایک اور جگہ کہا گیا ہے کہ تم سے ان چاہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور حاجت روا نہیں ہیں کیونکہ سب کچھ کہ کر بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا ہم اپنے معبودوں کی عبادت اس لئے کرتے اور انھیں اس لئے پکارتے ہیں کہ وہ خدا کی بارگاہ میں ہمارے شفیع و سفارشی ہیں اور خدا سے ہمارے کام بنوا دیتے ہیں۔ سورت کے آخر میں والا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ (الزخرف) میں اسکا جواب دیا گیا کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع و سفارش اور قیامت کے دن صرف انہی لوگوں کے حق میں سفارش قبول ہوگی جنہوں نے دنیا میں توحید کی شہادت دی ہو۔ اس لئے مشرکین کے حق میں کوئی شفاعت نہیں ہوگی۔

تمہید مع ترجمہ: یہ عقلی و نقلی دلیلیں جن سے اول بسیط الاعتراف کی انحصر میں ایک شروع میں اور آخر میں چار عقلی دلیلیں۔ تین تفصیلی ہیں اور ایک اجمالی اور ایک دلیل نقلی اور آخر سورت میں الوہیت کے بارے میں جو شبہ کا ازالہ اور ایمان میں ایک نہایت اہم درجہ اور ایک شکوی۔ اس کے علاوہ محاورات و مسئلہ اور عام ترجمہ اور سنگ سے۔

تفصیل

حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ تمہید مع ترغیب ہے اور عظمت کتاب کا بیان ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کا نام لوح محفوظ میں علی حکیم ہے۔ اس کو سمجھو اور اس پر عمل کرو۔ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا ۝ دلیل وجود صانع بنی ۔ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ تحویل ہے۔ جس نے گزشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے انہوں نے انکے ساتھ ان کا مذاق اڑایا، تم نے ان سرکشوں کو ہلاک کر دیا جو ان سرکشین قریش سے بھی زیادہ طاقتور اور تونگر تھے۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ ۔۔۔ الْعَزِيْزُ الْعَلِيْمُ ۝ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف۔ اگر ان مشرکین سے پوچھو کہ زمین و آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے، تو کہیں گے اللہ نے، جب ہر چیز کا خالق وہی ہے تو کوئی دوسرا بھی وہی ہے

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ۔۔۔ مَّا تَرْكَبُوْنَ ۝ دلیل عقلی پر تمہیدات ہیں۔ زمین و آسمان کا خالق وہی ہے جسنے تمہیں کو سواری بنایا اور تم میں سے بعض کو بعض کی سواری کے لئے مسخر بنا دیا اور ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا اور سواری کے لئے کشتیاں اور چوپائے پیدا کئے پس کیا تم اسنے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو معبود بنا لو۔ مشرکین سے جب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو شیوہ ازلی کا سہارا لیتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم ان کی عبادت نہ کرتے۔ حالانکہ یہ دلیل نہیں۔ شریعت دلیل عقلی و دلیل نقلی پر دلیل وحی سے ثابت ہوتی ہے۔ مالھم بذالک من علم ان ھم الا یخرصون ۔ ان کے پاس کوئی عقلی دلیل نہیں۔ ام اٰتینٰھم کتٰبًا الخ اور نہ ہی کسی کتاب کی نقلی دلیل بھی نہیں ہے۔ بل قالوا انا وجدنا اٰبآءنا الخ اور قرآن کے پاس بھی کوئی نہیں ہو سکتی۔ اسکے پاس تو صرف ان کا باپ دادا کا اندھا تقلید ہی ہے۔ مشرک پر تھے۔ اس لئے ہم بھی انہی کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ وکذٰلک ما ارسلنا من قبلک الخ اسی شبہ کے متعلق ہے۔ تب سے چلا آ رہا ہے جس بستی میں بھی کسی نے توحید سنانے کے لئے اپنا پیغمبر بھیجا، وہاں کے دنیادار اور دولتمند لوگوں نے یہی جواب دیا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طریق پر پایا ہے۔ اس لئے ہم انہی کے نقش قدم پر چلیں گے۔ قال اولو جئتکم الخ اور اگر ہم تمہارے پاس ان معاندین سے زیادہ ہدایت لے کر آئے ہوتے تو ان کا جواب ہم سے بھی یہی ہوتا۔ انا بما ارسلتم بہ کافرون ۔ ہم تمہارے پیغام کو نہیں مانتے۔ فانتقمنا منھم الخ ان کو ہلاک کر دیا۔ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ الخ ۱۲ ربع دلیل نقلی تفصیلی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس ذکر سے ہر گز اللہ کے سوا کوئی عبادت نہ ہو اور بیکار

کے دائرہ نہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ میں تمہارے تمام معبودوں باطلہ کی عبادت اور پوجا سے بیزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو بھی یہی دعوت توحید کا دین ابراہیمی دے کر بھیجا اور آپ کی تبلیغ کے لئے یہ معجزہ عطا فرمایا۔ سلسلہ نبوت غزالہ والے ہوئی مکہ کی طرف اللہ کے رسول کلام سے اہل مکہ پر مسئلہ توحید واضح ہو چکا ہے اس نے اب جیسے کی تو کوئی گنجائش نہیں اپنی کی وجہ سے ہی کہ وہ جس نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا میں ترقی عیش سے مالا مال کر دیا تو کیوں جیسی اور دولت کے نشے میں غرور ہو کر انہوں نے انکار کر دیا۔ وہ اللہ جس نے ان کو دولت دی ہے وہ اللہ ہی ان کو دولت دے کر آزمائے گا کہ وہ دولت کو پا کر اللہ کو بھول جاتے ہیں یا اللہ کو یاد رکھتے ہیں۔ آج ہم نے دنیا میں ان کو دولت زیادہ دی ہے اگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آخرت میں بھی ان کو اجر ملے گا۔ اللہ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق اجر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص دنیا میں ہی اپنا اجر پا لیتا ہے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ اللہ کے رسول کی دعوت توحید کو ماننے والے بہت کم تھے۔ اکثر لوگ اس کا مذاق اڑاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ہم اتنے بڑے ہیں ہمارے بڑے بڑے معبود ہیں ہمارے باپ دادا ان کی پوجا کرتے رہے ہیں ہم ان کو کیسے چھوڑ دیں۔ ان کے اس رویہ پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیں۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دینے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا۔

(من وعظی عن ذکر ابراہیم ۔۔۔ ۔۔۔ ق الصاف ملیکون ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

سارى كائنات ميں وہى معبود اور متصرف و متدبر ہے تو كوئى اس كا نائب بھى نہيں۔ ولا يملك الذين يدعون (قرآن پر شوت كا مركزى دعوى ہے اور مشركين كے ايك شبہے كا جواب ہے كہ ہم نے مانا كہ اللہ كے سوا كوئى حاجت روا نہيں اور سب كچھ كرنے والا وہى ہے۔ ليكن ہم اپنے معبودوں كى عبادت جو اس لئے كرتے ہيں كہ وہ ہمارے سفارشى ہيں۔ فرمايا صرف كہنے سے كچھ نہيں ہوتا جب تك ان كے دعوے كى صداقت كا كوئى اشارہ نہيں ہوتا۔ والذين ما تشهدون من دونه (آيات بينات ميں الحمد مشركين اس بات كا اعتراف كرتے ہيں كہ ان كا اور ان كے معبودوں كا خالق اللہ ہے۔ ليكن وہ پھر نہيں سمجھتے اور اللہ كے ولد اور نائب تجويز كرتے ہيں۔ وقيله يا رب (تخويف ہے يہ لوگ ايسے سركش اور ضدى ہيں كہ ايمان لانے كا نام نہيں ليتے۔ آپ ان سے اعراض كريں۔ وہ خود ہى دنيا ميں اور آخرت ميں اپنا انجام ديكھ ليں گے اور حقيقت ان پر واضح ہو جائے گى ۵۔ الكتب المبين (تمہيد مع ترغيب ہے اور قرآن كى عظمت شان كا بيان ہے۔ انا انزلناه (قرآن كے اور جواب محذوف ہے اى ايمان لنا المرسلين انك لمن المرسلين صادق اور انا محكمة۔ لعلكم تعقلون (استيناف ہے يعنى پورى اور روشن كتاب اس پر شاہد ہے كہ آپ اللہ كے بھيجے ہوئے رسول ہيں۔ قال الشيخ ما انا بحمله۔ (جواب قسم محذوف ہے يعنى يہ كتاب جو واضح اور فصيح و بليغ عربى زبان ميں ہے بذات خود اس پر شاہد ہے كہ ہم نے اس كو اپنى زبان ميں نازل كيا ہے تاكہ تم سے اپنى مادرى زبان ميں اچھى طرح سمجھ سكو۔ (وح) اگر يہ قرآن تو دہى اپنا شاہد ہے ہى۔ آفتاب آمد دليل آفتاب (ديگر شہادتيں الله يشهد بما انزل اليك انزله بعلمه۔ قسم كى دو قسميں ہيں ايك قسم ہے مقسم بہ كى خواص اشياء اور عالم الغيب كے ساتھ مختص كى جاتى ہے اور اس ميں يہ تصور ہوتا ہے كہ قرآن كى حفاظت كى گئى ہو۔ دوسرى قسم ہے پہلى قسم كے جواب قسم كى جو مقسم بہ كو بطور شاہد پيش كرنے كى جاتى ہے يہاں قسم اس قبيل سے ہے اور مقسم عليہ اللہ كى ساتھ ہے۔ والذى ام الكتب (ام الكتاب سے مراد لوح محفوظ ہے يعنى قرآن كى عظمت شان كا يہ حال ہے كہ لوح محفوظ ميں وہ دناء ت كى بوں پر فائق اور عالى ہے اور ہر قسم كے نقص اور معيوبى سے طلل سے پاك ہے۔ ھذا

فى الشريف لطيف ان وتر فيه بكونه لديها على حسب المكتب وعليا عن وجوه الفاد حكيما اى حالا على ما ترالكتب او محكما بكونه فى غاية البلاغة والفصاحة وعن قتادة

موضح قرآن ف يعنى اس سبب سے كہ تم نہيں سمجھتے كہ اجنبى سمجھ كر ہمارے حكم كا۔ ف يعنى جہاں تك انسان بيٹھے ہيں آسمان ميں اہل سكھيں ايك

ذبیح (ص ۵) یہ مخاطب ہے کہ لوح محفوظ میں اسی قرآن کا نام علیؑ مکتوب ہے۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ۳ اضرب صفحا (آیۃ ۵) یہ جبر ہے اور الذکر ہے یا قرآن مراد ہے باعتبار توحید یا مذکورہ و تخویف۔ (دیکھو جبر) اور صفحا۔ اضرب کا مفعول مطلق ہے من غیر لفظہ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ (کذا) فاعدل عنہ۔ پہلے لام اجلیہ مقدر ہے ای لان کنتم مبدلین (ہمارا) مخاطب ہے کہ کیا ہم قرآن کا نازل کرنا محض تمہیں نصیحت کرنے سے روک دیں اس وجہ سے کہ تم التفات کی طرف کو پھر جاؤ اور عہد و عنادپر اتر آئے ہو اور خدا تو قادر و قیوم ہے کہ تائب تو بہ کرنے کے ہو؟ یا صفحا مفعول لہ ہے مفعول لہ علی معنی (لنعزل عنکم انزال القرآن) فرط والزام (لجہل بنا) اعراضکم (جو ہم سے ہوا) اور استفہام انکاری ہے۔ یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہم تمہیں توحید کی دعوت دینے اور ڈرانے کی صورت میں عذاب نہ دیں گے۔ وہذا استفہام علی سبیل الانکار یعنی انا لا نترک ھذا الامر والانکار لہ لیس کونکم مسرفین ..... بل مذکر لکم للعمل و ندعوکم الی الدین ۴ تؤخذ کم وحی اخذتہ ۵ یا جواب وقد مضی علی الغیبۃ (کبریٰ، ص ۳۰) ۶ وکم ارسلنا ..... مثل الاولین ۵ یہ تکرار ہے پہلی ہے۔ اور اس سے مقصود تعریف ہے۔ مشرکین مکہ کا انکار کرنا کسی بات نہیں ان سے پہلے بھی جتنے گذشتہ امتوں میں پیغمبر بھیجے۔ ان کے پاس جو پیغمبر بھی آیا انہوں نے اس کو جھٹلایا اور اس کا مسخر اڑایا تو ہم نے شرک کے ان حامیوں اور سرکش سرغنوں کو تباہ و برباد کر دیا تو ان مشرکین قریش سے زیادہ طاقتور اور دولت مند تھے۔ اور ان سے کہیں بڑے اور مضبوط جتھے والے تھے۔ الم سابقہ کی مثال تو ہو چکی ہے۔ اس لئے مشرکین قریش کو ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے جیسا کہ گزشتہ سرکش قوموں پر نازل ہوا۔ الی قولہ قریش ان یحل بہ۔ وہل ماصل بالاولین مثلہ الوصل من العقوبۃ (کبریٰ، ص ۳۰) ۷ ولئن سالتہم (آیۃ ۹) توحید پر پہلی دلیل ہے علی سبیل الاعتراف من الخصم یعنی اللہ کی ذات و صفات میں غیر کو شریک اور ساجھی بنانا تو درکنار ہے خود مشرکین قریش بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ زمین و آسمان کا خالق اور موجد کون ہے؟ وصف اقرار کریں گے کہ اللہ تعالیٰ جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے (ہی)

تَقُولُوا سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ
مُقْرِنِیْنَ ۝ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝ وَجَعَلُوْا
لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ۝
اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ۝ وَ
اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ
وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ ۝ اَوَمَنْ یُّنَشَّؤُا فِی
الْحِلْیَةِ وَهُوَ فِی الْخِصَامِ غَیْرُ مُبِیْنٍ ۝ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ
الَّذِیْنَ هُمْ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوْا خَلْقَهُمْ ؕ
سَتُكْتَبُ شَهٰدَتُهُمْ وَیُسْـَٔلُوْنَ ۝ وَقَالُوْا لَوْ شَآءَ
الرَّحْمٰنُ مَا عَبَدْنٰهُمْ ؕ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ
هُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ۝ اَمْ اٰتَیْنٰهُمْ كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ

منزل ۶

زمین و آسمان کا خالق ہے جب تم نے تسلیم کر لیا کہ عالم علوی اور عالم سفلی کا خالق اور موجد اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ساری کائنات کی ایجاد میں اس کا کوئی شریک اور معاون و مشیر نہیں ہے، تو تمہیں ان باطل کو اس کی کائنات کے امور تصرف و تغیر میں خدا کے شریک اور نائب ماننا تمہارے پہلے اقرار و اعتراف کے خلاف ہے۔ جب ایجاد

ربط قرآن ۱۰ اس سلسلے کے آخر تک کا سفر یاد کرو حضرت موسیٰ جب تورات لینے کوہ طور پر گئے تو ان کی قوم نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی تھی۔ اسی طرح یہ مشرکین قریش بھی اپنے بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان کی عبادت پر بضد ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارے بتوں کی پوجا سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا تو ہم پر عذاب نازل کرتا۔ اور ہم کو ہلاک کر دیتا۔ اور ہم کو ہلاک نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس عمل سے راضی ہے۔ اور ان کے اس عمل پر ان کو کوئی عذاب نہیں دیتا۔ اس کا جواب دیا گیا کہ یہ ان کا محض جہل اور نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضی کا علم وحی سے ہوتا ہے۔ ان کے پاس کوئی وحی نہیں آئی۔ اور نہ کوئی کتاب نازل ہوئی جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا علم حاصل کر سکیں۔ اور نہ ہی ان کے پاس کوئی پیغمبر آیا جس نے ان کو یہ بتایا ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس عمل سے راضی ہے۔ اور تم کو اس پر عذاب نہیں دے گا۔ پس ان کا یہ عمل محض جہل اور نادانی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضی کا علم وحی سے ہوتا ہے۔ اور وحی نہ آنے کی وجہ سے ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب نہیں ہو سکتا۔

فتح الرحمٰن ۱۰ یعنی حوالہ (فہرس) ۱۲

کائنات میں اس کا کوئی شریک نہیں، اس کو تصرف و تدبیر میں اس کا نائب بھی کوئی نہیں۔ خلقہن العزیز العلیم پر مشرکین کے جواب کی تمہید معلوم ہوتی ہے، مطلب یہ کہ انہوں نے اللہ کو پیدا کرنے والا تو مانا ہی ہے (لیقولن اللہ) اور یہ بھی ان کا اقرار ہے کہ اللہ ہی علیم و حکیم ہے (العزیز العلیم) تو اللہ کی تخلیق کو اس ذات کی طرف منسوب کرنے میں جو صفات سے متصف ہے ۱۲ منہ الذی جعل لکم ... ۲ ... جاننے کے باوجود یہ بھی عقل و دلیل پر تدبیر سے بعید ہے، انصاف اسی خالق کا تسلیم کرنا ہے کہ ساری مخلوقات میں اور سب کو پیدا کرنے کے سوا اور کون تسلیم کیا جا سکتا ہے، الذی جعل لکم الارض مہدا (جس نے زمین کو تمہارے لئے گہوارہ بنایا) جس سے زمین کی وسعت اور ہموار ہونا بھی معلوم ہوا، اس سے زمین کو رہنے سہنے کے قابل بنانا بھی مراد ہے، اور اس کی سطح کا ایسا ہونا جس پر مکان تعمیر کئے جا سکیں، کھیتی باڑی کی جا سکے، سفر آسانی سے طے ہو سکے، یہ سب اسی کی قدرت و حکمت کا کرشمہ ہے، (السبل) کے معنی راستے کے ہیں اور یہاں اس سے مراد وہ راستے ہیں جن سے پہاڑوں کے درمیان آمد و رفت ہوتی ہے، (لعلکم تہتدون) اس جملہ کا متعلق محذوف ہے جس طرح (لعلکم تشکرون) اور (لعلکم تتقون) وغیرہ میں محذوف ہے، اسی طرح (لعلکم تہتدون) کو بھی محذوف مانا جائے گا، تقدیر عبارت یہ ہوگی (لعلکم تہتدون بہا الی مقاصدکم) تاکہ تم ان راستوں کے ذریعہ اپنے مقاصد تک پہنچ سکو، گویا یہ جملہ بھی اسی طرح اللہ کے تصرف و اقتدار کا بیان ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا وہ زمین کو زیر و زبر کرنا ہے، اسی دلیل سے حشر و نشر بھی ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ والذی نزل ... ۳ ... اس میں بھی نئے قانون کی پیدائش کی بجائے انواع و اقسام پیدا کرنے کی بات ہے، جو رنگ میں، بو میں، ذائقہ میں اور دیس میں مختلف، اگلی گفتگو میں (فاخرجنا) کا بیان ہے، (الزوج) کے معنی ہیں ہر دو کا ایک دوسرے سے ملا ہوا ہونا، (الاصناف) کے معنی (الانواع) کے ہیں، (شتی) کے معنی ہیں متفرق، (قاصد) کے معنی ہیں سیدھا، (جائر) کے معنی ہیں ٹیڑھا، (لو شاء) کے معنی ہیں اگر چاہتا، (حطمناہ) کے معنی ہیں ریزہ ریزہ کر دیتے، (تفکہون) کے معنی ہیں تعجب کرتے ہو، (لمغرمون) کے معنی ہیں تاوان میں پڑ گئے، (محرومون) کے معنی ہیں نامراد، (الماء الذی تشربون) کے معنی ہیں پینے کا پانی، (انزلتموہ) کے معنی ہیں برسایا تم نے، (المزن) کے معنی ہیں بادل، (اجاجا) کے معنی ہیں کھارا، (تورون) کے معنی ہیں نکالتے ہو، (شجرتہا) کے معنی ہیں درخت، (مقوین) کے معنی ہیں مسافر، (فسبح) کے معنی ہیں پاکی بیان کرو، (مواقع النجوم) کے معنی ہیں ستاروں کے ڈوبنے کی جگہ، (مدہنون) کے معنی ہیں تم چکنی چپڑی باتیں بناتے ہو، (رزقکم) کے معنی ہیں تمہارا حصہ، (تکذبون) کے معنی ہیں جھٹلاتے ہو، (ترجعونہا) کے معنی ہیں لوٹا لاؤ، (ان کنتم صدقین) کے معنی ہیں اگر تم سچے ہو، (نزلا) کے معنی ہیں مہمانی، (الحلقوم) کے معنی ہیں حلق، (تنظرون) کے معنی ہیں دیکھتے ہو، (ادبار النجوم) کے معنی ہیں ستاروں کا پیٹھ پھیرنا، (مکنون) کے معنی ہیں چھپا ہوا، (المطہرون) کے معنی ہیں پاک فرشتے، (تدہنون) کے معنی ہیں تم چکنی چپڑی باتیں بناتے ہو، (غیر مدینین) کے معنی ہیں تم کسی کے زیر فرمان نہیں

وَجَدْنَا اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ مَآ
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ
مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿٢٣﴾ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى
مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ
اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿٢٤﴾ فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ
عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٦﴾ اِلَّا الَّذِيْ
فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً
فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ

ایسا نہیں ہے لیکن وہ ظن و تخمین سے ایک بات کہے جا رہے ہیں جس پر یہ کچھ سند کی دلیل نہیں ہے فرشتوں کے لڑکے ہونے کا یہ بیان کہ لڑکیاں (ناقص) ہیں لکھا جا چکا ہے اور یہ بات کہ ان کی اس رائے پر ان سے مواخذہ کیوں ہوگا۔ مخالفت حقیقی کی طرف اشارہ ہے ﴿٢٢﴾ وہ تو یہ کہتے ہیں۔ یہ شکوی ہے جب انہوں نے اپنے سوا تمام دنیا کو اس عقیدہ پر دیکھا تو اپنے پیغمبر کو تسلی دی کہ اگر یہ لوگ ہمارے ساتھ ایسا ہی کر رہے ہیں تو تعجب نہ کرو ہمیشہ سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے ﴿٢٣﴾ ان فرشتوں کی عبادت کرتے اور انھیں خدا کا لڑکا سمجھتے رہنے پر کبھی اگر خدا چاہتا تو ہمیں اس سے زبردستی روک دیتا جب وہ ایسے اور اتنی بڑی عبادت کے راہ حائل نہیں ہوا، تو معلوم ہوا کہ ان کی اس پرستش سے خدا کو اتفاق ہے ﴿٢٤﴾ ہر زمانہ میں ہر علاقہ میں ہر ملک و قوم نے بزرگوں کی تقلید کی ہے اور اسی کا اندھا اتباع کیا ہے خدا تعالیٰ کی مشیت اور مسکا ارادہ کسی نہیں کے تجزیہ کی دلیل نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کا علم کائنات میں جو کچھ ہوا ہے، ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے سب پر حاوی ہے اس کے ارادہ کے خلاف کوئی چیز کبھی نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا ہے تاکہ وہ دلائل و براہین سے اور آفاق و انفس میں حق و باطل کو واضح کر کے ہر انسان کو سمجھا دیں، یا ہدایت کر دیں اور ہدایت کرنا ان سے اور ان میں سے ایک کو منتخب کر لینا تاکہ وہ اشاعت و استحکام دین کا انتظام کریں، ان کا اختیار ہے لیکن سمجھنا یا نہ سمجھنا اور ہدایت کو قبول کرنا یا نہ کرنا ہر انسان کے اپنے اختیار میں ہے ﴿٢٥﴾ ان کے انجام پر غور کرو کہ کیا ہوا ﴿٢٦﴾ اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں ﴿٢٧﴾ مگر اس ایک سے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے، وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا ﴿٢٨﴾ اور ابراہیم نے اس کلمہ (توحید) کو اپنی اولاد میں ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا تاکہ وہ (شرک سے) باز آ جائیں ﴿٢٩﴾ بلکہ میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو (دنیا کا) سامان دیا یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور سچا رسول آ پہنچا ﴿٣٠﴾ اور جب ان کے پاس حق آ پہنچا تو کہنے لگے کہ یہ جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے ﴿٣١﴾ اور کہنے لگے کہ یہ قرآن دونوں شہروں کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہ اتارا گیا ﴿٣٢﴾ کیا تمہارے پروردگار کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں تو ہم نے ان کی روزی ان میں تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے پر درجوں بلند کیا ہے تاکہ ایک دوسرے سے کام لیتا رہے اور تمہارے پروردگار کی رحمت ان کے جمع کئے ہوئے مال سے بہتر ہے ﴿٣٣﴾ اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ پر ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا کی رحمان سے انکار کرتے ہیں ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر وہ چڑھتے ہیں ﴿٣٤﴾ اور ان کے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں ﴿٣٥﴾ اور سونے کے (بنا) دیتے اور یہ سب کچھ دنیا کی زندگی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے ہے ﴿٣٦﴾ اور جو شخص خدا کی یاد سے آنکھ بند کرتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی بنا رہتا ہے ﴿٣٧﴾ اور یہ شیطان ان کو راہ سے روکتے رہتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم سیدھے رستے پر جا رہے ہیں ﴿٣٨﴾ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آئے گا تو کہے گا کہ کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو تو برا ساتھی تھا ﴿٣٩﴾ اور جب تم ظلم کر چکے تو آج تمہیں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا کہ تم عذاب میں شریک ہو ﴿٤٠﴾ تو کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو یا اندھوں کو اور جو صریح گمراہی میں ہو اس کو راہ دکھا سکتے ہو ﴿٤١﴾ پھر اگر ہم تم کو لے جائیں تو ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں ﴿٤٢﴾ یا اگر ہم تم کو وہ عذاب دکھا دیں جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے تو ہم ان پر پوری قدرت رکھتے ہیں ﴿٤٣﴾ تو جو وحی تم پر نازل ہوئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو تم سیدھے رستے پر ہو ﴿٤٤﴾ اور یہ قرآن تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور تم سے عنقریب پوچھ ہوگی ﴿٤٥﴾ اور ہم نے تم سے پہلے جو پیغمبر اپنے رسولوں میں سے بھیجے ان سے پوچھ لو کہ کیا ہم نے خدا کے سوا اور معبود مقرر کئے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے ﴿٤٦﴾ اور ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا کہ میں رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں ﴿٤٧﴾ جب وہ ہماری نشانیاں لے کر ان کے پاس آئے تو وہ ان پر ہنسنے لگے ﴿٤٨﴾ اور ہم ان کو جو نشانی دکھاتے تھے وہ اپنے پہلے سے بڑھ کر ہوتی تھی اور ہم نے ان کو عذاب میں پکڑا تاکہ باز آ جائیں ﴿٤٩﴾ اور کہنے لگے کہ اے جادوگر ہمارے لئے اپنے پروردگار سے دعا کرو کہ وہ اس عہد کے مطابق جو اس نے تم سے کر رکھا ہے ہم سے عذاب کو دور کر دے ہم ضرور ہدایت پر آ جائیں گے ﴿٥٠﴾ تو جب ہم ان سے عذاب کو دور کر دیتے تھے تو وہ عہد توڑ ڈالتے تھے ﴿٥١﴾ اور فرعون نے اپنی قوم میں پکار کر کہا کہ لوگو کیا مصر کی بادشاہت میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے (محلوں کے) نیچے بہہ رہی ہیں ﴿٥٢﴾ کیا تم نہیں دیکھتے؟ کہ میں بہتر ہوں یا یہ شخص جو ذلیل ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا ﴿٥٣﴾ پھر اگر یہ شخص (سچ مچ) خدا کا بھیجا ہوا ہے تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہیں اترے یا فرشتے اس کے ساتھ جمع ہو کر کیوں نہیں آئے ﴿٥٤﴾ تو فرعون نے اپنی قوم کو بیوقوف بنا دیا اور وہ اس کی بات مان گئے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ﴿٥٥﴾ جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا اور سب کو غرق کر دیا ﴿٥٦﴾ اور ان کو پچھلوں کے لئے عبرت اور نصیحت بنا دیا ﴿٥٧﴾ اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم نے اس سے شور مچانا شروع کر دیا ﴿٥٨﴾ اور کہنے لگے کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ یہ لوگ تم سے صرف جھگڑنے کے لئے یہ مثال بیان کرتے ہیں بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ﴿٥٩﴾ عیسیٰ تو صرف ایک بندہ تھے جن پر ہم نے انعام کیا اور بنی اسرائیل کے لئے ان کو نمونہ بنا دیا ﴿٦٠﴾ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے پیدا کر دیتے کہ زمین میں پیچھے پیچھے رہتے ﴿٦١﴾ اور عیسیٰ تو قیامت کی نشانی ہیں تو قیامت میں کچھ شک نہ کرو اور میرا کہا مانو یہی سیدھا رستہ ہے ﴿٦٢﴾ اور شیطان تمہیں (اس سے) روکے نہ رہے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ﴿٦٣﴾ اور جب عیسیٰ کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی لے کر آیا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو تم پر ظاہر کر دوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿٦٤﴾ بیشک اللہ ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے ﴿٦٥﴾ پھر بعض فرقے آپس میں اختلاف کرنے لگے تو ظالموں کے لئے دردناک دن کے عذاب سے خرابی ہے ﴿٦٦﴾ یہ لوگ جو ان کو خبر بھی نہیں قیامت کے آنے کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر اچانک آ جائے ﴿٦٧﴾ اس دن دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے مگر پرہیزگار ﴿٦٨﴾ اے میرے بندو آج تم پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے ﴿٦٩﴾ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور فرمانبردار تھے ﴿٧٠﴾ تم اور تمہاری بیبیاں خوش خوش بہشت میں داخل ہو جاؤ ﴿٧١﴾ ان پر سونے کے رکابیوں اور آبخوروں کے دور چلیں گے اور وہاں ہر چیز ہوگی جو دل کو پسند اور آنکھ کو لذیذ ہوگی اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے ﴿٧٢﴾ اور یہ بہشت جس کے تم وارث کئے گئے ہو اپنے اعمال کے بدلے میں ﴿٧٣﴾ تمہارے لئے اس میں میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ گے ﴿٧٤﴾ بیشک گنہگار لوگ جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے ﴿٧٥﴾ ان سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اس میں ناامید پڑے ہوں گے ﴿٧٦﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم تھے ﴿٧٧﴾ اور پکاریں گے کہ اے داروغہ (دوزخ) تمہارا پروردگار ہمارا کام تمام کر دے (تو اچھا ہو) وہ کہے گا کہ تم (اسی حالت میں) رہو گے ﴿٧٨﴾ ہم تمہارے پاس سچا دین لائے تھے مگر تم میں اکثر سچ کو ناپسند کرتے تھے ﴿٧٩﴾ کیا انہوں نے کوئی کام ٹھہرا رکھا ہے تو ہم بھی کام کرنے والے ہیں ﴿٨٠﴾ کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتیں اور سرگوشیاں نہیں سنتے؟ سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ﴿٨١﴾ کہہ دو کہ اگر خدا کے اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا ﴿٨٢﴾ جو کچھ یہ بیان کرتے ہیں آسمان و زمین کا پروردگار جو عرش کا مالک ہے اس سے پاک ہے ﴿٨٣﴾ تو ان کو بیہودہ باتیں کرنے دو اور کھیلنے دو یہاں تک کہ ان کو اس دن سے سابقہ پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ﴿٨٤﴾ وہی تو ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہ دانا اور جاننے والا ہے ﴿٨٥﴾ اور بڑی برکت والا ہے وہ جو آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اسی کی ہے اور قیامت کا علم اسی کو ہے اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ﴿٨٦﴾ اور جن کو یہ لوگ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی کی سفارش کا اختیار نہیں رکھتے مگر جو حق بات کی گواہی دیں اور وہ جانتے بوجھتے ہوں ﴿٨٧﴾ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے کہ اللہ نے تو یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں ﴿٨٨﴾ اور پیغمبر کا یہ کہنا کہ اے میرے پروردگار یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ﴿٨٩﴾ تو ان سے درگزر کرو اور کہہ دو کہ سلام ہے تو عنقریب ان کو معلوم ہو جائے گا ﴿٩٠﴾

کوئی عقلی دلیل موجود نہیں، وہ صرف کچھ بے بنیاد خیالات اور تخمین ہی سے کہتے ہیں۔ (ای یخرصون ظنونا۔ هذا ما لهم من علم (النساء ۱۵۷) ولكن هم من ظن (النجم ۲۸) ﴿٢٢﴾ اس آیت سے کیا (ایسی تمام دلیل نقلی کو باطل کر دیا گیا ہے جو اجماع کے ماخذ ہیں) اس کا فیصلہ ان کتب سے ہو سکتا ہے جن میں ان کی دلیل بیان کی گئی ہے۔ اور اس بحث میں کہ ان کی دلیل نقلی کو ظنی کیوں کہا گیا ہے۔

موضع قرآن ف۱ یعنی یہ ہوا اس طرح ثابت ہوتا ہے ف۲ یہاں یہ قصہ اس پر کہ تمہارے پیشوا اپنے باپ کی راہ خدا دیکھ کر چھوڑ دی تم بھی دیکھ کر چھوڑ دو

فتح الرحمن ف۱ یعنی ہمیشہ رہا اور اولاد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اثر نہ کیا۔

سے تمسک کرکے وہ قرشوں کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بات کہہ رہا ہے۔ عبدہ: غیراللہ کی پوجا۔ ۱۲ منہ۔ عان ابیا مریم۔ یعنی قالوا: اور دلیل عقلی اس کی نفی کے بعد دلیل وحی خود حضرت مسیح سے منقول ہو رہی ہے۔ الصوت کی رو سے ان کے خلاف ہے۔ اس لئے ہر فرقہ سے الزام ہو کر وہ کہتے ہیں ہمارے پاس نقلی دلیل بھی ہے کہ ہم سلسلہ کے ہیں۔ بلکہ ہم سے پختہ اور اصل ہے۔ اب اور سے انحراف کیا ہے۔ ہم نے ان کو بھی ذہن اور طریقہ پر لایا ہے وہ قرشوں کو اور ان کی بیٹیاں کہتے تھے۔ ان کی عبادت و تعظیم کیا کرتے تھے اور ان کو رباب خدا اور عزت اور شفیع غالب سمجھتے تھے۔ اس لئے ہم بھی انکو یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ ان کے مقابلہ قرآن پر دلیل دیتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔ ایک دلیل ما ارسلنا الخ سے منقول ہو رہی ہے۔ اور کچھ بعد نبیوں کی تصدیق ہے۔ الگ قصہ اصنام کا حال بھی مشرکین مکہ کی طرح ہے کہ ان کے نزدیک اللہ کی معرفت سے اللہ کی توحید کا رد کیا۔ اسے بھی جواب دیا ہے۔ جب اللہ کا پیغمبر انکو توحید کی دعوت دیتا تھا اور اس کے مخالفہ سے ڈراتا۔ تو دولت و حکومت کے نشے میں مست انکو ان اور معاند طبقہ ان کی دعوت کے جواب میں کہتا۔ ہم تو کسی بات سے ڈرتے نہیں ہیں ہم سے اپنے باپ دادا کو جنہیں ہم پوجتے ہیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتے ہو اس کی جو چاہے کر لے۔ اسکا ہم پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ۱۲ منہ۔ فانتقمنا منھم۔ الآیۃ: یہ تو خوف دنیوی ہے۔ جب ان کفار و مشرکین نے عناد و تعنت اور سرکشی کی انتہا کر دی۔ دعوت توحید کو قبول نہ کیا۔ عہد اسلام کو توڑ دیا اور انکا جنون انہیں پر تو ہم نے قہر آسمانی اور عذاب سے اور خسف الوحی جدید سے دنیا ہی میں ان کو تہس نہس کر کے ان سے انتقام لے لیا۔ اب دیکھ لو جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ سرکردہ قریش کو بھی اس قسم کے انجام سے ڈرنا چاہئے۔ اور آپ کو ان کی تکذیب کی پروا نہیں کرنی چاہئے۔ اس میں آپ جیتے لیک گزر سل ہے۔ نبینا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والمتقدمین علی عدم الکفر بما یشکک بہ الباء علیہ الصلوٰۃ والسلام (روح ج ۲۵ ص ۷۰)

شان و اذقال ابراھیم۔ پہلی دلیل نقلی تفصیلی از حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ الآیات۔ یہ سلسلہ منقطع ہے۔ اگر۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جو جد الانبیاء۔ اور مخاطب قریش کے جد اعلیٰ تھے ان کی تعلیم۔ انکے انہوں نے تبرا باپ آذر اور اپنی قوم کے سامنے واشگاف الفاظ میں علان فرما دیا تھا (تفسیر معبود الن بالدلیل) عبادت و تعظیم کو بالکل ترک ہو اور انہیں عداوت و مشکلات میں غائبانہ پکارتے رہے ہو۔ میں ان سب سے سخت بیزار ہوں۔ البتہ وجود پاک جس نے مجھے پیدا کیا ہے میں اسی کی عبادت کرتا ہوں اور اسی کی کو عبادت میں پکارتا ہوں۔ باقیوں۔ وہ کی مجھے اس جدیت پر خالم رکھے گا۔ ہے۔ سب بتوں میں سب سے اکیلے کے لئے ہے۔ استقبال کے لئے نہیں (روح)۔ جعلہ بین۔ ای بینبستی علی الجعل۔ ۱۲ منہ۔

شان و جعلھا کلمۃ۔ (روح) ضمیر۔ توحید کلمہ توحید یا امت توحید سے کنایہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے توحید کو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں دوام و بقاء عطا فرمایا کہ ان کی اولاد میں توحید باقی رہے گی۔ ورنہ ان کی اولاد میں انبیاء اور علماء ہوتے رہے۔ ان سے توحید کی تبلیغ کرتے رہیں گے پہلا مانگ کر ہر عاقل کو یقین حاصل ہوتا ہے کہ توحید ہی حق ہے۔ ۱۲ منہ۔ لعلھم یرجعون۔ یعنی شاید کہ وہ توحید کی طرف رجوع کریں۔ ۱۲ منہ۔ بل متعت۔ یعنی آباء کو۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں توحید کو اللہ تعالیٰ نے قائم و دائم کر دیا تو ہمیشہ مشرکین مکہ جو ان کی اولاد میں ہیں۔ یا کچھ بلکہ مشرک ہو گئے۔ باوجود توحید کے باصرار ہیں ان کے اصول میں شبہات ہیں۔ اس کا جواب دیا گیا کہ توحید ایسے واضح اور روشن دلائل قائم ہو جانے کے بعد کوئی جاہل ہی شبہ کر سکتا ہے۔ قرآن تمام شبہات کو رد کرتا ہے بلکہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے مال و متاع اور سازوسامان سے مالا مال کر دیا۔ اور دنیا کی عیش اور نعمت میں غور کر کے توحید سے منحرف ہو گئے۔ یہاں تک کہ اب بھی ان کے پاس قرآن کی دعوت توحید پہنچ گئی اور توحید اور رسول کریم علیہ السلام جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آگئے۔ آپ اسی دعوت توحید کو لے کر آئے ہیں۔ الحق۔ ای القرآن و من جاء بہ ای محمد علیہ السلام (روح ج ۲۵ ص ۷۰) ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالتوحید والاسلام الذی ھو اصل دین ابراھیم وھو الکلمۃ التی جعلھا اللہ فی عقبہ (قرطبی)۔ ص۔ او الحق ھو الصدق۔ الخ اور جب قرآن آگیا جو انھیں خواب غفلت سے بیدار کرنے والا اور دعوت توحید کا حامل ہے، تو تحقیق و انکار کے لیے کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے۔ اور ہم اسے نہیں مانتے۔

أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا فَهُمْ بِهِ مُسْتَمْسِكُونَ ﴿٢١﴾ بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ مُهْتَدُونَ ﴿٢٢﴾ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِم مُّقْتَدُونَ ﴿٢٣﴾ قُلْ أَوَلَوْ جِئْتُكُم بِأَهْدَىٰ مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ آبَاءَكُمْ ۖ قَالُوا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿٢٤﴾ فَانتَقَمْنَا مِنْهُمْ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٥﴾ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِّمَّا تَعْبُدُونَ ﴿٢٦﴾ إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿٢٧﴾ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢٨﴾ بَلْ مَتَّعْتُ هَٰؤُلَاءِ وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ جَاءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿٢٩﴾ وَلَمَّا جَاءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ وَإِنَّا بِهِ كَافِرُونَ ﴿٣٠﴾ وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هَٰذَا الْقُرْآنُ عَلَىٰ رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ﴿٣١﴾ أَهُمْ يَقْسِمُونَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ۚ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُم مَّعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُم بَعْضًا سُخْرِيًّا ۗ وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٣٢﴾ وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِّن فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ ﴿٣٣﴾ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ ﴿٣٤﴾ وَزُخْرُفًا ۚ وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْآخِرَةُ عِندَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٣٥﴾

ترجمہ: (۲۱) یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کو تھامے ہوئے ہیں (۲۲) بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چلے جاتے ہیں (۲۳) اور اسی طرح ہم نے تم سے پہلے کسی بستی میں کوئی ڈر سنانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک طریقہ پر پایا اور ہم انہی کے نقش قدم پر چلے جاتے ہیں (۲۴) (پیغمبر) کہو کہ اگر میں تمہارے پاس تمہارے باپ دادا سے بہتر طریقہ لایا ہوں تو بھی (تم اسی پر چلو گے) انہوں نے کہا کہ جو (طریقہ) دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کو نہیں مانتے (۲۵) تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھ لو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا (۲۶) اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ جن چیزوں کی تم پرستش کرتے ہو میں ان سے بیزار ہوں (۲۷) مگر جس نے مجھے پیدا کیا ہے وہ مجھے سیدھا راستہ بتائے گا (۲۸) اور یہ کلمہ اپنی اولاد میں چھوڑ گئے تاکہ وہ (خدا کی طرف) رجوع کریں (۲۹) (ہاں) میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادا کو (بہت سی) نعمتیں دیں یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور کھول کھول بیان کرنے والا پیغمبر آگیا (۳۰) اور جب حق ان کے پاس آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کو نہیں مانتے (۳۱) اور کہتے ہیں کہ یہ قرآن دونوں بستیوں کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ نازل ہوا (۳۲) کیا تمہارے پروردگار کی رحمت کو یہ تقسیم کرتے ہیں ہم نے ان کی روزی تو دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان تقسیم کی ہے اور ایک کو دوسرے پر درجوں فوقیت دی ہے تاکہ ایک دوسرے سے خدمت لے اور تمہارے پروردگار کی رحمت ان کے مال سے جو وہ جمع کرتے ہیں بہتر ہے (۳۳) اور اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک ہی طریقہ کے ہو جائیں گے تو جو لوگ خدا سے کفر کرتے ہیں ہم ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں جن پر چڑھتے ہیں (۳۴) اور دروازے اور تخت جن پر تکیہ لگاتے ہیں (۳۵) اور سونے کے (بنا دیتے) اور یہ سب کچھ نہیں مگر دنیا کی زندگی کا سامان اور آخرت تمہارے پروردگار کے ہاں پرہیزگاروں کے لئے (مخصوص) ہے

موضع القرآن ف۱ یعنی بچے اور طائف کے کسی سردار پر۔ یعنی اللہ نے روزی دنیا کی تو ان کی تجویز پر نہیں بانٹی دینداری کیوجہ سے اُن کی تجویز پر۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی بچے از معتمدان مکہ و طائف ۱۲ ف۲ یعنی بہشم خلافت نگرد ۱۲۔

تعالیٰ ان آیتوں میں دولت دنیا کی قلت و حقارت کا بیان ہے جس پر مغرور ہو کر مشرکین کہتے ہیں کہ وحی ان پر کیوں نازل نہ ہوئی، حالانکہ دنیائی دولت اور زر و جواہر آخرت کے مقابلہ میں بالکل بے قدر اور ہیچ ہیں۔ سونے چاندی اور دنیوی زینت و آرائش ہمارے نزدیک اس قدر حقیر اور بے قدر ہے کہ اگر یہ بات

نہ ہوتی تو لوگ کافروں کو دیکھ کر سب کافر بن جاتے۔ تو ہم کافروں پر سونا چاندی کی بارش کی طرح برسا دیتے۔ ان کے گھروں کی چھتیں، اور جینوں پر جن پر چڑھتے کی سیڑھیاں۔ ان کے گھروں کے دروازے اور ان کے پلنگ۔ غرضیکہ ہر چیز چاندی کی ہوتی اور انھیں ہم سونا بھی اس قدر بکثرت عطا کر دیتے جتنا یہ تمام چیزیں ہونے کے لئے ضروری ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اگر سب لوگوں کے کافر ہو جانے کا احتمال نہ ہوتا تو ہم حقیر اور ناچیز دولت دنیا بدترین مخلوق اکفار و مشرکین، پر ہر لحاظ سے مکمل طور پر وسیع کر دیتے۔ لیکن اس وجہ سے کفار پر کامل توسیع نہیں کی گئی۔ انتہاء

لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ
اور آخرت — تیرے رب کے ہاں
لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۵﴾ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ
متقیوں کے لئے ﴿۳۵﴾ اور جو کوئی اندھا بنتا ہے رحمٰن کے ذکر سے ہم مقرر کر دیتے ہیں
لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ
اس کے لئے شیطان پھر وہ اس کا ساتھی ﴿۳۶﴾ اور وہ ضرور روکتے ہیں ان کو
السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَنَا
راہ سے اور خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ پر ہیں ﴿۳۷﴾ یہاں تک کہ جب آئے ہمارے پاس
قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ
کہے گا اے کاش میرے اور تیرے بیچ دوری ہوتی پورب اور پچھم کی پس برا
الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ
ساتھی ﴿۳۸﴾ اور ہرگز نہ نفع دے گا تم کو آج جب کہ تم نے ظلم کیا کہ تم
فِى الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ اَوْ
عذاب میں شریک ہو ﴿۳۹﴾ پھر کیا تو سنا سکتا ہے بہروں کو
تَهْدِى الْعُمْىَ وَمَنْ كَانَ فِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا
یا راہ دکھا سکتا ہے اندھوں کو اور جو کوئی ہے گمراہی صریح میں ﴿۴۰﴾ پھر اگر
نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِيَنَّكَ
ہم لے جائیں تجھ کو پھر ہم ان سے بدلہ لینے والے ہیں ﴿۴۱﴾ یا دکھا دیں تجھ کو
الَّذِىْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَيْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَاسْتَمْسِكْ
جو وعدہ کیا ہے ان سے پھر ہم ان پر قابو رکھتے ہیں ﴿۴۲﴾ پس تو مضبوط پکڑ
بِالَّذِىْۤ اُوْحِىَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾
اس کو جو وحی کیا گیا تیری طرف بیشک تو سیدھی راہ پر ہے ﴿۴۳﴾

منزل ۶

چند روزہ دنیوی زندگی کی فانی متاع اور ایک ابدی نفع ہے اور دار آخرت کی دائمی اور لازوال نعمتیں ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جنہوں نے تقویٰ کو اپنا شعار بنایا۔ شرک اور ترک ہم معاصی سے اجتناب کیا اور اوامر الٰہی کی تعمیل میں سرگرم رہے ﴿۳۵﴾ اور جو اندھا بنتا ہے۔ یہ ترجمہ تحریف لفظی ہے اور مشرکین کے زیغ وضلال کی وجہ کا بیان ہے۔ جو شخص جان بوجھ کر اللہ کے قرآن سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور محض عناد کی وجہ سے اس کا انکار کرتا ہے، تو ہم اس کی قبول حق کی صلاحیت سلب کر لیتے ہیں اور شیاطین کو اس پر مسلط کر دیتے ہیں جو ہر وقت ان کے ساتھ رہتے اور انھیں راہ توحید سے گمراہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں اور جھوٹی آرزوئیں دلا کر انھیں غیر اللہ کی عبادت اور بتوں پر لگائے رکھتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں اور سیدھی راہ پر چل رہے ہیں، حتیٰ کہ جب آخرت میں ان کا اپنا انجام سب کچھ سامنے آ جائے گا تو یہ اندھے بنے رہنے کی وجہ سے ان کو یہ حقیقت بھی سمجھ نہ آئے گی کہ شیطان کی پیروی کرنے سے ان کو اور حق کو نہ پہچاننے اور اللہ کی توحید سے اعراض کرنے کی وجہ سے اس کے لئے نائب مجبور کرنے میں، لیکن جب قیامت کے دن ہمارے سامنے حاضر ہوں گے اور ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی، تو ہر کافر اپنے شیطان قرین سے کہے گا کاش دنیا میں، میں تیرا ہمنشین نہ ہوتا۔ میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا، تو کیسا ہی بدترین ساتھی تھا۔ تو نے مجھے گمراہ کر کے میری عاقبت برباد کر دی ﴿۳۹﴾ اور ﴿ولن ينفعكم اليوم اذ ظلمتم انكم في العذاب مشتركون﴾ اس جملہ کی علت بتلا رہا ہے اور جملہ کے درمیان واقع ہے۔ اور الکم فی العذاب مشترکون میں جملہ اولیٰ مفرد اس جملہ کا فاعل ہے۔ ۱۲۔ آج قیامت کے دن تم کہیں

موضح قرآن یعنی ذکر اللہ علیہ کہا کہیں تو اس کو ذکر شیطان۔ آخرت میں تو عذاب ہے دنیا میں آرام تھا۔ مگر ایسا ہو تو سب دنیا کفر ہو جائے۔ یعنی دنیا میں شیطان کے مکر سے بچا ہوا ہے اور وہاں اسی مہلت سے پھنسا تھا۔ اس طرح ساتھی کسی کو کوئی مدد نہیں دے سکتا۔ کسی کو آدمی۔ یعنی کافر نہیں ملے گا خوب ہوا۔ آج انہوں نے بھی عذاب میں ڈالو۔ یہ کہنے لگیں اس کو کیا فائدہ۔ اگر دوسرا بھی پکڑا گیا۔

نہ کرتے کہ وہ شیاطین جن و انس تھیں نے انھیں گمراہ کیا ہے انھیں بھی ان کے ساتھ عذاب میں شریک کیا جائے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم بھی عالم
عذاب میں شریک ہو، اس لئے اس سے تمہیں کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا کہ تم ہمیشہ کے ساتھ تباہ کن ہمیشہ یہاں شریک بھی شریک عذاب ہوں، کیونکہ ان کے شریک عذاب
ہونے سے تم عذاب سے بچ نہیں جاؤ گے اور نہ تمہارے عذاب میں کوئی تخفیف ہی ہوگی۔ لا استغفار فی العذاب ولا یخفف الاشتراک
درکات العذاب لان لکل واحد من الکفار والشیاطین الحط الاوفر من العذاب (احمد جلد ۱ ص ۴۱۳) ۱۵ آیات۔ تسع۔ الآیۃ یہ ذریعے

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَسْـَٔلْ
مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَآ اَجَعَلْنَا
مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا
مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَقَالَ اِنِّىْ رَسُوْلُ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا
يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَمَا نُرِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكْبَرُ مِنْ
اُخْتِهَا ۫ وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۸﴾
وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ
اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِذَا هُمْ
يَنْكُثُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ فِىْ قَوْمِهٖ قَالَ يٰقَوْمِ
اَلَيْسَ لِىْ مُلْكُ مِصْرَ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِىْ ۚ

مناول ۶

کر شاید آپ بھی ایسے ہم نہیں ہیں۔ آپ اللہ کی راہ سے شک کریں اور دعوت توحید کو رد کر دیں، آپ سے بھی باز پرس ہوگی، آپ کا دین بھی آپ اور آپ کی امت سے سوال کرے گا۔ ان آیات سے نہیں معلوم ہوتا کہ ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے (ابن کثیر) ۲ کہ کے معنی قرات کے بھی آتے ہیں (ابن کثیر) ۳ قرآن آپ کیلئے

موضح قرآن ۱ یعنی کسی زمانہ میں شرک روا نہیں، دیکھا اور پوچھ دیکھا جس وقت ان کی اسود سے ملاقات ہوا ان کے احوال کتابوں سے تحقیق کرو۔

اور تمہارے کرام کے سامنے ایک بہت بڑا امتحان ہے۔ جسکو ہم یہ قرآن ان کی زبان میں اور انہی میں سے ایک فرد پر نازل کرتا ہے۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ اسکو ان کیلئے کارآمد اور مفید بنائیں اسکی مخالفت سے بچ جائیں۔ یہ قرآن آپ کے لئے اور اپنی قوم کے لئے چند فضیلت اور شرف عظیم ہے جو تم پر عظیم ذمہ داری عائد کرتا ہے اور عنقریب تم سے اسکے بارے میں سوال ہوگا۔ (تیسیر، تفسیر و احکام پر مشتمل ہے۔ غایت سے کہ قرآن کریم کے بارے میں تم سے کیا سوال ہوگا اور تم اس پر عمل کرنے کا حق ادا کیا یا نہیں؟ صحیح القرآن شرف لک ولقومک ولتسئلن عن قریش) اذ نزول یقتضیهم وعلی رسول منهم (زرقانی ج ۱، ص ۹۳) قال الحسن القوم هاهنا هم العرب (۹۱ لغات قرآن و صحیفۃ ۱۲ ص ۹۰)

۲۹ (سوال ہوا) (اتباع بالدلیل نقلی تفسیر کے بعد رئیس نقلی اجماع سے) (از ابتدا انبیاء سابقین علیہم السلام تک) (حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حال فرمائیے جس پر آپ کو تمہارے بڑے فخر کیا کرتے ہیں) (جواب) کہ ابتدا کوئی دیگر انبیاء سابقین علیہم السلام میں سے کسی کو نہیں ہم نے فخر مذکور کی عبادت میں پکارا سوائے اسکے کہ (یا ابتدا بمعنی ہمارے نواسکا حکم نہیں) (یا ابتدا بمعنی ہمارے کہاں سے نکال لیا) (انبیاء علیہم السلام سے سوال کرنے سے علیحدہ) سوال کیا عام نہیں، بلکہ بعض ان سے سوال کرنا مراد ہے جسکی وجوہ میں ہیں اول یہ کہ ان کی اصل اور ضرورت نہ تھی (دوم یہ کہ) مخاطبین کی (سوائے) اس ان کے ایمان کی تحقیق و تبصرہ کیا (سوم یہ کہ) اس میں ضرر اور نقصان کا ڈر تھا (چہارم یہ کہ) حکم پر نہ عمل (پنجم یہ کہ) مامور بہ (چھٹا یہ کہ) ہم پر گناہ (ساتویں یہ کہ) ہم پر گناہ (آٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (نویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (گیارہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بارہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تیرہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چودہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پندرہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سولہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سترہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھارہویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بائیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تیئیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چوبیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھبیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستائیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھائیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تینتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چونتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پینتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سینتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اڑتیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بیالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تینتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چوالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پینتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھیالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سینتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اڑتالیسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انچاسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچاسویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکاونویں یہ کہ) ہم پر گناہ (باونویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تریپنویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چونویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچپنویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھپنویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستاونویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھاونویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ساٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (باسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تریسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چوسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پینسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھیاسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سڑسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھاسٹھویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چوہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (انسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چوراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (نواسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (نوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اکانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (بانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ترانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چورانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پچانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چھیانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ستانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (اٹھانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ننانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (سو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ایک ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو دو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تین ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چار ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پانچ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سات ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو آٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو نو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو دس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو گیارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تیرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چودہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پندرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سولہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سترہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تیئیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چوبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چونتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اڑتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چوالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اڑتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو باون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تریپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ساٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو باسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تریسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چوسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پینسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھیاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو سڑسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چوہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو انسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو تراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چوراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو نواسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو نوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اکانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو بانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ترانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چورانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو پچانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو چھیانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ستانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو اٹھانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (ایک سو ننانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ایک ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو دو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تین ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چار ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پانچ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سات ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو آٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو نو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو دس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو گیارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تیرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چودہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پندرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سولہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سترہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تیئیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چوبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چونتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اڑتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چوالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اڑتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو باون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تریپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ساٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو باسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تریسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چوسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پینسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھیاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو سڑسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چوہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو انسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو تراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چوراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو نواسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو نوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اکانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو بانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ترانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چورانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو پچانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو چھیانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ستانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو اٹھانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (دو سو ننانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ایک ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو دو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تین ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چار ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پانچ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سات ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو آٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو نو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو دس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو گیارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تیرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چودہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پندرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سولہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سترہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تیئیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چوبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چونتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اڑتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چوالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اڑتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو باون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تریپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ساٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو باسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تریسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چوسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پینسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھیاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو سڑسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چوہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو انسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو تراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چوراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو نواسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو نوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اکانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو بانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ترانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چورانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو پچانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو چھیانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ستانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو اٹھانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (تین سو ننانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ایک ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو دو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تین ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چار ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پانچ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سات ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو آٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو نو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو دس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو گیارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تیرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چودہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پندرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سولہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سترہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تیئیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چوبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چونتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اڑتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چوالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھیالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سینتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اڑتالیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچاس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو باون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تریپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھپن ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھاون ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ساٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو باسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تریسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چوسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پینسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھیاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو سڑسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھاسٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چوہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھہتر ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو انسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو تراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چوراسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھیاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھاسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو نواسی ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو نوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اکانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو بانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ترانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چورانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو پچانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو چھیانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ستانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو اٹھانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (چار سو ننانوے ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو ایک ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو دو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو تین ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چار ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو پانچ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو سات ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو آٹھ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو نو ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو دس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو گیارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو بارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو تیرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چودہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو پندرہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو سولہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو سترہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو اٹھارہ ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو انیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو بیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو اکیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو بائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو تیئیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چوبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو پچیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چھبیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو ستائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو اٹھائیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو انتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو تیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو اکتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو بتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو تینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چونتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو پینتیس ویں یہ کہ) ہم پر گناہ (پانچ سو چھتیس وی

أَفَلَا تُبْصِرُونَ ﴿۵۲﴾ أَمْ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ
کیا تم دیکھتے نہیں بلکہ میں بہتر ہوں اس شخص سے جو
مَهِينٌ ۙ وَلَا يَكَادُ يُبِينُ ﴿۵۳﴾ فَلَوْلَا أُلْقِيَ عَلَيْهِ أَسْوِرَةٌ
ذلیل ہے اور صاف بات بھی نہیں کر سکتا پھر کیوں نہ ڈالے گئے اس پر
مِّن ذَهَبٍ أَوْ جَاءَ مَعَهُ الْمَلَائِكَةُ مُقْتَرِنِينَ ﴿۵۴﴾
سونے کے کنگن یا آئے اس کے ساتھ فرشتے پیروی کرتے
فَاسْتَخَفَّ قَوْمَهُ فَأَطَاعُوهُ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا
پس اس نے بیوقوف بنایا اپنی قوم کو پس انہوں نے اس کا کہا مانا بیشک وہ تھے
فَاسِقِينَ ﴿۵۵﴾ فَلَمَّا آسَفُونَا انتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَأَغْرَقْنَاهُمْ
نافرمان پھر جب انہوں نے ہمیں غصہ دلایا ہم نے ان سے بدلہ لیا پھر ہم نے ان کو
أَجْمَعِينَ ﴿۵۶﴾ فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَمَثَلًا لِّلْآخِرِينَ ﴿۵۷﴾ ع
سب کو ڈبو دیا پھر ہم نے ان کو پچھلوں کے لئے پیش رو اور ایک نمونہ بنا دیا
وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ
اور جب بیان کی گئی مثال عیسیٰ بن مریم کی اچانک تیری قوم
يَصِدُّونَ ﴿۵۸﴾ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ
اس سے چلانے لگی اور کہنے لگی کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ کچھ نہیں
لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ﴿۵۹﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا
یہ مثال تیرے سامنے مگر جھگڑنے کو بلکہ ہیں ہی یہ جھگڑالو قوم نہیں ہے
عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿۶۰﴾
عیسیٰ مگر ایک بندہ جس پر ہم نے فضل کیا اور بنا دیا ہم نے اس کو نمونہ بنی اسرائیل کے لئے
وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ
اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے پیدا کر دیں فرشتے زمین میں

صاحب رہتی۔ وہ اسکی تصدیق کرتے اور اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ع واستخف قومه فرعون نے اپنی قوم کو جاہل اور ضعیف العقل پایا اور انہیں گمراہی پر کر لیا، تو ساری قوم اس کے پیچھے چل پڑی وہ سب کے سب ہی نافرمان اور بدکردار تھے اس لئے تو انہی جنود نے اس کی اطاعت قبول کر لی اور اس کے اشاروں پر ناچنے لگے۔ استخف مطلوبه وطلب الخفة بدل سفّه نوٹ۔ (ابن کثیر) یعنی (فلما اسفونا) انتقمنا جب فرعون اور اس کی قوم نے عناد و سرکشی اور غرور و تکبر سے دعوت توحید کو ٹھکرا دیا، جو ہمارے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام کو اور ایمان والوں کو دعوت حق پہنچا رہے تھے، حق والوں کا مذاق اڑایا تو ہم نے غیظ و غضب کو دعوت دی قوم نے ان سب کو دریا میں غرق کر کے ان سے انتقام لیا۔ فجعلناهم سلفا ومثلا للآخرين ہم نے ان کو بعد میں آنے والے کفار و مشرکین کے لئے عبرت اور موعظت کا ایک نمونہ اور ضرب المثل بنا دیا۔ تاکہ بعد میں آنے والے ان کے انجام سے عبرت حاصل کریں۔ یعنی جعلناهم متقدمين انا قصصنا خبرهم وموعظتهم لمن يجيء من بعدهم (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۰) حدیث عجبوا لشان ما آخر هذه الامة بضرب بهم الامثال (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۲۰) ع ولما ضرب ابن مريم مثلا ۔۔۔ من عذاب يوم اليم ۵۔ يصدون يعجبون و يضجون اكثر حالتين يعني جب عیسیٰ ابن مریم کی مثال بیان کی جاتی ہے، تو آپ کی قوم یعنی مشرکین قریش ہنسی ٹھٹھا کرنے لگے آپے سے باہر ہو جاتے ہیں ہنستے اور شور مچاتے ہیں۔ ان آیتوں کا ماقبل سے ربط ظاہر ہے۔

سب سے زیادہ مناسب شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا قول ہے، اگر یہ کہا جائے اس آیت کا ماقبل سے ربط ظاہر ہے۔ وسئل من ارسلنا من

موضع قرآن ف اس گروہ پر اللہ کے عذاب کی بجلیاں گریں جو بھڑکا کر بڑا ہنستا تھا اور جس کی نسبت یہ کہا جاتا تھا کہ یہ اپنی بات بھی ٹھیک طرح نہیں کہہ سکتا، اسی کے بنائے ہوئے بت ہمارے معبود ہیں یا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ؟ یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا جو کچھ ہی عرصہ پہلے فرعون کے مقابلہ میں پیغمبر بن کر آئے تھے اور جن کے ساتھ اللہ کی طرف سے کھلی کھلی نشانیاں تھیں یعنی قرآن میں ان کا ذکر تفصیل سے آیا ہے۔ ان کو بھی لوگ پاگل کہتے تھے اور جادو کا توڑ جادو کو قرار دیتے تھے۔

فتح الرحمٰن ف یعنی درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام گفت اور ۱۲ حضرت مریم گویند جنیان مستند کہ بعض فرقہ ایشان معبود ایشان عیسیٰ را می پرستند و بعض دیگر ایشان ملائکہ را می پرستند و بعض دیگر ایشان عزیر را معبود می گیرند و ہر طایفہ ازیں طوایف ہمیں شبہہ می کنند کہ آنحضرت ما را بعیسیٰ و ملائکہ و عزیر علیہم السلام می خواند و ما را بعیسیٰ و ملائکہ و عزیر علیہم السلام می فرستد و

قیامت کا ہونا ثابت ہو گیا تو کسی پیغمبر کی شریعت میں غیر اللہ کی عبادت نہیں تھی کیونکہ اللہ کے سوا کوئی معبود لائق عبادت نہیں۔ اس پر مشرکین نے اعتراض کیا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش کرنے والے حق پر نہیں تھے، جیسا کہ ہمارے معبودوں کے بارے میں تم کہتے ہو تو ہم راضی ہیں کہ ہمارے معبود (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) بھی دوزخ میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے شبیہے کا اور ذلیل ہونا، جن کی وجہ سے تم کو یہ اعتراض ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی عبادت کا کسی کو حکم نہیں دیا بلکہ وہ تو ہمیں بلاتے تھے کہ ان کی عبادت شروع کر دیں۔ تو کہتے ہیں کہ جب اللہ

مما تعبدون من دون الله حصب جهنم
ف تقولها (اردون ۵ (انبیاء ع ۵) مائل ہوئی
تو عبد اللہ بھاگا اور جلدی سے کہا کہ میں تم سے کہتا ہوں
خدا کی قسم بھی ہم میں جائیں گے، تو عبد اللہ نے کہا میں علیہ السلام
کی اور سب معبودوں پر عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کہتے ہیں (اور
وہ بھی دوزخ میں جائیں گے) اس تمثیل پر مشرکین بہت
خوش ہوئے اور کہنے لگے ہمارے معبود اچھے رہے کہ عیسیٰ
علیہ السلام اور فرشتے معبود ہونے کی وجہ سے دوزخ
میں جائیں گے (ہنوز بالائے) تو ہمارے معبود اگر جہنم
میں چلے گئے تو کوئی بات نہیں جہنم خود ہے (ای
الهتنا خير حالا ام عيسى عليه السلام، فان
كان في النار فلتكن الهتنا معه (بيضاوی) اس
اس کا جواب سورۂ انبیاء کی اور (۱۱) آیات کے متصل
بعد ہی مذکور ہے کہ صرف اللہ کو نہیں بلکہ اور
من ۲۵ ۷ عالمین (۱۱) مشرکین نے یہ تمثیل حق کچھ
اور حق و باطل میں تمیز کرنے کے لئے نہیں بیان کی بلکہ
محض جدال و مخاصمت کی غرض سے بیان کی ہے اور
یہ لوگ اس کی نہایت بیوقوفی کی وجہ سے ان کو
عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نہایت ہی عظیم الشان درجہ
العبادت خدمت ہی تصور کرتے ہیں کہ ہم نے ان کو
کہنے اور ان کو ذلیل و خوار کرنے کی غرض سے تمثیل کے طور
ان کی ذلت کو کیونکہ اللہ کے نزدیک اور درگاہ الوہیت اتنی بڑی
درجہ رکھتے ہیں کہ باوجود معبودیت کے مستحق دوزخ
تھے۔ فهو من وضع المنزلة على القلوب لكن
ليس في من: تحقيقا (ابيضاوی) من لعب
(درج ع ۱۲ ۳ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہ جانے کیسی کیسی بے تکی فرضی باتوں کے سپرد کئے ہوئے تھے، اس سے معبود نہیں ہوتا۔ اگر چار پیر انسانی نسل سے زیادہ طاقتور پیدا کرنے جائیں تو ان کی اصل (انسان) ختم ہو جائے گی۔ (۳۵۹) فرشتے بھی چونکہ فنا ہونے والے ہیں، اس لئے معبود نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آتا ہے تو ان کو تحقیر سے یاد کرنے پر ہو جاتا ہے کہ اگر نصاریٰ ان کی بھی پوجا کرتے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے لوگوں کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا، وہ تو توحید کی تعلیم دیتے تھے، نصاریٰ نے معبود بنا کر اپنی عبادت شروع کر دی۔

۱۵۹ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔ یہ تحویلِ اخروی ہے۔ یہ بھی تفسیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قیامت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ جو عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کی موت کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ یہ مطلب ہے یہ کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانے میں نزول قریب قیامت کی علامت ہے۔ (قال ابن عباس و مجاهد و قتادة والضحاك والسدي و الفراء و ابن زيد اي و ان منهم احدا الا ليؤمنن به قبل موت عيسى فيما ذا خروجه شرط من اشراط الساعة فهو نزوله من السماء الخ۔ جر۔ ذیل آیت ہذا، صفحہ ۱۱۰۷) اس میں شک مت کرو۔ وعدہ ربانی ہے اور میری شریعت اور میرے احکام کی پیروی کرو یہی سیدھی راہ ہے، اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے یا تو انسان سے پہلے فنا ہو جائے گا، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر آگیا ہے کہ تب اعلان کریں کہ تو جہ سے اور تمام شرائع میں میرا اتباع کرو یہی صراط مستقیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها (زخرف، ع ۳، ۱۰) وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله (انعام، ع ۱۹، ۱۰) وانما جاء عيسى ـــــ هذا صراط مستقيم فاعبدوه (زخرف، ع ۳، ۱۰) اور دیکھو شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے، اس سے خبردار رہنا، کہیں وہ تم کو اس سیدھی راہ سے شاکر شرک و ضلالت کی راہ پر نہ ڈال دے۔

۱۶۰ وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ ـــــ هذا صفة ثانية لعيسى عليه السلام وهو دليل نقلي لتفصيل اجمال حضرت عيسى عليه السلام نيز جواب شبهه مشركين۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے پاس دلائل و اظہار و معجزات کا ہوے کر آئے۔ کہ زبانی بیان سنانے کے پاس بلکہ ایسی کتاب (انجیل) لے کر آیا ہوں جو علم و حکمت سے لبریز اور شریعت و احکام الٰہیہ کی تبلیغ سے اور ہیں اس لئے آیا ہوں کہ تورات کے جن مسائل میں تم اختلاف ہو گئے ہو ان کو واضح کر دوں الدان میں بعض نسخے منسوخ ہیں (کثیری دلیل دروی (ادرج ۴۵ ص ۱۹) بالطبع ای بالانجیل و القرآن او ذلك ج ۲۵ ص ۱۹) اس لئے اللہ سے ڈرو، میری مخالفت نہ کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۶۱ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ ۔ یہ مسئلہ کہیں مجھے نہیں کا جواب ہے۔ نیز وہ حکم ہے جس میں خلوص نیت ہے، مسائل کو اپنی اطاعت کا حکم نہ بنایا تھا۔ یہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو، اس کی اطاعت اور پکار میں کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ یہی صراط مستقیم اور سیدھی راہ ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی کو اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا، البتہ بعد میں بعض اور گمراہ پادریوں نے ان کی عبادت کی اور قوموں کو اس شرک کی تعلیم دی۔ (ان اعبدوهم بالطاعة اي هو اعتقاد التوحيد و التعبد بالشرائع (فتح البیان ای هذا) اعبدوا الله وحده و اتبعوني لشرائع دينه (روح ج ۲۵ ص ۱۹)

۱۶۲ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ (الاحزاب) یہ ایک سوال مقدر کا جواب ہے۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنی عبادت کا حکم نہیں دیا تھا تو پھر انھیں کیوں بگاڑ گیا، تو جواب دیا گیا کہ ان کے رفع کے بعد ان کے متبعین میں اختلاف پڑ گیا اور وہ مختلف فریقوں میں تقسیم ہو گئے اور ان میں سے بعض فریقوں نے ان کو معبود بنا لیا تو ایسے لوگوں کے لئے دردناک عذاب سے ہلاکت و تباہی ہے۔

۱۶۳ هَلْ يَنْظُرُوْنَ ۔ یہ مشرکین قریش کے لئے تہدید آمیز تعریف اخروی ہے۔ یہ مشرکین ایمان نہیں لاتے۔ وہ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ وہ اچانک ان پر آ جائے۔ تمام مشرکین چودہ دنیا میں نہایت ہی گہرے روابط ہیں قیامت کے دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور ایک دوسرے کو ملامت و لعنت کریں گے۔ اور ہر فریق کو اپنی ہی زیادتی دوسرے پر ثابت ہو گی۔ (یحادی بعضهم بعضا و یلعن بعضهم بعضا (زخرف، ع ۴، ۱۰) البتہ ایمان والوں کو باہمی دوستی قائم رہے گی، اس میں کوئی فرق نہ آئے گا، (الا المتقین استثناء منقطع ہے اور الا بمعنی لکن ہے)

۱۶۴ يٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ـــــ تَحْزَنُوْنَ۔ قیامت انتہائی ہے، قیامت کے دن جب میدان حشر میں سب لوگ جمع ہوں گے تو سب پریشان اور گھبرائے ہوئے ہوں گے۔ اس وقت اللہ کی طرف سے منادی کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے میرے بندو! آج تم کسی خوف میں نہیں اور نہ تمہیں کوئی غم ہو گا۔ آج تم جنت کے غرف و محلات اور نعمت و اکرام سے آراستہ ہو جاؤ۔ یہ اعلان سن کر کافر بھی اس کے اہل ہو جائیں گے اس کا دوسرا اعلان ہو گا۔ الذین امنوا بایٰتنا الخ۔ وہ اصلی بندے ہیں میرے وہ جنہ کے خوف و غم سے آزاد ہیں جو ہماری آیات اور تمام الہامات پر ایمان لائے اور میرے فرمانبردار رہے۔ یہ اعلان سن کر کفار مایوس ہو جائیں گے اور ایمان والے خدا کی رحمت کے امیدوار ہوں گے۔ اس وقت انہیں حکم

ہوگا۔ ادخلوا الجنۃ (۴۳/۷۰) اور تمہاری عورتیں بھی خوش و خرم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ذکر۔ نازاں۔ سازگار۔ ۴۲ یطاف علیھم۔ جنت میں خود کھانا ان کی خدمت میں ہوں گے اور کھانے پینے کی اشیاء سونے کی پلیٹوں اور پیالوں میں انھیں پیش کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ انہیں جنت میں ہر (اچھی) میسر ہوگی جسکی ان کے دلوں میں خواہش پیدا ہوگی اور جس چیز کو دیکھنے کا ان کی آنکھوں کو شوق ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان پر صحت اچھی اور زینت کی نعمتیں ہی نازل ہوں گی۔ اہل جنت سے کہا جائے گا (دنیا میں جو تم نیک عمل کرتے رہے یہ جنت اور یہ تمام نعمتیں اسی وجہ سے تمہیں عطا ہوئیں۔ اس میں تمہارے لئے بے شمار انواع و اصناف کے میوے اور پھل ہیں جو کبھی ختم نہ ہوں گے خواہ کس قدر تم کھاؤ جس قدر تم کھاؤ گے اس سے زیادہ اور پیدا ہو جائیں گے۔ فاکہۃ کثیرۃ بعضھم الانواع و الاصناف ... وعن انس صلی اللہ علیہ وسلم لایلزم رجل فی الجنۃ من ثمرھا الا بیست ثلاثا مکانھا (ابو السعود ص ۲۰۴ م ۴۳) ۴۳ ان العجرمین ... تا ... ایئسہ۔ مکثون ۵ یہ توصیف انوع ہے مشرکین جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ جہنم کا عذاب نہ ہلکا ہوگا نہ ختم ہوگا اور نہ اس میں کوئی تخفیف اور کمی ہی ہوگی اور وہ عذاب میں نجات سے مایوس ہو کر خاموش ہو جائے جس طرح ایک آدمی مایوس اور نا امید ہو کر خاموش ہو جاتا ہے۔ والمبلس الیائس الساکت سکوت یائس من فرج (کبیر ۲۵ م ۲۲۵) اس واقعی عذاب میں مبتلا کر کے ہم نے ان پر کوئی زیادتی اور ان سے کوئی بے انصافی نہیں کی۔ بلکہ وہ خود اپنی جہالت اعمال کی خلاف ورزی کر کے انہوں نے خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا اور یہ عذاب ان کے اپنے ہی کئے کا پھل کی سزا ہے۔ جب وہ مرعوب سے نا امید ہو جائیں گے تو خازن جہنم سے التجا کریں گے کہ اللہ کی بارگاہ میں درخواست کرے کہ وہ موت سے ہمارا خاتمہ کر دے تاکہ ہم اس عذاب اور مصیبت سے بچ جائیں۔ اور وہ جواب دے گا کہ موت تمہیں نہیں ملے گی کیونکہ موت کو عذاب سے نجات کی ایک صورت ہے اور تمہارے لئے نجات نہیں ہے۔ انما یفعل ذلک لانہ غیاظ فلا یغاث فلکم (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۵۹) ۴۴ لقد جئنکم بالحق ... تا ... کرھون۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حق و صداقت کا پیغام (توحید و اشرائع دین) دے کر بھیجا لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق کو پسند نہیں کرتے اور توحید اور خدائے واحد کی عبادت اور پکار کے مقابلے میں غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں (ما الحق الخلوص الذی ھو التوحید او القرآن و کانوا بھما کارھون (ابو السعود ج ۵ ص ۲۰۵)

وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاٰيٰتِنَا وَكَانُوْا
اور نہ تم غمگین ہو گے جو ایمان لائے ہماری آیتوں پر اور تھے
مُسْلِمِيْنَ ﴿۶۹﴾ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ
حکم بردار ﴿۶۹﴾ داخل ہو جاؤ جنت میں تم اور تمہاری عورتیں
تُحْبَرُوْنَ ﴿۷۰﴾ يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّ
کہ خاطر کی جاؤ گی پھریں گے ان کے آس پاس طشتریاں سونے کی اور
اَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ
آبخورے اور وہاں ہے جو کہ چاہیں جی اور لذت پائیں آنکھیں اور
وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ
تم ان میں ہمیشہ رہو گے ﴿۷۱﴾ اور یہ جنت جو
اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۲﴾ لَكُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
تم کو ملی ہے بدلے اپنے کاموں کے جو تم کرتے تھے ﴿۷۲﴾ تمہارے لئے اس میں میوے
كَثِيْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ عَذَابِ
بہت سے جنہیں کھاؤ گے ﴿۷۳﴾ بیشک گنہگار عذاب
جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيْهِ
جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ﴿۷۴﴾ نہ ہلکا ہو گا ان پر سے اور وہ اس میں
مُبْلِسُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِيْنَ
نا امید ہیں ﴿۷۵﴾ اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن وہ تھے ہی
وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ
اور پکاریں گے داروغہ (جہنم) کو کہ حکم کرے ہم پر تیرا رب ہم کو موت دے دیوے وہ کہے گا تم رہنے والے ہو
لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ
تحقیق ہم تمہارے پاس لائے تھے سچی بات پر لیکن تم میں اکثر سچ سے بیزار تھے

موضع قرآن ۴۴ یعنی ہمیں چاہئے کہ۔ ۴۵ مالک نام ہے فرشتے کا جو دوزخ کا داروغہ ہے۔ کہتے ہیں ہزار برس چلائیں گے تب وہ ایک جواب دیگا ۴۶ امیدی کو ٹیسل کر چکے یعنی بار ڈال چکے طلب کر کر۔

أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ﴿٧٩﴾ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا
نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۚ بَلَىٰ وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ﴿٨٠﴾
قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ ۖ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ ﴿٨١﴾
سُبْحَانَ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُونَ ﴿٨٢﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا
يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿٨٣﴾ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ
وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ ﴿٨٤﴾ وَتَبَارَكَ
الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ وَ
عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٨٥﴾ وَلَا يَمْلِكُ
الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِهِ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَن شَهِدَ
بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿٨٦﴾ وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَهُمْ

ف ۱۰ ام ابرموا امرا فانا مبرمون: یہ مشرکین مکہ کی تدبیر کا نتیجہ بیان فرمایا ہے یعنی وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہٹا دینے اور دین اسلام کو مٹانے کا مصمم ارادہ کر چکے ہیں لیکن ہم نے تمام معاملوں کو تدبیر میں لانے اور بالخصوص ہمارے علیہ السلام کو ان کے شر سے بچانے اور دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ ۱۲ منہ ف ۱۱ ام یحسبون انا لا نسمع سرہم ونجوٰہم: یعنی کیا ان کا خیال ہے کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے اور نہ دیکھتے ہیں؟ ہم سنتے ہیں اور ہمارے فرشتے ان کے علاوہ جو اعمال لکھتے ہیں ان کو بھی لکھتے ہیں۔ اس لئے ان کا کوئی مکر و فریب کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ۱۲ منہ ف ۱۲ قل ان کان للرحمٰن ولد فانا اول العابدین: یعنی اگر بالفرض رحمٰن کی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔ ۱۲ منہ ف ۱۳ فذرہم یخوضوا ویلعبوا حتی یلاقوا یومہم الذی یوعدون: یعنی ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے کہ یہ اپنی باطل باتوں میں پڑے رہیں اور دنیا کے کھیل تماشوں میں مشغول رہیں یہاں تک کہ ان کو اس دن سے سابقہ پڑے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ ۱۲ منہ ف ۱۴ وہو الذی فی السماء الٰہ وفی الارض الٰہ: یعنی وہ ایسا معبود برحق ہے کہ آسمان و زمین میں اسی کی عبادت کی جاتی ہے۔ ۱۲ منہ ف ۱۵ وتبٰرک الذی لہ ملک السموٰت والارض وما بینہما: یعنی وہ ذات بابرکت ہے جو آسمان و زمین اور ان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے اور ساری کائنات میں متصرف ہے۔ ۱۲ منہ ف ۱۶ وعندہ علم الساعۃ: یعنی قیامت کا علم بھی اسی کے پاس ہے اور وہی جانتا ہے کہ کب آئے گی۔ ۱۲ منہ ف ۱۷ ولا یملک الذین یدعون من دونہ الشفاعۃ الا من شہد بالحق وہم یعلمون: یعنی اللہ کے سوا جن کو یہ مشرک پکارتے ہیں وہ کسی کی سفارش کا اختیار نہیں رکھتے بجز ان کے جو حق کی گواہی دیں اور اس کو جانتے بھی ہوں۔ ۱۲ منہ

ان پر فرشتہ ہو گی جب تک کہ وہ دشمن اور عناد و مکابرہ میں مبتلا رہ کر دنیا میں لہو و لعب اور عیش و نشاط میں مشغول رہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن

موضع قرآن ف ۱ کافروں نے جس کو معبود قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کی کیا نسبت ہے جس کے آگے اسی کے سامنے وہ اس کو عاجز گرانا پھریں اور جو شخص اس طرح کی نافرمانی سے اس کو پوجے اس کے پاس بیٹھے اور وہ سب اس کا قریب کرنا ہے قرآن کے ساتھ پڑھتے رہتے ہیں ہر کام اسلام کے ضابطہ میں سمجھتے ہیں کہ جس نے کفر اسلام کیا اس کو برا جانتے ہیں یہ ہر گز اسلام کے حق میں نہیں کہہ سکتے سو آگے سفارش بھی نہیں کریں گے۔

نسخ الرحمٰن و ابطال توحید و اثبات صفات کفرہ ۱۲۔

سَيَقُولُونَ لِلَّهِ ۚ قُلْ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾ بَلْ أَتَيْنَاهُم بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٩٠﴾
هُوَ يُجِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٨٩﴾ فَأَنَّىٰ تُسْحَرُونَ ﴿٨٩﴾
قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ ﴿٩٣﴾
حٰمٓ ﴿١﴾ تَنزِيلُ الْكِتَٰبِ مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٢﴾
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
حٰمٓ ﴿١﴾ وَالْكِتَٰبِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّا أَنزَلْنَٰهُ فِي لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ
إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ
حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾
رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٦﴾
رَبِّ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۖ إِن كُنتُم مُّوقِنِينَ ﴿٧﴾
لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۖ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٨﴾

ع ۱

[illegible] ۔ ۱۱۱۰ ۔ [illegible]

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

سورۃ حٰمٓ السجدۃ مکی ہے اور اس میں ۵۴ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۲﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿۴﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ﴿۵﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿۶﴾ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۸﴾

ع ۱

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۱۱﴾ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۱۲﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿۱۳﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۱۵﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿۱۶﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۸﴾

ع ۲

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۳﴾ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۲۵﴾

ع ۳

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾

ع ۴

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾

ع ۵

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿۴۲﴾ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿۴۵﴾ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۴۶﴾

ع ۶

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي ۖ قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿۴۸﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۵۳﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿۵۴﴾

ع ۷

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

سورۃ حٰمٓ السجدۃ مکی ہے اور اس میں ۵۴ آیتیں اور چھ رکوع ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنزِيلٌ مِّنَ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ﴿۲﴾ كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ﴿۳﴾ بَشِيرًا وَنَذِيرًا فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴿۴﴾ وَقَالُوا قُلُوبُنَا فِي أَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ وَفِي آذَانِنَا وَقْرٌ وَمِن بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ إِنَّنَا عَامِلُونَ ﴿۵﴾ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ﴿۶﴾ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ﴿۷﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۸﴾

ع ۱

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿۹﴾ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ﴿۱۰﴾ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ﴿۱۱﴾ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۱۲﴾ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ﴿۱۳﴾ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ﴿۱۴﴾ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۱۵﴾ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ﴿۱۶﴾ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿۱۸﴾

ع ۲

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ﴿۲۳﴾ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۴﴾ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿۲۵﴾

ع ۳

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۷﴾ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ﴿۲۹﴾ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ﴿۳۰﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ﴿۳۲﴾

ع ۴

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿۳۳﴾ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿۳۴﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿۳۵﴾ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿۳۶﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۳۷﴾ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ﴿۳۸﴾ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۳۹﴾

ع ۵

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿۴۰﴾ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿۴۲﴾ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ﴿۴۳﴾ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ﴿۴۴﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ﴿۴۵﴾ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۴۶﴾

ع ۶

إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي ۖ قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ﴿۴۷﴾ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ﴿۴۸﴾ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ﴿۴۹﴾ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿۵۰﴾ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ﴿۵۳﴾ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ﴿۵۴﴾

ع ۷

کے علاوہ معبود بنایا گیا اور جن معبودوں سے مشرکین اور مراد ہیں وہ لوگ جن کے متعلق یہ شفاعت ہوگی، تو الا من شہد بالحق وہم یعلمون اور مطلب یہ ہوگا کہ ان کو چھوڑ کر ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے کلمۂ توحید کو سمجھا لیکن ان مشرکین کے حق میں شفاعت کی اجازت کسی کو نہیں ملے گی۔

فیض الباری ج ۱ ص ۱۱۱ میں ہے: عیسیٰ وعزیر والملائکۃ فان اللہ لا یعبد الا من شہد بالحق وہم یعلمون ولا یشفع الا لمن ارتضی اللہ ان یشفع لہ وہی کلمۃ الاخلاص وہی لا الٰہ الا اللہ (فتح الباری ج ۱۰ ص ۴۱۰) اور شفاعت کے دلائل سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شفاعت صرف اہل توحید کے حق میں ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص یہ کہے کہ آپ نے یہ تو بتلا دیا کہ مشرکین اور نصاریٰ کے معبودوں کو جن کو وہ خدا سمجھتے ہیں کس نے پیدا کیا ہے تو جواب یہ ہے کہ ان کو اللہ نے پیدا کیا ہے پھر اس کی عبادت سے کیوں بھڑ بھڑتے ہیں اور اس اقرار کے باوجود شرک کی طرف اٹھے جاتے ہیں۔ تو یہ اس کی ہٹ دھرمی کی انتہا ہے یعنی ہے [illegible] ان ھؤلاء قوم لا یؤمنون (مشرکین کے ایمان سے ناامید ہو کر آپ نے مشرکین کی شکایت کرنے کے بجائے صبر سے کام لینے کی تلقین فرمائی ہے کہ اب وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ قال ابن عباس فتجاوز عنہم وقال فاصفح عنہم وقال قتادۃ ہذا منسوخ بآیۃ السیف (درمنثور ج ۷ ص ۴۰۱) اور حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک اس کے کہنے کی ضرورت نہیں اس کے یہ کہنے سے ارتداد لازم آتا ہے کہ سب سے پہلے ان کو مرتد بننا پڑے گا۔ تأمل۔ فاصفح عنہم ان ھؤلاء قوم لا یؤمنون ہے اور ان ھؤلاء قوم لا الخ جواب قسم ہے یعنی مجھے قسم ہے کہ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور پھر ان کے ارتداد کی وجہ سے میں انہیں سزا دوں گا۔ کذا قیل واللہ اعلم بمرادہ۔ ان ھؤلاء قوم لا یؤمنون (مشرکین سے اعراض کرنے کا حکم دیا اس میں مشرکین سے ناامید ہونے کا اشارہ ہے) مگر اپنے اعمال کی وجہ سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہیں جلد ہی ان کو پتہ لگ جائے گا کہ ان کی شرارتوں کا انجام کیا ہوا۔ اور ان کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے ان کو کیا سزا ملی۔ اور

سورۃ الدخان[۱]

سورۂ زخرف میں مشرکین کے اس شبہے کو رد کیا گیا ہے کہ ان کے معبودان باطلہ خدائے تائب اور اس کی بارگاہ میں شفیع غالب تر یا اس دنیا کی زندگی کی طرح آخرت میں بھی ان کی حمایت کا آسرا ہے۔ اس کے بعد سورۂ دخان میں مشرکین کے ایک اور شبہے کا رد کیا گیا ہے یعنی ہمارے معبود خدا کے تائب اور شفیع غالب نہیں ہیں، لیکن وہ ہمارا ان دیکھا پکڑ بیٹھے اور ہمارا محمد ﷺ کو جھٹلانے میں اتنے آگے بڑھ جانا ہماری پکڑ میں مشکر خدا کی مانگا ہوا ہے۔ ہماری سفارش کر دیں، خواہ وہ قبول کریں یا نہ کریں، تو اس میں کیا حرج ہے؟ تو اسکا جواب دیا گیا۔ انہ ھو السمیع العلیم (۴۴: ۶) اس کا رب کہنے والا نہ تو بہرا ہی ہے کہ دعا کی حاجت ہو، اور نہ مشکل کشا ہے اور کوئی ہیں۔

تمہید کیلئے ترتیب: (۱) الحوامیم سبعت (۱۸ھو السمیع العلیم) تخلیق زمینی تخلیق اخروی؛ (۲) آیات ۱ تا ۱۰ درمیان میں توحید پر

خلاصہ ایک دلیل عقلی: (ما خلقنا السموٰت ——— لا یعلمون)

تفصیل

حٰمٓ ۝ (۱) والکتٰب المبین ——— منذرین ۝ (۲) فیھا یفرق ——— مرسلین ۝ (۳) رحمۃ من ربک ——— یلعبون ۝ (۴) ربکم ——— موقنین ۝ (۵) لا الٰہ الا ھو ——— الاولین ۝ (۶) بل ھم فی شک ——— مبین ۝ (۷) فارتقب یوم تاتی السماء ——— الیم ۝ (۸) ربنا اکشف ——— مؤمنون ۝ (۹) انی لھم الذکریٰ ——— عائدون ۝ (۱۰) یوم نبطش البطشۃ ——— منتقمون ۝ (۱۱) ولقد فتنا قبلھم ——— کریم ۝ (۱۲) وان لا تعلوا علی اللہ ——— مبین ۝ (۱۳) وانہ عذت ——— ترجمون ۝ (۱۴) فاعتزلون ——— مغرقون ۝ (۱۵) ترکوا من جنت ——— اٰخرین ۝ (۱۶) کذلک واورثنٰھا ——— منظرین ۝ (۱۷) ولقد نجینا ——— العذاب المھین ۝ (۱۸) من فرعون ——— العلمین ۝ (۱۹) ولقد اخترنٰھم ——— مبین ۝ (۲۰) ان ھؤلاء لیقولون ——— صٰدقین ۝ (۲۱) فاتوا بابائنا ——— صٰدقین ۝ (۲۲) ما خلقنٰھما ——— لا یعلمون ۝ (۲۳) ان یوم الفصل ——— اجمعین ۝ (۲۴) یوم لا یغنی ——— ینصرون ۝ (۲۵) الا من رحم ——— الرحیم ۝ (۲۶) ان شجرت ——— کالمھل ۝ (۲۷) یغلی فی البطون ——— الجحیم ۝ (۲۸) ثم صبوا ——— الحمیم ۝ (۲۹) ذق انک ——— الکریم ۝ (۳۰) ان ھذا ما کنتم ——— تمترون ۝ (۳۱) ان المتقین ——— امین ۝ (۳۲) فی جنت ——— مبین ۝ (۳۳) یلبسون من سندس ——— عین ۝ (۳۴) کذلک وزوجنٰھم ——— امنین ۝ (۳۵) لا یذوقون ——— الجحیم ۝ (۳۶) فضلا من ربک ——— العظیم ۝ (۳۷) فانما یسرنٰہ ——— یتذکرون ۝ (۳۸) فارتقب انھم ——— منتظرون ۝ (۳۹) تخلیق زمینی تخلیق اخروی عام تقلب قوم عاد ثمود کا تعلق ہے۔

۱ ف (۱) الکتٰب المبین۔ یہ تمہید ہے ترتیب کے۔ کتاب سے یہ قرآن مراد ہے۔ اس صورت میں قرآن کو مبین اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت میں قرآن کا نازل کرنا شروع ہوا۔ وقال ابن عباس رضی اللہ عنہ انزلنا فی تلک اللیلۃ جملۃ القرآن من اللوح المحفوظ الی السماء الدنیا فی لیلۃ القدر ثم نزل بہ جبریل علیہ السلام الی النبی ﷺ نجوما فی عشرین سنۃ (قرطبی) اور اس سے پہلے بھی قرآن لوح محفوظ سے بھیجا گیا تھا۔ مگر وہاں سے تھوڑا تھوڑا اور یہاں سے تھوڑا تھوڑا۔ جب صورت یہ ہے تو یہ بھی ممکن ہے کہ اس برکت والی رات میں سارا قرآن لوح محفوظ سے بھیجا گیا ہو۔ جیسا کہ فرمایا انا انزلناہ فی لیلۃ القدر (۹۷: ۱) اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات میں ہر وہ چیز لکھ دی جاتی ہے جو اس سال میں ہونے والی ہے۔

سورتیں مراد ہیں۔ اس صورت میں اس آیت فی لیلۃ مبارکۃ کی تاویل کی ضرورت نہ ہوگی اور مطلب یہ ہوگا کہ اس سورت کو ہم نے شوکت والی رات میں نازل کیا ہے۔ تیسری توجیہ یہ ہے کہ لیلۃ سے مراد حقیقی رات ہے یعنی: اخذ الحاکم الاول فی لیلۃ مبارکۃ یعنی انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کما قال تعالیٰ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وفی ھذا: لیلۃ افرق عذب من لم یعلم بفضل الحاکم وانزال احدھما الحاکم من حصۃ بکلوھو وہ ہو انسیم بکل شیٔ الطبیب بکل شیٔ لا علم الا علم اللہ تعالیٰ والفرق الحاصل بینھما۔ شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی رحمت سے یہ حکم بھیجا ہے۔ اسکی برکت کے تابع عیشہ کے تئے بالی ہیں چنانچہ لیلۃ القدر میں نزول قرآن کا آغاز ہوا ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ سوال میں جب دو رات آئی ہے تو اس وقت کا ظہور ہوا ہے۔ ومکتب المبین تمہ ہے اور جواب متروک ہے۔ ای ما ینبغی موضع شبھۃ یعنی یہ کتاب جو حق کو واضح اور دشمن کو ذلیل کرنے والی ہے اس پر شاھد ہے کہ مسئلہ توحید پر پیش کیے ہوئے دلائل اور براہین ہی ملک۔ اصحاب بالی نہیں ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ۔ بالنا انزلناہ الجواب محذوف کو رہے اور طریق پر یا جملہ معترضہ ہے برسر بیان حکمت قرآن اور اس کا عدد بین جواب قسم ہے۔ قال ابن عطیۃ لا یحسن وقوم القسم علیہ ای علی انا انزلناہ وھو اعتراض یتضمن تفخیم الکتاب والقرآن والحم المبین والضمیر فی انزلناہ للقرآن کما تقدم۔ (بحر ج ۷ ص ۳۰۳) قرآن مجید میں جہاں قسمیں وارد ہوئی ہیں ان سے مقصود دلائل و براہین ہی ہیں جب ان کو ذکر کیا گیا ہے ان الا یمان الحق صلات اللہ تعالیٰ بھا کلھا دلائل اظہر بھا فی صورۃ الایمان مسئلہ قول الفاعل منھم وحق نعمائہ۔ لکثیر فی الامان الشکر فیکم لنعمہ وھی سبب منفی ولم یوم الشکر لکثیر من القرائت:

سوال دینہ سوال میں کہ۔ جمہور کے نزدیک لیلۃ مبارکہ سے کونسی رات مراد ہے؟ لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر سے مراد ہے جو رمضان میں آتی ہے بقرینہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ (القدر) و شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (البقرۃ ع ۲۳) اس سے معلوم ہوا کہ لیلۃ البراءت یعنی شعبان کی پندرھویں رات مراد نہیں ہے۔ ابوبکر بن العربی وجمہور العلماء علی انھا لیلۃ القدر وعلیہ من قال انھا لیلۃ النصف من شعبان وھو الظاہر لان اللہ تعالیٰ قال فی کتابہ الصادق القاطع شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ (بقرہ ع ۲۳) فعلی لیلۃ القدر وقد روی عن ابن عباس وقتادۃ وابن عبید ومجاھد وابن ابی لیلیٰ والحسن وغیرھم انھا لیلۃ النصف من شعبان وھو الظاہر عندھم۔ (بحر ج ۷ ص ۳۰۳) **سوال** شب برات کے بارے میں فضائل کی جو روایتیں وارد ہیں اس سے بہت کم یا یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں اصل میں بعض علماء نے تو سب ہی کو ضعیف ثابت قرار دیا ہے۔ دلیس فی لیلۃ النصف من شعبان حدیث یعول علیہ لا فی فضلھا ولا فی نسخ الاجال فیھا فلا تلتفتوا الیھا (قرطبی ج ۱۶ ص ۷۰) بالکہ امت دین اس کتاب کے انزال سے مقصود اظہار ہے دینی لوگوں کو ہر ظالم توحید سنانا اور دنیا کے لوگوں کو مذاہب باطلہ سے خبردار کرنا۔ لیلۃ القدر امت محمدیہ کی خصوصیت ہے اور لیلۃ البرات میں نزول کے بارے میں ایسا ثبوت نہیں ہے جیسا رمضان کی ہے۔ اس لیے ہم نے اس رات کو ہمیشہ رمضان ہی میں شمار کیا ہے۔ پھر یہ رات متعین تھی یا نہیں بعد میں اللہ تعالیٰ نے اسکی تعیین اجمالی یعنی اب وہ رات ہمیشہ رمضان کی ایک متعین تاریخ کو نہیں ہوا کرے گی بلکہ رمضان کے عشرہ اخیرہ میں ہوا کرے گی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ میں تلاش کرو (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۳۲)

سوال فیھا یفرق۔ اس رات میں ہم امر حاکم سال جیسے روزی وغیرہ تقسیم عمل ہوتا اور جنگ بدر میں ان کی رسوائی تھی ایسے امور میں داخل ہے ایسے ہم امور جو پہلے ہی سے اس سال کے لئے مقدر ہوتے ہیں وہ ان فرشتوں پر ظاہر کر دیتے اور انھیں لکھوا دیتے جاتے ہیں جن کے ذمہ فرض ہے ومعنی یفرق یفصل ویکتب کل امر من ارزاق العباد وآجالھم واعمالھم (بحر ج ۷ ص ۳۰۳) اوبمعنی یفصل اللہ تعالیٰ یعلم الملائکۃ ما یفعل ما امر من وظیفتھم یکتب۔ فیھا یفرق ای فی لیلۃ البرأۃ ویقدر فیھا آجال الاحیاء والاموات (قرطبی ج ۱۶ ص ۷۰) والمعنی فیھا یفصل ویبین ویکتب کل امر محکم من امور السنۃ الی السنۃ ویقع فیھم اجالھا (قرطبی ج ۱۶ ص ۷۰) والقدر الذی یفرق فیہ امور یأمر اللہ تعالیٰ بھا ملائکتہ فی لیلۃ القدر ثم یوقع کل امر منھا فی وقتہ الذی قدرہ اللہ تعالیٰ فیہ (بحر ج ۷ ص ۳۰۳) ہم نے جو کہا ہے کہ ہر سال کے لئے مقدر ہوتے ہیں وہ ان فرشتوں پر ظاہر کر دیتے اور انھیں لکھوا دیتے جاتے ہیں جن کے ذمہ فرض ہے اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے کہ ہر سال کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ ملائکہ کو حکم دیتا ہے کہ فلاں فلاں کام کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہر سال کے لئے امور مقدر ہوتے ہیں۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے مراسیل میں روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۴۵۶)

سوال امر امن عندنا۔ یہاں منصوب علی الاختصاص ہے اور اس سے مقصود اس طے شدہ امر کی اہمیت و عظمت کا اظہار ہے یعنی امر سے مراد عظیم الوقوع امر ہے جو جباری حکمت و مدبر کے مطابق ہو۔ الزمخشری۔ امرا نصب علی الاختصاص جعل کل امر مرجوعا الیھا بان وصفھا بالحکیم لتفخیم امرہ وجزالۃ وکسبہ فی الامۃ بیان قال ابن عطیۃ یجوز ان یکون امرا مفعولا من عندنا۔ کائنا امن لدنا) وکما اقتضاہ علم ومنذ بدینا (قرطبی ج ۱۶ ص ۱۰۴) **سوال** انا کنا مرسلین۔ اس کا تعلق یفرق والکتب المبین سے ہے یا اس کتاب کے ساتھ جو ہم نے بھیجا ہے یا رسول کو بھیجنے والے ہیں تو ہم پر ضرور کرم کی طرف سے محض رحمت ہے۔ یا لیلۃ مبارکۃ سے متعلق ہے یعنی اس رات میں فرشتوں کو بھیجنے کا فیصلہ ہوا ہے اپنے کام پر بھیجنے ہیں اور جو بات ہم ارادہ سے کرتے ہیں اپنے بندوں کے پاس انبیاء و رسول بھیجتے ہیں اس بدلی برحمت کے منشا کو ذکر کیا ہے

بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ يَّلْعَبُونَ ﴿٩﴾ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي
السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَّغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ
أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾
أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾ ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ﴿١٤﴾ إِنَّا كَاشِفُو
الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ ﴿١٥﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ
الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنتَقِمُونَ ﴿١٦﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا
قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَاءَهُمْ رَسُولٌ كَرِيمٌ ﴿١٧﴾ أَنْ
أَدُّوا إِلَيَّ عِبَادَ اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٨﴾ وَأَن
لَّا تَعْلُوا عَلَى اللَّهِ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٩﴾ وَإِنِّي
عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ﴿٢٠﴾ وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا

ہے ۵ سورت الدخان۔ اس میں دو قرأتیں ہیں پہلی قرأت کے اعتبار سے اس صورت میں یہ دو مبتدا ہیں پہلا مبتدا ہے جس کی خبر رب السموٰت والارض ہے دوم رفع اس صورت میں ہے کہ وہ ان کی دوسری خبر ہوگی یا مبتدا محذوف کی خبر ہوگی ای ھو رب السموٰت الخ اس قرأت پر لا الٰہ الا ھو بھی درمیت اور ربکم و رب اٰبائکم الاولین سب ان کی خبریں ہوں گی یا پہلی مبتدا تنہا مبتدا ہے محذوف کی خبریں ہوں گی اور پہلی قرأت کے اعتبار سے جملہ مستانفہ ہیں یا مبتدا ہے محذوف کی خبر ہے (کل ذالک من الروح الامین تک) آسمان اور سارے کائنات کا مالک ہے اگر واقعی تمہارا اس پر ایمان ہے جیسا کہ تم اس کا اقرار کرتے ہو اور تمہارا اقرار ایمان و ایقان سے ناشی ہے تو پھر اس حقیقت پر مبنی ثابت ہوتا ہے اسے بھی نہیں مانا چاہیئے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و کارساز اور عالم الغیب نہیں۔ ان ھذا الرب ھو السمیع العلیم الذی انتم مقرون بہ و معترفون بانہ رب السموٰت والارض و ما بینھما ان کان اقرارکم عن علم و ایقان (روح ج ۲۵ ص ۱۰) ۶ لا الٰہ الا ھو (یعنی) بحق بالاسے جو متصف ہے وہی الٰہ ہے، وہی متصرف و کارساز اور عالم الغیب ہے۔ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ وہ تمہارا بھی مالک و کارساز ہے اور تمہارے باپ دادا کا بھی مالک اور کارساز بھی وہی تمہارے سب کا مالک و خالق وہی ہے، اس کے سوا کوئی کارساز اور نصیب داں بھی نہیں ۷ بل للترقی فی ذلک یلعبون۔ یہ مقدر سے متعلق ہے۔ ای ما بقی موضع شبھۃ یعنی ان کو پہلے نشانیاں دیکھ کر یقین ہو چکا ہے کیونکہ مسئلہ اس قدر واضح ہو چکا ہے

موضح قرآن

ف اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے دھوئیں کا مذکور ہے کہ اس وقت کسی کا ایمان نہیں، قیامت میں یہ دھواں گھیرے گا ایک آدمی کو زکام ہو جاوے اور پھر نہیں ہوتا ہے کہ قیامت کا دھواں ہو گا۔ ۱۲ ۸ یعنی عادت یونہی ہے کہ اپنی تقرر کا عذاب نہیں مانتے۔ ۱۲ ۹ یعنی بنی اسرائیل کو رخصت کرو۔ ۱۲ شاید دانستہ چھوڑ دیتے ہوں گے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن

ف ۱ مترجم کو یہاں یہ دعوٰی محققانہ شد و مد سے نقل کرنے کے بعد قرائن محتملہ اور احادیث آثار مشتہرہ جو بنا بر اکثر شروح اخبار ہوں دو دی محسوس ہوتا ہے اور اس کے بیان کرنے میں ایک گونہ تامل ہو

کرشمہ و دلبری کی کمال کیا تمہیں اتنی تمیز بھی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شب و روز دین لعب و استہزاء کر رہے ہیں۔ یعنی اس طرح استہزاء کرنے سے دین گیا۔ تمہیں مسئلہ میں کچھ شک ہے۔ ای واعلمنی فی صورۃ الشک تعالی اللہ عن ذالک۔

سلسلہ فانہ لعب یہ تعریف زجر کی ہے۔ دین سے فرط وارفتگی کے سبب جو کچھ کرتے ہیں سمجھتے کہ آدمی کو شہد جیسے شفا میں بادل اور آنکھوں کے سامنے ہر سہانی اچھی آتی ہیں۔ جب حضرت آپ مثل اور دنوں میں صد ہے بڑھ گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بددعا کی کہ اے اللہ! ان پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے قحط کی طرح قحط مسلط فرما۔ قحط نے ان پر ایسا سخت پنجہ خونیں گاڑا کہ وہ مردار تک کھانے پر مجبور ہو گئے۔ یعنی اگر وہ نہیں مانتے تو آپ اس وقت کا انتظار فرمیں جب ان پر سخت قحط مسلط کر دیا جائے گا۔ قال صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا ال قریش استعصت علی ربی صلی اللہ علیہ وسلم دعا علیھم کسنی یوسف فاصابھم قحط وجھد حتی اکلوا العظام ویجعل الرجل ینظر الی السماء فیری ما بینہ وبینھا کھیئۃ الدخان من الجھد الحدیث بخاری ص ۱۰۴۷

سلسلہ یلقی الناس۔ یعنی وہ قحط تمام مشرکین کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ کہیں گے یہ تو بڑا ہی مہلک عذاب ہے یا یہ اولیاء اللہ کا دشمن ہے کہ یہ ان کے لئے ہلاک کن عذاب ہے۔ ای یقولون ھذا لہ یقال لہ ھذا ۱۲ منہ۔ (۱۲ جب مشرکین کا سب کچھ کھو کر مرنا اور ہلاک ہونا یقینی ہو گیا تو ابوسفیان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے محمد! آپ کی قوم عذاب الٰہی سے ہلاک ہو رہی ہے تو ہم سب ایمان لے آئیں گے۔ مما یدل علیہ السیاق (۱۲ منہ) یکشف عنا العذاب انا مؤمنون۔ لما اشتد الجھد بقریش مشی ابوسفیان الی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وناشدہ الرحم وقد کان واعدہ ان دعا لھم وزال ما بھم اصبتم (الدرج ۵ ص ۱۰۱)

سلسلہ ای بعد الساخری۔ مشرکین کہنے لگے اور ان کی زبان قال کی جاری ہے۔ یعنی وہ تجویز کرنے ہیں اس سے ان کا مقصود صرف عذاب ٹلوانا ہے صرف اتنی سی بات سے وہ کس طرح تصدیق حاصل کریں گے حالانکہ ان کے اس مستند توحید کو قبول کرنا ان کے رسول کا کام ہے۔ (۱۲ اس کے مخاطب اور مشار منہ سے متاثر نہیں ہوتے۔ بلکہ اس امر کو کہ کیسے کہتے ہیں وہ کسی سے بیگانہ کرتا ہے اور کسی اسے یوانہ کہتے ہیں۔ علاوہ بریں دونوں باتیں بے ظاہر، ایسے حاضرین سے بداہۃ بڑا نے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ فما ھذا شان العذاب۔ اچھا ہم کچھ وقت تک ملتے عذاب اٹھا لیتے ہیں لیکن منہ سے وعدہ ایمان نہیں دے دیں گے، بلکہ کفر ہی پر قائم رہیں گے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش ہوئی اور قحط دور ہو گیا۔ جس مشرکین ایمان لائے تھے۔ یوم ینطش کا جملہ مقدرہ ای نبطش بطشۃ جس پر ان مستفہم قرینہ ہے۔ فیہ بعض ظرف لفعل دل علیہ اذا مستفہم (۱۲ منہ)

سلسلہ ولقد فتنا۔ یہ قاعدہ مستمرہ جس میں یہ تجویز دینوی کا ایک مفروضہ ہے اور مرتفہ۔ یوم بدر سے متعلق ہے جس طرح ان سے پہلے فرعون اور اس کی قوم کو رسوا کیا ہے اسی طرح ان کو بھی اسی طرح سزا دیں گے۔ ان سے پہلے جو بے فرعون اور اس کی قوم کو آزمایا یعنے اپنے دین کی طاعت و انکار یا ان کے پاس ایک نہایت معزز رسول بھیجا جو ایمان لے کر آیا کہ اے اللہ کے بندو! حق حقوق تم پر اب میری طرف لاؤ۔ اس صورت میں عباد اللہ اداء حق متعلق ہوگا اور حق ذات متعلق۔ مگر حقوق اور اسے سے ایمان در قبول دعوت مراد ہے۔ ادوا الی حق اللہ تعالی من الایمان وقبول الی حق اللہ علی اللہ من استعمال (ادوا) بمعنی وفی (عبادا مفعول اول (الدرج ۵ ص ۱۰۱) ای اطلبوہ بہ کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کر دو اس صورت میں عباد اللہ ادوا کا مفعول ہوگا۔ اور اس سے مراد رؤساء مشرکین ہیں جیسے قوم فرعون نے غلام بنا لیا تھا طلقوھم وسلموھم الی (۱۲ منہ) ان ادوا الیھم جنود اللہ (المومنین کان قومہ فرعون استعبدھم (البقرہ) ای بلغوا رسولی الیھم میری طرف سے کہو اور رسول بھی ایسا جو امین ہو۔ اس لئے میرا کہنا مانو اور مسند مزید کو ان کو اور مشرکین اور خود سے مستکبر نہ کرو اور انہ کے احکام سے منحرف نہ ہو۔ میں تمہارے پاس ایسے رسول بھیجا ہے جو میرے احکام کو کما حقہ پہنچا دے۔ یہ بھائی کا کلمہ ثابت ہے۔

سلسلہ انی عذت۔ اس سے پہلے الدرج سے جب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مشرکین نے کہا کہ تم ہمیں قتل کرنے کی دھمکی دیتے ہو موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہرا پنے اور اپنے رب کے پناہ لیتا ہوں کہ تم مجھے سنگسار کرو۔ مخاطب سے کہ تم اپنے رب کی مدد قدرت میں ہو۔ تم مجھ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ قال ان لا تصدقونی علی اللہ، تومنوا بی بالقتل فاعتزلونی فقال ذلک (الدرج) وان لم تومنوا فاعتزلونی لا تکونوا علی اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ اور میرے ساتھ کوئی برا سلوک نہ کرو۔ اور میری ایذا رسانی سے باز آجاؤ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ہاتھ کر دیتا ہے تو باطل کا ٹھیکہ فرماتا ہے۔ کیونکہ باطل حق کا ہمیشہ جزء ہے کہ اسے ستایا جائے کہ وہ اپنا بعض حق دے کر اپنا مستقل حق بچا لے۔ فلا یستبدنا (قرطبی ج ۱۰ ص ۱۰۴) اولا نقص ضرا فی نفسہ کما ان کم قلیس جزء من دعا کذالک ما فیہ فلا تحقد ذالک (روح ج ۱۰ ص ۱۰۹)

فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ﴿٢٣﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ﴿٢٤﴾ كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ
وَعُيُونٍ ﴿٢٥﴾ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ﴿٢٦﴾ وَنَعْمَةٍ كَانُوا
فِيهَا فَاكِهِينَ ﴿٢٧﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا آخَرِينَ ﴿٢٨﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ﴿٢٩﴾
وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿٣٠﴾
مِن فِرْعَوْنَ إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ
اخْتَرْنَاهُمْ عَلَىٰ عِلْمٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٣٢﴾ وَآتَيْنَاهُم مِّنَ
الْآيَاتِ مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ﴿٣٣﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ
إِنْ هِيَ إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُنشَرِينَ ﴿٣٤﴾ فَأْتُوا

فَاَسْرِ بِعِبَادِيْ لَيْلًا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ
رَهْوًا ؕ اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ
وَّعُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا
فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾
فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾
وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿۳۰﴾
مِنْ فِرْعَوْنَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۱﴾ وَ
لَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ
الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ﴿۳۳﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ
اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ﴿۳۴﴾ فَاْتُوْا

منزل ۶

بعد ازاں اُخرج ۳۰ ۔ ۳۰ ہمنے اس کی ادائیگی کی اور اسے حکم دیا کہ میرے بندوں۔ مومنین بنی اسرائیل کو راتوں رات لے جاؤ۔ انکا تعاقب کیا جائیگا۔ فرعون اور اسکے لشکر سے متعلق پہلے بھی کئی مقامات پر ذکر ہو چکا ہے ۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۔ دریا کو ساکن اور پرسکون رہنے دو۔ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر دریا کے کنارے پہنچے تو اللہ کے حکم سے اس پر اپنی لاٹھی ماری جس سے اس میں بارہ خشک راستے بن گئے۔ جب وہ ان راستوں سے گذر کر پار ہو گئے اس وقت فرعون بھی لاؤ لشکر کے ساتھ دریا پر پہنچا تو موسیٰ علیہ السلام نے ارادۃً کہا کہ دریا پھر دوبارہ لاٹھی مارنے تک دوبارہ جاری ہو جائے تو فرعون آگے نہ بڑھ سکے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دریا کو اسی حال میں رہنے دو تاکہ پورا لشکر فرعون کے لشکر کو بھی راستوں میں غرق کیا جا سکے۔ ۔ كَمْ تَرَكُوا ۔ فرعون کس قدر باغات اور چشمے، سرسبز شاداب کھیتیاں، عالیشان محلات اور عیش و عشرت کا سامان چھوڑ گئے جس میں وہ خوش و خرم زندگی بسر کرتے تھے۔ کہ مالک بات پوری ہے اور ہم نافرمانوں اور سرکشوں سے ایسا ہی معاملہ کیا کرتے ہیں۔ وَاَوْرَثْنٰهَا ۔ اور ہم نے ان تمام چیزوں کا دوسری قوم کو وارث بنا دیا۔ جیسا کہ دوسری جگہ اس کی تصریح موجود ہے كَذٰلِكَ ۫ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کی حکومت اور خاندانی دولت کا بھی بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔ اس کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بنی اسرائیل مصر سے نکلنے کے بعد کنعان شام سے مصر کی طرف واپس آئے ہوں جیسا کہ قتادہ اور حسن نے کہا ہے ان ہی اسرائیل رجعوا الی مصر بعد هلاك فرعون (ابن جریر ص ۳۰ ج ۲۵) اعتراض کہ بنی اسرائیل کی مصر میں واپسی کا ذکر یہاں میں نہیں ملتا۔ قابل التفات نہیں کیونکہ تاریخ میں کتب و تحریف کا امکان ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سراپا حق ہے۔ واعتصام بالتواریخ فانك نادٍ فيها كثير وكلام الله صدق۔ قال تعالیٰ فی سورۃ الشعراء كذلك وأورثناها بني إسرائيل (ابن جریر) وقالوا الاعتبار بالتواریخ فانك نادٍ فيها كثير۔ الكتب التي بيد اليهود والنصارى ليست بكتب الله بل هي كتب كتبها رجال من عند أنفسهم (ابن جریر ص ۳۰ ج ۲۵) ۔ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ ۔ آسمان و زمین کا رونا بطور استعارہ کے ہے یعنی ان کی ہلاکت پر کوئی غم نہیں کرتا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ہے فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ۔ اور کوئی روتا بھی نہیں ہے اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔ وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو ذلت آمیز عذاب سے نجات دی۔ مِنْ فِرْعَوْنَ ۔ فرعون کی غلامی سے۔ اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ۔ وہ بڑا سرکش اور حد سے تجاوز کرنیوالا تھا۔ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۔ اور ہم نے بنی اسرائیل کو علم کی بنا پر دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ یعنی ان کے زمانہ کے لوگوں پر۔ وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ۔ اور ہم نے ان کو ایسے معجزات دیئے جن میں صریح آزمائش تھی۔ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ۔ یہ لوگ (کفار مکہ) کہتے ہیں۔ اِنْ هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى ۔ کہ ہمیں تو صرف ایک ہی موت آنی ہے۔ وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ۔ اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے۔ فَاْتُوْا

موضح قرآن ۔ یعنی بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دی اور ان کو ایسا سرسبز اقبال دیا کہ ان کے ملک کے وارث ہو گئے۔ یعنی بنی اسرائیل کو جیسے سورۂ اعراف میں ہے معلوم ہوتا ہے فرعون کے غرق ہونے کے پیچھے بنی اسرائیل کا دخل ہوا ہو گا۔ مگر قرآن میں ہے کہ حدیث میں فرمایا مسلمان کے ہاتھ پر دو تہائی آسمان کی جس سے اس کی وارثی اعلیٰ اور تین پہاں دو نماز پڑھنے سے ثابت ہوئی یعنی اگر بعض بنی اسرائیل میں وہ باتیں بھی معلوم نہیں تھیں جو بعد حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے۔

وَإِبَآءُنَآ أَوَ ثَمُّ صَٰدِقِينَ ﴿٣٦﴾ أَهُمْ خَيْرٌ أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ
وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ أَهْلَكْنَٰهُمْ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ مُجْرِمِينَ ﴿٣٧﴾
وَمَا خَلَقْنَا ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَٰعِبِينَ ﴿٣٨﴾
مَا خَلَقْنَٰهُمَآ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾
إِنَّ يَوْمَ ٱلْفَصْلِ مِيقَٰتُهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٤٠﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِى
مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْـًٔا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ﴿٤١﴾ إِلَّا مَن
رَّحِمَ ٱللَّهُ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿٤٢﴾ إِنَّ شَجَرَتَ
ٱلزَّقُّومِ ﴿٤٣﴾ طَعَامُ ٱلْأَثِيمِ ﴿٤٤﴾ كَٱلْمُهْلِ يَغْلِى فِى
ٱلْبُطُونِ ﴿٤٥﴾ كَغَلْىِ ٱلْحَمِيمِ ﴿٤٦﴾ خُذُوهُ فَٱعْتِلُوهُ إِلَىٰ
سَوَآءِ ٱلْجَحِيمِ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ صُبُّوا۟ فَوْقَ رَأْسِهِۦ مِنْ عَذَابِ
ٱلْحَمِيمِ ﴿٤٨﴾ ذُقْ إِنَّكَ أَنتَ ٱلْعَزِيزُ ٱلْكَرِيمُ ﴿٤٩﴾ إِنَّ

ع

بے اور یا قبیل سے حال ہے۔ حال من المهين معنی و قدا من جهته (بیضاوی) و لقد اخترنهم علوا من کم نے بنی اسرائیل کو اس وقت کی تمام اقوام پر فضیلت عطا فرمائی۔ ان کو یہ امتیاز ان کے ایمان و عمل اور صبر و استقلال کی وجہ سے حاصل ہوا۔ اصل علم یعنی سمجھ ان کو حاصل نہ تھی مگر یہ فضیلت عطا کیا گیا۔ و لقد جاءهم فيه من الآيات و المعجزات کا اگر ہے جو بنی اسرائیل پر کئے گئے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو یہ نعمتیں عطا کیں جن میں انعام و احسان کا پہلو نمایاں اور امتحان و ابتلاء کا پہلو مخفی مضمر تھا۔ مراد یہ ہے کہ ان پر سایہ کرنا، من و سلویٰ کا اترنا وغیرہ یہ انعامات تھے اور ان میں ان کا امتحان بھی مقصود تھا کہ وہ کس طرح ان کا شکر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً وہ میں نعمتوں کا (بختیار ظاهر کیف تفعلون (عراف ع ۱۵ پ ۹) ان هؤلاء یہ اہل مکہ کی طرف التفات اور مشرکین مکہ سے خطاب ہے کہ بس آپ پہلی زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد تو تمام ہو جائیں گے اور اس کے بعد پھر کوئی زندگی نہیں ہو گی اور ہمیں دوبارہ اٹھایا جائیگا۔ یعنی یہ تو پہلے نمبر والی موت ہے اس کو تو ہم مانتے ہیں، لیکن اس کے بعد جو دوسری زندگی بتائی جاتی ہے اسے ہم نہیں مانتے۔ اب یہ عرب کے مشرکین کا کفار سے کہنا تھا کہ تو تو مانتے تھے اور انکار دوسری حیات کا کرتے تھے اس لئے ان ھی الا حیاتنا الاولیٰ کہنا چاہیئے تھا۔ فاتوا بآبائنا (دخان ع ۳ پ ۲۵) خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین سے ہے یعنی اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہوں گے تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے ہمیں دکھا دو تو ہم مان لیں گے ۳۷ اهم خير امر قوم تبع یہ بھی مذاب کے مستحق ہیں اور جس طرح ان اقوام سابقہ کو ہلاک کیا گیا ان کو بھی ہلاک کیا جائیگا۔ هذا استفهام انكار، اى ليسوا مستعدين فى هذا القول لضعف الاحلام و قلة تدبرهم من قوم تبع و الامم الهالكة، و اذا اهلكنا اولئك فكذا هؤلاء (قرطبی ج ۸ ص ۱۳۴) جب ہم نے قوم تبع اور ان سے پہلے مشرکین کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ مجرم تھے۔ لعلمنا ان اهلكهم اياهم بسبب كونهم مجرمين فلم نهلكهم الا لاجرامهم (ابوحیان) فرشتے (اهلاكا

موضح قرآن ف تبع بادشاہ حمایر میں کا سب قوم اس کی بت پرست۔ اسکو یقین آیا تورات پر دین قوم کے سامنے آیا، کہا تو حید کی سوا بازی اگ جلائی مادر سود کے قرار داد بنائیں لیکر اس میں نفس گھٹے، زیادہ وہ بت پرست بت کو بغل میں لیکر چلے، چلتے گئے، اتنے جا تھے۔ اس کی قوم اس کی دشمن ہوئی۔ آخر خراب ہوئے ف واٰخر کو دنیا میں ایسا سمجھتا۔

لاجدہ صلعم (ت ۔ ۱۰) ۔ شیخ جریر کا اصل نام مسعدیا سعد تھا اور کنیت ابو کرب تھی یہ نیک اور صالح آدمی تھا ۔ شرک سے بیزار اور توحید پرست تھا اپنے زمانے کے علماء سے ملتا تھا کہ مکہ میں امت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے اور مدینہ یثرب ۔ آپ کا دار الہجرت ہوگا تو وہ اسی وقت بے پروا ایمان لے آیا ۔ اس نے بیت اللہ کا حج کیا اور وہیں انتقال کر گیا ۔ اس نے بیت اللہ کو طواف کیا اور وہیں رہنا پسند کیا اور اپنے اہل و عیال کو وصیت کی کہ اس کے بعد وہ سال بھر طواف کعبہ کو خلوص سے ادا کرتے رہیں ۔ (قرطبی) ۔ اس کی وفات کے بعد اس کی قوم مشرک ہو گئی ۔ اسی قوم کا یہاں ذکر کیا گیا ہے ۔ منہ ۔ وما حفظ ۔ منہ ۔

توبہ پر دل عمل نہ ہو ۔ ہم نے زمین و آسمان اور ہر کائنات کو محض کھیل کے طور پر بے مقصد نہیں پیدا کیا ۔ بلکہ اس ساری کائنات کو ایک نہایت اہم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور وہ مقاصد اظہار حق ہے تاکہ اس کی جزات کے ذریعے سے اللہ کا رسول اور اس کی قدرت کاملہ پر استدلال کیا جائے لیکن کفار مکہ جاہل ہیں اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے ۔ یعنی ای لاضطہار الحق ۔ تائید (ما) هل من خالق غير الله (فاطر رکوع ۱) ۔ اور اردنا ان نحتذل لهوا لاتخذنا ۔ ما من قبلنا ان كنا فاعلين ۔ بل نقذف بالحق على الباطل ۔ فيدمغه فاذا هو زاهق (انبیاء ع ۱) ۔ منہ ۔

ان یوم الفصل ۔ یہ تخویف اخروی ہے جب کہ حساب کتاب اور جزاء و سزا کے لئے فیصلہ کن مقررہ دن میں حق و باطل اور حق و باطل کے درمیان آخری فیصلہ کیا جائیگا یوم لا یغنی مولی الخ اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کچھ کام نہ آ سکے گا اور نہ ان کا کوئی حامی و ناصر ہی ہوگا جو انہیں اللہ کے عذاب سے چھڑا سکے ۔ البتہ جن پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہوگی وہ مغفور و مخفوظ ہوں گے نیک لوگوں کی شفاعت کے باعث عذاب سے بچ جائیں گے یہ خصوصیت کہ ضمیر سے بدل ہے یا استثناء منقطع ہے اور اس سے مراد مومنین ہیں الا من رحم اللہ یا لعفو و قبول اللہ عذا فیہ وعلیٰ الرفع علی البدل من الواو او النصب علی الاستثناء (روح ۔ بیضاوی ۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب پر غالب اور مہربان ہے جسے وہ عذاب دینا چاہے اسے کوئی چھڑا نہیں سکتا اور جسے چاہے اپنی رحمت سے نوازے ۔ ان شجرت الزقوم ۔ یہ تخویف اخروی ہے ۔ زقوم اور ورغ کا ایک نہایت ہی کریہہ المنظر اور خبیث درخت جس کا اوپری سارا حصہ دنیا کا خار دار تھوہر ہے ۔ الاثیم ہے مراد گناہ ہے ۔ (روح) ۔ ابن کثیر ۔ المہل پگھلی ہوئی دھات (روح) دوزخ میں کافروں کی خوراک تجویز کیا جائیگا ۔ (قرطبی) ۔ وہ پگھلی ہوئی دھات کی طرح گرم ہوگا اور ان کے پیٹ میں اس طرح کھولے گی جس طرح سخت گرم پانی کھولتا ہے ۔ حمیم (۱) ای بغالی الغلیان (۲) ای حاضرا ۔ فاعتلوہ اسے گھسیٹ کر لے جاؤ ۔ فظهر (۱) بفتح الهاء (روح) ۔ دوزخ کے فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اس مجرم کو گھسیٹ کر سخت تر آگ کے وسط میں لے جاؤ اور اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی ڈالو تاکہ اوپر سے بھی وہ عذاب کا مزا چکھے یا مطلب یہ ہے کہ ان کے سروں کے اوپر سے ان کے مونہوں میں کھولتا ہوا پانی ڈالو قال السفتح رحمہ اللہ تعالیٰ ۔ ذق ای یقال (روح) اور اس سے کہا جائیگا اس عذاب کا مزا چکھ تو دنیا میں بڑا عزیز و کریم بنا ہوا تھا اور کہا کرتا تھا جلدات و الملک اور شان و کرامت

هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ
یہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے بیشک پرہیزگار
اَمِيْنٍ ۝ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ
امن کی جگہ میں باغوں اور چشموں میں پہنیں گے
وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ كَذٰلِكَ ۗ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ
اور گاڑھا ریشم سامنے سامنے بیٹھیں گے ایسا ہوگا اور ہم ان کا بیاہ کر دیں گے حور
عِيْنٍ ۝ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ لَا
بڑی آنکھوں والی حوروں سے وہاں منگائیں گے ہر میوہ بے
يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَوَقٰهُمْ
چکھے ہوئے موت نہ چکھیں گے وہاں پہلی موت کے سوا اور بچا لیا ہوگا
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
دوزخ کے عذاب سے فضل ہوگا تیرے رب کا یہی ہے
الْعَظِيْمُ ۝ فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝
بڑی مراد کی بات سو کر آسان ہم نے تیری بولی میں تاکہ وہ یاد رکھیں
فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ ۝
سو راہ دیکھ وہ بھی راہ دیکھتے ہیں
سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعٌ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ جاثیہ مکی ہے اس میں تینتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّ
حٰمٓ ۔ اتارا ہوا کتاب کا اللہ سے جو زبردست ہے حکمت والا ہے بیشک

[illegible] [illegible] [illegible] [

سورۂ جاثیہ

ربط سورۂ دخان میں اس شبہ کا جواب دیا گیا کہ ہم ان عمور الزبا لفظ کر اس سے پہلا رسالہ ہم کو ہمارے منکر خدا کی بارگاہ میں سفارش کریں گے۔ دو سفارش کرنے والوں کا ذکر کرکے یہ بتا دیا کہ یہ دونوں کسی کی سفارش نہ کریں گے اور جانے والے زیادہ تر صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں۔ اب سورۂ جاثیہ میں ایک اور شبہ کا جواب دیا گیا ہے کہ ہم نے ماننا کو کہا ہے مصور شفیع غالب ہیں نہیں اور عبادت کی پکار نہیں کرتے، لیکن ہم ان کو اس لئے پکارتے ہیں کہ ہمارے آباء و اجداد ان کو پکارتے چلے آئے اور اگر اللہ تعالیٰ ان کو ہماری پکار کا سننے والا اور ہماری حاجتوں کا پورا کرنے والا نہ بناتے تو ہم ان کو ہرگز نہ پوجتے۔ ہم نے ان کو اس لئے پوجا کہ ہم نے آباء و اجداد کو ان کی پوجا کرتے دیکھا اور اگر اللہ تعالیٰ ان کو ہمارے سفارشی نہ بناتے تو ہم ان کو ہرگز نہ پوجتے۔ اس کا جواب دیا گیا کہ دلائل عقلی و نقلی سے ثابت ہو چکا ہے کہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے اور کوئی نہیں، اس لئے صرف اسی کی پرستش اور عبادت کرنا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے،

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَفِيْ
خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝
وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ
مِنْ رِّزْقٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَتَصْرِيْفِ
الرِّيٰحِ اٰيٰتٌ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ يُؤْمِنُوْنَ ۝
وَيْلٌ لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۝ يَّسْمَعُ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُتْلٰى عَلَيْهِ
ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا ۚ فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ ۝ وَاِذَا عَلِمَ مِنْ اٰيٰتِنَا شَيْـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ۭ
اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ مِّنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ
وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَيْـًٔا وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ

دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ ۘ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ هٰذَا
سوائے کے رفیق اور ان کیلئے عذاب ہے بڑا

هُدًى ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ
ہدایت ہے اور جو منکر ہوئے اپنے رب کی باتوں سے ان کیلئے عذاب

مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ
ہے ایک طرح کا برا ہے اللہ وہ ہے جس نے تمہیں کر دیا تابع دریا کو

لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ فِيْهِ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ
تاکہ چلیں اس میں جہاز اس کے حکم سے اور تاکہ تم ڈھونڈو اس کے فضل سے اور

لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
تاکہ تم شکر کرو اور کر دیا تابع تمہارے جو کچھ ہے آسمانوں میں اور

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۚ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ
جو کچھ ہے زمین میں سب کچھ اپنی طرف سے بیشک اس میں نشانیاں ہیں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يَغْفِرُوْا
ایسے لوگوں کیلئے جو غور کرتے ہیں کہہ دو ایمان والوں کو کہ درگزر کریں

لِلَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ اَيَّامَ اللّٰهِ لِيَجْزِيَ قَوْمًا بِمَا
ان لوگوں سے جو امید نہیں رکھتے اللہ کے دنوں کی تاکہ وہ بدلہ دے ایک قوم کو

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ
جو کرتے تھے جو شخص نیک کام کرے تو اپنے واسطے

مَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَ
اور جو برا کرے تو اپنے اوپر پھر اپنے رب کی طرف پھیر جاؤ گے تم اور

لَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ
البتہ دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور پیغمبری

منزل ۶

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اسکی وحدانیت کی دلیل ہیں۔ اس عظیم الشان تحدی کا مضمون یہ ہے کہ نفس آسمان و زمین ہی ایمان والوں کے لئے اللہ کی قدرت و وحدانیت پر کافی دلیل ہیں، زمین و آسمان میں عجائب المخلوقات اور کائنات کی عجیب و غریب مستقل دلیل ہے ان القصها الآیات لما فیها من فنون الدلالۃ علی القادر العلیم بجلیل شانہ (روح ج ۲۵ ص ۳۷) الآیات لدلالات علی وحدانیۃ (مدارک ج ۲۵ ص ۱۰) پھر آسمان کا ستونوں کے بغیر اور زمین کا تھامے بغیر اس طرح سے قائم رہنا اور زمین کا فضا میں کسی سہارے کے بغیر معلق رہنا یہ سب اسکی وحدانیت اور قدرت کے دلائل ہیں جیسا کہ فرمایا ومن ایتہ ان تقوم السماء والارض بامرہ (روم ع ۳)

ع ۵ دن خلق کئے ہیں۔ اس سے بڑھ کر تمہارا کیا پیدا کرنا ہے، ذرا اپنی پیدائش پر تو نظر کرو کہ کس طرح اس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمہیں ایک قطرہ آب سے پیدا فرمایا اور پھر تمہیں میں سے بعض اشرف الاوراح و خاتم کمالات بنا کر بھیجا اسے ماننے والوں کے لئے اس میں کتنے دلائل ہیں و اختلاف (لیل والنہار (آیۃ) جس سے آگے بڑھو اور رات دن کے بعد رنگ آنے جانے اور ان کے گھٹنے بڑھنے میں غور و فکر کرو اور دیکھو وہ آسمان سے مینہ برساتا ہے اور مُردہ زمین کو زندہ بناتا ہے اور ہواؤں کے حکم سے جہاز چلتے ہیں عقل و دانش رکھنے والوں کے لئے ان تمام چیزوں میں توحید الٰہی اور قدرت خداوندی کی عظیم الشان نشانیاں موجود ہیں۔ رزق سے مراد بارش سے بطریق تسمیۃ الشئی باسم السبب من رزق من سماء مطرا (الآیۃ) سببہ (بیضاوی) **ع ۶** تلک آیات اللہ۔ الآیۃ۔ یہ اللہ کی وحدانیت کے دلائل اور براہین ہیں جو ہم آپ کو سناتے ہیں راہ حق (صدق) میں اور ان میں کوئی بات غلط اور باطل نہیں۔ اگر یہ معاندین ان آیات کو دیکھ سن کر بھی ایمان نہیں لاتے تو پھر وہ کونسا بیان ہے اور وہ کونسے دلائل ہیں جن کو یہ مانیں گے یہ ایسا واضح ترکیبی بیان نہیں اور ان سے مضبوط تر کونسی دلیل ہو سکتی ہے هذا آیات اللہ الی حقیقۃ و براہینہ الواضحۃ علی وحدانیتہ و قدرتہ (روح ج ۲۵ ص ۴۰) (بیان لہ من هذا القبیل ولولا ان الاول من هذا الآیۃ (روح ج ۲۵ ص ۴۲) **ع ۷** لکل افاک۔ یہ زبردست تحقیر آمیز توصیف انہی اس بہت بڑے جھوٹے اور مجرم کے لئے دل ہلا کت یا جہنم کی ایک وادی ہے جو اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے مگر

فرود استکبار سے ان کی پروا نہیں کرتا اور اپنے کفر و عناد پر قائم رہتا ہے اور آیات الٰہیہ سے اس طرح اعراض کرتا ہے گویا اس نے ان کو سنا ہی نہیں ایسے معاندین و مستکبرین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے اس کفر و فرود استکبار پر اصرار اور آیات الٰہیہ سے اعراض کی سزا ہے۔

موضح قرآن۔ اصلاح کریں یعنی بدلہ دے کافر کو مرنا اللہ پر چھوڑیں۔

فتح الرحمن۔ اے یعنی مستقبلہ کو خواہ جزائی اعمال ایشان باشد ۱۲

وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۢ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ

بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ

اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ

مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمْ حَسِبَ

الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ

ساءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

نزدیک اس سے مراد اللہ کی جگہ یا سوی اللہ کی عبادت بھی داخل ہے۔ اور وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ (اور اللہ نے ان کو اپنے زمانہ کے سب لوگوں پر فضیلت دی تھی) سے مراد یہ ہے کہ ان کو بہت سے انبیاء و رسل عطا فرمائے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۰۰، صاوی ج ۳ ص ۱۰۱۰، خلاصہ تفسیر)

وَاٰتَيْنٰهُمْ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْاَمْرِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْٓا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۢ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۭ اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۷﴾

ج ۲۵ ص ۱۰۱۰ یہ آیت اسی کی مضمون و موضوع سے متعلق ہے یعنی انہوں نے خود ہی آپس میں ضد و عناد کی آفت میں گرفتار ہو کر اپنے اوپر یہ مصیبت پیدا کر لی۔ (۱۲ منہ)

ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰي شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸﴾

۱۸ هدًى هدًى هدًى۔ الآیۃ۔ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ اس سورت میں مذکور و بالا مضامین کی طرف اشارہ ہے (ابن کثیر) مراد ہے قرآن مراد ہے۔ جمہور مفسرین نے یہی لکھا ہے یعنی قرآن ہر ایک کے لئے دلیل و حجت ہے۔ (ابن جریر) یا مراد ہے کہ قرآن کریم کا معجزہ ہونا اس کی آیات بینات کا انکار کرنے والوں کے لئے سخت زجر اور ڈراؤنا عذاب کا سبب ہے۔ (۱۲ منہ)

اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ۭ ——— اللہ کے مقابلہ میں آپ کو کچھ بھی کام نہ دیں گے۔ (۱۲ منہ)

وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۗءُ بَعْضٍ ۚ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

یہ آیت بھی اسی کے مضمون و موضوع سے متعلق ہے یعنی ظالم لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اپنی طاقت بڑھا لیتے ہیں اور اللہ کے مقابلہ میں ان کی کچھ پیش نہیں جاتی اور اللہ کے مقابلہ میں ان کا ساتھ دینا ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتا۔ (۱۲ منہ)

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ۭ ——— (کیا وہ لوگ جنہوں نے برائیاں کمائی ہیں یہ خیال کئے ہوئے ہیں کہ ہم ان کو ان لوگوں کی طرح کر دیں گے جو ایمان لائے اور نیک کام کئے کہ ان کا جینا اور مرنا یکساں ہو جائے۔ (ترجمہ شیخ الہند)

ساءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۲۱﴾

اس کی طرف سے ہے الدلیل یرجع الیہ کما قال ابن جریر۔ اور سب اسی کا انعام و احسان ہے جمیعہ منہ یعنی ان ذلک لفعلہ وخلقہ و احسانہ و انعامہ (کبیر ج ۲۷ ص ۱۰۱) وما بنعمۃ فمنہ کما ہو صریح قولہ تعالیٰ وما بکم من نعمۃ فمن اللہ (نحل ع ۶) و موجبھا و مقتضاھا و خالقھا ہو اللہ تعالیٰ (روح ج ۱۴ ص ۱۰۰، ج ۲۵ ص ۱۰۱) اس کا مزید بیان کرنے کے لئے انشاء اللہ آگے بعد آیت کا سطر الدائرہ ذیل آیت کے حاشیہ ملاحظہ ہو۔ ۱۲ منہ

فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ——— ۱۲ منہ

لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا ——— ۱۲ منہ

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ ——— ۱۲ منہ

هٰذَا بَصَاۗىِٕرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ——— ۱۲ منہ

اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَاۗءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ ——— ۱۲ منہ

ساءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ——— ۱۲ منہ

جہاد نہیں کرتے، ان لوگوں سے نزاع و جدل نہ کریں جو دنیا میں اللہ کے عذاب کی توقع ہی نہیں رکھتے یا اس کے آنے پر ان کا ایمان ہی نہیں اللہ کا عذاب مختلف وقائع و حادثات کی شکل میں یکے بعد دیگرے آتا رہتا ہے ان لوگوں کو کسی نہ کسی سزا سے دوچار ہونا ہی ہے کہ دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے ان کا وجود ہی سراسر مضر ہے اور ان کے ساتھ جہاد و قتال ہی ان کے شر سے بچنے کا واحد ذریعہ ہے۔ اس کے بعد اس کا ذکر ہے کہ اللہ کی سنت یہ ہے کہ جو شخص اپنے عمل کا برا نتیجہ دیکھ لے اور اس کا ذمہ دار اللہ کو سمجھے اور اس کے ساتھ ساتھ اعتراض بھی کرے اور وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا و سزا دے گا۔ ۱۱۔ ولقد اتینا ۔۔۔۔ مختلفون۔ یہ توحید پر دلیل نقلی ہے۔ ہم نے بنی اسرائیل کو ایک مکمل نظام کتاب، فرمانروائی، عطائے طیبات عالمین میں بڑائی، جہاد کے ہر قوموں پر حکم جاری کرنے اور ان کے امور و معاملات کے فیصلے کرنے کا حق دیا تھا اور ہم نے ان کو ہر بہت سے انبیاء علیہم السلام بھیجے تاکہ وہ کتاب و شریعت تورات ہی کے مطابق اپنی امتوں کو فیصلے کریں اور ان کی تعمیر اپنے حقیقی خطوط پر کریں۔ تورات جو نظام اجتماعی بنی اسرائیل کے لئے دستور العمل تھی اس میں ہم نے ہی حکم دیا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ۔ و اتینا موسی الکتب وجعلنہ ھدی لبنی اسرائیل الا تتخذوا من دونی وکیلا۔ ان ارشاد ۱۲۔ و رزقنھم ۔۔۔ بینھم۔ بنی اسرائیل پر ہم نے بہت سی نعمتیں کھانے کی، لباس کی، مکان کی، سامان جہاد کی، اور دنیا کی عام سہولتوں کی بہم پہنچائی تھیں اور اس وقت کی تمام اقوام عالم پر ان کو روحانی اور مادی لحاظ سے فوقیت دی۔ و اتینھم بینت من الامر۔ امر دین کے معاملے میں ہم نے ان کو واضح دلائل اور براہین دیکر اور معجزات کی طرح دیکر دشمن کو مغلوب کر دیا لیکن دین کے واضح علم کے باوجود بعد میں دنیا پرست علماء نے محض حسد اور عناد کی وجہ سے تورات کے اصل پیغام (توحید) کو بدل ڈالا اور بنی اسرائیل میں توحید کے بارے میں اختلافات کی ایک دیوار کھڑی کر دی اور جو فریق اپنے مفاد کی خاطر توحید کو برحق قرار دیتا تھا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان اہل ریشوں کو جنہوں نے دلائل عقلی و نقلی اور وحی سے روشن، واضح اور دشمن ہو چکا ہے، اس لئے اب تو فوراً کسی مستند میں اختلاف کریں گے فیحکم بینھم جس حسد و عناد اور انانیت کی وجہ سے کریں گے ۱۳۔ ثم جعلنک علی شریعۃ ۔۔۔ ۱۴۔ ہمیشہ قدیم و مستند شریعت کا محفوظ رہنا ہی ہے اور اس شبہ کا جواب ہے کہ ہم نے سابقہ شریعت کو کیوں منسوخ کر دیا۔ ۱۵۔ ہذا بصائر للناس ۔۔۔ یوقنون۔ یہ قرآن بصیرت کا مجموعہ ہے اور اس شبہ کا جواب ہے کہ ہم نے سابقہ شریعت کو کیوں منسوخ کر دیا۔ ۱۶۔ ام حسب الذین ۔۔۔ سواء محیاھم۔ کیا جو لوگ برائیوں کا ارتکاب کرتے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کو ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کے برابر کر دیں گے کہ دونوں کی زندگی اور موت یکساں ہو۔ ۱۷۔ وخلق اللہ ۔۔۔ لا یظلمون۔ اللہ نے آسمان و زمین کو حکمت و مصلحت کے ساتھ پیدا کیا ہے تاکہ ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ ہو۔ ۱۸۔ افرءیت من اتخذ ۔۔۔ یذکرون۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تو اللہ کے بعد کون ہے جو اس کو ہدایت دے سکے کیا تم لوگ نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ ۱۹۔ وقالوا ما ھی ۔۔۔ یظنون۔ اور کافر کہتے ہیں کہ ہماری زندگی بس یہی دنیا کی زندگی ہے ہم یہیں مرتے ہیں اور یہیں جیتے ہیں اور ہمیں صرف زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور ان کو اس کی کوئی خبر نہیں یہ صرف اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔ ۲۰۔ واذا تتلی ۔۔۔ صدقین۔ اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی حجت صرف یہ ہوتی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو زندہ کر کے دکھاؤ۔ ۲۱۔ قل اللہ یحییکم ۔۔۔ لا یعلمون۔ کہہ دو کہ اللہ ہی تم کو زندگی دیتا ہے پھر موت دیتا ہے پھر قیامت کے دن تم سب کو جمع کرے گا اس میں کوئی شک نہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ ۲۲۔ وللہ ملک ۔۔۔ الخسرون۔ اور اللہ ہی کے لئے ہے بادشاہی آسمان و زمین کی اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن باطل پرست لوگ نقصان اٹھائیں گے۔ ۲۳۔ وترٰی کل امۃ ۔۔۔ تعملون۔ اور تم ہر امت کو دیکھو گے کہ گھٹنوں کے بل گری ہوئی ہے ہر امت اپنے اعمال نامہ کی طرف بلائی جائے گی آج تم کو تمہارے کئے کا بدلہ دیا جائے گا۔ ۲۴۔ ھذا کتبنا ۔۔۔ تستنسخ۔ یہ ہمارا لکھا ہوا دفتر ہے جو تمہارے بارے میں سچ سچ بیان کرتا ہے ہم تمہارے اعمال لکھواتے رہتے تھے۔ ۲۵۔ فاما الذین ۔۔۔ المبین۔ پھر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا یہی کھلی کامیابی ہے۔ ۲۶۔ واما الذین ۔۔۔ مجرمین۔ اور جو لوگ کافر ہوئے ان سے کہا جائے گا کہ کیا میری آیتیں تم کو پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں تم نے تکبر کیا اور تم مجرم لوگ تھے۔ ۲۷۔ واذا قیل ۔۔۔ الظنون۔ اور جب کہا جاتا تھا کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے قیامت کیا ہے ہم تو صرف ایک گمان سا کرتے ہیں ہمیں یقین نہیں۔ ۲۸۔ وبدا لھم ۔۔۔ یستھزءون۔ اور ان کے اعمال کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائیں گی اور جس چیز کا مذاق اڑاتے تھے وہ ان کو گھیر لے گی۔ ۲۹۔ وقیل الیوم ۔۔۔ ناصرین۔ اور کہا جائے گا کہ آج ہم تم کو بھلا دیں گے جیسا تم نے اس دن کو بھلا دیا تھا اور تمہارا ٹھکانہ جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔ ۳۰۔ ذلکم بانکم ۔۔۔ یستعتبون۔ یہ اس لئے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کو مذاق بنا لیا تھا اور دنیا کی زندگی نے تم کو دھوکہ میں ڈال دیا تھا پس آج نہ تو ان کو جہنم سے نکالا جائے گا اور نہ ان سے توبہ کرنے کو کہا جائے گا۔ ۳۱۔ فللہ الحمد ۔۔۔ العلمین۔ پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے جو آسمانوں کا اور زمین کا رب ہے اور سارے جہان کا پروردگار ہے۔ ۳۲۔ وله الکبریاء ۔۔۔ الحکیم۔ اور اسی کے لئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا ہے۔

نفیس زندگیاں کبھی بھی اپنے طور پر نہیں ملنا چاہئے مومن و کافر، مطیع و عاصی برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ مومن زیادہ آخرت دونوں جہانوں میں اللہ کی جنت کا مورد ہے جبکہ مشرک دنیا بھی اگر بغیر اللہ کی جنت سے نصیب ہوتا ہے مگر جہنم الیہ ہے بالخصوص دوسرے جہان میں کبھی دوزخ کی زندگیوں، بیکساں نہیں ہیں۔ ایک کی زندگی اللہ تعالیٰ کی جنت و اطاعت میں گذرتی ہے اور دوسرا اپنی ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور ناشکری میں گزار دیتا ہے (المعنی الکلام ان بستوی شیئان ویتفاوتان احوالهم احیاء وموتی ولا تتفاوت احوالهم بعد الموت حیث عاش هؤلاء علی الکفر ومات هؤلاء علی الایمان)

(اولئک علی ان یتزلزل لیستان، وما احسن حالات هؤلاء علی استمرار بالرحمة وتکریمة و اولئک علی الیأس من الرحمة واستمرار نقمة۔ ابوالسعود ج ۶ ص ۱۳۱) ۱۵ وخلق اللہ۔ الخ۔ یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان اور اس ساری کائنات کو ایسی حق کے لئے پیدا فرمایا ہے تاکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی قدرت کا اظہار اور اسکی صفات کاملہ کی پردلالت کرے اور اسطرح اسکی وحدانیت پر ساری کائنات سے نظام ربوبیت (بدلیل عقلی قدرۃ اور ادراک ج ۲ ص ۱۰۱) کی دلیل علی وجود و وحدانیت و صفات کمالیہ (طبری، ج ۲۵ ص ۲۸) و لتجزی کل نفس۔ الخ یہ تیسرا دلیل ہے اور ہر نفس پر مشتمل ہے (روح) اس کائنات کو بیکار نہیں بنایا ایک حکمت بالغہ ہے تاکہ بندوں کا امتحان ہو اور ان میں نیکوکار اور بدکار کے درمیان امتیاز ہو جائے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دی جائے اور کسی کی حق تلفی نہ ہو اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔

۱۶ ان امت۔ الخ۔ یہ تیسرے کہنے والے اس شخص کو دیا گیا ہے جو عقل پر اکتفا کرتا ہے اور وحی کا انکار کرت

یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا اور ہماری موت تو موت زمانہ اور نوازل دہر کا نتیجہ ہے۔ یہ مشرکین کے ایک گروہ کا خیال ہے جو تمام وقائع و حوادث کو وقت اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے و ھو قولھم نموت ونحیا وما یھلکنا الا الدھر ... والکل یقول باستقلال الدھر بالتأثیر (روح ج ۲۵ ص ۱۰۱) یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ محض بے علمی سے ناشی ہے۔ ان کے پاس کوئی عقلی یا نقلی دلیل نہیں۔ محض ظن و تخمین سے دعوی کرتے ہیں ۱۵ و اذا استتلی الآیۃ۔ یہ دوسرا انکوئی ہے جب اللہ تعالیٰ کی آیات بینات ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور ان میں کہیں حشر و نشر کا ذکر آجاتا ہے تو اس کے انکار کیلئے ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی سوائے اس کے کہ اوّل بحثی کے طور پر کہتے لفظ ہیں کہ اگر تم اس دعوے میں سچے ہو کہ واقعی ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جائیں گے تو ہمارے آباء و اجداد کے لئے جو اسی باپ دادا کو زندہ کر کے دکھلاؤ۔ قل اللہ یحییکم الآیۃ۔ یہ دونوں شکوں کا جواب ہے کہ زندگی میں پہلا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے اور مر کر ختم ہو جانے کے بعد دوبارہ بھی وہی ہے اور تم حوادث و دہر اسی کے اختیار و تصرف میں دیتے اور جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا جس کی آمد میں کوئی شک نہیں تو تم سب کو زندہ کر کے میدان حشر میں جمع کرے گا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے اور یہ یقین نہیں کرتے حالانکہ یہ حقیقت ہے۔ باقی رہا ان کے مطالبے پر ان کے باپ دادا کو زندہ کرنا تو اللہ تعالیٰ اگرچہ اس پر بھی قادر ہے لیکن قیامت سے پہلے کسی کو زندہ کرنا اسکی حکمت تشریعیہ کے خلاف ہے ۱۵ و للہ ملک السموت والارض۔ یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور دلائل سابقہ کا خلاصہ ہے کہ زمین و آسمان کی بادشاہت اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے۔ اور ساری کائنات میں بلا شرکت غیرے وہ تصرف و اختیار ہے۔ لہذا اس کے سوا کسی کو موت جلانا و دیوم تقوم الساعۃ الخ یہ تخویف اخروی ہے اور جب قیامت قائم ہوگی اس دن باطل پرست اکٹھا و مشکیں، ہیبت بشے نقصان اور حسرت میں ہیں گے کیونکہ انکے جہنم میں داخلیل کیا جانیکا وقت ہیں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی سب سے بڑا خسارہ ہے وتری کل امۃ جاثیۃ۔ قیامت کے دن تم ہر ملت کے لوگوں کو رحمت کے خوف و ہراس کی وجہ سے گھٹنوں کے بل گرے پڑتے ہیں اور ہر امت کے لوگوں کو ان کے صحائف اعمال کی طرف بلایا جائیگا کہ آؤ اور اپنے اعمالنامے پڑھو۔ آج تمہیں تمہارے اعمال کی جزاء دی جائیگی۔ ھذا کتبنا ینطق الخ ہمارا یہ کتاب تم پر سچی گواہی دے گا کیونکہ جب تم دنیا میں کوئی عمل کرتے تھے ہم اسی وقت فرشتوں سے لکھوا رہے تھے ۱۵ انا کنا نستنسخ الخ

موضح قرآن ف اور ہر امت کو اعمالنامے عنایت کرنے کو کہا اور فیصلہ اعمال پر لکھے ہیں۔

نسخ الرحمن ف یعنی برائے سوال و جواب مہیا شد ۱۲۔

امنوا ۔ ایمان لائے ہیں ۔ بشریٰ ۔ خوشخبری ۔ صالحین ۔ نیکوکار ۔ یحبرون ۔ خوش کیے جائیں گے ۔ تقشعر ۔ کانپ اٹھتے ہیں ۔ جلود ۔ جلد ۔ تلین ۔ نرم ہوتے ہیں ۔ ذکر اللہ ۔ اللہ کا ذکر ۔ یلحدون ۔ کج روی کرتے ہیں ۔ اعملوا ۔ تم عمل کرو ۔ بصیر ۔ دیکھنے والا ۔ یردّ ۔ لوٹایا جاتا ہے ۔ اکنّة ۔ غلاف ۔ وقر ۔ بوجھ ۔ بیننا ۔ ہمارے درمیان ۔ حجاب ۔ پردہ ۔ اعملْ ۔ تو عمل کر ۔ یوحیٰ ۔ وحی کیا جاتا ہے ۔ ویل ۔ ہلاکت ۔ لا یؤتون ۔ نہیں دیتے ۔ زکوٰۃ ۔ پاکیزگی ۔ ممنون ۔ بے غرض ۔ احتساب ۔ حساب ۔ تکذیب ۔ جھٹلانا ۔ ایام ۔ دن ۔ اتینا ۔ ہم نے دیا ۔ رواسی ۔ پہاڑ ۔ شامخات ۔ بلند ۔ فاستقیموا ۔ تم سیدھے رہو ۔ تتنزل ۔ اترتے ہیں ۔ تخافوا ۔ تم خوف نہ کرو ۔ تحزنوا ۔ تم غمگین نہ ہو ۔ ابشروا ۔ تم خوش ہو جاؤ ۔ توعدون ۔ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ نزل ۔ مہمانی ۔ غفور ۔ بخشنے والا ۔ رحیم ۔ رحم کرنے والا ۔ استقاموا ۔ وہ ثابت قدم رہے ۔ تتنزل ۔ اترتے ہیں ۔ تحزنوا ۔ تم غمگین ہو ۔ ابشروا ۔ تم خوش ہو جاؤ ۔ توعدون ۔ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ اولیٰؤکم ۔ تمہارے دوست ہیں ۔ تشتهي ۔ تمنا کرتے ہو ۔ تدّعون ۔ تم مانگتے ہو ۔ نزلا ۔ مہمانی ۔ غفور ۔ بخشنے والا ۔ رحیم ۔ رحم کرنے والا ۔ احسن ۔ اچھا ۔ قولا ۔ بات ۔ دعا ۔ بلایا ۔ صالحا ۔ نیک عمل ۔ لا تستوي ۔ برابر نہیں ہوتی ۔ ادفع ۔ تو دور کر ۔ ولي ۔ دوست ۔ یلقّٰها ۔ نہیں ملتی ۔ حظّ ۔ نصیب ۔ ینزغنّك ۔ تجھے اکساتا ہے ۔ نزغ ۔ اکسانا ۔ استعذ ۔ پناہ مانگ ۔ یصدّون ۔ روکتے ہیں ۔ اهتزّت ۔ وہ ابھری ۔ ربت ۔ پھولی ۔ یلحدون ۔ کج روی کرتے ہیں ۔ اعملوا ۔ تم عمل کرو ۔ بصیر ۔ دیکھنے والا ۔ یردّ ۔ لوٹایا جاتا ہے ۔ اکنّة ۔ غلاف ۔ وقر ۔ بوجھ ۔ بیننا ۔ ہمارے درمیان ۔ حجاب ۔ پردہ ۔ اعملْ ۔ تو عمل کر ۔ یوحیٰ ۔ وحی کیا جاتا ہے ۔ ویل ۔ ہلاکت ۔ لا یؤتون ۔ نہیں دیتے ۔ زکوٰۃ ۔ پاکیزگی ۔ ممنون ۔ بے غرض ۔ احتساب ۔ حساب ۔ تکذیب ۔ جھٹلانا ۔ ایام ۔ دن ۔ اتینا ۔ ہم نے دیا ۔ رواسی ۔ پہاڑ ۔ شامخات ۔ بلند ۔ فاستقیموا ۔ تم سیدھے رہو ۔ تتنزل ۔ اترتے ہیں ۔ تخافوا ۔ تم خوف نہ کرو ۔ تحزنوا ۔ تم غمگین نہ ہو ۔ ابشروا ۔ تم خوش ہو جاؤ ۔ توعدون ۔ تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ۔ اولیٰؤکم ۔ تمہارے دوست ہیں ۔ تشتهي ۔ تمنا کرتے ہو ۔ تدّعون ۔ تم مانگتے ہو ۔ نزلا ۔ مہمانی ۔ غفور ۔ بخشنے والا ۔ رحیم ۔ رحم کرنے والا ۔ احسن ۔ اچھا ۔ قولا ۔ بات ۔ دعا ۔ بلایا ۔ صالحا ۔ نیک عمل ۔ لا تستوي ۔ برابر نہیں ہوتی ۔ ادفع ۔ تو دور کر ۔ ولي ۔ دوست ۔ یلقّٰها ۔ نہیں ملتی ۔ حظّ ۔ نصیب ۔ ینزغنّك ۔ تجھے اکساتا ہے ۔ نزغ ۔ اکسانا ۔ استعذ ۔ پناہ مانگ ۔ یصدّون ۔ روکتے ہیں ۔ اهتزّت ۔ وہ ابھری ۔ ربت ۔ پھولی ۔ یلحدون ۔ کج روی کرتے ہیں ۔

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝٦ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝٧ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٨ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝١١ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝١٢ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝١٣ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝١٤ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝١٥ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۝١٦ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٧ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝١٨ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝١٩ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٠ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٢١ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝٢٢ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝٢٣ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۝٢٤ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝٢٥ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝٢٦ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٧ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝٢٨ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝٢٩ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝٣٠ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝٣٢ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٣٣ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝٣٤ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝٣٥ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٣٦ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝٣٧ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝٣٨ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٣٩ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝٤٠ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝٤١ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝٤٢ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝٤٣ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝٤٤ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝٤٥ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝٤٦ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي ۖ قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝٤٧ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝٤٨ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝٤٩ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝٥٠ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝٥١ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝٥٢ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٥٣ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝٥٤

فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۝٦ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۝٧ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝٨ قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝٩ وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝١٠ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝١١ فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝١٢ فَإِنْ أَعْرَضُوا فَقُلْ أَنذَرْتُكُمْ صَاعِقَةً مِّثْلَ صَاعِقَةِ عَادٍ وَثَمُودَ ۝١٣ إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۝١٤ فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝١٥ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ۝١٦ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝١٧ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝١٨ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ۝١٩ حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٠ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝٢١ وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَن يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ۝٢٢ وَذَٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ ۝٢٣ فَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ۝٢٤ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ۝٢٥ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَٰذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوْا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ ۝٢٦ فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٢٧ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ۖ جَزَاءً بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۝٢٨ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا اللَّذَيْنِ أَضَلَّانَا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۝٢٩ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝٣٠ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝٣١ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝٣٢ وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝٣٣ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝٣٤ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ۝٣٥ وَإِمَّا يَنزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝٣٦ وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝٣٧ فَإِنِ اسْتَكْبَرُوا فَالَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ يُسَبِّحُونَ لَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝٣٨ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ۚ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۚ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝٣٩ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۗ أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ ۖ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝٤٠ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ ۝٤١ لَّا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۖ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ۝٤٢ مَّا يُقَالُ لَكَ إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ لِلرُّسُلِ مِن قَبْلِكَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ وَذُو عِقَابٍ أَلِيمٍ ۝٤٣ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا لَّقَالُوا لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ ۖ أَأَعْجَمِيٌّ وَعَرَبِيٌّ ۗ قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۖ وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ فِي آذَانِهِمْ وَقْرٌ وَهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۚ أُولَٰئِكَ يُنَادَوْنَ مِن مَّكَانٍ بَعِيدٍ ۝٤٤ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ فَاخْتُلِفَ فِيهِ ۗ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِن رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ وَإِنَّهُمْ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيبٍ ۝٤٥ مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ۝٤٦ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَمَا تَخْرُجُ مِن ثَمَرَاتٍ مِّنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنثَىٰ وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ ۚ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ أَيْنَ شُرَكَائِي ۖ قَالُوا آذَنَّاكَ مَا مِنَّا مِن شَهِيدٍ ۝٤٧ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَدْعُونَ مِن قَبْلُ وَظَنُّوا مَا لَهُم مِّن مَّحِيصٍ ۝٤٨ لَّا يَسْأَمُ الْإِنسَانُ مِن دُعَاءِ الْخَيْرِ وَإِن مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوسٌ قَنُوطٌ ۝٤٩ وَلَئِنْ أَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِن بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُولَنَّ هَٰذَا لِي وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِن رُّجِعْتُ إِلَىٰ رَبِّي إِنَّ لِي عِندَهُ لَلْحُسْنَىٰ ۚ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِمَا عَمِلُوا وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۝٥٠ وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَىٰ بِجَانِبِهِ ۖ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ ۝٥١ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللَّهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝٥٢ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝٥٣ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝٥٤

۵۳ ۱ فاستقیموا الیہ ۔ پس اس کی طرف سیدھے رہو ۔ یعنی اس کی طرف توجہ کرو اور اس کی عبادت میں ثابت قدم رہو ۔ ۲ واستغفروہ ۔ اور اس سے بخشش مانگو ۔ یعنی اپنے گناہوں کی معافی چاہو ۔ ۳ ویل ۔ ہلاکت ۔ ۴ للمشرکین ۔ مشرکوں کے لیے ۔ ۵ الذین لا یؤتون الزکوٰۃ ۔ جو زکوٰۃ نہیں دیتے ۔ ۶ وھم بالاٰخرۃ ھم کافرون ۔ اور وہ آخر

یطلب منہ عمران یبصر ربہ حیا النبوۃ لغرات (۱۱۱) (مظہری ج ۱۰ ص ۳۱۷)

شان نزول: المصدر ب۔ المغرب۔ الوجیہ۔ نار تلوجہ ہے۔ اور یہ اجمالی عقلی دلیل ہے اور دلیل تمام پر منفرع ہے جب زمین و آسمان کی پیدائش ثابت اللہ تعالیٰ ہی کے مخصوص ہے تو لازماً صفات کمال سازی کا مالک بھی وہی ہے، الوہیت اور ربوبیت کا استحقاق وہی ہے اور سب کا پروردگار وہی ہے، عبادت کا مستحق بھی وہی ہے، خدائی حکومت اور فرمان کا بھی وہی مستحق ہے اس میں کوئی اس کا شریک و سہیم نہیں۔ تو اسب پر غالب ہے اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

سُورۂ جاثیہ کی خصوصیات

اور

اسمیں آیات توحید

۱۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ ـــــ تا ـــــ اَنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ (۴۶) نفی شرک فی الصفت

۲۔ اَللّٰهُ الَّذِيْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ ـــــ ۲ ـــــ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (۱۲) نفی شرک فی التصرف

۳۔ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (۲۷) نفی شرک فی الصفت۔

۴۔ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ ـــــ ۲ ـــــ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ (۳۷) نفی شرک فی الصفت و اثبات تمام صفات کمال و سازی برائے اللہ تعالیٰ۔

سورۃ الاحقاف

ربط سورہ جاثیہ میں بیان توحید و رسالت و معاد پر جو دلائل مذکور ہوئے اور ہماری طرف سے ان کا جو جواب دیا گیا اس کو سننے کے بعد بھی اگر کفار اپنے کفر و عناد پر جمے رہیں تو ظاہر ہے کہ ان کے لئے اس سے زیادہ واضح اور روشن دلائل کا سامنے آنا ممکن نہیں، اگر ضد اور ہٹ دھرمی کا کوئی علاج ہے تو یہ کہ ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا جائے، اس لئے اس سورت میں ان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔

خلاصہ اس سورت میں بھی توحید و رسالت و معاد کے دلائل اور ان کے جوابات مذکور ہیں، اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے انکار پر عذاب الٰہی سے ڈرایا گیا ہے۔

تفسیر

حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ ۔ الخ۔ توحید و رسالت پر یہ کتاب اللہ رب العالمین بادشاہ کا بھیجا ہوا ہے، اسی نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو پیدا کیا ہے، کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اور اس کی صفات کاملہ کی روشن دلیل ہے، وہ ان سب کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے جو مخلوق کی صفات ہیں، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اس کا وجود اس کی ہستی پر دلیل ہے، لیکن اس کے باوجود کفار و مشرکین اس کی توحید اور اس کی کتاب کے منکر ہیں، اس لئے ان کے سامنے اس کی توحید و رسالت کے دلائل پیش کرنے ضروری ہیں، اس سورت میں مشرکین کے اس باطل عقیدہ کا رد کیا گیا ہے کہ غیر اللہ کی الوہیت اور پکار کے لائق ہونے پر کوئی عقلی یا نقلی دلیل پیش کریں، جس کو انہوں نے اللہ کے سوا پکارنے کا دعویٰ کیا ہے کہ اس چیز کو خلق میں اللہ کا کوئی دخل ہے یا اس کو اللہ کی طرف سے کوئی علم دیا گیا ہے، اور اگر ان کے پاس ان دونوں میں سے کوئی بات نہیں تو پھر ان کو کیسے حق پہنچتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں، اور جو لوگ ان کی پکار سے بے خبر ہیں اور قیامت تک بے خبر رہیں گے ان سے بڑھ کر گمراہ کون ہو سکتا ہے، وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ الخ، یہ بت جن کو تم پکارتے ہو اور جن کی عبادت کرتے ہو، ان کی حالت یہ ہے کہ ان کو تمہاری پکار کی خبر ہی نہیں، اور اگر ان کو خبر ہو بھی تو تمہاری پکار کا جواب دینے پر قادر نہیں، اور قیامت کے دن تو یہ بت ان کی عبادت کا صاف انکار کر دیں گے، وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ الخ، اور جب قیامت کے دن لوگ جمع کئے جائیں گے تو یہ بت ان کے دشمن ہو جائیں گے، اور ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے، وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا الخ، جب ان کفار کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو جادو بتاتے ہیں، اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ الخ، یہ زبردست انکار ہے کہ کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے، قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ الخ، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر میں نے قرآن کو خود گھڑ لیا ہے تو پھر تم اللہ کی گرفت سے نہیں بچا سکتے، قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا الخ، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا رسول نہیں ہوں، اور نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوگا، میں تو صرف اس وحی کا اتباع کرتا ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے، اور میرا کام صرف یہ ہے کہ میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا بن کر آیا ہوں، قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ الخ، آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس کا انکار کر دو، اور بنی اسرائیل کا ایک گواہ اس کی مثل کتاب پر گواہی دے چکا ہو اور وہ ایمان لے آیا ہو اور تم تکبر کرتے رہو تو کیا تم ظالم نہیں ہو گے، وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ، یہ کافر مسلمانوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ اگر قرآن اچھی چیز ہوتا تو یہ لوگ اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے، اور جب انہوں نے قرآن سے ہدایت حاصل نہیں کی تو اب کہیں گے کہ یہ پرانا جھوٹ ہے، حالانکہ اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کی کتاب توراۃ ان کے سامنے رہنما اور رحمت کی حیثیت سے موجود تھی، اور یہ قرآن اس کتاب کی تصدیق کرنے والا ہے، جو عربی زبان میں ہے تاکہ یہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوکاروں کو خوشخبری سنائے، اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ الخ، جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر اس پر قائم رہے ان پر نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے، اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ الخ، یہ لوگ جنتی ہیں، اور اپنے اعمال کی جزا میں ہمیشہ جنت میں رہیں گے، وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ الخ، ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا ہے، اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے حمل میں رکھا اور تکلیف سے اس کو جنا، اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی پوری طاقت کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہنے لگا کہ اے میرے رب مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے، اور میں ایسا نیک عمل کروں جس سے تو خوش ہو جائے، اور میری اولاد کو بھی نیک بنا دے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں، اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ الخ، یہ لوگ ہیں جن کے نیک اعمال کو ہم قبول کرتے ہیں اور ان کے برے اعمال سے درگزر کرتے ہیں، یہ جنتی لوگوں میں ہوں گے، وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ، یہ سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا جاتا تھا، وَالَّذِیْ قَالَ لِوَالِدَیْهِ الخ، اور جو شخص اپنے ماں باپ سے کہے کہ تم پر افسوس ہے کیا تم مجھ کو یہ خبر دیتے ہو کہ میں قبر سے نکالا جاؤں گا، حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکی ہیں، اور ان میں سے کوئی واپس نہیں آیا، تو ماں باپ اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ تجھ پر افسوس ہے تو ایمان لے آ، بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ حَقَّ عَلَیْهِمُ الخ، یہ وہ لوگ ہیں جن پر عذاب کا فیصلہ ہو چکا ہے، جو جن و انس کی امتوں میں سے ان سے پہلے گزر چکی ہیں، بیشک یہ لوگ خسارہ میں رہنے والے ہیں، وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا الخ، اور ہر ایک کے لئے اس کے اعمال کے مطابق درجات ہیں، اور تاکہ اللہ ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے، اور ان پر ظلم نہ ہو، وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ، اور جس دن کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی دنیا کی زندگی میں اپنے مزے اڑا چکے، اور تم نے دنیا میں بہت سے مزے لوٹ لئے، سو آج تم کو ذلت کے عذاب کی سزا دی جائے گی، اس لئے کہ تم زمین میں ناحق تکبر کرتے تھے، اور تم نافرمانی کرتے تھے، وَاذْکُرْ اَخَا عَادٍ الخ، اور عاد کے بھائی (ہود علیہ السلام) کا ذکر کیجئے، جب کہ انہوں نے اپنی قوم کو احقاف میں ڈرایا، اور ان سے پہلے اور ان کے بعد بہت سے ڈرانے والے پیغمبر آ چکے تھے، انہوں نے کہا کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرو، مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے، قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا الخ، انہوں نے کہا کہ کیا تم ہمارے پاس اس لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دو، سو اگر تم سچے ہو تو جس عذاب کا تم ہم سے وعدہ کرتے ہو اس کو لے آؤ، قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ الخ، ہود علیہ السلام نے کہا کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو صرف اللہ کا پیغام تم کو پہنچاتا ہوں، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم بالکل جاہل لوگ ہو، فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا الخ، پھر جب انہوں نے عذاب کو بادل کی طرح آسمان پر چھایا ہوا دیکھا، جو ان کی وادیوں کی طرف آ رہا تھا، تو کہنے لگے کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا، بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی مچا رہے تھے، یہ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے، تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍ الخ، جو ہر چیز کو اللہ کے حکم سے تباہ کر دے گی، پھر ایسا ہوا کہ ان کے گھروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا تھا، ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں، وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِیْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ الخ، اور ہم نے ان کو ایسی قوت دی تھی جو تم کو نہیں دی، اور ہم نے ان کو کان اور آنکھیں اور دل دیئے تھے، سو ان کے کان اور آنکھیں اور دل ان کے کچھ کام نہ آئے، جب کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے، اور جس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس نے ان کو گھیر لیا، وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا حَوْلَكُمْ الخ، اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو ہلاک کر دیا، اور ہم نے طرح طرح سے دلائل بیان کئے تاکہ وہ لوگ باز آ جائیں، فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا الخ، پھر ان کے وہ معبود جن کو انہوں نے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے اپنا معبود بنا رکھا تھا ان کی مدد کو کیوں نہ آئے، بلکہ وہ تو ان سے گم ہو گئے، اور یہ ان کا جھوٹ اور ان کا افترا تھا، وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا الخ، اور جب ہم نے جنوں کی ایک جماعت کو آپ کی طرف متوجہ کیا کہ وہ قرآن کو سنیں، سو جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپس میں کہنے لگے کہ چپ ہو جاؤ، پھر جب قرآن پڑھا جا چکا تو وہ اپنی قوم کے پاس واپس گئے، تو ڈرانے والے بن کر گئے، قَالُوْا یٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا الخ، انہوں نے کہا کہ اے ہماری قوم ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد اتاری گئی ہے، جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، حق اور سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتی ہے، یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ الخ، اے ہماری قوم اللہ کی طرف بلانے والے کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ، اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے پناہ دے گا، وَمَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰہِ الخ، اور جو شخص اللہ کی طرف بلانے والے کی بات نہ مانے گا تو وہ زمین میں اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا، اور اللہ کے سوا اس کا کوئی حمایتی نہیں ہوگا، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں، اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰہَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ الخ، کیا ان لوگوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں، وہ اس پر قادر ہے کہ مردوں کو زندہ کر دے، کیوں نہیں، بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے، وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ، اور جس دن کافر لوگ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے، وہ کہیں گے کہ ہاں ہمارے رب کی قسم یہ حقیقت ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو اپنے کفر کے بدلہ عذاب کا مزہ چکھو، فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ الخ، پس آپ صبر کیجئے جیسا کہ اولوالعزم پیغمبروں نے صبر کیا تھا، اور ان کے لئے جلدی نہ کیجئے، جس دن یہ لوگ اس عذاب کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے، یہ پہنچا دینا ہے، پس ہلاک ہوں گے وہی لوگ جو نافرمانی کرنے والے ہیں۔

معبودوں نے ان کی کوئی مدد کی۔ ۱۱۔ بل ضلوا عنھم وما کانوا یفترون ۲۰ ۴۸ یہ سوت کلام کی بحث ختم ہے۔ ہم نے سکے گزشتہ واضح بیان سے کہ مشرکین کو جانک کیا مثلاً قوم عاد، قوم ثمود اور اصحاب حجر کی بستیاں، جب ان قوموں پر ہمارا عذاب آیا تو مومن معبودوں کو اٹھوں نے کارساز اور مشکلات دافع سمجھ رکھا تھا ان میں سے کوئی بھی ان کی مدد کو نہ پہنچا اور کسی نے بھی ان کو خدا کے عذاب سے نہ بچایا۔ ۱۲ اذ صرفنا الیک ۔۔۔ ۲۹ اولئک فی ضلل مبین ۲۰ یہ جنوں کا قصہ مفصل نقل و اصل ہے۔ آیات ۔ جنات کو دیکھ کر وہ بھی کلام الٰہی سن کر نہ صرف خود اس پر ایمان لے آئے بلکہ واپس جا کر اپنی قوم کو بھی دعوت دینے لگے۔ ۱۲ سبحی اللہ کی اس آخری کتاب پر ایمان لے آؤ۔ ۱۲ اولم یروا ان اللہ ۔۔۔ الآیۃ ۔ یہ چھ آیات عقلی دلیل ہے جس ذات نے زمین و آسمان ایسی بڑی چیزوں کو پیدا فرمایا ہے کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں، وہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ ۱۲ ویوم یعرض ۔۔۔ الآیۃ ۔ یہ آخری استدلال ہے کہ کافر جب عذاب دوزخ کا مشاہدہ کریں گے تو اس وقت ان کو معلوم ہوگا کہ دنیا میں ہم نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تھی۔ آپ ایسا ہی اولوالعزم پیغمبر بنیں جیسے حضرت نوح علیہ السلام کی طرح صبر و تحمل سے کام لیں اور مخالفین کے لئے جلدی عذاب نہ مانگیں۔ ہمارا عذاب ضرور آئے گا جب وہ عذاب میں مبتلا ہوں گے تو انھیں اپنی زندگی کی ساری خوشحالی اور عزتیں بھول جائیں گی ۱۲ تنزیل الکتاب ۔۔۔ الآیۃ ۔ یہ تمہید ہے ترتیب ہے ۔ تنزیل الکتاب مبتدا اور من اللہ العزیز الحکیم خبر ہے۔ یعنی اس کتاب عزت و حکمت کے مالک شہنشاہ کی طرف سے ہے جس کا کوئی مقابل اور کوئی ناصح حکمت سے خالی نہیں اس نے اسے اتارا اور اس پر عمل کرنا ۱۲ ۔ خلق السموات ۔۔۔ الآیۃ ۔ یہ توحید پر مشتمل دلیل ہے۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان ساری مخلوق کو ہم نے برحق پیدا کیا ہے بیکار پیدا نہیں کیا ہم ہر چیز کو اظہار حق، توحید، اپنے پیدا کرنے سے کیونکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اس کی قدرت کاملہ، حکمت بالغہ اور اسکی صفت کاریگری پر دلالت کرتا ہے۔ ۱۲ بالحق ۔ ھو الدلالۃ علی وجود الصفات کمالہ و ابتناء افعالہ علی حکم بالغۃ (روح ج ۲۶ ص ۴) اس کائنات کی ہر چیز کی ایک انتہا ہے یہ کائنات اظہار حق کے لئے سجائی ہے اور عبرت دلانے کے لئے پیدا کی گئی ہے اور اس لئے ختم ہونا ہے اسے ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے پیدا نہیں کیا گیا۔ اس میں ہود کے قول لولا اھود ما خلقت السموات والارض اور انصاری کے قول لولا نصبی ما خلقت السموات والارض کا بھی رد ہے نیز مشرکین کی خود ساختہ حدیث لولا علی لما خلقت السموات اور موضوع حدیث لولاک لما خلقت الافلاک بھی اس آیت کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو اظہار حق کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی اگر توجیہ کی جائے گی مگر اچھا تو نہیں جانا کہ آپ پر آخری کتاب نازل کر کے آپ کے ذریعے توحید کی تکمیل اور تمام ادیان باطلہ پر دین حق کا اظہار مقصود نہ ہوتا تو میں کچھ بھی پیدا نہ کرتا۔ توحید ثابت ہوتا۔ لیکن یہ الفاظ ہرگز ایسے حال موضوع ہیں۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ فی المعارف الوجہ قدس سرہ الماجد ہیں کذوا الیہ ہو ہے لیکن کفار اس کائنات میں غور نہیں کرتے اور اس عالم کے فنا کے بعد آئندہ قیامت میں جسے ان کو لوٹایا جائے گا اس سے اعراض کرتے ہیں ۱۲ قل ارءیتم ۔۔۔ الآیۃ ۔ اس آیت میں مشرکین سے دو ٹوک دلیلوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مشرکین تم اللہ کے سوا جن کو پکارتے

سَوَاۤءٍ اِنۡ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ بِضُرٍّ ہَلۡ ہُنَّ کٰشِفٰتُ ضُرِّہٖۤ اَوۡ اَرَادَنِیۡ بِرَحۡمَۃٍ ہَلۡ ہُنَّ مُمۡسِکٰتُ رَحۡمَتِہٖ ؕ قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ ؕ عَلَیۡہِ یَتَوَکَّلُ الۡمُتَوَکِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾

مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا عَمَّاۤ اُنۡذِرُوۡا مُعۡرِضُوۡنَ ﴿۳﴾ قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ مَّا تَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ ؕ اَرُوۡنِیۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَہُمۡ شِرۡکٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ ائۡتُوۡنِیۡ بِکِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ ہٰذَاۤ اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۴﴾ وَ مَنۡ اَضَلُّ مِمَّنۡ یَّدۡعُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مَنۡ لَّا یَسۡتَجِیۡبُ لَہٗۤ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ وَ ہُمۡ عَنۡ دُعَآئِہِمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۵﴾

إِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
جب جمع کیے جائیں لوگ وہ ہوں گے ان کے دشمن اور ان کی عبادت سے
كٰفِرِينَ ۝ وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِينَ
منکر اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری آیتیں کھلی کھلی کہیں
كَفَرُوا لِلْحَقِّ لَمَّا جَاءَهُمْ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ أَمْ
منکر حق کو جب آیا ان کے پاس یہ جادو ہے صریح کیا
يَقُولُونَ افْتَرٰىهُ قُلْ إِنِ افْتَرَيْتُهُ فَلَا تَمْلِكُونَ
کہتے ہیں اس نے بنا لیا کہہ اگر میں نے بنا لیا ہو تو تم کو اختیار نہیں
لِي مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا هُوَ أَعْلَمُ بِمَا تُفِيضُونَ فِيهِ
میرے واسطے اللہ سے کچھ وہ خوب جانتا ہے جو تم باتیں بناتے ہو اس میں
كَفٰى بِهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝
کافی ہے وہ گواہ میرے اور تمہارے بیچ اور وہ بخشنے والا ہے مہربان
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَا أَدْرِي مَا
کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا اور میں نہیں جانتا
يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحٰى إِلَيَّ وَمَا
کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو حکم آتا ہے مجھ کو اور
أَنَا إِلَّا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ
میں تو نہیں مگر ڈر سنانے والا صاف کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہو
عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِي
اللہ کے پاس اور تم نے اس کو نہ مانا اور گواہی دی ایک گواہ
إِسْرَاءِيلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللّٰهَ

ع ۴

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ
نہیں راہ دیتا لوگوں کو بے انصاف اور کہا منکروں نے ایمان والوں کو

دلیل بکم لا تقلدنا ولا تعتقدنا علی ذلک (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۲۰)

ع ۵ ومن اضل۔ یہ سابقہ آیت میں مذکور مطالبہ پورا کرنے میں ناکامی کی ٹھوس اور تھوپے جب کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ ثابت نہیں کر سکتیں کہ مشرکین اللہ کے ساجھی بنتے ہیں، وہ پکارنے سننے اور حاجات برآری کر سکتے ہیں، تو اس سے بڑھ کر گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ شخص جسے یہ بھی علم ہے کہ اللہ کے سوا جن بیسیوں کو وہ پکار رہا ہے وہ تو اسے تب بھی اس کی حاجت براری نہ کر سکیں، بلکہ اسکی دعا اور پکار سے سراسر بے خبر ہیں، پھر بھی وہ انہی کو (الاحقاف ۵ ص) الآیۃ۔ پکارتے رہیں۔ ان کی پکار سے بے خبر معبودوں کو بے خبری اور ان کی جہالت پر دلیل بنانا عقل کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ قیامت کے دن یہ معبود حشر میں جب سب لوگ جمع ہوں گے تو ان عقیدتمندوں کا انکار کر دیں گے، پکارنے والوں کو دیکھ کر بے خبر ہونے کا اعلان کریں گے، جیسا کہ میں قالیں تبرأنا الیک ما کانوا ایانا یعبدون (القصص ج ۲۰ ص ۲۰) اور شاہد منہم (ہود ع ۱۰ ص ۱۰) فکفی باللہ شہیدا بیننا وبینکم ان کنا عن عبادتکم لغفلین (یونس ع ۳ ص ۳) ۲۔ یوم یحشرھم جمیعا ثم یقول للملئکۃ اھؤلاء ایاکم کانوا یعبدون (سبا ع ۶ ص ۶) قالوا سبحنک انت ولینا من دونھم بل کانوا یعبدون الجن اکثرھم بھم مؤمنون (سبا ع ۱ ص ۱) ۳۔ ان تدعوھم لا یسمعوا دعاءکم ولو سمعوا ما استجابوا لکم ویوم القیمۃ یکفرون بشرککم (فاطر ع ۱ ص ۱) **ع ۵** واذا تتلی الآیۃ یہ شکوی ہے جو مشرکین کو قرآن کی واضح اور روشن آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں جو سراپا حق و صداقت ہیں اور جن کا مشرکین کی سمجھ میں نہ آنا بے بسی سے نہیں، بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی سے ہے، کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہے یعنی وہ آیتوں میں غور و فکر کر کے اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے، بلکہ سنتے ہی بلا تامل محض ضد و عناد سے ان کو جادو کا نام دیتے ہیں۔ الھم لعنتا مستواجبا (جلد علیہ، بل جاء ھم الحق (المؤمنون ع ۵ ص ۵) الی قولہ الی الجحد عنادا وظلما (النمل ع ۷ ص ۷) ام یقولون افتراہ یعنی مشرکین کو پہلے سے بھی شنیع قول کرتے ہیں یعنی یہ جادو کی نہیں، بلکہ یہ خدا کی ذات پر افترا ہے۔ اس میں محمد اصلی اللہ علیہ وسلم اسے خدا کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتا ہے جو اس نے نہیں فرمائیں۔ العیاذ باللہ۔ قل ان افتریتہ الخ یہ اس شبہ کے جواب ہے اور خدا دلیل ہی کی طرف اشارہ ہے یعنی میں جو کچھ کہتا ہوں یقیناً اس سے بہتر میں بلکہ دنیا سے کہتا ہوں۔ اگر

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝١٠ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
نہیں ہدایت دیتا گروہ ظالموں کو اور کہا کافروں نے
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَّا سَبَقُوْنَآ اِلَيْهِ ۭ وَاِذْ
ایمان والوں کو اگر ہوتا کچھ بھلا نہ ہوتے یہ لوگ آگے ہم سے اس کی طرف اور جب
لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ۝١١ وَمِنْ
راہ نہیں پاتے اس سے تو کہیں گے یہ پرانا جھوٹ ہے اور
قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ
پہلے اس سے کتاب تھی موسیٰ کی راہ اور رحمت اور یہ کتاب
مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۠ وَ
سچا کرنے والی ہے زبان عربی میں کہ ڈر سنائے ظالموں کو اور
بُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۝١٢ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ
خوشخبری ہے نیکوکاروں کو بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر
اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝١٣
سیدھے چلے ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے
اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا
یہ لوگ بہشتی ہیں رہیں گے اس میں ہمیشہ بدلہ ان کے کاموں کا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝١٤ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ
جو کرتے تھے اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ
اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَ
سے بھلائی کرنے کی اس کی ماں نے اٹھایا اس کو تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور
حَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ
اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے ہیں یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی

سے عبادت میں مساوی اور نہیں کہہ سکتا وہ مدینہ میں اسلام لائے تھے اور یہ سورت مکی ہے، بلکہ اس سے مراد تو ابوبکر صدیقہ ہے جو اپنے مکلف ہی میں مسلمان ہو گئیں اگلا باوجود بھی مراد ہے تو سکتے میں کسی عام کو یا اور آپ پر ایمان لے آیا تھا۔ حسین جمہور مفسرین کے نزدیک شاذ ہے مراد عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں

ہیں اور یہ آیت مدنی ہے اگر یہ باقی تمام سورت مکی ہے (روح، قرطبی، ابن کثیر، مدارک وغیرہ) یعنی یہ بتاؤ اگر قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور پھر بھی تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا عالم بھی اس کی سچائی کی گواہی دے چکا تھا اور اس پر ایمان بھی لے آیا، ایسی حالت میں تم ایمان لانے سے

وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّيْ تُبْتُ
اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ
نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ
فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا
يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ
اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ
وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

اعتذار پیش کرتے، جو خود ہی ستائش کا مستحق ہے بڑا کہ اگر ان میں کچھ کجی ہوتی تو تم اس ضد و عناد کی وجہ سے انکار کرتے ہو اور ایسے ظالموں اور بے انصافوں کو اللہ تعالیٰ قبول ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ ۱۲ منہ وقال الذین ۔۔۔ بھی شکوئی ہے۔ قال الذین آمنوا ای فی شانھم وایاھم اس سے معلوم ہوا کہ اصل ایمان کے ساتھ کرامتیں اور کرامات کا ظہور بھی ہوتا ہے۔ (منہ)

۱۱۳۴ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۭ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ مِنْ قَبْلِيْ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ڰ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ

موضح قرآن ف پہلے میں رہنا اور دودھ چھوٹنا نہیں جیسے میں بڑا اس قدر قوی ہو تو کیس جیسے میں دودھ چھوٹا ہے۔ اور ماں جیسے میں عمل کے درخت کسی حال کا بیان نہیں حتیٰ کہ ماں باپ کے حق میں دعا نہیں کی۔ صدق اگر چالیس برس کی عمر میں مسلمان ہوئے اور ان کے ماں باپ بھی مسلمان ہوئے، یہ بات اور کسی صحابی کو میسر نہیں ہوئی۔ لیکن باپ اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تو یہ احوال فرعی ہے یعنی سعادتمند لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ یہ سکا حال ہے ان کو اور ماں باپ کو اور ماں باپ سمجھاتے ہیں ایمان کی بات وہ نہیں سمجھتا۔

فتح الرحمٰن ف یعنی از قرار ۱۲ ف۲ یعنی جیسے از ایشان باز نمانده نشده ۱۲۔

عذاب سے ڈراتا اور ایمان والوں کو جنت کی خوش خبری دیتا ہے۔ ﴿۱۳﴾ ان الذین۔ تا۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ اور بندگی بھر اس پر قائم رہے اور اس کے عمل تقاضے پورے کرتے رہے قیامت کے ان دو ہولناک کے ہوت و ہراس اور ہائے وہ سے محفوظ رہیں گے۔ ان کا ٹھکانہ جنت میں ہوگا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ انعام و اکرام انھیں ایمان و عمل کی جزا کے طور پر حاصل ہو گا ﴿۱۴﴾ ووصینا الانسان۔ یہ بھی بشارت اخرویہ میں داخل ہے۔ انسان پر اپنے ماں باپ کا کیا حق ہے۔ اگر کوئی شخص والدین کے کہنے پر توحید میں

مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ﴿١٨﴾
پہلے کے اور آدمیوں جنوں میں سے ہلاک ہونے والے تھے بیشک وہ

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَهُمْ
اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے اور تاکہ پورا پورا بدلہ دے ان کے کاموں کا اور وہ

لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ
ظلم نہ کئے جائیں گے اور جس دن کافر پیش کئے جائیں گے دوزخ پر

أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَاسْتَمْتَعْتُم
تم نے اپنی پاکیزہ چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں لے لیں اور ان سے فائدہ اٹھا لیا

بِهَا ۖ فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُونِ بِمَا كُنتُمْ
پس آج تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا بسبب اس کے

تَسْتَكْبِرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنتُمْ
کہ تم تکبر کرتے تھے زمین میں ناحق اور بسبب اس کے

تَفْسُقُونَ ﴿٢٠﴾ وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ ۖ إِذْ أَنذَرَ قَوْمَهُ
کہ تم نافرمانی کرتے تھے اور یاد کرو بھائی عاد کے جبکہ

بِالْأَحْقَافِ وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَ
ڈرایا اس نے اپنی قوم کو احقاف میں اور بیشک گزر چکے ڈر سنانے والے اس کے

مِنْ خَلْفِهِ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ
پیچھے اور اس کے بعد بھی کہ نہ عبادت کرو تم کسی کی سوائے اللہ کے بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوا أَجِئْتَنَا لِتَأْفِكَنَا عَنْ
بڑے دن کے عذاب سے وہ بولے کیا تو آیا ہے ہمارے پاس کہ ہم کو پھیر دے

آلِهَتِنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٢﴾
ہمارے معبودوں سے پس لے آ ہمارے پاس جس کا تو ہم سے وعدہ کرتا ہے اگر تو سچوں میں سے ہے

ہلکہ بیس برس کی عمر میں بھی شرک سے توبہ کر کے توحید کو قبول کرلے تو بھی اس کی توبہ قبول ہو گی اور وہ اہل جنت میں شامل ہو جائے گا۔ انسان کو محبت والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا اور محبت والدہ کا تو بہت ہی زیادہ حق ہے۔ کیونکہ وہ ایام حمل میں بچے کی وجہ سے بہت تکلیف اٹھاتی ہے۔ پھر پیدائش کے وقت بھی مشقت برداشت کرتی ہے اور پھر اس کے بعد ڈھائی سال تک اسے دودھ پلاتی اور اسے پالنے میں مصروف رہتی ہے۔ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور یہ الحمل بالاکثر (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۰۰) امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک حمل کی اصطلاحی معنی مراد ہے۔ اور تیس ماہ میں اقل مدت حمل چھ ماہ اور اکثر مدت رضاع دو سال کا ذکر ہے۔ (ابن کثیر) اس کی بنا ایک خبر واحد پر ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اور بعض کے نزدیک جہاں حمل اور رضاع دونوں کی مدت تیس تیس ماہ مراد ہے جو اکثر مشاہدہ ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول راجح ہے۔ جب وہ اس سال اس کے بعد تندرو ہا جہانتک کہ جوانی کو پہنچ کر چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا تو اب اللہ تعالیٰ سے یوں دعا مانگتا ہے کہ اے میرے پروردگار مجھے ہمت دے اور توفیق عطا فرما کہ میں تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائی ہیں اور نیز مجھے توفیق عطا فرما کہ میں نیک کام کروں جن پر تو راضی ہو۔ اور میری اولاد کو نیک اور صالح بنا۔ میں ہمہ تن تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ اولئک الذین۔ تقبل اذا ایسے لوگوں کے نیک اعمال کو ہم قبول کر لیتے ہیں اور ان کے گناہوں سے درگذر فرما کر انہیں اہل جنت میں شامل کر لیتے ہیں۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے جو ان سے کیا

موضح قرآن ۱۴ جنت والے کی کئی اور ہے میں اور دوزخ والے بھی اپنے اپنے اعمال سے ۱۲ جن لوگوں نے آخرت چاہی دنیا چاہی فضلہ دنیا چاہی اللہ کی نعمتیں لا چلا اس دنیا میں عمل بالکل ہے یعنی حضرت ہود علیہ السلام نے ملک کو ڈرایا احقاف ایک جنگل ہے یمن میں اس کے معنی ریت کی تھیں۔

فتح الرحمٰن ۱۴ مرتبہ کہ یہ اس تصریر است حال سعید و شقی یا بس صدق خدا تعالیٰ وعدہ ہائے او بر حق است و ہا نواہی او ہم مطلوبہ منہیہ اور جمیع امور بحق تعالیٰ رجوع میکند و شکی بحیثیت کہ در میان کہ در حقوق والدین و انکار و عداوت سعید منطبق است بر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ و ابوین ایشان نزد اللہ علم۔ واللہ تعالیٰ اعلم بحقائق امورہ۔

عادل ہے۔

۱۴ والدی ذال۔ یہ ترجیح تخویف اخروی ہے کہ تو بیٹے کے قرآن کے بعد والدین کے۔ اس بیٹے کا ذکر ہے جو والدین کے لئے پر ایمان نہیں، نادان اور شرارت کفر پر تو اس سے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے پہلے اس شخص کا ذکر ہے جو والدین کے لئے پر ایمان تھا۔ کہتے ہیں ایک تو وہ ہے جو والدین کے کہنے پر ایمان لے آئے اور ایک وہ ہے جو والدین کی انتہائی کوشش نصیحت کے جواب میں نہایت گستاخانہ طور پر انتہا یہ کہتا ہے کہ تم مجھے کس لئے ڈراتے ہو کیا میں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے قرنوں کے قرن گذر چکے (اور ان میں سے کوئی بھی واپس نہیں آیا) تو ہم کو کیونکر زندہ ہونا چاہیے۔ اللہ۔ ایک طرف گستاخ بیٹے کی معاندانہ گفتگو ہے۔ لیکن دوسری طرف والدین مخاطب ہو کر اس بیٹے کی طرف بلانے اور اللہ سے ڈرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسے ہدایت کی توفیق ہو اور اسے مسلسل ایمان کی دعوت دیتے ہوئے ہیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت ضرور آئے گی لیکن وہ کچھ جانتا ہے کہ یہ وعدۂ قیامت اگلے لوگوں کی خود ساختہ باتوں میں سے ایک بے بنیاد بات کے سوا کوئی حقیقت نہیں

۱۵ اولئک الذین حق۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے کہ ان کو جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا جن و انس کی امتوں اور معاشروں کے ساتھ جو پہلے گذر چکی ہیں۔ یہ لوگ بہت بڑے خسارے میں ہیں (بی اسم ای مم اسم قرطبی، حضرت شیخ قدس سرہ نوٹ نمبر ۱۰ کا متعلق بعد ضلون اللہ رہے۔ اگلے جملے سے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو انس سے خطاب کر کے فرمایا۔ لاملئن جھنم منک وممن تبعک منھم اجمعین (روح)

۱۶ ولکل درجٰت۔ دونوں فریقوں سے متعلق ہے۔ موحنین اور کفار میں سے ہر ایک کے لئے اس کے اعمال نیک اور افعال خیر کے مطابق جزاء اور اس کے متعلقہ درجات و منازل ہوں گے۔ مثلاً اہل جنت میں اعمال حسنہ کی بیشی کے مطابق بلند درجات ہوں گے۔ کما فی الحدیث۔ اہل عذاب بھی مختلف عذاب کی شدت و کمزوری کے مطابق مختلف ہوں گے۔ نعلات درجات اور درکات بین عدل و انصاف ہے کہ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دی جائے۔ اور کسی پر زیادتی نہ ہونے پائے۔ اور نہ کسی کی نیکی ضائع ہو

۱۷ و یوم یعرض۔ آیۃ تخویف۔ اگر دن قیامت کے دن جب کفار دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ تم اپنی دنیا کی زندگی کے تمام لذتوں سے دنیا میں لطف اندوز ہو چکے ہو اور اعمال طیبہ سے خالی ہو کر ان سے پورا پورا فائدہ اٹھا چکے ہو۔ اس لئے اب آخرت میں تم کو اس کے لئے کوئی حصہ و لذت نہیں۔ دنیا میں جب تم نے قوانین حق سے انحراف کیا اور محض بے دین بن کر ظالمانہ زندگی بسر کی تو پھر ہو گا تو یہ کہ تم کو ذلت کا عذاب دیا جائے گا اور خدا کی نافرمانی اور فسق و فجور کی پاداش میں۔ اس سے آج تمہیں الہ عالمین کا بدلہ اتنا آسان اور سہل معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کی شکل میں ہو گا یا نہیں

۱۸ واذکر اخا عاد۔ یہ تیسری تخویل لغوی دلیل ہے اور جو علیہ السلام سے تخویف دنیوی۔ الاحقاف، حقف کی جمع ہے ریت کے ٹیلے جنگ ریت کے ٹیلوں پر سکونت و زیست تھی۔ حضرت ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو توحید کا پیغام پہنچایا اور سمجھایا کہ اللہ کے عذاب سے ڈریں تو ہود سے پہلے اور اس کے بعد بھی بہت سے انبیاء نے اپنی اپنی قوم کو یہی دعوت دی (ان لا تعبدوا الا اللہ) کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ عذاب سے نہ ڈرنا بلکہ وہ اگر توحید کو نہ مانو گے قریب ہے تم پر آ جائے اور تم کو عذاب کا مزہ چکھنا پڑے

۱۹ قالوا اجئتنا۔ قوم کے سرکش افراد نے نہایت معاندانہ جواب دیا کہ کیا تو ہمیں ہمارے معبودوں سے ہٹانے کے لئے آیا ہے؟ ترغیب سے نہ ماننے والوں کو کبھی نہیں چھوڑا جاتا۔ عذاب کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اگر سچا ہے تو لے آ۔ دیکھیں کیا کر سکتا ہے۔ قال انما العلم عند اللہ۔ ہود علیہ السلام نے فرمایا عذاب لانا میرے اختیار میں نہیں۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ عذاب کب آئیگا۔ اسکی آمد کا تعین و وقت اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ البتہ میرا کام یہ ہے کہ میں خدا کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ وہ میں نے پہنچا دیا۔ لیکن تم ایسے نادان ہو کہ اپنی ہی بھلائی کی باتیں کرتے ہو اور مجھ سے ایسے مطالبے کرتے ہو جو سراسر فضول ہیں۔ فتیر، تیرے میں اور تیرے پاس اور فتیرہ میں ہی ضمائر ہیں۔ ان آتاہ ذلک الجھل و سوء ادبہ حتی تقترحون علی ما لیس من وظائف الرسل (من الاتیان بالعذاب الذی ج ۲۶ ص ۲۵)

قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۫ وَاُبَلِّغُكُمْ مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖ
کہا یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اور میں تو جو پیغام دے کر بھیجا گیا ہوں
وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا
لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ نادانی کر رہے ہو پھر جب انہوں نے دیکھا کہ
مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ۭ بَلْ
ان کے میدانوں کی طرف بادل چلا آ رہا ہے
هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ۭ رِيْحٌ فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ
تو وہ وہی ہے جس کے جلد آنے کا تم مطالبہ کر رہے تھے یہ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے
كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا يُرٰٓى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ۭ
ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کر دے گی آخر وہ اس طرح ڈھیر ہو گئے کہ
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ
ہمارا مجرم لوگوں کو بدلہ دینے کا یہی طریقہ ہے ہم نے ان کو اس چیز میں
اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۠
جس میں تم کو اقتدار دیا ہے اس سے بہت زیادہ اقتدار دیا تھا ہم نے ان کو کان دیے تھے آنکھیں دی تھیں اور دل دیے تھے
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ
مگر کان ان کے کچھ کام نہ آئے نہ آنکھیں ان کے کچھ کام آئیں اور نہ دل ان کے کچھ کام آئے
اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور
حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا
آخر کار اسی چیز نے ان کو گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے
مَا حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ
اور ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دی ہیں اور طرح طرح سے نشانیاں بار بار پیش کیں تاکہ وہ باز آ جائیں

ع ۳

قال انما العلم عند اللہ: یہ ان کے اس قول کا جواب ہے کہ اگر یہ عذاب ہے تو کب آئے گا۔ فرمایا کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تو صرف اللہ کا پیغام پہنچانے پر مامور ہوں۔ اس کا علم مجھے نہیں ہے۔ ولکنی اراکم قوما تجہلون: لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم جہالت کی باتیں کر رہے ہو۔ یہ عذاب کو دیکھ کر کہنے لگے۔ یہ بادل ہم پر برسنے والا ہے۔ بل ہو ما استعجلتم بہ: بلکہ یہ وہ عذاب ہے جس کے جلد آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ یہ ایک ہوا تھی جو اس بادل کے ساتھ چل رہی تھی۔ ریح فیہا عذاب الیم: یہ ہوا ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ تدمر کل شیء بامر ربہا: ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے برباد کر دے گی۔ یہ ہوا جس چیز پر چلتی ہے اسے برباد کر دیتی ہے۔ فاصبحوا لا یری الا مساکنہم: آخر وہ اس طرح ڈھیر ہو گئے کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ کذلک نجزی القوم المجرمین: ہمارا مجرم لوگوں کو بدلہ دینے کا یہی طریقہ ہے۔ ولقد مکنہم فیما ان مکنکم فیہ: ہم نے ان کو اس چیز میں اقتدار دیا تھا جس میں تم کو اقتدار دیا ہے۔ اس سے بہت زیادہ اقتدار دیا تھا۔ وجعلنا لہم سمعا وابصارا وافئدۃ: ہم نے ان کو کان دیے تھے آنکھیں دی تھیں اور دل دیے تھے۔ فما اغنی عنہم سمعہم ولا ابصارہم ولا افئدتہم من شیء: مگر کان ان کے کچھ کام نہ آئے نہ آنکھیں ان کے کچھ کام آئیں اور نہ دل ان کے کچھ کام آئے۔ اذ کانوا یجحدون بآیات اللہ: کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ وحاق بہم ما کانوا بہ یستہزءون: آخر کار اسی چیز نے ان کو گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ولقد اہلکنا ما حولکم من القری: ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دی ہیں۔ وصرفنا الآیات لعلہم یرجعون: اور طرح طرح سے نشانیاں بار بار پیش کیں تاکہ وہ باز آ جائیں

ان لوگوں کو ہم جیسی ہی سزا دیا کرتے ہیں۔ قوم ہود پر عذاب جمادات کی صورت میں اس کے آثار نمودار ہوتے ملے اور بادل ان کی وادیوں پر منڈلانے لگے تو وہ بہت خوش ہوتے کہ یہ ہمارے پانی کی ضرورت پوری کرے گا۔ بادل گرجنے لگے اور بجلیاں کوندنے لگیں تو ہود نے کہا کہ یہ بادل ہمارے لئے نہیں ہے بلکہ یہ تو وہ عذاب ہے جس کے جلد آنے کا تم مطالبہ کیا کرتے تھے۔ یہ ایک ہوا تھی جو اس بادل کے ساتھ چل رہی تھی۔ یہ ہوا جس چیز پر چلتی ہے اسے برباد کر دیتی ہے۔ آخر وہ اس طرح ڈھیر ہو گئے کہ ان کے مکانوں کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ہمارا مجرم لوگوں کو بدلہ دینے کا یہی طریقہ ہے۔ ہم نے ان کو اس چیز میں اقتدار دیا تھا جس میں تم کو اقتدار دیا ہے۔ اس سے بہت زیادہ اقتدار دیا تھا۔ ہم نے ان کو کان دیے تھے آنکھیں دی تھیں اور دل دیے تھے مگر کان ان کے کچھ کام نہ آئے نہ آنکھیں ان کے کچھ کام آئیں اور نہ دل ان کے کچھ کام آئے۔ کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ آخر کار اسی چیز نے ان کو گھیر لیا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیاں تباہ کر دی ہیں اور طرح طرح سے نشانیاں بار بار پیش کیں تاکہ وہ باز آ جائیں۔

ع ۳

موضع قرآن ف ان کو دل اور آنکھ دیے تھے یعنی دنیا کے کام میں اعتدال رکھتے وہ عقل نہ آئی جس میں آخرت بھلی ہو۔

عند اللہ (و منعلم من الھلاک الواقع بھم (فرزی ج ۲۶ ص ۹۰) ۲۵ (۱) صرفنا یہ جو تھا تفصیل نقل دلیل ہے ان جنات جنات نے بھی کلام الٰہی سنکر اس کو ان لیا اور اللہ کی توحید پر ایمان لے آئے اور واپس جا کر اپنی قوم کو بھی تبلیغ کرنے لگے اور دلائل عقلی و نقلی اور وحی سے قوم کے سامنے مسئلہ بیان کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوق عکاظ کی طرف جا رہے تھے راستے میں وادی نخلہ میں فجر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ جنوں کی ایک جماعت جو سات یا نو افراد پر مشتمل تھی وہاں سے گذری جب تلاوت قرآن کی آواز ان کے کانوں میں پڑی تو ہدایت خداوندی سے انہیں سننے لگے ابن کثیر جب تلاوت ختم ہوئی قرآن کے جملے ان کے دل و جان میں روشن ہو گئے اس لئے اب وہ واپس پہنچ کر ڈرانا و تبلیغ خواجی و جمہ دردی اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دینے لگے۔

۲۵ (۲) فالوا یقومنا جنات نے اپنی قوم کو مراسلہ کے دلائل سے سمجھانے کی کوشش کی انا سمعنا کتابا یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے اور انزل من بعد موسیٰ یہ دلیل وحی کی طرف اشارہ ہے اور یھدی الی الحق تا یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں سے تھے اس لئے انہوں نے ان کا نام لیا (روح) اے ہماری قوم! ہم ایک ایسی عظیم کتاب سن کر آئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد نازل ہوئی ہے اور پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔ یقومنا مجیبوا داعی اللہ اے ہماری قوم! اللہ کے نبی (محمد) کی دعوت قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ اللہ تمہارے گناہ معاف فرما دیگا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچا لیگا اور جو شخص داعی اللہ (محمد) کی دعوت قبول نہیں کرے گا وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتا اور نہ ہی اللہ کے عذاب سے بچ سکتا ہے اور کوئی اس کا حامی و مددگار نہیں ہو سکتا کوئی تو بہ ساتھ معبود کا رسازی اس کو اللہ کی گرفت سے چھڑا سکتا ہے۔

منزل ۶

موضع قرآن ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب چوتھے آسمان پر پہنچے تو وہاں ان کی ملاقات حضرت ادریس علیہ السلام سے ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ کیسے آئے ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی آسمان پر اٹھا لیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ قیامت کے قریب مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں دجال کو قتل کر سکوں۔ حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ قیامت کے قریب مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں دجال کو قتل کر سکوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے بھی

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ
کیا نہیں دیکھتے کہ اللہ جس نے پیدا کیا آسمان اور زمین اور
يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى أَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰٓى إِنَّهٗ
نہیں تھکا ان کے بنانے سے زور رکھتا ہے کہ زندہ کرے مردے کیوں نہیں
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور جس دن سامنے لائیں گے منکروں
عَلَى النَّارِ أَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ قَالُوْا بَلٰى وَرَبِّنَا قَالَ
کو آگ پر کیا یہ سچ نہیں کہیں گے کیوں نہیں قسم ہے اپنے رب کی
فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ
فرمائے گا تو اب چکھو عذاب بدلہ اپنے کفر کا سو تم
كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ
صبر کرو جیسا صبر کیا ہمت والے رسولوں نے اور جلدی نہ کر ان پر
كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ لَمْ يَلْبَثُوْٓا إِلَّا
گویا وہ دن دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ ہے نہ رہے تھے
سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ بَلٰغٌ فَهَلْ يُهْلَكُ إِلَّا الْقَوْمُ
مگر گھڑی بھر دن کی یہ پہنچا دینا ہے پھر ہلاک ہوں گے
الْفٰسِقُوْنَ ۝
نافرمان لوگ

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَّدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٍ وَّثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورہ محمد مدینہ میں اتری اور اس کی آیتیں اڑتیس اور رکوع چار ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحمت والا ہے

منزل ۶

۵۲ اور مردار اور بہتا لہو اور سور کا گوشت اور جو جانور اللہ کے سوا دوسرے کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو اور جو جانور گلا گھٹ کر مرا ہو اور جو چوٹ کھا کر مرا ہو اور جو گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو مگر جسے تم ذبح کر لو اور جو جانور بتوں کے تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی تمہارے لئے حرام ہے کہ پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرو یہ سب کام بدکاری کے ہیں آج کافر لوگ تمہارے دین کی طرف سے بالکل مایوس ہو گئے ہیں پس تم ان سے نہ ڈرو بلکہ صرف مجھ سے ڈرتے رہو آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر چکا ہوں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کر لیا ہے پھر جو شخص بھوک کی شدت سے بے اختیار ہو جائے بشرطیکہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۵ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال کیا گیا ہے آپ کہہ دیجئے کہ تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور جن جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے جنہیں اللہ کے سکھائے ہوئے قاعدے کے مطابق تم شکار کے لئے دوڑاتے ہو تم انہیں سکھاتے ہو تم ان میں سے کھاؤ جو وہ تمہارے لئے روک رکھیں اور شکار پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے ۶ آج تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور ان لوگوں کی پاکدامن عورتیں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے جبکہ تم ان کے مہر ادا کر دو نکاح میں لانے والے ہو نہ کہ بدکاری کرنے والے اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والے اور جو شخص ایمان کا انکار کرے اس کے سب اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا ۷ اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھو لیا کرو اور سروں پر ہاتھ پھیر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو اور اگر تم جنبی ہو تو خوب اچھی طرح پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لو یعنی اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کر لو اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی تنگی ڈالے لیکن وہ چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بنو ۸ اور اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے اور اس پختہ عہد کو بھی جو اس نے تم سے باندھا ہے جبکہ تم نے کہا ہم نے سنا اور مان لیا اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ سینوں کے بھید تک جانتا ہے ۹ اے ایمان والو! اللہ کے لئے راستی پر قائم رہنے والے اور انصاف کی گواہی دینے والے بن جاؤ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ ابھارے کہ تم انصاف چھوڑ دو انصاف کرو یہی بات تقویٰ سے بہت نزدیک ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ۱۰ اللہ نے ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے بخشش ہے اور بڑا اجر ہے ۱۱ اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ والے ہیں ۱۲ اے ایمان والو! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جبکہ ایک قوم نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانے چاہے پس اللہ نے ان کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور مومنوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ۱۳ اور اللہ نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی مدد کرو اور اللہ کو اچھا قرض دیتے رہو تو میں تمہارے گناہ دور کر دوں گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا ۱۴ پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے وہ کلام کو اس کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں اور جو نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے ہیں اور تو ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتا رہے گا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے پس تو ان سے درگزر کر اور معاف کر دے بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۱۵ اور جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں ہم نے ان سے بھی پختہ عہد لیا تھا پھر انہوں نے بھی نصیحت کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی پس ہم نے ان میں قیامت تک کے لئے دشمنی اور بغض ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں جتا دے گا جو کچھ وہ کرتے رہے ۱۶ اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا ہے جو تمہارے لئے بہت سی ان چیزوں کو ظاہر کرتا ہے جو تم کتاب میں سے چھپاتے تھے اور بہت سی چیزوں سے درگزر کرتا ہے بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آ چکی ہے ۱۷ جس کے ذریعہ اللہ ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرتا ہے ۱۸ یقیناً کافر ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ مسیح ابن مریم ہی ہے آپ کہہ دیجئے کہ پھر کون ہے جو اللہ کے سامنے کچھ بھی اختیار رکھتا ہو اگر وہ چاہے کہ ہلاک کر دے مسیح ابن مریم کو اور اس کی والدہ کو اور روئے زمین کے سب لوگوں کو اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۱۹ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ پھر وہ تمہارے گناہوں کی وجہ سے تمہیں سزا کیوں دیتا ہے بلکہ تم بھی اس کی مخلوق میں سے انسان ہو جیسے اور انسان ہیں وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے اور اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ۲۰ اے اہل کتاب! ہمارا رسول تمہارے پاس آ چکا ہے جو تمہارے لئے بیان کرتا ہے رسولوں کے وقفہ کے بعد تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس نہ کوئی خوشخبری دینے والا آیا نہ ڈر سنانے والا سو اب تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا آ چکا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۲۱ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جبکہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کئے اور تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ دیا جو دنیا میں کسی کو نہیں دیا ۲۲ اے میری قوم! اس مقدس زمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دی ہے اور پیٹھ پھیر کر نہ لوٹو ورنہ نقصان اٹھانے والے بن کر لوٹو گے ۲۳ انہوں نے کہا اے موسیٰ! اس میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم ہرگز وہاں نہیں جائیں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں ہاں اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم ضرور جائیں گے ۲۴ دو شخص جو اللہ سے ڈرتے تھے جن پر اللہ نے انعام کیا تھا کہنے لگے کہ تم دروازے میں ان پر حملہ کرو جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب رہو گے اور اللہ پر بھروسہ کرو اگر تم مومن ہو ۲۵ انہوں نے کہا اے موسیٰ! ہم تو کبھی وہاں نہیں جائیں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں پس تم اور تمہارا رب جاؤ اور دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے ۲۶ موسیٰ نے کہا اے میرے رب! میرا اختیار صرف اپنی ذات اور اپنے بھائی پر ہے پس تو ہم میں اور نافرمان لوگوں میں جدائی کر دے ۲۷ اللہ نے فرمایا تو ان پر چالیس سال تک ملک حرام کر دیا گیا وہ زمین میں سرگرداں پھرتے رہیں گے پس تو نافرمان لوگوں پر افسوس نہ کر ۲۸ اور تو ان کو آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا حال پڑھ کر سنا دے جبکہ دونوں نے قربانی پیش کی پھر ان میں سے ایک کی قربانی قبول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی اس نے کہا میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا اس نے کہا اللہ تو صرف پرہیزگاروں کی قربانی قبول کرتا ہے ۲۹ اگر تو مجھے مارنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے مارنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں ۳۰ میں چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا گناہ لے کر لوٹے پھر تو دوزخیوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ۳۱ پھر اس کے نفس نے اس کے بھائی کے قتل کرنے پر اس کو آمادہ کر لیا پس اس نے اس کو قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا ۳۲ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا تاکہ اس کو دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کیونکر چھپائے اس نے کہا ہائے افسوس کیا میں اس کوے جیسا بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا پھر وہ پچھتانے والوں میں سے ہو گیا ۳۳ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا تھا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد کرنے والا ہو تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک کی جان بچائی اس نے گویا تمام لوگوں کی جان بچائی اور ہمارے رسول ان کے پاس کھلے کھلے احکام لے کر آ چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں ۳۴ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کریں اور ملک میں فساد کرتے پھریں ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۳۵ مگر جو لوگ تمہارے قابو آنے سے پہلے توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۳۶ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ ۳۷ بیشک جو لوگ کافر ہو گئے اگر ان کے پاس روئے زمین کی ساری چیزیں ہوں اور اتنی ہی اور ہوں تاکہ قیامت کے دن عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ میں دے دیں تو بھی ان سے قبول نہ کی جائیں گی اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا ۳۸ وہ چاہیں گے کہ دوزخ سے نکل جائیں مگر وہ اس سے نکلنے والے نہیں اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ۳۹ اور چور مرد اور چور عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کے کئے کی سزا ہے اللہ کی طرف سے عبرت کے لئے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے ۴۰ پھر جو شخص اپنے ظلم کے بعد توبہ کر لے اور اپنی اصلاح کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۴۱ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی وہ جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۴۲ اے رسول! جو لوگ کفر میں جلدی کرتے ہیں وہ تجھے غمگین نہ کریں خواہ وہ منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل ایمان نہیں لائے اور خواہ یہودی ہیں جو جھوٹ کے لئے کان لگاتے ہیں اور دوسرے لوگوں کے لئے جو تیرے پاس نہیں آئے کان لگاتے ہیں وہ کلام کو اس کے ٹھکانوں سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ حکم دیا جائے تو مان لینا اور اگر یہ حکم نہ دیا جائے تو بچ کر رہنا اور جس کی گمراہی اللہ کو منظور ہو تو اس کے لئے اللہ سے کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا یہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے پاک کرنا نہیں چاہا ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے ۴۳ یہ لوگ جھوٹ کے لئے بہت کان لگانے والے ہیں حرام مال کھانے والے ہیں پس اگر وہ تیرے پاس آئیں تو تجھے اختیار ہے چاہے ان کا فیصلہ کر یا ان سے اعراض کر اور اگر تو ان سے اعراض کرے تو وہ تیرا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے اور اگر تو فیصلہ کرے تو ان میں انصاف سے فیصلہ کر بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے ۴۴ اور وہ تجھے کیونکر حاکم بنائیں گے جبکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم لکھا ہوا ہے پھر اس کے بعد بھی وہ پھر جاتے ہیں اور یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں ۴۵ ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اس کے مطابق انبیاء جو مسلمان تھے یہودیوں کو حکم دیتے رہے اور ربانی اور احبار بھی اللہ کی کتاب کی حفاظت کا حکم دیئے جانے اور اس پر نگہبان ہونے کی وجہ سے یہودیوں کو یہی حکم دیتے رہے پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف مجھ سے ڈرتے رہو اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو اور جو شخص اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں ۴۶ اور ہم نے ان پر تورات میں لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں کا بھی اسی طرح بدلہ ہے پھر جو شخص بدلہ معاف کر دے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور جو لوگ اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں ۴۷ اور ہم نے ان کے پیچھے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والے تھے اور ہم نے ان کو انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی تھی اور تورات کی جو کتاب ان کے پاس تھی اس کی تصدیق کرنے والی تھی اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور نصیحت تھی ۴۸ اور انجیل والوں کو چاہئے کہ اللہ نے جو کچھ اس میں نازل کیا ہے اس کے مطابق فیصلہ کریں اور جو شخص اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ نافرمان ہیں ۴۹ اور ہم نے تجھ پر سچی کتاب نازل کی جو اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ ہے پس تو ان کے درمیان اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کر اور جو سچائی تیرے پاس آ چکی ہے اس کو چھوڑ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک شریعت اور ایک راہ مقرر کی تھی اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا لیکن اس نے چاہا کہ تمہیں جو کچھ اس نے دیا ہے اس میں تمہاری آزمائش کرے پس تم نیکیوں میں جلدی کرو اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں ان باتوں سے آگاہ کر دے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے ۵۰ اور تو ان کے درمیان اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کر اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چل اور ان سے ڈرتا رہ کہ کہیں وہ تجھے اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے بعض حصہ سے فتنہ میں نہ ڈال دیں پھر اگر وہ اعراض کریں تو جان لے کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ ان کے بعض گناہوں کی وجہ سے ان کو سزا دے اور بیشک بہت سے لوگ نافرمان ہیں ۵۱ کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور یقین کرنے والوں کے لئے اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے

موضح قرآن یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آنحضرت صلعم کو عذاب جلد کرنے کی آرزو تھی اور کافروں کی شامت آئی تھی اور ان کا وقت آ چکا تھا اس لئے ان کو ڈھیل نہ دی گئی اور ان کا عذاب ٹال دیا گیا اور آنحضرت صلعم کو تسلی ہو گئی کہ ہر ایک کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آ جائے گا تو عذاب ہو کر رہے گا اور اس وقت کا ٹالنا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور وہ وقت عذاب کا نہ آنا اس کے نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے (موضح)

سُوْرَةُ اَحْقَاف مِیں یَا تَوحید

۱۔ قل ارایتم شرکاءکم الذین تدعون من دون اللہ ۔۔۔ ھم عن دعائھم غافلون ۵ (۱۲) الی شرک الخفاء ۔
۲۔ قد ھلکت جاھلیۃ الرسل ۔ (۱۲) الی طریقہ ارشی کہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۔ الا تعبدوا الا اللہ (۱۲) الی شرک فی العبادۃ ۔ ۴۔ ھل انصروھم الذین اتخذ واومن دون اللہ ۔ (۱۲) الی شرک فی التصرف

۴۷ سُورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سورۂ احقاف میں رفع کر دیا گیا کہ مشرکین جن معبودوں کو پکارتے ہیں اور کسی چیز کے مالک نہیں، نہ مخلوق، نہ خالق، نہ کارساز ہی ہوتے ہیں۔ اب سورۂ محمد میں ارشاد ہوا ہے کہ مسئلۂ توحید کی خاطر جہاد کرو۔

ربط مسئلۂ توحید کا مفصل اور واضح بیان سورۂ احقاف تک ہو چکا ہے اب اگلی سورتوں میں زیادہ تر قیامت کا بیان ہوگا اور مسئلۂ توحید کو قرآن مجید کا بالجزم عقیدہ قرار دے دیا ہے کہ یہ ہی صحیح درست ہے۔

خلاصہ [بدیہی مقصود اصلی ہے] اس لئے تھوڑا تھوڑا کر کے اس کا بیان آتا رہتا ہے اور جہاد کا ذکر بھی ہوتا رہا۔ اس لئے اگر سورۂ محمد سے اس تک کو قرآن مجید کا بالجزم عقیدہ قرار دے دیا ہے کہ یہ ہی درست ہے۔

سورۂ محمد، فتح اللہ جو اب کیفیوں باہم مرتبط ہوا ہے محمد، کفار، مضمون ہدف ہے۔ کئی سورتوں میں بھی ایسا ہوگا کہ ایک مضمون متعدد سورتوں میں بیان کیا جائے گا سورۂ محمد میں قتال کا حکم ہے کہ مومنو جہاد اور جہاد کرو اور سورۂ فتح میں فتوحات کا وعدہ ہے۔ اور سورۂ حجرات میں حکم و اتباع کے فرد مرد و اصول ضوابط اور اصول و آداب ذکر کئے گئے ہیں اپنی آواز پست رکھو۔ اللہ تمہیں ثابت قدم رکھے گا اور جب فتوحات حاصل ہو جائیں تو ان قواعد و ضوابط کے مطابق نظم و نسق جاری رہے۔ سورۂ قاف کے مضمون کے اعتبار سے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتداء سے لے کر وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ (ع ۱۰) تک ہے اور دوسرا حصہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ (ع ۳) سے لے کر آخر سورت تک ہے۔

پہلے حصہ میں مومنین اور سنت کین کی صفات کا مقابلہ ان دونوں کی جزا اللہ کی ہے نیز حکم جہاد اور ترغیب الی الجہاد کی ہے اور وہ مقصد اصلی اور وہ مقصد اصلی توحید جس کی خاطر جہاد فرض ہے۔

دوسرے حصے میں منافقین پر تعریض ہوئی جو جہاد میں شریک ہونا چاہتے تھے اور جہاد میں ساتھ ہی خرچ کرنا چاہتے تھے۔ اور آخر میں اموال خرچ کرنے کا بیان۔

حصہ اوّل تقابل احوال مومنین و کفار و حکم قتال

ع ۱ اَلَّذِیْنَ کَفَرُوْا الآیۃ۔ بیان ہو رہا ہے کہ جس کا لازم و متصل کا دلوں طرح مستقل ہے۔ قہر اللہ کی راہ سے روکنے گئے اور اس پر پہنچے یا دوسروں کو اللہ کی راہ پر پہنچنے سے۔ روک دیا اللہ کی راہ سے مراد اسلام ہے۔ اَیْ عَنْ اِتِّبَاعِ الْاِسْلَامِ وَسَبِیْلُہٗ طَرِیْقَۃُہٗ اَوْ مَنْعُوْا عَنْہُ عَنْ ذٰلِکَ عَلٰی اَنَّ (صد ۱۱ مقصود ۱۲ ج ۱۱ ص ۲۰) یعنی جو لوگ نے توحید کا انکار کیا، قبول اسلام سے اعراض کیا یا دوسرے کو توحید اور اسلام سے روکا ان کے اعمال رائیگاں ہیں۔ ان کے مراد ابی مکہ ہیں قال ابن عباس وھم اھل مکۃ کفروا وصدوا عن سبیل اللہ او صدوا المومنین عن دین اللہ وھو الاسلام بتبعید عن ابن قتیبہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۷) حاصل یہ ہے کہ مکہ کے کفار جو مسلمانوں کو ایمان سے روکتے ہیں اور خود بھی کفر پر جمے ہوئے ہیں ان کی نیکیاں جن سے اعراض اور شرک کی وجہ سے برباد ہیں اور موحدوں کی برائیاں ایمان ان اعمال صالحہ کی برکت سے معاف ہوں گی۔

ع ۲ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیۃ۔ عقائد میں مومنین کے حال کا اظہار و انکشاف ہے۔ اور جو لوگ اللہ کی وحدانیت پر ایمان لائے اور ایک کامل کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ کی نازل کی گئی ہے اور قرآن اور قرآن مجید ہی کا اسلام اسی پر ہے۔ ان باتوں پر آپکی تصدیق کی اور کسی چیز میں آپ کی مخالفت نہ کی۔ آپ پر جو کچھ بھی نازل کیا گیا ہے وہ سراسر حق ہے اور اللہ کی طرف سے ہے۔ ایسے لوگوں کے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرمائیگا اور دنیا و آخرت میں ان کے احوال و معاملات درست کرے گا۔

ع ۳ ذٰلِکَ بِاَنَّ الآیۃ۔ یہ بطریق اعادہ و تکرار ترتیب حاصل کی علت ہے۔ یاد سبب ہے اس کا متعلق محذوف ہے یعنی مشرکین کی نیکیوں کا ضائع ہونا اس لئے ہے کہ انہوں نے حق سے اعراض کر کے باطل کا اتباع کیا اور مومنوں کے گناہوں کا معاف ہونا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے باطل سے اعراض کر کے حق کا اتباع کیا۔ اس سے گناہوں کے حال برباد اور مومنوں کے گناہ معاف ہونے کی وجہ معلوم ہوگئی کہ کفار نے توحید کے دشمن اور شرک و باطل کے پجاری ہونے اور مومنوں نے توحید کے ماننے اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے اسلام اور توحید سے لگاؤ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ

مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَ

أَصْلَحَ بَالَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ كَذَٰلِكَ

يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ۝ فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ

كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا

الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ

أَوْزَارَهَا ۚ ذَٰلِكَ وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَٰكِن

لِّيَبْلُوَ بَعْضَكُم بِبَعْضٍ ۗ وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

فَلَن يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ

آپ ... ی وما نسمون ... ما ... ا ... ت

... ف ۱۰ ... ج ج ... ۱۹ ... تفسیر الجواہر ...

سے افضل الحرب مراد ہیں۔ یعنی لڑنے والے غلبہ اور شرعی اختیار و اقدار اور عزت و غلبہ کے ساتھ ان کو گرفتار کرنے سے باز رہیں۔ ذلک ... ذلک الذی ذکرت وصیت ... (بیضاوی ج ۲ ص ۱۹۰)

۱۰ یعنی مکروں کے جو حیلے بیان ہو چکے ہیں کہ اللہ جانتا تو دیکھتا ہے کہ کافر باطل پر ہیں اور ہلاک کرنے کے لئے انتقام لے لیتا۔ مگر جہاد کا حکم دیا کہ تم کو آزمائے اور تمہارے ہاتھ سے کافروں کو سزا دلوائے۔ اور شہیدوں کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی راہ میں جان دیتے ہیں اللہ ان کے عمل ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (موضح)

۱۱ یعنی شہید ہونے والوں کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ہیں ان کے عمل ضائع نہیں ہونے دیتا۔ (موضح)

۱۲ یعنی جنت میں داخل کرے گا۔ جاننے کو فرمایا ہے کہ ہر ایک کو اپنا اپنا ٹھکانہ معلوم ہو کر آرام ہو۔ (موضح)

۱۳ یعنی جب تک لڑائی کسی سے پہلے نہ لیں اپنی طرف سے ہاتھ روکے رکھیں۔ اگر کوئی چھیڑے تو پھر ... (موضح)

۱۴ یعنی جب لڑائی ہو تو ... (موضح)

۱۵ یعنی جب لڑائی ہو تو ... (موضح)

۱۶ یعنی جب لڑائی ہو تو ... (موضح)

۱۷ یعنی جب لڑائی ہو تو ... (موضح)

۱۸ یعنی جب لڑائی ہو تو ... (موضح)

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اور داخل کرے گا انہیں بہشت میں جو معرفت کرا دی ہے ان کو اے ایمان والو
اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ
اگر مدد کرو گے اللہ کی تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور جمانے پاؤں تمہارے اور جو لوگ
كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَاَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
منکر ہوئے سے ان کے واسطے کوئی ہلاکت ہے اور گم کر دیئے ان نے کام اور یہ اس لئے ہے کہ
كَرِهُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ۝ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا
بیزار ہوئے اس سے جو اتارا اللہ نے پس اکارت کر دیئے ان نے کام کیا نہیں چلے پھرے
فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ
زمین میں پھر دیکھتے کیسا ہوا انجام ان لوگوں کا جو
قَبْلِهِمْ ۭ دَمَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ۝ ذٰلِكَ
پہلے ہو چکے ہیں ہلاک کر دیا اللہ نے ان پر اور منکروں کے واسطے ایسی ہی سزائیں ہیں یہ
بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى
اس لئے کہ اللہ حمایتی ہے ایمان والوں کا اور یہ کہ منکروں کا کوئی حمایتی نہیں
لَهُمْ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اللہ داخل کرے گا ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور کام کئے
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں اور جو لوگ منکر ہوئے
يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ
فائدہ اٹھاتے ہیں اور کھاتے ہیں جیسے کھاتے ہیں چوپائے اور آگ
مَثْوًى لَّهُمْ ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً

منزل ۶

ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ وکاین من قریۃ۔ الآیۃ۔ پہلے کہیں کہنے کے تخویف دنیوی ہے اور ضمناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے قریۃ سے مجازاً اہل قریہ مراد ہیں۔ بہت سی بستیاں ہیں جن میں ہم پرستش والے آپ کی اس بستی (مکہ) والوں سے زیادہ طاقت اور مکھ جتھوں کے آپ کو اس بستی سے نکالا ہے ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ دیکھیں ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔ تخویف اخروی متعلق بیان احوال مشرکین۔ کھاتے وقت سے ایسے غافل ہیں کہ جیسے وقت چوپایوں کی طرح منکر آخرت اور اتباع طاعت سے بے فکر ہو کر کھائے جاتے ہیں۔

موضح قرآن دیکھئے تو جیسے احسان مانیں اور دین کی محبت کو اپنے پر قربان کریں۔ تو وہ مانے اب اختلاف ہے کہ کافر قید میں آئے تو مسلمان چھڑانے کو جائے دیکھیں یا نہیں۔ اگر چھوڑ دیجئے تو اس طرح کرامت ہو رہے ف اللہ چاہے تو ابھی کافروں کو مسلمان کر ڈالے۔ پر یہ بھی منظور نہیں جانچنا منظور ہے سو بندے کی طرف سے کرامد یعنی اور اللہ کی طرف سے کام بنانا کہ جانور کا سا کھانا یعنی حرص سے اور مسلمان کھاویں رفع حاجت کو۔

ہے نہ ان کو ملک کو کوئی یار و مددگار ان کی مدد کو آیا۔ آپ گھبرائیں نہیں آخر کار ان سرکشوں کی بھی جڑ کاٹ دی جائیگی اور انجام کار فتح آپ ہی کو نصیب ہوگی۔ ﴿الفتن کان﴾۔ بیان حال جلی ایمان و اہل ظنیان۔ وہ لوگ جس کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے ایک واضح بیان (قرآن مجید) ہے اور وہ اسکی روشنی میں چلتا اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے کیا وہ اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو کفر و شرک کو اچھا اور نیک کام سمجھ رہا ہو اور خواہشات نفسانیہ کی پیروی کرتا ہو تو ہدایت اور حق کو مخلص ہو۔ ﴿مثل الجنۃ﴾ مبتدا محذوف ہو۔ ﴿مثل الجنۃ﴾ مبتدا محذوف ہو۔

صفت کا بیان ہے۔ متقی اور پرہیزگاروں کی صفت اور اسکی جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اسکی صفت اور اسکی نعمتوں کا حال یہ ہے کہ اس میں بہنے والی پانی کی نہروں کا پانی جیسے کبھی گندا نہیں ہوگا اور خراب نہ ہوگا اور اس کے رنگ و بو میں بھی کبھی تبدیلی نہیں آئیگی کبھی ایسا نہیں ہوگا کہ دنیا کی نہریں جاری ہوتی ہیں کہ وہ ایسی نہیں ہوتیں کہ حالانکہ دنیا کا دودھ تھوڑی دیر میں خراب ہو جاتا ہے جنت میں شراب کی بھی نہریں ہیں جو کہ پینے والوں کو لذیذ ہوں گی میٹھی نہروں کے ساتھ ساتھ شہد کی نہریں جنت کی شراب نہایت خوبصورت اور لطافت ہوگی، بدبو، بدمزگی اور نشہ سے پاک ہوگی اور صاف شفاف مشہد کی نہریں ہوں گی جو ہر قسم کے نقصانات اور کدورت سے پاک صاف ہوں گی اور ان کے علاوہ کئی قسم کے پھل ہر قسم کے ہوں گے جنتی اور رب سے بڑھ کر ان کے لئے کون بہتر پروردگار اور رب ہو سکتا ہے ان پر تو خوف ہوگا اور نہ کبھی ان کا گزر ہوگا اور نہ ہی ان کو حزن و ملال ہوگا۔ ﴿کمن ھو خالد﴾ کیا ایسا شخص جو کہ ان کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہنے والا ہو اور ان کے عیش و سکون میں فرق نہ آئے۔ کیسے ہو سکتا ہے۔ الحاصل بحال کفار و مخالفین آخروی۔ ایک وہ شخص ہے جسے جہنم میں مذکورہ بالا نعمتیں نصیب ہوں گی کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایمان والا شخص اس شخص کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور جسے وہاں پینے کے لئے سخت ترین گرم پانی دیا جائیگا جو پیتے ہی آنتیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ ﴿ومنھم من یستمع﴾ زجر و بیان حال منافقین۔ منافقین میں سے بعض اصل اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے اور علماء قوم اور بے اعتنائی سے آپ کی باتیں سنتے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر آتے تو اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم سے بطور استہزاء و تمسخر سوال کرتے کہ ابھی ابھی آپ نے کیا فرمایا ہے؟ ہمیں کچھ بھی سمجھ نہیں آسکا۔ علی جھۃ الاستھزاء (ای انا لم نفھمہ الی قولہ (قریبا) ۔ اس سے مراد فرمایا اصل بات یہ ہے کہ ہم نے ان کے نفاق و عناد کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر جہالت لگا دی ہے اور ان کو توفیق ہدایت سے محروم کر دیا ہے، اس لئے وہ آپ کے کلام مبارک کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے اور خواہشات نفسانیہ کی

مِنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ
لَهُمْ ۝١٣ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ
لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ۝١٤ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّاۗءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَاَنْهٰرٌ
مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۭ وَلَهُمْ فِيْهَا
مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ۭ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ
فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَاۗءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَاۗءَهُمْ ۝١٥ وَ
مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ
قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ
الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَاۗءَهُمْ ۝١٦

صفت قرآن ۔ ۱۲ منہ ۔ بات۔

موضع قرآن ۔ ﴿اہل﴾ کا مشرب ما مر ہے جیسا کہ اہل جہنم کے مشروب میں ہر کسی کے لئے مختلف چار قسم کے مشروبوں کا ذکر ہوا۔ ۱۲ منہ ۔ ﴿یعنی﴾ کہ ان میں کوئی

فتح الرحمٰن ۔ مترجمہ گویا زنجانی آخر سورہ اور باب تمہید مرام طبیعت الایمان نازل شدہ ۱۲۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾
فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ
جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ
مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ
فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۙ
رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ
نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ طَاعَةٌ
وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۭ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا
اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿۲۱﴾ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

منزل ۶

ہیں اس لئے میری بات اور بڑے گا کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے ہیں ۱۲ وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا بیان حال المؤمنین اور جو لوگ ہدایت قبول کرتے ہیں جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے کلام الٰہی اور آپ کا وعظ و نصیحت سنتے ہیں تو ان کی بصیرت اور ان کے عزم و یقین کو اور ترقی ہوتی ہے اور تقویٰ اللہ سے ڈرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے زَادَهُمْ هُدًى ای بصیرۃ وعزما (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۱۱) ۱۳ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ (فاء) فصیحہ (بیضاوی) یعنی جب ان منافقین اور کفار کی ہدایت کے لئے کوئی سبب باقی نہیں رہا اور ان کے سامنے قرآن، معجزات وغیرہ وہ سب کچھ آ چکا جو ان کی ہدایت کے لئے ضروری تھا تو اب یہ لوگ کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں (روح) یعنی اب تو صرف قیامت ہی کا انتظار ہے مگر علامات قیامت کی بھی ظاہر ہو چکی ہیں (معالم) اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً قیامت کو اچانک آنے سے تعبیر کرنا اس لئے صحیح ہے کہ اچانک قیامت آ جانے کی علامات تو ظاہر ہو چکی ہیں (معالم) اَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ یعنی جب قیامت آ جائے گی تو پھر وہ کس بات سے نصیحت حاصل کریں گے اس وقت تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۴ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (فاء) فصیحہ (بیضاوی) یعنی جب قیامت کی علامتیں ظاہر ہو چکیں اور آخرت کا وقت آ گیا تو اب تمہارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی توحید پر ایمان لاؤ اور اس کے سوا جو معبود تم نے بنا رکھے ہیں ان سے بیزار ہو جاؤ (بیضاوی) یعنی اب تک جو تم نے شرک کیا ہے اس پر توبہ کرو اور اس سے بچو (معالم) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۱۵ اس آیت میں آپ کو اور مؤمنین کو استغفار کا حکم دیا گیا ہے جس کی ظاہر حکمت یہ ہے کہ اس سے امت کو یہ بتلانا ہے کہ آپ کا مقام اللہ کے نزدیک اتنا بلند ہے کہ آپ کو بھی استغفار کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کے ذنب سے مراد ترک اولیٰ ہے یعنی آپ کا کوئی کام خلاف اولیٰ ہو گیا ہے (بیان القرآن) یا آپ کے ذنب سے مراد آپ کے امت کے ذنوب ہیں جو آپ کی شفاعت سے معاف ہوں گے (روح) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے دن بھر کے کاموں کو بھی جانتا ہے اور رات کو سونے کی جگہ میں تمہارے جو حالات ہوتے ہیں ان کو بھی جانتا ہے (بیضاوی) ۱۷ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ (واؤ) استیناف (بیضاوی) یعنی مؤمنین جہاد کی فرضیت کے بارے میں بہت شوق رکھتے تھے اور جب کوئی سورت جہاد کے بارے میں نازل نہ ہوتی تو کہتے کہ کوئی سورت جہاد کے بارے میں کیوں نہیں نازل ہوتی (بیضاوی) ۱۸ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۱۹ یعنی جب کوئی سورت جہاد کے بارے میں نازل ہوتی تو منافقین کو بہت ناگوار ہوتی (بیضاوی) ۲۰ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۲۱ یعنی جب جہاد کا حکم آتا ہے تو منافقوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ موت کی بیہوشی میں مبتلا ہونے والے کی طرح آپ کی طرف دیکھتے ہیں (بیضاوی) ۲۲ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۲۳ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۲۴ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۲۵ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۲۶ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ یعنی جب جہاد کا حکم آتا ہے تو منافقوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ موت کی بیہوشی میں مبتلا ہونے والے کی طرح آپ کی طرف دیکھتے ہیں (بیضاوی) ۲۲ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۲۳ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۲۴ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۲۵ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۲۶ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

موضع قرآن ہے اس آیت میں جو علامات قیامت کی بیان ہوئی ہیں ان میں کچھ تو بڑی نمایاں علامتیں ہیں جو ظاہر ہو چکی ہیں جیسے بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کچھ علامتیں ایسی ہیں جو ابھی ظاہر نہیں ہوئیں اور ان میں سے بعض علامتیں ایسی ہیں جو ظاہر ہونے کے بعد بہت جلد قیامت آ جائے گی اور بعض علامتیں ایسی ہیں جو ظاہر ہونے کے بعد بھی قیامت آنے میں بہت وقت لگے گا اس لئے ان علامتوں کو ظاہر ہو جانے کے بعد بھی قیامت کا انتظار ہی کرنا ہے اور اس انتظار کو بیکار بتلایا گیا ہے (بیان القرآن) اَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ یعنی جب قیامت آ جائے گی تو پھر وہ کس بات سے نصیحت حاصل کریں گے اس وقت تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا ۱۴ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (فاء) فصیحہ (بیضاوی) یعنی جب قیامت کی علامتیں ظاہر ہو چکیں اور آخرت کا وقت آ گیا تو اب تمہارے لئے ضروری ہے کہ اللہ کی توحید پر ایمان لاؤ اور اس کے سوا جو معبود تم نے بنا رکھے ہیں ان سے بیزار ہو جاؤ (بیضاوی) یعنی اب تک جو تم نے شرک کیا ہے اس پر توبہ کرو اور اس سے بچو (معالم) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۱۵ اس آیت میں آپ کو اور مؤمنین کو استغفار کا حکم دیا گیا ہے جس کی ظاہر حکمت یہ ہے کہ اس سے امت کو یہ بتلانا ہے کہ آپ کا مقام اللہ کے نزدیک اتنا بلند ہے کہ آپ کو بھی استغفار کا حکم دیا گیا ہے اور آپ کے ذنب سے مراد ترک اولیٰ ہے یعنی آپ کا کوئی کام خلاف اولیٰ ہو گیا ہے (بیان القرآن) یا آپ کے ذنب سے مراد آپ کے امت کے ذنوب ہیں جو آپ کی شفاعت سے معاف ہوں گے (روح) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ ۱۶ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے دن بھر کے کاموں کو بھی جانتا ہے اور رات کو سونے کی جگہ میں تمہارے جو حالات ہوتے ہیں ان کو بھی جانتا ہے (بیضاوی) ۱۷ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ (واؤ) استیناف (بیضاوی) یعنی مؤمنین جہاد کی فرضیت کے بارے میں بہت شوق رکھتے تھے اور جب کوئی سورت جہاد کے بارے میں نازل نہ ہوتی تو کہتے کہ کوئی سورت جہاد کے بارے میں کیوں نہیں نازل ہوتی (بیضاوی) ۱۸ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ ۱۹ یعنی جب کوئی سورت جہاد کے بارے میں نازل ہوتی تو منافقین کو بہت ناگوار ہوتی (بیضاوی) ۲۰ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۲۱ یعنی جب جہاد کا حکم آتا ہے تو منافقوں کی یہ حالت ہوتی ہے کہ موت کی بیہوشی میں مبتلا ہونے والے کی طرح آپ کی طرف دیکھتے ہیں (بیضاوی) ۲۲ فَاَوْلٰى لَهُمْ ۲۳ طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۲۴ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۲۵ فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۲۶ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ

فتح الرحمٰن ۔ حاصل یہ ہے کہ جن لوگوں کے لئے ہدایت مقدر ہو چکی ہے ان کو ہدایت کی توفیق ہوتی ہے اور ان کے دل میں اللہ کی طرف سے تقویٰ کا ملکہ پیدا کر دیا جاتا ہے اور جن کے لئے ہدایت مقدر نہیں ہو چکی ہے ان کو ہدایت کی توفیق نہیں ہوتی ہے اور ان کے دل میں اللہ کی طرف سے تقویٰ کا ملکہ پیدا نہیں کیا جاتا ہے

أَن تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ أُولَٰئِكَ
أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم ﴿٢٢﴾ أولئك

الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ أَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ أَفَلَا
الذين لعنهم الله فأصمهم وأعمى أبصارهم ﴿٢٣﴾ أفلا

يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ إِنَّ
يتدبرون القرآن أم على قلوب أقفالها ﴿٢٤﴾ إن

الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ
الذين ارتدوا على أدبارهم من بعد ما تبين لهم

الْهُدَى الشَّيْطَانُ سَوَّلَ لَهُمْ وَأَمْلَىٰ لَهُمْ ﴿٢٥﴾ ذَٰلِكَ
الهدى الشيطان سول لهم وأملى لهم ﴿٢٥﴾ ذلك

بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنُطِيعُكُمْ
بأنهم قالوا للذين كرهوا ما نزل الله سنطيعكم

فِي بَعْضِ الْأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ إِذَا
في بعض الأمر والله يعلم إسرارهم ﴿٢٦﴾ فكيف إذا

تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ
توفتهم الملائكة يضربون وجوههم وأدبارهم

ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمُ اتَّبَعُوا مَا أَسْخَطَ اللَّهَ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ
ذلك بأنهم اتبعوا ما أسخط الله وكرهوا رضوانه

فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم
فأحبط أعمالهم ﴿٢٨﴾ أم حسب الذين في قلوبهم

مَّرَضٌ أَن لَّن يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَلَوْ نَشَاءُ
مرض أن لن يخرج الله أضغانهم ﴿٢٩﴾ ولو نشاء

غلط الفاظ مراد ہیں ہر حقیقت میں نگاہ نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ تمہارے نیک انجام اور اخروی مقام کو خوب جانتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے اور تمہارا گوئی حال اس سے پوشیدہ نہیں اس لئے ہر وہ امر جس سے دُور رہنا مقصود ہے اور جس کے ارتکاب کی اجازت نہیں ہے بیان فرما دی کہ بزدلی اور آزردگی کو ترک کر دو اور جہاد کرو کہ آخرت میں اس کے بہترین ثمرات حاصل ہوں۔ اس کے بعد ان کو مرتد ہونے سے ڈرایا۔ جو شخص قبول حق کے بعد پھر اس سے منہ موڑ لیتا ہے اس کے لئے شیطان کا حکم ہوتا ہے کہ ان کو ڈھیل دو اور ان کی رسی دراز کر دو۔ اس کے بعد منافقین کی ایک اور شرارت کا ذکر ہے کہ جب کوئی حکم جہاد کا نازل ہوتا ہے تو یہ لوگ اس کو سن کر بیٹھ رہتے ہیں اور جہاد میں شریک نہیں ہوتے۔ ان کے لئے سخت وعید ہے۔ پھر فرمایا کہ ان منافقوں کے دلوں میں جو کینہ اور بغض ہے اس کو اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو حکم ہوتا ہے کہ منافقوں کی پروا نہ کرو جہاد کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ پھر فرمایا کہ دنیا کی زندگی تو کھیل تماشا ہے اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اجر تمہیں دے گا اور تمہارے مال تم سے نہیں مانگے گا۔ اگر مانگے اور تم بخل کرو تو وہ ظاہر ہو جائے گا۔ اس کے بعد مسلمانوں کو خطاب ہے کہ تم کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں۔ جو بخل کرتا ہے وہ اپنے ہی نفس سے بخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ تو غنی ہے تم فقیر ہو۔ اگر تم روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ دوسری قوم پیدا کر دے گا جو تم جیسی نہ ہوگی۔

ف ۱ یعنی جب تم جہاد کی طرف بلائے جاؤ تو تم کو ڈرنا نہیں چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا۔ ف ۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۰۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔

ف ۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۱۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۲۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۳۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۴۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۵۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۶۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۷۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۳ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۴ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۵ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۶ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۷ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۸ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۸۹ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۰ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۱ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا ہے تو تم بزدلی کرتے ہو اور جہاد سے جی چراتے ہو۔ ف ۹۲ یعنی جب تم کو جہاد کا حکم ہوتا

سے اور کرتے ان کے دلوں پر مہر جہالت لگا کر انہیں ہدایت سے محروم کر دیا ہے انہیں حق سننے سے بہرا کر دیا ہے اور ان کی آنکھوں کو نور حاصل کرنے سے اندھا کر دیا ہے نفس نفاق میں بڑے ہشیار ہیں تو بہ دیکھتے ہیں انہیں ان میں اور ایک اجنبی میں کوئی فرق نہیں دیکھتا ہے وہ ان کو مسلمانوں میں شامل سمجھتا ہے اور ہدایت نہیں دیکھتے ہیں اندھا پن ہے ظاہر بین پر جیسے کہ یہ لوگ قرآن کی آیات بینات میں غور و تدبر نہیں کرتے ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں اور وہ ایسے بے شعور ہیں کہ ان میں تدبر و تعقل کی صلاحیت ہی نہیں اگر یہ لوگ حکم جہاد سن کر غور سے سنتے تو جہاد کے دینی اور دنیوی فوائد ان پر واضح ہو جاتے ان اندھے بہرے اور اندھے

لَا زَيَّنَّاهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمٰهُمْ ۚ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ
القَوْلِ ۚ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ
الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ ۙ وَنَبْلُوَا۟ اَخْبَارَكُمْ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَشَآقُّوا
الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى لَنْ يَّضُرُّوا
اللّٰهَ شَيْـًٔا ۭ وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ۝
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتُوْا
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ۝ فَلَا تَهِنُوْا وَتَدْعُوْٓا
اِلَى السَّلْمِ ۠ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ
يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ۝ اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ

مناظقین سلمانوں کا اقرار کرنے کے بعد جہاد میں شرکت نہیں کرتے اور اپنے قول و اقرار سے پھر جاتے ہیں شیطان نے ان کے دلوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ ابھی میں جاؤ گے تو فتح ہو جائے گی اور ان کی امیدوں پر پانی پھر جائے گا اور تم پر مصیبت آئے گی تو یہ لوگ اس سے کنارہ کش رہیں گے اس لئے تم جہاد کو چھوڑ کر جہاد کو۔ (معالی ابن جریر و بیضاوی و خازن و جلالین و ابن کثیر و فتح البیان و ابن جریر ۲۶ ص ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

محل کر سامنے آ جائے تو ہلاک ہو جائے۔ الخ۔ اگر ہم چاہیں تو منافقین کو آپ کے سامنے کر دیں اور آپ ان کو دیکھ کر ان کی صورتوں سے پہچان لیں کہ یہ منافق ہیں لیکن ابھی اس لشکر کے دلوں کھولے کا مصلحتی نہیں دیا ہے آپ ان کے نہ ظاہر سے پہچان سکتے ہیں لیکن ان کے بات کرنے کے انداز سے آپ جان لیں گے کہ یہ منافق ہیں اور بھی جیسی بات کرتے اور بھی جیسی بات کرتے ہیں

موضح قرآن

(۱) یعنی جہاد کرنا بھاری ہے محنت کرنی پڑتی ہے اس لئے ڈرتے ہیں جب قبول ہے جو حق ہے اس پر کوئی کام کرے۔ (۲) یعنی اللہ تعالیٰ کو خبر ہے سب کے حال کی جانچ لیتا ہے تم سے بھی آزمائش کرے گا تم میں جو ثابت قدم رہے گا اس کا حال ظاہر ہو جائے گا۔ (۳) یعنی اللہ تعالیٰ کو خبر ہے سب کے حال کی جانچ لیتا ہے تم سے بھی آزمائش کرے گا تم میں جو ثابت قدم رہے گا اس کا حال ظاہر ہو جائے گا۔

فتح القدیر (۱) یعنی ثابت نفاق پر مرنے والوں کا ظاہر بیشتر ۱۲ (۲) یعنی باطل اور ریا و سمعہ ۱۲

وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ
اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تم کو تمہارا ثواب دے گا اور تم سے مال نہیں مانگے گا

اَمْوَالَكُمْ ۝ اِنْ يَّسْئَلْكُمُوْهَا فَيُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَيُخْرِجْ
مال تمہارا اگر مانگے تو تم سے اگر مانگے سب مال تو تم کنجوسی کرو گے ظاہر ہو جائے

اَضْغَانَكُمْ ۝ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تُدْعَوْنَ لِتُنْفِقُوْا فِيْ
تمہارا کینہ تم ہو تم لوگ تم کو بلایا جاتا ہے کہ تم خرچ کرو

سَبِيْلِ اللّٰهِ فَمِنْكُمْ مَّنْ يَّبْخَلُ ۚ وَمَنْ يَّبْخَلْ فَاِنَّمَا
اللہ کی راہ میں پھر تم میں کوئی ہے کہ بخل کرتا ہے اور جو کوئی بخل کرے تو

يَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ وَاِنْ
اپنے حق میں اور اللہ بے نیاز ہے اور تم محتاج ہو اور اگر

تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ ۝
منہ پھیرو گے تو بدل لے گا تمہارے سوا اور لوگ پھر نہ ہوں گے تمہارے جیسے

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۃ فتح مدینہ میں اتری اس کی انتیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ
ہم نے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ تاکہ بخش دے تجھ کو اللہ جو

مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ
تیرے گناہ ہیں اگلے اور پچھلے اور پورا کرے احسان اپنا تجھ پر اور چلائے تجھ کو

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝
سیدھی راہ پر اور مدد دے تجھ کو اللہ مدد زبردست

ف ۱ حضرت شاہ صاحب نے مکہ فتح ہونے اور لوگوں کی بڑا جوق جوق آنے کا تصور نہ کیا تھا اس سے سورہ براءۃ اللہ اعلم اسطے فرمایا ہے کہ اللہ تو فرض دو وعدہ حق ہے اللہ تعالیٰ نے تو ہوتے ہوتے مکہ بھی فتح کر دیا مگر یہ بتانا کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے کہا تھا سو کوئی نہ فرمایا کہ اللہ نے کہا تھا پھر ایک کچھ بتلاوے اپنا کہنا اللہ کا کہنا ہو رہے ہے اور اسکے رسول کا کہنا ہو رہے ہے ف ۲ حضرت نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور درود بھیجا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو خواب میں دکھایا تھا کہ میں مکہ میں داخل ہوا ہوں اور کعبہ کا دروازہ پکڑے کھڑا ہوں اور کہتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلا سب لشکروں کو شکست دی پھر میں نے لوگوں سے پوچھا کہ تم کیا کہتے ہو تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا سو لوگوں نے کہا کہ ہم بھلائی کہتے ہیں تو بزرگ ہے اور بزرگ زادہ ہے اور ہم کو امید بھلائی کی ہے پھر میں نے کہا کہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا کہ آج تم پر کچھ الزام نہیں اللہ تم کو بخشے وہ سب سے بڑا مہربان ہے پھر میں نے کہا کہ جاؤ تم سب آزاد ہو سو اس وجہ سے طلقاء کہلائے ف ۳ حضرت نے اس خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ میں اونٹنی پر سوار ہوں اور اونٹنی کا نام قصواء ہے اور میں مکہ میں داخل ہوا

رسول کی مخالفت کرنے اور اسی پر مصر رہنے کا۔ کیونکہ یہی بات اور اپنے عمل کو برابر دیکھ اس آیت سے فقہاء نے یہ مسئلہ استنباط کیا ہے کہ اگر کوئی شخص نفل نماز یا روزہ شروع کر دے تو اس کو توڑنا نہیں چاہئے۔ (موضح) اصلیتی وغیرہ اگر ہوں لا تبطلوا کے الفاظ سے یہ استنباط کیا جا سکتا ہے۔ لیکن آیت کا سیاق و سباق اس کا متحمل نہیں۔ علامہ شبیر احمد عثمانی

۱۳۴ ان الذین کفروا الخ۔ یہاں یہ ساتھ کفر سے تخویف اخروی ہے۔ جن لوگوں نے خود کفر کو ترک کیا اور دوسروں کو اس سے روکا اور پھر اس کفر پر شرک کی حالت میں مر گئے تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرمائیگا اور وہ عذاب جہنم سے بچ نہیں سکتے۔ (منہ)

۱۳۵ فلا تھنوا الآیہ۔ یہ ایمان والوں کو تسلی دی ہے کہ تم مت ہمت کرو۔ سست ہو جاؤ اور صلح کی طرف مت بلاؤ جب تک تمہارا پلہ بھاری ہے تم کو اللہ کی مدد تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری محنت کو ضائع نہیں کرے گا۔ بلکہ تمہیں ثابت قدم رہنا کر بھی نہیں چھوڑے گا۔ لیکن مخصوص حالات ایسی پیش آجائے کہ مسلمان اقلیت کی حالت میں ہوں۔ وہاں مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ہوش اور صبر سے کام لیں۔ (منہ)

۱۳۶ ان یسئلکموھا فیحفکم تبخلوا الخ۔ یعنی مالی خرچ میں بھی تم سے بڑھ کر ہے۔ اگر وہ تمہیں مال خرچ کرنے کا حکم دے تو تم میں سے بعض بخل کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے بخل کو ظاہر کر دے گا۔ (منہ)

۱۳۷ ھا انتم ھؤلاء الخ۔ تمہیں جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو تم میں سے بعض بخل کرتے ہیں حالانکہ اپنے ہی فائدے کے کام میں خرچ کرتا ہے۔ اس سے تو خرچ نہیں کرنا وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اللہ کو تمہارے خرچ کی ضرورت نہیں۔ تم ہی محتاج ہو۔ اور اللہ تمہارے خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ وہ تمہارے مال کا محتاج ہے۔ وہ تو بے نیاز ہے۔ اور تم سب کے سب اس کے محتاج ہو۔ اور وہ تمہارے نہ ہونے کی حالت میں تمہارے بدلے میں دوسری قوم پیدا کر دیتا ہے۔ اور پھر وہ تمہاری طرح بخیل نہیں ہوتی۔ (منہ)

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات اور اہم آیات توحید

۱۔ موسیٰ اور کافروں کی صفات کا مقابلہ۔
۲۔ ترغیب الی الجہاد اور اس کی حکمتیں۔
۳۔ جاھلیہ الا آیۃ ۱۹۔ نفی شرک بہ دلائل و اثبات ہر صفات کارسازی برائے اللہ تعالیٰ جل شانہ و عز برہانہ۔

۱۔ سورۂ فتح

پس منظر سنہ ۶ھ میں رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ آپ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اس خواب کی بنا پر آپ نے عمرہ کا ارادہ فرمایا۔ ذوالقعدہ ۶ھ میں آپ ۱۴۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ قریش نے آپ کو مکہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ حدیبیہ کے مقام پر صلح ہوئی جس کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے لیے دب کر صلح کرنے کی تھیں۔ اس لیے بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس صلح سے کچھ رنج ہوا۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو فتح مبین قرار دیا۔

محل عمود سورۂ محمد میں اللہ تعالیٰ نے اعلان جہاد کیا تھا۔ اب سورۂ فتح میں فتح کی بشارت سنائی جا رہی ہے کہ جب تم جہاد کرو گے تو اللہ تمہیں فتح دے گا۔ منافقین کے فساد سے اس سورت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ آیت ۱ تا ۲۶ ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ اور ان کی عظیم مہم کا ذکر ہے۔ اور آیت ۲۷ تا ۲۹ میں آپ کے خواب کی تعبیر بیان کی گئی ہے۔ اور دوسرا حصہ آیت ۱ تا ۱۰ ہے۔ اس میں منافقین کی مذمت اور مومنین کی تعریف ہے۔

تفصیل ۔ پہلا حصہ

۱ تا فاتحہ ختام۔ یہ پہلی خوشخبری ہے۔ صلح حدیبیہ کی ظاہری شرائط کو دیکھ کر اسے شکست نہ سمجھیں یہ حقیقت میں تو بہت بڑی فتح مبین ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ الخ۔ یہ دوسری بشارت ہے۔ شدید مخالفتوں کے دور میں اسلام کا دین برحق ہونا دلائل و براہین سے ثابت کر دینا۔ لیظہرہ علی الدین کلہ الخ۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا میں کوئی مشرک باقی نہ رہے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کو دوسرے ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ یہ غلبہ دلائل و براہین کے لحاظ سے ہے۔ محمد رسول اللہ الخ۔ یہ تیسری بشارت ہے۔ شدید مخالفتوں کے دور میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے دین کو غالب کرنے کا وعدہ فرمایا۔ اب آپ کے دل پر کیا اثر ہوا ہوگا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ اس کا اندازہ صرف وہی کر سکتا ہے جس نے کبھی کسی کو کوئی بڑی بشارت دی ہو۔ اور اس کے پورا ہونے کے آثار بھی نظر آ رہے ہوں۔ اشداء علی الکفار الخ۔ یہ چوتھی بشارت ہے۔ آپ کے ساتھیوں کی تعریف ہے۔ وہ کافروں کے مقابلہ میں بہت سخت ہیں۔ آپس میں بہت نرم دل ہیں۔ اللہ کے ہاں بہت مقبول ہیں۔ ان کی علامت یہ ہے کہ وہ رکوع و سجود کرتے ہیں۔ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثرات ہیں۔ ان کی صفات تورات و انجیل میں بھی بیان کی گئی ہیں۔ ذلک مثلہم فی التوراۃ الخ۔ یہ پانچویں بشارت ہے۔ آپ کے ساتھیوں کی ترقی کا ذکر ہے۔ وعد اللہ الذین امنوا الخ۔ یہ چھٹی بشارت ہے۔ آپ کے ساتھیوں کی مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ ہے۔

تفصیل ۔ دوسرا حصہ

۱ تا ۱۰۔ یہ حصہ منافقین کی مذمت اور مومنین کی تعریف پر مشتمل ہے۔ یا ایہا الذین امنوا الخ۔ اس میں مومنین کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کریں۔ ان الذین یغضون اصواتہم الخ۔ جو لوگ آپ کے سامنے اپنی آواز پست رکھتے ہیں اللہ کے ہاں ان کا بڑا مقام ہے۔ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات الخ۔ جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان کی عقل میں فتور ہے۔ ان جاءکم فاسق بنبا الخ۔ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔ وان طائفتان من المومنین الخ۔ اگر مسلمانوں کی دو جماعتوں میں لڑائی ہو جائے تو ان میں صلح کرا دینا۔ انما المومنون اخوۃ الخ۔ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یا ایہا الذین امنوا لا یسخر الخ۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ ولا تلمزوا انفسکم الخ۔ ایک دوسرے پر طعنہ نہ کرو۔ ولا تنابزوا بالالقاب الخ۔ ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔ اجتنبوا کثیرا من الظن الخ۔ بدگمانی سے بچو۔ ولا تجسسوا الخ۔ ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ ولا یغتب بعضکم بعضا الخ۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر الخ۔ تم سب کا خالق ایک ہے۔ تم سب برابر ہو۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم الخ۔ اللہ کے ہاں عزت تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ قالت الاعراب امنا الخ۔ بدو لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے ہو۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ان اللہ یعلم غیب السموت الخ۔ اللہ آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ قل اتعلمون اللہ بدینکم الخ۔ کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو۔ اللہ تو آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ یمنون علیک ان اسلموا الخ۔ یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اسلام لانا تم پر میرا احسان نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہے۔ ان اللہ یعلم غیب السموت الخ۔ اللہ آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمہارے اعمال کو بھی جانتا ہے۔

۱۱ تا ۱۸۔ یہ حصہ منافقین کی مذمت اور مومنین کی تعریف پر مشتمل ہے۔ یا ایہا الذین امنوا لا یسخر الخ۔ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ ولا تلمزوا انفسکم الخ۔ ایک دوسرے پر طعنہ نہ کرو۔ ولا تنابزوا بالالقاب الخ۔ ایک دوسرے کو برے القاب سے نہ پکارو۔ اجتنبوا کثیرا من الظن الخ۔ بدگمانی سے بچو۔ ولا تجسسوا الخ۔ ایک دوسرے کے عیب تلاش نہ کرو۔ ولا یغتب بعضکم بعضا الخ۔ ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر الخ۔ تم سب کا خالق ایک ہے۔ تم سب برابر ہو۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم الخ۔ اللہ کے ہاں عزت تقویٰ کی وجہ سے ہے۔ قالت الاعراب امنا الخ۔ بدو لوگ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے ہو۔ ایمان ابھی تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ ان اللہ یعلم غیب السموت الخ۔ اللہ آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ قل اتعلمون اللہ بدینکم الخ۔ کیا تم اللہ کو اپنا دین سکھاتے ہو۔ اللہ تو آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ یمنون علیک ان اسلموا الخ۔ یہ لوگ آپ پر احسان جتاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اسلام لانا تم پر میرا احسان نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہے۔ ان اللہ یعلم غیب السموت الخ۔ اللہ آسمان و زمین کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ وہ تمہارے اعمال کو بھی جانتا ہے۔

۲۔ سورۂ ق

پس منظر سورۂ ق مکی سورت ہے۔ اس کا زمانہ نزول ۵ نبوی ہے۔ اس سورت میں قیامت کے دن کا ذکر ہے۔ اس دن کے ہولناک مناظر کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے شکوک و شبہات کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے اعتراضات کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے مذاق کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے انکار کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے تمسخر کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استہزاء کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے تکذیب کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استخفاف کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استکبار کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استعلاء کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استیلاء کا ذکر ہے۔ اس دن کے بارے میں کفار کے استحواذ

سے کہا اگر تم یا جو تم سے ملنا طلوت کر سکتے ہو ایسا نہیں ہو سکتا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر کچھ طواف کریں چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے انتظار میں بیٹھے گئے تھے تو پہلے مکہ کی طرف سے سہیل بن عمرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ ایک معاہدہ کی کہ اس کی شرائط یہ تھیں (۱) مشرکین کا کوئی آدمی اگر مسلمانوں کے ہاں چلا جائے تو اسے واپس کر دیا جائے گا اور اگر کوئی مسلمان مشرکین کے پاس پہنچ جائے تو وہ واپس نہ کریں گے (۲) مسلمان امسال بیت اللہ کی زیارت نہیں کریں گے اگلے سال آئیں گے اور شرائط یہ ہے کہ ہتھیاروں کے بغیر مسافر بن کر آئیں گے صرف تلوار ہوگی جو نیام میں ہوگی (۳) دس سال تک لڑائی بند رہے گی (۴) جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں داخل ہونا چاہے گا ہو سکے گا اور جو قریش کے عہد میں داخل ہونا چاہے گا ہو سکے گا (۵) اس سال آپ واپس چلے جائیں گے مکہ میں داخل نہ ہوں گے (۶) آئندہ سال آپ تین دن مکہ میں رہیں گے۔ یہ صلح نامہ لکھا جا چکا تو ابو جندل رضی اللہ عنہ جو سہیل کے بیٹے تھے بیڑیوں میں گھسٹتے ہوئے آ پہنچے اور مسلمانوں کے لشکر میں پناہ لینا چاہی۔ سہیل نے کہا یہ پہلا شخص ہے جس کے بارے میں میں صلح کرتا ہوں کہ اسے واپس کر دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا ابھی صلح نامہ پر دستخط نہ ہوئے تھے میں نے دستخط کر دیئے ہیں۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ کو واپس نہ کیا جائے۔ سہیل نے کہا پھر میں صلح نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا اچھا ابو جندل کو میری خاطر چھوڑ دو۔ سہیل نے کہا میں ایسا نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا اچھا تم اپنی مرضی کر لو۔ ابو جندل رضی اللہ عنہ نے کہا مسلمانو! کیا میں مشرکوں کی طرف واپس کر دیا جاؤں گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں کس قدر تکلیف اٹھا چکا ہوں۔ میرے جسم پر تشدد کے نشانات تھے۔ آپ نے فرمایا ابو جندل صبر کرو اللہ تعالیٰ تمہارے اور دوسرے کمزور مسلمانوں کے لئے کشادگی اور راستہ پیدا کرے گا۔ ہم نے قریش سے صلح کر لی ہے اور ہم نے اللہ کے ساتھ عہد کیا ہے اور ہم اس کے ساتھ بے وفائی نہیں کر سکتے۔ (زرقانی ج ۲ ص ۳۱۶)

۵ (بغیر حق) ذنب (گناہ) سے اسکا حقیقی معنی مراد نہیں کیونکہ گناہ کا صدور انبیاء علیہم السلام سے محال ہے اس لئے ذنب سے یہاں ترک اولیٰ ہے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام عالی کے اعتبار سے وہ ذنب ہے اگر حقیقت میں ذنب نہیں۔ (تفصیل مسائل الابرار رسالۃ المغفرین ملاحظہ ہو) اور مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ظاہری طور میں ذنب لگاتا (یعنی بخشے گئے ہو حقیقت میں کوئی گناہ تھے بلکہ خلاف اولیٰ بھی نہ تھے۔ والمراد بالذنب ما ترجا من خلاف الاولیٰ بالنسبۃ الی صفاتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فھو من قبیل حسنات الابرار سیئات المقربین وقد یقال المراد ما ھو ذنب فی نظر العالی صنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وان لم یکن ذنبا فی الحقیقۃ الاولیٰ عند اللہ تعالیٰ (زرقانی ج ۲ ص ۳۱۹)

حضرت علامہ الورشاہ کاشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذنب سے مراد لازم ہے یعنی آپ پر لگائے گئے مشرکین و منافقین کے تمام جھوٹے الزامات سے بری اور پاک فرمائے۔ لیغفر میں لام تعلیل کا ہے اور اس کے بعد والے افعال (یتم، یھدیک، ینصرک) اسی ارادہ غفران کی علت ہیں یعنی یہ سب امور موضوع ارادہ تھے۔ فکانہ قیل ارادہ مراد ہے (ای لیثبتک علی الھدیٰ) یعنی آپ کو راہ راست پر قائم رکھے فالمراد الثبات الدائم (ای یثبتک علی الھدیٰ الی ان یقبضک الیہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۰) یا لام عاقبت کا ہے یعنی اس کا انجام یہ ہوا (زرقانی ج ۴ ص ۹)

حضرت علامہ الورشاہ کاشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ذنب سے مراد لازم ہے یعنی آپ پر لگائے گئے مشرکین و منافقین کے تمام جھوٹے الزامات سے بری اور پاک فرمائے۔ لیغفر میں لام تعلیل کا ہے اور اس کے بعد والے افعال (یتم، یھدیک، ینصرک) اسی ارادہ غفران کی علت ہیں یعنی یہ سب امور موضوع ارادہ تھے۔ فکانہ قیل ارادہ مراد ہے (ای لیثبتک علی الھدیٰ) یعنی آپ کو راہ راست پر قائم رکھے فالمراد الثبات الدائم (ای یثبتک علی الھدیٰ الی ان یقبضک الیہ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۰) یا لام عاقبت کا ہے یعنی اس کا انجام یہ ہوا (زرقانی ج ۴ ص ۹)

۶ (فتحا مبینا) ظاہر اور واضح فتح۔ اس سے مراد صلح حدیبیہ ہے جو کہ فتح مکہ کا پیش خیمہ تھی۔ (ابن جریر، قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۰) اکثر مفسرین کا یہی قول ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح مکہ مراد لی ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۸۹) اور بعض نے فتح خیبر مراد لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح روم و فارس مراد لی ہے۔ (قرطبی ج ۱۶ ص ۲۹۰) اور بعض نے ہر وہ فتح مراد لی ہے جو آپ کو قیامت تک حاصل ہوئی۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد علم و حجت کی فتح لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد فتح قلوب لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد فتح اسلام لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد فتح دعوت لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد فتح ہدایت لی ہے۔ (زرقانی ج ۴ ص ۹) اور بعض نے فتح سے مراد فتح نصرت

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وہی ہے جس نے اتارا تسلی دل میں ایمان والوں کے
لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۭ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
تاکہ اور بڑھ جائے انکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ اور اللہ کے ہیں سب لشکر آسمانوں کے
وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اور زمین کے اور اللہ ہے خبردار حکمت والا تاکہ پہنچائے ایمان والے
وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
اور ایمان والی عورتیں باغوں میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہیں
فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ
ان میں اور اتار دے انپر سے انکی برائیاں اور ہے یہ اللہ کے یہاں
فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَ
بڑی مراد جیتنی اور عذاب کرے منافق مرد اور منافق عورتوں کو اور
الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۗنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۭ
شرک والے مرد اور شرک والی عورتوں کو جو نکلیں کرتے اللہ پر
عَلَيْهِمْ دَاۗىِٕرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ
(ہیں) پھیر ہے بری گھیست کا اوپر انکے اور غصہ ہوا اللہ ان پر اور لعنت کی انکو
وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
اور تیار کی انکے لئے جہنم اور بری جگہ پہنچنے کی اور اللہ کے ہیں لشکر
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ
آسمانوں کے اور زمین کے اور ہے اللہ زبردست حکمت والا ہم نے
اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ
تجھ کو بھیجا ہے حال بتانے والا اور خوشی اور ڈر سنانے والا تاکہ تم لوگ یقین لاؤ اللہ پر

منزل ۶

وَاَدْخِلَ اَلْجَنَّةَ الْمُتَّقُوْنَ الخ) اس سے مراد وہ مومنین ہیں جو اس صلح کے دوران ایمان لائے یعنی ہوئے لوگوں کے دلوں میں لڑائی نہ کرنے کا خیال مضبوط کر دیا تاکہ صلح ہو جائے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کو اسلام کی توفیق لے کر جنت میں داخل فرمائے ۵ و یعذب المنفقین الخ) یہ بھی دخل پر معطوف ہے اور دوسری بشارت کا خبر ہے اور وہ منافقوں اور مشرکوں کے دلوں کو تمہارے خلاف غیظ و حسد سے بھر دے گا اور ساتھی اور مددگاری اور تمہارے ثبات و استقلال کو ان کے دلوں پر رعب طاری کرنے کا اور تمہارے باطنوں ذات آمیز شکست دے کر ان کو رسوا کرنے کا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو خدا سے ہمکنار کرتے ہیں۔ اور جن کا خیال یہ ہے کہ اللہ اپنے پیغمبر (علیہ السلام) اور مومنوں کی مدد نہیں کرے گا۔ لیکن ان کا یہ خیال غلط ہے خود ان ہی کو بھگتنا پڑے گا۔ دنیا میں اللہ ان کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب و مقہور (رسوا) کرے گا اور وہ اسکے مستحق ہوں گے اور آخرت میں ان کے اور کافروں کے لئے جہنم کا ٹھکانا ہے جو بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔ و للہ جنود السموٰت۔ یہ سابق جملہ متدرکہ کا اعادہ ہے برائے تاکید۔ اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی فوجوں کو مالک ہے اور سب پر غالب اور حکمت کا مالک ہے وہ منافقوں اور مشرکوں کو مغلوب و رسوا اور اہل ایمان کو غالب و معزز کرسکتا ہے۔ فلو اراد اھلاک المنافقین والمشرکین لفعل یعجزہ ذلک فلکن یؤخرھم الی اجل مسمی (زمخشری ج ۲ ص ۲۴۰)

۵ اما بعد۔ لغت۔ ایمان اور تصدیق (راغب) علیحدہ علیحدہ کی ترکیب سے شاہد کے معنی بتانے والے اور بیان کرنے والے کے ہیں شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالقادر (رح) نے ظاہر و ظاہر لہذا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر استدلال درست نہیں لتؤمنوا باللہ۔ امام ابن کثیر اور ابوعمرو کی قراءت میں یہ حال فعل مضارع بصیغہ غائب میں اس صورت میں کلام دائم ہے باقی امت قراءت کی دو تاؤں میں پڑھتے ہیں یعنی بصیغہ خطاب ہیں۔ لتؤمنوا الخ میں خطاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امت سے ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء (الطلاق ۱) یہ تغلیب مخاطب علی الغائب کے قبیل سے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی رسالت پر ایمان لانے کے مکلف ہیں۔ الخطاب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم و امتہ کقولہ سبحانہ یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء (و ھو من باب التغلیب غلب فیہ المخاطب علی الغیب فیفید ان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مخاطب بالایمان برسالتہ کالامۃ و ھو کذلک (روح ج ۲۶ ص ۴۹) تعزروہ یعنی اس کی مدد کرو۔ توقروہ یعنی اس کی تعظیم

موضوع قرآن ف یعنی آپ (یعنی رسول کے حکم پر چلنے سے۔ ضمنی کے ساتھ ضمنہ کہنے لگے اس میں خواہان کا رد پڑھا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تو کہتے ہیں مت چلو جب تک ہم نہ کہہ دیں۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ اللہ کے بھائی ہیں بڑا کمال ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ قدرتی انکھیں یہ کہ مدینہ سے چلتے وقت منافقین بہانے کر کر بیٹھ جاتا کہ یہ لڑائی میں تباہ ہوا۔ گھے وطن سے دور میں اور دشمن کم اور دشمن کا لالچ اور کافروں کے جاتا کہ فرصے کے نام سے آنے میں دفاع چاہتے ہیں کوشش کرے لیں ۱۲ منہ

کردہ دونوں جگہ ضمیریں بجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے اور اس میں خطاب سے غیبت کی طرف التفات ہے اور بتصدیق میں ضمیر خائب لفظاً علامات کیطرف راجع ہے یہ آپ کا بھائی اور رسالت کا ساتھی ہے۔ ہمنے تم پر گواہ کرکے بیان کردیا اور بشیر و نذیر بنا کر تم سب لوگ اللہ کی وحدانیت پر بیان لائیں۔ اسکی تسبیح تقدیس کریں اور شرک سے اسکی پاکیزگی بیان کریں اور اللہ کے رسول پر بیان لائیں اور مشرکین کی مخالفت میں اسکی مدد کریں اور اس کا کرم و احترام کریں۔ آپ کے کرم و احترام کے کچھ آداب سورۂ حجرات میں آئے ہیں۔ یہ احکام پہلے لوگوں (صحابہ) پر بھی ہیں یعنی اب اٹھنے نہیں۔ مذکورہ بالا دو مقامات میں بندگی میں تو تم اس کو شریک کرو اسکی تسبیح و تقدیس میں رطب اللسان رہو اور اس کو ہر شریک سے پاک سمجھو اور عبادت اور پکار میں کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ بناؤ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرو اور آپ کی تعظیر بھی کرو کیونکہ یہ سب انعامات آپ ہی کی رسالت سے تمہیں ملے ہیں۔ نیز تسبیح و تقدیس میں مستقل ترجمہ بظاہر ترقی فکر ہے سورۂ حجرات میں فرمایا کہ اللہ کے سوا پکارنے والوں کو کوئی نہیں اور سورۂ حج میں فرمایا اور تسبیح و تقدیس پکار میں اس کو شریکوں سے پاک سمجھیں ۹ ان الذین۔ یہ جملہ اور بیعت میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب ہے بیعت سے بیعت فرمان مراد ہے جس کا ذکر آرہا ہے جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں حقیقت میں وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس بیعت اور اطاعت پیغمبر علیہ السلام سے اصل مقصود اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ۵ ایدی اللہ فوق ایدیھم۔ اللہ کا ہاتھ پہلے مضمون کی تصویر ہے اور اسی کی تائید ہے بدلیل قبول کرنے اللہ تعالیٰ جوارح سے منزہ ہے اور مفہوم یہ ہے کہ فقط بیعت حقیقت میں اللہ سے ہے۔ لما قال سبحانہ (انما یبایعون اللہ) اکد ہ بقول طریفۃ التخییل فقال تعالیٰ (ید اللہ فوق ایدیھم) و انما سمیت ھذہ الجملۃ بھذا الاسم لان عقد البیعۃ فی عرف الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لعقد (ھم اللہ تعالیٰ من غیر تفاوت بینھما (اساس ج ۲ ص ۳۰۰، روح ج ۲۶ ص ۱۰۰، فتح ج ۲ ص ۱۰۰) ۱۰ فمن نکث۔ عہد توڑنا (فتح ج ۲ ص ۱۰۰) ۱۱ سیقول لک۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۲ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۳ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۱۴ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۱۵ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۶ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۷ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۸ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۱۹ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۲۰ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۲۱ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۲ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۳ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۴ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۵ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۲۶ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۲۷ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۸ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۲۹ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۰ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۱ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۳۲ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۳۳ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۴ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۵ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۶ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۳۷ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۳۸ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۳۹ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۰ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۱ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۲ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۳ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۴۴ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۴۵ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۶ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۷ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۸ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۴۹ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۵۰ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۵۱ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۲ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۳ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۴ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۵ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۵۶ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۵۷ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۸ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۵۹ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۰ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۱ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۶۲ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۶۳ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۴ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۵ بل کان اللہ۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۶ بل ظننتم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۶۷ ظن السوء۔ یہ ظن سوء ان کا یہ تھا کہ آپ کی مدد کے لئے ہم نہ جائیں گے تو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کفار مکہ ختم کر دیں گے۔ ۶۸ بورا۔ ہلاک ہونے والے۔ ۶۹ سیقول۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال بچے ہیں ہم ساتھ نہیں جا سکتے۔ آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے دل کی بات بتا دی تھی۔ اس لئے آپ نے ان کی دعا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔ اس وقت ان کو بہت افسوس ہوا۔ اس آیت میں ان کے اس افسوس کا ذکر ہے۔ ۷۰ ان اراد بکم۔ یہ آیت بھی اس وقت نازل ہوئی جب آپ عمرہ کی نیت سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ راستہ میں آپ نے اعراب کو بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی تھی۔ ان اعراب نے بہانے کر دیئے تھے کہ ہمارے مال اور بال ب

قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا
انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ
قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ
كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ
الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ

یعنی نیچہ دل۔ شکے اختیار میں ہے۔ گمراہ و نہیں
ظرِ تعصب میں) ہٹا جاتے ہے تو اس سے نہیں کوں کہ
مستحق (انہا) یا ہاں علم ہے کہ اگر جہاد میں شامل
ہوتے تو شہادت و مغفرت سے بچ جاتے۔ کافروں میں
پھنسنے والوں کو بھی مسلمانوں سے عذاب کرنا ہے اور
اگر وہ ظہیر نیچ رہنا چاہے تو بھی اسے کوئی روک نہیں
سکتا۔ وہ جسے ان باتوں پر تیروں کی بات میں بھی طاقت
رکھتا ہے۔ وہ بات تمام اعمال سے واقع ہے اور ان کی
پوری نیز الفت کے۔ اس تقریر سے صلح ہوا کہ اور
دعا تھا جسے من بسبب النفقہ مقدمہ ہے بقرینہ سیاق
قال النخع قد من سورۃ ۹ میں اصل فاعلمہ۔ الخ۔
یقولون بالسنہ۔ لو چلنے پر ہزار قتلیہ ہے۔ ان کے
دلوں میں کچھ اور ہے مگر زبان سے کچھ اور ہی کہتے
ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہ لوگ اس خیال کی بنا پر جو غلط فہمی
آپ کے ہمراہ نہیں گئے تھے کہ مشرکین کے آتا قبال میں
نبی علیہ السلام اور مسلمانوں کا دین غالب ہو گیا
ہیں سے کوئی بھی اپنے گھروں کو واپس سلامت نہیں
آئیگا۔ اب جب آپ ہی ان کے ہاتھ آ گئے تو اس
مارے جائیں گے۔ اور اس خیال کو اللہ نے غلط
معقول بھی اور یہ بات ان کے دلوں میں جما گئی ہو گی
اور وہ اس کو فی الحال مسلمانوں کے اقتدار سے
دل مسلمانوں کی مدد نہیں کرے گا۔ اصل میں یہ لوگ
بڑا شدید اور عذاب الٰہی کے مستحق ہیں۔ یہ صاحبہ
لوگوں نے کہا تھا کہ اور سول اہلیت تھے جو
ہیے تھے۔ ما بورا ھالکین نفسا بالعقیدہ کفر
وسوء سیتکہ مستوجبین سخط اللہ تعالیٰ (جلالین)
جل شانہ (روح ج ۲۶ ص ۱۰۰) ۱۶ ومن لم یؤمن
الآیۃ۔ یہ تحویف اخروی ہے۔ ان جیسے دوسرا لوگوں کی
طرح جو ترک اقتدار اس کے رسول پر ایمان نہ لائیں
ان کے لئے جہنم کی آگ تیار کی ہے کیونکہ وہ کافر ہیں اور کافروں کی سزا جہنم ہے۔ ۱۷ ولہ ملک السموت۔ الخ۔ یہ آسمان کی بادشاہی اللہ کے لئے ہے اور
اس کی بادشاہت میں وہی تصرف کرتا ہے۔ وہ ایمان و رسول اور مطالبہ کفار و مشرکین کو معاف فرماتا اور کفار و مشرکین کو سزا دیتا ہے اور وہ ایسا غفور رحیم ہے

موضح قرآن جب سے کہ ہے ان کی سے عکر ہو غیر پر بلکہ ان کے ہوا کوئی ساتھ پہلے ہر بیس میں دن اور کر اور کوئی ترک پہلے سعوبیں نکر والے
ہوں گے اس سورت میں ان کو اللہ کا صلح سنا دیا جیسی ہو سکتے ہو جنگ احزاب میں تو ہیں کر جہاد والے تھے۔ ۱۲ منہ۔

فتح الرحمٰن اصل یعنی فیصلہ فرمایا ۱۲ اعلیٰ فاتح اور ہر ایسی معنی سے رحمان علمیت اور ہر طرح صفت متحقق شدہ ۱۲۔

رکوع کرنے والوں کو مغفرت فرمانے کا ان پر مدار ہے یا جہاں فرماتا ہے۔

۱۵ مخلفون۔ یہ بھی منافقین کے لئے زیبا ہے مقام سے فتح تک غیر مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے بیعۃ الرضوان میں شریک ہونے والوں کے ذریعہ وعدہ فرمایا تھا جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ و اما بھم فتعالی یہ و مغانم کثیرۃ یاخذونھا۔ اور کلام اللہ سے یہی وعدہ الٰہی مراد ہے معاذ ان یغیر او یحب او لاھل الحدیبیۃ لغلبۃ غیر و ذلک انہ وعد ھم ان یعوضھم مغانم مکۃ خیبر

اذا انطلقتم مراد ھم ان لا یصیبوا منھا شیئا۔ قالہ قتادہ و فیہ بعدہ۔ ھل ان اول سورۃ نزلت فیھا ذکر المنافقین۔ کما مر۔ یا منافقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ غیر مستطیع کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ اعلم کہ مراد منافقین غیر خالصۃ اہل حدیبیہ کے ہیں اور مخلفین کا ان میں کوئی مخلص نہیں۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی جب آپ خود ہی کہیں گے تو ساتھ نہ جائیں گے تو منافقین اہل خیبر کی کمزوری کے پیش نظر آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک ہونے کی درخواست کریں گے حضرت امیر بھی اس امر میں اپنے ساتھ جانے کی اجازت طلب کریں گے اصل میں یہ درخواست اخلاص پر مبنی نہیں ہوگی بلکہ اس سے ان کا مقصد غنیمت وثمینت کے بغیر مالا مینال حاصل کرنا ہوگا وہ اللہ کے اس فیصلے کو بدلنا چاہتے ہیں کہ غنائم خیبر صرف اہل حدیبیہ کے لئے ہیں۔ جب وہ درخواست کریں، تو آپ ان سے فرمادیں کہ تم اس غزوے میں ہمارے ساتھ ہرگز نہیں جاسکو گے یعنی تمہیں ہمارے ساتھ جانے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری حدیبیہ سے پہلے ہی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ غنائم خیبر اہل حدیبیہ کے ساتھ

موضح قرآن کے لوگوں کی کئی صفت پہلے سے ہے ہدایت دی ہے جہاد کرو صفت مشابہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جھگڑا ان کا ہے ذات فاسق کا مالک ہے جو کہ سلمان بھی ہے ان لڑائیوں سے غنیمت بہت ہاتھ آئی ۱۲ منہ۔

یعنی جہاد ان منافقوں کو نہیں ہوگا ۱۲ منہ۔

ف اب یہ سوال جواب تھا حضرت سے صحیح کہیں لفظ اللہ کا ہے کہ ہم کو کہا ان سے بدلنا ان کا کلام اللہ کا ہے کہ ہم کو کہا ان سے بدلنا ہوا کہ ہمیشہ کہیں گے ہم کو کہا ان سے بدلنا ہوا کہ ہمیشہ کہیں گے ہم کو کہا ان سے بدلنا ہوا کہ ہمیشہ کہیں گے

لڑائی کے لئے بلائے جاؤ گے تو ہمارے ساتھ نہ چلنا۔ یہ حضرت نے اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کہا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی ہمارے لئے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ ہمارے ساتھ صرف وہی لوگ جائیں گے جو حدیبیہ میں ہمارے ساتھ تھے۔ اس لئے ہم تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی غیر متلو کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ اعلم کہ مراد کیا تھا۔ غیر خالصۃ اہل حدیبیہ کے ہیں اور مخلفین کا ان میں کوئی مخلص نہیں۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی جب آپ خود ہی کہیں گے تو ساتھ نہ جائیں گے تو منافقین اہل خیبر کی کمزوری کے پیش نظر آپ کے ساتھ اس غزوے میں شریک ہونے کی درخواست کریں گے حضرت امیر بھی اس امر میں اپنے ساتھ جانے کی اجازت طلب کریں گے اصل میں یہ درخواست اخلاص پر مبنی نہیں ہوگی بلکہ اس سے ان کا مقصد غنیمت وثمینت کے بغیر مالا مینال حاصل کرنا ہوگا وہ اللہ کے اس فیصلے کو بدلنا چاہتے ہیں کہ غنائم خیبر صرف اہل حدیبیہ کے لئے ہیں۔ جب وہ درخواست کریں، تو آپ ان سے فرمادیں کہ تم اس غزوے میں ہمارے ساتھ ہرگز نہیں جاسکو گے یعنی تمہیں ہمارے ساتھ جانے کی اجازت ہرگز نہیں دی جائیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہماری حدیبیہ سے پہلے ہی یہ فیصلہ فرما چکا ہے کہ غنائم خیبر اہل حدیبیہ کے ساتھ

موضح قرآن کے لوگوں کی کئی صفت پہلے سے ہے ہدایت دی ہے جہاد کرو صفت مشابہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا جھگڑا ان کا ہے ذات فاسق کا مالک ہے جو کہ سلمان بھی ہے ان لڑائیوں سے غنیمت بہت ہاتھ آئی ۱۲ منہ۔

یعنی جہاد ان منافقوں کو نہیں ہوگا ۱۲ منہ۔

ف اب یہ سوال جواب تھا حضرت سے صحیح کہیں لفظ اللہ کا ہے کہ ہم کو کہا ان سے بدلنا ان کا کلام اللہ کا ہے کہ ہم کو کہا ان سے بدلنا ہوا کہ ہمیشہ کہیں گے ہم کو کہا ان سے بدلنا ہوا کہ ہمیشہ کہیں گے

کفر ہیں۔ ای مس قبل ہو جرمن امن الحدیبیۃ الی خیبر حین رجع الیہ بعض من ہاجر الیہ وہی ہجرۃ حقیقیۃ (الجرح، ص ۱۰۰) لیکن افسوس کہ آپ ان کو ساتھ جانے کی بجائے نہیں رہنے دیتے تو وہ ہجرت تو درکنار ہجرت کی آرزو میں ہی ہجرت کرتے ہوئے سارے فوائد سے محروم ہو گئے۔ ہجرت میں بہت سے ساتھ حضور ﷺ کی خصوصی توجہ حاصل ہوتی ہے مگر منافقین محض دنیا کی خاطر ہی ہجرت کرتے ہیں اور ہجرت کے ثمرات سے محروم رہتے ہیں۔ ہجرت کے بعد جہاد کی فرضیت ہوئی تو منافقین نے جہاد میں شرکت سے بہانے تلاش کرنے شروع کر دیئے۔ ان کے ایمان کی کمزوری کا اندازہ اس سے لگائیں کہ جہاد میں شرکت نہ کرنے کے بہانے بھی ایسے تراشتے جو ان کے ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتے تھے۔ ان کا ایک بہانہ یہ تھا کہ ہمارے گھر بار بے حفاظت ہیں ہمیں ان کی حفاظت کے لئے مدینہ میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس بہانے کو رد فرمایا کہ یہ بہانہ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ جہاد سے بھاگنا چاہتے ہیں۔ ان کے گھر بار کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ ان کے گھر بار کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ان کا یہ بہانہ بھی ان کے ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے۔ ان کا ایک بہانہ یہ تھا کہ ہمارے گھر بار بے حفاظت ہیں ہمیں ان کی حفاظت کے لئے مدینہ میں رہنے کی اجازت دی جائے۔ اللہ تعالیٰ ن

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿۲۳﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۴﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ
عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ
اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۵﴾
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ
مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ
مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ
مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ
لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۲۶﴾
اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ

ولو قاتلكم الذين كفروا لولوا الادبار ثم لا يجدون ولیا ولا نصیرا ﴿۲۳﴾ سنة الله التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبديلا ﴿۲۴﴾ وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة من بعد ان اظفركم عليهم وكان الله بما تعملون بصيرا ﴿۲۵﴾ الذين كفروا وصدوكم عن المسجد الحرام والهدي معكوفا ان يبلغ محله ولولا رجال مؤمنون ونساء مؤمنات لم تعلموهم ان تطئوهم فتصيبكم منهم معرة بغير علم ليدخل الله في رحمته من يشاء لو تزيلوا لعذبنا الذين كفروا منهم عذابا اليما ﴿۲۶﴾ اذ جعل الذين كفروا في قلوبهم الحمية حمية الجاهلية

ترجمہ: اور اگر لڑیں تم سے کافر تو پھیر دیں گے پیٹھ پھر نہ پائیں کوئی یار نہ مددگار ﴿۲۳﴾ یہ دستور ہے اللہ کا جو پہلے سے چلا آتا ہے اور تو نہ پائے گا اللہ کے دستور کو کچھ ردوبدل ﴿۲۴﴾ اور وہی ہے جس نے روکے رکھے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی وادی میں پیچھے اس کے کہ تم کو ان پر قابو دے چکا تھا اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ﴿۲۵﴾ وہ لوگ کہ منکر ہوئے اور روکا تم کو مسجد حرام سے اور قربانی کے اونٹوں کو کہ اٹکے پڑے تھے کہ پہنچیں اپنی جگہ اور اگر نہ ہوتے کچھ مسلمان مرد اور کچھ مسلمان عورتیں جن کو تم نہیں جانتے کہ تم ان کو پامال کر دو گے پھر تم کو بے خبری میں ان کی طرف سے کچھ تاوان آتا تو اللہ روکتا اس بات کو تاکہ داخل کرے اپنی رحمت میں جس کو چاہے اگر وہ الگ ہو جاتے تو ہم عذاب دیتے ان کافروں کو ان میں سے عذاب دینا ﴿۲۶﴾ جب کہ کافروں نے اپنے دلوں میں حمیت کی حمیت جاہلیت کی

موضح قرآن: یعنی اگر آپس میں لڑنے لگتے تو ہار ہی جاتے اور بھاگ جاتے اور مدد کو نہ پاتے یعنی اس بات پر کہ مکہ فتح ہو گیا اور اس کے بعد بھی قریب تھا کہ لڑائی ہو جائے اور مدد کو نہ پاتے یعنی اس صلح کی بدولت جو ہوئی ہ

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ۗ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ۗ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّاۤنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ۗ عَلَيْهِمْ دَاۤئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ۗ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ۗ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۗ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۗ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۗ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۖ وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۗ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۗ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۗ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ۝ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـَٔوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۗ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۗ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۗ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۗ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

مدینہ

ع ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

مکہ

ع ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱

ہے اور اہل مکہ کے ان ستر آدمیوں کی طرف اشارہ ہے جو تنعیم پر پہنچ کر قابو میں آ گئے تھے اور آنحضرت صلعم نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔ یہ واقعہ ۶ھ کا ہے۔ ۱۲ منہ

۱۳ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۴ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۵ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۶ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۷ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۸ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۱۹ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۰ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۱ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۲ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۳ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۴ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۵ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۶ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۷ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۸ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۲۹ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۰ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۱ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۲ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۳ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۴ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۵ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۶ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۷ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۸ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۳۹ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۰ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۱ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۲ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۳ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۴ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۵ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۶ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۷ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۸ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۴۹ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۰ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۱ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۲ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۳ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۴ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۵ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۶ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۷ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۸ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۵۹ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا تھا۔ ۱۲ منہ

۶۰ یعنی اس حکم کی تعمیل میں جو اللہ ت

محمد نفسہ ہے کہ جواب دینا یا نہ دینا اب یہ علم یہ کفار قریش کی ہمت ہے، یعنی جنگ کو روک کر نہ تعالیٰ نے مشرکین مکہ میں سے بہت بڑی تعداد کو اسلام کی توفیق عطا فرمائی اپنے مرضی سے لیا۔ (من الروح و المعانی)

۱۲۴ اذ جعل۔ ظاہر الفاظ عدت سے متعلق ہیں یعنی اگر ہم نے ان کو عذاب دینا ہوتا تو ہر مسلمانوں کے اختلاف کو ان کو اس وقت عذاب سے روک دیتے اور ان کو اس وقت عذاب سے ہلاک کر دیتے جب وہ جاہلیت کا کبیرہ و غرور دلوں میں لئے ہوئے فریق مخالف کے مقابلہ پر آ رہے تھے، لیکن ہم نے ان کو خوب اور حمیت جاہلیت کی وجہ سے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مشتعل ہونے سے بچا دیا اور ان کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل کر کے ان کو ثابت قدم بنا دیا اور حقیقت کو ان کے دلوں سے نکال دیا اور کلمہ تقویٰ کو ان کے لئے لازم کر دیا اور ان کے دلوں میں اس کو جاگزیں کر دیا جو کہ بلاشبہ وہ اس کلمہ تقویٰ کے سب سے زیادہ مستحق اور اصل تھے اس لئے ان کے اختیار کرنے کی توفیق بخشی اور مشرکین کو جس کے اختیار سے محروم کر دیا گیا۔ خدا تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اسے معلوم ہے کہ کون اس کا مستحق ہے۔ اللہ کو ان کا ایمان نہیں مکہ فتح الفتوی سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہے۔ عثمان نے مسلمانوں کو اس کلمہ کے ساتھ ملایا کہ محمد اس پر قائم رہنے کا حکم دیا، اس لئے اہل اللہ نے مشرکین کے مشرکانہ عقیدے کے جواب میں سکون و وقار سے کام لیا اور کوئی ناشائستہ حرکت نہ کی، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اشتعال جوابی کارروائی کرنے کا کوئی حکم نہیں ہوگا۔ المراد بالذین جعلوا فی قلوبھم الحمیۃ الجاھلیۃ (تفسیری چ ۲ ص ۴۳) باکثرۃ الفتوحات ہے جنگ نہ کرنے کا حکم ہوا ہے یعنی اللہ نے مسلمانوں کے دلوں میں سکون و اطمینان نازل فرمایا تاکہ وہ آمادہ پیکار نہ ہونے پائیں کیونکہ مسلمان اگر سکون و وقار سے کام نہ لیتے تو ان کی طبیعت غلبہ کے مستحق تھے۔

۱۲۵ لقد صدق۔ یہ ایک شبہ کا جواب ہے، شبہ یہ تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیت اللہ میں داخل ہوئے ہیں اور سر منڈائے ہیں اور اس کو اپنے آپ نے خواب ظاہر کر کے صحابہ کرام کے سامنے بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے، یہ خواب آپ نے سفر حدیبیہ سے پہلے دیکھا تھا، اس لئے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی کہ آپ کا خواب اس سال پورا ہوگا لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ آپ مع صحابہ کرام حدیبیہ مقام سے واپس ہوئے تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا خواب دکھایا تھا اور وہ خواب اسی سال پورا ہونا تھا مگر کسی مصلحت کی وجہ سے ایسا نہ ہوا اور آئندہ سال پورا ہوگا (ان شاء اللہ) اور ہم نے یہ سچا خواب اس لئے دکھایا تھا کہ تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ کو منظور ہوا، یہ خواب آئندہ سال پورا ہوا تو اب یہ ظاہر ہو گیا کہ اس سے ہمارا مقصد یہ

فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ
شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ
الزُّرَّاعَ ۗ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۗ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۲۹﴾

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۚ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا
تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ
اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ

ع ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱

جہرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے، نورانیت و وقار اور خشوع و تواضع کی صورت میں رونما ہوئی ہیں۔ قال الامام ھو الحسن وعکرمۃ والضحاک وغیرھم ان سیماھم ھی الخشوع والتواضع۔ اعلی سیماھم کی تفسیر میں حسن بصری فرماتے ہیں کہ نشان ان کی پیشانی پر نماز کی وجہ سے ہوگا۔ اس سے ان کا چہرہ نورانی ہوگا۔ اسی کو قرآن نے سیماھم فی وجوھھم سے تعبیر فرمایا ہے۔ اکثر مفسرین کا یہی رجحان ہے۔ ابن کثیر نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ اصحابہ کی تعریف کے بعد ان کی بعض صفات بیان کی ہیں۔ اس کی تفسیر میں بھی مفسرین کے اقوال مختلف ہیں۔ ابن کثیر نے بھی اس کی متعدد تفسیریں نقل کی ہیں۔

۲۹ رحماء بینھم۔ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پہلی نمایاں صفت بیان کی گئی ہے۔ کفار و منافقین کے مقابلہ میں وہ سخت اور شدید ہیں۔ آپس میں رحیم و شفیق ہیں۔ ان کی یہ صفت بھی قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ ان کے بعد اس کی تفسیر میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ بھی اسی کی تشریح ہے

۴۹ سُورۃ الحجرات

ربطِ سورۃ سورۂ فتح میں اعلانِ فتح کے بعد سورۂ ہٰذا میں مسلمانوں کو حقوق اور تحقیق کرنے کے لئے آداب بیان کئے گئے ہیں۔

خلاصہ حصۂ اوّل میں آدابِ پیغمبر علیہ السلام۔ تنویرِ مسلمانان کہ باہم عداوت کے جواب کی تفسیر حصۂ دوم میں۔ اوامر پر مشتمل۔ اور بیانِ توحید پر سورۂ حجرات سورۂ کہف میں فرمایا الحمد للہ الذی انزل کے سوا کوئی سورہ نہیں پھر سورۂ فتح میں فرمایا انا فتحنا لک فتحا مبینا سورۂ ہٰذا میں فرمایا یا ایھا الذین امنوا

کی ہدایت اور اس سے ہے۔ اللہ اور اس کے رسول سے آگے بڑھنے کی ممانعت کر دی یعنی اللہ و رسول کے احکام کی مخالفت نہ کرو بلکہ انکی اقامت کرو۔ المراد النہی عن مخالفۃ الکتاب والسنۃ (روح ج ۲۶ ص ۱۳۲) اور اللہ سے ڈرو یعنی اس کے احکام کی مخالفت نہ کرو اور اس کی اقامت کرو۔ وہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے لہٰذا کسی قول و فعل میں حدود سے آگے نہ بڑھو۔ وہ ہر طرح باخبر ہے، وہ مطیع و عاصی کو خوب جانتا ہے اور ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا دے گا۔ یہ جملہ گویا تمام قرآنیں کا اصل الاصول ہے کیونکہ تمام قرآنیں اللہ و رسول کے احکام کی قرآنیں ہیں ۵ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا

اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَ لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ ۝ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ فِیْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ یُطِیْعُكُمْ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ وَ اِنْ

منزل ۶

ایک قوم پر زیادتی کرو بیٹھے کہ وہ بھلے اس کے مستقبل کو اسلام سے پہلے اس قوم میں بیر تھا۔ یہ ڈر اگر میرے مارنے کو بھلے اتنا ہی کافر ہو گیا کہ فلانی قوم مرتد ہو گئی۔ حضرت ان پر فوق بھیجنے پر ہوئے اس سے معلوم ہوا کہ شہادت فاسق کی قبول نہیں۔ فاسق وہ جس پہلے تشریح کام میاں ہوں (منہ) یعنی تمہاری مشورت قبول نہ ہو تو برا نہ مانو، رسول عمل کرتا ہے اللہ کے حکم پر اس میں تمہارا بھلا ہے، اگر تمہاری بات مانا کرے تو ہر کوئی اپنے بھلے کی کہے کس کس کی بات

پر چلے (منہ)

(۱) امت مرحومہ کو اس آیت سے کمال قوی الزمنی تعلیم ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ و جوان در مجلس ما نشستہ و ہمیشہ نشستہ کردہ کلام خود را نشنیدہ باز نزدیک شنیدہ باز نشستہ ما کہ ہمان نشستہ خود شروع کردہ واللہ اعلم۔

فیہ ولا تجتہد علی مذہب البعض دون الاختیار واختصوا علی مذہب ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ (کنز الدقائق، ص ۱۰۰) یعنی یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات، رفیع عبادات اور ستور وعادات سے آپ کی افضلیت کا ثبوت ہے اور آپ کا افضل دینا کفار اور بدعتیوں کے حق میں مضر ہے، گویا یہ بھی سوء ادب کے طور پر ہے اور بدعتیوں کے نزدیک صفت اور ہر چیز جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی دیگر موصوف میں پائی جائے اسی وقت ہو گا جب نوع صفت یا ذات واستحقاق کے طور پر ہو۔ انتہی عن الاصل، المقل، مشارب اولیا لابن ملک، المطہر، و الرفع "فحسبنا اللہ ونعم الوکیل فی ملکی الدنیا والآخرۃ انہ نعم المولیٰ ونعم النصیر" ۱۲ منہ عفی عنہ۔

ہدایۃ، صفاوی، الفہرست انتہی ما اردنا نقلہ من خطبۃ شرح الشمائل علیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ وعلیہ سلام وہو ہذا المعنی ارزد ہدایۃ وصحابۂ وجماعۃ وبارک وسلم (۱۲ منہ)

سوال ۵ ان الذین یحلفون، یا آیت میں یہودیوں کے لئے بشارت خبر ہے جیسا کہ المحسنون والا آیت ان کے دلوں کو امتحان واستیلائے شیاطین کی رکاوٹ سے پاک، اور کفر کے ان کو نقوش اور دلوں خدا کے لئے مخصوص کر دیا ہے، قال العراء ی فی شرحہا للتقدیر وفی قلوبہم مانع عن ظہور سوء من کل قسم، و جعل وفی قلوبہم الخوف من اللہ (شرح شفا، قاضی عیاض، ص ۱۰۱، ۱۲ منہ) جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کے سامنے آواز پست رکھتے ہیں ان کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ سے پر کر دیا ہے اور آپ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس ادا کے باعث بڑا ادب کی اسی کیفیت کی وجہ سے ہوتا ہے ایسے لوگوں کے لئے گناہوں کی معافی ہے اور ان کے لئے بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔

سوال ۶ ان الذین ینادونک، یہ آیت یہود کی تذلیل پر دلیل ہے، جن کا ایک وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا، وہ وفد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دولت سرا پر پہنچا اور آپ کو باہر سے پکارا، مگر آپ اس وقت تشریف فرما تھے، انہوں نے آپ کی مجلس شریف اور آپ کا انتظار کرنے کو بے ادبی پر محمول کیا، اس سے یہ آیت نازل ہوئی اور ان کی اس بے ادبی کو بیان فرمایا، اور ان کو تنبیہ کی کہ آپ کے حجرہ مبارک کے باہر سے پکارنا بے ادبی ہے، اور آپ کے حجرہ کے اندر انتظار کرنا ادب ہے، اور یہ بھی ان کی بے ادبی تھی کہ آپ کو نام لے کر پکارا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو القاب سے یاد فرمایا ہے، اور آپ کے نام لینے سے منع فرمایا

حصہ ۲۶ الحجرات ۴۹ ۱۹۳

طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کرا دو

فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ
پھر اگر بڑھ جائے ایک گروہ دوسرے پر زیادتی کرتے ہوئے

حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
یہاں تک کہ وہ رجوع کرے اللہ کے حکم کی طرف پھر اگر رجوع کر لے

بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ اِنَّمَا
انصاف کے ساتھ اور انصاف کرو بیشک اللہ محبت رکھتا ہے انصاف کرنے والوں سے ۝ مسلمان

الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا
تو بھائی بھائی ہیں سو ملا دو اپنے دو بھائیوں میں اور ڈرتے رہو

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ
اللہ سے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ۝ اے ایمان والو نہ ہنسے

قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ
کوئی قوم کسی قوم پر شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا
عورتوں پر شاید وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عیب لگاؤ

اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
اپنوں کو اور نہ چڑاؤ ایک دوسرے کو برے لقب بری بات ہے

بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
نام رکھنا گناہ کا بعد ایمان لانے کے اور جو باز نہ آئے سو وہی لوگ ہیں بے انصاف ۝

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۡ اِنَّ
اے ایمان والو بچتے رہو بہت گمانوں سے بیشک

ع ۲ ۱۳

ف ۱ ۱۳

ف ۲ ۱۳

ف ۳ ۱۳

ف ۴ ۱۳

ف ۵ ۱۳

ف ۶ ۱۳

ف ۷ ۱۳

ف ۸ ۱۳

ف ۹ ۱۳

ف ۱۰ ۱۳

ف ۱۱ ۱۳

ف ۱۲ ۱۳

ف ۱۳ ۱۳

ف

مسلمان بھائیوں کا مذاق نہ اڑائیں۔ ہوسکتا ہے کہ جن کی تحقیر کر رہی ہوں وہ اللہ کے نزدیک ان سے بہت بہتر ہوں۔ اور اگر ایسے سے بہتر ہو اس کو دیکھ کر بھی بہت بڑا جرم ہے، بلکہ ایک مسلمان کی یہ شان ہی نہیں۔ ۲۔ ولا تلمزوا انفسکم: انفسکم سے مومنین مراد ہیں گویا تم مسلمان ایک جان کی مانند ہیں اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو طعنہ دیتا ہے گویا وہ خود اپنی ذات کو طعنہ دے رہا ہے جبکہ ایک اور جگہ فرمایا کہ تم میں کوئی عیب دیکھو تو اچھے طریقے سے اسکی اصلاح کرو۔ لا یعب بعضکم بعضا او اشارۃ لان المؤمنین کنفس واحدۃ او تقتلوا عاب المؤمن فکانہ عاب نفسہ۔ (روح ج ۲۶)

بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ
بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَ
جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ
الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا
وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوا
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا اِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ

منزل ۶

لفظی ترجمہ: بعض الظن: کچھ گمان ہے اثم: گناہ ہے ولا تجسسوا: اور نہ تلاش کرو ولا یغتب: اور نہ غیبت کرے بعضکم: تم میں سے کوئی بعضا: کسی کی ایحب: کیا پسند کرتا ہے احدکم: تم میں سے کوئی ان یاکل: کہ کھائے لحم اخیہ: اپنے بھائی کا گوشت میتا: مردہ فکرھتموہ: پس تم اس سے نفرت کرتے ہو واتقوا اللہ: اور ڈرو اللہ سے ان اللہ: بیشک اللہ توّاب: توبہ قبول کرنے والا رحیم: بہت رحم کرنے والا یایھا الناس: اے لوگو انا خلقنٰکم: ہم نے تمہیں پیدا کیا من ذکر: ایک مرد سے وانثٰی: اور ایک عورت سے وجعلنٰکم: اور ہم نے تمہیں بنایا شعوبا: قومیں وقبائل: اور قبیلے لتعارفوا: تاکہ تم پہچان کرو ان اکرمکم: بیشک تم میں زیادہ عزت والا عند اللہ: اللہ کے نزدیک اتقٰکم: تم میں زیادہ پرہیزگار ہے ان اللہ: بیشک اللہ علیم: جاننے والا خبیر: خبر رکھنے والا قالت الاعراب: کہا بدوی عربوں نے امنا: ہم ایمان لائے قل: کہہ دیجئے لم تؤمنوا: تم ایمان نہیں لائے ولکن قولوا: اور لیکن تم کہو اسلمنا: ہم مسلمان ہوئے ولما یدخل: اور ابھی داخل نہیں ہوا الایمان: ایمان فی قلوبکم: تمہارے دلوں میں وان تطیعوا: اور اگر تم اطاعت کرو اللہ ورسولہ: اللہ اور اس کے رسول کی لا یلتکم: وہ تمہیں کم نہ کرے گا من اعمالکم: تمہارے اعمال سے شیئا: کچھ بھی ان اللہ: بیشک اللہ غفور: بخشنے والا رحیم: رحم کرنے والا انما المؤمنون: مومن تو وہی ہیں الذین اٰمنوا: جو ایمان لائے باللہ: اللہ پر ورسولہ: اور اس کے رسول پر ثم لم یرتابوا: پھر شک نہیں کیا وجٰھدوا: اور جہاد کیا باموالھم: اپنے مالوں سے

ف۱ تجسس کا تفاوت اور بھید ٹٹولنا اور سچ مچ کہہ کر کسی کی برائی ظاہر کرنا کسی طرح بھی جائز نہیں ہوسکتا۔ ہاں کوئی راز کا فائدہ مند اور نقصانات کی غرض نہ ہو جیسے رفع منکر یعنی برا نہاں سے مٹانا اور اس کی برائی کی وجہ میں صفت نیک بتا دینے سے بری ذات کسی کام کی امید ہو تو ایک کہنا ہے کہ ہر مسلمان میں بھلی دین مسلمان ہونے تک کیا۔ اس کا مطالعہ نہیں اور ایک کہنا ہے کہ حکم ہر ایک شخص کے متعلق اس کے احوال کے لائق ہوتا ہے تو اس کے متعلق ایسا ہی یقین ہونا چاہیئے جو حکم دیکھنے سے ہوتا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر کام کا انجام ہو۔

موضح قرآن

غرض کی اور دوست کی وجہ میں ہو۔ ۲ یعنی جو شخص اپنے مسلمان بھائی کو طعنہ دیتا ہے گویا وہ خود اپنی ذات کو طعنہ دے رہا ہے جبکہ ایک اور جگہ فرمایا کہ تم میں کوئی عیب دیکھو تو اچھے طریقے سے اسکی اصلاح کرو۔ لا یعب بعضکم بعضا او اشارۃ لان المؤمنین کنفس واحدۃ او تقتلوا عاب المؤمن فکانہ عاب نفسہ۔ (روح ج ۲۶)

سے توبہ کرنے میں ان کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ لاندلقاتل تواب بعدسبیل اتقی واجتنب ما اتقی منہ و تاب منہا فرط منہ (روح ج ۱۰ ص ۱۵۱)

۵ یا ایہا الذین۔ اے پختہ یقین والو! اس میں بھی خطاب سے منع فرمایا کہ اللہ کی بارگاہ میں عزت و کرامت کا مدار حسب و نسب نہیں بلکہ ایمان و تقویٰ اور عمل صالح ہے۔ شعوب۔ شعب کی جمع ہے یعنی بڑا خاندان جس کے کئی چھوٹے چھوٹے قبیلے ہوں۔ قبائل۔ قبیلہ کی جمع ہے یعنی بڑے خاندان کی شاخیں۔ کسی انسان کو کسی انسان پر آدمی اور انسان ہونے کی حیثیت سے کوئی امتیاز حاصل نہیں کیونکہ سب ایک ہی ماں باپ یعنی آدم و حوا علیہما السلام کی اولاد ہیں باقی رہے قبیلے اور خاندان تو وہ محض اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ آپس میں جان پہچان ہو، صلہ رحمی کی جاوے، میراث و ولایت و وراثت کا سلسلہ قائم رہے۔ اس لئے شعوب و قبائل کو علت و مقامات کا سبب نہیں ہیں اور ان کی وجہ سے تفاخر کرنا چاہئے اسی جعلناکم کذلک نصیر بعضکم بعضا لتعارفوا الانساب والعشائر و تتمیزوا (الانساب والعشائر لا لتفاخروا بالآباء (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۰۱) باقی رہا خاندانوں کے بہال ترفع و کرامت اور فضل و شرف کا معیار تو وہ خدا کے نزدیک اور نفس نفیسہا پر نہیں بلکہ اللہ کی اطاعت اور ایمان و تقویٰ پر ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوگا وہی اس کی بارگاہ میں سب سے زیادہ مکرم و محترم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب کے ظاہری اعمال اور باطنی احوال سے بھی واقف ہے وہ خوب جانتا ہے کہ کس کا باطن ظاہر کے مطابق ہے اور جو مومنوں میں کون متقی اور پرہیزگار ہے

دوسرا رکوع

۱۴ قالت الاعراب۔ الآیات۔ بیان اعراب پر شکر کی ہے جو اپنے ایمان کے ظاہر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر منون کرنا چاہتے تھے فرمایا تم لوگ ایمان کامل لا دعوی نہ کرو۔ البتہ یوں کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں کیونکہ تم نے ابھی صرف ظاہری طور پر ہی اسلام قبول کیا (ا) اعتراف کیا ہے اور ابھی تک ایمان (الیقین) تمہارے دل کی گہرائیوں میں نہیں اترا۔ یہ آیت بنی اسد بن خزیمہ کی ایک جماعت کے حق میں نازل ہوئی جو محل سے متاثر ہو کر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام کا اظہار کیا لیکن ان کے دل ولایت ایمان سے خالی تھے، انہوں نے صوال نعمت اور بیروی منابع کی خاطر اسلام کا اظہار کیا تھا اور آپ پر احسان رکھنے لگے کہ ہم قبائل نے آپ سے لڑائی کی ہے مگر ہمیں ہم ہی جیسے لوگ ہیں جنہوں نے جدال و قتال کے بغیر ہی آپ کی اطاعت کو اور دین اسلام کو قبول کر لیا ہے (روح، ابن کثیر، قرطبی، معالم) و ان تطیعوا۔ الآیۃ۔ اگر تم اپنے دلوں کو نفاق اور دنیوی اغراض سے پاک کر کے پورے خلوص کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو گے تو تمہیں اپنے عمل کا پورا پورا اجر و ثواب ضرور ملے گا اور اس سے پہلے تم سے جو کوتاہیاں اور نافرمانیاں ہوئی ہیں ان سے اللہ تعالیٰ درگذر فرمائے گا **۱۵** انما المؤمنون۔ الآیۃ۔ ان اعراب کے مقابلے میں مومنین کاملین کی صفات کا ذکر ہے۔ مومن وہ لوگ

موضوع قرآن ف یہ بیان کرنا ہے کہ ہم نے تمہارے لئے کیا ہوا کہ جس سے معاملہ ہے وہ رب قہار ہے اور ذات جو سمیع و علیم ہے ہر ایک کی نیت سے واقف ہے اس لئے وہ بلا کر اتا ہے اور ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دیتا ہے

کو بھی ایمان سے آدمی محروم نہیں ہوجاتا، ایک مؤمن جو صلحین کو صلحین کہہ دے جو دین کی ضروریات سے اللہ اور اس کے رسول پر بیان فرمائیں ان پر توحید و رسالت اور تمام ضروریات دین کے معتقد ہے ان کے دلوں میں کوئی شک و شبہ پیدا نہ ہو اور جب کبھی ضرورت پیش آجائے تو اخلاص و اطاعت سے جس طرح ہو سکے پیش آئے۔ (حق اعتقاد ج ۳ ص ۱۴۲)

سوال قولہ تعالیٰ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ۔ اس سے ثابت ہوا کہ ایمان اور اسلام ایک نہیں ہیں اگر ایک ہوتے تو یہ کہنا کیونکر صحیح ہوتا کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہنا چاہئے تھا کہ تم مسلمان ہو گئے ہو؟

جواب قولہ تعالیٰ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا۔ الآیۃ۔ اعراب نے جب ان سے فرمایا کہ تم ایمان لائے ہو ہم کہتے ہیں اگر کہہ کر تم ایمان لائے ہو تو کیا اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی حالت سے واقف نہیں ہے اور جب تمہارا یہ مسلم ہے اور تمہارا صدق دل سے ایمان لانا اللہ تعالیٰ کو نہیں جتانا ہے تو پھر تمہارا یہ دعویٰ ایمان محض بیکار ہے اور تمہارے دعووں میں کسی قدر ایمان نہیں ہے۔

سوال يَمُنُّونَ عَلَيْكَ۔ الآیۃ۔ یہ جملہ جو بظاہر اپنے اسلام لانے سے آپ کو احسان جتلانا چاہتے ہیں آپ فرمادیں اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اگر واقعی تم ایمان لائے ہو تو یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے جس نے تمہیں ایمان لانے کی توفیق دی اس نے تم پر احسان رکھنے کے بجائے تمہیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے نہ کہ تم سے بدلہ کے طور پر اسلام قبول کرنے کا مطالبہ کیا جائے۔

سوال اِنَّ اللّٰهَ۔ الآیۃ۔ آخر میں سب کو توحید کا قائل ہونا چاہئے۔ بیان ہے سورۂ محمد میں فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اپنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس سے بعد سورۂ فتح میں فرمایا تَسْجُدُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ یعنی کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور یہاں سورۂ حجرات میں فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ۔ الآیۃ۔ یعنی عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا معبود اور کارساز بھی وہی ہے کسی کو اس کی عبادت میں شریک نہ بناؤ اور حاجات و مشکلات میں اس کے سوا کسی کو غائبانہ مت پکارو۔

سورۂ حجرات میں آیت توحید

۱۵۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ (نفی شرک اعتقادی)

---

۵۰ سورۂ قٓ

ربط سورۂ واقعہ اور سورت ایک حصہ تھا جس میں مستقبل جہاں کا ذکر تھا۔ سورۂ قٓ الذاریات اور الطور تک الگ حصہ ہے جس میں مشرکین کی سزا و جزا کا ذکر ہوگا۔ دوسرے حصے کا پہلے حصے کے ساتھ ربط یہ ہے کہ پہلے حصے کا مضمون یہ تھا کہ مشرکین سے جہاد کرو، اس سے کہ وہ مشرک کہنے میں اور تمہیں پہلے حصہ کے معوا کچھ اور الزام لگاتے ہیں، اب دلائل کے ساتھ ہیں ہر ہٹ دھرمی ہوگا کہ شرک کرنے کے علاوہ وہ قیامت اور جزا و سزا کا بھی انکار کرتے ہیں، مشرکین کو بھی سمجھانے کے لئے اور قیامت کا بھی۔

خلاصہ اس سورت یعنی مشرکین پر رد عقلی (بطریق پہلی مفصل) اور دوسری مختصر ابتدائی کلمات کے ساتھ نبوت اور قرآن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ اور درمیان میں دعوی توحید کا دلیل عقلی سے اور قیامت کا دلیل نقلی سے، اثبات، بقیہ سورۂ سابقہ (مشرکین اور عنوانی اکبر) الخ (۳۷) کے بعد تخویف دنیوی و اخروی کا ہے، نتیجہ والوں کے لئے بشارت اور ذکر مقامات اشقیاء۔

تفصیل

سورۂ قٓ، الذاریات اور الطور تینوں سورتوں میں ایک ہی مضمون مذکور ہے یعنی ثبوت قیامت پھر اس مضمون کے تین حصے ہیں، قٓ سے سورۂ قٓ میں کذلک الخروج (۱۱) تک مذکور ہے، دوم جزا و سزا کا ذکر ہے، سورۂ الذاریات میں جزا و سزا کا وقوع ثابت کیا گیا ہے (ان الصادق لواقع ۲) اور سورۂ الطور میں سزا کا ذکر ہے، ان عذاب ربک لواقع (۷)۔

قٓ والقرآن المجید یہ ترغیب ہے جو بالواسطہ مخاطب ہے آپ کے رسول ہونے اور قیامت ہونے کی، اس کے بعد شبہ کی تو گویا گنجائش نہ تھی، لیکن بعض کفار اور فساد معاند کرتے ہیں کہ رسول بشر ہے اس لئے ہم نہیں مانتے (قالوا الکٰفرون ھٰذا شیء عجیب) اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنا بڑی بعید بات ہے جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ زندہ ہونا (ءاذا متنا وکنا ترابا ذٰلک رجع بعید) ہے قد علمنا ما تنقص الارض منھم، ہم جو مرنے کے بعد ان کے اجزاء کو جانتے ہیں، ان کے بچانے کو قادر ہیں، ہم ایک ایسے کارخانہ کے مالک ہیں کہ جو چاہیں کر سکتے ہیں، بل کذبوا بالحق لما جاءھم فھم فی امر مریج، انہوں نے انکار کیا ہے جو کہ سچ مچ ہے اللہ کی طرف سے ان کے پاس کوئی معقول دلیل نہیں۔

افلم ینظروا الی السماء کیف بنینٰھا وزینّٰھا وما لھا من فروج (۶) یہ مشرکین پر پہلی اور مفصل عقلی دلیل ہے یہ منکرین قیامت اس میں غور نہیں کرتے کہ جس نے ہمارے آسمان کو کس طرح محفوظ اور مزین بنایا اور زمین کو پھیلا کر کے اس پر پہاڑ رکھے اور اس میں ہر قسم کا پھل پیدا کیا، کیا ہم آسمان سے مینہ برسا کر باغات اور کھیتی پیدا کرنے میں اور ہمارے لئے عروج نہیں کر سکتے اور ہم آخرت کا انکار کرتے ہیں، کذلک الخروج یہ سورت کا دعوی ہے، یعنی جس طرح ہم مردہ زمین کو اول بار بارش سے زندہ کرتے ہیں، کیا طرح انہوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہیں اور جس طرح ہم نے یہ سارا کارخانہ بنایا ہے، جو نہیں سمجھ سکتا کہ ہم جس طرح اول بار پیدا کر سکتے ہیں، اسی طرح ہم مردوں کو دوبارہ زندہ کر کے زمین سے نکال بھی سکتے ہیں۔

کذبت قبلھم قوم نوح واصحٰب الرس وثمود وعاد وفرعون واخوٰن لوط واصحٰب الایکۃ وقوم تبع کل کذب الرسل فحق وعید (۱۴) یہ تکذیب سے پہلی امت کی تکذیب سے گذشتہ امتوں کی طرف اشارہ ہے، قوم نوح، اصحاب الرس، ثمود، عاد، فرعون، قوم لوط، اصحاب الایکہ اور قوم تبع ان سب نے پیغمبروں کی تکذیب کی، اللہ کی توحید اور حشر و نشر کا انکار کیا تو دنیا ہی میں برباد کر کے رکھ دیئے گئے، افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق جدید، کیا ہم پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے ہیں کہ اب دوبارہ پیدا نہیں کر سکتے تو ہم میں قوت مانی نہیں ہے، نہیں بات نہیں بلکہ کافروں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندگی میں شک ہے۔

ولقد خلقنا الانسٰن ونعلم ما توسوس بہ نفسہ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید (۱۶) یہ دلیل عقلی ہے، ہم انسان کو پیدا کرنے سے پہلے بھی جانتے تھے اور اس کے تمام ظاہری اور باطنی احوال کو جانتے ہیں، اس کی ہر بات کو ملکہ کرنے کے لئے دائیں بائیں فرشتے مقرر ہیں جب اس پر موت کا وقت آتا ہے تو سکرات موت کے ساتھ جو حالت ہوتی ہے وہ بیان کی ہے جس سے ترجمہ آتا ہے، حاصل یہ ہے کہ جب دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو اس کے لئے یہ کیا جائے گا، اس کے بعد صور پھونکا جائے گا، اس کو دوزخ کے فرشتے ہانک کر لے جائیں گے اور جنت کے فرشتے جنت کی طرف لے جائیں گے، اس کے بعد دوزخ سے کہا جائے گا کہ تو بھر گئی ہے یا ابھی اور ہیں، جنت سے کہا جائے گا کہ تو بھری نہیں ہے اور ہیں، اس کے بعد دوزخ کو بھر دیا جائے گا اور جنت کو بھی

عَجِيبٌ ۝ ءَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۖ ذَٰلِكَ رَجْعٌ
بَعِيدٌ ۝ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ ۖ وَ
عِندَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ ۝ بَلْ كَذَّبُوا بِالْحَقِّ لَمَّا
جَاءَهُمْ فَهُمْ فِي أَمْرٍ مَّرِيجٍ ۝ أَفَلَمْ يَنظُرُوا إِلَى
السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِن
فُرُوجٍ ۝ وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ
وَأَنبَتْنَا فِيهَا مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ تَبْصِرَةً وَ
ذِكْرَىٰ لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ۝ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً مُّبَارَكًا فَأَنبَتْنَا بِهِ جَنَّاتٍ وَحَبَّ الْحَصِيدِ ۝
وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيدٌ ۝ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ
وَأَحْيَيْنَا بِهِ بَلْدَةً مَّيْتًا ۚ كَذَٰلِكَ الْخُرُوجُ ۝ كَذَّبَتْ

ف یعنی مارے جانے کی نہیں ہوسکتے جان سلامت رہتی ہے ۱۲ منہ ف یعنی اس کے ساتھ اس کا کھیت بھی کٹ جائے اور درخت پھل لائے ۱۲ منہ

موضح قرآن کر قائم رہتا ہے ۱۲ منہ ف یعنی تو سے نکلتا ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن و یعنی ہم ضرور زندہ کرنے والے ہیں ۱۲ منہ ف یعنی لوح محفوظ ۱۲۔

جائیں گے۔ یہ بات تو بالکل ناممکن اور غیر معقول ہے اور عقل انسان سے بہت دور ہے۔ (۱) ان الفعل (الفتح) یبعد عن الامکان (بیضاوی) (۲) ما لک الارض من عدو یدمہا (مجمع البیان) (۳) یضرب عن جلدہ الشیٔ (اساس البلاغہ، زمخشری، ص ۳۰۳) (۴) لان من لم یستبعد شیئا قد یقع منہ (۵) ضربا ناقص من الارض من الجبال او نحو ذلک (۶) ما تعلقہ من الموجودات (۷) ما یمکن ان یوجد (۸) ما یمکن ان یوجد۔ جیسا کہ ان تمام اصطلاحی مشابہ اور اصل معنی کو تمام محققین نے بیان کیا ہے۔ اس بحث کا ماحصل یہ ہے کہ ہر چیز جو علوم میں موجود ہے۔

۲ ہیں کہ نہ ہوا۔ اور یہ جعل بمعنی اسم مفعول ہے۔ الحق الامر الظاہر الذی لا مریۃ فیہ (راغب) اس سے مراد وہ شے بعد ثبوت ہے اور یہ بالحق الاخبار بالشیٔ علی ما ہو بہ (۱۱ ص ۱۵۸) اصل میں مضطرب (مفاعیل) الاضطراب (اقرب) (۲) یضطرب یاسف یقال ضربت اعانات الناس (۳) ای قصدت (اقرب) تالیف ہم اللہ تعالیٰ۔ الہول شدۃ تقرر بالصدر بسرعۃ تعجب وجہت کا الہبار کہا جاتا ہے جس کا اس واقعہ اور روشن حقیقت کا صاف صاف انکار کیا ہے اور اسی بات سے مضطرب اور متحیر ہو رہی ہیں کہ کبھی تو انکار کرتے ہیں اور کبھی صاف اقرار کر دیتے ہیں یا وہ ایک خلط اور باطل خیال پر قائم ہیں۔

۵ انظروا ینظروا ۔۔۔ اعجبنا بہ بلند ہونا یا بشوکت قیامت اور عشر پر دلیل اور مفصل عقلی دلیل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ان تمام امور پر قادر ہے، وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ انظروا الی السماء کہا یہ عالم علوی بمنزلہ اشرف ہے کیونکہ ان مشرکین نے اپنے اوپر آسمان کی طرف کبھی نہیں دیکھا کہ یہ جانتے کس قوی سے محکم بنایا گیا اور ستاروں کے بغیر کیسے مقام رکھا ہے۔ اور جگمگانے ستاروں سے اسے زینت دی گئی اور کیسی فضا ہے اور اس میں کوئی سوراخ اور شگاف نہیں۔ (۱) ای بعض صنعہ فہا۔ الآیۃ یہ عالم سفلی کی طرف اشارہ ہے اور زمین کو ہم نے کس طرح بچھایا ہے اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے ہیں تاکہ اس میں اضطراب پیدا نہ ہو اور اس میں ہمہ قسم کا ترو تازہ میوہ پیدا کیا جس سے آسودہ کی خوبصورتی اور رونق میں اضافہ ہو گیا۔

۶ معصرۃ (ذکری۔ فائدہ۔ یہ سارے بیانات اللہ کی علت سے یعنی ہم نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے تاکہ خدا کی طرف رجوع کرنے والے اور سمجھنے کا ارادہ رکھنے والے ہر بندے کو سمجھا سکیں اور نصیحت کریں۔

۷ ترنیا ضمیر آپ یہاں پیغمبر علیہ السلام کا ذکر ہے۔ مبارکا کثیر الخیر۔ (۲) اصبیدی کھیتی جو پکنے کے بعد کاٹی جاتی ہے۔ یاسقات النخل۔ طلع نضید جھلی کے تہ بتہ لچھے۔ اور ہم نے آسمان سے بہت برسایا جس میں بے شمار برکات رحمانیہ ہیں اور اس کے ذریعے سے طرح طرح کے باغات، انواع اقسام کے غلوں کے مرسبز و شاداب کھیت پیدا کئے اور کھجور کے بلند و بالا درخت پیدا کئے، جن کے تہ بتہ خوشوں سے لدے ہوئے ہیں، یہ سب بندوں کی روزی کا سامان ہے۔ و احیینا بہ الخ بیان پھر ہمارا مرسل سے دلیل لانی آئی ہے اور اس بارش رحمت سے ہم مردہ اور بنجر زمین سبزہ اگا دیتے ہیں اور اسے زرخیز اور قابل کاشت بنا دیتے ہیں، کذلک الخ یہ صورت کا مرکزی عوامی ہے جس طرح بارش سے مردہ زمین زندہ اور بار آور ہو جاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ زمین سے نکلیں گے، ای کما احییت ہذہ البلدۃ المیتۃ کذلک یخرجون احیاء بعد موتکم (مدارک، ج ۴ ص ۳۴۳)

۸ کذبت قبلہم ۔۔۔ اصحاب الرس۔ یہ تخویف دنیوی ہے براہ تکذیب رسل و انکار حشر میں تو بات ہے اور یہ مثل کہ نوا بالعین سے مشتق ہے یعنی اقوام گزشتہ کی طرح کفار قریش بھی نبوت اور حشر و نشر کا انکار کر رہے ہیں جس طرح ان سرکش قوموں پر الٰہی کا عذاب آیا، اسی طرح کفار قریش پر بھی آئے گا۔ اصحاب الرس۔ ہر قوم کے ایک کنوئیں پر آباد تھے اور بت پرستی کرتے تھے، ان کی طرف حضرت حنظلہ بن صفوان علیہ السلام بعوث ہوئے اور شہید کیا گیا۔ (۲) اصحاب الایکۃ۔ ان کی طرف حضرت شعیب علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ قوم تبع۔ تبع حمیری مراد ہے جو ایمان لا چکا تھا۔ لیکن اس کی رعایا نے عداوت اور دشمنی کی اور اسی قوم ایمان نہ لائی۔ کل کذب الرسل۔ ان میں سے ہر قوم نے اپنے اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور ان کے آلودہ پیغام توحید و نشر و نشر وغیرہ کا انکار کیا تو وعدۂ عذاب ان پر ثابت ہو گیا اور ان کو مختلف انواع عذاب سے دنیا میں تباہ و برباد کر دیا گیا۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَ عَادٌ
پہلے ان سے جھٹلایا قوم نوح کی اور رس والوں نے اور ثمود نے اور عاد نے

وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَ
اور فرعون نے اور بھائی لوط کے ﴿۱۳﴾ اور بن والوں نے اور

قَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾
قوم تبع نے سب نے جھٹلایا رسولوں کو پھر ثابت ہوا وعدہ میرا ﴿۱۴﴾

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ
کیا تھک گئے ہم پہلی بار پیدا کرنے سے بلکہ وہ شک میں ہیں نئی پیدائش سے

جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ
نئی ﴿۱۵﴾ اور البتہ پیدا کیا ہم نے انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ ڈالتا ہے

بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾
اس کو اس کا نفس اور ہم نزدیک ہیں اس سے رگ جان سے زیادہ ﴿۱۶﴾

اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ
جب لیتے ہیں لینے والے دہنی طرف سے اور بائیں طرف سے

قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ
بیٹھا ہوا ﴿۱۷﴾ نہیں بولتا کوئی بات مگر پاس اس کے نگہبان

عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِكَ
تیار ﴿۱۸﴾ اور آئی بیہوشی موت کی ساتھ سچائی کے یہ

مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾ وَ نُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ
وہ ہے جس سے تو کترا رہا تھا اور پھونکا جائے گا صور میں یہ

الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَ جَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّ شَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾
وعدہ ﴿۲۰﴾ اور آئے گا ہر شخص ساتھ اس کے ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ﴿۲۱﴾

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ
البتہ تو تھا غفلت میں اس سے پس ہٹا دیا ہم نے تجھ سے پردہ تیرا

فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَ قَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
پس تیری نگاہ آج تیز ہے ﴿۲۲﴾ اور کہے گا ساتھی اس کا یہ ہے جو میرے پاس

عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾
تیار ہے ﴿۲۳﴾ ڈالو دوزخ میں ہر ناشکرے ضدی کو ﴿۲۴﴾

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ
روکنے والے بھلائی سے حد سے بڑھنے والے شک میں ڈالنے والے ﴿۲۵﴾ جس نے ٹھہرایا ساتھ اللہ کے

اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ
اور معبود پھر ڈالو اس کو عذاب سخت میں ﴿۲۶﴾ کہے گا ساتھی اس کا

رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَّعِيْدٍ ﴿۲۷﴾
اے رب ہمارے نہیں بہکایا میں نے اس کو لیکن تھا وہ آپ ہی بڑی گمراہی میں ﴿۲۷﴾

قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾
فرمائے گا نہ جھگڑو میرے پاس اور البتہ آگے بھیج چکا ہوں میں تمہارے پاس وعدہ ﴿۲۸﴾

مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَ مَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾
نہیں بدلا جاتا قول میرے پاس اور نہیں میں ظلم کرنے والا بندوں پر ﴿۲۹﴾

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾
جس دن کہیں گے ہم دوزخ سے کیا بھر گئی تو وہ کہے گی کچھ اور ہے ﴿۳۰﴾

وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ
اور نزدیک کی گئی بہشت پرہیزگاروں کے لئے دور نہیں ﴿۳۱﴾ یہ ہے جو وعدہ دیا جاتا تھا تم کو

لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَ جَآءَ
ہر رجوع کرنے والے نگہبان کو ﴿۳۲﴾ جو ڈرتا رہا رحمٰن سے بے دیکھے اور آیا

بِقَلْبٍ مُّنِيْبِ ﴿۳۳﴾ ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
دل رجوع کرنے والا ﴿۳۳﴾ داخل ہو جاؤ بہشت میں سلامتی سے یہ دن ہے ہمیشہ رہنے کا ﴿۳۴﴾

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ فِيْهَا وَ لَدَيْنَا مَزِيْدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا
ان کے لئے ہے جو چاہیں گے وہاں اور ہمارے پاس اور زیادہ ہے ﴿۳۵﴾ اور کتنے ہلاک کئے ہم نے

قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِي الْبِلَادِ ۚ
پہلے ان سے گروہ وہ تھے سخت تر ان سے پکڑ میں پھر ڈھونڈتے پھرے شہروں میں

هَلْ مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ
کیا کوئی جائے پناہ ہے ﴿۳۶﴾ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کو جو ہو اس کا دل

اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَ هُوَ شَهِيْدٌ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
یا کان لگائے اور وہ حاضر ہو ﴿۳۷﴾ اور البتہ پیدا کیا ہم نے آسمانوں

وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ مَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ﴿۳۸﴾
اور زمین کو اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے چھ دن میں اور نہ پہنچی ہم کو کچھ تکان ﴿۳۸﴾

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ
پس صبر کر اوپر اس کے جو کہتے ہیں وہ اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف اپنے رب کی پہلے نکلنے

الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوْبِ ﴿۳۹﴾ وَ مِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اَدْبَارَ
سورج کے اور پہلے ڈوبنے کے ﴿۳۹﴾ اور رات کے حصہ میں پاکی بیان کر اس کی اور پیچھے

السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾
نماز کے ﴿۴۰﴾ اور کان لگا رکھ جس دن پکارے گا پکارنے والا جگہ سے نزدیک ﴿۴۱﴾

يَّوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾
جس دن سنیں گے آواز سچائی کے ساتھ یہ دن ہے نکلنے کا ﴿۴۲﴾

اِنَّا نَحْنُ نُحْيٖ وَ نُمِيْتُ وَ اِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ
ہم ہی جلاتے ہیں اور مارتے ہیں اور ہماری طرف پھرنا ہے ﴿۴۳﴾ جس دن پھٹ جائے گی

الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ۚ ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ
زمین ان پر سے جلدی جلدی یہ جمع کرنا ہے ہم پر آسان ﴿۴۴﴾ ہم

اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَ مَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۫ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ
خوب جانتے ہیں جو کچھ کہتے ہیں وہ اور نہیں تو ان پر زبردستی کرنے والا پس نصیحت کر قرآن سے

مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿۴۵﴾
اس کو جو ڈرتا ہے وعدہ سے میرے ﴿۴۵﴾

ع ۳

ف ۱ العنید: ۱۲ یہ جواب ہے منکرین قیامت بعث بعد الموت کو نہیں مانتے کیا ان کا خیال ہے کہ ہم مخلوق کو پہلی بار پیدا کر کے تھک گئے اور اب دوبارہ پیدا کرنے کی ہم میں قدرت باقی نہیں رہی، ہاں ہم تھکے نہیں یہ بات نہیں ہماری قدرت میں تو کوئی فرق نہیں آیا، بلکہ وہ خود ہی دوسری پیدائش یعنی بعث بعد الموت کے بارے میں شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں اور اسے بعید از قیاس سمجھے بیٹھے ہیں ف ۲ ولقد خلقنا ۔۔۔۔ وتقول هل من مزید یہ تخویف اخروی ہے لفظ ق کے بعد خاصیہ مقدرہ کے قادر شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم اس کے دل کے وساوس وخطرات کو بھی اچھی طرح جانتے ہیں، ہم اس کا محاسبہ کریں گے حبل الورید میں اضافت بیانی ہے اور اس سے مراد رگ حیات ہے جو سر سے شروع ہو کر حلق سے گذرتی ہوئی دل تک پہنچتی ہے اذ یتلقی (اذ: اقرب سے متعلق ہے، یعنی جب آدمی کے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے رہنما لائحہ عمل اسی کی باتیں لکھ رہے ہوتے ہیں اس وقت ہم اس کی اک اک حیات سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوتے ہیں، عبارۃ النص قول: اذ آدمی جو بات بھی زبان سے نکالتا ہے اسے لکھنے کیلئے ایک نگران ہر وقت تیار ہوتا ہے، نیک بات پر خوش ہونے والے یعنی دائیں جانب والا اور اگر گناہ کی بات ہو تو ملامت کے طور پر بائیں جانب والا لکھ لیتا ہے۔

ف ۳ وجاءت: ۱۲ یہ سکرات الموت کا منظر ہے ذلک سے پہلے یقال له مقدر ہے، یا الحق سے حقیقۃ الامر (یعنی اس وقت منکرین بعث سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تم بھاگتے تھے اور واقعۃ مفر نہیں) یا یقال اسی وقت منکرین بعث سے کہا جائے گا کہ یہی وہ موت ہے جس سے تم بھاگتے تھے اور قیامت اور حشر ونشر کا وہ دن ہے۔ ونفخ فی الصور: اذا اس کے بعد صور پھونکا جائے گا اور وہ عذاب کے روبرو ہونے کا دن ہوگا، اس سے مراد نفخ ثانیہ ہے جس سے ساری مخلوق ایک دم زندہ ہو کر اٹھ کھڑی ہوگی۔ وجاءت کل نفس: الخ۔ اس کے بعد ہر شخص میدان حشر میں حاضر ہوگا اور ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے ایک اسے میدان حشر کی طرف لیکر جائیگا اور دوسرا اس کے اعمال کا گواہ ہوگا۔ ایک حدیث میں ہے اس سے نیکیاں اور برائیاں لکھنے والے دو فرشتے مراد ہیں ایک ساتق ہوگا اور دوسرا شہید، وفی حدیث اخر الوتعید فی الملیفۃ فمن جاء معه ملک یسوقه الحدیث بان ملک الحسنات وملک السیئات احدهما سائق والآخر شهید (ابن ج ۲۰ ص ۱۰۳)

موضح قرآن گردن کی رگ مراد ہے جس میں جان پھرتی ہے دل سے دماغ تک۔ اس کے کٹنے سے موت ہے اللہ اندر سے نزدیک ہے اور رگ اخر تک ایک فرشتہ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور ایک پاس نامۂ اعمال ساتھ ہے۔

فتح الرحمٰن ف ۱ یعنی کراماً کاتبین ۱۲ ف ۲ مراد جنس ہے یعنی اگر کوئی شخص دائیں طرف بیٹھا ہے تو وہ فرشتہ دست راست ہی کو ہے اور اگر کوئی بائیں طرف بیٹھا ہے تو وہ فرشتہ دست چپ پر ہے، ف ۳ مراد جنس ہے یعنی ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں ایک نیکیاں لکھنے والا دوسرا برائیاں لکھنے والا ۱۲

لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ
فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ
عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ
فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَ
لٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ
وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ﴿۲۸﴾ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ
وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ
امْتَلَاْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ﴿۳۰﴾ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ
لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ﴿۳۱﴾ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ
حَفِيْظٍ ﴿۳۲﴾ مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ

سورۃ ق ۵۰

ف ۲۲ تم اس سے پہلے بے خبر تھے (مقدر بمعنا روح) ہذا سے مکتب اعمال حضرت اشیخ یا یوم حشر مراد ہے مجرم کے ہاتھوں اس کا اعمال نامہ کھلا دیکھ کر اس سے کہا جائیگا کہ تو اب تک اس سے بے خبر رہا یا یوم حشر سے غافل رہا تیج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا ہے اور تیری نظر تیز ہو گئی ہے اور تو اپنا انجام بد دیکھ سکتا ہے اور ارشاد آمد حشر اور انواع عذاب کا مشاہدہ کرا رہا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تباہت کے ان ہولناک مناظر کو بھی بصیرت حاصل ہو جاتی اور وہ حق کو پہچان لیتا لیکن بالفعل کل احد یکون یوم القیامۃ مستبصر حق، انکا من فی الدنیا بکون یوم القیامۃ علی الاستقامۃ ممکن (منفعہ ملک) (از تفسیر ابن کثیر)

ف ۲۳ وقال قرینہ۔ قرین سے مراد فرشتہ ہے جو ہر آدمی کے اعمال پر متوکل ہے، کافر کا اعمال نامہ پیش کر کے عرض کرے گا۔ یہ ہے جو میرے پاس تھا جس کے عذاب میں مجھ کو مبتلا کیا گیا ہے۔ (البیان) بعض کے نزدیک القیا صیغہ تثنیہ امر کا ہے اور الف نون تاکید کے بدل ہیں۔ اور بعض کے نزدیک تثنیہ تغلیبی ہے کہتے ہے لہ رائے ملائکہ کا ایک زوج اور بعض کے نزدیک صیغہ تثنیہ ہے لیکن خطاب واحد کو ہے کیونکہ عرب عام طور پر واحد کو صیغہ تثنیہ سے خطاب کرتے ہیں (از ابن کثیر) امام ابن جریر اور دیگر حضرات کے نزدیک خطاب تثنیہ سائق اور شہید سے ہے ابن جریر اور حضرت اشیخ قدس سرہ فرماتے ہیں تثنیہ حقیقت پر محمول ہے اور اس سے تکثیر و تعظیم مراد نہیں بلکہ اس سے دو قول فرشتے مراد ہیں جو سر اور پاؤں سے پکڑ کر اسے دوزخ میں پھینکیں گے جیسا کہ ارشاد ہے۔ یعرف المجرمون بسیمٰھم فیؤخذ بالنواصی والاقدام (از ابن جریر) والقیا فی النار یا ھذا لفظ تاکید۔ مفسر۔ کرخی (صاحب التلخیص) اسلام سے ثابت کے ساتھ رکھنے والا اور معاند بغض کے ساتھ حدود حق سے تجاوز کرنے والا اور توحید کا منکر مشرب اللہ کی وحدانیت اور حقوق اللہ میں شک کرنیوالا الحاد کرنیوالا شبہات میں ڈالنے والا (ابن کثیر) جلد کی انظر ان خزائن ان تمام لوگوں کو شکر ہو گا کہ ان لوگوں کو جہنم کے سخت ترین عذاب میں ڈالا دوزخ میں ان تمام لوگوں کے ساتھ بدلہ کر دے گا جنہوں نے کفر کیا کرتے تھے۔

ف ۲۴ الذی جعل۔ الذی سے توحید کا ذکر ہے علی سبیل التدلی بلاحت نور سے اللہ تعالیٰ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کو معبود اور کارساز بنایا اور غیر اللہ کو اللہ کے برابر ٹھہرایا جان کر عبادات میں شریک کیا کرتے تھے۔

سخت ترین عذاب میں پھینک دو۔ قال قرینہ۔ الخ

یہاں قرین سے شیطان مراد ہے ہر ایک کو مقدر کا جواب ہے کہ اگر بالفرض انہوں نے کفر و معصیت کرنے کا کوئی قصور نہیں، مجھ کو شیطان نے گمراہ کیا ہے تو شیطان اقرار جواب دیگا حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہوگا۔ (تیسیر) میں نے تو ان کو گمراہ نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی گمراہی اختیار کرنے اور ہدایت سے کوسوں دور بھاگنے کے لئے تیار تھے۔ (از ابن کثیر) ف ۲۵ قال قرینہ۔ ف ۲۶ وہ فرشتہ اعمال حاضر کرے گا تو یہ ساتھی شیطان ہے آپ کہے گا کہ کیا چاہتا ہے تو۔ واقعی نہیں اس لئے کہ میں گمراہ نہیں ہوا بلکہ خود ہی گمراہ ہوا تھا۔ (از ابن کثیر) ف ۲۷ مخلوق قرآن کا بھی اور کہنے والوں کو بھی سزا دیجئے۔ (از قادری)

فتح الرحمٰن ف ۲۲ حالت بادشاہان است کہ امیر را پیش پایشان اورد و کس گردنش آرند (از تفسیر انجاب) شود و ہذا (یعنی از ظلم علیہ) کہ ظالمین را (یعنی ہر چہ اورد اند) نمایند و طلب کند (از)

حکم ہوگا اب سب جھگڑوں اور جھگڑنے سے کوئی فائدہ نہیں، میں ترسب کیلئے دنیا میں عذاب کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اس سے (من جھنم ملئت و من تبعک منھم اجمعین) اور وعید مراد ہے (خالدان ۔ روح) اس لئے ترسب تابع و متبوع جنہیں جاتے گے (ما یبدل القول لدی) ۔ میرے یہاں فیصلے تبدیل نہیں ہوا کرتے۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ جہنم کو ابد تک بناؤں گا اور میں بندوں پر ظلم بھی نہیں کرتا اور کسی کو ناکردہ گناہ کی سزا نہیں دیتا ہوں (حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں القول یعنی الوعد ۱۲ منہ) عہد طاعت کے لئے ہے اور اس سے عذاب جہنم (واذا قول مراد ہے یعنی میں ان مجرموں کو جہنم میں ڈالنے کا فیصلہ کر چکا ہوں اب اس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ) مقول ہوا۔ یہ فعل مقدر سند۔ لا مقول لہ یا خلاف سے متعلق ہے یعنی اس دن سے لوگوں کو خبردار کیجئے جس دن ہم جہنم سے پوچھیں گے کیا تو بھر گئی اور مزید کی گنجائش ہے تو جواب دے گی کہ ہے اور کوئی جگہ باقی نہیں رہی گی ہے اور حرف نہ کرے گی کہ میرے پیٹ کو اب بھی جگہ ہے (ابن کثیر۔ قرطبی۔ شوکانی) ہم اس دن ہم بندوں سے بے انصافی نہیں کریں گے۔ اور کسی کو بلا قصور سزا نہیں دیں گے ۱۲ منہ (ظلام) ظلم کا صیغہ مبالغہ ہے اور ذات کی صفت ہے اور ذات کا مقول مطلق ہے برائے تاکید۔ (ای انذارنا ظہر بعد ارسال الرسل و انزال الکتب) ای انذارنا ظاہر بعد ارسال رسولوں کے اور کتابوں کے (روح) یا مطلب یہ ہے کہ ہم نے جنت اور جہنم کے بارے میں جو کچھ کہا ہے بالکل ان کے قریب قریب کر دیا ہے تاکہ یہ لوگ سمجھ لیں (ھذا التھدید ۔ روح) اس سے پہلے دلائل توحید و معاد ہے اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ یہ دلائل تم پر حجت ہیں اب ان کی طرف رجوع کرو۔ اور ان پر نگاہ ڈالو تاکہ تمہیں ہم اللہ کی طرف رجوع کرنے والے اور اس کے حضور کھڑے ہونے کا یقین ہو جائے۔ (قال فی مجمع البحار: الانابۃ الرجوع الی اللہ بالاقلاع عن المعاصی و العزیمۃ علی ترک المعاودۃ الی الطاعۃ فیتضمن الندم و الاقلاع و العزیمۃ و ھی شرائط التوبۃ ۱۲ منہ) ۱۵ من خشی ربہ (ای یخافہ فی الغیب) یا (الخائفون) یا (الاواب الحفیظ) ھو بدل من کل من اتقی او صفۃ لہ او منصوب علی المدح او بتقدیر اعنی او اذکر او بتضمین اتقی معنی ادنی او بتقدیر ای ھو من خشی او بتقدیر ای ھو الخائف او الاواب الحفیظ او بتقدیر ای ھو الذی خشی ربہ او بتقدیر ای ھو الذی یخشی ربہ او بتقدیر ای ھو الذی یخشی ربہ او بتقدیر ای ھو الذی یخ

سَرَاعًا ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا
أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۝
سُورَةُ الذَّارِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝
فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ۝ وَإِنَّ
الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ
مُخْتَلِفٍ ۝ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝ الَّذِينَ
هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۝ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ هُمْ
عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ۝ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ

ترجمہ

سراعاً ذٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ۝ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا
أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ۝
سُورَةُ الذَّارِيَاتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝
فَالْمُقَسِّمٰتِ أَمْرًا ۝ إِنَّمَا تُوعَدُونَ لَصَادِقٌ ۝ وَإِنَّ
الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۝ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ
مُخْتَلِفٍ ۝ يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أُفِكَ ۝ قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝ الَّذِينَ
هُمْ فِي غَمْرَةٍ سَاهُونَ ۝ يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝ يَوْمَ هُمْ
عَلَى النَّارِ يُفْتَنُونَ ۝ ذُوقُوا فِتْنَتَكُمْ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ۝
إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَعُيُونٍ ۝ آخِذِينَ مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ إِنَّهُمْ

ترجمہ

تشریح

موضوع قرآن کے قریب تر ہو جاؤ کیونکہ یہی ہم سب کا کردار و عقیدہ اور ہمارے اعمال کی بنیاد ہیں تم کے مراتب ۔ اور ہر ایک آسان جانبہ ایسی تاریخ میں اس میں جان سے اور جو آنے کی بات ثابت کا ہونا ہو اسکو دلائے دوبارہ سے بھر گیا ہو ۔ ۱۲ ۔ ۔ ۔

طلوع آفتاب سے قبل نماز فجر، غروب آفتاب سے قبل نماز ظہر اور عصر اور من اللیل فسبحہ نماز مغرب اور عشاء۔ اور ادبار السجود: فرائض کے بعد سنن و نوافل مراد ہیں۔ ظہر کی سنتوں کے بعد والی دو رکعتوں کو شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کے نزول کے وقت صرف دو فرض تھے، فجر اور عصر اور رات کو تہجد شروع ہوئی تھی، لہٰذا ان سے نماز فجر کی قبل کی دو رکعت سے نماز عشاء اور ادبار السجود سے نوافل مراد ہیں، یعنی شکر ہیں کہ بے نمازی قوموں اور ان کے بے باک علماء و صوفیاء پر آپ صبر کریں اور اللہ کی تسبیح و تحمید بجا لاتے رہیں۔ سبحہ سے مراد نماز ہیں جناب الٰہی سے بچنے کے لئے کوشش کرنا مراد ہے۔

۴۱ واستمع۔ یوم ۱۲ سے متعلق ہے۔ المنادی۔ منادی کرنے والا، جبرئیل علیہ السلام، اور اسرافیل۔ صیحۃ۔ نفخہ صور، جو شخص سن لیگا۔ یسمعون۔ نفخہ ثانی کی آواز، والعلی اور قریبی ہوگی۔ رہم و خیال نہیں ہوگا۔ ذلک یوم الخروج۔ یہ استمع کا مفعول ہے اور انتظار کرو جب حشر و نشر کے لئے اسرافیل علیہ السلام دوسری بار صور پھونکیں گے جسے ہر آدمی کی قبر سے نکلنے سمجھیں گے۔ اس دن کے اس اعلان کو غور سے سننا کہ آج کا دن تو بدلہ سے دنیا ہو کر نکلنے کا دن ہے۔ اور یہود یوں جان بوجھ کر جس کا انکار و شر کین اشکار کیا کرتے تھے۔

۴۲ انا نحن۔ جس طرح دنیا میں عزت و حیات بخشنے پر قادر ہیں اسی طرح موت دینے پر بھی قادر ہیں اور اس میں کسی دوسرے کا کوئی دخل نہ تھا اسی طرح اب دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سب کو پیش بھی بنانے پر آپ ہی قادر ہیں۔ یوم تشقق۔ تشقق الارض المصدیر کے متعلق ہے جس دن زمین پھٹ جائیگی اور سب لوگ دوڑ کر قبروں سے نکلیں گے اس دن اس جملے کی مناسبت پیش ہوں گے کہ یہ انکاری کو دوبارہ زندہ کرنا بنانے سے بھی آسان بات ہے۔

۴۵ نحن اعلم۔ الخ۔ یہ کفار مکہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے تسلی ہے۔ معاندین کی باتوں سے ہرگز ملول نہ ہوں، ان کی طرف سے توحید، رسالت اور بعث و نشور کا انکار ہم سے پوشیدہ نہیں وہ سمجھ رہا ہوں، کلام ہے۔ اندیشہ ان پر جبر کرنے کا نہ ہو کہ ان کو سمجھ نہیں سکتے کیونکہ آپ جبار نہیں ہیں، آپکا منصب تو صرف یہ ہے کہ جو لوگ بیان سے ڈرتے ہیں ان کو قرآن سنا دیں اور نصیحت فرمائے رہیں مسلط نہیں ہیں، تھے کہ لوگ ایمان لائیں کو تو اس سے فرمایا گیا کہ فذکر۔ ان الذکری۔ تنکم الخ۔ مومنین کو قرآن جبر جلال و خشیت الٰہی کو موکت و اہلیت سے بہرہ اللہ کا کلام ہے اور توحید و رسالت اور حشر و نشر پر دلائل ہے آپ اسکی تبلیغ میں مصروف رہیں۔ بہرحال خدا وند تعالیٰ نے آپ کے ماننے والے ہیں دو اس سے مستفید ہوں گے اور اس سے فیصلہ حاصل کریں گے۔ : وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

سورۂ قٓ میں آیت توحید

۱۔ الذی جعل مع اللہ الٰہا اخر۔ نفی شرک ہر قسم۔

۵۱ سورۃ الذاریات

ربط | سورۂ قٓ میں یہ ذکر کر دیا تھا کہ انبیاء اور قوموں سے انذار ہو کر نکلا اور منذر انہ پر حق ہے اب سورۃ الذاریات میں بالتدریج اس کا ذکر ہو گا کہ صرف منذر ہونا ہی نہیں بلکہ مبشر و منذر بھی ہو گا۔ انما توعدون لصادق ۝ وان الدین لواقع ۝

ابتدا میں جزاء و سزا پر ایک نظارہ اور مشہود کو شاہد کو ثابت فرمایا۔ اصحاب الجنۃ کھیتے دو عقلی دلیلیں۔ دونوں دلیلوں کے درمیان تخویف۔

خلاصہ | پہلے جزاء و سزا کی سچائی ثابت کرنے اور منکرین کو عذاب کے لئے اور ملائکہ کا بیان۔

تفسیر

والذٰریٰت ذروا ۔۔۔ تا ۔۔۔ فالمقسمٰت امرا ۝ پہلے جزاء و سزا پر شاہد ہے جس طرح ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر چلتی ہیں، کبھی بادلوں سے مینہ برستا ہے اور کبھی اور طرح چلتی ہیں اسی طرح قیامت کے دن لوگوں کی حالت ہو گی اور کوئی ان پر اس کے ثواب و عذاب کا حکم جاری کرے گا۔ والسماء ذات الحبک ۝ یہ مشہود ثانی کا ثبوت ہے جس طرح رات کو آسمان پر ستارہ دار کی ایک دبیز حالت ہو جاتی ہے اسی طرح مرنے کے بعد مومنین منور اور نورانی ہوں گے۔ انکم لفی قول ۔۔۔ تا ۔۔۔ عین ۝ اگلی آیات میں جیسے دلائل و شواہد کے بارہ میں ہو گیا اہل ہوا کس طرح ان کا انکار کرتے ہیں۔ قتل الخراصون ۔۔۔ تا ۔۔۔ تتنعمون ۝ تخویف اخروی اس کے مثل پہلے بھی ہو چکا ہے اس کو دہرانے اور دوسرا میں شک کرنے والے کفار کی دعوت سے دور ہو کر جمع کا ایہ معین نہیں کہ ان ایہ یستفتون ۔۔۔ الآیۃ۔ یہ بشارت ان لوگوں کے متعلق ہے جو شک کرنے والے لوگ جنت میں ہوں گے اور اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے متمتع ہوں گے۔ انھم کانوا قبل ذلک ۔۔۔ تا ۔۔۔ المحرومین ۝ متقین کی صفات ہیں کہ وہ احسان کیا کرتے تھے راتوں کو کم سوتے تھے۔ راتے کا اکثر حصہ عبادت و استغفار میں گذارتے تھے اور ہر سائل و محتاج کی امداد کیا کرتے تھے پہچانا۔ فوج عذاب کیلئے اور عذاب کا ذکر ہے پہلے بیان کر دیا۔ خلاصہ کر دیا تو اس لئے کہ

وفی الارض ایٰت ۔۔۔ تا ۔۔۔ افلا تبصرون ۝ یہ ثابت ہو چکا عقلی دلیل بھی ہو چکا نقلی دلیل بھی ہو چکا اب ان دلیلوں میں مختلف انواع کی ہیں ان کو خود تفکر کی ضرورت ہے۔

وفی السماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ لمثل ما انکم تنطقون ۝ آسمان سے بارش بھی نازل ہوتی ہے اور اللہ بھی برستے ہیں یہ جزاء و سزا کا ثبوت ہے۔ تیسری آسمان کے سب کی قسم مشہود ثانی پر حق ہے جس طرح تم اپنے مرضیوں سے انکار کرتے ہو اسی طرح تم بھی زمین سے کھلے جا رہے ہو۔

ھل اتٰک ۔۔۔ تا ۔۔۔ المکرمین ۝ (۲۴ تا ۳۷) یہ خصوصاً دعوی کے باب کی نظیروں میں سے ہے جو خود ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بطور تمہید کے اور قوم لوط علیہ السلام کا عبرتناک مشہور تخویف اخروی کا پہلو ہونے سے یا دلائل توحید و جزاء سے خاص ہونے کی وجہ کر لیا ہوا ہے۔ فرشتے آئے تھے کہ اللہ نے ان کو عذاب قوم لوط سے ان کو بچانے کو بھیجا۔ وفی موسیٰ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وھو ملیم ۝ یہ تخویف دنیوی کی دوسری نظیر ہے۔ فرعون اور اس کی قوم کا غرق شرک اور انکار و عناد کی بنا پر ہوا۔ وفی عاد ۔۔۔ تا ۔۔۔ کالرمیم ۝ یہ تخویف دنیوی کی آٹھویں نظیر ہے۔ قوم عاد کو تند و تیز ہوا سے ہلاک کیا گیا۔ وفی ثمود ۔۔۔ تا ۔۔۔ فعتوا عن امر ربھم ۝ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے۔ قوم ثمود کو ایک زلزلہ کے ذریعہ سے تباہ کیا جس کے سامنے وہ بے بس تھے۔ وقوم نوح ۔۔۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی کا پانچواں نمونہ ہے ان سب سے پہلے قوم نوح علیہ السلام کے سرکشوں کو طوفان میں غرق کر دیا گیا۔ والسماء بنینٰھا ۔۔۔ تا ۔۔۔ تعلمون ۝ تخویف اخروی کے باقی نمونے ذکر کرنے کے بعد دعوائی سورت پر دوسری عقلی دلیل ہے۔ عیاں چیست عرض آسمان پیدا کرنا۔ زمین کو بچھونے کی مانند بچھا دینا اور ہر چیز کی کئی کئی قسمیں پیدا کرنا توحید و جزاء کی قدرت کاملہ کا ادنیٰ درجہ ہے۔ ان مخلوقات کو دوبارہ پیدا کرنا بھی بہت قدرت سے بعید نہیں۔ ففروا الی اللہ۔ تا ۔۔۔ مبین ۝ تخویف۔ بیان توحید جلیل الشان۔ اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ کذٰلک ما اتی ۔۔۔ تا ۔۔۔ قوم طاغون ۝ تسکین اور تسلی کا پہلو ہے مشرکین کو کہا گیا ہے جس طرح ان کا یہ کہنا ہے ان سے پہلے بھی ایسا ہی ہوا ہے جادوگر اور مجنون کہتے چلے آئے ہیں اس بات کی وجہ سے نہ کہ وہ ایسے تھے بلکہ ہمیشہ کفار ایسا ہی کہتے رہے ہیں اور ضرور یہی کہتے رہیں گے۔ فتولی عنھم فما انت ۔۔۔ تا ۔۔۔ المتین ۝ آپ ان کو تبلیغ کا حق ادا کر چکا ہے آپ ان کو ہدایت کرنے اور سمجھانے سے کیوں دل تنگ ہوتے ہیں۔ وما خلقت الجن ۔۔۔ تا ۔۔۔ یطعمون ۝ یہ بیان ہے علت کا اس کے کہ ان کو عبادت کرنے کی تخلیق فرمائی ہے۔ اس لئے کہ ان کو اس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ان کو پیدا کرنے سے مجھے کوئی ذاتی غرض متعلق نہیں بلکہ میں خود ان کا سب کا غرض خود ان کی ذات ہی پر عائد ہوتا ہے۔ ان اللہ ھو الرزاق ذو القوۃ المتین ۝ یہ تخویف اخروی ہے ان کا لانے کی غرض کے پہلے ظاہر کی طرح مذہب کا مقصد ضرور ہے گا۔ انہیں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا ان پر مرادوں کے آنے کا وعدہ دلانا ہے لئے مزید ثبات و ثبات کا ہونا ہو گا۔

كَانُوا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۭ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ وَفِي السَّمَاۗءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝

صٓ

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ قَالُوْٓا اِنَّآ اُرْسِلْنَآ
اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۝ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ۝
مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ۝ فَاَخْرَجْنَا مَنْ
كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ
مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً لِّلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ
الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى
فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَقَالَ سٰحِرٌ
اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ
وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ ۝
وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِيْنٍ ۝ فَعَتَوْا عَنْ

ع ۱

ف ۱ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ۔۔۔ الخ ۔ ف ۲ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ ۔۔۔ الخ ۔ ف ۳ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ۔۔۔ الخ ۔ ف ۴ وَتَرَكْنَا فِيْهَآ اٰيَةً ۔۔۔ الخ ۔ ف ۵ وَفِيْ مُوْسٰٓى اِذْ اَرْسَلْنٰهُ ۔۔۔ الخ ۔ ف ۶ وَفِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا ۔۔۔ الخ ۔ ف ۷ وَفِيْ ثَمُوْدَ اِذْ قِيْلَ لَهُمْ ۔۔۔ الخ

گھر تشریف لے گئے اور بہت سا طعام تیار کروا کر لائے۔ انہوں نے اس کے سامنے رکھا۔ انہوں نے جب دیکھا کہ وہ کھانے کے لئے کچھ نہیں کر رہے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم کھانا نہیں کھاؤ گے؟ کیوں نہیں پڑھتے؟ اور اس بات کے بھی کوئی آثار نہیں تھے کہ اس زمانے کا اثر تھا یا کسی اور وجہ سے تھا کہ وہ شخص کسی کو نقصان پہنچا رہا تھا یا اس کے ایمان کو خراب کر رہا تھا۔ وہ تو ایک بھلا مانس تھا اور اس کے گھر میں روٹی نہیں تھی تو اس لئے کہ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر کا پتہ پوچھا تھا۔ اس لئے کہ اس نے سنا تھا کہ ایک بڑی ہستی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر کا پتہ بتاتی ہیں۔ ہم اللہ کے فرشتے ہیں اور ہمارا بھی ایک ذمہ فرائض کا ہوتا ہے ہمیں یہ فرائض حضرت صالح علیہ السلام نے بتائے تھے۔

۱۵۵ واقعات اس طرح شروع ہوئے۔ اپنی آمد سے پہلے فرشتوں کی حضرت سارہ علیہا السلام نے سنی تو ہنس دیں اور تعجب سے ہنسنے کو عربی میں ضحک کہتے ہیں اور اس کا مطلب حیض بھی ہوتا ہے اور کچھ مفسرین کی رائے یہ ہے کہ ہنسنے کا مطلب حیض آنا تھا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۸۳) اور یہ بھی ایک رائے ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۲ ص ۱۴۴) اضربوہ بالطریق فانی ھو ضحک حیضت۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۸۳) لیکن اکثر لوگوں نے اس کا مطلب ہنسنا ہی لیا ہے۔ لیکن اکثر لوگوں نے اس کا مطلب حیض لیا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے پوچھا کہ تم کس لئے آئے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر پتھر برسائیں۔ حضرت سارہ نے یہ سن کر تعجب سے ہنسنا شروع کر دیا۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱۲ ص ۱۴۴) اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ وہ اس لئے ہنسی تھیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اسحٰق علیہ السلام کی خوشخبری دی تھی اور ان کی اولاد کی خوشخبری دی تھی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا تھا کہ قوم لوط پر عذاب آنے والا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۸۳) اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ وہ اس لئے ہنسی تھیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اسحٰق علیہ السلام

اَمْرُهُمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا
اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِيَامٍ وَّمَا كَانُوْا مُنْتَصِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَقَوْمَ
نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَالسَّمَآءَ
بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا
فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ
لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ
مُّبِيْنٌ ﴿۵۰﴾ وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِنِّيْ لَكُمْ مِّنْهُ
نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۵۱﴾ كَذٰلِكَ مَآ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ
رَّسُوْلٍ اِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿۵۲﴾ اَتَوَاصَوْا بِهٖ
بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ فَمَآ اَنْتَ
بِمَلُوْمٍ ﴿۵۴﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۵۵﴾

مقدار

اور خود ہی ثبت باطل کی وجہ سے ایسی بیہودہ باتیں کر رہے ہیں۔ فتول عنھم۔ آپ ان کی باتوں کی پروا نہ کریں اور ان سے اعراض فرمائیں آپ پر کوئی قصور و ملامت نہیں، کیونکہ آپ نے ابلاغ و تفہیم اور وعظ و تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے اور ان پر حجت خداوندی قائم کر دی ہے البتہ مومنوں کو وعظ و تذکیر فرماتے رہا کریں، کیونکہ اس سے ان کو بہت فائدہ ہوتا ہے اس سے ان کا ایمان تازہ اور یقین محکم ہوتا ہے۔

فتح الرحمٰن دا یعنی اصل اردو ترجمہ

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿۵۶﴾ مَا أُرِيدُ
اور نہیں پیدا کیا میں نے جن اور آدمی مگر واسطے اس کے کہ عبادت کریں میری نہیں چاہتا
مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ﴿۵۷﴾ إِنَّ اللَّهَ
ان سے کچھ روزی اور نہیں چاہتا یہ کہ کھانا دیں مجھ کو بیشک اللہ
هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ﴿۵۸﴾ فَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا
وہی ہے روزی دینے والا زور والا قوت والا پس بیشک واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے
ذَنُوبًا مِثْلَ ذَنُوبِ أَصْحَابِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُونِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ
ظلم کیا ایک حصہ ہے مثل حصہ ان کے ساتھیوں کے پس نہ جلدی کریں مجھ سے پس خرابی ہے
لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ يَوْمِهِمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ﴿۶۰﴾
واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا اس دن سے اپنے کہ وہ وعدہ کیے جاتے ہیں

سُورَةُ الطُّورِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَأَرْبَعُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ
سورۃ طور مکی ہے اور وہ انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالطُّورِ ﴿۱﴾ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ ﴿۲﴾ فِي رَقٍّ مَنْشُورٍ ﴿۳﴾ وَالْبَيْتِ
قسم ہے طور کی اور کتاب لکھی ہوئی کی کشادہ ورق میں اور گھر
الْمَعْمُورِ ﴿۴﴾ وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوعِ ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ
آباد ہونے والے کی اور چھت اونچی کی اور دریا
الْمَسْجُورِ ﴿۶﴾ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾ مَا لَهُ مِنْ
بھرا ہوا کی البتہ عذاب تیرے رب کا ضرور واقع ہونے والا ہے نہیں کوئی
دَافِعٍ ﴿۸﴾ يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا ﴿۹﴾ وَتَسِيرُ الْجِبَالُ

منزل ۶

میری اور نہیں چاہتا یہ کہ کھانا دیں مجھ کو بیشک اللہ وہی ہے روزی دینے والا زور والا قوت والا پس بیشک واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے ظلم کیا ایک حصہ ہے مثل حصہ ان کے ساتھیوں کے پس نہ جلدی کریں مجھ سے پس خرابی ہے واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا اس دن سے اپنے کہ وہ وعدہ کیے جاتے ہیں

سورۃ طور مکی ہے اور وہ انچاس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے طور کی اور کتاب لکھی ہوئی کی کشادہ ورق میں اور گھر آباد ہونے والے کی اور چھت اونچی کی اور دریا بھرا ہوا کی البتہ عذاب تیرے رب کا ضرور واقع ہونے والا ہے نہیں کوئی

ع

مخلوق کی عبادت سے۔ یہ باقبلی کی علت ہے یعنی ان کو پیدا و نصیحت کرنا اور دعوت توحید دینا اس لئے ہے کہ ان کو اور ان کے علاوہ جنوں کو میں نے پیدا ہی اس لئے کیا ہے تاکہ وہ میری اطاعت کریں اور میری عبادت بجا لائیں اور میری عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ بنائیں۔ ان کی تخلیق میں میرا کوئی ذاتی مفاد نہیں تھا۔ ۱۲ منہ ۵۶ اس بیدہ عبادت ان کے پیدا کرنے سے میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ میں تحصیل رزق اور کسب معاش میں ان سے اعانت و مدد لوں جس طریق دنیوی آقاؤں کا دستور ہے میں تو رزق و معیشت سے بے نیاز ہوں۔ کما قال۔ اجیر ما لعمل لہ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس لئے ان کو پیدا نہیں کیا کہ وہ اپنی روزی میرے ذمہ ڈال دیں۔ ۱۲ منہ ۵۷ میں تو ان کو مخلوق ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ ۱۲ منہ ۵۸ رزق و معاش کا انتظام کریں بلکہ انکی میرے لئے عبادت کیلئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کی روزی کا کفیل میں آپ ہوں اس صورت میں یطعمون میں صرف مضاف محذوف ہوگا۔ ای یطعمونا حصتی اجا کثیر، خازن۔ ۱۲ منہ ۵۹ ان اللہ۔ الخ۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ساری مخلوق کا رزاق اور سب کی روزی کا کفیل ہے وہ بڑی قوت کا مالک اور صاحب اقتدار ہے۔ ساری مخلوقات کے رزق کی کفالت اس کیلئے معمولی بات ہے ۱۲ منہ ۶۰ فان للذین۔ الخ۔ یہ کلمات ہیں دنیوی ہے۔ مکہ کے ان ظالموں اور مشرکوں کے لئے عذاب کا ایک حصہ مخصوص ہے جس طرح اقوام سابقہ کے لئے مخصوص حصہ عذاب کا حصہ چکا یا گیا اس لئے وہ جلدی نہ کریں ان کے حصہ کا عذاب ان کو مل کر رہیگا۔ عذاب یعنی دنیا تنگی در بیدہ حال کے ذنوبا مثل ذنوب اصحابھم کفروا الآیۃ جس یوم عذاب کا ان کا ذکر ہوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دن ان کے لئے نہایت ہی ہلاکت خیز اور ان کی تباہی و بربادی کا دن ہوگا۔ اس دن سے مراد جنگ بدر کا دن مراد ہے۔ جس میں کفر و شرک کے فرعون نے منہ کی بھر اور بے بھتا رمسلمانوں کے ہاتھوں ذلت اور قید و بند کی ذلت آمیز عذاب کا مزا چکھا۔ یا اس سے قیامت کا دن مراد ہے۔ اسی۔ خازن۔ اس صورت میں یہ تخویف اخروی ہوگی۔ یعنی تخویف میں موجودہ اور گذشتہ ظالموں اور سرکشوں کے لئے یکساں ہے جب عذاب ہے۔ اس لئے وہ جلدی نہ کریں۔ قیامت کے دن سب اگلے پچھلے مشرکین و ظالمین عذاب کا مزا چکھ لیں گے۔ وہ دن ان کی ہلاکت و تباہی کا دن ہوگا ۱۲ منہ

سُورَةُ الذّٰرِيٰت میں آیات توحید

۱۔ ولا تجعلوا مع اللہ الٰھا اٰخر۔ یعنی شرک مرتسم۔

موضح قرآن ف شاید لوح محفوظ کو کہا ہو ۱۲ منہ ف کہتے ہیں کہ آسمان پر گنبد ہے فرشتوں کے طواف کرنے کا ۱۲ منہ ف یعنی آسمان کی دوسری سطح۔ منہ تعالیٰ۔ ف اور یہ ایک دریا ہے ۱۲ منہ منہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف یعنی گردش آسمان جدا جدا ہیں جو تاروں کی حرکت معاونت کند بحرکات خود۔ واللہ اعلم۔ ف یعنی توریتا قرآن ۱۲۔ ف یعنی آسمان ۱۲۔

۵۲ سُورَۃُ الطُّور

ربط: سورۃ الذاریات میں فرمایا تھا ان الدین لواقع یعنی جزاء وسزا ضرور ہوگی اب سورۃ الطور میں اسکو ترقی فرمایا ان عذاب ربک لواقع ۰ مالہ من دافع ۰ یعنی وہ قیامت کے دن اللہ کا عذاب واقع ہوگا اور اللہ کے عذاب اور جزاء وسزا کو کوئی روک نہ سکے گا اور نہ کوئی اس سے بچاؤ کر اپنی جان بچا سکیگا۔

اجمالی سورت: یہ مکی اور دو نقلی رکوع ہیں ایک موسیٰ علیہ السلام سے اور ایک کتب سابقہ سے اور ایک دلیل عقلی۔ دربیان **خلاصہ** ہے احوال اور کمالات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی۔ باقی تعریف اور بشارت اور زجر ہے۔

تفصیل

والطور۔ یہ دلیل نقلی کی طرف اشارہ ہے یعنی کوہ طور گواہ ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ وکتاب مسطور۔ یہ دلیل نقلی کتب سابقہ سے ہے یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء وسزا ضرور واقع ہوگی لہٰذا سے کوئی روک نہیں سکتا۔ البیت المعمور۔ یہ دلیل عقلی کی طرف اشارہ ہے۔ بیت معمور جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اکثر وحی نازل ہوتی تھی وہ بھی گواہ ہے وہاں آپ پر بہت سی وحی نازل ہوئی تھی۔ فلا مستطیعون الخ علاوہ پہلی شہادتوں کے یہ دلیل عقلی ہے۔ آسمان جنت کے اعمال سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ مقدور نہ تھے۔ زمین سے تم پھر سکتے ہو اسی طرح تم اللہ کے حیطہ قدرت سے باہر نہیں جا سکتے۔ اور سمندر کی طرح اللہ کا عذاب تمہیں ہر طرف سے گھیرے گا۔ اس طرح عذابہا سوباب ۰ لہا ۰ ما یتوب اسم ہے اور مذکورہ بالا پانچوں شاہد ہیں کہ جزاء وسزا ضرور واقع ہوگی اور اسے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔

یوم تمور السماء ۰ وتسیر الجبال ۰ فویل یومئذ للمکذبین ۰ یہ جزاء وسزا ہیں سے ایک شق یعنی تکذیب اخروی کا بیان ہے جس دن آسمان سر اور پہاڑ زمین جگہ سے ٹل جائیں گے۔ وہ جھٹلانے والوں کی ہلاکت کا دن ہوگا۔ جنہوں نے اپنی عاقبت کو برباد کیا۔ اس دن ان کو بہت ہی دھکے کر کے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جسے تم جھٹلاتے تھے کیا یہ بھی جادو ہے؟ کیا یہ بھی تمہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ جس طرح دنیا میں تم نے کوتاہی کی اور دلائل واضحہ دیکھنے کے باوجود ایمان نہیں لائے تو کچھ نظر آتا ہی نہیں۔ اب سر کرو یا بے صبری کا اظہار کرو۔ تمہارے لئے ایک ہی سزا کا مزا تو چکھنا ہی ہوگا۔

ان المتقین ۰ فی جنت ونعیم ۰ فاکھین بما اتاھم ربھم ۰ یہ جزاء وسزا کی دوسری شق یعنی بشارت اخروی کا بیان ہے۔ شک سے بچنے والے جنت کی نعمتوں میں خوش وخرم ہوں گے اور عذاب سے محفوظ ہوں گے۔ ہر امت کے صالحین درجات عالیہ میں ہوں گے۔ ان پر تعام کریں گے۔ جو بھی جنتی کی عادت ہوگی۔ اور نیچے درجے والے اونچے درجوں کی کوئی چیز کی خواہش کریں گے تو وہ بھی عنایت کر دی جائیگی۔ ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کا گوشت بہتا ہوگا۔ شراب طہور کا دور چلتا ہوگا۔ بچے مرتبوں کی طرح حسین وجمیل خدام عزت سے ہوں گے اپنی جنت میں بے تکلفی کریں گے کوئی تربیت خلط اور زجر نہ ہوگا۔ جیسی اللہ کے محض اپنے فضل و احسان سے یہاں جہنم کے عذاب سے بچا لیا۔ کیونکہ ہم دنیا میں صرف اسی کی حمد وثنا کرتے تھے اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرتے تھے۔ اس آیت میں بیان توحید ہے۔ مل سبیل عقلی اور نقلی ہے۔

فذکر فما انت ۰ الآیۃ ۰ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی ہے۔ آپ وعظ و تبلیغ میں مصروف رہیں آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ الٹی سمجھ والے سے آپ نہ کاہن ہیں نہ مجنون جیسا کہ معاند کہتے ہیں

ام یقولون ۰ الآیۃ ۰ یہ شکوی ہے۔ کہتے ہیں وہ شاعر ہے، اچھا منتظر رہو آخر حوادث اس کا فیصلہ کر دے گی۔

قل تربصوا ۰ الآیۃ ۰ جواب شکوی۔ تم بھی انتظار کرو میں بھی منتظر ہوں عنقریب دونوں کا انجام ظاہر ہو جائے گا۔ ام تامرھم ۰ الآیۃ ۰ پیغمبر علیہ السلام کے پاس جو کچھ آتا ہے اس کا منشا عقل وفہم نہیں بلکہ ان کی سرکشی اور عناد کا نتیجہ ہے۔

ام یقولون تقولہ ۰ الآیۃ ۰ شکوی۔ کہتے ہیں یہ اپنے پاس سے بنا لاتا ہے۔ فلیاتوا ۰ الآیۃ ۰ جواب شکوی۔ اگر وہ اس دعوے میں سچے ہیں تو ایسا کلام وہ بھی بنا کر لے آئیں۔

ہے خلق [من شیء] شیء سے مراد کوئی مادہ ہے ۵ یہ آیات ہیں، مشرکین کے مختلف خیالات باطلہ پر ان کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کیا واقعی کسی مقصد کے بغیر پیدا کیا گیا ہے یا خود ہی اپنے خالق ہیں کہ وہ خالق حقیقی کی عبادت نہیں کرتے یا وہ زمین و آسمان کے خالق ہیں کہ اصل خالق کی عبادت سے اعراض کرتے ہیں؟ کیا وہ خدا کے خزانوں کے مالک اور مختار ہیں کہ نبوت اور رزق وغیرہ جسے چاہیں عطا کریں یا ان کو آسمان پر جا کر فرشتوں کا کلام سننے اور امور غیبیہ کا علم حاصل کرنے پر قدرت حاصل ہے۔ (۵) وہ معلوم کراتے ہیں کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان سے پہلے مت آتی ہے؟ ان کی سماعت (عبادت) کا حال یہ ہے کہ خود تو رسولوں کو پسند نہیں کرتے، لیکن فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں۔ کیا آپ ان سے تبلیغ پر معاوضہ مانگتے ہیں کہ وہ اس مالی بوجھ کی وجہ سے آپ کا اتباع نہیں کرتے؟ کیا وہ غیب جانتے ہیں کہ وہ دعوے کرتے ہیں کہ قیامت نہیں آئیگی؟ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام اور مسلمانوں کے خلاف کوئی منصوبہ بنا رہے ہیں؟ یا ہمارے مکذبین کفار کے منصوبے خود انہی پر الٹ پڑنے جا رہے ہیں۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور الٰہ کارساز ہے جو ان تمام باتوں کے جواب میں کچھ کہہ سکے گا؟ ان کا ہر مشکل اس وقت پہنچ چکی ہے کہ اگر آسمان کا ایک ٹکڑا بصورت عذاب ان پر نازل کر دیا جائے تو اسے دیکھ کر کہیں گے کہ یہ عذاب نہیں، بلکہ بادل رحمت سے بھرا ہوا ہے۔

فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا۔ آپ ان معاندین سے اعراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب ان پر بدبختی طاری ہو گی اور ان کا کوئی حیلہ ان کو اللہ کے عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ کوئی انکی مدد ہی کر سکے گا۔ وَ اِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا۔ جو یہ تکوینیت رکھتی ہے ان ظالموں اور سرکشوں کے لئے اس سے پہلے دنیا میں بھی عذاب ہے۔ وَ اصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ۔ یہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضروری بات تسلی کا ذکر ہے۔ آپ اللہ کے حکم کا انتظار فرمائیں ہم آپ کے محافظ و نگہبان ہیں اور اوقات نماز میں اللہ کی تسبیح و تحمید میں مصروف رہا کریں۔

سُوْرَةُ الطُّوْرِ یہ مکی سورت ہے۔ پہلی نقلی دلیل ہے اور اس طیب السلام یعنی وہ کوہ طور بھی شاہد ہے کہ حشر و نشر اور جزا و سزا حق ہے۔ جہاں موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تھی کہ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ اَكَادُ اُخْفِيْهَا لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى (طٰہٰ ۱۵) و ذکر مکان اور ادارۂ مکین کے قبیل سے ہے۔ وکتاب مسطور بھی حق مسلوں پر دوسری نقلی دلیل ہے۔ (کتب سابقہ توراۃ یا یکے پہلا وغیرہ جس پر وہ لکھی جاتی ہیں۔ یعنی کتب سابقہ بھی شاہد ہیں کہ جزاء و سزا واقع ہونا کیونکہ ان میں بھی یہ مضمون نازل کیا جا چکا ہے۔ والبیت المعمور پر دلیل دی ہے بیت معمور ساتویں آسمان پر خانہ کعبہ کے بالمقابل فرشتوں کا عبادت خانہ ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے عبادت کیلئے آتے ہیں۔ جو ایک بار آ چکے پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئیگی (المعین) یا بیت المقدس مراد ہے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر روز نازل ہونے والی وحی یعنی بیت المقدس میں بھی حکم ہوا تھا۔

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۵ یہ پہلی عقلی دلیل ہے اور سقف مرفوع سے آسمان بلند مراد ہے یعنی آسمان بلند جو تم سب کو محیط ہے، کیا تم گواہ ہے کہ تم اعمال سے نکل کر بھاگ نہیں سکتے۔ تَاْيِيْدٌ۔ يَتَجَسَّسُوْنَ فِي الْاَنْبِيَاءِ اِسْتَمَعَ مِنْ بَابِ اِفْتَعَلَ مِنَ السُّوْءِ (الاعراف فَاَنْفِقُوْا۔ (النساء ۱۷۶) وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۶ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ البحر پانی سے بھرا ہوا خالی نہیں ہے اور مسجور بھی ہے اسجور بمعنی مملوء (القاموس) اور بمعنی موقد (المعجم) ہر پانی سے بھرا ہوا سمندر جس کی تہہ میں آگ ہے تم کو ہر وقت سے گھیرا ہوا ہے، اسی طرح قیامت کے دن اللہ کا عذاب تم کو ہر جانب سے گھیرے گا۔

اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ۷ یہ جملہ مقسم علیہ ہے یعنی جب یہ تمام چیزیں شاہد ہیں کہ حشر و نشر اور جزا و سزا بھی ہو گی اور اللہ کے عذاب سے کوئی بھاگ نہیں سکتا اور نہ کوئی کسی سے عذاب کو ہٹا ہی سکیگا۔

يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا ۹ یوم تموج اضطرابی ہے۔ حشر و نشر و تصفیہ (ابن کثیر) روح) آسمان گھومیگا اور لڑکھڑائیگا اور پھر ریزہ ریزہ ہو کر زمین پر گر پڑیگا۔ یموج۔ خوب حرکت سے متعلق ہے۔ یعنی جب آسمان چکر کھا کر، ہو کر گر پڑے گا اور پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل کر زمین کے ساتھ ہموار ہو جائیں گے۔ اس دن توحید، قیامت اور رسالت، اعتقادیات کو جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت و تباہی ہو گی جنہوں نے اپنی زندگیاں بیہودگیوں اور خرافات میں گنوا دیں اور ہمیشہ ناحق باطل اور مکذبین حق میں مشغول رہے تھے۔

سيراً ﴿۱۰﴾ فويل يومئذ للمكذبين ﴿۱۱﴾ الذين هم
چلائیں۔ سو خرابی اس دن جھٹلانے والوں کی۔
في خوض يلعبون ﴿۱۲﴾ يوم يدعون إلى نار جهنم
بیہودہ میں کھیلتے ہوئے۔ جس دن دھکے دیئے جائیں گے آگ جہنم کی طرف
دعا ﴿۱۳﴾ هذه النار التي كنتم بها تكذبون ﴿۱۴﴾
دھکا کرنا۔ یہ ہے وہ آگ جس کو تم جھٹلاتے تھے۔
أفسحر هذا أم أنتم لا تبصرون ﴿۱۵﴾ اصلوها فاصبروا
کیا جادو ہے یہ یا تم کو سوجھتا نہیں۔ داخل ہو جاؤ اس میں پھر صبر کرو یا
أو لا تصبروا سواء عليكم إنما تجزون ما كنتم
نہ صبر کرو برابر ہے تم پر۔ تم کو بدلہ ملتا ہے
تعملون ﴿۱۶﴾ إن المتقين في جنت ونعيم ﴿۱۷﴾ فكهين
جو کرتے تھے۔ بیشک پرہیزگار باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے
بما آتاهم ربهم ووقاهم ربهم عذاب الجحيم ﴿۱۸﴾
جو کچھ دیا ہوگا ان کو ان کے رب نے اور بچا لیا ان کو ان کے رب نے دوزخ کے عذاب سے
كلوا واشربوا هنيئا بما كنتم تعملون ﴿۱۹﴾ متكئين
کھاؤ اور پیو مزے سے بدلہ اس کا جو تم کرتے تھے۔ تکیہ لگائے ہوئے
على سرر مصفوفة وزوجنهم بحور عين ﴿۲۰﴾ والذين
تختوں پر جو بچھے ہوئے ہیں قطار میں اور ہم ان کو بیاہ دیں گے گوری آنکھوں والی حوروں سے۔ اور جو لوگ
آمنوا واتبعتهم ذريتهم بإيمان ألحقنا بهم ذريتهم
ایمان لائے اور پیچھے چلی ان کی اولاد ایمان لے کر ہم ملا دیں گے ان کے ساتھ ان کی اولاد
وما ألتناهم من عملهم من شيء كل امرئ بما كسب
اور نہ گھٹائیں گے ان کے عمل سے کچھ۔ ہر شخص اپنی کمائی کے

رهين ﴿۲۱﴾ وأمددناهم بفاكهة ولحم مما يشتهون ﴿۲۲﴾
گروی ہے۔ اور ہم مدد کریں گے ان کو میوہ سے اور گوشت سے جو چاہیں گے۔
يتنازعون فيها كأسا لا لغو فيها ولا تأثيم ﴿۲۳﴾ ويطوف
آپس میں لیتے ہیں وہاں ایک جام جس میں نہ بیہودہ بکواس ہو نہ گناہ کی بات۔ اور پھرتے ہیں
عليهم غلمان لهم كأنهم لؤلؤ مكنون ﴿۲۴﴾ وأقبل
ان کے آس پاس لڑکے ان کے جیسے موتی ہیں چھپے ہوئے۔ اور متوجہ ہوں گے
بعضهم على بعض يتساءلون ﴿۲۵﴾ قالوا إنا كنا قبل في
بعض بعض کی طرف پوچھتے ہوئے۔ کہیں گے ہم پہلے اپنے گھر میں
أهلنا مشفقين ﴿۲۶﴾ فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم ﴿۲۷﴾
اندیشہ رکھتے تھے۔ پھر اللہ نے ہم پر فضل کیا اور بچا لیا ہم کو آگ کی لپٹ سے۔

ع ۱۴ صوبہ ہے۔ ثُمَّ تُحَوَّلُ (نہیں دیکھا) یہ بھی جائیگا۔ فَعَوْنَ الَيْهَا (بھاگتے ہیں) اِهْطَاعٌ (تیز چلنا) لِبَدًا (جماعت جماعت) یہ اعداد کہ (ہمیں) ان جھٹلانے والوں کو دھمکانے کے لئے کہ جنہوں نے کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس سے ہمارے پیغمبر (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہمیں ڈراتے تھے لیکن تم اس کو نہ مانتے تھے۔ اَفَسِحْرٌ هٰذَا۔ الآیۃ۔ اب بتاؤ کیا یہ بھی جادو ہے اور تمہاری نظر بندی کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے تمہیں یہ دوزخ نظر آ رہا ہے۔ لیکن حقیقت میں کچھ بھی نہیں؟ جس طرح دنیا میں تم معجزات نبیا۔ علیہم السلام کو مگر جادو اور نظر بندی سے تعبیر کرتے تھے کیا یہ جہنم بھی کہیں نظر آ رہا ہے؟ بتاؤ جس طرح دنیا میں دلائل و معجزات دیکھ کر بھی تم انکار کیا کرتے تھے لیکن قبر میں تمہاری کچھ پیش نہ جائے گی۔ نہ جہنم کہیں نظر آئی ہے۔ یہ بعد دشواری و تبہیر ان سے کہا جائیگا۔ اصلوھا (اب جاؤ اس جہنم میں کہ جس کو تم جھٹلاتے تھے) اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ (اور اس جہنم میں داخل ہو جاؤ اس لئے کہ تم کفر کرتے تھے) اِنَّكُمْ لَا تُبْصِرُونَ فِي الدُّنْيَا مَا يُدْخَلُ عَلَيْهِ وَتَقْرِيعٌ وَتَبْكِيتٌ (ایضاً دنیا میں تم نہیں دیکھتے تھے جو کچھ داخل کیا جاتا ہے اس پر اور ڈانٹ اور پھٹکار) ع ۱۵ اصلوھا۔ الآیۃ۔ اب صبر کرو یا نہ کرو تمہارے لئے برابر ہے اس سے تمہیں کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ اب تو تمہیں اس غذاب جہنم میں داخل ہونا ہی ہوگا۔ اس میں تم سے کوئی بہانہ کارگر نہ ہوگا۔ اعمال کی جزا و سزا کے متعلق یہ تمہارے لئے ہی اعمال یعنی کفر و شرک اور انکار و تکذیب کی سزا ہے جن میں تم مبتلا تھے۔ ع ۱۶ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ۔ یہ بشارت ہے ان لوگوں کے لئے جو شرک و تکذیب سے اور اعمال کی نافرمانیوں سے بچنے والے قیامت کے دن جنت کے باغوں میں اور انواع و اقسام کی نعمتوں میں معروف عیش ہونگے فاکہین۔ اللہ کی دی ہوئی نعمت و کرامت پر خوش ہونے والے ہیں یا خوش و خرم ہوں گے اور جہنم کے عذاب سے بھی محفوظ ہوں گے۔ کلوا و اشربوا۔ اس سے پہلے بقال لھم مقدر ہے۔ ان سے کہا جائیگا کہ جنت کے باغوں اور نعمتوں میں سے جو چاہو کھاؤ اور پیو یہاں کی ہر چیز خوشگوار اور موت تک ہے۔ یہ تمہارے اعمال صالحہ کا انعام ہے۔ متکئین یہ کلوا کی ضمیر سے حال ہے حال من الضمیر فی کلوا و اشربوا (مدارک ج ۴ ص ۵۴) اَفْوَاجًا مختلف پرہیزگاری اور کرم اور راحت و آرام کی

تقسیم کرنے کے۔ حور۔ حوراء کی جمع ہے یعنی ایسی آنکھوں والی جس کی سیاہی اور سفیدی کی سفیدی بہت زیادہ ہو۔ عین۔ عیناء کی جمع ہے یعنی موٹی آنکھوں والی۔ یعنی جنت میں ہم ایسی حسین و جمیل حوروں کو ان کی بیویاں بنا دیں گے۔ اس طرح کہ جنت میں ان کو ہر قسم کی لذت و عیش حاصل ہوگی ع ۱۷ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا۔ الآیۃ۔ مَا اَلَتْنٰهُمْ (خان) (یعنی ہم کم نہیں کریں گے۔ جو مومنین اپنے ایمان عمل کی وجہ سے جنت کے بہت اونچے درجات میں ہوں گے ہم ان کی اولاد مومن (ایمان و عمل میں) الحاق کر دیں گے۔ کیونکہ ان کے دیکھنے کو جنت میں ہم

رَعِيْنَ ﴿۳۸﴾ وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۳۹﴾
يتنازعون فيها كاسا لا لغو فيها ولا تاثيم ﴿۲۳﴾ ويطوف
عليهم غلمان لهم كانهم لؤلؤ مكنون ﴿۲۴﴾ واقبل
بعضهم على بعض يتساءلون ﴿۲۵﴾ قالوا انا كنا قبل
فى اهلنا مشفقين ﴿۲۶﴾ فمن الله علينا ووقنا عذاب
السموم ﴿۲۷﴾ انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر
الرحيم ﴿۲۸﴾ فذكر فما انت بنعمت ربك بكاهن و
لا مجنون ﴿۲۹﴾ ام يقولون شاعر نتربص به ريب
المنون ﴿۳۰﴾ قل تربصوا فانى معكم من المتربصين ﴿۳۱﴾
ام تامرهم احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون ﴿۳۲﴾
ام يقولون تقوله بل لا يؤمنون ﴿۳۳﴾ فليأتوا بحديث

ع

مثله

ان مع اسباب ایشھدون ان لھم کونوا فی المعنی والاعمال مشھدہ کرامۃ لایشھد فیہا ایمان متقبل بقولہ وما تبعتھم ذریتھم بایمان ۱۲ منہ ۱۲ ہم ایمان کے اتباعھم کے ساتھ متحق ہونے کی تائید اس آیت سے ہوتی ہے و من صلح من ابائھم والزواجھم وذریتھم (مؤمن ع ۱) ۱۲ منہ ۱۲ واسدد نھم بل جنت کے لئے مزید فضل کا ذکر ہے۔ مذکورہ نعمتوں کے علاوہ ہم ان کو ان کی مرضی اور خواہش کے میوہ جات اور مختلف انواع کا گوشت بھی مہیا کریں گے اور وہ شراب طہور کے ساتھ پیہم جام چلائیں گے۔ وہ شراب ایسی پاکیزہ ہوگی کہ نشہ۔ اور بدمزگی سے مبرا ہوگی۔ اور اس کے پینے سے کوئی بیہودگی، کوئی لغویات اور کوئی گناہ کی بات سرزد نہیں ہوگی جیسے کہ دنیا کی شراب سے ہوا کرتی ہے۔ گناہ کا سرچشمہ تو ہی لایکون فیھا ما یؤدی الیہ من الاثم ۱۲ منہ ۱۲ مافیہ لغو او اثم کما یجری بین شربۃ الخمر فی الدنیا (الخازن ج ۴ ص ۱۸۱) ۱۲ ویطوف۔ الآیۃ۔ وہاں ان کی خدمت کیلئے ایسے نوجوان موجود ہوں گے جو حسن و جمال میں ایسے ہوتے اور ایسا معلوم ہوتا ہوگا کہ جیسے موتیوں کی طرح ہوں گے جنہیں چھپا کر رکھا گیا ہو اور انسانی ہاتھوں نے ان کو چھوا تک نہ ہو ۱۲ منہ ۱۲ واقبل بعضھم۔ یہ اہل جنت کی ایک گفتگو ہے جس میں وہ اللہ کے انعام و اکرام کا تذکرہ اور اس کے احسان کا شکر کریں گے۔ الخ ۱۲ منہ۔ آپس میں گفتگو کریں گے اور دنیا کے بعض حالات کا ذکر کریں گے۔ وہ کہیں گے دنیا میں تو ہم بہت ہی خائف تھے اور ہمیں ڈر تھا کہ ہم پر کہیں سے گناہ یا اللہ کے عذاب سے کس طرح بچیں گے۔ فمن اللہ الآیۃ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہم گنہگاروں پر کتنا بڑا احسان فرمایا کہ محض اپنی رحمت سے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیا ۱۲ منہ ۱۲ انا کنا من۔ الآیۃ۔ یعنی قبل کی مغفرت سے اور بیان توجیہ ہے علی سبیل التداعی ذکر رحمۃ اللہ اور مژدہ توحید۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمارے گناہ معاف فرمائے اور ہمیں جہنم سے بچا لیا۔ اس لئے کہ ہم دنیا میں صرف حاجات و مصائب میں اسی کو پکارا کرتے تھے اور اسی کی پناہ میں کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔ یہ عذاب سے محفوظ رہنا توحید پر ترتب ہونے ہی کا مژدہ و نتیجہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا ہی محسن و مہربان ہے ۱۲ منہ ۱۲ فمن کاف۔ الآیۃ۔ یہ آنحضرت

موضح قرآن: مومن کو ان پر مہربانی اور ان کی ماں جیسی توجہ ہے اور ۱۲ منہ ۱۲ یعنی دوزخ کی سچائی بھی دیکھ لی۔ ۱۲ منہ ۱۲

عَلَيْهِ اَنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝ اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ
ہی کچھ کہتے ہیں کیا وہ بغیر کسی چیز سے پیدا کئے گئے ہیں یا
هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۝ اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا
وہ خود پیدا کرنے والے ہیں یا انہوں نے آسمان اور زمین پیدا کئے ہیں بلکہ
يُوْقِنُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ
یہ یقین نہیں کرتے یا ان کے پاس تیرے رب کے خزانے ہیں یا
الْمُصَيْطِرُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ
وہ داروغہ ہیں یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر یہ سنتے ہیں تو
مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ
ان کا سننے والا کوئی صاف دلیل لائے یا اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے
الْبَنُوْنَ ۝ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ
بیٹے یا تو ان سے اجرت مانگتا ہے کہ وہ تاوان کے بوجھ تلے دبے جاتے ہیں
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ۚ
یا ان کے پاس غیب کی خبر ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں یا یہ کوئی داؤ کرنا چاہتے ہیں
فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ۝ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ
تو کافر ہی داؤ کی زد میں آنے والے ہیں یا ان کا اللہ کے سوا
اللّٰهِ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا كِسْفًا
کوئی اور معبود ہے اللہ پاک ہے ان کے شرک سے اور اگر یہ دیکھیں
مِّنَ السَّمَآءِ سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ۝ فَذَرْهُمْ
آسمان کا ٹکڑا گرتا ہوا تو کہیں گے کہ بادل ہے تہ بہ تہ
حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ۝ يَوْمَ
تو ان کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش کئے جائیں گے

کسی بشر کا ساختہ نہیں **شان نزول** وَاِذَا سَمِعُوْا ... مسرور و عمار نے روایت کیا ہے، مشرکین کو ان کے غدر و عناد پر متنبہ کیا گیا ہے۔ مسور، غیر شیئ الی حین اجل لا سبیل من الصیانۃ و المنعۃ اذا ۃ (مظہری ج ۹ ص ۹۹) آیا ہے انہوں نے سمجھ رکھا ہے کہ انھیں عبادت اور جزاء سزا کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ انھیں بالکل ہی بے مقصد پیدا کیا گیا ہے؟ اور اس وجہ سے بیخ کاٹوں میں انھیں کوئی رغبت نہیں یا وہ خود ہی کو اپنا خالق سمجھتے ہیں؟ اور اسی لئے اپنے خالق کا حق نہیں پہچانتے **ام خلقوا السموت** الخ آسمان و زمین کو خود انہوں نے پیدا کیا ہے اور اسی لئے خالق حقیقی کا مستکبر اور

موضح قرآن کو چھوڑ کے ان کو عقل باتیں بناتا ہیں اور کھیلیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ان کی حماقت نہیں کرتے؟ بس، کچھ وہ دیکھنا چاہتے ہی نہیں۔ اس لئے دلائل و قرائن میں غور و فکر ہی نہیں کرتے تاکہ بات کچھ سمجھ میں آ جائے۔ مذاق اڑانے کی باتوں میں سے کوئی بات کہی نہیں جا سکتی۔

۱۱۵ ۔ وہ جھوٹ۔ کیا وہ اللہ کے خزانوں کے مالک ہیں، کیا اللہ کی رحمت، نبوت اور روزی وغیرہ ان کے ہاتھ میں ہے یا وہ روزی خزانوں کے نگہبان اور تقسیم کنندگان ہیں کہ جسے چاہیں ہر چیز، جو چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں۔ کیا وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اس لئے انکار کرتے ہیں کہ نبوت کی تقسیم ان کے ہاتھ میں ہے اور انہوں نے آپکو نبوت نہیں دی؟ نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اعلان کیا ہے۔ اور تم سب لوگوں سے پہلے ہوگی۔ کیا انہوں نے آسمان میں سیڑھی لگا رکھی ہے اور وہ آسمان پر چڑھ کر فرشتوں کی باتیں سنتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہ ان کے سامنے ہوتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان میں سے جو دعویٰ ایسا ہے تو ان میں سے جو دعویٰ اس بات کا کرتا ہے کہ اسکی نبوت پیش کرے۔

۱۱۶ ۔ وہ لوگ۔ کفار۔ یہ ان کی جہالت و حماقت کا بیان ہے کہ بیڑیوں کو پہنے ہوئے ہیں مگر پتہ نہیں کرتے، لیکن آنحضرت کو اللہ کی بیڑیاں کہتے ہیں اور ان کو خدا کی بارگاہ میں حاضری سمجھ کر چاہتے ہیں۔ **وَقَدْ خَلَقَهُمْ جَمِيعًا**۔ حالانکہ ان کے خالق کی دین یہ ہے کہ آپ تعلیم و تبلیغ اور دعوت و نصیحت پر لوگوں سے تنخواہ یا کوئی معاوضہ مانگتے ہیں؟ اور نہیں، اس کی عادت کے وجہ سے جب جانے کا اندیشہ ہے کہ اگر مان لیا تو تاوان دینا پڑے گا۔ بات اصل وہی ہے کہ عناد و عنان کی وجہ سے نہیں مانتے۔

۱۱۷ ۔ **مَشْرِقَيْنِ**۔ کیا وہ غیب جانتے ہیں اور انہوں نے آئندہ واقع ہونے والی غیب کی باتیں لوح محفوظ سے دیکھ لی ہیں؟ کہ دعوے کرتے پھرتے ہیں کہ ان کو قیامت آئے گی ہی نہیں اور اگر کبھی آئی تو ہم عذاب سے محفوظ رہیں گے۔ **وَبِئْسَ الْقَرِينُ**۔ کیا وہ پیغمبر علیہ السلام کے ملاقات کرنے مقصود پر ہے ہیں؟ یا ہمارے ان کافروں کے مقصود الٰہی پر اٹھ گئے جائیں گے اور پیغمبر کو ان سے محفوظ رکھا جائے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کر لیا۔ ان کا مقصد ناکام کر دیا گیا اور خود ان کو جنگ بدر میں قتل اور قید و بند کا مزا دیا گیا۔

۱۱۸ ۔ **اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ**۔ کیا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور کارساز ہے؟ جو ان کو روزی دیتا ہے؟ ان کی مدد کرتا ہے؟ اللہ کے عذاب سے ان کو بچاتا ہے؟ نہیں! نہیں! اللہ شرک سے پاک ہے اور اس کے سوا کوئی کارساز نہیں۔ کوئی رازق، کوئی ناصر و مددگار اس کے عذاب سے بچانے والا نہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) ان کے عناد و ضلالت کا یہ عالم ہے کہ اگر ہم ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا بطور عذاب گرا دیں تب بھی وہ ایمان نہیں لائیں گے اور کہیں گے کہ یہ تو بادل آ رہا ہے۔ وہ ابھی ہم پر پانی برسائے گا۔ بادل دیکھ کر اس کے پیچھے اب کر بارش ہو جائیں گے لیکن ایمان نہیں لائیں گے یعنی **لَقَدْ حَقَّ بِالصَّفَاءِ بَعْضُ مَنْ اَنْتَ عَلَيْهِمْ نَدِيمًا مِنْ كَفَرُوا** بھلکڑ اور ضد کی وجہ سے۔

۱۱۹ ۔ **وَعَدْنَاهُمْ**۔ جو وعدہ سے لفظ اوں کا دن مراد ہے جسے سنکر سب پر بیہوشی طاری ہو جائے گی (بدر کے دن آپ کے اغراض فرمائیں اور اس دن کا انتظار فرمائیں۔ جب وہ بہت دنوں سے ان پر حقیقت طاری ہو گی اس دن ان پر حقیقت حال واضح ہو جائے گی لیکن اب اس سے ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ اس لئے عذاب الٰہی سے بچنے کے لئے ان کا کوئی حیلہ کارساز نہ ہو سکے گا اور نہ ان کو اپنے خود ساختہ معبودوں، گمراہ کرنے والے پیشواؤں اور دیگر سفارشیوں کی طرف ہی سے کچھ مدد مل سکے گی اور وہ کسی بھی طرح سے خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

سے پہلے اپنی آیات کے ذریعہ سے بھی عذاب دوزخ کے بارے میں تفصیل وتقیید، تحدید مالی اور قبر کا عذاب اور ہے وھو القتل بالسیف والقحط سبع سنین وعذاب القبر (مدارک ج ۴ ص ۱۴۷، خازن ج ۴ ص ۵۴ ۱۲ صاحبہ) کہ ہم نے آپ کو بشارت دی ہے اور ان کافروں کو ڈرایا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دوسری بار تسلی کا ذکر ہے آپ ان کی ایذاؤں پر صبر کریں اور ان کی پروا نہ کریں اور اللہ کے فیصلے کے منتظر رہیں ان پر آنے والے عذاب کا استفسار کریں وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے کیونکہ آپ ہماری حفاظت اور نگرانی میں ہیں۔ اے اصبر علی اذا هم

ولا تأمن الهم وانك بعيني أي صنا وحفظ كما تنا والله يعصمك من الناس (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۴۵) یعنی تم پر ہم کو تم ان پر جب اوقات نعمت اللہ کی تسبیح و تحمید کرو۔ اور شرک سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کرو۔

ومن الليل اور پھر آگی رات میں بھی۔ وادبار النجوم اور اس کے بعد آنے والے دن میں بھی اور ہر وقت اللہ کی یاد اور اسکی تسبیح و تحمید میں مشغول رہو۔ (یعنی آپ کا ہر وقت دعا میں ہے دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ وہ خود عنقریب ہی اللہ کی گرفت میں آنے والے ہیں۔ ادبار النجوم سے وقت ان مراد ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔ وھو الذی جعل لکم الیل والنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا (الفرقان ع ۵) یہاں بھی یہ سے دو معنی مراد ہے۔

سورۂ والطور میں
آیات توحید

۱۔ ام لھم الہ غیر اللہ (ع ۲) یعنی شرک ہر قسم۔

۲۔ وسبح بحمد ربک حین تقوم و من الیل فسبحہ و ادبار النجوم ۵

يُغْنِي عَنْهُمْ نَصِيبُهُمْ شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿٤١﴾ وَإِنَّ

لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَٰلِكَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ

يَعْلَمُونَ ﴿٤٢﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ

بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٤٣﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَ

إِدْبَارَ النُّجُومِ ﴿٤٤﴾

سُورَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ﴿١﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ﴿٢﴾

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ﴿٣﴾ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ﴿٤﴾

عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ﴿٥﴾ ذُو مِرَّةٍ فَاسْتَوَىٰ ﴿٦﴾ وَهُوَ

بِالْأُفُقِ الْأَعْلَىٰ ﴿٧﴾ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ﴿٨﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ

نقل شرک ہر قسم۔

موضح قرآن ۱۲ یعنی ڈرائے ہوئے عذاب اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمن ۱۲ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

۵۳ سورۃ النجم

ربط سورۂ طور میں مذکور ہوا کہ جزا و سزا برحق ہے اور قیامت کے دن کوئی کسی سے عذاب کو دفع نہیں کر سکے گا۔ اب سورۂ نجم میں بتلایا کہ اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع غالب نہیں ہر کسی کو عذاب الٰہی سے محفوظ رکھ سکے ذلت رسوائی اور عزی اور نہ بتلانے اور زیچ پکار کے لوگوں کی یہ سب پہلی سورتوں پر متفرع ہے اور اس کا مضمون بالاجمال مضمون شہادت تھریہ کی تائی ہے کہیں سنا ترغیب۔ دعوی اصلی ثابت، شاہد اور عزی کو گمراہ پکارا۔ دعوی ثانی فرشتوں کو شفیع غالب ست سمجھا۔ ادارہ ہر دو دعوی بطریق لف و نشر مرتب۔ آخر میں تسلی و تربیت۔ دو وسیلہ نقلی از انبیاء علیہم السلام۔ آخر میں دعوی سبعت کا ادارہ۔

تفصیل

والنجم اذا هوی ۔۔۔ فقد رأی من آیٰت ربه الکبری ۱۸ یہ تمہید ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا بیان ہے۔ اب اللہ کے پیغمبر رسول ہوا جو کچھ کہتے ہیں بشر کی طرف سے وحی کی بنا پر کہتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام لیا قرآن اور جس فرشتہ ان پر اترتا تھا جبریل کو اور اس کو دیکھا وحی کی اصل صحت میں کسی دیکھنے والے سے سنا معلوم ہوا کہ اللہ کے پیغمبر رسول ہیں جو کچھ آپ پر اللہ کی وحی نازل ہوتی ہے لہٰذا اس کو مانو۔

افرءیتم اللت والعزیٰ ۱۹ ومنوٰة الثالثة الاخریٰ ۲۰ یہ سورت کا پہلو دعوی ہے کہ ان معبودان باطل کو حاجات میں مت پکارو انکے اللہ کے آگے کیا زور ہے یہ ذکر ہے دعوی کا کہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھنا ان کو حاجات میں نہ پکارنا۔ ان کی الاسماء ۲۳ الاولیٰ ۲۰ پیچھے دعوے کا ادارہ ہے بدلیل لف و نشر مرتب۔ مشرکین نے اپنے خود ساختہ معبودوں کو بہ القاب خود رکھ رکھے ہیں کہ وہ حاجت روا کارساز اور نافع و ضار ہیں حالانکہ درحقیقت ان میں یہ صفات سے عاری ہیں۔ مشرکین سے کہنے سے وہ حاجت روا اور کارساز نہیں بن سکتے۔ وکم من ملک ۲۶ من الغیب شیئا ۱۵ ۴۶ یہ دوسرے دعوی کا ادارہ ہے یعنی فرشتے شفیع غالب نہیں ہیں۔ وہ اللہ کے حکم کے بغیر زبان بھی نہیں کھول سکتے۔ یہ مشرکین کا بعض زعم باطل ہے کہ فرشتے شفیع قاہر ہیں۔

ذلک مبلغهم من العلم ۳۰ ۔۔۔ اعلم بمن اهتدی ۳۲ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی اور مشرکین پر زجر ہے اور ان سب باتوں علیہ ۔ ذلک ۔ جملہ معترضہ ہے بیان رحمت الٰہی یعنی اللہ قادر ہے سب کچھ جانتا ہے۔ وللہ ما فی السمٰوٰت والارض لیجزی الذین اساءوا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنی ۳۱ ۔۔۔ واعط قلیلا واکدی ۳۴ یہ زجر ہے۔ فلا تزکوا انفسکم ۳۲ یہ تحویف اخروی ہے۔ افرءیت الذی تولی ۳۳ ۔۔۔ وان سعیه سوف یری ۴۰ یہ زجر ہے کہ یہ مشرکین جب سے جانتے ہیں کہ فرشتے الٰہی شفاعت کریں گے

ام لم ینبا بما فی صحف موسیٰ ۳۶ وابراهیم الذی وفی ۳۷ یہ دلیل نقلی ہے صحف موسیٰ و ابراہیم علیہما السلام سے۔ الا تزر وازرة وزر اخریٰ ۳۸ یہ زجر ہے۔ وانه هو اضحک وابکیٰ ۴۳ ۔۔۔ وانتم سٰمدون ۶۱ یہ زجر ہے۔ فاسجدوا للہ واعبدوا ۶۲ یہ سورت کا خلاصہ ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسی کو پکارو اور لعبادت و حاجت اور عزی کو نہ پکارو اور نہ فرشتوں کو شفیع غالب سمجھو۔

تمت والحمد ۔۔۔ الذکریٰ ۵۶ یہ تشبیہ ہے رد کے اثبات صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فصل جواب تھا ہے۔ فصل اول جواب تھا دعوی اور دلیل اور دلیل پر آسان سے قرآن تک اور دعوی کا ادارہ ہے اور آپکا نہ ترجمہ کچھ پروی کی ہے فصل نہیں اور نہ جواب قائم ہے۔

تمت ۔ ما ملخص ۔ اللہ کی طرف سے آپ جو قرآن پیش کرتے ہیں وہ اپنی رائے اور خواہش سے بنا کر نہیں لائے بلکہ اللہ کی طرف سے آپ پر اس کی وحی نازل ہوتی ہے۔ ای ما یشبہ ان یقصد فیہ ان کہ یہ من جھۃ من یجھل کالقی من الامی الذی من شانہ ان یکون بعید ا عن ذلک (روح ج ۲۷ ص ۳۰) ان ھو الا وحی یوحی ۔ الا وحی سے مراد قرآن ہے یعنی یہ قرآن اللہ کی طرف سے جو آپ کے پاس بھیجی جاتی ہے (بیضاوی وغیرہ)

أَوَّلُ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِۦ مَآ أَوْحَىٰ ۝ مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَأَىٰٓ ۝ أَفَتُمَٰرُونَهُۥ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ ۝ وَلَقَدْ
رَءَاهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۝ عِندَ سِدْرَةِ ٱلْمُنتَهَىٰ ۝ عِندَهَا
جَنَّةُ ٱلْمَأْوَىٰٓ ۝ إِذْ يَغْشَى ٱلسِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ ۝ مَا زَاغَ
ٱلْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ ۝ لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ ءَايَٰتِ رَبِّهِ ٱلْكُبْرَىٰٓ ۝
أَفَرَءَيْتُمُ ٱللَّٰتَ وَٱلْعُزَّىٰ ۝ وَمَنَوٰةَ ٱلثَّالِثَةَ ٱلْأُخْرَىٰٓ ۝
أَلَكُمُ ٱلذَّكَرُ وَلَهُ ٱلْأُنثَىٰ ۝ تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَىٰٓ ۝
إِنْ هِىَ إِلَّآ أَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوهَآ أَنتُمْ وَءَابَآؤُكُم مَّآ أَنزَلَ
ٱللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَٰنٍ ۚ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا ٱلظَّنَّ وَمَا
تَهْوَى ٱلْأَنفُسُ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ ۝
أَمْ لِلْإِنسَٰنِ مَا تَمَنَّىٰ ۝ فَلِلَّهِ ٱلْءَاخِرَةُ وَٱلْأُولَىٰ ۝ وَ

ف

ع

ف

ع

ف

ع

آخر بڑھے اور آپ کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ دونوں کی مقدار، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے اور آپ کو چھپنے سے انکار نہ رہا جب آپ ہر طرح سے آئے تو جبریل سے فرمایا، میرے لئے تو نہیں تھا کہ اللہ کی کوئی مخلوق اس شکل و صورت پر کبھی بھی ہے۔ پہلی بار کے علاوہ اور تعجب۔ وکنت خلفہ (الزرقانی) (لا ولی فی الاسلام) (یعنی یعد ما جاء بہ جبریل علیہ السلام (قال صدقا فاوحی اللہ الیہ صدق محمد (الزرقانی)..... حتی فتح اللہ علیہ (ای لہ جبریل و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاطلاع فی صورۃ تعنی خلفہ اللہ علیہ (ای کبیر ج ۲ ص ۳۰۳) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اپنی زندگیوں دو بار اسی کی اصل صورت میں دیکھا ہے ایجاد۔ (یہاں میں جس کا ذکر فرمایا ہے آیتوں میں ذکر ہے اور بخاری میں ۱۱ سورۃ اخری میں آرہا ہے آپ کے علاوہ کسی پیغمبر نے جبریل کو اصل صورت میں نہیں دیکھا قیل ما رآہ احد من الانبیاء فی صورتہ غیر محمد علیہ الصلوۃ والسلام مرتین اصورۃ فی السماء و مرۃ فی الارض (زرقانی)

۵ فنادی۔ اوحی کا نزال جبریل علیہ السلام ہے۔ عبد کی تعبیر دو رسالت بار کی تعالیٰ سے کنایہ ہے وفاد علی بعبدہ جبریل علیہ السلام (زرقانی) ھذا ای عبد۔ اللہ (اصل مسلم ج ۱ ص ۹۱) جبریل نام ہے اللہ کے عظیم فرشتوں اور جلیل القدر بندے کا دونوں ہی معنی ہیں۔ اوحی کا لفظ اسی تکریم و تعظیم کے لئے ہے (روح) فاوحی ما اوحی اللہ الیہ من القرآن وغیرہ (زرقانی) آپ نے اپنی آنکھوں سے جبریل کا اس طرح دیکھا ہے آپ کے دل نے اسے پہچان لیا کہ جبریل امین ہے آپ کے دل نے پہچانے کیا کہ میں اس کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیکھا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ آپ نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصل صورت میں دو مختلف موقعوں اور دو طرح سے دیکھا ہے۔ اور اس بات میں آپ کے دل میں کوئی شک و شبہ واقع نہیں ہوا۔ یعنی ہذہ سماء یعنی ہذہ السماء بعینہ و حقیقتہ و لیس ذلک فی المنام (مدارک) فتمثل لہ قائما۔ (الزرقانی) اس میں خطاب مشرکین کے جنہ پر کھتے کہ یہ سب خواب و خیال ہے بیداری میں اس نے کچھ نہیں دیکھا تبارک و تعالیٰ ہے اپنی ذات و روح (یعنی جس چیز کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے ہیں اس کے بارے میں اس قدر تاکید کے ساتھ قسم کھانے اور جھوٹ کرنے جو؟ کوئی مشکوک اور مشتبہ بات ہوتی تو بہت سے جدال کی گنجائش بھی ہوتی لیکن یہ ایک مشاہدہ کا جو ہر قسم کے شک و شبہ سے بالا تھا۔

۶ وانظر سماء۔ یہ جبریل علیہ السلام کو دوسری بار اصل صورت میں دیکھنے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ شب معراج میں پیش آیا۔ عبدہ اور اور طرف سماء کے متعلق ہیں۔ سدرۃ (ایسا بیری جس کے نیچے تھکے ہوئے مسافر کا پسینہ سوکھ جائے) سدرۃ المنتہی یہ بیری کا بہت بڑا درخت ہے جس کا پھل بڑے بڑے مٹکوں کے برابر ہے۔ اسی کے قریب جبریل علیہ السلام کا مقام ہے اور یہی اس کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ بیری ساتویں آسمان پر ہے اور اس کی جڑ چھٹے آسمان تک ہے۔ اس پر اس قدر نور چھایا ہوا ہے کہ درخت ان میں چھپ گیا تھا۔ حتی ما یعرف الرب الا اللہ تعالیٰ (زرقانی) (لیلۃ المعراج ج ۱ ص ۹۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین کو ان کی اصل صورت میں عرفہ نزمین پر بھی دیکھا تھا اور یہی دیکھا تھا اور یہی دوسرا موقع تھا اور آسمان نمبر ۷ سدرۃ المنتہی کے پاس ہی یہی۔ جو کہ اصل صورت میں دیکھا ہے۔ اول سدرۃ المنتہی کے پاس ہی ہوگا۔ قاضی بھی یہی ہے جو تحقیق کا مقام ہے۔ اس وقت سدرۃ المنتہی نور الٰہی سے جگمگا رہا تھا اور اس پر فرشتوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ درخت ان کے نیچے چھپ گیا تھا اول بھی آپ نے جبریل کو صاف صاف دیکھا اس کے دیکھنے میں آپ کی نگاہ ذرا بھر ادھر ہی تھی اور نہ ہی ہٹی تھی اور نہ ہی کسی اور سمت جانے کی طرف۔ کچھ یہاں بھی آپ نے جبریل کو اپنے یقین و وثوق سے دیکھا۔ قال ابن عباس ای ما اضل صاحبکم (محمد) وما غوی (ما ترک قول الحق الذی جاء بہ) وما ھو (محمد) الا کاذب (ما ادعیت من الرسالۃ) (ما صبیتہ) (الصحیح) من علم الوحی بعد ان یعلم (الصحیح) (ما ھو) (ما القرآن) (الا قول یوحی الیہ) (الزرقانی)

۷ لقد رای۔ الخ۔ اس کے مشاہدہ بھی آپ نے بہت سے قریب کے بڑے بڑے اور عجائب (شان) نشانات کا مشاہدہ کیا تھا۔ ان تمام باتوں سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، کیونکہ یہ مشاہدات صرف ایک پیغمبر ہی کو نصیب ہو سکتے ہیں اور ایسے پیغمبر کی تائید اور اس کی تصدیق ہی کرتے ہیں

اسکی عبادت اور پکار کے لئے گھڑے ہوئے شیطانوں سے باتیں بھی کرتی تھی۔ وکان اسمہ بودا ای تمثالا لصنم لہ ذکر فی قولہ تعالیٰ وقالوا لا تذرن الھتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا وقد کانت ھذہ اسماء رجال صالحین من قوم نوح فلما ھلکوا عکفوا علی قبورھم ثم صوروا تماثیلھم ثم طال علیھم الامد فعبدوھا (معالم التنزیل ج ۴ ص ۲۶۷)

قبیلہ بنو سلیم کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو مکہ اور گرد و نواح کے قبائل پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا۔ وہ دو درختوں کو کاٹ ڈالیں جنہیں مکہ کے لوگ مقدس سمجھتے تھے۔ ان درختوں میں سے ایک درخت عزیٰ تھا جس کے پاس ایک بڑا گھر بنا ہوا تھا جس میں بنو شیبان کا بت عزیٰ رکھا ہوا تھا۔ خالد نے اس گھر کو گرا دیا اور بت کو توڑ ڈالا۔ (طبقات ابن سعد ج ۲ ص ۱۰۰)

فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو عزیٰ کا بت توڑنے کے لئے بھیجا۔ وہ درخت جس کے پاس عزیٰ کا بت تھا، بہت خوبصورت تھا۔ اس کی پرستش کی جاتی تھی۔ خالد نے اس درخت کو کاٹ ڈالا اور بت کو توڑ ڈالا۔ (تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۴۱۱)

ایک تیسرا بت منات تھا۔ یہ قدیمہ مناۃ وھی صخرۃ کان المشرکون یذبحون عندھا ویعظمونھا (معالم التنزیل ج ۴ ص ۲۶۷)

أم لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین ما لم یأذن بہ اللہ (الشوریٰ ع ۲ ص ۱۲)

کیا ان کے لئے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے دین کا ایسا راستہ مقرر کر دیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔

نوٹ: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کیا ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسی رسمیں مقرر کر دی ہیں جن کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ یہ رسمیں کیا تھیں؟ ان کا بیان اسی سورت کی بارہویں آیت میں ہے۔ مشرکین اپنے بتوں کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے جس کے ساتھ ہی انہوں نے کھیتی کی پیداوار کے بعض حصے بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر مقرر کر دیئے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۱۲۷) یہ تقسیم انکی اپنی ایجاد تھی۔ اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی حکم نہیں تھا۔ اسی لئے فرمایا کہ کیا ان کے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین

وَكَمْ مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
اور کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی

إِلَّا مِنۢ بَعْدِ أَن يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَن يَشَآءُ وَيَرْضٰٓى لَهُۥ قَوْلًا
مگر بعد اس کے کہ اللہ جسے چاہے اور پسند کرے اجازت دے

إِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْـَٔاخِرَةِ لَيُسَمُّونَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْأُنثٰى ﴿٢٧﴾
جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو عورتوں کی سی صفتوں سے متصف کرتے ہیں

وَمَا لَهُم بِهِۦ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِن يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ ۖ وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾
اور اس کا انہیں کچھ علم نہیں وہ صرف اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتی

فَأَعْرِضْ عَن مَّن تَوَلّٰى عَن ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ إِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٢٩﴾
تو جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا کی زندگی کا خواہاں ہو

ذٰلِكَ مَبْلَغُهُم مِّنَ الْعِلْمِ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِۦ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿٣٠﴾
اس کا علم بس وہاں تک پہنچا ہے تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَآءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى ﴿٣١﴾
اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے تاکہ برے کام کرنے والوں کو ان کے کاموں کا بدلہ دے اور نیکوکاروں کو نیک بدلہ

الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبٰٓئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَٰحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ ۚ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

جو بڑے بڑے گناہوں اور بدکاریوں سے اجتناب کرتے ہیں مگر صغیرہ گناہ

ملے ہیں۔ جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ فرشتوں کو جو خدا کی مخلوقات میں سے نہایت مقدس ہیں عورتوں کی سی صفتوں سے متصف کرتے ہیں اور کہتے ہیں فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں (معاذ اللہ) حالانکہ اس بارے میں ان کے پاس کوئی سند نہیں وہ صرف اٹکل پر چلتے ہیں اور اٹکل یقین کے مقابلے میں کچھ کام نہیں آتی (۲۷، ۲۸) تو جو شخص ہماری یاد سے روگردانی کرے اور صرف دنیا کی زندگی کا خواہاں ہو اس سے تم بھی اعراض کرو۔ انکا علم بس وہاں تک پہنچا ہے تمہارا پروردگار ہی بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون سیدھے راستے پر ہے (۲۹، ۳۰) اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے تاکہ برے کام کرنے والوں کو ان کے کاموں کا بدلہ دے اور نیکوکاروں کو نیک بدلہ (۳۱) جو بڑے بڑے گناہوں اور بدکاریوں سے اجتناب کرتے ہیں مگر صغیرہ گناہ

وَكَمْ مِّن مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ ... وَإِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْـًٔا ﴿٢٨﴾

ربط آیات: ان آیات کا ربط ماقبل سے یہ ہے کہ ان میں مشرکین کے اس عقیدہ باطلہ کا رد ہے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔ اور ان کی عبادت کرنا اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ اور ان کی شفاعت اللہ کے ہاں ضرور قبول ہوگی۔ اور ان کی شفاعت کرنا ان کا حق ہے۔ اور ان کی شفاعت کے بغیر کسی کی مغفرت نہیں ہو سکتی۔ اس لئے فرشتوں کی عبادت کرنا ان کی شفاعت کا ذریعہ

الْمَغْفِرَةِ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ
اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ
اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿۳۳﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى ﴿۳۴﴾ وَاَعْطٰى
قَلِيْلًا وَّاَكْدٰى ﴿۳۵﴾ اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى ﴿۳۶﴾ اَمْ
لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰى ﴿۳۷﴾ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓى ﴿۳۸﴾
اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ﴿۳۹﴾ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ
اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۴۰﴾ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ﴿۴۱﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ
الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿۴۲﴾ وَاَنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿۴۳﴾ وَاَنَّهٗ
هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى ﴿۴۴﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا ﴿۴۵﴾ وَاَنَّهٗ
خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۴۶﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا
تُمْنٰى ﴿۴۷﴾ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿۴۸﴾ وَاَنَّهٗ هُوَ

کسی کی سفارش اور حمایت سے اللہ کے عذاب سے بچ جائیگا؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ غیب نہیں جانتا اور نہ کسی کی سفارش یا حمایت کی بنا پر عذاب الٰہی سے کسی کو بچا سکتا ہے ۵۵ اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ ... تا ... هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى یہ دلیل نقلی ہے، ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے صحیفوں سے اس لا سر وزر وازر دہ سے لشکر فاعلہ دا ملی تک دو رکوع صحیفوں کا مضمون بیان ہوا ہے اور دلیل نقلی ہے ۵۶ اَلَّا تَزِرُ ... تا ... اَلْمُنْتَهٰى یعنی تعجب کیونکر قوم عاد کی بستیاں ہیں جو صحف ابراہیم علیہ السلام کے بعد لتھا ہوئیں۔ الذی وفی وہ ابراہیم جس نے اللہ کے احکام کو پورا کیا اور ان تمام

أَغْنَىٰ وَأَقْنَىٰ ﴿٤٨﴾ وَأَنَّهُۥ هُوَ رَبُّ ٱلشِّعْرَىٰ ﴿٤٩﴾ وَأَنَّهُۥٓ أَهْلَكَ
عَادًا ٱلْأُولَىٰ ﴿٥٠﴾ وَثَمُودَا۟ فَمَآ أَبْقَىٰ ﴿٥١﴾ وَقَوْمَ نُوحٍ مِّن
قَبْلُ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا۟ هُمْ أَظْلَمَ وَأَطْغَىٰ ﴿٥٢﴾ وَٱلْمُؤْتَفِكَةَ
أَهْوَىٰ ﴿٥٣﴾ فَغَشَّىٰهَا مَا غَشَّىٰ ﴿٥٤﴾ فَبِأَىِّ ءَالَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ
هَٰذَا نَذِيرٌ مِّنَ ٱلنُّذُرِ ٱلْأُولَىٰٓ ﴿٥٦﴾ أَزِفَتِ ٱلْآزِفَةُ ﴿٥٧﴾
لَيْسَ لَهَا مِن دُونِ ٱللَّهِ كَاشِفَةٌ ﴿٥٨﴾ أَفَمِنْ هَٰذَا ٱلْحَدِيثِ
تَعْجَبُونَ ﴿٥٩﴾ وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿٦٠﴾ وَأَنتُمْ سَٰمِدُونَ ﴿٦١﴾
فَٱسْجُدُوا۟ لِلَّهِ وَٱعْبُدُوا۟ ﴿٦٢﴾
سُورَةُ القَمَرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ
بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ
ٱقْتَرَبَتِ ٱلسَّاعَةُ وَٱنشَقَّ ٱلْقَمَرُ ﴿١﴾ وَإِن يَرَوْا۟ ءَايَةً

قرآن اور حدیث سے دوسرے لوگوں کے لئے دعا کرنے کی ترغیب ثابت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حکم پہلی امتوں میں تھا۔ اب امت محمدیہ کے حق میں منسوخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد لنجعلنا لهم ذكرى الآية۔ (الطور ع ۱) یعنی باپ دادا کی نیکی سے ان کی اولاد کو ان کے درجات خطا ہوں گے۔

قال ابن عباس رضی اللہ عنہما هذا منسوخ الحكم في هذه الشريعة بقوله: الحقنا بهم ذريتهم

قال عكرمة كان ذلك لقوم ابراهيم وموسى فاما هذه الامة فلهم ما سعوا وما سعى لهم غيرهم (معالم لفوز الکبیر ص ۴) اگر ما سعی سے مراد ایمان ہو جب کہ سیاق و سباق سے معلوم ہوتا ہے تو اس صورت میں منسوخ ماننے کی ضرورت نہیں۔ یعنی کسی انسان کو اس کے ایمان کے علاوہ کسی چیز کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ ایمان کے بعد کسی کی دعا مفید ہے نہ اچھا کوئی نیک عمل۔ تحقیق یہ ہے کہ ایک شخص کے دعا و استغفار کے دوسرے مومن کے حق میں کوئی تزاحم و اختلاف نہیں یہ سب کے لئے جائز اور مفید ہے اور قرآن سے ثابت ہے (۱۲ وصل عليهم ان صلوتك سكن لهم)

(۶) ہر سہ بمعنا الظهر فما دلا خوف فيما الخلاف اس میں سبقوا بالایمان (حضرہ ع ۴) الخلاف اس میں ہے کہ ایک شخص کے عمل کا ثواب دوسرے شخص کو ملتا ہے یا نہیں، چنانچہ معتزلہ اور شوافع اس کے قائل نہیں، علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اس حدیث کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس میں دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرنے کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسرے شخص کی طرف سے غلام آزاد کرے۔ اس کیلئے دعا کی جائے۔ البتہ عبادت مالیہ کا ثواب احناف، شوافع وحنابلہ سب کے نزدیک دوسرے کو پہنچتا ہے۔ باقی رہا تلاوت قرآن کا ثواب تو حنفہ کے نزدیک اسکا بھی جانا ہے لیکن شافعیہ کے نزدیک جائز نہیں۔ اور ہم نے فتح القدیر میں اس پر متعدد جگہوں میں بحث کی ہے بالخصوص کہ حال مونٹی کا ثواب کسی میت کو پہنچتا ہے کہ نہیں وجعلوا لله مما ذرأ من الحرث والانعام

موضع قرآن ف شعری ایک تارا ہے بہت بڑا، سکو بعضے رب پوجتے تھے۔ ۱۲ ف یعنی چھوٹوں کا مبدء ۱۲ منہ۔

فتح الرحمن ف یعنی بتلا دیا کہ وہ ۔ ف اشارت امت بآں قصہ کہ قرآن از حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم عرض طلب کردند خدا تعالیٰ ماہ را دو قطعہ ساخت ۱۲ منہ۔

بصدقنا وانعامنا ۔ مرصعہ دھد الصلوٰۃ ۔ قولہ (یعنی سورۃ النجم) کے خواب سے اس مدعا پر استدلال تو اب سے کوئی تعلق نہیں رکھتا ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین سے صبر، عفو، اغماض، درگزر، حسن خلق، اصحاب اتم رضا، سمجھ کر انکی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اور ان میں ان کے حقیقی معبود سچے معبود برحق کی توحید کی دعوت پیش کرنے کے لئے جو آیات نازل ہوئی تھیں ان کو تلاوت کرنے کے لئے خواب میں یہ چیز بتائی گئی تھی کہ ان آیات کے ساتھ شیطان کی طرف سے کوئی ایسی بات نہ ملا دی جائے جو ان کے مقصد کے خلاف ہو ۔ یہ ہے وہ معنی جو ان آیات کے سیاق و سباق کے لحاظ سے ان کا صحیح مفہوم متعین کرتے ہیں ۔ اس کے برعکس آپ نے جو معنی اختیار کئے ہیں وہ سیاق و سباق کے لحاظ سے ان آیات کا مفہوم متعین کرنے کے بجائے ان کو اپنے ایک خود ساختہ نظریہ کے ماتحت بالکل الٹا کر دیتے ہیں ۔ اس کے بعد آپ کا یہ کہنا کہ "اس کے بعد ہی یہ آیات نازل ہوئیں" بالکل غلط ہے ۔ ان آیات کے نزول کا زمانہ ۵ نبوی ہے ۔ اور یہ ہجرت حبشہ سے پہلے کا واقعہ ہے ۔ اس وقت تک ہجرت حبشہ کا خیال بھی کسی کے دل میں نہ آیا تھا ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۲) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۳) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۴) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۵) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۶) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۷) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۸) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۹) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

(۱۰) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

سورۃ النجم میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

---

(۱) ۔ (الجواب بعون الملک الوھاب) ۔ اس کا جواب بھی اوپر کے جواب سے ظاہر ہے ۔ اس لئے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ آیات ۵ نبوی میں نازل ہوئی تھیں ۔ اور ہجرت حبشہ ۵ نبوی کے بعد ہوئی ۔ پھر یہ کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے کہ ان آیات کے نزول کے بعد ہی ہجرت حبشہ کی تجویز پیش ہوئی ۔ (باقی بعد الجواب الصحیح)

۵۴ سُورۃ القمر

ربط | سورۂ نجم میں یہ بتلایا گیا تھا کہ قیامت کے سوا اس کی کوئی کوشش کارگر نہیں ہوگی، اب یہ بتلایا جاتا ہے کہ مجرم اب سورۂ القمر میں اس کی علامت اور اس کی گرفت کے بعد بھی اس سے کوئی سبق نہیں لیتے، اور جو کچھ ان کے سامنے آتا ہے اس کو جادو کہہ کر ٹال دیتے ہیں، اور اس کے بعد سورۂ الرحمٰن میں ان کی سزا کا بیان ہے۔ اور اس کی مناسبت سورۂ نجم سے ظاہر ہے۔

خلاصہ | بتلایا ہے کہ قیامت بہت نزدیک آگئی ہے، اور مشرکین کا یہ مطالبہ کہ کوئی معجزہ دیکھیں، اور اس کے بعد ایمان لائیں، اس کی عادت ہے، پہلے بھی ایسا ہوا ہے، اور اس کے بعد ایمان نہ لانے پر ان کو سزا دی گئی ہے، اور اس کے بعد ان کی سزا کا بیان ہے۔

تفصیل

قولہ تعالیٰ اقتربت الساعۃ الخ، انشق القمر، اس کے متعلق احادیث صحیحہ میں متعدد روایات ہیں، جن کا حاصل یہ ہے کہ مکہ معظمہ میں مشرکین کے مطالبہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور دوسرا نیچے نظر آیا، اس پر مشرکین نے کہا کہ محمد نے ہم پر جادو کر دیا ہے، اس پر دوسرے لوگوں نے کہا کہ اگر یہ ہم پر جادو کر دیتا ہے تو سارے لوگوں پر تو نہیں کر سکتا، باہر سے آنے والوں سے تحقیق کی جائے، چنانچہ جب باہر سے آنے والوں سے تحقیق کی گئی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی، اس پر بھی مشرکین اپنی ضد اور عناد پر قائم رہے، اور کہا کہ یہ مستمر جادو ہے، یعنی ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (۱) اقتربت الساعۃ الخ، یہ اس معجزہ کی تفسیر ہے، جو مشرکین مکہ کے لئے ظاہر ہوا، اور ان کے لئے عذاب سے کوئی برات نازل ہے، اس لئے الم کا اشارہ بھی اسی طرف ہے، جو سورۂ روم میں گزر چکا ہے، (۲) وان یروا آیۃ یعرضوا الخ، یہ اسی کی تفسیر ہے، مشرکین مکہ کا یہ طریقہ تھا کہ جب کوئی معجزہ دیکھتے تو کہتے کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، یعنی کچھ دن رہ کر ختم ہو جائے گا، ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا، (۳) وکذبوا واتبعوا الخ، یہ اسی کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۴) ولقد جاءھم من الانباء الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کے لئے عذاب سے کوئی برات نازل ہے، اس لئے الم کا اشارہ بھی اسی طرف ہے، جو سورۂ روم میں گزر چکا ہے، (۵) حکمۃ بالغۃ الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۶) فتول عنھم الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۷) یوم یدع الداع الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۸) کذبت قبلھم قوم نوح الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۹) ولقد ترکنٰھا آیۃ الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۰) فکیف کان عذابی الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۱) ولقد یسرنا القرآن الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۲) کذبت عاد الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۳) کذبت ثمود الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۴) کذبت قوم لوط الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۵) ولقد جاء آل فرعون الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۶) کفار کم خیر من اولئکم الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۷) ام یقولون نحن جمیع منتصر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۸) سیھزم الجمع الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۱۹) بل الساعۃ موعدھم الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۰) ان المجرمین فی ضلل وسعر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۱) یوم یسحبون فی النار الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۲) وکل شیء فعلوہ فی الزبر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۳) وکل صغیر وکبیر مستطر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۴) ان المتقین فی جنت ونھر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے، (۲۵) فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر الخ، یہ اس کی تفسیر ہے، یعنی ان کا یہ کہنا کہ یہ جادو ہے، اور ہمیشہ رہنے والا جادو ہے، اس کی وجہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی، اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے اس کا کوئی جواب نہ تھا، اس لئے انہوں نے آپ کی تکذیب کی، اور اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے۔

يُحْضَرُوْا وَيُقْتَلُوْا اِحْدٰى مُسْتَمِرٌّ ۝ وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْٓا
اَهْوَآءَهُمْ ۭ وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ۝ وَلَقَدْ جَاۗءَهُمْ مِّنَ
الْاَنْۢبَاۗءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۝ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ
النُّذُرُ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ
نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ
كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ
الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ
فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّازْدُجِرَ ۝ فَدَعَا
رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَاۗءِ
بِمَاۗءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَاۗءُ
عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝ وَحَمَلْنٰهُ عَلٰي ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ

ان کو فرمایا۔ اتقی القمر وذلک علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم قتل. فهجروا بمکة خمس سنین فعذهم من مرض الشیطین واحمن حیرهم الی ان اهل مکة سألوه علیه الصلوٰة والسلام ان یریهم آیة فاراهم انشقاق القمر فصدق من صدق واخبر من صدق ان ذلک کان قبل بدر (قرطبی ج ۸ ص ۴ ۱۷) وکانت لیلة الجمعة (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۴) ۵ ان القمر فرضین (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۴) ۶ ان یرو (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۴) ۷ مستمر ظهوره الذی یجیئ بما یحسن وعدی سد بعد بعلی لتضمن معنی الغلبة (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۵) ای مما یزدجر ویمتنع (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۵) ۸ ای یسرعون (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۵) ۹ عن ابن عباس رضی الله عنهما کان نوح علیه السلام لبث فی قومه الف سنة الا خمسین عاما یدعوهم الی الله تعالیٰ لیلا ونهارا فلم یزدهم دعاؤه الا فرارا وکلما دعاهم لیغفر لهم جعلوا اصابعهم فی آذانهم واستغشوا ثیابهم واصروا واستکبروا استکبارا فلما رأی ان لا خیر فیهم دعا علیهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۵) ۱۰ ای بالمطر الکثیر (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۱ ای ماء السماء والعیون علی امر قد قدر فی اللوح المحفوظ (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۲ ای سفینة نوح علیه السلام (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۳ ای حفظا وکلاءة (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۴ ای عقوبة کفرهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۵ ای عبرة وعظة لمن یعتبر (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۶ ای فکیف کان عذابی لمن کفر بی بعد ما رأی الآیات وانذر بالعذاب (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۷ ای سهلناه للحفظ والقراءة (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۸ ای متعظ (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۱۹ ای انذاری وما جربت به من عذابی (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۰ ای ریحا ذات صوت شدید (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۱ ای دائم الشؤم علیهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۲ ای تقلعهم من مکانهم وتهلکهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۳ ای اصول نخل منقعر (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۴ ای فکیف کان عذابی لمن کفر بی بعد ما رأی الآیات وانذر بالعذاب (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۵ ای سهلناه للحفظ والقراءة (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۶ ای متعظ (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۷ ای انذاری وما جربت به من عذابی (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۸ ای ریحا ذات صوت شدید (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۲۹ ای دائم الشؤم علیهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۳۰ ای تقلعهم من مکانهم وتهلکهم (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶) ۳۱ ای اصول نخل منقعر (قرطبی ج ۸ ص ۱۷۶)

ملحوظہ: ۱ ص ۲ ص ۳ ص ۴ ص ۵ ص ۶ ص ۷ ص ۸ ص ۹ ص ۱۰ ص ۱۱ ص ۱۲ ص ۱۳ ص ۱۴ ص ۱۵ ص ۱۶ ص ۱۷ ص ۱۸ ص ۱۹ ص ۲۰ ص ۲۱ ص ۲۲ ص ۲۳ ص ۲۴ ص ۲۵ ص ۲۶ ص ۲۷ ص ۲۸ ص ۲۹ ص ۳۰ ص ۳۱

موضح قرآن ۱ یعنی ان کی اصل بات کو لا جواب سمجھتے تھے ان کے مقابلہ میں حضرت ان کو سمجھاتے تھے فرمایا ہر بات کا ایک ٹھکانا ہے اس کی عاقبت کا انتظار کرو۔ ۲ یعنی دو قسم کے لوگ ہوئے۔ ایک ان میں سے متقی تھے انہوں نے حضرت کا کہا مانا۔ دوسرے کافر جنہوں نے نہ مانا۔ ۳ یعنی ان کافروں کا عذاب بھی حضرت نے بتلا دیا۔ پھر جس دن عذاب آیا وہ بھی بتلا گیا تھا کہ اس دن قیامت کی کچھ سب کچھ یوں ہی پہلے نمونہ کا عذاب دیکھ لیں۔ ۴ یعنی ہلاکت امت قبل یعنی حساب کو دیکھ لیں۔

کی خبر ہے مستقبل میں ما او علی ھو ملکۃ (مدینہ ۱۲ ھ ص ۳۰) یعنی ان معاندین کے پاس قرآن میں گذشتہ سرکش قوموں کے عبرتناک حالات سے اس قدر واقفیت ہے کہ ان کو ان کی سابق حرکتوں پر ڈرانا اور ان کے ساتھ سرکشی و عناد سے باز آنا چاہیے اگر ایسے کے لئے ان واقعات میں غور و تدبر کا کافی سامان موجود ہے اور وہ ہمارا شکست خوردہ نہیں ہے اور اسکی ہر ایک سخت بات کا انتہا کر دینا ہوتی ہے یعنی القرآن حکمۃ بالغۃ فما تغن النذر (سورہ القمر آیت ۵ پ ۲۷) اصدق و اصدر ہے یعنی لا تنفع و لا تفید یعنی جو لوگ ایسے عظیم الشان معجزات کو دیکھ اور قرآن ایسی حکمت سے بریز کتاب سنتے اور گذشتہ سرکش قوموں کی عبرتناک انجام جانتے تھے باوجود ایمان نہیں لاتے اب انکو تبلیغ کرنا فائدہ سے کچھ خالی نہیں ہوگا۔ فسئل عنہ ھو یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے یعنی آپ نے تبلیغ و انذار کا حق ادا کر دیا ہے اور سرکشوں پر جو سب خدا وندی قائم فرمادی ہے اب مزید وعظ و نصیحت کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا کیونکہ ان کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے اس لئے اب آپ ان سے اعراض کریں اسی شان فتحنا علیہم ابواب کل شیء (انعام ع ۱۴ پ ۷) اضطرب اضطرابا و ضطحہ علی قلبہ اھ ابن کثیر ج ۲ ص ۲۰۴) فتولی عنھم تعلیمات ۱۲ ن الاعراض فیھم (مدارک ج ۴ ص ۳۰) جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ فاعرض عنھم فتولی عنی انکم الجمع ۲ (شعراء پ ۱۹ ع ۱۱) یہ تعریف الحروف کی ہے اور عرفت بھی ہوتا ہے اور عرفت بھی ہوتا ہے اور عرفت بھی ہوتا

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٠﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣١﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٢﴾ إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿٣٣﴾ تَنزِعُ النَّاسَ كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنقَعِرٍ ﴿٣٤﴾ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِي وَنُذُرِ ﴿٣٥﴾ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ ﴿٣٦﴾ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِالنُّذُرِ ﴿٣٧﴾ فَقَالُوا أَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهُ إِنَّا إِذًا لَّفِي ضَلَالٍ وَسُعُرٍ ﴿٣٨﴾ أَأُلْقِيَ الذِّكْرُ عَلَيْهِ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ أَشِرٌ ﴿٣٩﴾ سَيَعْلَمُونَ غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْأَشِرُ ﴿٤٠﴾ إِنَّا مُرْسِلُو النَّاقَةِ فِتْنَةً لَّهُمْ

جزاء لمن كان كفر ۞ ولقد تركنها آية فهل من مدكر ۞ فكيف كان عذابي ونذر ۞ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ۞ كذبت عاد فكيف كان عذابي ونذر ۞ إنا أرسلنا عليهم ريحا صرصرا في يوم نحس مستمر ۞ تنزع الناس كأنهم أعجاز نخل منقعر ۞ فكيف كان عذابي ونذر ۞ ولقد يسرنا القرآن للذكر فهل من مدكر ۞ كذبت ثمود بالنذر ۞ فقالوا أبشرا منا واحدا نتبعه إنا إذا لفي ضلال وسعر ۞ أألقي الذكر عليه من بيننا بل هو كذاب أشر ۞ سيعلمون غدا من الكذاب الأشر ۞ إنا مرسلو الناقة فتنة لهم

سب کی تکذیب ہے۔ وأن تكذيب احدهم وهو صالح عليه السلام هو تكذيب للكل (تفسیر قرطبی) فهل من مدكر (موضح ج ۲ ص ۱۰۷) (بشر الاناسب تحذوف على شرائط التفسير ہے) (مدارک، روح) مُسْعُر (جنون اور دیوانگی) (قرطبی) ثمود کے سرکش اور مغرور سردار۔ (لغات)

موضح قرآن ۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی دعا یعنی دنیا میں سب سے کشتی، یعنی پانی کی کشتی بنوا دی جو بہا پر نظر آتی ہے۔ (موضح) تاکہ آنے والے لوگوں کے لئے بھی عبرت رہے۔ (موضح) ۱۲ منہ۔ ۲ یعنی عبرت ماننے والا کوئی جب تک قیامت نہ ہو چکے۔ عبرت کا دن آخرت ہے جس کو آخرت کو ۱۲ منہ۔ ۳ یعنی

نے کہا کہ ہم ان قوموں کے ایک بشر کو پیغامبر مان لیں اور اس کے حکم پر عمل کریں جو ہماری عقل سے بالکل بعید ہو؟ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہماری عقل پر ماتم ہوگا۔ یہ بھی ایک بڑی بھاری غلطی ہوگی۔ ہم تو ہم ایک بشر کے پیرو کار ہوں اور فرشتوں کو نہ مانیں یہ بھی ایک بڑی گمراہی ہے۔ دونوں باتیں غلط ہیں۔ یعنی نہ تو ہر بشر کا پیرو ہونا چاہیے اور نہ ہر فرشتہ کی نبوت کو تسلیم کرنا چاہیے۔ بلکہ ہر نبی کی نبوت کی دلیل جدا جدا ہے۔ جس نبی کی نبوت کی جو دلیل ہو اس کو اسی دلیل سے ماننا چاہیے۔ اسی طرح ہر فرشتہ کی نبوت کی دلیل جدا ہے۔ جس فرشتہ کی نبوت کی جو دلیل ہو اس کو اسی دلیل سے ماننا چاہیے۔ اسی طرح ہر بشر کی نبوت کی دلیل جدا ہے۔ جس بشر

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا
فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ
اُولٰٓئِكُمْ اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِي الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ
مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾ بَلِ السَّاعَةُ
مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ
فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ
ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَا
اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ ﴿۵۰﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ
اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۵۱﴾ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي
الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ
فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿۵۴﴾ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ

مجلد ۱۰

قال فلم یستثن ۱۲ استثنا نہ کیا کہ اگر اللہ چاہے تو ہم ایسا کریں گے۔ ۱۲ منہ

کفار کو ڈرایا تو انہوں نے ان کی بات کو جھوٹ قرار دیا اور اپنے ہی ہاتھوں کو کاٹ لیا۔ ۱۲ منہ

ہلاک ہونے کی خاطر حضرت لوط علیہ السلام سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے مہمانوں کو ان کے حوالے کر دیں۔ ۱۲ منہ

مہمانوں کو ان کے حوالے نہ کریں جب وہ بڑی بات سے ان کے گھر میں گھس کر توہین فرشتہ علیہ السلام کے درپے ہو گئے۔ ۱۲ منہ

اس سے وہ سب اندھے ہو گئے اور ہم نے فرمایا کہ چکھو میرا عذاب اور میرے ڈرانے کا نتیجہ۔ ۱۲ منہ

وہ عذاب نصف شب کے بعد سے شروع ہو کر صبح صادق تک ختم ہو گیا۔ ۱۲ منہ

ان پر وہ عذاب آ پہنچا اور ان کو ختم کر کے چھوڑا۔ ۱۲ منہ

عذاب کا مزہ چکھو جس سے لوط علیہ السلام تمہیں ڈرایا کرتے تھے۔ ۱۲ منہ

یہ خطاب ان لوگوں سے ہے جو اس عذاب آخرت کے منکر تھے۔ ۱۲ منہ

ہم نے قرآن کو یاد کرنے اور سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے کوئی ہے جو اس سے نصیحت پکڑے۔ ۱۲ منہ

یہ تکذیب رسولوں کا بھی نتیجہ ہے۔ فرعون اور اس کی قوم کے پاس بھی ہم نے اپنے رسول بھیجے اور وہ بھی ان کی تکذیب کر چکے تھے۔ پس اس نے ہمارے ان رسولوں کا انکار کیا تو جیسے ہم نے ان کو اس آیت پکڑا اس طرح ایک بڑا ہی طاقتور اور صاحب اقتدار بادشاہ ہونے کے باوجود ہم کو پکڑنا ہے جیسے تم کو بھی عنقریب کر سکتے اور کوئی تمہیں انتقام سے نہیں بچا سکے گا۔ ۱۲ منہ

یہ اشارہ ہے اہل مکہ کی طرف جو اپنی قوت و طاقت اور دنیوی شان و شوکت کے بل بوتے پر وہ سمجھتے ہیں کہ ہم عذاب سے بچ جائیں گے۔ یا کسی اور آسمانی کتاب میں ان کے لئے عذاب سے امان کا کوئی پروانہ لکھا ہوا ہے۔ ۱۲ منہ

یہ استفہام انکاری ہے یعنی دونوں میں سے کوئی بات بھی نہیں اس لئے اے گھمنڈ عرب تم اللہ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ ۱۲ منہ

یہ پیشگوئی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ مشرکین پر شکست آئے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ ۱۲ منہ

یہ بھی پیشگوئی ہے اور مشرکین کے قول کا رد ہے نیز تسلی ہے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ عنقریب وقت آنے والا ہے کہ ان کا گھمنڈ خاک میں مل جائے گا اور وہ وقت آنے پر شکست اٹھائیں گے اور میدان ان کے ہاتھ سے جاتا رہے گا اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرح پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔

فتح الرحمٰن لغۃ یعنی دعوت و عبرت و مواعظ آسمان کی زبان میں ۱۲

یہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی جب آنحضرت ﷺ جہاد فرض ہونے اور ہجرت کے بعد یہاں تشریف لے آئے تھے اور یہ آیت جہاد کے بارے میں پہلی آیت ہے جو نازل ہوئی۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق کی دلیل ہے لقد کان هذا الوعد بالجهاد من دلائل النبوة لان الآية مكية وقد كان كذلك حيث نهض عليه الجهاد ذلك الوقت۔ (زرقانی ج ۲ ص ۹۲)

۱۳ یعنی انسان کا یہ خیال غلط ہے کہ اس کو دوبارہ زندہ ہو کر اعمال کی جزا و سزا نہیں ملنی ان کی پوری سزا قیامت کا دن ہے مگر کسی درجہ میں دنیا میں بھی ان کے عذاب کی شدت سے دوبارہ زندگی اور جزا کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ (موضح)

۱۴ یعنی ان کے پہلے بعد والے سب مرجائیں گے ہم ہی سب کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ (موضح)

۱۵ یعنی ان سے پہلے بعد والے سب مرجائیں گے ہم ہی سب کو دوبارہ زندہ کریں گے۔ (موضح)

۱۶ یعنی ان کی سخت کافرانہ باتوں سے جو تجھ کو رنج پہنچتا ہے آپ جھڑکی مار کے ان کو دور کر دیں گے۔ (موضح)

۱۷ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں ہے جو کہتے ہیں کہ ہم بے سمجھے بوجھے اپنے باپ دادوں کے ساتھ ہو گئے ہیں ہم کو اپنی سمجھ سے کچھ کام نہیں ہے۔ (موضح)

۱۸ یہ آیت ان لوگوں کے حق میں ہے جو کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے ساتھ بہتوں کو شریک کر لیا ہے ہم کو اپنے شرک کا کچھ ڈر نہیں ہے۔ (موضح)

۱۹ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت کا دعویٰ ہے کہ ہر چیز کو اللہ کے ساتھ جوڑا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اپنی کاریگری سے اور عجائبات میں عورت اسی کو پیدا کرتا ہے۔ (موضح) یہ آیت اللہ تعالیٰ کی وحدت کا دلیل ہے۔ فرمایا ہر چیز کے جوڑے میں ہوا کرتے ہیں مراد ہر جوڑے سے ایک مذکر اور ایک مؤنث ہیں ہے یعنی اللہ کے سوا سب کی مانند یعنی جب ہم کسی کام کا ارادہ کرتے ہیں تو وہ کام اس طرح سے مکمل ہو جاتا ہے۔ (ابن کثیر) انما قولنا لشیء اذا اردناه ان نقول له کن فیکون (ابن ماجہ ج ۱۳ ص ۱۸۶)

۲۰ یعنی اللہ تعالیٰ کی توحید و قدرت کی جو نشانیاں ہیں جو اللہ کے وجود پر دلالت کرتی ہیں (قرطبی ج ۱۷ ص ۱۴۱) ایسے مشرکین عرب اور ہم سے پہلے جو امیں ہو گزرے تو ان کو ہلاک کر چکے ہیں کیا ان کے حال کی خبر تک کبھی تم کو نہیں پہنچی۔ فلا تستعجل شیئا فعلوه۔ فلا یغرنک ما هم فیه من الکفر والتکذیب فانا نمهلهم ثم نهلکهم کما اهلکنا من قبلهم۔ (موضح) یعنی ان کے گناہ جو ابھی نہیں پکڑتا ان کی ہر بات اور ادا کا ہر کلام لکھ رکھتا ہے۔ ہمارا ساتھ ہے ہمارے فرشتے لکھ رہے ہیں۔ اس سے انہیں ان کے ہر عمل کی سزا ملے گی۔ وکل صغیر وکبیر مستطر۔ القمر ۵۳ ہر چھوٹی اور بڑی بات لوح محفوظ میں تحریر ہے۔ اس سے کفار مکہ کا کوئی فعل مخفی نہیں رہ سکتا۔

۲۱ ان المتقین۔ یہ بشارت اگلے پر ہے یا مقدم صدق و مقام عند ملیک مقتدر سے متعلق اور پر ہیزگار۔ لوگ قیامت کے دن عظیم الشان باغوں میں ہوں گے جس میں ہر چیز کی نہر بہتی ہوگی اور ہر چیز کا میوہ کھانے کو ملے گا۔ اہل صدق و صفا کھانے پینے کی چیزوں سے بہار ہوں گے۔ نعیم الدارین الدین القدسیہ شاہ آباد محمدیہ قریب بھی نصیب ہوگا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

سورۃ القمر میں آیت توحید

۱۔ انا کل شیء خلقناہ بقدر ۵ ۴ (میں برلفی شرک منتفادی۔

۵۵ سُورَۃُ الرَّحمٰن

ربط سورۂ قمر میں قرآن کی آسانی کا حوالہ اور سب کا راز نشانہ ہی ہے اب سورۂ الرحمٰن میں اس سے تعلق کہ کیونکر قرآن کو جب کہ ساری ہی ہے تو یہ کیونکر یاد رکھا جا سکتا ہے اور اس کو یاد رکھنے کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھ ہے سو اسکے لئے یہ دعویٰ اس کے بعد ان نعمتوں کا بیان ہے جو اسم ربک ذی الجلال والاکرام میں مذکور ہے

خلاصہ ابتداء میں دلائل پر مشتمل دلیلیں ایک خاص انداز سے جمل بین التفصیل ذکر کی گئی ہیں، دوسرے رکوع میں عشر جن و بشر کے لئے تخویف دینے والی چیزوں کو ذکر فرمایا ہے، تیسرے رکوع میں ان کے لئے جنات اخرویہ مذکور ہے، اس سورت میں اپنے اپنے مقام پر تعین یا اور کر فرمایا کہ جزاء ان میں کسی نعمت کا انکار کرو گے کہ وعظ کی طرف سے نہیں یا اس بات کہ رسول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات و منعہ نہیں اگر اس روئے کو نہیں مانو گے تو آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور اگر مان لو گے تو آخرت میں جنت کی نعمتیں ملیں گی۔

تفصیل

الرحمٰن ۔۔۔ تا ۔۔۔ والریحان ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت الٰہی و رسالت و نبوت اور اس کی مقبولیت کا بیان ہے ہر چیز کو اس نے خود پیدا کیا اور ہر نعمت اسی نے عطا فرمائی۔ الرحمٰن ۔ علم القرآن ۔ یہ پہلی عقلی دلیل ہے۔ اس میں انسان سے اسکان کو ترقی بخشی انسان الیہ۔ دوسری عقلی دلیل ہے اور اس کو بیان المنصر کے عنوان کی۔ سورج اور چاند ۔ والنجم والشجر یسجدان ۔ یہ تیسری عقلی دلیل ہے۔ رفع السماء ووضع المیزان ۔ اس کے ساتھ حاضر اور غائب ہیں۔ اس نے انسان کو عقل دی کہ ہر چیز سے استدلال کرے اور اس کے مناسب علاج کرے۔ اس نے زمین کو اپنی مخلوق کیلئے بنایا تاکہ اس میں اپنی اپنی پھل اور غلے پیدا ہوں۔ خلق الانسان ۔۔۔ من ناریہ چوتھی عقلی دلیل ہے جس نے انسان کو مٹی سے اور جنات کو آگ سے پیدا کیا شاہی اور برکت و بلا کا نام ہے۔ رب المشرقین و رب المغربین ۔ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے۔ مشرق و مغرب یعنی سارے کائنات کا مالک یہی ذات ہے۔ مرج البحرین ۔۔۔ تا ۔۔۔ فبای آلاء ربکما ۔ یہ چھٹی عقلی دلیل ہے۔ اس نے میٹھے اور کھارے پانی کے دو بڑے پانی کے سمندر پیدا کئے جو آپس میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں مگر ایک دوسرے میں خلط ملط نہیں ہوتے اور ان سے بڑے بڑے اور چھوٹے تیر کے سول برآمد ہوتے ہیں۔ ینہ الجوار المنشئت فی البحر کالاعلام ۔ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت سے دریا اور سمندر میں یہ بڑے بڑے جہاز اس طرح چلتے ہیں جیسے پہاڑ ہوں اور ہوا کے سہارے سے ان کو ادھر ادھر لے جاتے ہیں۔ کل من علیھا فان ۔۔۔ تا ۔۔۔ والاکرام ۔ یہ آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ ساری مخلوق فنا ہونے والی ہے۔ صرف ایک ذات ہمیشہ رہنے والی ہے وہ ہے اللہ تعالیٰ کی ذات۔ یسئلہ من فی السموت ۔ یہ نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج اور اسی سے سوال کرنے والی ہے اور ساری کائنات میں اسی کی شان مرضی سے تصرف کرتا رہتا ہے۔ ان تمام دلائل سے ثابت اور واضح ہے کہ جس کی قدرت و حکمت کا یہ حال ہو بر حق اسی کی پاک ذات ہو سکتی ہے۔

سنفرغ لکم ایہ الثقلن ۔ یہ تخویف کی تمہید ہے۔ یہ حشر انس و جن کی طرف اشارہ ہے۔ اگر تم اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کہیں جانے کی کوشش کرو تو تم طاقت نہیں رکھتے۔ یرسل علیکما ۔۔۔ تا ۔۔۔ فبای ۔ تکذبن ۔ یہ بھی تخویف کے لئے تخویف آخری ہے۔ قیامت کے دن تمہیں آگ کے شعلوں میں جو گھیر لیا جائے گا اور تم اس سے محفوظ نہیں رہ سکو گے۔ قیامت کے دن جب آسمان پھٹ جائے گا جو پانچ سال میں چالیس سال کی مسافت طے کرے گا اور سرخ ہو جائے گا۔ قیامت کے دن نہ تو انس سے اس کے گناہ پوچھے جائیں گے اور نہ جن سے۔ ہر ایک مجرم کو اس کے چہرہ اور پاؤں کی پیشانی سے پکڑ لیا جائے گا اور اس کے گناہوں کی تفصیل بتا دی جائے گی۔ ھذہ جھنم التی یکذب بھا المجرمون ۔ یہ بھی تخویف کے لئے ہے۔ جہنم کی آگ اور کھولتے پانی کے درمیان ہی چکر کاٹتے رہیں گے۔

ولمن خاف ۔۔۔ تا ۔۔۔ فبای آلاء ربکما تکذبن ۔ یہ بشارت اخرویہ ہے۔ جو لوگ قیامت کے دن خدا کی عدالت میں پیشی سے ڈرتے ہیں اور اپنی ذاتوں کو خواہشوں سے بچاتے رہے ان کے لئے دو باغ ہوں گے جن میں ہر قسم کے میوے اور رنگ برنگ ہوں گے اور ان میں مشروبات کے چشمے رواں ہوں گے۔ ہر میوہ کی دو اقسام ہوں گی۔ متکئین ۔ اعلیٰ قسم کے ریشمی بستروں پر آرام کریں گے اور جنتوں کے میوے اس قدر قریب ہوں گے کہ بیٹھے بیٹھے ان تک ہاتھ پہنچ سکیں فیھن قصرت الطرف ۔ جنت میں ان کے لئے ایسی حور میں ہوں گی جو شرم و حیاء سے آنکھیں جھکائے ہوئے ہوں گی اور ان سے پہلے کسی جن اور انس سے اختلاط نہیں ہوگا۔ حسن صورت اور صفاء رنگ میں یاقوت و مرجان کی مانند ہوں گی۔ دنیا میں ایسا احسان نہ رکھنے کا بدلہ تو اس کی جزا بھی اسی سے اعلیٰ چھوٹ نہیں ہوگا۔ حسن صورت اور صفاء رنگ میں یاقوت و مرجان کی مانند ہوں گی۔ دنیا میں ایسا احسان نہ رکھنے کا بدلہ تو اس کی جزا بھی

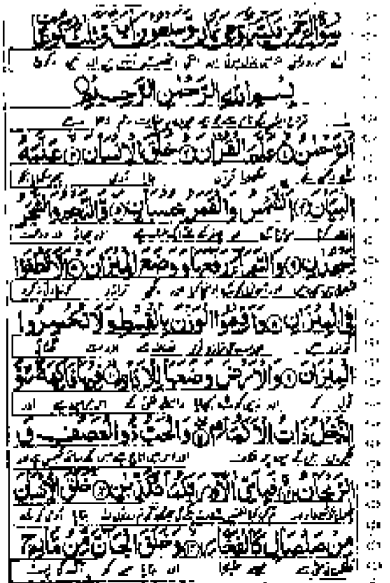

سورۃ الرحمٰن ۵۵ — ۱۳۰۴ — الرحمٰن ۵۵

قال الله تعالیٰ الرحمٰن

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ

الْبَيَانَ ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

يَسْجُدٰنِ ۝ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اَلَّا تَطْغَوْا

فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا

الْمِيْزَانَ ۝ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ۝ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ

النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

الرَّيْحَانُ ۝ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ

ماشاء الله

الرحمٰن ۵۵ — ۱۳۰۵ — الرحمٰن ۵۵

سورۃ الرحمٰن مکیۃ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — الرحمٰن ۝ علم القرآن ۝ خلق الانسان ۝ علمہ البیان ۝ الشمس والقمر بحسبان ۝ والنجم والشجر یسجدان ۝ والسماء رفعہا ووضع المیزان ۝ الا تطغوا فی المیزان ۝ واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان ۝ والارض وضعہا للانام ۝ فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام ۝ والحب ذو العصف والریحان ۝ فبای آلاء ربکما تکذبان ۝ خلق الانسان من صلصال کالفخار ۝ وخلق الجان من مارج من نار ۝ فبای آلاء ربکما تکذبان ۝ رب المشرقین ورب

ماشاء الله

اس میں شک نہیں کہ یہ ترجمہ اور تفسیر اس عاجز کی ہے مگر اس کا ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اس کا نہیں بلکہ اس کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف پر اس کا ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اس کا ہاتھ

ہیں ملتا کیا ہے۔ اس کے بعد بھر نیچے والی چیزوں کا ذکر فرمایا۔ والنخل والزرع مختلفا اکلہ۔ یعنی کھجور اور کھیتی جو مختلف قسم کے کھانے پیدا کرتی ہے ہر ایک کا ذائقہ جدا ہے ہر ایک کی بناوٹ جدا ہے ہر ایک کا رنگ جدا ہے۔ حالانکہ ان سب کی پرورش ایک ہی پانی سے ہوتی ہے۔ یعنی ہر درخت یا پودا یا کھیتی ایک ہی پانی سے پرورش پاتی ہے اور ایک ہی زمین میں بوئی جاتی ہے اور ایک ہی ہوا سے بڑھتی ہے مگر ہر ایک کا ذائقہ اور قوام جدا جدا ہوتا ہے۔ یعنی ہر درخت یا پودا یا کھیتی ایک ہی زمین سے غذا لیتی ہے ایک ہی ہوا سے بڑھتی ہے ایک ہی پانی سے پرورش پاتی ہے مگر ہر ایک کا ذائقہ جدا ہے ہر ایک کا رنگ جدا ہے ہر ایک کا پھل جدا ہے۔ ہر ایک کا بیج جدا ہے۔ ہر ایک کا پتہ جدا ہے۔ ہر ایک کا پھول جدا ہے۔

ورب المشرقين ۝ فبأي آلاء ربكما تكذبان ۝ مرج
البحرين يلتقيان ۝ بينهما برزخ لا يبغيان ۝ فبأي
آلاء ربكما تكذبان ۝ يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان ۝ فبأي
آلاء ربكما تكذبان ۝ وله الجوار المنشئات في
البحر كالأعلام ۝ فبأي آلاء ربكما تكذبان ۝ كل
من عليها فان ۝ ويبقى وجه ربك ذو الجلال والإكرام ۝
فبأي آلاء ربكما تكذبان ۝ يسئله من في السموت و
الأرض كل يوم هو في شأن ۝ فبأي آلاء ربكما
تكذبان ۝ سنفرغ لكم أيه الثقلن ۝ فبأي آلاء
ربكما تكذبان ۝ يمعشر الجن والإنس إن استطعتم
أن تنفذوا من أقطار السموت والأرض فانفذوا

منزل ۶

ف ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳

ف ۱۰ مشرقین و مغربین۔ یہ توحید کی چھٹی دلیل ہے مشرق اور مغرب سے مراد یا تو سورج کے طلوع و غروب کے مقامات ہیں یا سورج کے طلوع و غروب کے اوقات۔ اور یا مشرق سے مراد مشرق کی سمت اور مغرب سے مراد مغرب کی سمت ہے۔ اس صورت میں مشرقین سے مراد شمالی مشرق اور جنوبی مشرق ہوں گے اور مغربین سے مراد شمالی مغرب اور جنوبی مغرب ہوں گے۔ ف ۱۱ مرج۔ ملا دیا۔ چھوڑ دیا۔ جاری کر دیا۔ رواں کر دیا۔ یا مبعثا۔ اللہ کی قدرت کاملہ کا کرشمہ دیکھو کہ اس نے دو دریا ساتھ ساتھ چلا دیئے ہیں جن کا پانی ساتھ ساتھ جا رہا ہے اور ان کے درمیان ظاہری طور پر کوئی حجاب حاجز بھی نہیں محض اللہ کی قدرت کاملہ ہے جو ان کو آپس میں ملنے نہیں دیتا اور دونوں دریا اپنی حدوں سے نکل کر ایک دوسرے کی حد میں داخل نہیں ہوتے۔ ان دونوں سے ہر ایک میں چھوٹے اور بڑے جتنے موتی نکلتے ہیں۔ اللؤلؤ والمرجان کما مر الدر و صغارہا (جلالین) و ابن کثیر ف ۱۲ الجوار۔ کشتیاں اور جہاز۔ ف ۱۳ یہ توحید کی ساتویں عقلی دلیل ہے۔ یہ کشتیاں اور جہاز دریاؤں کی مانند اونچے اونچے پہاڑ جیسے بھاری ہوتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف اور قدرت کاملہ سے ہیں جو ان کو اپنی قدرت تامہ اور تدبیر محکم سے سمندر میں چلاتا اور منزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔ تو اللہ کی کونسی نعمت سے آنکھیں بند کرو گے۔ اسی کا ذرہ ذرہ محتاج اور منقاد و محکوم کے نام سے برکت ہے ف ۱۴ کل من علیہا فان۔ یہ توحید کی آٹھویں عقلی دلیل ہے۔ یہ عالم مخلوق آخر ہو جائے گا یعنی حدوث الشیء یستلزم امکان طے فنا ہے اور صفت فضل و انعام کے ساتھ باقی رہے گا۔ فہو بعض المتکلمین الجلال (بالاستعمال المطلق و الاکرام بالفضل المتعارف) (ج ۲ ص ۱۰۹) جو قائل ہیں دو کسی طرح بھی مخلوق بودیت نہیں ہو سکتے۔ اس سے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات اور برکات و ہدایات ہے جو سب سے بڑی نیاز ہے کیونکہ سب کا مخلوق و مربی ہے جس کی نعمتیں عدد سے باہر ہیں ف ۱۵ یسئلہ۔ ف ۱۶ یہ توحید کی نویں عقلی دلیل ہے۔ زمین و آسمان کی ساری مخلوق فریاد کنندہ و سوالی ہے اللہ ہی اس اور ان کے علاوہ سب اپنے وجود و بقا میں اللہ کے محتاج ہیں اور ہر حاجت اسی سے مانگتے ہیں اور وہ ہر ایک کی کسی نہ کسی شان میں مدد کرتا ہے۔ ساری کائنات کا نظام اسی کے ہاتھ میں ہے اور یہ نظام دائمی مسلسل بلا انقطاع چل رہا ہے۔ اس طرح ہر لمحہ بے شمار شئون و افعال اس کی ذات سے وابستہ ہیں جس ذات بے چون و بے چگون کے سب محتاج سائل ہیں اور جس کی بے پایاں نعمتوں کے بوجھ تلے سب لدے پڑے ہیں وہی سب کا کارساز اور وہی برکات کا سرچشمہ ہے۔ یوم سے مراد مطلق وقت ہے ای کل وقت و حین یتعلق بہ امور او یحدث احوالا (کما مر) و علیہ الصلوٰۃ و السلام قیل لہ و ما ذاک الشأن فقال من شأنہ ان یغفر ذنبا و یفرج کربا و یرفع قوما و یضع اخرین (عزائم ج ۲ ص ۱۰۹) ف ۱۷ سنفرغ لکم۔ فراغت کے لئے تجدد ہے یہ ایک کام سے دوسرے کام میں مشغول ہونے سے کنایہ ہے

موضع قرآن ف یعنی ہر زمانہ آفتاب مشرق و مغرب بدلتا ہے تابستان مشرق و مغرب دیگر و زمستان مشرق و مغرب دیگر ف یعنی تعذیب یا تنعیم صعار (انتہاء الہیاء یا اعانۃ ۱۲

فتح الرحمن

اور یہاں اس سے محض تہدید مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ایک ثقلین دوسرے ثقلین سے مانع نہیں ہے۔ یعنی اے جن و انس میں عنقریب ہی تمہیں سزا دینے والا کر تم سے انتقام لینے والا ہوں۔ یسلط الجبر۔ الآیۃ۔ یہ تخویف دنیوی ہے اے جن و انس اگر تم میں یہ قدرتی استطاعت موجود ہے کہ تم موت سے اور زیر عذاب کو بچنے کے لئے زمین و آسمان کی سرحدوں کو پار کر کے کسی محفوظ مقام میں پہنچ جاؤ تو ذرا نکل کر دکھاؤ تو سہی۔ لیکن یاد رکھو! خدا کے مقابلے میں قوت و حکومت اور قوت و علم کے بغیر تم کہیں نہیں جا سکتے مگر یہ قوت و قدرت تمہیں کہاں سے نصیب ہو گا اس لئے جہاں بھی جاؤ گے خدا کے ملک ہی میں رہو گے اور بچ کر نہ جا سکو گے ۱۵ یرسل

عليكما۔ الآیۃ یہ تخویف اخروی ہے۔ اے جن و انس کے لشکر! قیامت کے دن تم پر جہنم کی آگ کے شعلے مسلط کئے جائیں گے اور تمہارے سروں پر چھا دیئے جائیں گے اور تم کسی بھی جہت سے اس آگ کے عذاب سے بچنے کو محفوظ نہیں رکھ سکو گے نہ کوئی امداد اور نصرت سماوی یا زمینی کوئی مدد کر سکے گی۔ امہال نہیں یہ عذاب ٹلنے والا ہی ہو گا۔ اسی مضمون کو تفسیر ابن کثیر من اللہ لا یکون لکم و لمن انصارکم (ج ۴ ص ۱۷) ۱۵ فاذا انشقت۔ الآیۃ۔ وردۃ کالدھان کا بھول۔ الدھان سرخ چمڑا۔ قیامت کے دن جب آسمان شگافتہ ہو کر پھٹ جائے گا اس وقت وہ شدت حرارت سے گلاب کے پھول کی مانند بلکہ اس سے بھی زیادہ سرخ رنگ کے چمڑے کی طرح ہو جائے گا۔ وردۃ کالدھان دونوں کان کی تفسیر میں یا کالدھان ہو وردۃ کی صفت ہے اور مع ہو سکتا ہے۔ مضمون قیامت بپا ہونے کے وقت ہو گا ۱۵ فیومئذ۔ الآیۃ۔ ظاہر تعریف سے متعلق ہے اور اصل میں ذاء زیادہ پر ہے عوض کر مقدم کر لیا گیا تو ذاء اس پر بڑھ گئی (رضی) اس روز ہے کہ قیامت کے دن مجرم جنوں اور انسانوں سے ان کے گناہوں کے بارے میں پھر پوچھ گچھ کی ضرورت ہی نہیں ہو گی بلکہ مجرمین اپنی مخصوص علامات سے پہچان لئے جائیں گے اور انکو پیشانی کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا ایک دشمنہ بالوں سے اور دوسرا پاؤں سے پکڑ کر جیسا کہ سورۃ رحمٰن میں ارشاد ہے الفبای جمعہ۔ الآیۃ۔ جہنم تعذیب دوبدو ذات کرنا ہے اور حقیقت پر محمول ہے کنایہ نہیں مراد نہیں۔ سیماھم ان کے چہروں پر دنیا میں کفر کی مخصوص علامات ہوں گی جن سے وہ پہچانے جائیں گے مثلاً چہروں کی سیاہی آنکھوں کا نیلاپن اور حزن و ملال کے آثار وغیرہ وسیماھم علی ماروی عن الحسن سواد الوجوہ و زرقۃ العیون وقیل

لَا تَنفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَٰنٍ ﴿٣٣﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ
يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا
تَنتَصِرَانِ ﴿٣٥﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٣٦﴾ فَإِذَا انشَقَّتِ
السَّمَآءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبَانِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَن ذَنۢبِهِۦٓ إِنسٌ وَلَا
جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ
بِسِيمَٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ ﴿٤١﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٢﴾ هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي يُكَذِّبُ بِهَا
الْمُجْرِمُونَ ﴿٤٣﴾ يَطُوفُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيمٍ ءَانٍ فَبِأَيِّ
ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٤﴾ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ
جَنَّتَانِ ﴿٤٥﴾ فَبِأَيِّ ءَالَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٤٦﴾ ذَوَاتَآ أَفْنَانٍ ﴿٤٧﴾

ما یعظم من الاجرام و الحزن (رضی ج ۲۷ ص ۱۴۱) ۱۵ هذه جهنم۔ اس سے پہلے یقال مقدر ہے جب مجرمین کو گھسیٹ کر جہنم میں پھینکا جائے گا اس وقت کہا جائیگا یہ وہی جہنم ہے جس کو مجرمین نہیں مانتے تھے۔ اب جہنم کی آگ اور انتہائی قہر اور کھولتے ہوئے پانی سے ان کی توضیع کی جائیگی ان ایسا

فسبح الرحمٰن ۔ یعنی وہ ان صفت کہا ہے ۱۲۔

گرمیانی جو حرارت کے انتہائی درجہ تک گرم ہو ان مضاف الاہ وطبخہ بالغ ال الحرارۃ اقصاھا ... واستعانوا بھن الناس وجعل بعضھم الحصب (الماج ج ۲ ص ۱۵) ۱۲ لمس ہاتھ سے چھونا۔ یہ ہاتھوں کے لئے بشارت اخروی ہے مقام حسنہ قیامت کے دن حساب کتاب کے لئے بارگاہ خداوندی میں کھڑے ہونے کی جگہ مراد ہے۔ ظاہر ہے جس کو حساب کتاب کا ڈر ہوگا وہ اپنی کتاب اعمال کو برائیوں سے پاک رکھنے کی کوشش کرے گا۔ مولف۔ اسی لئے فقہ۔ فیہ الحساب الحساب یوم القیامۃ فسمیت المحاسبۃ (مدارک ج ۴ ص ۱۰) جنتیں سے دو باغ مراد نہیں بلکہ تثنیہ تکرر کے لئے ہے یعنی انسم

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۱۴﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۵﴾ فِیْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ﴿۱۶﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۷﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ؕ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ دَانٍ ﴿۱۸﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۹﴾ فِیْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۲۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ كَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ
اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۲۴﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ وَمِنْ
دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ ﴿۲۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۷﴾ مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۲۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۹﴾ فِیْهِمَا

فسمیت الحرارۃ حرارۃ الشمس ۱۲ تشریح۔ اللغات۔ الآء نعمتیں۔ عین جاری چشمہ۔ نضاختان ابلتے ہوئے۔ زوجان دو قسم کے۔ بطائنھا اندر کا حصہ۔ استبرق موٹا ریشم۔ جنا الجنتین دانٍ دونوں باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ قاصرات الطرف نیچی نگاہ والیاں۔ لم یطمثھن نہ چھوا ہوگا انہیں۔ کاانھن جیسے وہ۔ الیاقوت لعل۔ المرجان مونگا۔ الاحسان نیکی۔ مدھامتان دونوں سرسبز۔ التفسیر۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے جو ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ یہ دونوں باغ سرسبز و شاداب ہوں گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف اور میٹھا ہوگا۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔ ایک قسم تو وہ جو دنیا میں ہوتا ہے دوسرا قسم دنیا میں نہیں ہوگا۔ جنتی لوگ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے بچھونے موٹے ریشم کے ہوں گے۔ جنتیوں کے لئے ان باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ ان باغوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہوں گی جیسے لعل اور مونگا۔ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے جو ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ یہ دونوں باغ سرسبز و شاداب ہوں گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف اور میٹھا ہوگا۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔ ایک قسم تو وہ جو دنیا میں ہوتا ہے دوسرا قسم دنیا میں نہیں ہوگا۔ جنتی لوگ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے بچھونے موٹے ریشم کے ہوں گے۔ جنتیوں کے لئے ان باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ ان باغوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہوں گی جیسے لعل اور مونگا۔ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے جو ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ یہ دونوں باغ سرسبز و شاداب ہوں گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف اور میٹھا ہوگا۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔ ایک قسم تو وہ جو دنیا میں ہوتا ہے دوسرا قسم دنیا میں نہیں ہوگا۔ جنتی لوگ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے بچھونے موٹے ریشم کے ہوں گے۔ جنتیوں کے لئے ان باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ ان باغوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہوں گی جیسے لعل اور مونگا۔ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے جو ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ یہ دونوں باغ سرسبز و شاداب ہوں گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف اور میٹھا ہوگا۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔ ایک قسم تو وہ جو دنیا میں ہوتا ہے دوسرا قسم دنیا میں نہیں ہوگا۔ جنتی لوگ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے بچھونے موٹے ریشم کے ہوں گے۔ جنتیوں کے لئے ان باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ ان باغوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہوں گی جیسے لعل اور مونگا۔ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔ ان دو باغوں کے علاوہ دو اور باغ ہوں گے جو ان سے کم درجہ کے ہوں گے۔ یہ دونوں باغ سرسبز و شاداب ہوں گے۔ ان میں دو چشمے جاری ہوں گے جن کا پانی صاف اور میٹھا ہوگا۔ ان باغوں میں ہر قسم کے میوے دو دو قسم کے ہوں گے۔ ایک قسم تو وہ جو دنیا میں ہوتا ہے دوسرا قسم دنیا میں نہیں ہوگا۔ جنتی لوگ ان باغوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے بچھونے موٹے ریشم کے ہوں گے۔ جنتیوں کے لئے ان باغوں کے پھل قریب ہوں گے۔ ان باغوں میں نیچی نگاہ والی حوریں ہوں گی جنہیں ان جنتیوں سے پہلے کسی انسان یا جن نے ہاتھ نہیں لگایا ہوگا۔ وہ حوریں ایسی خوبصورت ہوں گی جیسے لعل اور مونگا۔ کیا نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا کچھ اور ہو سکتا ہے۔

فتح الرحمٰن دا یعنی لسبحات نون گرفت ۱۲۔

عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾
فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾
فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ حِسَانٌ ﴿۷۰﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۱﴾
حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ﴿۷۲﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۳﴾ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ﴿۷۴﴾ فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۵﴾ مُتَّكِـِٕیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ
وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ﴿۷۶﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۷۷﴾ تَبٰرَكَ
اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۷۸﴾
سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ ۹۶ مَكِّیَّةٌ ۳۷ رُكُوْعَاتُهَا ۳
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱﴾ لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿۲﴾ خَافِضَةٌ

سب اقوت و لذائذ ۔ ۱۲ منہ ۔ ان اخلاقی حسن کے علاوہ وہ ظاہری حسن و جمال بھی تصور میں ہوگا جو اس صورت میں رنگ و روپ اور چہرے کی تیج دمک میں اور نگاہ کی آب و تاب میں یاقوت و مرجان اور لعل و نیلم کی مانند ہوں گی ۔ یہ ہے ثواب نعمتیں اہل جنت کو ملیں گی ۔ رب اللہ کا انعام و احسان ہوگا ۱۲ منہ جزاء الاحسان ۔ اگلے احسان سے احسان حقیقی و احسان عمل مراد ہے اور دوسرے احسان سے ثواب اور جنت ۔ عقیدہ اور عمل کی درستگی کی جزا ثواب آخرت اور جنت کے سوا کیا ہے ۔ کما مر مرارا منہ الاحسان الاول الاحسان فی الاعتقاد و العمل الثانی الاحسان فی الثواب و الجزاء (روح ج ۲۷ ص ۱۰۱)

۵۵ من دون ذلك جنتان ۔ یہاں بھی تشنیہ کر کے لئے ہے یعنی کم از کم دو جنتیں ہوں گی ۔ ۱۲ منہ ۔ اصل رنگ کی دو قسمیں ہیں ۔ ایک سیاہ دوسرا سبز ۔ ایسی سبزی جو سیاہی کے قریب ہو ۔ ۱۲ منہ ۔ ۵۶ یعنی سبزی مائل بسیاہی ہوگی ۔ ۱۲ منہ ۔ ۵۷ یعنی سبزی مائل بسیاہی ہوگی ۔ ۱۲ منہ ۔ ۵۸ یعنی سبزی مائل بسیاہی ہوگی ۔ ۱۲ منہ ۔ ۵۹ یعنی سبزی مائل بسیاہی ہوگی ۔ ۱۲ منہ ۔

بعض کی صفت مقدم ہے ... والجنتی ذی الطف الحسن (جنتی اپنی وہ آرام کریں گے) ان فرش پر جو ان پر اصل تھے کہ نرمی ہوتی ہے جیسے ہوتے ہیں حضرت شیخ قدس سرہ فرماتے ہیں جنتی اپنی اور اپنے پہلے خاوندوں کی جنت اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مختلف ہیں ان میں سے کوئی نعمت کا انکار کرے گا نہ ان لوگوں کو نصیب ہوگا جنہوں نے دنیا میں کوران خواہ اللہ کے سوا کوئی کارساز اور مدد گار نہیں اور برکت بھی اسی کے نام میں ہے۔

تبارک ... مصدر ہے باب ... تفاعل سے ہے اس سورت کا جو عربی مذکور ہے یعنی برکت اپنے دال اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اسی کے نام میں برکت ہے۔ اور یہ اسی سورت میں مذکور ہے تمام دلائل اور انواع نعمت کا شمرہ اور نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا مالک اور سارے جہان پر تصرف رکھتا ہے۔ اور یہ تمام مخلوقات بھی اسی کی عبد و غلام ہیں اس لئے وہی ساری کائنات میں کارساز ہے اور وہی برکات دینے والا ہے۔ (ا ضیاء القرآن)

سورۃ الرحمٰن میں آیاتِ توحید

اور

اس کی خصوصیات

۱۔ الرحمٰن ۲۔ علم القرآن ۳۔ خلق الانسان ۴۔ علمہ البیان ۵۔ الشمس والقمر بحسبان ۶۔ والنجم والشجر یسجدان ۷۔ والسماء رفعہا ووضع المیزان ۸۔ الا تطغوا فی المیزان ۹۔ واقیموا الوزن بالقسط ۱۰۔ ولا تخسروا المیزان ۱۱۔ والارض وضعہا للانام ۱۲۔ فیہا فاکہۃ والنخل ذات الاکمام ۱۳۔ والحب ذو العصف والریحان ۱۴۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۱۵۔ خلق الانسان من صلصال کالفخار ۱۶۔ وخلق الجان من مارج من نار ۱۷۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۱۸۔ رب المشرقین ورب المغربین ۱۹۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۲۰۔ مرج البحرین یلتقیان ۲۱۔ بینہما برزخ لا یبغیان ۲۲۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۲۳۔ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان ۲۴۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۲۵۔ ولہ الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام ۲۶۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۲۷۔ کل من علیہا فان ۲۸۔ ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام ۲۹۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۰۔ یسئلہ من فی السموات والارض کل یوم ہو فی شان ۳۱۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۲۔ سنفرغ لکم ایہ الثقلان ۳۳۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۴۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان ۳۵۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۶۔ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران ۳۷۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۸۔ فاذا انشقت السماء فکانت وردۃ کالدہان ۳۹۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۴۰۔ فیومئذ لا یسئل عن ذنبہ انس ولا جان ۴۱۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۴۲۔ یعرف المجرمون بسیماہم فیؤخذ بالنواصی والاقدام ۴۳۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۴۴۔ ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون ۴۵۔ یطوفون بینہا وبین حمیم آن ۴۶۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۴۷۔ ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۴۸۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۴۹۔ ذواتا افنان ۵۰۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵۱۔ فیہما عینان تجریان ۵۲۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵۳۔ فیہما من کل فاکہۃ زوجان ۵۴۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵۵۔ متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنی الجنتین دان ۵۶۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵۷۔ فیہن قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ۵۸۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۵۹۔ کانہن الیاقوت والمرجان ۶۰۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۶۱۔ ہل جزاء الاحسان الا الاحسان ۶۲۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۶۳۔ ومن دونہما جنتان ۶۴۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۶۵۔ مدہامتان ۶۶۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۶۷۔ فیہما عینان نضاختان ۶۸۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۶۹۔ فیہما فاکہۃ ونخل ورمان ۷۰۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۷۱۔ فیہن خیرات حسان ۷۲۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۷۳۔ حور مقصورات فی الخیام ۷۴۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۷۵۔ لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان ۷۶۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۷۷۔ متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان ۷۸۔ فبای آلاء ربکما تکذبان ۷۹۔ تبارک اسم ربک ذی الجلال والاکرام ۸۰۔ برکات وجود حضرت اللہ تعالیٰ کی ہے۔

سورۃ الواقعہ

سورۃ رحمٰن میں فرمایا تھا ـــــ تبٰرک اسم ربک ذی الجلال والاکرام یعنی برکت والا ہے نام تیرے رب کا الامام الفخر رازی کا کہنا ہے کہ دو ہی صفات واجب الوجود ہے اب لیجئے سورۃ واقعہ میں فرمایا فسبح باسم ربک العظیم یعنی پاکی بیان کر اپنے رب عظیم کے نام کی یہ بھی اسی اللہ کی صفت ہے برکت ثابت ہوئی اسی اللہ کی پاکی سے ایک سمجھ

خلاصہ

اذا وقعت الواقعۃ ـــ تا ـــ لھم نزلھم یوم الدین ۱۲ ـــ ۱۴ احوال قیامت بطور تمہید کے بیان ہوئے گے ۔ و کنتم ازواجا ثلثۃ ـــ تا ـــ والسبقون السابقون ۱۰ تین قسموں کا احوال ہوگا تفصیل اصحاب المیمنۃ (داہنی جانب والے) اور اصحاب المشئمۃ (بائیں جانب والے) اور سابقون جب ہر سبقت لے جانے والے (یعنی) السابقون السابقون ـــ تا ـــ اولئک المقربون ۱۱ ـــ ۱۴ یہ السابقون کے احوال کا بیان ہے بطریق لف و نشر غیر مرتب ۔ ان لوگوں کو اعلیٰ درجہ کی قرب حاصل ہوگا ۔ اور وہ نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ۔ اس جماعت میں امت کے پہلے لوگوں سے زیادہ ہوں گے اور پچھلوں میں سے کچھ لوگوں کو بھی یہ رتبہ نصیب ہوگا ۔ ان کے لئے تخت بچھے ہوں گے اور کم عمر لڑکے ان کی خدمت میں مختلف قسم کے مشروبات پیش کریں گے ۔ بارش کے موسم سے اور گوشت حاضر ہوگا ۔ جیسے مرغیوں کی مانند خوبصورت حوروں کی ۔ نظافت ہوگی دنیا کی کوئی بیہودہ بات نہیں ہوگی اور ان کو ہر طرف سے سلام کا تحفہ ملے گا ۔

و اصحاب الیمین ـــ تا ـــ و ظل ممدود ۱۲ ـــ ۳۰ یہ پہلی جماعت کے حوالی کا بیان ہے ۔ ان لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمالنامے ملیں گے ان کا رہنیہ علوم میں مستحکم ہوگا جس سے ثمرات اور عجیب و غریب فوائد حاصل ہوں گے ۔ وہاں کی مثال کانٹوں کے بغیر ہوں گی اوپر سے پھل خوش رنگ اور خوشبودار ہوں گے ۔ ان کے ٹھکانے کی وسعت ہوگی ۔ ایسی سایہ دار فراخی اور ہر حوری نو جیسی ہوں گی ۔ اس فریق میں پہلے اور پچھلوں میں سے لوگ ہوں گے ۔

و اصحاب الشمال ـــ تا ـــ ھذا نزلھم یوم الدین ۴۱ ـــ ۵۶ بد نصیب لوگوں کے احوال کا بیان ہے ۔ اصحاب شمال گرم ہوا اور کھولتا ہوا پانی پئیں گے اور یہ سایہ نصیب نہیں ہوگا ۔ ٹھنڈا اور آرام دہ نہ ہوگا ۔ اور نہ ہی اکرام کرنے والا ۔ وہ موت کو نہیں جانتے تھے ۔ بلکہ قیامت کے دن ناممکن امور کا انکار کیا جائے گا اور گزشتہ لوگوں کو ہمیشہ میں کہنے کے لئے رہنے والا جانا جائے گا ۔ وہ بہت بھوکے ہوں گے اور اوپر سے پیاسے اونٹ کی مانند کھڑی ہوا پانی پئیں گے ۔ قیامت کے دن ان کی بس یہی تواضع کی جائے گی ۔

نحن خلقنٰکم ـــ تا ـــ و نحن المنشئون ۵۷ ـــ ۷۴ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے ۔ میں ہی تم سب کا خالق ہوں پھر تم کیوں نہیں مانتے ہو ۔ بتاؤ ! نطفے جان سے خوبصورت انسان کس نے پیدا کیا ؟ اور پھر موت کس کے قبضہ و اختیار میں ہے ؟ ہم چاہتے ہی تو ہر نئی نسل کی نشوونما اور مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں اور اسی طرح ہم اٹھانے کے دن ۔ دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں ۔

افرایتم ما تحرثون ـــ تا ـــ بل نحن محرومون ۶۳ ـــ ۶۷ یہ توحید پر دوسری عقلی دلیل ہے بتاؤ ! بالیدہ کھیت کون اگاتا ہے ؟ اگر ہم چاہیں تو کھیتوں کو ویران کر دیں ہمارے ہی اختیار میں ہے ۔ ہم چاہتے ہی تو ہر نئی نسل کی نشوونما کرتے ہیں ۔ ہم ہی تو ہر نئی مخلوق پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں اور اسی طرح ہم اٹھانے کے دن دوبارہ پیدا کرنے کی بھی قدرت رکھتے ہیں ۔

افرایتم الماء الذی تشربون ـــ تا ـــ و متاعا للمقوین ۶۸ ـــ ۷۳ یہ توحید کی تیسری عقلی دلیل ہے ۔ اچھا یہ بتاؤ ! پانی جو تم پیتے ہو اسے بنانے کا ذمہ ہے ہمارے یا اگر ہم چاہیں تو اسے کڑوا بنا دیں ۔ بتاؤ ! ان نعمتوں کا تم شکر کیوں نہیں کرتے ہو ۔ تمہارے ہی کھانے اور پینے کی چیزوں کی وجہ سے تمہارے جسم کی نشوونما ہوتی ہے ۔ تم کو ہر نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے ۔

افرایتم ما تمنون ـــ تا ـــ و متاعا للمقوین ۵۸ ـــ ۷۳ یہ توحید کی چوتھی عقلی دلیل ہے ۔ نیز فرمایا تو کہ ہم کس طرح تم کو دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہیں ۔ آگ کے بھڑکانے والے درختوں کو ہم نے پیدا کیا ہے ۔ آگ کو بھڑکانے کا ہم سے بڑھ کر سامان پیدا کرنا باعث عبرت ہے اور مسافروں کے لئے فائدے کی چیز ہے ۔ آگ کی چیز سے تو کچھ بھی حاصل کر سکتے ہیں

فسبح باسم ربک العظیم ۷۴ ـــ ۷۶ اس کی بڑی عظمت کا اظہار ہے ۔ اپنے خلوت والے رب کے نام کی تسبیح کرو اور برکت دینے میں اس کو بھی شریک سمجھو ۔

فلا اقسم بمواقع النجوم ۷۵ ـــ ۸۲ ان کہ مکذبون ۷۵ ـــ ۸۲ عظمت قرآن کا بیان اور تصدیق بالقرآن کی ترغیب ہے یہ قرآن ایک نہایت ہی معزز انسان کی کتاب ہے ۔ لوح محفوظ میں مکتوب ہے ۔ اسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں دوسرے لوگوں کی طرف سے نازل ہوتی ہے ۔ کیا ایسی عظیم کتاب کی تم پروا نہیں کرتے ہو اور اسکو جھٹلانے پر کمر باندھ بیٹھے ہو ؟ فلولا اذا بلغت ـــ تا ـــ و انتم حینئذ تنظرون ۸۳ یہ تیسری

اگر تم اس وعوے میں سچے ہو کہ قیامت نہیں آئیگی اور جزاء و سزا نہیں ہوگی، تو تمہاری صاحبہ جب کسی کی جان نکل رہی ہوتو اسے تم اس کے بدن میں واپس لوٹا کر دکھاؤ۔ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۔۔۔ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ یہ پہلی جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ یعنی اہل جنت کو جنت میں سلام کا تحفہ ملیگا۔ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ ۔۔۔ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ یہ دوسری جماعت کے حال کا اعادہ ہے۔ مگر انہوں کو کچھ مرتبہ پالی نصیب ہوگا اور جہنم میں جلنا ہوگا۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ یہ پہلے کی حق ہے اور یقینی ہے۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ آخر میں دعوی سورت کا اعادہ ہے یعنی برگزیدہ بندوں کے اللہ کو شریکوں سے پاک سمجھو۔

مختصر خلاصہ

ابتداء میں تینوں جماعتوں کا اجمالی ذکر اصحاب المیمنۃ، اصحاب المشئمۃ، اسابقون۔ پھر ان تینوں جماعتوں کے احوال کا تفصیلی بیان بطریق لف و نشر غیر مرتب اور آخر میں تینوں کے احوال کا اجمالی اعادہ۔ درمیان میں توحید کے چار عقلی دلائل کا بیان۔ اس کے بعد ثلاثہ قرآن کا بیان اور انکے تین بالمقترن کی ترغیب اور اس کے بعد ترہیب اور اعادہ دعوی سورت کا ذکر۔ اجمالی درمیان میں اور اپنا بیکار آخر میں ۔ وَاِذَا وَقَعَتِ ۔۔۔ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ ۔ ان تینوں جماعتوں کے احوال کی تمہید ہے یعنی جب لوگ تین جماعتوں میں منقسم ہونگے اس وقت کیا سماں ہوگا۔ حاصل یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور حشر بپا ہوگا اس وقت سب لوگ تین جماعتوں میں تقسیم ہو جائینگے۔ الواقعۃ سے قیامت مراد ہے۔ کاذبۃ فاعل بمعنی مصدر ہے یا جملہ محذوف کی صفت ہے یعنی جملہ اذا (یعنی اسکا قول) جھوٹا نہیں ہوگا بلکہ حق ہوگا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ وجیء بھذا الکاذبۃ بمعنی الکذب علی معنی لیس للواقعۃ کذب ہی فی وقت قصاد قۃ ۔۔۔ او علی معنی لیس لھا فی وقت وقوعھا کذب لانہ حق لا شبھۃ فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۳۰) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۔ خافضۃ مبتدا محذوف کی خبر بعید ظرف ہے یعنی قیامت کچھ لوگوں کو پست اور ذلیل و خوار کرنے والی ہوگی اور کچھ لوگوں کو بلند کرنیوالی ہوگی اس سے اصحاب الشمال (گمراہ لوگ) مراد ہیں اور کچھ لوگوں کو بلند کرنیوالی ہوگی اس سے السابقون اصحاب الیمین مراد ہیں۔ ای ھی خافضۃ رافعۃ شرفع اقواما و تضع اخرین (ابن کثیر ج ۴ ص ۱۲۲) اِذَا رُجَّتِ ۔۔۔ اِذَا مبتدا۔ اَلرَّجُّ یہ اِذَا وَقَعَتِ سے بدل ہے۔ متن نہایت ہی شدت سے ہلایا جائیگا۔ زمین پر کوئی چیز کھڑی نہ رہیگی، تمام عمارتیں گر جائینگی یہاں تک کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو کر ہموار ہو جائینگے۔ بَسًّا پارے پارے کیا جائے گا کہ اس طرح پارے کیے جانے کے بعد وہ غبار کی طرح منتشر ہو جائے گا۔ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۔ یعنی ایک گرد و غبار کی طرح ہو جائے گا اور ایک کوا ہوا اٹھائے ہے۔ ف یعنی صفت لے جانیوالے دو ہی ہیں ہوا یہاں تین صفت لے گئے۔ ف یعنی پہلے کہا اصل امتوں کو اور پھر یہ بات پہلے بھی اس امت کے بعض اعلیٰ درجہ کے لوگ پہلے بہت ہو چکے ہیں پیچھے کم ہوتے ہیں۔ ف یعنی مرنے کے بعد بھی صدقہ میں پہنچے ہوئے کے مانند۔

فتح الرحمٰن ف یعنی الزام سابقہ ۱۲ ف یعنی الزامت محمدیہ ۱۲۔

جائیگے۔ اور سب کے لئے بہشتوں میں جنہیں بہتی ہیں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان میں ستھری بیبیاں ہونگی اور ہمیشہ رہنے والی جنت میں ان کو رضائے الٰہی کی خوشی ہوگی اور اللہ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔ (فتوحات الرحمٰن ج ۱ ص ۱۹۵)

شرح وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۔۔۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۔۔۔ السابقون وہ پیغمبر ہیں جو اپنے اپنے زمانہ میں سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے پہلے جہاد کیا۔ اصحاب الیمینہ کا مبتدا محذوف ہے اور اصحاب الیمینہ مبتدا ہے۔ اصحاب الیمینہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے اپنے زمانہ کے پیغمبروں کے بعد ایمان لائے اور جہاد کیا۔ اصحاب المشئمۃ خبر ہے اور السابقون السابقون مبتدا ہے۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۔۔۔ السابقون السابقون اور اصحاب المشئمۃ تینوں جملے مبتدا اور خبر ہیں

کریں گے اور ان کی خواہشوں کے مطابق پرندوں کا گوشت حاضر کریں گے وحسور العین ۔ ان پر معطوف ہے یا مبتدا کے اور اس کی خبر محذوف ہے۔ ای لهم حور یا کأمثال اللؤلؤ المکنون ۔ حور عین کی صفت ہے ۔ اس سے حال ہے ۔ واحد حوراء جس کی آنکھوں میں سفیدی اور سیاہی بہت گہری ہو ۔ عین جمع عیناء جس کی آنکھ بڑی ہو اور صفاء البشرہ میں ہے۔ جنت میں ان کے لئے ایسی عورتیں ہوں گی جن کی آنکھیں سیاہ اور سفید ہوں گی اور وہ حسن و جمال اور خوبصورتی کی انتہا کو پہنچی ہوئی ہوں گی جو گرد و غبار سے بچا کر رکھا ہو۔ جزاء کانوا یعملون وجزاء بما کانوا یعملون دونوں جزاء بفعل مقدر کا مفعول لہ ہے یا مفعول مطلق ہے۔ معنے ہوا ای یفعل بهم ذلک فکذلک یفعل بالمحسنین او یجزون جزاء ذلک ۔ لا یسمعون فیها لغوا ولا تأثیما ۔ لغو اور تاثیم کی تفسیر ۲۷ میں ہے۔ یعنی جنت میں جنتی کوئی بیہودہ بات نہیں سنیں گے اور نہ کسی کو گناہ کی بات کہیں گے۔ الا قیلا سلاما سلاما ۔ یہ استثناء منقطع ہے۔ لیکن سلام کہنا سننا جنت میں لغو نہیں بلکہ ایک اچھی بات ہے۔ اصحاب الیمین ۔ یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر ما اصحاب الیمین ہے۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ اصحاب الیمین کا حال بیان کرنے کے لئے لایا گیا ہے۔ فی سدر مخضود ۔ سدر بیری کا درخت ہے۔ مخضود کانٹوں کے بغیر۔ جنت کے بیر درخت کانٹوں سے عاری ہوں گے۔ کانٹے کا وجود نہ ہونے کی وجہ سے بیر بہت کثرت سے ہوں گے۔ اور ان کو توڑنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ دنیا میں بیر کے درخت کانٹوں سے بھرے ہوتے ہیں۔ لیکن جنت میں بیر بہت بڑے بڑے ہوں گے اور ان کے کانٹے نہیں ہوں گے۔ وطلح منضود ۔ طلح کیلا۔ منضود تہ بہ تہ لگا ہوا۔ یعنی کیلے کے درخت جنت میں بہت بلند ہوں گے۔ ان کے پتے اور پھل تہ بہ تہ لگے ہوں گے۔ وظل ممدود ۔ ظل سایہ۔ ممدود پھیلا ہوا۔ یعنی جنت میں ہر جگہ دستیاب سایہ ہوگا۔ اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ وماء مسکوب ۔ مسکوب اور پانی جنت میں ہر جگہ دستیاب ہوگا۔ اور اس کے حاصل کرنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ وفاکهة ۔ تمام قسم کے میوے جنت میں ہوں گے۔ لا مقطوعة ولا ممنوعة ۔ نہ تو کبھی ختم ہوں گے اور نہ کسی کو کھانے سے روکا جائے گا۔ وفرش مرفوعة ۔ فرش بچھونے۔ مرفوعة اونچے۔ یعنی جنتی جن بچھونوں پر بیٹھیں گے وہ بہت اونچے ہوں گے۔ انا انشأنهن انشاء ۔ انشاء پیدا کرنا۔ یعنی جنت کی عورتیں جو دنیا میں پیدا ہوئی تھیں ان کو ہم نئے سرے سے پیدا کریں گے۔ فجعلنهن ابکارا ۔ ابکار کنواری۔ عربا ۔ عروس کی جمع ہے۔ شوہر سے محبت کرنے والی۔ اترابا ۔ ہم عمر۔ لاصحاب الیمین ۔ یہ متعلق ہے انشأنا کے۔ ثلة من الاولین ۔ ثلة جماعت۔ یعنی اصحاب الیمین کی ایک جماعت پہلی امتوں میں سے ہوگی۔ وثلة من الاخرین ۔ اور ایک جماعت پچھلی امتوں میں سے ہوگی۔ واصحاب الشمال ۔ اصحاب الشمال بائیں ہاتھ والے۔ ما اصحاب الشمال ۔ اصحاب الشمال کی تفسیر ۲۷ میں ہے۔ فی سموم وحمیم ۔ سموم گرم ہوا۔ حمیم کھولتا ہوا پانی۔ وظل من یحموم ۔ یحموم سیاہ دھواں۔ لا بارد ولا کریم ۔ نہ ٹھنڈا نہ فائدہ مند۔ انهم کانوا قبل ذلک مترفین ۔ مترفین عیش و آرام میں پلے ہوئے۔ وکانوا یصرون علی الحنث العظیم ۔ حنث گناہ۔ عظیم بڑا۔ وکانوا یقولون ۔ کانوا یعملون ۔ لا یسمعون فیها لغوا ولا تأثیما ۔ الا قیلا سلاما سلاما ۔ واصحاب الیمین ما اصحاب الیمین ۔ فی سدر مخضود ۔ وطلح منضود ۔ وظل ممدود ۔ وماء مسکوب ۔ وفاکهة کثیرة ۔ لا مقطوعة ولا ممنوعة ۔ وفرش مرفوعة ۔ انا انشأنهن انشاء ۔ فجعلنهن ابکارا ۔ عربا ۔ اترابا ۔ لاصحاب الیمین ۔ ثلة من الاولین ۔ وثلة من الاخرین ۔ واصحاب الشمال ما اصحاب الشمال ۔ فی سموم وحمیم ۔ وظل من یحموم ۔ لا بارد ولا کریم ۔ انهم کانوا قبل ذلک مترفین ۔ وکانوا یصرون علی الحنث العظیم ۔ وکانوا یقولون

فتح الرحمٰن (یعنی بطلع وہ دال ہمہ ایکسر جز ۲۷ یعنی ترک ۱۲

کیونکہ عرب میں عموماً کوئی مُردہ جلایا نہیں جاتا ہے اور مصدر فوجدہ سے قدرۃ و منزلت کی جگہ مراد ہے۔ انا انشأنٰھن اس پر دلیل ہے۔ زوج بمعنی اصناف قسم قسم ہوا فرماتے ہیں یہ اصناف مختلف ہیں ہر ایک دوسرے سے جدا ہے۔ الفاظھن جیسے عورتوں کو ان کو اور پیدا کیا ہے اس طرح اور ایک جدید مخلوق ہوں گی جنہیں دنیا سے کچھ واسطہ نہیں ہے۔ فجعلنٰھن ابکارا۔ عبیدہ، ابن عباس و ابوالعالیہ و ابوالجوزاء اول زمانہ کی عورتیں ہیں جو بڈھی ہو کر مر گئی تھیں پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو جوان کر دیا۔ عرباً۔ عاشق اپنے معشوق سے محبت کرنے والی۔ اترابا۔ ہم عمر۔ اصحاب الیمین۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں لیں گے۔ ثلۃ من الاولین۔ اصحاب الیمین میں سے اکثر امتیں پہلی ہیں۔ وقلیل من الاٰخرین۔ امت محمدیہ کے صدر اول اور صدر آخر کے خواص بہت تھوڑے ہیں۔ ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھم جمیعا من امتی (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۴۹) ۱۲ منہ۔ اصحاب الشمال۔ یہ دوزخ کی طرف جانے والوں کا بیان ہے۔ اصحاب الشمال کا کیا پوچھنا ہے ان کا حال نہایت بُرا اور انتہا درجہ کا خراب ہوگا۔ فی سموم الخ۔ سموم۔ لُو۔ حمیم۔ کھولتا ہوا پانی۔ یحموم۔ سیاہ دھواں۔ اصحاب الشمال کے حال بد کا بیان ہے۔ ان کو ٹھنڈی ہوا اور ٹھنڈے پانی کے بجائے نہایت ہی گرم اور جلتی ہوا اور کھولتا ہوا پانی نصیب ہوگا اور گرمی سے بچنے کے لئے کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس دھوئیں کے جو جہنم کی آگ سے اٹھے گا۔ اہل دوزخ دوڑ کر اس کے سائے میں پناہ لینے کی کوشش کریں گے۔ لا بارد ولا کریم۔ نہ تو سایہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی تکلف میں ہوگا۔ اس سے ان کے عذاب ہی کی تشفی ہوگی۔ المشئمۃ۔ بائیں ہاتھ والے۔ ھذا نزلھم۔ یہ ان کی مہمانی ہوگی۔ المخلدون۔ ہمیشہ رہنے والے۔ اکواب۔ کوزے۔ کانوں کے جو چھلکے نہ ہوں۔ معین۔ جاری۔ لا یصدعون۔ نہ سر میں درد ہوگا نہ عقل میں فتور آئے گا۔ یتخیرون۔ پسند کریں گے۔ لحم طیر۔ پرندوں کا گوشت۔ حور عین۔ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ کامثال اللؤلؤ المکنون۔ موتی جو سیپ میں بند ہو۔ جزاء بما کانوا یعملون۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ لا یسمعون فیھا لغوا۔ بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ تاثیما۔ گناہ کی بات۔ قیلا۔ کہنا۔ سلاما سلاما۔ سلام ہو سلام ہو۔ اصحاب الیمین۔ یہ جنت میں جانے والوں کا بیان ہے۔ اصحاب الیمین کا حال بھی بہت اچھا ہوگا۔ سدر مخضود۔ بیری کے درخت جن کے کانٹے توڑ دیئے گئے ہوں۔ طلح منضود۔ کیلے کے درخت جن کے پھل تہ بتہ لگے ہوں۔ ظل ممدود۔ لمبا سایہ۔ ماء مسکوب۔ بہتا ہوا پانی۔ فاکھۃ کثیرۃ۔ بہت سے میوے۔ لا مقطوعۃ۔ جو کبھی ختم نہ ہوں۔ لا ممنوعۃ۔ جو کسی کو منع نہ ہوں۔ فرش مرفوعۃ۔ اونچے اونچے بچھونے۔ انشأنٰھن انشاء۔ ہم نے ان کو پیدا کیا۔ فجعلنٰھن ابکارا۔ ہم نے ان کو کنواریاں بنا دیا۔ عربا۔ شوہر کی طرف عاشق۔ اترابا۔ ہم عمر۔ ثلۃ من الاولین۔ اصحاب الیمین میں سے اگلی امتوں میں سے بہت سے لوگ۔ وقلیل من الاٰخرین۔ امت محمدیہ کے صدر اول اور صدر آخر کے خواص بہت تھوڑے ہیں۔ اصحاب الشمال۔ یہ دوزخ کی طرف جانے والوں کا بیان ہے۔ سموم۔ لُو۔ حمیم۔ کھولتا ہوا پانی۔ یحموم۔ سیاہ دھواں۔ لا بارد ولا کریم۔ نہ تو سایہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی تکلف میں ہوگا۔ اس سے ان کے عذاب ہی کی تشفی ہوگی۔ المشئمۃ۔ بائیں ہاتھ والے۔ ھذا نزلھم۔ یہ ان کی مہمانی ہوگی۔ المخلدون۔ ہمیشہ رہنے والے۔ اکواب۔ کوزے۔ کانوں کے جو چھلکے نہ ہوں۔ معین۔ جاری۔ لا یصدعون۔ نہ سر میں درد ہوگا نہ عقل میں فتور آئے گا۔ یتخیرون۔ پسند کریں گے۔ لحم طیر۔ پرندوں کا گوشت۔ حور عین۔ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ کامثال اللؤلؤ المکنون۔ موتی جو سیپ میں بند ہو۔ جزاء بما کانوا یعملون۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ لا یسمعون فیھا لغوا۔ بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ تاثیما۔ گناہ کی بات۔ قیلا۔ کہنا۔ سلاما سلاما۔ سلام ہو سلام ہو۔ اصحاب الیمین۔ یہ جنت میں جانے والوں کا بیان ہے۔ اصحاب الیمین کا حال بھی بہت اچھا ہوگا۔ سدر مخضود۔ بیری کے درخت جن کے کانٹے توڑ دیئے گئے ہوں۔ طلح منضود۔ کیلے کے درخت جن کے پھل تہ بتہ لگے ہوں۔ ظل ممدود۔ لمبا سایہ۔ ماء مسکوب۔ بہتا ہوا پانی۔ فاکھۃ کثیرۃ۔ بہت سے میوے۔ لا مقطوعۃ۔ جو کبھی ختم نہ ہوں۔ لا ممنوعۃ۔ جو کسی کو منع نہ ہوں۔ فرش مرفوعۃ۔ اونچے اونچے بچھونے۔ انشأنٰھن انشاء۔ ہم نے ان کو پیدا کیا۔ فجعلنٰھن ابکارا۔ ہم نے ان کو کنواریاں بنا دیا۔ عربا۔ شوہر کی طرف عاشق۔ اترابا۔ ہم عمر۔ ثلۃ من الاولین۔ اصحاب الیمین میں سے اگلی امتوں میں سے بہت سے لوگ۔ وقلیل من الاٰخرین۔ امت محمدیہ کے صدر اول اور صدر آخر کے خواص بہت تھوڑے ہیں۔ اصحاب الشمال۔ یہ دوزخ کی طرف جانے والوں کا بیان ہے۔ سموم۔ لُو۔ حمیم۔ کھولتا ہوا پانی۔ یحموم۔ سیاہ دھواں۔ لا بارد ولا کریم۔ نہ تو سایہ ٹھنڈا ہوگا اور نہ کسی تکلف میں ہوگا۔ اس سے ان کے عذاب ہی کی تشفی ہوگی۔ المشئمۃ۔ بائیں ہاتھ والے۔ ھذا نزلھم۔ یہ ان کی مہمانی ہوگی۔ المخلدون۔ ہمیشہ رہنے والے۔ اکواب۔ کوزے۔ کانوں کے جو چھلکے نہ ہوں۔ معین۔ جاری۔ لا یصدعون۔ نہ سر میں درد ہوگا نہ عقل میں فتور آئے گا۔ یتخیرون۔ پسند کریں گے۔ لحم طیر۔ پرندوں کا گوشت۔ حور عین۔ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں۔ کامثال اللؤلؤ المکنون۔ موتی جو سیپ میں بند ہو۔ جزاء بما کانوا یعملون۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ لا یسمعون فیھا لغوا۔ بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ تاثیما۔ گناہ کی بات۔ قیلا۔ کہنا۔ سلاما سلاما۔ سلام ہو سلام ہو۔

العظیم برائی کو کہتے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہ اور دنیا میں عقلی و عقیدتی اور خواہشات نفسانی کے پیچھے پڑے رہے اور شرک و کفر پر اصرار کیا کئے تھے۔ ۱۲ منہ۔ قیامت کا انکار کرتے رہے اور اس کو عقلی و قیاسی سے بعید سمجھ کر کہتے تھے کہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اور ہمارے باپ دادا مر کر مٹی ہو جائیں اور ہماری ہڈیاں

موضح قرآن ۵ یعنی دوبارہ جلانا ہوا مردہ۔ ۶ یعنی تم کو اور جہان میں لے جاویں تمہاری جگہ جہاں اور خلقت بسا دیں ۱۲ منہ۔

نسخ الرحمٰن ۱ یعنی عادوں ۲ ۱۲ ۳ یعنی تقلیب میں کنیم مثلی را از حال بحال تا آدمی پیدا شود ۱۲۔

أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ
حُطَٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ نَحْنُ
مَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلْمَآءَ ٱلَّذِى تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنتُمْ
أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ ٱلْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَآءُ
جَعَلْنَٰهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ أَفَرَءَيْتُمُ ٱلنَّارَ ٱلَّتِى
تُورُونَ ﴿٧١﴾ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ ٱلْمُنشِـُٔونَ ﴿٧٢﴾
نَحْنُ جَعَلْنَٰهَا تَذْكِرَةً وَمَتَٰعًا لِّلْمُقْوِينَ ﴿٧٣﴾ فَسَبِّحْ بِٱسْمِ
رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾ فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَٰقِعِ ٱلنُّجُومِ ﴿٧٥﴾ وَإِنَّهُۥ
لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٦﴾ إِنَّهُۥ لَقُرْءَانٌ كَرِيمٌ ﴿٧٧﴾
فِى كِتَٰبٍ مَّكْنُونٍ ﴿٧٨﴾ لَّا يَمَسُّهُۥٓ إِلَّا ٱلْمُطَهَّرُونَ ﴿٧٩﴾
تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿٨٠﴾ أَفَبِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ أَنتُم

منزل ۷

اگلتے ہیں۔ ہر گھڑی تو اس کی آزمائش کرتا ہے اور ہر دن کچھوں کو اپنا نوالہ بناتا ہے۔ لوصاف دنیا گر چاہیں تو اپنے کو کیسوں کو ناگہانی آفتوں سے بچا سکتے ہیں مگر کیا کریں کہ موت کی بات کو دعا اگر ہو گئے ہیں اور اگر ہو گئے ہیں تو ہر سال بھر کی روزی سے بھی محروم ہو گئے۔ انتہا۔ انتظام ربط لا یعنی۔ (اثر مطبع ج ۱، ص ۱۰)

۱۱۵ اذا بلغہ الماء مذوبہ تیسر لہ عافی وسیل۔ اچھا جب وہ بتاؤ گے پہلے اور فرشتگر پانی جو تم پیتے ہو یا اس سے تم کھیتی اگاتے ہو یا اس میں تم کھیتی اگر تو تم اسے برسنے کے بعد تو ملک سالی میں خود ہی اپنی پرورش کرو گے اور تمہیں مانگنے ہوئے مشرکین کو اس کا بھی اختیار نہ ہوگا۔ اللہ ہی برساتا ہے اور تم کو اور سب کو۔ اگر چہ ہم میں نہ پانی کو پیدا کرنا اور نہ برسانا ہے نہ چھنے کے قابل نہ بنانا لیکن تم سمجھتے ہو کہ ہم اسے کھنے سے روک سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، تو پھر اللہ کی ان نعمتوں کا شکر کیوں نہیں بجالاتے ہو؟ اور اسے ہی کیوں نہیں مانتے کہ وہ مفرد محسن اور برکات زندہ کیوں نہیں سمجھتے ہو؟ اور غیر اللہ کو برکت لینے دینے میں اللہ کا شریک کیوں بناتے ہو؟ بیشتر انتہائی مخالفت و عداوت ہے۔

۱۱۶ فضول یہ عقیدت اور الٰہی کو توحید پر قائم عقل دلیل ہے بعض درخت ایسے ہیں کہ اگر ان کی لکڑیوں کو کچھ عرصہ پڑی رہنے دیا جائے تو ان سے آگ خود ہی پیدا ہو جاتی ہے۔ قدیم زمانہ میں آگ حاصل کرنے کا یہی طریقہ تھا۔ عرب میں مسواک دو درخت مشہور تھے۔ جن میں آپ پیدا کرنے کی خصوصیت دوسرے درخت کی نسبت زیادہ تھی۔ اب تو نہیں ہوتا کہ دو ہلکڑیوں کو آپس میں رگڑ کر تم آگ پیدا کر لیتے ہو کیا وہ درخت تم نے بند کر دیئے ہیں یا بھی ہیں؟ اگر ہیں تو پھر تم کو شکر بجالانا چاہیئے اور ہر گھڑی تم کو اللہ کی یاد میں مشغول رہنا چاہیئے کہ اس سے عبادت میں دل تازہ رہتا ہے اور اگر نہیں تو پھر تم کو اللہ کی بڑی نعمت سے محروم ہونے پر افسوس کرنا چاہیئے اور دوسرے انسانوں میں پیدا کرنا چاہیئے۔ آگ کی حرارت ہی ہر چیز کے پکانے کی چیز بنا دیا ہے۔ آگ کی حرارت نہ ہو تو پھر ہے انسان مزاروں کو سجدہ کی زیادہ ضرورت ہے۔ یہی ہے کہ جنہ ان مقبروں میں نہیں جا سکتا۔ انہیں معذور نہیں سمجھا جا سکتا۔

۱۱۷ فہم ہے اسے۔ الرسول۔ الرجل کو محمد رسول بار بار دعوی سے ذکر کرنے سے خطاب ہر مخالف سے ہر دشمن نہ ہونا کہ دلائل عقلیہ میں غور و فکر کرے اس بات پر کہ وہ واقعہ ہے کہ خدا کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کا یقین حاصل کرے اور ایسے عظیم مالک آقا اعلیٰ محامد کے پروردگار کو ہر مرتبہ سے اپنے سمجھے اور اس کی عبادت و بندگی کرے۔

۱۱۸ لا اقسم۔ جہاں سے مکہ سے قرآن کے بیان شروع ہوتے ہیں تیسرے میں قصد قرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ فلا اقسم لا زائدہ ہے عادت میں اور ہے تکرار زائدہ اسم حال بتانے کو جیسا کہ لا واللہ اضرب۔ اقسم قرآن میں جہاں کہ ہے زائدہ ہے بمعنے تاکید۔ روح المعانی۔ النجوم سے تاروں کے غروب ہونے کی جگہیں مراد ہیں۔ تاروں کا غروب ان کے آثار اور زوال کی دلیل ہے اور اس سے مخلوق ہونے کی پوری دلیل قائم ہوتی ہے۔ یہ ترتیب ہیں جس طرح آسمان کے تارے ڈوب جاتے ہیں اسی طرح دشمن قرآن بھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اسی طرح اسلام جہاں وقت فتح ہو جائے گا۔ (معروف ۔ موقوف کا (ادراک) مواقع النجوم ای مساقط کواکبہ لمغاربہا۔ ۔ فصحصحہا بالنصب فالی جنہا من زوال اشرافہا و نزال الاقامۃ و جرہ موقوف۔ لو تعلمون تعلیم۔ الی۔ استدل الطیبی۔ بقولہ بالا قسم الی علی وجود ما بعدہ (روح ج ۲۷ ص ۱۵۱)

۱۱۹ انہ لقسم۔ واسم اور جب قسم کے درمیان جملہ معترضہ ہے۔ یہ ہے بیان عظمت قسم دین اور تنبیہ کی حقیقت کا علم ہونے پر ایک جہاں عظیم شان کی اور بلیغ ہے۔ انہ الفرق بین ایراد جواب قسم کے پیرایہ میں جواب اعلیٰ اور احسن کلام ہے جو دیتا ہے کہ جواب کا مضمون ہے کی تحقیق کی۔ (مطب ص ۵۰) (روح ج ۲۷ ص ۱۵۱) صفوف ہیں کہ ملائکہ اور بیشمار کے تسبیح قبول سے ملائکہ مراد ہیں۔ لا یمسہ الا المطہرون ۵ ہے کتاب مکنون کی صفت ہے اور المطہرون سے مراد نفس مقدسہ ہیں جو ہر نجاست کے آلودگی سے پاک ہیں۔ اور جس کو یہ ہے ہوئے حقوق کے علوم پر اطلاع ہے حاصل ہے ہوا کہ ہر مضمون کے سوا کوئی مطلع نہیں ہو سکتا۔ وفی ہے کما یدل علی ان معنی ولا یمسہ الا المطہرون ہو۔ وفی الاطلاع علیہ وعلی ما فیہ (روح ج ۲۷ ص ۱۵۱) یہ قرآن کی صفت ہے اور المطہرون سے فائدہ مراد ہیں جو حدث اصغر اور حدث اکبر سے پاک ہوں اور نفی بھی نہی ہے اور امر ہے کہ قرآن کبیر کو حالت ناپاکی نہ چھوئیں۔ (مطلع ہوا۔ اسراد بالمطہرون المطہرون من الذنوب۔ الاصح والاحوط الاکثر ان المعنی لا یمسہ الا المطہرون من بنی آدم ای الاحیاء منہم من کل عیب وہو المناسب للفظی یمسہ المنفی سیاق الجملۃ ومن الشیاطین والسحرۃ وروح علیہا السلام۔ (روح) علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ مذہب یہ ہے کہ پاک آدمی قرآن مجید کو چھوئے یا اس کا ہاتھ لگائے امام کاسانی نے اسی کی روایت کی ہے۔

۱۲۰ تکذیب۔ یہی انسان کی عادت ہے یہ قرآن جس مشیت خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اور سارے کائنات کا مالک ہے۔ الہجۃ الحدیث۔ انتم صلہ ان تو ایا تم۔ یہی دلیل ہے کہ تمام کے لیے ظہور اثار ملکی کے سبب ہے۔ عقلاً ایسے ہے جیسے ہوا اور بھاگنے اس کے کہ تم اس غلبہ ظلمی کی آمد پر گرفتہ ہو۔ اس کا شکر بجا لانے اور اس پر ایمان لانے کا اس پر عمل کرنے، نرمی سے اسے جھٹلا رہے ہو اور اس کا انکار کر رہا ہے۔ یہ انتہائی ناراضی ظاہر کی ہے۔ لہذا فکم کی شکم قال ابن عباس۔ فجعلتم مشکر کم التکذیب۔ (قرطبی ج ۷، ص ۲۴۰)

حضرت شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ۔

تم تکذیب قرآن کو اپنا نصیب (حصہ) بنا لیتے ہو۔

مَدِينِينَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُونَهَآ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ﴿٨٧﴾ فَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ﴿٨٨﴾
فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ ﴿٨٩﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩٠﴾
فَسَلَٰمٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَٰبِ ٱلْيَمِينِ ﴿٩١﴾ وَأَمَّآ إِن كَانَ مِنَ ٱلْمُكَذِّبِينَ
ٱلضَّآلِّينَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿٩٣﴾ وَتَصْلِيَةُ
جَحِيمٍ ﴿٩٤﴾ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ ٱلْيَقِينِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ
بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٩٦﴾

سورۃ واقعہ کی آیات ترجمہ اور اس کے خصوصیات۔ فضیلت یا سمہ ربک العظیم دو مرتبہ

۵۷ سُورۃ الحدید

سورۃ الحدید میں دراصل کمزور ایمان والوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ منہ کے بیان کردہ تنبیہ طالب نہیں اور نہ اس کے سوا کوئی اور حاجات میں پڑا ہے۔ اس کے بعد سورۃ التحریم میں بیان کیا گیا ہے۔

ربط کہ ہر جب تک ان لوگوں کے ساتھ پیدا کرنے والا کیا ہے تو پھر سورۃ التحریم میں بلوا ترقی فرمایا گیا کہ جب خالق و مالک اور کارساز بھی ہے۔ تو بکثرت دیتا و بھی ہے پھر ہمیں ہر انسان میں کہا گیا کہ عبادت اللہ ہی کو کرنا چاہئے۔ دیتا و بھی ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرنی اس کا شریک نہ بنانا۔ سب معاملات میں اس کو راضی رکھنا ہے تو اس کے لئے جو محنت کرنا پڑے اس کا ثواب ہے۔ اس کی ثابت کے لئے مال بھی خرچ کرنا اور جہاد بھی کرنا۔

سورۃ المجادلہ سے سبع سورۃ تک ہر ایک کے مضمون کے ابتداء سے نام ہوئے ہیں اسی طرح سورۃ الحدید بھی سے متعلق ہے۔ سورۃ الحدید میں دو مضمون ذکر کئے جائیں گے۔ اول اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا۔ دوم جہاد کی ترغیب۔ اس کے بعد سورۃ المجادلہ، الحشر، الممتحنہ، الصف، سورۃ الجمعہ کے دوسرے مضمون ترغیب: الی القتال فی سبیل اللہ ہر ایک طرف اشارہ فرمایا ہے مضمون ہوں گی۔ اور اگلی جا سورتیں المجادلہ المنافقون، التغابن اور الطلاق، سورۃ الحدید کے پہلے مضمون (الانفاق فی سبیل اللہ) پر مشتمل ہیں اس کے بعد سورۃ التحریم ہیں سورۃ الحدید کے دونوں مضمون کا بیان ہے اور ترغیب ترہیب کا ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی چار سورتوں میں سے ہر دوسری سورت کا دوسرا اور تیسری سورتوں میں سے ہر پہلی سورت کو کیسے شروع کیا گیا ہے۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کی ذہن میں کیسے پائے اور معلوم ہو جائے کہ جہاد اسی مسئلہ کے لئے کیا ہے۔ جب تک آخری سورت (الصف) اور دوسرے کو نہ سمجھے پہلی سورت (الحدید) میں سمجھ نہیں آئے گا اس لئے سورۃ الحدید کا دوسرا مضمون شروع ہونے والا تھا اس طرح ایک مضمون کے اختتام اور دوسرے مضمون کی ابتدا میں امتیاز ہو گیا۔

خلاصہ تسبیح، انفاق فی سبیل اللہ کا حکم، اسکے پانچ وجوہ۔ ترغیب الی القتال، بشارت فتح۔

تفصیل

سورۃ الحدید میں دو مضمون ہیں۔ اول اشاعت توحید کی خاطر مال خرچ کرنیکا حکم (رکوع ۱) اللہ کی راہ میں جہاد کی ترغیب۔ سبح للہ ما فی السموٰت والارض ۱ ـــــ وھو علیٰ کل شیء قدیر ۶ میں اللہ کی ذات و صفات کا ذکر ہے جس کی خاطر انفاق اور جہاد ہوگا۔ یہاں توحید کو مختلف ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ دوسرا حصہ اور ایک حصہ پہلا حصہ ساری کائنات کا خالق ہونا بتایا ہے۔ وھو علیٰ کل شیء قدیر دوسرا حصہ تو تخلیق کا ہونا، پردہ کھولنا بتایا ہے اور کوئی اختیار اس شے کی کسی پر نہیں کرنا۔ ھو الاول والاٰخر والظاہر والباطن ہے۔ تیسرا ترتیب خالق و مالک اور مخلوق و محتاج ہی ہم خود کا سارا اور موجود بھی ہی ہے۔ (اصول یا اللہ۔ الذی) یہ پہلا مضمون ہے۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکا حکم۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت۔ و انفقوا مما جعلکم ـــــ ان کنتم مؤمنین ۷ ـــــ ۱۰ انفاق کی پہلی وجہ ہے۔ پہلی میرے ہیں۔ پہلی بندوں کے لئے بشارت تھی۔ یہ اور تم اللہ سے پھر کیسے ہو کر اس کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ اپنے سکا حکم کیا ہے کہ اس کی راہ میں خرچ کرو۔ پہلا اس کا حکم نازل ہوا۔ دوسرا حکم نازل ہوا خرچ کرو۔ وہ خرچ کرنے پر تمہیں کیا ملے گا۔ لھم اجر کریم ۷ ـــــ ۱۰ ترغیب ہے یعنی جیسے جیسے بڑھ کر خرچ کرو گے ویسا ہی اجر ملے گا۔ دوسری وجہ۔ وما لکم الا تنفقوا فی سبیل اللہ وللہ میراث السموٰت والارض ۱۰ ـــــ ۱۲ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی دوسری وجہ ہے۔ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہو حالانکہ تمہیں ہی ہے۔ آخر سب کچھ یہیں چھوڑنا ہے۔ اب وقت ہے خرچ کرو۔ جب وقت تو آخر سے نکل گیا تو افسوس کرو گے۔ تیسری وجہ لھن الذی یرسل من بعد اللہ ۱۰ ـــــ ۱۲ فائدہ۔ خرچ کرنا جانا کیا ہے اور تم اللہ کو قرض دیتے ہو۔ اسکی تجارت ہے۔ دنیا میں بظاہر تو نقصان ہے اور دنیا میں ہی سے کئی گنا فائدہ دیدے گا۔

یوم تری المؤمنین والمؤمنات ـــــ ۱۲ ـــــ ۱۵ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن کے آگے پیچھے نور ہوگا اور وہ جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔

یوم یقول المنٰفقون والمنٰفقٰت ـــــ ۱۳ ـــــ ۱۵ منافقین کے لئے تخویف اخروی ہے وہ نور انفاق سے محروم رہے وہ مؤمنین سے کہیں گے کہ ہمارا بھی انتظار کرو۔ ہم بھی نیک ہو جائیں گے۔ ہمیں فرصت دو۔ ہم بھی خرچ کریں گے۔ درمیان دیوار حائل کر دی جائیگی اور منافقین عذاب میں مبتلا ہوں گے اور نہ فدیہ دینے کی حیلے سے عذاب سے نہیں بچ سکیں گے۔

الم یان للذین امنوا ـــــ ۱۶ ـــــ ۱۹ ایمان والوں کے لئے زہد اور قبول حق اور صبر پر قائم رہنے کی ترغیب ہے۔ ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝١
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَ
الْبَاطِنُ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝٣ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ ۭ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاۗءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۭ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ
مَا كُنْتُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤ لَهٗ مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٥

وکذبین بوا۔ (۲) یہ کفار کے لئے تکوینی خبر کی طرح ہے اخلاقی کہ جو سختی وہ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا (۳) اگر دنیا میں اس کا بدلہ نہ بھی ملے تو ہر کام کرنا چاہئے یہ دنیا چونکہ کھیل ہے محض بیہودہ زینت و نمائش اور فخر و تناخر کی وجہ سے اس طرح اسلحے کھیت اُن کی آن میں تباہ ہو جاتے ہیں دنیا کی بھی پہلی بھی اسی طرح فانی ہے۔ مایقول فی معاد و معاش ہر مسلمان۔ (۴) اگر دنیا میں کچھ مال نہ ملے تو آخرت میں اسکا بدلہ ملے اجر و ثواب ہو گا اور جنت میں بڑی آسانی کی وجہ سے بہت ہی زیادہ ہے جیسے ملیں گے یا ایھا وجہ ۱۔ ما اصاب من مصیبۃ فی الارض۔ (۱) آخرت کی راہ میں اس لئے مال خرچ نہیں کرتے ہم تاکید و تصیحتوں میں کام آئے تو یہ خیال بھی غلط ہے کیونکہ جو مصیبت مقدر ہو چکی ہے وہ ضرور آنے کی دولت سے دفع نہیں کی جا سکتی۔ لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ـــ ۲ ـــ ھو الحی القیوم ۵ خدا کی یہ توضیح کی علت ہے اور تحمیلوں اور دردسروں کو سہل پر کمانے والوں کے لئے تخویف و تہدید ہے۔ لقد ارسلنا رسلنا بالبینٰت ـــ ۲ ـــ ان اللہ قوی عزیز ۵ یہ سورت کے دوسرے مضمون یعنی ہماری پیغمبر کا بیان ہے ہم نے تمہاری آزمودگی ہدایت کیلئے پیغمبر بھیجے اور ان پر کتابیں نازل کیں اور تو ہے ایسی نہایت عظیم الشان معجزات پیدا کی تاکہ لوگ اس سے فوائد دنیا حاصل کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس سے مخلصہ حق کے بتصدیق ہمارا کرنا کی راہ میں جہاد کریں اور اس طرح اللہ کے دین کی مدد کرنے والے دوسروں سے مقتدر ہو جائیں وانزلنا الحدید فیہ بأس شدید ۵ ـــ ۲ ـــ کثیرا منھم فسقون ۵ (۲) ہم نے نوح علیہ السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کو پیغمبر بھیجا کے پیغمبر ہوئے اور ہم نے ہی ان کو مشرکین پر غضب اور عذاب کیا۔ کثیر منھم کے معنی (علیہ السلام) تو ہر دو پیغمبر نے بہت تھوڑے ہی لوگ ہدایت پر آئے اور ہم نے بھ

ہے۔ مافی السمٰوٰت والارض زمین وآسمان کی ساری مخلوق اور پورا نظام کائنات ہر قسم کے شرک سے اللہ تعالیٰ کے تنزیہ وتقدیس پر شاہد ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ زبان حال اور زبان قال سے گواہی دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد لاشریک ہے۔ علم وقدرت میں، حکمت وصنعت میں، افعال وتصرف میں اور تمام صفات کاملہ میں کوئی اس کا شریک نہیں اس کی یہ توحید تین مراتب کا مرقع ہے۔ وہ کائنات اور ایک کائنات ہے۔ (۱) توحید ذات (۲) توحید صفات (۳) توحید افعال یہ تینوں مراتب توحید کا ایسا مرتبہ ہے جس سب کا خالق اور ہر ہر ذرہ کائنات کا نگران وہی ہے۔ صوت وحیات ایک کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ کوئی چیز اس کی قدرت وتصرف سے باہر نہیں۔ وہ اس کائنات کا موجد اول ہے۔ اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ وہ ازلی ہے۔ اس کی کوئی ابتدا نہیں وہ آخر ہے۔ ہر چیز فنا ہوگی مگر وہ باقی ہے۔ اس پر فنا نہیں آئے گی۔ ظاہر وہ ہے جس پر ظاہر اور سب سے برتر ہے۔ ثبوت اور کوئی نہیں اور اس کے سوا کائنات میں کوئی ظہور وثبات نہیں۔ باطن وہ ہے جو نوشیدہ بات کو جانتا ہے۔ کوئی چیز اس سے مخفی نہیں۔ [illegible] اس کے سوا کوئی علم نہیں۔ [illegible] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس طرح منقول ہے۔ اللھم رب السمٰوٰت السبع ورب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل التوراۃ والانجیل والفرقان العظیم اعوذ بک من شر کل شیء انت اٰخذ بناصیتہ انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاٰخر فلیس بعدک شیء وانت الظاہر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء اقض عنا الدین واغننا من الفقر (قال الطیبی یعنی الظاہر فی التفسیر النبوی الغالب الذی یعلمہ والباطن الذی یعلمہ ولا یعلمہ غیرہ فی مکنوبات علی مسمی الجلالۃ والاستدلال اذ لیس فوق احد یعلوہ ولا باطن من اعلی فالاعلی دونہ یتجلی الباطن لعباد ہ ای بما ظہر من اعلی الظاہر العالم بالباطن العالم بالظاہر وقد روی ابو داؤد ج ۱ ص ۲۱۴ وغیرہ علی شتی علما کانت تقول جبر ائیل علیہ السلام ۵۴ ھو الذی خلق السمٰوٰت والارض کے ساتھ ربط بیان سے معنی جاری کائنات کو برقرار رکھنے کے لئے ہر لمحہ ہر آن اس کی ہر حرکت وسکنات کائنات کا نگران ہے۔ اس کی نگرانی سے کوئی چیز باہر نہیں۔ وہ زمین وآسمان کی ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہر حرکت وسکون کے ساتھ اور ہر دل [illegible] کے تمام خیالات سے باخبر ہے۔ ۵۵ سورۃ الحدید۔ یہ توحید کے تیسرے مرتبے کا اعلان ہے۔ اس کے بعد کائنات کے تمام احوال وافعال اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ وہ کائنات کے تمام احوال وافعال کا نگران ہے۔

یولج اللیل فی النہار ویولج النہار فی اللیل وھو
علیم بذات الصدور ۞ اٰمنوا باللہ ورسولہ و
انفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین اٰمنوا
منکم وانفقوا لھم اجر کبیر ۞ وما لکم لا تؤمنون
باللہ والرسول یدعوکم لتؤمنوا بربکم وقد اخذ
میثاقکم ان کنتم مؤمنین ۞ ھو الذی ینزل علی
عبدہ اٰیٰت بینٰت لیخرجکم من الظلمٰت الی النور
وان اللہ بکم لرءوف رحیم ۞ وما لکم الا تنفقوا
فی سبیل اللہ ولہ میراث السمٰوٰت والارض لا
یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقٰتل
اولٰئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد

۱۴۲۱ الحدید ۲۷

میں اور کائنات میں تصرف اور حکم ہے۔ یولج اللیل فی النہار۔ یہ اللہ تعالیٰ کے تصرف وحکم کا ایک نمونہ ہے۔ کائنات میں رات دن کا آنا جانا اور ان کا گھٹنا بڑھنا اللہ کے حکم میں ہے اور اس کا علم تمام کائنات کو محیط ہے۔ وہ سینوں کے بھیدوں کو بھی جانتا ہے۔ جب سارے کائنات کا خالق ومالک وہی ہے تو ساری کائنات کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

موضح قرآن۔ اللہ ڈالے جس کا ہے دنیا میں آگے سے پہلے اور اس کا اثر گاڑ دیا ہے دل میں وہ اندر اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن وہ ہے جو اندر ہے ہر چیز کے اور ظاہر ہے ہر چیز پر اور پہنچا ہوا ہے ہر جگہ اور ہر وقت اور ہر حال میں اور ہر کام میں اور ہر بات میں اور ہر حرکت میں اور ہر سکون میں اور ہر ذرہ میں اور ہر قطرہ میں اور ہر ریزہ میں اور ہر جوہر میں اور ہر عرض میں اور ہر جسم میں اور ہر جسمانی میں اور ہر روحانی میں اور ہر مادہ میں اور ہر صورت میں اور ہر معنی میں اور ہر لفظ میں اور ہر حرف میں اور ہر نقطہ میں اور ہر شوشہ میں اور ہر نکتہ میں اور ہر دقیقہ میں اور ہر لطیفہ میں اور ہر کثیف میں اور ہر ظلمت میں اور ہر نور میں اور ہر ظاہر میں اور ہر باطن میں اور ہر اول میں اور ہر آخر میں اور ہر ظاہر میں اور ہر باطن میں اور ہر ازل میں اور ہر ابد میں اور ہر ماضی میں اور ہر حال میں اور ہر مستقبل میں اور ہر ممکن میں اور ہر واجب میں اور ہر ممتنع میں اور ہر موجود میں اور ہر معدوم میں اور ہر ثابت میں اور ہر منفی میں اور ہر کلی میں اور ہر جزئی میں اور ہر ذاتی میں اور ہر عرضی میں اور ہر لازم میں اور ہر ملزوم میں اور ہر علت میں اور ہر معلول میں اور ہر سبب میں اور ہر مسبب میں اور ہر نسبت میں اور ہر اضافت میں اور ہر مقولہ میں اور ہر مقولات میں اور ہر جوہر میں اور ہر عرض میں اور ہر کم میں اور ہر کیف میں اور ہر متی میں اور ہر این میں اور ہر وضع میں اور ہر جدہ میں اور ہر فعل میں اور ہر انفعال میں اور ہر ملک میں اور ہر ہیئ

الاعداد (یعنی سب کا کام ساتھ ہے) اور دعا جانتے ہو اور اس میں رغبت ہے اور تم کو یہ بھی یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کی دعا رد نہیں کرتا ہے۔ یہ توحید کا بہت بڑا درجہ ہے۔ توحید کے یہ معنوں عرب مشرک بھی جانتے تھے کبھی کسی کافر نے یہ نہیں کہا کہ اللہ کے سوا کوئی اور ہے جو ہمارے سب کام بنا دیتا ہے اور اسی طرح سورۂ عنکبوت کی آیت وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ الخ اور پھر سورۂ مشرکین کی آیت قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ الخ میں بھی یہی مذکور ہوا۔ پھر کہتے

۲ اصل مسئلہ یہ ہے کہ توحید کے پہلے حضور ﷺ نے اخلاق فی سبیل اللہ کا بیان کیا ہے اور پانچ ارکان سے ہر رکن کو ترجیح دی تھی ہے۔ پس خطاب جو ہوا تو مسلمین کو ہوا ہے اس لئے یہاں بصد احقیقت پر عمل نہیں ہو گا یعنی ایمان ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ ایمان پر قائم ہو۔ اور الصلوٰۃ اس کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور اور اعمال صالحہ کرو۔ اگر کہو کہ یہی ایمان کا تقاضا ہے۔ والفقراء الخ یہ مصارف پر مقدم ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک یہ لف نشر غیر مرتب ہے اور ایمان کی تفسیر اخلاص کی تفسیر سے حاصل یہ ہے کہ تم نے دین اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر کی تحمیل کر دیں میں سے کسی وقت سب سے تیار ہو جاؤ اور اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد میں توحید کو اشاعت اور کفر کو شرک کو مٹانے کے لئے حال فرض کرو۔ اسو تعالیٰ فیما امرہ الصابرین بالبأساء علی الایمان و ۔ ۔ ۔

وَقُتِلُوْا ۙ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
اور قتل کئے گئے ہر ایک سے وعدہ کیا اللہ نے بھلائی کا اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو
خَبِيْرٌ ۝ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا
خبردار ہے کون ہے جو قرض دے اللہ کو قرض اچھا
فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ
پھر بڑھا دے اس کو واسطے اس کے اور اس کو ہے ثواب عزت کا جس دن دیکھے گا تو مسلمانوں کو
وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ
اور مسلمانوں کو کہ دوڑتا ہوگا نور ان کا آگے ان کے اور داہنے ہاتھ ان کے
بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ
خوشی تمہاری آج باغ ہیں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں ہمیشہ رہنے والے
فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ
ان میں یہی ہے بڑی مراد کا دن جس دن کہیں گے منافق
وَالْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ
اور منافقات ایمان والوں کو ٹھہرو ہم تم سے لیں کچھ روشنی تمہارے نور سے
قِيْلَ ارْجِعُوْا وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ؕ فَضُرِبَ
کہا جائے گا پیچھے پھرو اپنے اور ڈھونڈو وہاں نور پھر کھڑی کی جائے گی
بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ لَّهٗ بَابٌ ؕ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ
بیچ ان کے ایک دیوار جس کا ایک دروازہ ہوگا اندر اس کی رحمت ہوگی اور باہر اس کی
مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۝ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ؕ
طرف سے عذاب ہوگا پکاریں گے ان کو کیا ہم نہ تھے تمہارے ساتھ
قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَ

ف۱ کچھ کچھ پکا رہتا ہے یعنی مالک فنا ہوتا ہے اور ملک اللہ کا کبھی کبھی ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی کا مال تھا جو سے پہلے بعض جنہوں نے خرچ کیا اور غلام میں بیاج نہیں ہوتا اسکا اور جو زیادہ اس کو ۷ مرتبہ تک ثواب ملے گا اور بعض کے لئے اس سے بھی زیادہ ثواب ہے جو اللہ کو معلوم ہے۔

موضح قرآن اور جہاد کیا وہ بڑے درجے کے ہیں اور وعدہ ان کے لئے بھلائی کا یعنی جنت کا اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کاموں کی ۱۱ منہ ف۲ یہ پہلے یوم سے بدل ہے اور یہ منافقین کے لئے رجعت کا جواب ہے۔ انظرونا منافقین مومنین سے کہیں گے ہماری طرف دیکھو کہ تمہارے نور کی چمک سے نور کی شعاع ہم تک پہنچے اور ہم بھی اس کی روشنی میں راستہ کا کچھ حصہ طے کرلیں یا کچھ معنی ہیں انتظرونا کے یعنی جلدی نہ کرو ہم بھی چلتے ہیں حضور شعیر ہمارے نور کی روشنی میں ہم بھی چلتے ہیں ۱۲ منہ ف۳ نقتبس۔ انظرونا۔ امر کا جواب محذوف کی وجہ سے مجزوم ہے۔ (منافقون) (قیل رجعوا) جس طرح منافقین دنیا میں مومنوں سے استہزا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح قیامت کے دن مومنین اور منافقین سے استہزا کریں گے۔ مومنین پل صراط پر سے گذر رہے ہوں گے اور منافقین اندھیرے میں کھڑے ہوں گے اور ان کے درمیان ایک دیوار حائل ہوگی جس میں دروازہ ہوگا جس کے اندر کی جانب رحمت اور باہر کی جانب عذاب ہوگا۔ منافقین مومنین سے کہیں گے کہ ہم بھی تو تمہارے ساتھ تھے۔ ہم بھی نماز پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے۔ حج کرتے تھے۔ زکوٰۃ ادا کرتے تھے۔ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ مومنین جواب دیں گے کہ تم نے اپنے کو فتنہ میں ڈالا۔ نفاق کیا۔ مسلمانوں کے زوال کا انتظار کرتے رہے۔ شک میں پڑے رہے۔ اپنی آرزوؤں کے پیچھے پڑے رہے۔ یہاں تک کہ موت آگئی۔ اس لئے حاصل اور انجام کے اعتبار سے تم ہم برابر نہیں ہو سکتے۔ تم جہنم میں جاؤ گے اور ہم جنت میں۔ اس لئے اس دن کافروں منافقوں سے فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور نہ ان کو کوئی مدد پہنچے گی۔ ۱۲ منہ

جائے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مضروب سیدھا اس کے بعد دونوں تاختوں کے درمیان اوپر، عاملی گردی جائیگی۔ جنت اور دوزخ کے درمیان ہوگی جس میں دروازہ ہوگا اس دیوار کے اندر کی طرف اللہ کی رحمت ہوگی اور باہر کی جانب عذاب ہوگا۔ فضرب بینھم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ وظاھرہ من قبلہ العذاب (ابن جریر ج ۲۷ ص ۱۰۱) ۱۵ سادہ دنیا میں منافقین مومنوں سے کہیں گے کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ دنیا میں ہم تمہارے ساتھ ایمان رکھتے اور تمہارے ساتھ مل کر نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ اس لئے آج کو تم ہمارے برابر ہو۔ قالوا نعم۔ مومنین نے جواب دیا کہ بے شک تم ہمارے ساتھ تھے لیکن تم نے اپنے تئیں فتنہ میں ڈال لیا، تم کھٹکے تھے تم مسلمان ہوئے تھے لیکن پکے مسلمانوں کے مصائب میں مبتلا ہوتے رہے تھے تم کو اور زیادہ رہتے تھے اور خفیہ یہ ہے کہ تمہیں اللہ کی توحید میں اور اس اسلام کے بھروسہ میں شک تھا اور تم دل سے مسلمان تھے ہی نہیں وہاں تک کہ اچانک تمہیں موت نے آدبوچا۔ تم نے دھوکے میں ڈالے رکھے تم نے یہ سمجھا کہ ابھی جتنا گناہوں کے اندر اندر اسلام کی تاریخ انسان سے ہو اس لئے تم نے دل توفیق بالکل اٹھا گئے یہاں تک کہ موت نے تمہیں آلیا (الاصابۃ الفارعۃ الحق من جنبہ الطعنہ فی انفاس الاسلام (ابن حجر ج ۴ ص ۱۰۱) ۱۶ فتح کہ اللہ الغرور شیطان نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں تمہیں دھوکے میں رکھا اور تمہیں اور کرتا رہا کہ کوئی حساب کتاب نہیں اور اگر بالفرض کچھ ہوا بھی تو اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے معاف فرمادیگا۔ وغرکم الشیطان بان اللہ غفور کریم لا یعذب مکم (ابن جریر ج ۲۷ ص ۱۰۱) ۱۷ فالیوم۔ اس لئے آج تم کسی قسم کی مدد نہیں پہنچ سکتے آج تم سے اور کافروں سے کسی قسم کا فدیہ اور معاوضہ قبول نہیں کیا جائیگا اور نہ کوئی فدیہ اور معاوضہ دیکر تمہیں عذاب سے بچا سکے گا آج لاعلاج قسم جہنم میں جانا ہے وہی تمہارا مولیٰ حکومت ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ۱۸ الغرور۔ یہ تفسیر ہے بعض مسلمانوں میں اخلاق کے مفاسد میں سے کہ مسلمانوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے یا یہ منافقین پر اجر ہے جو انہوں نے راہ میں خرچ کرنے سے گریز کیا تھا

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا
كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ
اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ
إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ
لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ

موضح قرآن ۱۶ یہ تفسیر ہے بعض مسلمانوں کے اخلاق کے مفاسد میں سے کہ مسلمانوں کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیتا ہے یا یہ منافقین پر اجر ہے جو انہوں نے راہ میں خرچ کرنے سے گریز کیا تھا

[illegible] ہیں اسے [illegible] مراد ہوں گے لیکن سیاق و سباق سے یہ [illegible] ہے کہ اس سے [illegible] مراد ہیں کیونکہ اکثر خطبہ میں [illegible] اللہ تعالیٰ کے احکام کو آگے سنجوں رہتے ہیں۔ والسب علی ما الله [illegible] المؤمنین والا فضیلہ ہی لہ سوال ما صاحبہ [illegible] والذہب الی ما ہو [illegible] والعرب [illegible] بکسر [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہے [illegible] اور

أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۚ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ لَهُمْ
وہی ہیں سچے ایمان والے اور گواہ اپنے رب کے پاس ان کو
أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ
اجر ملے گا اور روشنی اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا ہمارے حکموں کو وہی
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ
دوزخ والے ہیں جان رکھو کہ یہ دنیا کی زندگی
وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَ
محض کھیل ہے اور تماشا اور بناؤ اور آپس میں بڑائی مارنا اور مال
الْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ
اور اولاد میں جیسے ایک مینہ کہ خوش آیا اس سے کھیتی والوں کو پھر وہ کھیتی لہلہاتی ہے
مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ
پھر تو اس کو دیکھتا ہے کہ زرد ہو گئی پھر ہو جاتی ہے چورا چورا اور آخرت میں
وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ
ہے عذاب سخت اور بخشش اللہ کی اور خوشنودی اور دنیا کی زندگی
الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا
نہیں مگر دھوکے کا اسباب دوڑو طرف بخشش کی اپنے رب کی اور بہشت کی جس کا عرض
كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ
ایسا ہے جیسا آسمان اور زمین تیار کی گئی ہے ان کے لئے جو یقین لائے اللہ پر
وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو
اور اس کے رسولوں پر یہ اللہ کا فضل ہے دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ
الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ

جلد دوڑ کھیل تماشا ہے، رونق بیت اور آپس کی بڑائی ہے اور جہاں سب طالب کی کثرت اور مال اور اولاد کی کثرت ہے فراوانی کی پہلے دو حدیث کے مقابلے میں تیسری بڑی کی ثابت کرنے اور باقی تینوں پر تمرکز کے سوا کچھ نہیں ہے اور نہیں دنیا کی میں اس کا غرض ہو جاتا ہے تو تم پانی فضول باتوں میں اس کو ڈال دیتے۔ اس کا اجر اور ثواب لوگوں نے جو آخرت میں تمہیں ملے گا دنیا کی یہ چیزیں مہمل زوال ہے اس میں ہدایت نگاہ آخرت کی تذکرہ کرتے ہیں۔ یہ دنیا کی حقارت کا کافی ہونے کی تمثیل ہے۔ کفار سے مراد کاشت کار مراد ہیں کھیتی، انہیں اپنا کھیت سرسبز و شاداب دیکھ کر انتہائی خوشی ہوتی ہے۔ اس حدیث میں یہ لفظ اپنے لغوی معنوں پر محمول ہوگا یعنی بیج کو زمین میں پھیلانے والے۔ علامہ وحیدی

اس مضمون کو اللہ تعالیٰ نے اور جگہ بھی بیان فرمایا ہے کہ یستغرون البذر فی الارض اور فرمایا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کفار کے لئے مراد ہیں اور ان کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ کفار دنیا کی زینت کو، حکومت اس میں مگن ہو جاتے ہیں لیکن مومنین دنیا کی ہر چیز خصوصت جیسے اللہ تعالیٰ کی نعمت اور ہدایت پر اعتدال کرتے ہیں، جیسا کہ اوپر اس سے لگی ہر کس کی تعریف میں کہا ہے ؎

نعوذ من من شاتمات قل اطرافها هدیة

حل لقصد ازو جیسا اللہ ان اللہ لیس بمرشد (الخ)

دنیا کی ناپائیداری کی مثال ایسی ہے جیسے بارش کی وجہ سے زمین پر سبزہ و خوشنما نباتات اپنا لباس فاخرہ پہنے اور بھی زراعت حیران کر دیتی ہے جو بعد ازاں خشک ہو جاتی ہے اور بھی کھیتی کے لئے کاٹ دی جاتی ہے، دوسرے الفاظ میں دنیا کی زینت و آسائش بھی چند روزہ ہے۔ وفی الآخرۃ عذاب شدید ہم لوگ آخرت سے بے خبر ہو کر دنیا میں مشغول ہو جاتے ہیں گے۔ آخرت میں ان کے لئے سخت ترین عذاب ہوگا۔ (مغفرۃ من اللہ ورضوان) اور جن لوگوں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی اللہ کے احکام کے سامنے سر جھکایا اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا ان کو اللہ کی طرف سے بخشش اور رضائے الٰہی کا پروانہ ملے گا۔ (وما الحیوۃ الدنیا) جو شخص دنیا کی چیزوں پر مرتے اور آخرت سے غافل ہو جاتے ہیں کے لئے ترغیب کا سامان ہے اور آخرت میں آخرت کے لئے تیاری کی تلقین ہے کہ ایک ہمیشہ زندگی کا سامان تو یہ زندگی ختم ہو جانے کا ذریعہ بن جائے گی۔

ف۔ آخری کو اول دن کھیل پانے پھر جاتا ہے دوست کر، پھر جاتا ہے اور ہم حاصل کرتا ہے مرتا ہے کھیتی کو فکر سال اور اولاد کی کہ بچے کام نہ دیگا۔

وَمَا لَكُمْ أَلَّا تُنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا يَسْتَوِي مِنكُم مَّنْ أَنفَقَ مِن قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ ۚ أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِينَ أَنفَقُوا مِن بَعْدُ وَقَاتَلُوا ۚ وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١٠﴾ مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١١﴾ يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم بُشْرَاكُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿١٢﴾ يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَبِسْ مِن نُّورِكُمْ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۚ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَّهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِن قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَلَٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّكُم بِاللَّهِ الْغَرُورُ ﴿١٤﴾ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ مَأْوَاكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿١٥﴾ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ ۖ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾ اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿١٧﴾ إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿١٨﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ ۖ وَالشُّهَدَاءُ عِندَ رَبِّهِمْ ۚ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١٩﴾ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۖ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ۖ وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ۚ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢١﴾ مَا أَصَابَ مِن مُّصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِّن قَبْلِ أَن نَّبْرَأَهَا ۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿٢٢﴾ لِّكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿٢٣﴾ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ۗ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٢٤﴾ لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ۖ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ۚ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢٥﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُم مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿٢٦﴾

وسعت کے برابر ہوگی، یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں، اور ان کے احکام کو دل و جان سے تسلیم کریں۔ یہ اللہ کا فضل و احسان ہے وہ جسے چاہے اس سے نوازے اور بہت فضل و کرم کا مالک ہے اس کے برابر کوئی بھی نہیں ۲۵ ما اصابہ۔ یہ ترغیب القاء کا یا کسبی طریق ہے۔ یعنی اگر تم اعمال اس طرح انجام دیتے ہو کہ معصیتوں اور تکلیفوں میں کام آتے تو یہی خیال ہے کہ کبیرہ گناہ، آفتیں، زمینی یہ آنے والی ہیں مثلاً قحط سالی، کھیتوں کی تباہی، آندھی وغیرہ یا پھر معصیتیں انسانوں پر آنے والی ہیں مثلاً بیماری تنگدستی وغیرہ یہ سب دو زانوں میں متفقہ ہو چکی ہیں اور واقع ہونے سے پہلے ہی لوح محفوظ میں ثبت اور علم الٰہی میں موجود ہیں۔ اس لئے ان حوادث و مصیبات کو حالات یا کسی دوسرے وسائل سے روکنا ناممکن ہے اور ہر چیز کو مقدر کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے نہایت آسان ہے۔ کیونکہ اس کا علم کائنات پر محیط اور حاوی ہے۔ بلکہ ما اصاب من مصیبۃ الخ اس کا مصداق قرار دیا جائے۔ اے الحمد للہ کہ ہمارے نفسانیات پر ذکر اور صنائع حاصل ہیں پر تم سے باہر جو واقعات ہیں کہ سب کے سب اللہ کی طرف سے مقدر ہے اس میں ہمارے اختیار کو کچھ دخل نہیں ۲۶ لکیلا تاسوا الخ۔ یہ حکمتیں اور مصلحتیں کے لئے ذکر کیا گیا ہے۔ فضل ان اگر چلے والا۔ فضول باتیں مارنے والا۔ اللہ تعالیٰ کو بڑائی سے کرنے والوں اور ڈینگیں مارنے والوں کو پسند نہیں کرتا جو خود نمائی کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اور خدا والوں کو

خرچ کرنے لیتے ہیں، جگہ ان کو بخل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ اصل میں کہنا یہ ہے کہ آدمی اللہ کے دین اور قرآن کی اشاعت میں انفاق کرے۔ و من یتول، یہ مذکورہ بالا پانچ وجوہ انفاق سے متعلق ہے شرک مقدر نہ ہے اور وان اللہ ھو الغنی، الحمید جزائے مجاہدات کی علت ہے۔ حق و من یتول دافع لما قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ یعنی ہر مخلص اس قدر و اضح بیان کے بعد بھی نہ مانے، بلکہ اعراض کرے اور انکار کرے، اور خرچ نہ کرے تو اس پر افسوس ہے کیونکہ خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کو تو کوئی نفع نہیں ہوگا وہ تو ساری کائنات سے بے نیاز ہے اور ہر خزانہ کا مالک ہے اور اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں ۲۷ لقد ارسلنا

موضح قرآن لے کتاب اور ترازو شاید اسی ترازو کو کہا تولنے کی یہ سب اسباب ہے انصاف کا یا شریعت کو فرمایا جس سے جھوٹا سچا کھل جائے۔

جہاں سے سورت شروع ہوئی تھی یعنی جہاد فی سبیل اللہ کا بیان شروع ہوتا ہے البیضاوی "معجزات واضحہ الکتاب سے جنس مراد ہے اور تمام کتب سماویہ کو شامل ہے المیزان کا عطف الکتاب پر تفسیری ہے (تفسیر) لفظ الاسم بعض یہ دونوں ایک ہی چیز کے نام ہیں اور تعزیز محض تغلیبی اور اعتباری ہے جیسا کہ امام محلی نے فرمایا ہے کہ عطف علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ اور ایک قرأت میں اس کے بعد وصلوٰۃ العصر وارد ہے۔ امام محلی نے اسے عطف لاسم علی الاسم قرار دیتے ہوئے، حاصل یہ کہ یہ عطف تفسیری ہے ایک ہی چیز کے دو ناموں میں سے ایک کو دوسرے پر منطوق کیا گیا ہے کتب سماویہ پر مشتمل حق و باطل اور شرائع الٰہیہ کے کتب پیغمبر ہیں اس لئے ان کو میزان کہا گیا۔ انزلنا الحدید بین ہم نے لوہا پیدا کیا۔ (انزلنا الحدید) ای انشأناہ او خلقناہ۔ کقولہ تعالیٰ۔ وانزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج (الزمر ع ۱۰) اس لوہا سے شدید لڑائی کی جنگ کا وبال ہے کیونکہ تمام آلات حرب لوہے سے بنتے ہیں۔ و اما الحدید فبہ البأس الشدید فان الات الحروب متخذۃ منہ کہ ہم نے جتنی قومیں بہت سے پیغمبر بھیجے جنہیں کچھ معجزات اور روشن نشانات دیئے اور ان پر کتابیں نازل کیں اور شرائع سماویہ کا میزان و معیار نصب کیا تاکہ لوگ ان پر عمل کر کے دنیا میں عادلانہ نظام قائم کر سکیں اور ہم نے لوہا پیدا کیا جس میں لوگوں کے لئے کئی فائدے ہیں اور سب سے اہم فائدہ وہ ہے کہ اس سے سامان جنگ تیار ہوتا ہے۔ فیہ بأس شدید مجاز بالظہار حقیقت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ہم نے لوہا پیدا کیا جس سے آلات حرب اور سامان جنگ تیار کرتے ہیں اور ہم دیکھیں اور ظاہر کریں کہ ان آلات حرب سے اللہ کے دین کو مدد اور باطل کو سرنگوں کرنے کے لئے کون جہاد کرتا ہے اور کون مردِ میدان کی بازی لگا کر اللہ کے دین اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ ان اللہ قوی عزیز اللہ ایسا طاقتور اور غالب ہے کہ وہ دشمنان اسلام کو ان کی شر میں ہرگز ختم کر سکتا ہے مگر ابتلاء و امتحان کیلئے اس نے اہل ایمان پر کفار سے جہاد کو فرض قرار دیا ہے۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا ۔ یہ گیارھویں آیت ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ ہم نے نوح علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو رسالت سے سرفراز فرمایا اور پھر ان کی اولاد میں بھی رسالت و نبوت اور دین کا سلسلہ جاری کر دیا اور ان کی اولاد میں بہت سے پیغمبر ہوئے جو ہدایت پر قائم رہے۔ ان میں سے کچھ تو اہل علیہ السلام کی تعلیمات کے مطابق ہدایت اور توحید پر قائم رہے مگر بہت سے لوگ فاسق و نافرمان ہو گئے، لیکن اس کے باوجود ان کی ساری اولاد ہدایت پر قائم نہ رہی

ہے مگر کثرت اور استقرار کے ساتھ کفر اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔ ۔ ۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَة

ربط | سورۂ مجادلہ، مفرد، مثنیہ اور جمع پر دلالت کرنے والے مادہ ج د ل کے معنی مضبوط بٹائی یعنی ترجمہ ان القتال فی سبیل اللہ پر مشتمل ہیں۔ اور دوسری سورت کے ساتھ توحید کے بیان سے شروع کیا گیا ہے تاکہ اصل مقصود پیش نظر رہے۔

خلاصہ | بعض توحید کے دلائل کا بیان۔ جو لوگ کہ منافقین پر نازیبا۔ اصلاح منافقین کیسے آیا ہوئیں۔ امت مدار و انتہار میں منافقوں کے لئے تحریف (تحریری و تقریری)۔

تفصیل

قد سمع اللہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ و للہ علیٰ کل شیء قدیر۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا بیان سنا جو کافروں اور منافقوں کے لئے بددعا کلمہ وہ کہنے لگے دیکھو کس کیسے پیغمبر کے ساتھ بدتمیزی سے پیش آتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ہمارا بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

الم تر ۔۔۔ تا ۔۔۔ و بئس المصیر۔ کیا تم نے منافقوں کی طرف نہیں دیکھا جو اپنے بھائی کافروں کے لئے کہتے ہیں۔ یہ لوگ جہاد کو ناکام بنانے کے لئے خفیہ مشورے کرتے اور ہر وقت بناتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا کرنی مشورہ اور ہر وقت مخلص ہے۔ العرض ان کا حال نہیں ہے۔ شیطان ان پر غالب آ گیا ہے اور اللہ کی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ یہ لوگ شیطان کے گروہ ہیں۔ خبردار منافقین یہ کا ہیں ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ ان کا انجام بہت برا ہے۔

لا یحب اللہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ و اللہ علیم بذات الصدور۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اور میرے رسول ہی غالب رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ قوی اور غالب ہے۔

لا تجد قوما ۔۔۔ تا ۔۔۔ و یدخلہم جنت تجری من تحتہا الانہر خالدین فیہا۔ آپ کبھی ایسے لوگوں کو نہیں پائیں گے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور ان لوگوں سے محبت کرتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کے مخالف ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور اپنی طرف سے روح عطا فرمائی ہے۔ اور ان کو جنت میں داخل کرے گا۔ جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ یہ اللہ کا گروہ ہے۔ خبردار اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔

شادی کی اور اب جبکہ میں بوڑھی ہو چکی ہوں اور بہت سے بچوں کی ماں بن چکی ہوں اس نے مجھے اپنی ماں سے تشبیہ دے کر مجھے چھوڑ دیا ہے۔ میری حالت نہایت قابل رحم ہے آپ نے فرمایا میری رائے تو کچھ نہیں ہے کہ آپ تو اس پر حرام ہو چکی ہے صاد ارائے الا ان یوحی علیہ و لم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خاموش رہے (ص ۳۱۴) وہ بار بار عرض کرتی یا رسول اللہ یہ بیوی بننے کو تین مرتبہ ہو گئی ہیں، مگر ہر بار آپ (کی طرح) دیتے اور وہی جواب دیتے جو کہ اللہ تعالیٰ کے صاف حاجزی اور ادبی سے اپنے کو گا اظہار کرنے لگتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اس عورت کے درمیان بار بار

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ وھی ثلاث عشرۃ اٰیۃ وثلث رکوعات

سورۃ مجادلہ مدنی ہے اور اس کی تیرہ آیتیں اور تین رکوع ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی

سن لی اللہ نے بات اس عورت کی جو جھگڑتی تھی تجھ سے اپنے خاوند کے بارے میں اور شکایت کرتی

الی اللہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر

اللہ کے آگے اور اللہ سنتا تھا تم دونوں کی گفتگو کو اللہ سنتا اور دیکھتا ہے

الذین یظھرون منکم من نسائھم ما ھن امھٰتھم

جو لوگ ظہار کرتے ہیں تم میں سے اپنی عورتوں سے نہیں ہیں وہ عورتیں ان کی

ان امھٰتھم الا الٰٓی ولدنھم وانھم لیقولون منکرا

مائیں مگر وہی جو ان کو جنی ہیں اور بیشک وہ کہتے ہیں

من القول وزورا وان اللہ لعفو غفور والذین

بری بات اور جھوٹ اور بیشک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو لوگ

یظھرون من نسائھم ثم یعودون لما قالوا فتحریر

ظہار کرتے ہیں اپنی عورتوں سے پھر پھرتے ہیں اس بات سے جو کہی تھی

رقبۃ من قبل ان یتماسا ذٰلکم توعظون بہ واللہ

ایک غلام آزاد کرنا قبل اس کے کہ ہاتھ لگائیں آپس میں ایک دوسرے کو یہ

بما تعملون خبیر فمن لم یجد فصیام

جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کو خبر ہے پھر جو نہ پائے

شھرین متتابعین من قبل ان یتماسا فمن

دو مہینے کے روزے لگاتار قبل اس کے کہ ہاتھ لگائیں پھر جو

موضح قرآن ۔ اسلام سے پہلے مرد اگر عورت کو کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر اس پر حرام ہو گئی اور اس طریق کے واقعہ تک مسلمان ہو جاتا تھا یا بیوی عورت کو چھوڑ دیتا تھا یہ عورت آئی حضرت کے پاس شکایت لے کر اس پر کفارہ دینا مقرر ہوا (موضح) اب یہ کم بخت کہتا ہے کہ میں نے تو ظہار کیا تھا طلاق تو نہیں دی تھی اور یہ بیوقوف نہیں جانتا کہ ظہار سے بھی طلاق ہو جاتی ہے (کیدانی) اور یہ بیوقوف نہیں جانتا کہ ظہار سے بھی طلاق ہو جاتی ہے (کیدانی) اس عورت نے جا کر اللہ سے فریاد کی اللہ نے اس کی فریاد سن لی اور اس کے حق میں آیتیں اتاریں (حسینی) اس عورت کا نام خولہ بنت ثعلبہ ہے اور اس کے شوہر کا نام اوس بن صامت ہے (کیدانی) اس عورت نے ہر بار اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت عرض کی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی آہ و زاری کو قبول فرمایا اور کفارہ ظہار کا حکم نازل فرمایا کہ کفارہ ظہار کے بعد وہ دوبارہ اپنے خاوند کے پاس رہ سکتی ہے شیخ نے یہاں سماع سے مجاز قبول و اجابت مراد لیے (واللہ اعلم) (من القبول والاجابۃ رحمانی)۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی دعا و التجا قبول فرمائی جو اپنے خاوند کے بارے میں آپ سے شکوہ کر رہی تھی اور اللہ کے سامنے اپنے حال زار کا اظہار کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ بھی ضرور سوال و جواب سنتا ہے اور جانتا ہے کہ کون کیا کہہ رہا ہے اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے اور جانتے والا ہے۔ یہ سب مضامین برائے مثل استمراری ہے اور ان اللہ سمیع بصیر علیٰ قبیل کہنے کے برابر ہے۔

الذین یظھرون ۔ یہ ظہار کرنے والوں کو تنبیہ اور اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر لیتے ہیں اور پھر یہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ اپنی بیویوں کی طرح ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی ہیں یہ بیہودہ خیالات ہیں یہ عورتیں ان کی مائیں نہیں بن جاتیں، مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے وہ ہمیشہ کو اپنی ماؤں سے تشبیہ دے کر ایک لغو اور شریعت مخالف حرکت تو کر بیٹھے ہیں اور ایسے بیہودہ خیالات مذہب سے نکالتے ہیں۔ بالآخر لوگ تو ہیں اللہ تعالیٰ محض اپنی مہربانی سے انکار کرنے والے کا (منکر من العقل) بیکرہ انام (والعقل والطبع ایضا) (زوزنی) وکذا یا ظاھرہ (خلق اللہ) (مدارک) اس پر کفارہ دینا مقرر فرمایا اور خاوند پر یہ کہ یہ اچھی شریعت ہے جس کو ہر ایک دانشمند مان لیتا ہے اس کو بھی جو بری بتلاتا ہے، لیکن یہ اعتراض سراسر باطل ہے کیونکہ زبان سے ایک سراسر غلط اور خلاف واقعہ بات کہنے

فائدہ: واضح ہو کہ اگر اللہ علی کظھر امی تو پر من حانہ پشت مادر منی ان ان پیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعدد این ماہیہ عرض کرد فرمود حرام شد بر وی۔ آن ان کرامت حیال و قلت حال دوش کرد خدا تعالیٰ این آیت فرستاد و ما یعنی تشبیہ می دہند زنان خود را بہ پشت مادر ۱۲

سے تعلق نہیں ہوا کرتا ۵ والدین اور اولاد کا ذکر ہے۔ کفارہ ظہار کی تین صورتیں ہیں۔ اس آیت میں پہلی صورت کا بیان ہے۔ فالواو اسی للتعقیب مع التراخی (مدارک) فتحریر۔ رقبۃ یہ جنس ہے جس پر رقبہ کا اطلاق آتا ہے (کبیر) یعنی جو لونڈی اپنی چیزوں سے خبردار ہو سکے۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی کسی ہوئی بات کو گواہ اور دستاویل کرا لیا ہے تو ان پر بطور کفارہ ایک غلام کا آزاد کرنا لازم ہے لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ ظہار کے بعد بیوی کے پاس جانے سے پہلے غلام آزاد کر دیں۔ یہ کفارہ ادا کرنے کا حکم تفسیر تبیین کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ظہار کے بعد جماع سے پہلے کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر جماع کرنا حرام ہے۔ اس کے بعد کفارہ کی دوسری صورت ہے کہ اگر کسی کو غلام نہ ملے تو وہ دو مہینے کے روزے رکھے۔ اس کی دلیل حدیث ہے جس میں ہے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کفارہ ادا کرو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں کھجوروں کا ایک ٹوکرا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا کہ کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو دوں؟ مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان مجھ سے زیادہ محتاج کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا جاؤ اپنے اہل و عیال کو کھلا دو۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۲۱) ۵ فمن لم یجد الخ کفارہ ظہار کی دوسری صورت ہے کہ اس کی مالی حالت کمزور ہو اور وہ غلام آزاد کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو پھر وہ دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنے لازم ہیں۔ اس میں ایک شرط تو وہی ہے کہ جماع کے پہلے اس حالت میں ہو جائے کہ وہ دو ماہ کے روزے رکھے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ دونوں مہینوں کے روزے رکھنے میں درمیان میں ناغہ نہ کرے۔ اگر کسی شخص نے دو ماہ کے روزے رکھے اور ان ایک دن کا روزہ افطار کر دیا یا اس دوران میں رات کو اس سے بیوی سے صحبت کر لی جس سے ظہار کیا ہے تو دونوں مہینوں میں از سر نو دو ماہ کے متواتر روزے رکھنے لازم ہوں گے۔ ۵ فمن لم یستطع۔ یہ کفارہ ظہار کی تیسری صورت ہے۔ اگر کوئی شخص بیماری یا بڑھاپے یا کسی دوسری وجہ سے دو ماہ تک روزے رکھنے سے قاصر ہو تو اس کیلئے کفارہ ظہار ادا کرنے کی یہ صورت ہے کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ اس کی کئی صورتیں ہیں۔ اوّل ایک مسکین کو ساٹھ دن دوپہر کے وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے دوم۔ ساٹھ مسکینوں کو ایک ہی دن میں دوپہر کے وقت پیٹ بھر کھانا کھلائے۔ سوم۔ ساٹھ دسترخوان کر کے دو پہر کے وقت یا رات کو جس وقت چاہے بلا کر کھانا کھلا دے۔ ان صورتوں میں سے جو صورت بھی چاہے اختیار کرے کفارہ ادا ہو جائیگا۔ کفارہ ظہار کی جس صورت میں بھی جماع سے پہلے غلام آزاد کرنا یا روزے رکھنا یا کھانا کھلانا لازم ہے اس سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ ظہار سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ ذالک لتؤمنوا باللہ ورسولہ یعنی ان حکموں کے بیان کئے گئے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنا ایمان قائم رکھو اور ان کے احکام کی تعمیل کرو۔ یہ احکام و شرائع اللہ کی حدود ہیں جن کی پابندی کرنا اہل ایمان کا شیوہ ہے۔ لیکن کفار جو اللہ کی حدود کو توڑتے اور شرائع الٰہیہ پر طعن کرتے ہیں ان کے لئے نہایت دردناک عذاب تیار ہے ۵ ان الذین یحادون اللہ الخ۔ یہ ان کفار و منافقین کے لئے زجر اور مخلوق دنیا کی آزادی ہے تو خدا و رسول کے احکام کی مخالفت کرنے اور احکام شریعت پر طعن کرتے ہیں۔ ان کو دنیا میں ذلیل و رسوا کیا جائیگا جیسا کہ ان سے پہلے متواتر کافروں کے ساتھ ایسا ہوتا رہا ہے۔

لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ۚ ذَٰلِكَ لِتُؤْمِنُوا
بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ۚ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ
أَلِيمٌ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ كُبِتُوا
كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ وَقَدْ أَنزَلْنَا آيَاتٍ
بَيِّنَاتٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ ۝ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ
اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا ۚ أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ ۚ
وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا
فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَىٰ
ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ
وَلَا أَدْنَىٰ مِن ذَٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ
مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ إِنَّ

صلوٰل ر

موضح قرآن بڑے کا حصہ دو تولہ نہیں۔ روزہ چھوٹنے کی کفارہ نہیں اگر کھا لیا تو کھا لیا ہے اگر بھول کر کھائے تو ساتوں روز کھانا پیٹ بھر کر دے اور اگر تین لقمے تو ہر مرتبہ کو دیر نہیں۔

اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ
النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَاجَوْنَ بِالْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءُوكَ
حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ
لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ يَصْلَوْنَهَا
فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ
وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ
تُحْشَرُونَ ۝ إِنَّمَا النَّجْوَىٰ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ
الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ
وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

محلہ

معارف القرآن ۱۰ ۔ اس حکمت کی بنا پر یہود کو منافقین کان میں باتیں کرتے جس سے لوگوں پر شبہ کرتے اور غیب جانتے اور حضرت کی بات سن کر کہتے ہیں کا مضمون ہم سب کو معلوم ہوتا ہے کہ یہود منافقین کے پاس جاتے تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ ہم تو آپ کو نبی سمجھتے ہیں اور آپ کی تعظیم کرتے ہیں اور آپ کے دین پر ہیں اور ہم کو آپ سے کوئی عداوت نہیں ہے ہم تو آپ کے ساتھ ہیں اور ہمارے ساتھ آپ کو کوئی خطرہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ
اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً
ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ۚ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ
فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ۚ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اَلَمْ تَرَ اِلَى
الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۭ مَا هُمْ مِّنْكُمْ

ع

المجادلة

ترجمہ پڑھ کر اس کا ثواب کرتے ہیں اجھوی الف لام عہد خارجی کے لئے ہے یعنی خلوت اسلام شکوت۔ نافیہ ھذہ اسی الفعل ما نھوا عنہ۔ ان کو منع کیا گیا تھا کہ دو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مشورت نہ کیا کریں لیکن وہ اس سے باز نہیں آئے اور بدستور ایسے مشورے بناتے ہیں جو سراسر خلوت اسلام اور مسلمانوں اور دین کے متعلقہ مسلمانوں پر ظلم و زیادتی کی ہوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت و عداوت پر مبنی ہے ف۱۰ واذا جاءوک۔ یہود اور منافقین کی ایک اور شرارت کا ذکر ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے تو السام علیک کہا جاتا السام علیک کہتے۔ السام کے معنی موت کے ہیں علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحیۂ سلام نازل ہوتا ہے اور امت کو بھی تحیۂ سلام پیش کرنے کا حکم ہے لیکن یہود و منافقین جنکے کمال خبث باطن کا اظہار کرتے ہوئے السام علیک کہتے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کی اس شرارت و خباثت پر زجر فرمائی ف۱۱ ویقولون فی انفسھم اور پھر آپس میں کہتے ہیں کہ ہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس طرح تحقیر و توہین کرتے ہیں اگر وہ سچے نبی ہوتے تو اللہ کا پیغمبر ہونے کے تقاضا میں اس کی سزا ہمیں کیوں نہیں دیتا اور ہم سے انتقام کیوں نہیں لیتا۔ ای یعذبنا بسببھا لو کان نبیا لعاقبنا اللہ بالعذاب (معالم ج ۴ ص ۱۷۰) اللہ تعالیٰ نے فرمایا حسبھم جھنم کفر دنیا میں ان کو ان شرارتوں کی سزا نہیں مل سکتی ہو تو آخرت میں، انکی سزا کے لئے جہنم ہی کافی ہے جس میں وہ داخل ہوں گے جو نہایت بری جگہ ہے ف۱۲ یا ایھا الذین امنوا الخ یہ اصلاح منافقین کیلئے پہلا قانون ہے اور خطاب منافقین سے ہے اور ایمان سے ایمان باللسان مراد ہے۔ ای امنوا بالسنتھم و ھو خطاب للمنافقین

موضح قرآن ف۱ یہ ادب ہے مجلس کے کوئی جگہ خالی ہو تو خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۲ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۳ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۴ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۵ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۶ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۷ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۸ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۹ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۱۰ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۱۱ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں ف۱۲ اور نہ کریں خوشی سے بیٹھ جائے اور جگہ خالی نہ ہو تو جانے والے کا انتظار نہ کرے۔ عقد کریں اس کی شرکت کرنے میں

فتح الرحمٰن ف۱ حرم کردیں علم منسوخ است یا آنکہ رسمی ابتدائی امر بود۔ ف۲ یعنی منافقان را بسوء ورسمی کردند واللہ اعلم۔

اور مگر یا منافقین کو جنہیں ہم نہیں جانتے ہم کو ڈرا رہا تھا یہ تو ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ ومن حولکم من الاعراب منافقون ومن اہل المدینۃ مردوا علی النفاق لا تعلمہم نحن نعلمہم (التوبۃ ۱۰۱) اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ اے محمد تیرے آس پاس کے دیہاتیوں میں منافق ہیں اور مدینہ والوں میں بھی منافق ہیں جو نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تو ان کو نہیں جانتا ہم ان کو جانتے ہیں۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی منافقوں کا علم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کا علم عطا فرمایا تھا۔ اس لئے آپ ان کو سزا نہیں دیتے تھے۔ اور ان کے ساتھ وہی برتاؤ کرتے تھے جو مسلمانوں کے ساتھ کرتے تھے۔ اور ان کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم نہیں دیا تھا

وَلَا مِنْكُمْ وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٤﴾
أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا
يَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾ اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوا عَنْ
سَبِيلِ اللَّهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ﴿١٦﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا أُولَئِكَ
أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿١٧﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ
جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ
أَنَّهُمْ عَلَى شَيْءٍ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ﴿١٨﴾ اسْتَحْوَذَ
عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنْسَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ أُولَئِكَ حِزْبُ
الشَّيْطَانِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخَاسِرُونَ ﴿١٩﴾
إِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ فِي

ہی ذلت آمیز اور موجب عذاب تیار کیا ہے (افسدوا
الناس عن سبیل اللہ فی خلال امنهم
بتخلیط من لقوا عن الدخول فی الاسلام
وتضعیف امر المسلمین عند ضعفہ روح ج۴
ص ۳۴) لَنْ لن تغنی عنهم۔ ان کے اموال
اولاد ان میں سے کوئی فرد وہ سے عذاب الٰہی کے مقابلہ
میں ان کے کسی کام نہیں آئیں گے ان کی سزا جہنم ہے
اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یوم یبعثهم
اللہ۔ ظرف لن تغنی سے متعلق ہے خالدہ اللہ
اللہ تعالیٰ یا فلهم عذاب مهین سے متعلق
ہے (تکریر) خالدون سے متعلق نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اس
سے مفہوم درست نہیں ہوتا۔ یہ منافقین جس طرح
مسلمانوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا میں
مؤاخذہ سے بچ جاتے ہیں اسی طرح قیامت کے
دن خداوند تعالیٰ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے اور
سمجھیں گے کہ ان جھوٹی قسموں سے انھیں کچھ فائدہ
ہو جائیگا جیسا کہ دنیا میں پہنچ جاتا تھا لیکن یہ بے
قیامت کے دن خدا کی عدالت میں بھی جھوٹی قسمیں
کھائیں گے۔ یہ حیوت بولنے پر اخری جسارت کی انتہا
ہوگی ۱۹ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ شیطان
ان کے دل و دماغ پر غالب آچکا ہے اور وہ اس
کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اس نے ان کو یاد
الٰہی سے بالکل غافل کر رکھا ہے اور وہ شیطان کے
پورے قبضہ میں ہیں۔ اسی قول ابن عباسؓ
اور یہ وہ شیطان کی قولی انتہائی صفت ہے۔ رسول
کریم کی آخرت میں اس کو تعمیر حقیر و ذاتی نعمتوں
کے بجائے عذاب الیم (ایذا دہ) دردناک عذاب
نصیب ہوگا ۲۰ اِنَّ الَّذِينَ يُحَادُّونَ ان
ابتدائے سورت کے ساتھ متعلق ہے اور کفار و
منافقین کیلئے تہدید و تخویف ہے مؤخذہ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کی ذلیل ترین اور منحوس ترین
مخلوق میں شامل ہیں اس لئے شدید ترین عذاب کے متعلق ہیں ۲۱ کتب اللہ۔ یہ اہل اسلام کے لئے بشارت ہے اللہ تعالیٰ نے محفوظ میں لکھ چکا یا
فیصلہ فرما چکا ہے کہ آخر غلبہ میرے رسول اور ان کے متبعین ہی کو نصیب ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی قوت و شوکت اور عزت و غلبہ کا مالک ہے اور وہ
ہمیشہ اپنی جماعت (حزب اللہ) کو حامیوں (از حزب الشیطان) پر غلبہ عطا فرمایا کرتا ہے۔ انبیاء۔ فی الطور المحفوظ (قاضی وحکم ردی ۳)

موضع قرآن ۱۰ اللہ غلبہ ہوا کا اور یہ مخصوص ہوا جو اللہ اور اس کے رسول منافق۔

الْأَذَلِّينَ ﴿٢٠﴾ كَتَبَ اللَّهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي ۚ إِنَّ اللَّهَ
لکھ چکا ہے اللہ ضرور غالب کروں گا میں اور میرے رسول بیشک اللہ
قَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٢١﴾ لَّا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
زور آور زبردست نہ پائے گا تو کوئی قوم کہ یقین رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے
الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا
دن پر کہ دوستی کریں جو مخالف ہو اللہ کے اور اس کے رسول کے اگرچہ
آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ۚ
وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبہ ہو
أُولَٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِّنْهُ ۖ
یہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے لکھ دیا ایمان اور قوت دی ان کو
وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
اور داخل کرے گا انکو باغوں میں جن کے نیچے بہتی ہیں نہریں
فِيهَا ۚ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ أُولَٰئِكَ حِزْبُ
ہمیشہ رہیں گے ان میں اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے یہ لوگ
اللَّهِ ۚ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٢٢﴾
اللہ کا گروہ ہے سنو بیشک گروہ اللہ کا ہی مراد کو پہنچتے ہیں

سُورَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ آيَةً وَثَلَاثُ رُكُوعَاتٍ
سورۃ حشر مدنی ہے اور اس میں چوبیس آیتیں اور تین رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ وَهُوَ
پاکی بولتا ہے اللہ کی جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور وہی

(اور میں حکم کر دیا۔ روح سے مراد وحی الٰہی یا قرآن ہے۔ کتب فی قلوبھم الایمان ای اثبتہ فیھا ... و ایدھم بنور وحیہ او بحجج و براھین ہیا بھا لھم ... و روح منہ ای بمکۃ لیزلہ الرب بہ حیاۃ القلوب (مدارک ج ۴ ص ۷۱) اور تفسیر شیخ میں فرمایا ہے میں راجح یہ ہے کہ روح سے قرآن مجید مراد ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ قرآن ہے جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور یہ قرآن ہی ہے جو دلوں میں ایمان پیدا کرتا ہے (والمعنی ما ذکرہ اللہ تعالیٰ فی قلب من یشاء من عبادہ فتحصل بہ الطمانینۃ و الیقین ج ۲۸ ص ۳۸) جن لوگوں کے دلوں میں ایمان کو اللہ تعالیٰ نے مضبوط کر دیا ہے اور ان کے دلوں میں ہے تائید فرمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے دلائل سے اور ان کو اپنی طرف سے ایک روح عطا فرمائی (قال ابن عباس یرید نورا یفرق بہ بین الحق و الباطل و قال سھل ھو العلم بالہ و الخوف منہ و قیل ھو القرآن و قیل ھو الاسلام و قیل ھو الطاعۃ و قیل ھو جبریل (مدارک ج ۴ ص ۷۱) و یہ سب ملا کر ان مخلص مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے میں راضی فرمایا جس میں ہر قسم کی مطلوب کی خوبی جاری ہو جاتی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کے ایمان محکم، اللہ کی توحید خالص اور اللہ کی خصوصاً اطاعت کی وجہ سے اللہ ان سے راضی ہے اور آخرت میں بھی بے حساب اجر و ثواب پا کر وہ بھی اللہ سے راضی ہو جائیں گے اور انہیں کوئی تکلیف و ایذا نہ پہنچے گا کہ ان کے اوپر کوئی بھی ہوئی ہے یہ حالت کی جماعت ہے اور یہ رضوان اللہ کی جماعت ہے کہ یہ اللہ کی جماعت ہے اور اللہ کی جماعت ہی فلاح دنیا میں اور آخرت میں پاتی ہے۔ اللہ کی اطاعت و بندگی جیسے سعادت دارین کسی کی جماعت کا قسم کا قانون نہیں ہے۔ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون)

(۱) اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۵) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۶) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۷) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۸) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۹) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے اگرچہ وہ اپنے ماں باپ بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں۔

فتح الرحمٰن ... [illegible] جہاد فی سبیل اللہ کرتا ہے [illegible] اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے اور وہ اللہ سے راضی ہے [illegible] اللہ کا گروہ ہے [illegible] اللہ کا گروہ ہی فلاح پاتا ہے [illegible] اللہ کے دشمن سے محبت کرنا ایمان کے منافی ہے [illegible] واللہ اعلم۔

سُورۃ الحشر

ربط | سورۂ ممتحنہ میں بدترین حصے کے منافقوں پر زجریں تھیں اب سورۂ حشر میں علی سبیل التنزل ان سے کمزور درجہ کے منافقوں پر زجریں ہوں گی۔

خلاصہ

ابادۂ رعلی، تحقیقِ دنیوی، تقسیمِ فی، انجامِ منافقین، ردِ کفر و شرک توحید کے دلائل۔

تفصیل

سبح للہ ۔۔۔ دعوی ترتیب حصول مقصود ہے کہ عادۃً ہر کام حصولِ مقصود کے لئے دو حیثیتوں سے کیا جاتا ہے ایک وجودی یعنی تحصیلِ مقصود کی ایک عدمی یعنی موانع و مزاحمات مقصود کو دور کرنا۔ اور ہر ایک کے لئے ایک خاص قسم کی قوت درکار ہوتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لئے جو مقاصد مقرر فرمائے تھے ان کے حصول کے لئے بھی دو قسم کی قوتیں درکار تھیں ایک وہ قوت جو مسلمانوں کے قلوب میں ایمان و یقین کی صورت میں پیدا کر کے ان کو مقاصدِ دینیہ کے حصول کے لئے تیار کرتی تھی۔ دوسری وہ قوت جو کفار و منافقین کے قلوب میں رعب و دہشت ڈال کر ان کو مقاصدِ دینیہ کے حصول میں مزاحمت سے باز رکھتی تھی۔ پہلی قوت کے لئے تو ایمان و یقین کی تعلیم و ترغیب کی ضرورت تھی اور دوسری قوت کے لئے جہاد و قتال کی ترغیب دی گئی تھی۔ اس سورت میں دوسری قوت کے حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اسی لئے اس سورت کا آغاز بھی اسی مضمون سے ہوا ہے۔ ھو الذی اخرج الذین کفروا ۔۔۔ یہ بھی اسی دعوی یعنی سبح للہ۔ الآیۃ سے متعلق ہے۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ کے مقہور اور مغلوب کرنے کی قدرت کا ذکر ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان کی عبرت انگیز سزا کا بھی ذکر ہے۔ اور ان کی سزا کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ مسلمان ان کی سزا کو دیکھ کر اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں جرأت و ہمت سے کام لیں۔

سبح للہ ۔۔۔ یہ دلائل توحید کا عادۃً بیان ہے کہ حقیقت مطلوبہ کے دو جزو میں سے کہ جہاد و قتال سبیل اللہ کی غرض سے ہے اور جہاد سے کوئی دنیوی غرض مقصود نہیں۔ زمین و آسمان اور ساری کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح و حمد بیان کر رہی ہے اور ہر چیز زبانِ حال و قال سے اللہ کی تسبیح خود بخود ہو رہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ شرکوں سے پاک ہے۔ وہ سب پر غالب اور تدبیر و حکمت والا ہے۔ اسی طرح جس طرح کائنات کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اعتراف اور اس کی تسبیح و تقدیس میں مصروف ہے تم بھی صرف اسی کی حمد، اسی کا حضور اور کارسازی سمجھو اور صفاتِ کارسازی میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ اور اس مسئلے کی خلاف ورزی کرکے جہاد سے جی چرانے والے منافقوں پر غضب الٰہی نازل ہو گا۔

ھو الذی اخرج ۔۔۔ یہ کفار و مشرکین کی ایک خاص قسم کے اور اس قسم کے بھی بعض خاص افراد کے حق میں بطور پیشگوئی کے ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کا اقتدار تھا کہ اس نے ایسے طاقتور اور زبردست کفار کو جو اپنے قلعوں کی مضبوطی پر بھروسہ کئے ہوئے تھے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں ان کو کچھ نہ سمجھتے تھے ایک ہی حملہ میں ان کے قلعوں کو ان کے گھروں سے نکال دیا اور ان کو مسلمانوں کے سامنے سپر ڈال دینے پر مجبور کر دیا۔ یہ مجبوری نصف کی قوت و کثرت اور دولت و ثروت، سامانِ جنگ اور بلند و مستحکم قلعوں کی وجہ سے مسلمانوں کو نہ ہو سکی تھی بلکہ یہ محض اللہ کی نصرت و تائید کی وجہ سے ہی ان کو میسر آئی تھی اس لئے مسلمانوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے نہ کہ اپنی قوت و طاقت پر۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی ان کافروں کو بھی مغلوب کر دے گا جو اس وقت مسلمانوں کے مقابلہ میں اپنی قوت و طاقت پر بھروسہ کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت و تائید کے بغیر کسی کو فتح نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مسلمانوں کو اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور اللہ کی نصرت و تائید کے حاصل کرنے کا ذریعہ یہ ہے کہ مسلمان اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد و قتال کری

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ ۚ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ
يَخْرُجُوا ۖ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ
فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا ۖ وَقَذَفَ فِي
قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَ
أَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ ۖ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَ
لَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ۖ
وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا
اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۖ وَمَنْ يُشَاقِّ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً
عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا

أَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ
خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا
يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ
اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۘ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ
اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ
اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ

منزل ۴

ہے من الاموال اداک ما سم ہے) و لذی القربی میں واؤ زائدہ ہے لذی القربی اذن مقدر کے متعلق ہے یا واؤ عاطفہ ہے اور لذی القربی کا معطوف علیہ مقدر ہے جو اذن مقدر کے متعلق ہے۔ (ولذی القربی) متعلق بمقدر اعلم۔ علۃ لہ و ذلک عطف علی مقدر اجرای ذلک لیعدل القطعۃ و لتزل ایعمر المؤمنین و لیجزی الذین اتوا ۝ و ما آتی ہے یتیما ہے اور ما اتاکم اللہ بعد عبد کی وجہ سے اعادہ ہے اور درمیان میں فما اوجفتم سے فی کی تخریج کی گئی ہے اور فللہ و للرسول الا ستی نہیں ہے۔ یہاں سے لیکر لہا رؤف رحیم تک حال فی کی تفسیر کو و مستور بیان کیا گیا ہے۔ یعنی تفسیر کے احوال میں ہونے بغیر فی حاصل ہونے اس مقام میں تفسیر کو مستور بیان فرمایا۔ حال فی اس حال کو کہا جاتا ہے جو قتال و جہاد کے بغیر کفار سے مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔ جیسا کہ بعد والی تفسیر سے مسلمانوں کے غلبے سے مرعوب ہو کر صلح کرنی اور اپنے مواشی قتال مسلمانوں کے حوالے کر دینے۔ اسکا ذکر و ما افاء اللہ علی رسولہ۔ منہم میں ہے بعد والی تفسیر کے علاوہ اور کئی بستیوں کے باشندوں نے بھی اسی طریقہ صلح کر کے اپنے اموال مسلمانوں کے حوالے کر دیئے تھے۔ مثلاً اہل فدک، عرینہ اور بنی قریظہ وغیرہ۔ اس کا ذکر ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری میں ہے دستور تقسیم کا ایک ہے (من اھل القری قال ابن عباس ھی قریظۃ والنضیر وھما بالمدینۃ، وفدک وھی علی ثلاثۃ ایام من المدینۃ وخیبر و قری عرینۃ وینبع (قرطبی ج ۱۸ ص ۴) اہل فدک، اہل عرینہ اور کے اموال اللہ کے بعد فی یعنی بغیر جنگ صلح کے ان پر مسلط فرمایا۔ جس طرح ان پر وراثت اور قبضہ نہیں، ثلثہ اور قتال کے بغیر ہی حاصل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نہایت ہی قادر و قوی ہے وہ جس پر چاہتا ہے اپنے پیغمبروں علیہم السلام کو مسلط فرما دیتا ہے۔ جس طرح اس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہود کی ان بستیوں پر مسلط فرما کر ان کی ساری دولت آپ کے قدموں پر ڈال دی۔ فللہ و للرسول۔ یہ تقسیم فی کا دستور العمل ہے۔ للہ کیلئے، اللہ تعالیٰ کا ذکر تبرک و تشرف کیلئے ہے اور مقصد یہ ہے کہ اس مال کا مالک حقیقی اللہ ہے وہ جس طرح چاہے اس کی تقسیم کا حکم نافذ فرمائے اور بعض کے نزدیک ایک حصہ اللہ کے نام کا نکالا جائے جو خانہ کعبہ اور دوسری مسجدوں پر صرف کیا جائے۔ یعمر بہ مسجد اللہ فی عمرۃ البقعۃ و سائر المساجد و قیل ذکر اللہ للتعظیم (روح البیان ج ۹ ص ۲۰۰) فی کی تفسیر کی دوسری صورت ہے جو خلاصہ اور فیصلہ ہے اس میں ان دو مال والی بات سے جو خلاصہ اور فیصلہ ہے اس میں ان مجموں خمسہ کی بات اور جانشین مشرکین کا ذکر نہیں ہے۔

موضع قرآن جو بغیر جنگ و قتال کے مسلمانوں کے ہاتھ آئے اور اس میں کفار کے گھوڑے اور اونٹ دوڑانے کی نوبت نہ آئے۔ یہ مال خاص طور پر رسول کے تصرف میں دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے مصارف بھی دوسرے مال غنیمت سے الگ ہیں۔ اس آیت میں اس کے پانچ مصرف بیان فرمائے ہیں۔ اللہ و رسول کا ذکر تو برکت کے لئے ہے۔ اصل مصرف پہلے چار ہیں۔ ان میں بھی اصل مصرف مہاجرین ہیں۔ انصار کا ذکر ان کی تعریف کے لئے ہے۔ آگے ان کے بعد والوں کا بھی ذکر ہے جو قیامت تک اسلام میں آئیں گے۔ ان کے لئے بھی اس مال میں حصہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد جو مسلمان ہوئے ان کا بھی اس مال میں حق ہے۔ اس لئے ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا اور بغض صحابہ سے بچنا ضروری ہے۔

و لغزشوں، جو اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے آپ کی زندگی میں ہی جانب اپنی ذات پر اور ازواج مطہرات پر خرچ کرنے پر جو پہنچ جاتا ہے رفتہ رفتہ مسلمین پر خرچ ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی کے بعد آپ کا جسم مقدس ہو جاتا ہے اور ازواج مطہرات کے لئے جب تک ان کے زوائد ختم نہ کر دیئے گئے۔ (دلیل ای الفقرۃ بعض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں پر صدقات واجبہ حرام ہیں اور اس سے نبی کی اولاد، بنی ہاشم اور بنی المطلب مراد ہیں۔ دوسری دلیل یعنی ما شہد و ہوا لمطلب خود قرآن سے ثابت ہے اللہ کے علاوہ بنی ہاشم اور بنو مطلب کو دوسرے صدقات بھی حرام ہیں۔ کی دلیلوں پر فصلہ بفضل اللہ تعالیٰ ہے۔ جن حوالوں کی تقسیم کا حکم اس لئے دیا گیا کہ یہ دولت ایک ہی ہاتھوں کے اندر میں نہ گھومتی رہے، بلکہ غرباء اور مسلمین بھی اس سے فائدہ اٹھائیں۔

ما افاء اللہ علی رسولہ۔ یہ زمین و خیبر کے ایک نہایت اہم اصول ہے۔ اللہ کا رسول، اللہ کی طرف سے جو حکم بھی لائے اسے بسر و چشم قبول کرو، وہ حکم چاہے ایک تقسیم ہی کا حکم ہے۔ اوپر کی آیام سے دو موقع فرما دے اس سے یاد آجاتا کہ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اس کے احکام کی نافرمانی کرو، نافرمانی کے لئے اللہ کا عذاب نہایت سخت ہے۔

للفقراء الخ۔ اما للفقراء (لفظاً) و ما بعد تبدل جزا شرط سے ہے یا یہ مبتدا محذوف کی ترکیب ہے۔ یا یہ مبتدا محذوف ہے۔ اولئک للفقراء الخ۔ للفقراء کا تعلق اوجفتم سے ہے یا لفعل محذوف سے ہے یا اعمل سے ہے یا اعنی یا اولئک الاربعۃ ھؤلاء للفقراء الخ۔ (سمین)

بدل من قولہ تعالیٰ (لذی القربیٰ) والمعطوف علیہ (کذلک) اس لئے ہیں کہ اہل بیت کے تحائف بھی ذکر کئے گئے ہیں۔

الذین اخرجوا۔ (مہاجرین) جن کو مشرکین مکہ نے اپنے گھروں سے نکالے اور جائداد تک کو چھوڑنے پر مجبور کیا، جو نکہ وہ بے دین ہیں اور سارا سامان چھوڑ آئے تھے ہیں اس لئے مال فئی میں ان کا بھی حصہ ہے۔ اس کے بعد ان کی عظمت بیان فرمائی۔ یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا یعنی اللہ و رسول کے تابع و فاعل سے وہ مہاجرین جنہوں نے اپنے گھروں کو اور اپنے اموال و املاک کو محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے چھوڑا اس میں ان کی کوئی دنیوی غرض نہیں تھی اپنی قوم سے ان کی عداوت ذاتی نہ تھی، بلکہ محض خدا کے لئے تھی۔ اسی جذبہ اور اخلاص کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی تھی (یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۷۶)

و ینصرون اللہ۔ یہ جملہ مستانفہ ہے یا معطوف ہے یہ مہاجرین کی ایک اور صفت ہے۔ ان کا اپنے گھروں سے نکالا جانا ہی بتلا رہا تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا چاہتے تھے۔ اولئک ھم الصادقون (یعنی دین حق کی حمایت و نصرت میں مخلص تھے) اولئک ھم الصادقون۔ یہ مہاجرین اپنے دعوے ایمان میں سچے اور جہاد و انفاق میں اور دین حق کی حمایت و نصرت میں مخلص تھے (الصدق فی الجہاد و الصدق فی الانفاق) یہ انفاق کی طرف سے مہاجرین کے ایمان و اخلاص کی شہادت ہے کہ انہوں نے اپنی جان پر بھی اور مال پر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ایسا اخلاص اور ایسے جذبہ و ایثار سے کام لیا جس کی کسی دنیوی غرض کے لئے مثال نہیں مل سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے لئے یہ قابل تعریف الفاظ استعمال فرمائے۔ (والذین تبوؤا الدار والایمان من قبلھم یحبون من ھاجر الیھم ولا یجدون فی صدورھم حاجۃ مما اوتوا و یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ الآیۃ (حشر پ ۲۸ ص ۳۴۲)

والذین تبوؤا الدار۔ یہ الفقراء پر معطوف ہے اور اس میں انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضل و شرف کا ذکر ہے۔ الدار سے مدینہ منورہ مراد ہے جو دار الہجرت ہے۔ الایمان کا قال مقدر ہے۔ ای حصلوا و تمکنوا (ای وسع) الایمان (ای دخوا فیہ) و اعتقدوہ (کما قبلھم) کے قبل ہی ہے۔ اللام من باب علفتھا تبنا و ماء باردا۔ (علفتھا ماء باردا۔ والذین تبوؤا الدار و لخلصوا الایمان (زرقانی ج ۴ ص ۱۱۸) مہاجرین کے علاوہ اس حکم الٰہی سے انصار بھی تمتع کر رہے جو مہاجرین کی مدینہ میں آمد سے پہلے اس میں سکونت پذیر ہوئے اور ایمان لے آئے تھے۔ مخصوص من ھاجر الیھم مہاجرین سے ان کو دلی محبت ہے اور ان کے رسول میں مہاجرین کے لئے جو محبت و ایثار اور قربانی کا جذبہ موجزن ہے۔ چنانچہ مہاجرین کو جو کچھ دیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ آرزو نہیں ہوتی کہ اس سے اللہ کے رسول میں تقسیم آئے، بلکہ وہ اپنی ضرورت مہاجرین کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ خود بھی ضرورت مند کیوں نہ ہوں۔ حاجۃ تنگی اور ضرورت (خصاصۃ حاجت و ضرورت۔ اوج) یہ آیات کریمہ دلیل ہیں حضرات انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دلی و نیز کمال ایمان اور کامل کی بیمار کا سے پاک تھے۔ اور جو ایمان اور عمل سے پہلے کیا وہ کامیاب ہو گیا اصول میں الخ۔ یہ ہے کہ ان کی دولت کامل ایمان اور طبع سلیم اس نور سے مملو ہو گئی تھی جو نظام نبوت کی برکت سے روز بروز ترقی کرتا رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ (ذکر اللہ تعالیٰ فی الفرآن ان ان تکفل مال اخیک فلعلہ ان کثیر ج ۴ ص ۳۰)

مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي
صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ
بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ
سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا
لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ الْمَرْ
تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا
نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا

منزل ۷

ف ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

ف ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵

مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُوا ۚ وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي
الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ وَلَوْلَا أَنْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَلَاءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي
الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ شَاقُّوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ وَمَنْ يُشَاقِّ
اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا
فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ
مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝
مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ ۚ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ
فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ لِلْفُقَرَاءِ
الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا
وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ
عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝
وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ
نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ
وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ۝
لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ لَيُوَلُّنَّ
الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ
لَا يَفْقَهُونَ ۝ لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ ۚ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ
شَدِيدٌ ۚ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ ۝ كَمَثَلِ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ
اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۝ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا
فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيهَا ۚ وَذَٰلِكَ

منزل ۷

ترجمہ: جس جگہ سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں اللہ نے رعب ڈال دیا کہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور مسلمانوں کے ہاتھوں سے برباد کرنے لگے۔ پس عبرت پکڑو اے دیدہ ورو! اور اگر اللہ ان پر جلاوطنی نہ لکھ چکا ہوتا تو دنیا میں ان کو اور عذاب دیتا اور آخرت میں ان کے لئے آگ کا عذاب ہے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ ڈالے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ کے حکم سے تھا اور اس لئے کہ اللہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔ اور جو مال اللہ نے اپنے رسول کو ان سے دلوایا تو تم نے اس پر نہ گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو مال اللہ نے اپنے رسول کو بستی والوں سے دلوایا وہ اللہ کا اور رسول کا اور رشتہ داروں کا اور یتیموں کا اور محتاجوں کا اور مسافروں کا ہے تاکہ وہ تمہارے دولتمندوں ہی میں گردش نہ کرتا رہے۔ اور جو کچھ تمہیں رسول دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں باز رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ (یہ مال) ان محتاج مہاجروں کا حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنی جائیداد سے نکالے گئے ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی سچے لوگ ہیں۔ اور جو لوگ مہاجروں کے آنے سے پہلے ہی مدینے میں (ایمان لا کر) اور گھر بنا کر رہ رہے ہیں ان کا حال یہ ہے کہ جو مہاجر ان کے پاس ہجرت کر کے آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو دے دیا جائے اس کی وجہ سے اپنے دلوں میں حسد نہیں پاتے اور اپنے اوپر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود محتاجی ہو۔ اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کی طرف سے کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفیق مہربان ہے۔ کیا تم نے منافقوں کو نہیں دیکھا کہ اپنے کافر بھائیوں یعنی اہل کتاب سے کہتے ہیں کہ اگر تم نکالے گئے تو ہم بھی تمہارے ساتھ نکلیں گے اور تمہارے بارے میں کسی کی بات کبھی نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو تمہاری مدد کریں گے۔ اور اللہ گواہ ہے کہ یہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر ان سے لڑائی ہوئی تو ان کی مدد نہیں کریں گے اور اگر مدد کریں گے بھی تو پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے پھر ان کو کہیں سے مدد نہیں ملے گی۔ تم ان کے دلوں میں اللہ سے بڑھ کر خوف ہو۔ یہ اس لئے کہ یہ لوگ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ لوگ تم سے سب مل کر بھی نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا دیواروں کی آڑ میں۔ ان کی آپس میں لڑائی بہت سخت ہے۔ تم ان کو اکٹھا سمجھتے ہو مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لئے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں۔ ان کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جو ان سے تھوڑے ہی عرصہ پہلے گزر چکے ہیں کہ انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ان کی مثال شیطان کی سی ہے جب اس نے انسان سے کہا کہ کفر کر تو جب وہ کفر کر چکا تو کہنے لگا کہ میں تجھ سے بیزار ہوں میں اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں جائیں گے اور ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور یہ ظالموں کی سزا ہے۔

ف ۱ یعنی ان کے گھروں کے اندر سے ان کو نکالا اور باہر سے مسلمانوں نے ان کو نکالا۔ ف ۲ یعنی بنو نضیر کو جلا وطن کیا گیا تو منافقین عبداللہ بن ابی وغیرہ ان کے پاس قاصد بھیجنے لگے اور جب یہودی قریظہ سے لڑائی ہوئی اور ہم ان کو قتل کیا تو منافقین نے ان قریظہ کی کوئی مدد نہ کی۔ ف ۳ یعنی مجموعہ طور پر کافر ہیں اگرچہ ان میں بعض مسلمان بھی ہیں۔ ف ۴ یعنی بنو نضیر کو جلا وطن کیا تو منافقین عبداللہ بن ابی وغیرہ ان کے پاس قاصد بھیجنے لگے اور جب یہودی قریظہ سے لڑائی ہوئی اور ہم ان کو قتل کیا تو منافقین نے ان قریظہ کی کوئی مدد نہ کی۔ ف ۵ یعنی مومنوں کے لئے مثل ہے۔ یہود اگرچہ مسلمانوں سے بہت اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے ہیں لیکن اے اہل ایمان حقیقت میں تمہارا خوف خدا کے مقابلہ میں تمہارا رعب و دبدبہ اور تمہاری ہیبت ان کے دلوں میں زیادہ ہے اور اسی وجہ ہے کہ یہ لوگ دین کے فہم سے عاری اور اللہ تعالیٰ کی عظمت شان سے بے طرہ ہیں اور انہیں یہ حقیقت معلوم نہیں کہ دل میں اللہ تعالیٰ کا ڈر سب سے زیادہ ہونا چاہیئے۔ یعنی انہم یظہرون لکم الخ (ابن کثیر) الصلابۃ خرون اللہ فی انفسھم یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المؤمنین (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۲۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۳۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۴۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۵۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۶۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۷۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۸۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۹۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۰۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۱۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۲۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۳۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۴۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۵۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۶۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۷۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۷ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۸ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۸۹ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۰ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۱ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۲ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۳ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۴ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۵ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۶ یعنی ان کے دلوں میں تمہارا رعب اور تمہاری ہیبت ہے۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۳۴۱) ف ۱۹۷ (اب

جَزَاؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٧﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ
لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٨﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ
فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿١٩﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ
اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ
الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿٢٠﴾ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ
لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ
الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿٢١﴾ هُوَ
اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ

الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى ۝
يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِهِ ۝
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ ۝
أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا ۝
جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن ۝
تُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي ۝
سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ ۝
وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ ۝

صلوٰن۔

ن خفیہ کوشے والوں سے صلح ہوئی۔ انھوں نے آپکا دورہ سنی پھر کافروں کی طرف سے لڑائی شروع کرا دی گئی اور فتح مکہ کرا دی گئی اور تمام

موضح قرآن بندگی کرنیوالا اور بندگی نہ کرنیوالے نہیں کی قسم میں لڑائی ہوئی۔ سو اللہ نے مسلمان کو حکم بھیجا کہ جو کافر تم سے لڑنے آویں تم ان سے لڑو۔ جو لڑائی نہ کریں ان سے لڑنا منع ہے۔ سورۂ محمد میں اس کا بیان ہے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ۔ ہر صورت میں سب پر غالب اور اسکا بالکل بیان تمام ہوئے اور ہر شعبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان اور اسکے احکام و اوامر و نواہی کا علم اور اسکی عبادت کا طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم تک پہنچا۔ ۱۲

ہر بھی بدستم کے نقصان سے محفوظ ہے گی (الشیخ) الموئس اس واسطے کہا کہ نیوالا۔ المہیمن نگہبان اور محافظ جب ۔ خلق کی مصنوع
کو سب دا لکیں لعنت کر کر پاؤں سب پر خالق (۱) ہی حاصل یہ کہ ساری کائنات میں تصرف و حکمرانی ہے اُن خود ہی تخت شاہی پر متمکن ہے اسکی
حکومت و سلطنت ہر قسم کے ضعف و نقصان سے پاک ہے اور شکوک میں اور وہمیہ۔ و تصرف میں کوئی اس کا شریک اور مسیہ نہیں اور نہ کوئی نائب
معین۔

۳ ھو اللہ الخالق۔ یہ توحید کا پہلا رکن تو اور دعوئے توحید کی تعمیری علت ہے پیدائش کے تین مرتبے ہیں۔ اول خلق یعنی چیز کی پیدائش کا
سبب حکمت مقصود بیان کرنا دوسرا جعل یعنی اندازہ میں لانا۔ سوم صورت عطا کرنا (الخالق: القادر لما یوجد) (الجاعل: القادر علی الشیء
المنشیٔ للاعیان من غیر مثال سبق وجودہ او خصوص) ہی یخلق ما یشاء: ۔ ۔ ۔ خالدا لا یکون خلق
بدعۃ۔ شمہ تصویر (خالق و صالح ص ۳۷) اس کے علاوہ بھی اس کی بہت سی صفتیں ہیں۔ حاصل یہ کہ ساری کائنات کا خالق بھی وہی
ہے اور وہی سب کا حاجت روا اور کارساز ہے۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں دعا بھی صرف اسی کو پکارو۔

۴ بسم اللہ۔ ۔ ابتداء سورت میں مذکور رہنے کا فائدہ ہے۔ (۱) ہمیں بصیغۂ امر۔ اور یہاں بصیغۂ مضارع تاکید استمرار تجدد کی طرف
دلالت کرتے۔ یعنی زمین و آسمان کی ہر چیز مسمّی اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں لگی ہوئی ہے اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا کیونکہ
وہ جامع الصفات ہے۔ ہر نقص و عیب سے منزّہ اور حمد و عبودیت میں کامل ہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورۂ حشر میں آیاتِ توحید
اور اسکی خصوصیات

۱۔ سبحٰن مافی السمٰوٰت والارض الخ۔ آیۃ۔ نفی شرک پر ختم۔

۲۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو عٰلم۔ توحید و تمیز بین اللہ کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔

۳۔ ھو اللہ الذی لا الٰہ الا ھو۔ مصوّر۔ دوسرا جزء۔ وہی مصوّر و مختار ہے۔

۴۔ ھو اللہ الخالق البارئ۔ الخ۔ توحید کا پہلا جزء۔ اکیلا وہی خالق ہے۔

سورۃ الممتحنہ

ربط سورۃ مجادلہ اور حشر میں منافقین پر زجر و توبیخ تھی۔ اب الممتحنہ میں علی سبیل التنزل ان مومنین کا تعلیم پر زجر ہوگا جن سے جہاد کے باعث میں کوتاہی ہوئی۔

مومنین کا تعلیم پر زجر، قانون برائے محبت جہاد برائے اور ایمان برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و یاد، ہیبت زنانہ پر زجر

خلاصہ برائے مومنین

تفصیل

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ ـــــ تا ـــــ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۝ یہ ان مومنین کو تعلیم پر زجر ہے جن سے جہاد کے باعث میں مناقصور کا سا فعل سرزد ہو چکا تھا۔ جیسا کہ حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ سے فطرتی ہوئی کہ انہوں نے ایک مصلحت کی بنا پر منافقانہ کا ایک اہم جنگی راز مشرکین مکہ کو پہنچانے کی کوشش کی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مشرکین ان کے خاندان ہو کر ان کے بال بچوں کی حفاظت کریں گے (فرمایا)۔ اے اہل ایمان! جو دشمن میرے اور تمہارے دشمن ہیں ان سے دوستی کا برتاؤ مت کرو۔ یہ وہی لوگ ہیں جو کل بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور خود تم کو مکہ سے نکال چکے ہیں۔ ان کی عداوت و دشمنی کا عالم یہ ہے کہ اگر وہ تمہیں کہیں پالیں تو بے بھرے بغض کا اظہار کریں اور تمہیں ناحق ایذاؤں سے ایذاء پہنچانے کی کوشش کریں گے اور یہ آرزو کریں گے کہ تم دین اسلام سے پھر جاؤ۔ تمہارا پھر لوگ کسی قسم کی دوستی کے لائق نہیں ہو اور جن اہل و عیال کی خاطر تم نے ایسا کیا ہے قیامت کے دن وہ تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے۔

قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ ـــــ تا ـــــ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ تمہارے لئے ابراہیم (علیہ السلام) اور ان کے متبعین میں بہت عمدہ نمونہ تھا تمہیں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام کافروں سے مکمل قطع تعلق کرنا چاہئے تھا جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے صاف صاف کہہ دیا تھا کہ ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان اس وقت تک بغض و عداوت کا رشتہ قائم رہے گا جب تک تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہ لے آؤ البتہ ابراہیم (علیہ السلام) جو وعدہ اپنے باپ کے لئے ہدایت کی دعا مانگنے کا تھا۔ سو تم ایسے معصوم ہونے کا دعوہ نہیں کر سکتے تمہیں ہدایت نصیب ہو سکتی تو اس کے لئے دعا مانگتے رہو۔ فرمایا۔

عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ ـــــ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ عسی اللہ ان یجعل۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کی راہ ہموار کر دے۔ ممکن ہے کہ دشمنان اسلام کو اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ اور اس طرح تمہارے اور ان کے درمیان دوستی کی راہ ہموار ہو جائے۔

لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ الَّخ۔ ان کافروں کا ذکر ہے جو نہ تو تمہیں ایذا پہنچاتے ہیں اور نہ تمہارے خلاف کسی کی مدد کرتے ہیں یعنی وہ کفار جنہوں نے آج تک دین اسلام کو مٹانے کے لئے تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں گھروں سے نکالا۔

اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ الَّخ۔ البتہ ان کافروں سے دوستی اور احسان کا برتاؤ کرنے سے اللہ منع فرماتا ہے جو دین کی وجہ سے تمہارے ساتھ لڑتے بھڑتے ہیں، اور جنہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا یا نکالنے میں مدد دی ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَکُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ ـــــ تا ـــــ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اَنْتُمْ بِہٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ قانون اتمام حجت، مہاجرات۔ اگر کوئی عورت ایمان قبول کرنے کے بعد ہجرت کر کے تمہارے پاس آجائے تو ایمان کو پرکھ لو کہ واقعی وہ مومنہ ہے اگر تمہیں اس کے مومنہ ہونے کا یقین ہو جائے تو اب اسے کافروں کی طرف نہ بھیجو، کیونکہ اب وہ کافروں کے لئے حلال ہے اور نہ کافر ہی اس کے لئے حلال ہیں اگر وہ واپس مانگیں تو ان کا حق ادا کر دو۔ اس کے بعد تم پر کوئی حرج نہیں کہ تم اس سے نکاح کر لو۔ اس طرح اگر شوہر کا کافر ہونا اس عورت کی ہجرت میں رکاوٹ نہیں بنتا تو اسی طرح مشرکین کے بچوں کا مسلمان ہو کر ہجرت کرنا بھی رکاوٹ نہیں بنتا۔ اپنے مہاجرات ان سے طلب کرلو۔ اور اگر تمہیں ان کے کسی کے ساتھ کافروں کی طرف رہ جائیں اور تمہارا ان کو جب تمہارے دینے کی باری آئے تو تم ان کو واپس دینے سے پہلے اس مسلمان کا حق اس سے دلوا دو جس کا کافروں کے ذمہ بقایا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ ـــــ تا ـــــ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ یہ دوسرا قانون ہے جملہ مومنہ خواتین جو نبی کریم کے لئے حاضر ہوں تو آپ ان سے عہد لیں (۱) اللہ کے ساتھ شرک نہ کریں (۲) چوری نہ کریں (۳) بدکاری نہ کریں (۴) اولاد کو قتل نہ کریں (۵) کسی پر بہتان نہ باندھیں اور (۶) آپ کی نافرمانی نہ کریں۔

مأجد ... سے ... یا تو انہیں پر ... ان کی ... اور ... کو ... کی ... کی وجہ سے ... اسی طرح ... اور ... ہیں ... کا ارادہ نہیں کیا۔

حدیث ... حضرت ... رضی اللہ عنہ کو ... کی ... کے مخاطب ... ان آیتوں کا شان نزول ... ہے کہ ... صلی اللہ علیہ وسلم ... کی ... ان کے ... اور ... کے ... ان کے جینے اور ... کی ... اور ... کوئی ... کی ... کرتا۔ اس لئے ... نہیں ... کہ ... کا ... کھائیں ... اللہ علیہ وسلم ... کے ... کا

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ
يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ
اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ۝ لَنْ تَنْفَعَكُمْ
اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ
حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ
اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۖ كَفَرْنَا
بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا
حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ ۚ اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ
رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝

استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ۔ اتیا اوبتا اقالہ ابن قتیبۃ۔ ایم بمعنا۔ اوتکوا ادا ابن الانباری کہتے ہیں عطب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کا کہنا کہ وہ نہیں مشرک باپ کے لئے دعاء مغفرت کرتے تھے ان کی اتباع نکرو۔ انھا عدھا ایاہ کانت اسوۃ حسنۃ فی کل شیء الا فی قولہ لاستغفرن لک (کبیر ج ۸ ص ۱۸۸) کہ نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلنا چاہئے خود اور مشرکین سے بالکلیہ تعلقات ختم کرنے چاہئیں تم ۱۲ وما املک۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے یعنی میں تو صرف خیر کے لئے اللہ تعالیٰ

کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کئے جاسکیں۔ ۵ لن تنفعکم۔ جن رشتہ داروں اور بیٹوں اور ماں باپ کی خاطر تم مشرکین پر احسانات کر رہے ہو قیامت کے دن وہ تمہارے کام نہیں آسکیں گے۔ نہایت کے دن اللہ تعالیٰ تمہارے اور تمہارے بیوی آل اولاد اور متبوعین و تابعین کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔ اور والدین و اقارب کے آخرت میں تو جدائی کا حکم ظاہر ہے اور اگر مسلمان ہوں تو جنت میں بھی نشست کی وجہ سے ہر ایک اپنے اپنے درجوں سے علیحدہ علیحدہ رہے گا۔ جیسا کہ رشتہ۔ یوم یفر المرء من اخیہ و امہ و ابیہ و صاحبتہ و بنیہ (یعنی اس دن اللہ تعالیٰ بندوں کو ایسا مشغول کر دے گا کہ کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا۔ ایسا ہی ہوگا۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔ لکل امرئ منھم یومئذ شان یغنیہ (روح ج ۲۸ ص ۶۹) اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے اور تمہیں اعمال کی پوری جزا و سزا دے گا۔ ۶ قد کانت لکم۔ ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے عمل میں تمہارے لئے اقتداء و اتباع کا بہت عمدہ نمونہ تھا۔ جس وقت انہوں نے مشرک عزیز و اقارب سے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم تم سے اور تمہارے خود ساختہ معبودوں سے بیزار ہیں۔ اور ان معبودوں کو تم ان کے سوا پوجتے ہو ان کی معبودیت اور کارسازی کا انکار کرتے ہیں اور اب ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لئے بغض و عداوت قائم ہو چکی ہے۔ ہاں اگر تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو مان لو اور ہمارا دین قبول کر لو تو ہم تمہارے حوالی ہو۔ البتہ ابراہیم علیہ السلام جب وعدہ اپنے باپ کو ایمان کی دعا مانگنے کا ہے۔ ساستغفر لک ربی انہ کان بی حفیا (مریم ع ۳) لیکن جب ان کو معلوم ہو گیا کہ ان کے باپ کے لئے دل پر مہر جہالت لگ چکی ہے اب اسے ہدایت کی توفیق نہیں مل سکتی تو اس کے لئے ہدایت و مغفرت کی دعا مانگنا ترک کر دیا۔ وما کان استغفار ابراھیم لابیہ الا عن موعدۃ وعدھا ایاہ۔ اتیا اوبتا اقالہ ابن قتیبۃ۔ ایم بمعنا۔ اوتکوا ادا ابن الانباری کہتے ہیں عطب یہ ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ان کا کہنا کہ وہ نہیں مشرک باپ کے لئے دعاء مغفرت کرتے تھے ان کی اتباع نکرو۔ انھا عدھا ایاہ کانت اسوۃ حسنۃ فی کل شیء الا فی قولہ لاستغفرن لک (کبیر ج ۸ ص ۱۸۸) کہ نہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلنا چاہئے خود اور مشرکین سے بالکلیہ تعلقات ختم کرنے چاہئیں تم ۱۲ وما املک۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے یعنی میں تو صرف خیر کے لئے اللہ تعالیٰ

سے انتباہ کر سکتا ہوں کہ وہ تجھے ہدایت دے۔ فرمانبرداری بخشش کا سامان فراہم کرے۔ لیکن اس کے بموجب اختیار میں کچھ نہیں۔ (انسان فقط دعا کی طاقت رکھتا ہے) (روح) ہمارا توکل اور بھروسہ تجھ ہی پر ہے۔ ہر معاملے میں ہم تیری ہی طرف راغب رہتے ہیں اور ہر امر کی انتہا تیری ہی جانب ہے۔ سب کچھ تیرے ہی تصرف و اختیار میں ہے کسی اور کے اختیار میں نہیں۔ ربنا علیک توکلنا الخ جملوں میں جا۔ مجبوری کی تقدیم حصر کے لئے ہے (روح) ۱۲ منہ ہمارے پروردگار۔ ہمیں مشرکین کے لئے فتنہ نہ بنا یعنی ان کو ہم پر مسلط نہ کر دیا کہ وہ ہمیں مروح تکالیف و مصائب میں مبتلا کر دیں اور ہمارے قصور معاف فرما کے شک تو سب پر غالب اور حکمت والا ہے (لا تسلطھم علینا فیفتنوا بذلک الخ۔ بیضاوی ج ۲ ص ۵۰) فی لبنان کان لکم الخ۔ یعنی اہل مکہ میں جس مؤمن کے دل میں خدا کا خوف ہو اور جسے قیامت کی ہولناکی کا ڈر ہو اس سے تو یہی توقع ہے کہ وہ مشرک رشتہ داروں اور دوستوں کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے متبعین کے نقش قدم پر چلے گا۔ ومن یتولھم الخ۔ مؤمن کی شان تو یہی ہے کہ کافروں سے بالکلیہ قطع تعلق کر لے لیکن اس واضح بیان کے بعد بھی جو اس سے باز نہ آئے تو اس پر لعنت ہے اور اس سے وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ اپنا ہی نقصان کر بیٹھتا اور آئندہ کافروں کی دوستی سے باز آتا تو اس سے اللہ کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ وہ اپنی عافیت ہی سنوارنے کا گویا خود اللہ تعالیٰ تو بے نیاز اور ہر قول و عمل کا مالک ہے ومن یتولھم شرط کی جزا محذوف ہے ای فانہ ظالم او فان اللہ الخ ماقبل یعنی جزاء مقدر کی علت ہے۔ قال الشیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ **عسی اللہ** الخ۔ یہ مؤمنین کو ان کے مشرک اقارب کے ایمان لانے کی بشارت ہے یعنی جب تک اہل مکہ اپنے کفر پر قائم ہیں اس وقت تک تم انہیں دوست نہیں بنا سکتے۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ جانے اور تمہارے ان کافر رشتہ داروں کے درمیان جن سے انہیں دین کی وجہ سے عداوت ہے، دوستی اور محبت کا رشتہ قائم کر دے یعنی انکو قبول اسلام کی توفیق عطا فرما دے۔ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے اور یہی تو ہوا کہ فتح مکہ کے موقع پر جو فرمایا اور ان کافروں کو قبول اسلام سے مشرف فرمایا۔ فلما یسر ھذہ الفتح مکۃ اظفر ھو اللہ

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا
اے ہمارے رب ہمیں نہ بنا آزمائش کافروں کے لئے اور بخش دے ہمارے رب ہمارے گناہ
إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ
بیشک تو ہی زبردست حکمت والا ہے ۝ البتہ تحقیق ہے تمہارے لئے ان میں عمدہ نمونہ
حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَمَن
اچھا واسطے اس کے جو کوئی ہے امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور جو کوئی
يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ۝ عَسَى اللَّهُ أَن
منہ پھیرے تو بیشک اللہ وہی بے نیاز ہے خوبیوں والا ۝ امید ہے کہ
يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ وَ
کر دے درمیان تمہارے اور درمیان ان لوگوں کے جن سے تم نے دشمنی کی ان میں دوستی اور
اللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ لَّا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
اللہ قادر ہے اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان ۝ نہیں منع کرتا تم کو اللہ
الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن
ان لوگوں سے جنہوں نے نہیں لڑائی کی تم سے دین کے بارے میں اور نہیں نکالا تم کو
دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
تمہارے گھروں سے کہ نیکی کرو ان سے اور انصاف کرو ان کے ساتھ بیشک اللہ
الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ
انصاف والوں کو ہے ۝ منع کرتا ہے تم کو اللہ ان لوگوں سے جنہوں نے لڑائی کی تم سے
فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ
دین کے بارے میں اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور مدد کی
إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ
تمہارے نکالنے پر کہ دوستی کرو ان سے اور جو کوئی دوستی کرے ان سے تو وہی لوگ

موضع قرآن ف۱ یعنی ابراہیم علیہ السلام نے ہجرت کی چھوڑا اپنی قوم کی طرف اور کہا کہ ہم تم سے دور ہوئے دعا چاہی حق جل جلالہ کے واسطے جب تک معلوم نہ ہوا کہ اللہ کا دشمن ہے چھوڑا تکلف کی بخشش نہ مانگا واسطے ہر کافر کے یعنی جو ہم پر کافروں کے واسطے عمل آتا تھا وہ ترک کیا یعنی انحصر ہوں کر لیے ہجر نہاری واسطے کی جو ایمان ہوا اس سے پیش گئے لوگ سامنے مسلمان ہونے کے ف۲ خوف کے لوگوں میں بیٹھے ایسے کہ سمجھے کہ آپ مسلمان ہو گئے اور جو جو سوں کو وعدہ تھا کہ ان کا

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ایسا توفیق اسلام دے ۱۲

الظّٰلِمُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ
عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا
هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ یَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۫ وَاٰتُوْهُمْ مَّاۤ
اَنْفَقُوْا ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَسْـَٔلُوْا مَاۤ
اَنْفَقْتُمْ وَلْیَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ یَحْكُمُ
بَیْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝ وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ
اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ
اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ
بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ

ع ۱۲

یعنی الخامرت من العرب کانوا اصنافا وصرنیۃ و
قبائل من العرب کانوا اصنافا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی ان لا یقاتلوہ ولا یجتنوا
عب (ابن جریر ج ۲۸ ص ۷۵) ۱۲ منہ ۔ یعنی مکہ کے
ان کافروں کا بیان ہے جن سے عورت اور دوستی جائز
نہیں۔ اللہ تعالیٰ نہیں ان کافروں کے ساتھ دوستانہ
تعلقات قائم رکھنے سے منع فرماتا ہے جو دین کیوجہ
سے تمہارے ساتھ برسرپیکار ہیں اور جنہوں نے
تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے یا نکالنے میں مدد
دی ہے اس سے مراد مرد ہیں کیونکہ وہی قتال
کرسکتے ہیں۔ وھم الرجال
الذین ھم اھل مکۃ بعضھم سعوا فی اخراج
المؤمنین وبعضھم عاونوا المشرکین علیھم ۱۲ منہ

موضح قرآن ۔ اس صلح کے وقت قرار ہوا تھا کہ
مکہ سے کوئی مسلمان مدینہ نہ جائے اس حالت
پھیر دیا۔ پھر کئی عورتیں آئیں ان کو پھیرنے کو کافر مرد
کے ہمراہ مسلمان عورتیں جرم ہیں۔ تب یہ آگلی آیت
اتری ۔ ۱۲ منہ ۔ حکم سن کر کسی کافر کی عورت مسلمان
ہوکر آتی تھی اس وسطے جو اس پر خرچ کیا تھا وہ پھیرنا
چاہیے کہ مسلمان اس کو نکاح کرے وہ پھیر دے اور اس
عورت کو عدت گزرے تب نکاح کرے اور اس کے مقابل
یہ حکم ہوا کہ جن مسلمان کی عورت کافر رہ گئی ہے وہ اس کو
پھیرلے پھر جو کافر اس کو نکاح کرے اس مسلمان کا
دین لیا ہوا پھیر دے یہ حکم اتر ا جب مسلمان موجود ہوئے
دینے کو بھی دیتے کہ کبھی ایسا کافر دین نہ دے قبول نہ
کیا تب آگلی آیت اتری ۔ ۱۲ منہ ۔ یعنی جن مسلمان
کی عورت گئی اور کافر اسکا خرچ لیا ہوا تھا جو انہیں پھیرنے تو
جس کافر کی عورت گئی اس کا خرچ دینا تھا اس کو نہ
ملا تو اسی مسلمان کو دیں یہ حال سمجھنی میں رکھا۔ اس مال کے

یہ حکم جب تھا کہ کافروں سے صلح تھی پھر اپنے باب میں کیا حکم نہیں اگر کہیں ایسی صلح کا اتفاق ہو جائے اور عورتوں کا جانا قرار پاکر دین کی خبر اللہ کرے مسلمان ہو جاتی ہیں تو حکم یہی ہے جو حکم ان دو قبیلوں کا ہوا۔ ان کا ایمان ثابت رکھو ثابت ہے ہجرت کی اصل شرط یہی تھی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ۔ اور صلح بعض شرائط کفار کا ہجرت کرنا اور بعد ہجرت کسی مسلمان کا مرتد ہو کر مکہ جانا صحیح ہے کذا قولہ تعالیٰ فان علمتموھن مؤمنات الخ فرمودہ ۱۲ منہ یعنی اگر تم ان عورتوں کو جو ہجرت کرکے آئی ہیں مسلمان سمجھو اور ان کا ایمان ظاہر ہو جائے تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ کرو۔ نہ وہ عورتیں کافروں کے لئے حلال ہیں اور نہ کافر ان کے لئے حلال ہیں۔ اور جو کچھ کافروں نے ان عورتوں پر خرچ کیا ہو وہ ان کافروں کو واپس کردو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم ان عورتوں سے نکاح کرلو جب کہ تم ان کے مہر ادا کردو۔ اور تم کافر عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ روکے رکھو۔ اور جو کچھ تم نے ان پر خرچ کیا ہو وہ تم ان سے واپس مانگ لو۔ اور جو کچھ کافروں نے خرچ کیا ہو وہ بھی واپس مانگ لیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے اور اللہ علیم و حکیم ہے۔ اور اگر تمہاری بیویوں میں سے کوئی تمہارے ہاتھ سے نکل کر کافروں کی طرف چلی جائے پھر تمہاری باری آئے تو جن کی بیویاں چلی گئی ہیں ان کو اتنا مال دے دو جتنا انہوں نے خرچ کیا ہو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان لائے ہو۔ اے نبی جب تیرے پاس مسلمان عورتیں آئیں

جو لوگ ایسے دشمنانِ اسلام سے دوستانہ تعلقات رکھیں گے ان کا بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہونا بیان فرمایا ہے۔ ۱۵ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ۔ اس آیت میں مسلمانوں کو خطاب فرما کر ان کو ہدایت فرمائی ہے کہ اپنے دین کے معاملہ میں بہت ہی محتاط رہیں اور اپنی جانوں پر خود گرفت کریں۔ ۱۶ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ الخ۔ یعنی اگر دوسرے لوگ گمراہ ہو رہے ہیں تو آپ کو اس کی وجہ سے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔ آپ اپنی فکر کریں۔ ۱۷ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ الخ۔ اس آیت میں مرنے والے کو وصیت کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ۱۸ شَهَادَةُ بَیْنِكُمْ الخ۔ اس آیت میں وصیت کے وقت دو گواہ مقرر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ۱۹ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ الخ۔ اس آیت میں یہ بتایا ہے کہ اگر وصیت کرنے والے کے ورثاء کو یہ شبہ ہو جائے کہ گواہوں نے خیانت کی ہے تو ان کو اختیار ہے کہ ان گواہوں کو قسم دلا کر ان کی گواہی کو ختم کر دیں۔ ۲۰ یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ الخ۔ اس آیت میں قیامت کے دن کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو جمع فرما کر ان سے سوال فرمائیں گے کہ تم کو تمہاری امتوں نے کیا جواب دیا تھا۔ ۲۱ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ الخ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سوال فرمانا مذکور ہے۔ ۲۲ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ الخ۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب مذکور ہے۔ ۲۳ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ الخ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جواب پر تبصرہ فرمانا مذکور ہے۔ ۲۴ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ الخ۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا بیان ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ
وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا
يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ
كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝
سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا

شاہ یہاں (ف ۱) صرف آئمہ ہیں جو مخصوص زمانہ سے متعلق ہوتے ہیں مگر احکام اتنا ہے صورت اللہ سے مرتبط ہوتے ہیں۔ مخاطب جلیس ہے مجرد یا ہر مرد و نساء کی عام لفظ مراد ہیں۔ (قرطبی) ۔ ح ۱ من ۔ صحابیات مخصوص ہیں من بیانیہ ہے یا ابتدائیہ یعنی صورت ہیں ان آخرہ سے پہلے تو شب معاف مخاطب ہوگا اور مخاطب ہوگا کہ ایمان دار ہو ۱ جیسے کفار سے دوستی کرنا ہیں پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے اور وہ آخرت کے حال سے ایسے ہیں جیسے اہل قبور آخرت کو سمجھتے ہیں ایسا طرح وہ کفار مجبور کر قبروں میں ہیں پھر ہیں ۱۲ ۔ دوسری سورت میں۔ فائدہ واضح نظیر عرض صفت کی قبیل سے ہوگا اور مفہوم یہ ہوگا کہ یہ کفار آخرت کی نعمت سے ایسا طرح مایوس ہیں جس طرح وہ اپنے مردہ ہوئے سلوک کے دوبارہ زندہ ہونے سے مایوس ہیں

قد سمع الله ... يبايعنك ... يشركن بالله شيئا ولا يسرقن ... ولا يزنين ... ولا يقتلن اولادهن ... ولا يأتين ببهتان ... بين ايديهن وارجلهن ... ولا يعصينك ... فبايعهن ... واستغفر لهن ... الله ان الله غفور رحيم ... يا ايها الذين امنوا ... قد يئسوا من الاخرة ... كما يئس الكفار من اصحاب القبور ...

سورة الصف مدنية ... سبح لله ... بسم الله الرحمن الرحيم ... سبح لله ... والارض ... العزيز الحكيم ... يا ايها الذين امنوا ... لم تقولون ...

سورۃ الممتحنہ میں آیات توحید

——— اور اسکی خصوصیات ———

۱ کفار سے دوستی کی ممانعت۔ ۲ احکام نساء مومنات مہاجرات و نساء مرتدین کی مرد کو مطلقہ ۳ شرائط بیعت زنان۔

سُورۃ الصّف

ربط سورۂ ممتحنہ میں جہاد کی فضیلت پائی جو مومنین پر واجب تھا۔ اب سورۂ صف میں ان سے کہتا ہے کہ مومنوں پر واجب ہوں گی جس سے علم کے بانسے نہ کوئی گزر پا سکتا ہے۔

خلاصہ ... بیان توحید ... ترغیب ... امر بالجہاد ... امر رسالی اسرائیل ... بشارت نبی ...

تفسیر

... [illegible] ... [illegible] ... [illegible]

اللہ کا رسول ہوں۔ اور تمہاری طرف مبعوث ہوا ہوں۔ لیکن ان پر اس تقریر کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اور بدستور کجروی اور مخالفت پر مصر رہے تو اللہ نے ان کے دلوں کو حق سے پھیر کر ان کو ہدایت سے محروم کر دیا اور ان کے دلوں پر مہر غضب ثبت کر دی۔ ایسے فاسق و زائغ لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کی توفیق ہی نہیں دیتا۔ یہ قصہ مسلمانوں کو تنبیہ و زجر کے طور پر سنایا گیا کہ دیکھ تم بھی اسرائیل کا سا رویہ اختیار نہ کرنا ورنہ تمہیں بھی وہی سزا ملے گی اور اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کے نیچے آجاؤ گے

تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝
تم کرتے ہو بڑی ناپسند بات ہے اللہ کے نزدیک کہ تم کہو وہ بات جو نہ کرو تم

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا
اللہ چاہتا ہے ان لوگوں کو جو لڑتے ہیں اس کی راہ میں صف باندھ کر

كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
گویا وہ دیوار ہیں سیسہ پلائی ہوئی اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو

يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
اے میری قوم کیوں ایذا دیتے ہو مجھ کو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں رسول ہوں اللہ کا

اِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ ۚ وَاللّٰهُ لَا
تمہاری طرف پھر جب وہ ٹیڑھے ہو گئے تو ٹیڑھا کر دیا اللہ نے ان کے دلوں کو اور اللہ

يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ
نہیں راہ دیتا بے حکم لوگوں کو اور جب کہا عیسیٰ بیٹے

مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ
مریم کے اے بنی اسرائیل میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف

مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا
سچا کرنے والا اس کتاب کا جو میرے آگے ہے توریت سے اور خوشخبری دینے والا

بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ۭ فَلَمَّا جَاۗءَهُمْ
ایک رسول کی جو میرے پیچھے آئے گا اس کا نام احمد پھر جب آیا ان کے پاس

بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ
وہ کھلی نشانیاں لے کر تو بولے یہ تو جادو ہے کھلا اور کون بڑا ظالم

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى
اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ اور وہ بلایا جاتا ہے

ع ۵ واذ قال عیسیٰ یہ دوسرا قصہ ہے اور ترغیب الی القتال سے متعلق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا۔ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد ایک عظیم الشان رسول کی خوش خبری دینے والا ہوں جس کا نام نامی احمد ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش خبری کے مطابق جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم دلائل و معجزات کے ساتھ آگئے تو مشرکین نے ان کو جادوگر کہہ کر جھٹلا دیا۔ ومن اظلم ممن افتری الخ۔ وہ شخص سب سے بڑا ظالم ہے جسے اسلام کی طرف دعوت دی جائے جو دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ ہے تو قبول کرنے کے بجائے وہ پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلا کر اور معجزات کو جادو کہہ کر خدا پر افتراء کرنے لگے۔ جس طرح غیر ثابت چیز کو خدا کے ذمے ثابت کرنا افتراء ہے۔ اسی طرح ثابت کی نفی بھی افتراء ہے۔ فان الافتراء علی اللہ نفی ما ثبت واثبات المنفی۔

(روح ج ۲۸ ص ۵۶)

اے غافلو اور بے انصافو لوگوں کو اللہ ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو خود ضد و عناد سے حق کا انکار کریں۔ اور حق کو سمجھنے کی طرف متوجہ نہ ہوں۔

موضح قرآن ف۱ بندے کو روکنے کی بات سے ڈرنا چاہئے کہ اس کے پیچھے مشکل پڑتی ہے ایک جگہ مسلمان جمع تھے کہنے لگے ہم اگر جانتے ہیں ضد کر کے اپنے رسول سے آخر مردود ہو گئے ۱۲ منہ ۲ ف۲ حضرت کا نام اور بشارت احمد کا (قطعی) کتاب اللہ میں ہے ۱۲ منہ۔

يُرِيدُونَ أَن يُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللَّهِ

ع

ع

ع

وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ۝

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

ف۱ سابقہ الذین امنوا۔ یہ لوگوں سے تیسرا خطاب ہے اور اس سے بھی جہاد کی ترغیب مقصود ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین اور امت سے۔ اس نے ان کو ایمان لانے کی دعوت دی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نصرت و تائید کا بھی ان کو مخاطب فرمایا۔ الخطاب الاول سے فرمایا جس طرح حواریوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیا اور کافروں کا مقابلہ کیا اس طرح تم بھی اللہ کے دین کے انصار بن جاؤ اور کافر یہودیوں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر کفار سے جہاد کرو۔ آخر کار اللہ تعالیٰ ان پر نصر عطا فرمائے گا۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اللہ کی طرف بلانے اور دعوت توحید کے اعلان و اظہار میں میری مدد کون کرے گا؟

اس پر ان حواریین نے کہا: ہم اللہ کے دین کے مددگار اور دعوت توحید کے لئے برسر کار کا اعلان کرنے کے لئے تیار۔ چنانچہ بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیا اور ایک گروہ کافر رہا۔ آخر کار ہم نے ایمان والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلہ میں مدد دی جس وجہ وہ غالب و ظفر یاب ہوئے۔ اس آیت سے مترشح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی مومنوں کو کافروں سے جہاد و قتال کا مقابلہ ہوا ہے لیکن آخر حضرت عیسیٰ کے نزدیک یہ رفع عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کا واقعہ ہے (کما ھو مذھبنا بالحجۃ الواضحۃ والدلیل الصریح وذلک بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام من السماء الی الارض الذی ھو احد اشراط الساعۃ الکبری کما ثبت بالاحادیث الصحیحۃ المتواترۃ عن سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کما سیاتی بیانہ مفصلا ان شاء اللہ تعالیٰ فی تفسیر قولہ تعالیٰ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الخ ۶ منہ رحمہ اللہ)

توضیح قرآن ف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کے حواریوں کی بدولت بڑی کامیابیاں ہوئیں۔ جب اللہ کے دین کا غلبہ ہوا تو حضرت عیسیٰ کی تعلیم میں بھی بہت سے اضافے ہو گئے۔

فتح الرحمٰن ف پس اور ترجیح دین جیسے عیسیٰ کی کر دی۔ ف۱۲۔ منہ عفی عنہ

سورۃ الصف میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ سبح للہ ما فی السموت۔ الخ۔ نفی شرک پر مشتمل۔

سُورۂ جُمعہ

ربط سورۂ حدید سے لیکر سورۂ تحریم تک، سورۂ حدید کے مضمون اوّل یعنی انفاق فی سبیل اللہ کا اعادہ ہے جبکہ سورۂ صف تک دوسرا مضمون یعنی جہاد فی سبیل اللہ مذکور تھا۔ سورۂ صف کے بعد سورۂ جمعہ بھی جہاد کے متعلق ہے ضرورتاً کی گئی ہے، کیونکہ اس سورت سے نئے مضمون کی ابتداء ہوتی ہے۔ ان چاروں سورتوں میں آخری سورت ہر سورت کے آخری حصے میں مذکور ہوا تھا اور سورۂ تغابن پچھلی سورت کے مضمون کی تعبیر ہے۔ مثلاً سورۂ حدید میں فرمایا فاعلموا انّ اللہ اور سورۂ منافقون: فتصدقوا ... ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا۔ اسی طرح سورۂ تغابن میں اس سے ترقی کر کے فرمایا ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا۔

مسئلۂ توحید کا اعادہ۔ توحید پر دلیل دی اور قصۂ صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان۔ منکرین کے لئے زجر، مجملہ کردار ان کے مبالغہ۔ ترغیب الی الانفاق فی التوحید۔

خلاصہ

تفصیل

یسبح للہ ما فی السموٰت ... الآیۃ۔ بیان توحید۔ ھو الذی بعث فی الامّیّٖن ——— ؕ ——— واللہ ذو الفضل العظیم و توحید پر دلیل دی اور بیان صداقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مثل الذین حملوا التوراۃ ... لا یھدی القوم الظّٰلمین۔ الآیۃ۔ زجر برائے منکرین۔ قل یٰٓاَیُّھا الذین ھادوا ؕ ——— واللہ علیم بالظّٰلمین۔ یہود پر حضرت ابراہیم قال ان الموت الذی تفرّون منہ۔ الآیۃ۔ ترغیب الی الجہاد۔ یٰٓاَیُّھا الذین اٰمنوا ——— ؕ ——— لعلکم تفلحون۔ ترغیب الی الذکر والتقویٰ۔ نماز جمعہ میں مشغولیت پر دنیا و مافیہا کی بہ نسبت ثواب کا زیادہ ہونا۔ واذا رأوا تجارۃ ... الآیۃ۔ اہل مدینہ پر مشکوٰۃ کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوداگر قافلہ نمودار ہونے پہلے گئے تھے۔

لغات یسبح للہ: اخ مضمون توحید کا اعادہ ہے۔ اس سورت سے چونکہ نئے مضمون یعنی انفاق فی سبیل اللہ کی ابتداء ہوتی ہے اس لئے شروع میں مسئلۂ توحید کا اعادہ کیا تاکہ یہ حقیقت ذہن میں تمکن کر کے انفاق اور جہاد فی سبیل اللہ توحید ہی کی فاطر ہیں۔ اس آیت کی تفسیر اور الفاظ کے معنی پہلے گزر چکے ہیں۔ کائنات کی ہر چیز نے اللہ کی توحید کا اقرار کر لیا اور اسکی تسبیح و تنزیہ میں لگ گئی ہے۔ ہاں جنکے دلوں پر حجاب ہیں وہ نہیں سمجھتے۔ الملک: بادشاہ کی ہیبت و سطوت کی وجہ سے اسکی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ القدوس: کل عیب و نقص سے پاک۔ العزیز: جسکا غلبہ ہو۔ الحکیم: کامل الحکمت والمصلحت۔ الامّیّٖن: عرب۔ الامّی: جو لکھنا پڑھنا نہ جانتا ہو۔ یتلوا: پڑھتا ہے۔ یزکّیھم: انکو پاک کرتا ہے۔ الکتٰب: قرآن۔ الحکمۃ: سنت۔ ضلٰل: گمراہی۔ یحملوھا: اس پر عمل نہ کیا۔ الاسفار: جمع سفر، کتاب۔ بئس مثل: بری مثال۔ ھادوا: یہودی ہو گئے۔ اولیاء: دوست۔ متمنّوا: آرزو کرو۔ ابدا: ہمیشہ۔ بما قدّمت: بسبب اعمال کے۔ ملٰقیکم: تم کو ملنے والی ہے۔ تردّون: لوٹائے جاؤ گے۔ الغیب: ہر وہ چیز جو حواس سے غائب ہو۔ الشھادۃ: ہر وہ چیز جو حواس سے ظاہر ہو۔ تنبّئکم: تم کو جتلائے گا۔ تعملون: کرتے ہو۔ انفضّوا: متفرق ہو گئے۔ قآئما: کھڑا ہوا۔ تجارۃ: سوداگری۔ لھو: کھیل۔ انفرادا: علیحدہ۔ خیر الرّٰزقین: بہتر روزی دینے والا۔

ربط ... الامّیّٖن: ان لوگوں کا ذکر ہے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست تعلیم و تزکیہ حاصل نہیں کیا۔ واٰخرین منھم: اس میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو بعد والوں کی طرف بھی مبعوث ہیں۔ یا یہ ضمیر ھم کی ضمیر مفعولی پر معطوف ہے۔ کیونکہ ضمیر کا اسناد معنوی قول ہی کی طرف منصرف ہوتا ہے۔ لان الضمیر اذا تناسق الی اخر الزمان کان قولہ مسندا الی

اولہ اخذ (قرطبی ج ۱۸ ص ۹۲) حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ بعد ین فعل مقدر یعظہم کا مفعول ہے (قبیل علقتہا۔ تبنا وہما وباسوا
یہ سب بعد میں آنیوالوں کو اُمت صلی اللہ علیہ وسلم کا خطاب کیا گیا۔ اھ بتغیر ۵ ذلک فضل اللہ۔ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعثت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا افضل و احسان ہے اور جسے چاہے اسے سرفراز فرماتے اور اس کے افضل عظیم کے سامنے دنیا کی ہر نعمت ہیچ
اور ہیچ ہے ۵ مثل الذین حملوا۔ یہ یہودیوں کی بدعملی کی تمثیل ہے اور مشرکین کے لئے زجر ہے کہ تم ان یہودیوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہیں

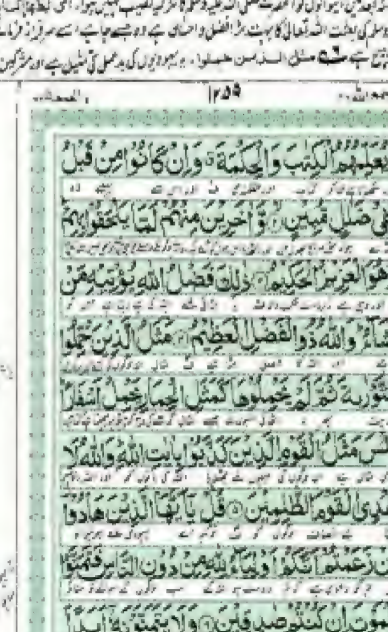

ای العزیزیین اکمل ب (ابن جریر ج ۱۸ ص ۹۵ ۳) اسی طرح امام قتادہؒ، ابو العالیہ اور ربیع بن انس سے بھی یہی تفسیر منقول ہے۔ امام
موضح قرآن ۵ ان پڑھ عرب لوگ تھے جن کے پاس کوئی کتاب نہ تھی یعنی یہود سے ان پڑھوں کے واسطے بھی ہے (وہ فارس کے تو
بھی کوئی کتاب نہ رکھتے تھے حق تعالیٰ نے اوّل عرب پیدا کئے اس دین کے تھامنے والے اچھے نہ ہوئے اب عجم کا دور آیا ہے) اس وقت کے
عالم ایسے تھے کتاب پڑھی اور دل میں کچھ اثر نہ ہوا اللہ کلام اللہ کے تئیں کہ سکے معلوم ہوا کہ کتابوں کے یاد کرنے اور رٹنے سے دین نہیں آتا دین آتا ہے
دل کے نور سے جو اللہ کسی کو دیوے ۵ ای الھدوا یا الموت علی
بھی تفسیر کرتے ہیں۔ ای ادعوا یا الموت

فتح الرحمٰن (یعنی فارسی و سائر کم ۱۲۔ م) یعنی بروفق آں عمل نکردند ۱۲۔

ابن کثیر قرأتھم ہی کو یہی تفسیر مختص ہے۔ لفظ الذی قدرہ ابن عباس الآیۃ ھو المتعین وھو الذی عناہ علی ای القرأتین اکتفی منھم ومن المفسرین علی وجہ المباھلۃ ونقلہ ابن جریر عن قتادۃ وابی العالیۃ والربیع ابن انس یحضرھم اللہ تعالیٰ ابن کثیر ج ۴ ص ۱۲۱

۵ قل ان الموت الذی۔ یہ آیت ماقبل سے متعلق ہے یعنی جس موت سے تم ڈر رہے ہو اور اس سے بچنے کی تدبیر میں لگے ہو تم اللہ سے بھاگ کر نہیں جا سکتے جو اس سے تم کبھی نج نہیں سکتے موت تو بہر حال آنے کی اس کے بعد تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیے جاؤ گے تم تبادی مہلت کہاں جا سکتے ہے

ف یا ایھا الذین اٰمنوا۔ ترتیب نزول کے لحاظ سے یہ آیت کا اجتماع چونکہ سات دنوں میں ہوتا تھا اور سب لوگ اکٹھے ہوتے تھے اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ جمعہ میں زیادہ اہمیت کے مسائل بیان فرماتے تھے مثلاً جہاد میں خروج کرنے اور جہاد میں سستی کی ترغیب دینے اس لئے ارشاد فرمایا جب جمعہ کی اذان ہو جایا کرے تو تجارت اور دیگر کاروبار چھوڑ کر خطبہ کی طرف دوڑو اور زیادہ اہمیت کے احکام سنو اور ان پر عمل کرو تمہاری دینی اور دنیوی بہتری اسی میں ہے وذروا البیع اور خرید و فروخت کو چھوڑ دو اسکے ایک اشارہ یہ بھی نکلتا ہے کہ نماز جمعہ اسی جگہ قائم کی جائے جہاں تجارتی کاروبار ہوتا ہو اور ایسی جگہ قصبات یا بڑے شہر ہیں۔ دیہات پر یہ بات صادق نہیں آتی۔ ذکر سے مراد خطبہ ہے یا نماز یا خطبہ مع نماز کہ مفسرین نے ان تینوں معنوں میں سے کسی ایک کو اختیار کیا ہے

۶ فاذا قضیت۔ جب نماز جمعہ سے فارغ ہو جاؤ تو پھر خرید و فروخت اور دیگر کاروبار میں لگ جاؤ اور اپنی روزی کی تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد رکھو۔ اللہ کی یاد صرف نماز ہی سے مختص نہ کرو بلکہ ہر وقت اس کو یاد کرتے رہو۔ اللہ کی یاد زبان سے یاد کرنے ہی میں منحصر نہیں اگر کوئی شخص چلتے پھرتے دل و زبان سے اللہ کو یاد رکھتا ہے تو وہ بھی ذکر اللہ میں معروف ہے۔ واذکروا اللہ کثیرا فی مجامع امورکم ولا تخصوا

موضح قرآن ف۱ یہود کی تجارتی بری عادت کی وجہ سے کہ جب کبھی

ایسی بات سنتے ہیں کہ مجمع کیا جمعہ کا قصد بھی ایسا ہی ہے کہ اس جماعت پھر کبھی ملے گی اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا پھر کہاں ملتا۔ اللہ کی یاد کی خطبہ کو لیکر وقت جانے لگے ۱۲ منہ ف۲ یہود کے یہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا سامنے دن سودا بیچ تھا اس واسطے فرمایا کہ تم نماز کے بعد روزی کی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد بھولو۔ ایک بار جمعہ میں حضرت خطبہ فرما رہے تھے اسی وقت بخارا آیا اس کے ساتھ غلہ کا بہت سا پہلے سے شہر میں آنے کی کسی کو خبر نہ تھی لوگ اس کو سنکر ٹوٹ پڑے بیچنے کو حضرت کے ساتھ بارہ آدمی رہ گئے حضرت نے فرمایا قسم ہے اس پاک ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سب کے سب چلے جاتے یہاں تک کہ کوئی نہ رہتا تو یہ وادی تم پر آگ برساتی۔ بخاری و مسلم۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ نماز جمعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اس پر یہ آیت اتری۔

فتح الرحمٰن ترجمہ و خلاصہ تفسیر از حضرت شیخ الہند و حضرت حکیم الامت تھانوی و حضرت شفیع صاحب رحمہم اللہ و حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ و اللہ اعلم ۱۲

ذکر بالصوا (المعجم الکبیر ج ۱۰ ص ۲۹۰) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا فلاح دارین کا ذریعہ و وسیلہ ہے

۱۱ واذا رأوا تجارۃ او لھوا انفضوا الیھا وترکوک قائما قل ما عند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ واللہ خیر الرازقین۔ یہ آیت مدینہ پر نازل ہوئی۔ ایک دفعہ مدینہ منورہ میں خوراک کی قلت اور گرانی کی وجہ سے لوگوں کو فاقوں کا سامنا کرنا پڑا کہ شام کی تجارتی منڈی سے غلہ کی تجارتی قافلہ آیا ہوا ہے۔ لوگ جمعہ کی نماز کے لئے مسجد نبوی میں جمع تھے کہ ڈھول کی آواز سنائی دی جس کا مطلب یہ تھا کہ قافلہ آ گیا ہے۔ لوگ نماز جمعہ کو ادھورا چھوڑ کر غلہ خریدنے کے لئے بازار چلے گئے۔ آپ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ آپ نے فرمایا اگر یہ سب لوگ چلے جاتے تو وادی بطحان آگ سے بھر جاتی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ سمجھایا ہے کہ اللہ کا ذکر اور اس کی عبادت دنیا کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ساتھ تجارت بھی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو بھی عبادت قرار دیا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۰)

۱۲ یسبح للہ ما فی السموٰت وما فی الارض۔ الآیۃ۔ نفی شرک پر ختم۔

سورۂ جمعہ میں آیت توحید

اور

اس کی خصوصیت

۶۳ سُورۃُ المنافقون

ربط سورۂ مجادلہ میں فرمایا تھا کہ غلبۂ حق جہاد میں حاضر ہو کر نفاق فی سبیل اللہ کے مسائل سمجھ۔ اب سورۂ منافقون میں ان منافقوں کا تذکرہ ہے جو اپنی جھوٹی قسموں کے ساتھ مخلصوں پر طعنہ کرتے ہیں اور جو جہاد سے جی چراتے ہیں وہ دولت والوں کو مدینہ سے نکال دیں گے نیز مسلمانوں کو ترغیب دی گئی ہے کہ وہ فخر خویش تاریں اور منافقوں کے فتن سے بچتے رہیں۔

خلاصہ منافقوں پر بھی یا رشک ہے۔ ان کے احوال ذمیمہ کا بیان۔ جو شخص کہ زیور کرم سے اپنے بھائیوں پر خود کیوں فخر نہیں کرتے ہیں اور منافقوں کے کیوں منکر ہوتے ہیں تنبیہ و تہدید منافقین۔

تفصیل

اذا جاءک المنافقون۔ الآیۃ۔ منافقوں پر شکوی۔ ان کا عوارضۂ ایمان محض زبانی ہے اور وہ سراسر جھوٹے ہیں۔

اتخذوا ایمانھم جنۃ۔ تا۔ لھم لا یفقھون۔ منافقوں پر زجر اور ان کی خباثت کا بیان۔ وہ اپنی قسمیں کھا کر اپنے ایمان کا یقین دلاتے اور اپنے جن کو لوگوں کو اللہ کے دین سے روکتے ہیں۔

واذا رأیتھم تعجبک اجسامھم۔ الآیۃ۔ یہ بھی تعریف ہے۔ وہ بظاہر تندرست و توانا اور خوبرو معلوم ہوتے ہیں۔ مگر درحقیقت وہ بدترین دشمن ہیں ان سے بچتے رہیے۔

واذا قیل لھم تعالوا۔ الآیتین۔ جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ توبہ کرو خدا کا پیغمبر بھی تمہارے لئے استغفار کرے گا۔ تو غرور و استکبار سے سر ہلاتے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کہو۔

ھم الذین یقولون لا تنفقوا۔ تا۔ لا یعلمون (آخر منہا الاول) میں وہ باتیں ہیں جو انہوں نے کہی تھیں اور پھر ان سے خلاف کیا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اللہ نے سورت کی ابتدا میں فرمایا واللہ یشھد ان المنافقین لکٰذبون۔ تہدید کے بعد اصل مقصود کا بیان یعنی منافقین پر اور شکوے ہیں مسلمانوں کا خیال ہے کہ منافقین کا خیال ہے کہ مسلمان بھائی، مت گھبرائیں، اگر ہم ان کی مالی امداد بند کر دیں گے تو وہ خود بخود پیغمبر (علیہ السلام) کو چھوڑ دیں گے، (اس شکوے کی وجہ یہ ہے کہ ان منافقین کی خباثت اس حد کو پہنچ چکی ہے کہ وہ مسلمانوں کو نہایت حقیر اور ذلیل سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم ان کو مدینہ سے نکال دیں گے۔

ولله خزائن السموت والارض ـــ ردہ للعزۃ و فرسولہ وللمومنین۔ منافقین کی ان باتوں کا جواب ہے۔ دولت کے خزانے اللہ کے قبضہ میں ہیں۔ اگر منافقین۔ مومنوں پر خرچ کرنا بند کر دیں، تو اللہ تعالیٰ مومنوں کو دیگر وسائل سے دولت عطا فرمائے گا۔ اور عزت و دولت جن لفظ کے اختیار میں ہے اور اللہ کے یہاں معزز اس کا رسول اور مومنین ہی ہیں۔

یٰایھا الذین اٰمنوا لا تلھکم اموالکم۔ الآیۃ۔ مومنوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب اور فضائل زہد ہے۔

ف۵ واذا جاءک المنافقون۔ تا۔ ان اللہ لا یھدی القوم الفاسقین۔ منافقین پر شکوی ہے۔

منافقین کے اعمال قبیحہ اور ان کے ناپاک عزائم کو واشگاف کر کے مسلمانوں کو ان سے متنفر کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ ان سے دور رہیں۔

فالوا نشھد انک لرسول اللہ۔ منافقین جب آپ کے پاس آتے ہیں تو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے آپ کو اللہ کا سچا رسول مانتے ہیں۔ منافقین کا یہ دعویٰ جھوٹا تھا۔ وہ صداقت کے خلاف تھا۔ کیونکہ وہ صرف زبان ہی سے رسالت کا اقرار کرتے تھے۔ لیکن ان کا دل ایمان و تصدیق سے خالی تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اس دعوے کی تکذیب فرمائی۔

واللہ یشھد انھم لکٰذبون۔ کہ اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ منافقین اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہیں۔ درمیان میں واللہ یعلم انک لرسولہ۔ جملہ معترضہ لایا گیا تاکہ یہ وہم نہ کیا جا سکے کہ لکٰذبون کا متعلق نفس خبر انک لرسول اللہ ہے۔ تو اب معلوم ہو گیا کہ منافقین کا نفس خبر

إِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ
وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ
لَكٰذِبُوْنَ ۝١ اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٢ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ
وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ
لِقَوْلِهِمْ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ
صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ
اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝٣ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَ
هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝٤ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ

ف۲ واذا رأیتھم۔ بھی زبر ہے۔ جب منافقین کو آپ دیکھتے ہیں تو حسن و جمال اور جسمانی ڈیل ڈول کی وجہ سے وہ آپ کو بھلے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی باتیں بھی آپ بغور سنتے ہیں کیونکہ وہ فصاحت و بلاغت، تبیین، کلام کی ترتیب زبانی میں ماہر ہیں اور اپنی دنیوی اور جہاری کی ڈینگیں مارتے ہیں، بکواس بھی آپ سنتے ہیں۔ **ف۳** یعنی وہ قابل نہیں ہوتے کہ اپنی مجلس میں منافق ملعن اور عیب مسلمانوں کا کہنے تب ان پر پڑتی ہوئی نظر پر کم سمجھا جاتا ہے۔

موضح القرآن کریم نے یہ بات نہیں کہی کہ منہ دیکھے کے مرد آدمی اور دل میں ہمہ دو رفا باز۔

فتح الرحمٰن ۱۔ مترجم کہتا ہے منافقان در بعض اسفار بجہات نفاق متکلم شدہ آنرا خصمی از انصار بعرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسانید۔ منافقان مجلس شریف آمدہ قسم خوردند کہ مرتکب آں محرمات نشدہ روز۔ ایں سورت در حکایت آں اقوال و تبدید و تکذیب ایشان نازل شد و حضرت علیہ السلام

خلاصہ سورہ یہ کفار سے تبرا اور اس میں منافقین کے بیان سے خالی ہونے کا بیان ہے جس طرح بیزار کفر کی دیوار کے ساتھ کفر کی کرسی ہلائی ہے جو سنوں بھر نہ تعمیر کی اور اس طرح کافروں سے خالی ہونے کی بھی دیواروں سے بیزار ہونا ضروری ہے ورنہ منافقین بیٹھے ہیں اصل بیڑا ڈبوئیں گے۔ اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنٰفقین لکٰذبون اتخذوا ایمانهم جنة فصدوا عن سبیل الله انهم ساء ما کانوا یعملون ذٰلک بانهم اٰمنوا ثم کفروا فطبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون ۳ واذا رایتهم تعجبک اجسامهم وان یقولوا تسمع لقولهم کانهم خشب مسندة یحسبون کل صیحة علیهم هم العدو فاحذرهم قٰتلهم الله انی یؤفکون ۴ واذا قیل لهم تعالوا یستغفر لکم رسول الله لوّوا رءوسهم ورایتهم یصدون وهم مستکبرون ۵ سواء علیهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم لن یغفر الله لهم ان الله لا یهدی القوم الفٰسقین ۶ هم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا ولله خزائن السمٰوٰت والارض ولکن المنٰفقین لا یفقهون ۷ یقولون لئن رجعنا الی المدینة لیخرجن الاعز منها الاذل ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون ۸ یٰاٰیها الذین اٰمنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولٰدکم عن ذکر الله ومن یفعل ذٰلک فاولٰئک هم الخٰسرون ۹ وانفقوا من ما رزقنٰکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب

جب منافقین کی تکذیب نازل ہوئی تو رئیس منافقوں نے اپنے قبیلہ میں آ کر اس کے مستحسین کو ملامت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کرنے کا مشورہ دیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لئے آپ استغفار کریں اور ان کے لئے سزا کی درخواست کریں۔ تو انہوں نے کمال بے اعتنائی کے ساتھ ان کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ اس سے اعراض کیا اور خدمت میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے منافقین نفاق اور عناد کی تہہ در تہہ پردہ دری کر دی ہے اس سلسلہ میں اس نے اپنے نبی کے ذریعہ ہم جماعت مسلمانوں کو بھی چند ہدایتیں دی ہیں جو ہر زمانہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہونا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور نافرمانی کی سزا کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زور ہے اور اپنی باتوں کو خوب جانچ کر کہتے ہیں مگر ہوتے ہیں وہ بالکل بے حقیقت جیسے لکڑی کے کھوکھلے کندے جو دیوار کے ساتھ لگا دیئے گئے ہوں۔ ہر وقت خوفزدہ رہتے ہیں ہر اعلان کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں اور جب کبھی کوئی آواز سنتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ ہماری خبر لینے کو اور ہمارا بھانڈا پھوڑنے کو یہ پکار ہے۔ یہ ہیں وہ بدنصیب جن کی موت کا پیغام اور جہنم کی وعید سنا دی گئی ہے۔ یہ ملعون آپ کے سب سے بڑے دشمن ہیں ان سے بچنے کی اور ان کی چالوں سے خبردار رہنے کی آپ کو سخت ضرورت ہے۔ ان کی طرح سخت کفر و ضلال کی طرف بھی بہت سے لوگ جا رہے ہیں۔ ۵ واذا قیل لهم۔ یہ بھی منافقین ہی کی خصلت ہے جب منافقین کی تکذیب نازل ہوئی تو رئیس منافقوں نے اپنے قبیلہ میں آ کر اس کے مستحسین کو ملامت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر توبہ کرنے کا مشورہ دیا خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ میرے لئے آپ استغفار کریں اور ان کے لئے سزا کی درخواست کریں۔ تو انہوں نے کمال بے اعتنائی کے ساتھ ان کی درخواست کو ٹھکرا دیا۔ اس سے اعراض کیا اور خدمت میں حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے منافقین نفاق اور عناد کی تہہ در تہہ پردہ دری کر دی ہے اس سلسلہ میں اس نے اپنے نبی کے ذریعہ ہم جماعت مسلمانوں کو بھی چند ہدایتیں دی ہیں جو ہر زمانہ کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ ہونا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت اور نافرمانی کی سزا کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ہدایتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

منافقین

انہیں بھی اپنے وہ باتیں کہتی ہیں لیکن اب جھوٹوں کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کریں گے۔ وہ قسمیں کھائیں گے۔ جھوٹ بولیں گے۔ ہر طرح اپنے کو سچا ثابت کرنا چاہیں گے۔ ۶ ذٰلک بانهم اٰمنوا ثم کفروا۔ یہ ان کی بدنصیبی کی انتہا ہے کہ ایمان لا کر پھر کافر ہو گئے۔ ۷ ولله خزائن السمٰوٰت والارض۔ یہ ان کی بیوقوفی ہے کہ اللہ کے خزانوں کو اپنی ہی ملکیت سمجھ رہے ہیں۔ ۸ یقولون لئن رجعنا الی المدینة۔ یہ ان کی بدباطنی ہے کہ مدینہ کو اپنا وطن سمجھ رہے ہیں۔ ۹ یٰاٰیها الذین اٰمنوا لا تلهکم اموالکم۔ یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ ایمان لا کر بھی مال و اولاد کی محبت میں گرفتار ہیں۔ ۱۰ وانفقوا من ما رزقنٰکم۔ یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے جی چراتے ہیں۔ ۱۱ لن یؤخر الله نفسا۔ یہ ان کی بدنصیبی ہے کہ موت کو ٹالنا چاہتے ہیں۔

موضح قرآن ۱۲ ایک سفر میں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی۔ اس نے جا کر اپنی قوم میں بیان کیا کہ ہم نے ایسا ایسا کہا تھا۔ اس پر بعضوں نے کہا کہ تو جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگ۔ اس نے کہا کہ میں نہیں جاتا۔ اس پر بعضوں نے کہا کہ تو نہ جا ہم جاتے ہیں۔ اس پر یہ آیتیں اتریں۔ ۱۳ یعنی ہر فقیر اور محتاج ان میں داخل نہیں فقراء مسلمین یا۔

فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٠ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ
نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝١١

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ
خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا

سورۃ

ع

ترجمہ

اور خرچ کروں (راہ خدا میں) اور ہو جاؤں نیکوں میں سے۔ اور ڈھیل نہ دے گا اللہ کسی جان کو جب آ پہنچے اس کا وقت مقرر اور اللہ کو خبر ہے تمہارے کاموں کی۔

سورۃ تغابن مکی ہے

اس میں سترہ آیتیں اور تین رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اللہ کی پاکی بولتی ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہے جس نے پیدا کیا تم کو پھر تم میں کوئی منکر ہے اور کوئی ایمان والا اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے۔ اس نے بنائے آسمان اور زمین ٹھیک بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں پھر اچھی بنائیں تمہاری صورتیں اور اسی کی طرف پھرنا ہے۔ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور اللہ کو خبر ہے دلوں کے بھید کی۔ بھلا تم کو نہیں پہنچی

فوائد

وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ اور جب کسی کی عمر کا معین وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ایک لمحہ کی تاخیر بھی نہیں فرماتا اور وہ سب کے تمام اعمال پر پورے پورا ایک ایک کر کے اعمال کے مطابق جزا و سزا دے گا۔

ممیز قرآن ۔ اس سب جانوروں سے انسان کی خلقت اچھی ہے۔ ۱۲ منہ

سورۂ منافقون کی خصوصیات | منافقوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب۔ منافقین کی خباثتوں کا بیان۔

سورۂ تغابن

سورۂ ہٰذا فقروں میں فرماتا ہے کہ ہماری ذی ہوش مخلوق میں سے جو بندہ وحدہٗ لاشریک لہٗ پر ایمان لاتا اور اعمالِ صالحہ بجا لاتا ہے وہ بدرجۂ آخر کامیاب ہوتا ہے اور جو شخص اس کے برخلاف کرتا ہے وہ ناکام رہتا ہے۔

ربط عبادت ہی سچی نیکی تھی اس لئے کہ اس میں ریا و دکھاوا نہیں ہوتا اور اسکی بنا پر میں فرمایا کہ وہ تمہیں اس کا کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا کرائے گا۔

خلاصہ | اسمیں اللہ تعالیٰ کی توحید پر عقلی دلیل، تحویلِ قبلہ، تحویلِ دنیوی و اخروی، دعوتِ توحید، اس کی عظمتِ اتفاقی اور جہاد کا حکم دیا گیا۔ بیان اتفاقی ہے۔

تفصیل

بسم اللہ الخ۔ دعوتِ توحید کا اعادہ، تاکہ اصل مقصود سے غفلت نہ ہونے پائے اور یہ بھی بیان ہو جائے کہ اتفاقی اسی مسئلہ کی ظاہر ہے۔ **هو الذی خلقکم** الخ۔ **واللہ علیم بذات الصدور** توحید پر عقلی دلیل۔ **الم یاتکم** الخ۔ تکذیب سے پاک سمجھ کر ہر شے کا خالق و مالک اور سب کچھ جاننے والا وہی ہے تو ایسے ہی ایک فرد مسلمہ موحد پر صبر و شکر لازم ہے۔ **ذلک بانہ کانت تاتیھم رسلھم بالبینات** الخ۔ **وعصوا الرسول** الخ۔ **زعم الذین کفروا** الخ۔ **بلیٰ وربی لتبعثن** الخ۔ **فامنوا باللہ و رسولہ** الخ۔ **یوم یجمعکم لیوم الجمع** الخ۔ **ومن یؤمن باللہ یھد قلبہ** الخ۔ **واطیعوا اللہ** الخ۔ **ان من ازواجکم** الخ۔ **ان تقرضوا اللہ** الخ۔ **عالم الغیب** الخ۔ **فاتقوا اللہ** الخ۔ **واسمعوا** الخ۔ **ان تقرضوا اللہ قرضا حسنا

انھوں نے توحید کا انکار کیا اور خدا سے بغاوت کی، تو ان کو دنیا ہی میں خوف و اضطراب سے تباہ کر کے گھاٹ اتار دیا گیا اور آخرت کی بھی ان کی پکڑ اور دردناک عذاب تیار ہے۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ (یہ اس لئے کہ ان کے پاس پیغمبر دلائل و براہین پیش کرتے اور ہر اعتبار سے مسئلہ توحید کو ان پر واضح کر دیتے) مگر انھوں نے ان کی ایک نہ سنی اور کہنے لگے کیا بشر ہدایت والے بن کر آئے ہیں؟ اس لئے انھوں نے ان کو ماننے سے انکار کر دیا اور ان سے منہ موڑ لیا۔ اللہ کو کسی کی پروا نہ تھی کیونکہ وہ تو ہر طرح بے نیاز ہے۔ اسے ان کے ایمان

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا
وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ زَعَمَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ
لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ فَاٰمِنُوْا
بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۭ ذٰلِكَ
يَوْمُ التَّغَابُنِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

سلام کی کوئی ضرورت نہیں فَاٰمِنُوْا (پس ایمان لاؤ) خدا اور خدا کے رسول پر جو قرآن کے مضامین میں آپ پر منکشف کیا گیا ہے کہ رسول اور کتاب ہی ہدایت کے دو ذریعے ہیں جن کے ذریعہ سے خدا اپنے بندوں تک اپنی ہدایت پہنچاتا ہے۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (اور اللہ تمھارے کاموں سے باخبر ہے) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ ایمان لانے سے انکار کریں گے وہ اپنے کو خدا کی پکڑ سے نہیں بچا سکیں گے۔ یَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ (جس دن وہ تم کو جمع کرے گا جمع کے دن کے لئے) یہ قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے۔ اس دن تمام انسان اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ (یہ ہار جیت کا دن ہوگا) یہ اس دن کی تعبیر ہے۔ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ

ظاہر ہونے سے متعلق ہے اور وہی یا اس کا متعلق محذوف ہے اسی بنا پر ہم نے ترجمہ میں اس کا اضافہ کیا ہے۔ یَوْمَ يَجْمَعُكُمْ (جس دن وہ تم کو جمع کرے گا) یہ قیامت کے دن کی طرف اشارہ ہے۔ اس دن تمام انسان اللہ کے سامنے جمع کئے جائیں گے۔ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ (یہ ہار جیت کا دن ہوگا) یہ اس دن کی تعبیر ہے۔ اس دن ہر شخص کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام۔ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰي رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ وَعَلَي اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۭ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

سورۂ طلاق

یٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰۗـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَاۗىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰۗـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَاۗرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۭ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۭ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا ۭ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۙ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۭ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝

فتح الرحمٰن (یعنی سورۂ رحمٰن)

کہ ہوا بات۔ یہ تعریف اخروی ہے۔ جن لوگوں نے کہا کیا اور ہماری بیویوں کو جلایا وہ جہنمی ہیں اور ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ جو ہدایت ہی پر اڑا رہے ہے ۱۱ ۔ ما اصاب من مصیبۃ۔ مسلمانوں کے لئے تسلیہ ہے۔ اگر کفار و مشرکین کے ہاتھوں تمہیں تکلیفیں پہنچیں تو اس سے گھبرانا نہیں۔ یہ سب بقدر آزمائش اللہ کی جانب سے ہے۔ اس لئے اللہ پر بھروسہ کرو اور ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اللہ تمہارے دلوں میں عزم و ثبات ڈالتا رہے گا اور تمہیں مصائب و آلام پر صبر کرنے کی توفیق دے گا وہ سب کچھ جانتا ہے اور دلوں کے حال اس پر روشن ہیں۔ اس لئے مصیبت کے وقت اللہ کے دامن کو تقویت پہنچاتا اور برداشت کی طاقت عطا فرماتا ہے۔ خوش رہیں جب مصیبت آئی ہے تو اور اسے من جانب اللہ سمجھ کر سر تسلیم خم کر دیتا اور اللہ تعالیٰ کو راضی کر لیتا ہے۔ ابدی فیصلہ بمعہ اسبابہا المقصود لاستیعابہا ۱۲ علی ما قیل وعن علقمۃ لتعلم ما فیہا من عند اللہ تعالیٰ تبسم لہ ابن اللہ تعالیٰ ویرضی بہا (روح ج ۲۸ ص ۱۴۳) ۱۳ ۔ اطیعوا اللہ۔ ترغیب اطاعت ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اگر تم اطاعت سے روگردانی کرو گے تو اس سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ آپ کے ذمہ تو بہ تبلیغ حق ہے آپ نے حق ادا کر دیا جبکہ اس سے تم اپنے دین و دنیا کی نامرادی کا نقصان اٹھاؤ گے ۱۴ ۔ اللہ لا الٰہ الا ھو۔ اصل مقصود دو امور میں توحید کا اعادہ ہے جسکی خلاف النفاق اور جہاد کے احکام نازل کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی الٰہ اور کارساز نہیں اس لئے مومنوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیئے ۱۵ ۔ مصائب دلیل ہیں اسی سے مدد کی امید رکھنے اور مدد کے لئے صرف اسی کو پکارنا چاہیئے یہاں تک مضمون توحید کا بیان تھا ۱۶ ۔ یا ایھا الذین امنوا۔ مسئلہ توحید کی تفصیل کے بعد مسلمانوں کو جہاد فی النفس و دشمن کافر رکھنے اور باہم اتحاد و اتفاق سے رہنے کی تلقین فرمائی تاکہ اور دشمن لالچ کر مقابلہ کر سکیں۔ اولاد اور جورو کے دشمن ہونے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ حقیقت میں تو ان میں بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہاری دشمن ہیں اس لئے ان سے ہوشیار رہیں۔ بعض بیویاں یا اولاد کسی معاملہ میں ایسا حکم دیتی ہیں جسے پورا کرنے کے لئے انسان محرمات و معاصی کے ارتکاب پر مجبور ہو جاتا ہے

ویدل بظاہرہ علی العفو عن الصغائر (روح ج ۲۸ ص ۱۴۲) ۱۷ ۔ اعلموا انما الحیوۃ الدنیا۔ دنیا کی حقیقت بیان فرمائی ہے کہ اللہ

موضع قرآن ۱ دل اور جیب کا یہ کہ ہر آدمی کا ایک گھر ہے بہشت میں ایک دوزخ میں بہشت والوں نے اپنے گھر لے لئے اور دوزخیوں نے بھی دوزخ لے لیا ہے بہشتی جیتے۔ ۲ یعنی آدمی خود ہو بیٹھے کے واسطے بہت نیکی کرتا ہے اور بہت بڑی بن پڑتا ہے مگر تو بھی چاہیئے کہ ملک ان سے نیک ہی رکھے اور آپ بچتا رہے۔

استطعتم واسمعوا واطيعوا وانفقوا خيرا لانفسكم ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون ﴿۱۶﴾
ان تقرضوا الله قرضا حسنا يضعفه لكم ويغفر لكم والله شكور حليم ﴿۱۷﴾ عالم الغيب والشهادة
العزيز الحكيم ﴿۱۸﴾

سورة الطلاق مدنية وهي اثنتا عشرة او ثلاث عشرة او اربع عشرة آية وثلاثمائة وثمانون كلمة والف ومائتان وثلاثة وثلاثون حرفا

بسم الله الرحمن الرحيم

يا ايها النبي اذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن واحصوا العدة واتقوا الله ربكم لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن الا ان يأتين بفاحشة مبينة وتلك حدود الله ومن يتعد حدود الله فقد

ظلم نفسه لا تدري لعل الله يحدث بعد ذلك امرا ﴿۱﴾ فاذا بلغن اجلهن فامسكوهن بمعروف او فارقوهن بمعروف واشهدوا ذوي عدل منكم واقيموا الشهادة لله ذلكم يوعظ به من كان يؤمن بالله واليوم الآخر ومن يتق الله يجعل له مخرجا ﴿۲﴾ ويرزقه من حيث لا يحتسب ومن يتوكل على الله فهو حسبه ان الله بالغ امره قد جعل الله لكل شيء قدرا ﴿۳﴾ واللائي يئسن من المحيض من نسائكم ان ارتبتم فعدتهن ثلاثة اشهر واللائي لم يحضن واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن ومن يتق الله يجعل له من امره يسرا ﴿۴﴾ ذلك امر الله انزله اليكم ومن يتق الله يكفر عنه سيئاته ويعظم له اجرا ﴿۵﴾ اسكنوهن من حيث سكنتم من وجدكم ولا تضاروهن لتضيقوا عليهن وان كن اولات حمل فانفقوا عليهن حتى يضعن حملهن فان ارضعن لكم فآتوهن اجورهن وأتمروا بينكم بمعروف وان تعاسرتم فسترضع له اخرى ﴿۶﴾ لينفق ذو سعة من سعته ومن قدر عليه رزقه فلينفق مما آتاه الله لا يكلف الله نفسا الا ما آتاها سيجعل الله بعد عسر يسرا ﴿۷﴾ وكأين من قرية عتت عن امر ربها ورسله فحاسبناها حسابا شديدا وعذبناها عذابا نكرا ﴿۸﴾ فذاقت وبال امرها وكان عاقبة امرها خسرا ﴿۹﴾ اعد الله لهم عذابا شديدا فاتقوا الله يا اولي الالباب الذين آمنوا قد انزل الله اليكم ذكرا ﴿۱۰﴾ رسولا يتلو عليكم آيات الله مبينات ليخرج الذين آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الى النور ومن يؤمن بالله ويعمل صالحا يدخله جنات تجري من تحتها الانهار خالدين فيها ابدا قد احسن الله له رزقا ﴿۱۱﴾ الله الذي خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن يتنزل الامر بينهن لتعلموا ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما ﴿۱۲﴾

سورۂ تغابن میں آیات توحید

۱۔ يسبح لله ما في السموت وما في الارض۔ الخ۔ نفی شرک پر ہے۔

۲۔ خلق السموت والارض بالحق ۔۔۔ والله عليم بذات الصدور۔ نفی شرک فی الصفات۔

۳۔ الله لا اله الا هو۔ نفی شرک پر ہے۔

ف ۱۶ اولاد کی محبت پر ترجیح دے گا اللہ کے سوال اس کیلئے اجر بہتر و خوب ہے۔ فاتقوا الله ما استطعتم لہٰذا جہاں تک ہو سکے اللہ سے ڈرو اس کے احکام کو غور سنو اور ان کو بجا لاؤ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ خیرا یا فعل ناقص مقدر کی خبر ہے یا فعل امر تک کا مفعول ہے یا صفۃ محذوف کی صفت ہے۔ ای یکن خیرا۔ او فاسمعوا خیرا۔ او انفقوا انفاقا خیرا (روح، بیضاوی) ومن یوق شح نفسه اور جو لوگ اللہ کی توفیق سے بخل اور کنجوسی کی بیماری سے بچا لئے گئے اور جنہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی توفیق مل گئی، دنیا اور آخرت میں ایسے ہی لوگ کامیاب اور فائز المرام ہونے ہیں ﴿۱۷﴾ ان تقرضوا الله۔ آخر میں الفاظ فی سبیل اللہ کا بیان ہے اور سورۂ منافقون میں امر انفاق سے پہلے حق تعالیٰ فرمایا کہ اللہ کو قرض دیدو تمہیں اس سے کئی گنا زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور تمہارے گناہ بھی معاف کر دے گا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ضائع نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ مال تم اس ذات بابرکات کو دو گے جو قدر دان اس اور سخاوت سے قرآنی کا زبردست وعدہ دینے والی ہے یعطی الجزیل بسعة المکنز۔ القلیل (روح) ﴿۱۸﴾ عالم الغیب۔ وعالم غیب و شہادت ہے۔ اس سے کوئی چیز مخفی نہیں وہ دلوں کے اخلاص کو بخوبی جانتا ہے اس لئے ہر شخص کو اس کے اخلاص کے مطابق اس کے عمل کا بدلہ ملے گا وہ قدرت کا مالک اور حکمت والا ہے کوئی چیز اسکی قدرت سے باہر نہیں اور اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہے۔

فتح الرحمٰن ۱۲ حاشیہ از مولوی محمد عباس شاکر دہ شیخ الہند ۱۲

سُورۃ طلاق

ربط | سابق سورت کا تعلق سورۂ نساء کے آخری حصہ کے ساتھ ہے۔ وہاں گھر میں کے لئے احوال متعلقہ بیان کئے گئے تھے، تاکہ وہ اپنے معاشرتی معاملات درست کرکے کامیابی حاصل کرسکیں۔ اس کے بعد سورۂ الطلاق میں عائلی امور انتظامیہ بیان کئے گئے تھے تاکہ گھروں کا انتظام درست ہوجائے اور عائلی تنازعات باہم عدالت اور مخاصمت کا باعث نہ بن جائیں۔

خلاصہ | طلاق، عدت، نفقہ اور سکنیٰ کے مسائل، تحریف دینوی، اثبات توحید پر عقلی دلیل۔

تفصیل

یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ ۔۔۔۔۔۔ قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ طلاق کے بعد اور جب عدت کا بیان: عدت کو گھر سے نکالنے کی ممانعت، طلاق کے بعد مطلقہ کو چلتے پھرتے سے دوبارہ اپنے پاس، یا خصوصاً پچھلے طریقہ سے چھوڑ دینے کا بیان، اپنی زندگی کس دل میں عورت کو رنج کرنا مقصود نہ ہو۔ وَاُولٰتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ۔۔۔۔۔۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا ۝۴ حاملہ عورتوں کی عدت کی تفصیل۔ سکونت میں جیسی سکنت عدت کے پہلے سے کی اور حاملہ اور مرضعہ کے نفقہ کا بیان۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا ۔۔۔۔۔۔ وَاَنْبَتَھُنَّ نَبَاتًا حَسَنًا ۝۱۷ تکوینی زبردستی سے توبہ کا موقع دینے کے بعد عذاب کے نازل ہونے کا بیان، قصہ متعلق ہے۔ وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ ۔۔۔۔۔۔ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝۱۲ آیۂ توحید پر دلیل عقلی۔ اللہ تعالیٰ جو ساری کائنات کا خالق ہے، وہی خالق مطلق عالم الغیب اور کل سارے ہے اور کوئی نہیں۔

ربط | یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ مطلقہ کے لئے عدت کا ثبوت۔ نماز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا گیا، لیکن حکم کا خطاب ساری امت سے فرمایا کیونکہ یہ امت کے امام ہیں یا اصل مخاطب اس طریقہ سے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ ۔۔۔۔۔۔ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ ۝۱۸۴ (روح) اسلام اور ہماری ذمہ داری: اسلام کی اشاعت کے لئے ہر مسلمان کو تبلیغ کرنا طریق عام کی حالت میں ہے، اجتماعی اس میں ان کا تصور ہے کہ دعوت کا شوق جیسے سے ہوگا یا طریقہ۔ حیض کے نزدیک عدت کیسی حیض سے ہو اور شافعیہ کے نزدیک طہر۔ اسی اختلاف کی بنا پر بعد طہر میں لام کے مفہوم میں اختلاف ہے۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ لام وقت کے لئے ہے اسی لئے وقت عدہ زمانہ ماضیہ کے نزدیک مدخول بہا ہے۔ اسی قید عدہ لکھیں حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ یہ لام عاقبت کا ہے جیسا کہ لیکون لھم عدوا وحزنا میں ہے۔ مطلب یہ ہوگا کہ باب قرآن کو طلاق رجعی دو تو فارق عدت سے مراد ہیں پس اپنی ازواج کو ایسی عدت سے نکالو۔ جب عدت گزرنے کے لئے آئیں گی ہوگا اور عدت کا اتمام کرلیں گی اور اس کی مدت مقرر کی گئی ہے اور تم سے ذمہ دار ہو اپنے طرز عمل سے مطلقہ کو ضرر نہ پہنچاؤ۔

ربط | لَا تُخْرِجُوْھُنَّ عدت گزارنے والی عورتوں کو گھر سے نکالنے کی ممانعت فرمائی۔ البتہ گروہ اپنی مرضی سے خود نکل جائیں کہ تم پر کوئی الزام نہیں۔ فاحشہ بینہ سے عدت کے اندر نکلوانے کی اجازت ہے۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ ۔۔۔۔۔۔ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ۝۲ نفقہ بقدر وجوہ قبل انقضاء العدت اور بعد ۳۰ میں ۳۰ یا تغیر حضرت عبداللہ بن عمر، سعید بن مسیب، حسن، ابن ابی لیلیٰ، نخعی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے۔ واللہ تعالیٰ کی قدرت ہیں تو اس نے اپنے بندوں کیلئے مقرر کی ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ اپنی جان پر ظلم نہیں کرتا ہے۔ لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْٓءِ ۔۔۔۔۔۔ وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ۝۱۲ اللہ کے نزدیک عالمیت پسند کرنے والا ہے، اس نے علم، مدت اور سکنیٰ وغیرہ قدرتوں کے احکام سے تجاوز نہ کرو اور جو عورتوں کو طلاق رجعی کا شبہ ہو، ان کو طلاق دینے کے بعد تم پر ایسی حالت سے رجوع کا اور ہو جانے تو سال سے حالت کی طلاق کرسکو۔ اگر تمہیں بیوی کو مطلقہ طلاق دینے یا طلاق کے بعد اس سے بدسلوکی کا برتاؤ کیا تو رجوع مشکل ہو جائے گا۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں یہ عبارتیں کہ طلاق دینے کی مراحت اس لئے کی گئی کہ ہر شخص سمجھ لے کہ اس کو پورے طور پر خبردار کیا گیا ہے۔ اگر اس کے گھر کے بگڑنے کی ذمہ داری ہوگی تو اس کو تحمل خاطر جھیلنے پر تحمل کرنا ہوگا۔

ربط | وَاُولٰتُ الْاَحْمَالِ ۔۔۔۔۔۔ اَیْ فَارِیْنِ انقضاء العدت۔ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ ۔۔۔۔۔۔ اَوْ فَارِقُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ جب ان کی عدت اختتام کے قریب ہو، تو اب بھی مختصر سے عرصہ میں آخری فیصلہ کرلو اور رجوع کرکے اپنے پاس رکھنا چاہو تو رکھ لو، ورنہ معاشرت حسن سے رخصت کردو۔ اور گواہ مقرر کرلو۔ وَاَقِیْمُوا الشَّھَادَۃَ لِلّٰہِ ۔۔۔۔۔۔ وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ۝۳ رجوع کرنے کا اور ربط کرنے کا حکم دیا تاکہ انقضاء عدت کے بعد وہ اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کرے۔ اس وقت تو بھی فیصلہ کرلو، جب کہ وہ اپنی (عدت) اور قریب الختام کو پہنچ جائیں، تو یا تو ان کو اچھی طرح اپنے پاس روک لو یا ان کو اچھی طرح سے چھوڑ دو۔ اور دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنا لو اور دین کی خاطر گواہی ٹھیک ٹھیک ادا کرو۔ فیصلہ تک دریب ہے، لہٰذا جو چاہے اور ابتدا نزاع کا ارتکاب نہ کرے۔ وَالْمُحْصَنٰتُ الْعَفِیْفَاتُ عَنِ الْفَاحِشَۃِ یہ گواہوں کو حکم ہے کہ جب ان کی گواہی کی ضرورت پڑے تو بلا کسی رکاوٹ کے گواہی کو ادا کریں۔ یہ پند و نصیحت اس شخص کے لئے ہے جو خدا پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، کیونکہ اس

فائدہ: یہی احتمال ہے ۱۲ شہ (ومن یتق اللہ) اس کا تعلق طلاق سے ہے یعنی جو شخص خدا سے ڈرے اور طلاق دینے وقت حدود اللہ کی پابندی کرے تو اس کے لئے عدت میں رجوع کا موقع موجود ہے۔ قال ابن عباس والشعبی والضحاک: ھذا فی الطلاق خاصۃ (ای من طلق کما امرہ اللہ یکن لہ مخرج فی الرجعۃ فی العدۃ ۱۲ قرطبی ج ۱۸ ص ۱۵۱) جو شخص حق تعالیٰ کی ہیبت سے ہمیشہ کی نیت سے ہمیشہ کی نیت سے روزی کی فکر کرنا چھوڑ دے اللہ اسے ایسی جگہ سے روزی مہیا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوگا۔ جو شخص بھی اللہ پر بھروسہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور اسے کسی کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر و متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرما لیتا ہے اسے پورا کر لیتا ہے اور کوئی چیز اس کے ارادے کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتی (ای بلغ ما مرید عز وجل ولا یعجزہ مراد (روح ج ۲۸ ص ۱۳۰)

شہ (جعل اللہ) جو چیز کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اندازہ مقرر فرمایا خواہ طلاق ہو یا مدت یا کوئی اور چیز اس کی مدت کی مختلف میعادوں کا بیان ہے۔

شہ (واللائی یئسن) اس آیت میں عدت کی دو میعادوں کا بیان ہے۔ ایک تین ماہ اور دوم وضع حمل۔ ہر میعاد دو دو قسم کی عورتوں کے لئے پہلی میعاد ان دو عورتوں کے لئے (۱) آنسہ یعنی وہ عورت جس کو بڑھاپے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو (۲) وہ عورت جس کو ابھی تک حیض آنا شروع ہی نہ ہوا ہو، خواہ صغیرہ ہو یا مراہقہ یا بالغہ یا سن۔

اسی طرح دوسری میعاد یعنی وضع حمل ان دو عورتوں کے لئے (۱) وہ حاملہ جس کو حالت حمل میں طلاق ہو گئی (۲) وہ حاملہ جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ ان اسہ یتقد ای فی مدۃ عدتھن۔ واللائی مبتدا ہے اور فعدتھن الخ اس کی خبر ہے یعنی اگر ان کی مقدار عدت میں تمہیں شک ہو اور واللائی قعدن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتھن ثلثۃ اشھر و اللائی لم یحضن سے ان کی عدت نہیں سمجھ سکے ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ فَاِذَا بَلَغْنَ
اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا
الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۙ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۝
وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ
لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ
نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّ
الّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ

موضح قرآن ف طلاق رجعی عدت تین حیض۔ تین حیض سے پہلے طلاق دو کہ ساڑھ حیض گنتی میں آئے اور اس پاکی میں نزدیکی نہ ہو اور جس پاکی میں نزدیکی ہو وہ حیض عدت میں نہ گنے۔ ف۲ طلاق بائن عدت میں رجعی طلاق کے وقت اس قدر میں عدت پوری کرے۔ آپ سے نکلنے کو کوئی نکالے یہ نکلنا کہا جائے۔ اللہ منیا کام نکالے یا ولیا اسوسے کہ شاید پھر دونوں میں صلح ہو جائے۔ ف۳ طلاق دیکر عدت ہو چکنے سے پہلے اگر جانے۔ مگر لینا تو عدت پر دو گواہ کر کے ناکر مشہور نہ ہو۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی موافقت پیدا آید و مراجعت کند ۱۲ ف۲ یعنی از مطلقات ۱۲

يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ
يُسْرًا ۝ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَيْكُمْ ۚ وَمَنْ يَّتَّقِ
اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗۤ اَجْرًا ۝ اَسْكِنُوْهُنَّ
مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ
لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۚ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا
عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ
اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ
سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ۚ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ
مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ۚ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ۚ سَيَجْعَلُ
اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ

ش (من یتق اللہ) جو شخص اللہ کے احکام میں اس سے ڈرے اور ان کو بجا لائے تو اللہ اس کے کام آسان کر دے گا اور ایسے نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے گا جن سے دنیا و دین کی بھلائی ہو۔ امام اللہ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ڈرے اور اس کے احکام کی نافرمانی نہ کرے، تو اللہ اس کے گناہ معاف فرمائے گا اور اسے بہت بڑا اجر دے گا۔ **ش** (سکنوھن) عدت تک رہائش کا انتظام جائز کے ذمہ ہے۔ عدت والی عورت کو طلاق یا کسی وفات منتقل کر دے، اس پر لازم ہے کہ اسے تنگ نہ کرے اور تکلیف نہ دے تاکہ وہ مکان چھوڑنے پر مجبور ہو جائے۔ عدت رجعیہ ہو یا حاملہ اس کا خرچہ بھی خاوند کے ذمہ ہے اور اسکی بھی عام اہل علم اور حنفیہ اور احناف

ثوری رحمہ اللہ بھی مسلک ہے اور ان کے اور اس عورت حمل کے جو عدت حاصل ہو گئی ہو فرق بھی ہے۔ شوہر کا عورت مخالفت جائز نہیں۔ اس کے علاوہ شوہر کا فائدہ ہے کہ اور ہو سکتا ہے کہ اس عورت حمل بہت طویل ہو جائے کہ اس کے لئے نفقہ نہ ہو سکے یہ ثابت ہوگا اور ان **ش** (فان ارضعن لکم) حاملہ وضع حمل کے بعد اگر بچہ جنا ہے کہ دودھ پلاتی اور اس کا معاوضہ ادا کرے اور انہیں ہے کہ شریعت کے مطابق معاملہ کرو باپ کو بھی ہے کہ بچے اور زچہ کو ضائع نہ کرے اور معاملہ کرے اور آپس میں مشورہ سے کام کرو اور جو دوسرا سکی وسعت سے زیادہ معاوضہ طلب کرے، تو اسے چھوڑ دو دودھ پلانے والیاں تمہیں اور بہت مل جائیں گی۔ (لینفق ذو سعۃ) جو شخص عرف شرع میں اپنی حیثیت کے مطابق خرچ کرے اور جو تنگدست ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق اللہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی وسعت سے زیادہ کوئی تکلیف نہیں دیتا۔ اگر کوئی تنگدست ہو تو ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کے رزق میں فراخی عطا فرما دے۔

ش (کاین من قریۃ) خالق امور انتظامیہ طلاق، عدت، سکنیٰ، نفقہ اور رضاعت کے احکام بیان کرنے کے بعد تکوینی و دنیوی امور بیان کئے گئے، تاکہ احکام الٰہی کی پابندی سے بندوں کو اپنے انجام کا علم ہو جائے اور ایک نگاہ بھی اس سے عبرت حاصل کریں۔ فرمایا بہت سی بستیاں ایسی تھیں ان کے باشندوں نے اپنے پروردگار اور اس کے رسولوں کے احکام سے سرکشی کی اور روگردانی کی تو ہم نے ان کا سخت محاسبہ کیا اور ان کو نہایت دردناک سزا دی۔ اس طرح انہوں نے اپنے کرتوتوں کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار ان دونیا کا خسارہ اٹھایا اور پھر آخرت میں بھی اللہ نے ان کے لئے شدید ترین عذاب تیار کر رکھا ہے۔

نوٹ قرآن ۱۔ حضرت نے ایک جرم اپنی موقوف کرنے کی بابت لکھا ہے اور ہمیں کی اسمیں ہے اور ہمیں کی اسمیں ہے اور ہمیں کی اسمیں

أَمْرِهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيدًا ۝
اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے پھر حساب میں پکڑا ہم نے اس کو حساب سخت میں

وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا
اور عذاب دیا ہم نے اس کو عذاب بُرا میں چکھا اس نے وبال اپنے کام کا

وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْرًا ۝ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
اور تھا انجام اپنے کام کا نقصان میں تیار کی ہے اللہ نے ان کے لئے

عَذَابًا شَدِيدًا ۝ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓأُولِي الْأَلْبَابِ ۝ الَّذِينَ
عذاب سخت میں ڈرو اللہ سے اے عقلمندو جو

اٰمَنُوا ۝ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُولًا يَّتْلُوا عَلَيْكُمْ
ایمان لائے ہیں تحقیق اتارا ہے اللہ نے تمہاری طرف نصیحت رسول کو جو پڑھتا ہے تم پر

اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ
آیتیں اللہ کی کھول کر تاکہ نکالے ان لوگوں کو جو یقین لائے اور کئے بھلے کام اندھیروں سے

إِلَى النُّوْرِ ۝ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا
طرف روشنی کی اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر اور کرے

يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ
اس کو داخل کرے باغوں میں بہتی ہیں جن کے نیچے نہریں ہمیشہ

فِيهَا أَبَدًا ۝ قَدْ أَحْسَنَ اللّٰهُ لَهُ رِزْقًا ۝ اَللّٰهُ الَّذِي
رہیں ان میں ہمیشہ تحقیق اچھا رکھا ہے اللہ نے اس کے لئے روزی اللہ وہ

خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ
جس نے پیدا کئے سات آسمان اور زمین سے بھی ان کی مانند اترتا ہے

الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ

حکم درمیان ان کے

ابوصالح رحمہ اللہ سے مروی ہے۔ قال ابوصالح فی قولہا سبعا لا غیر فی سبع ارضین منبسطۃ بین بعضہا فوق بعض بقدر بینہا الجبال ویقل حیہا السواد وروی بیدان عن ابن عباس۔ (ابن کثیر ج ۲۸ ص ۴۴ ۴) واللہ تعالیٰ اعلم

سورۂ طلاق میں آیت توحید

اللہ الذی خلق سبع سموت۔ الآیۃ، نفی شرک فی التصرف۔

سُورۂ تحریم

ربط: سورۂ تحریم میں سورۂ حدید کے دو قول مضمون نمبر ۱ اور نمبر ۲ کی طرف مرتب کے طریق پر مذکور ہیں پہلے انفاق فی سبیل اللہ اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

خلاصہ: شہید، خلوتِ رضا کاروں سے مؤانست۔ خطاب مؤمنین۔ ذکر نفاق بطور اللہ دہ اور جہاد۔ تمثیل برائے کفار و مؤمنین۔

تفصیل

۱ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ۔۔۔ تبیب۔ یا بکار، اے حبیب۔ الطیب۔ یا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ذواج کو ایسے کاموں سے روک رہے ہیں جو رضائے الٰہی کے خلاف ہوں۔ یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم۔ الآیۃ۔ الخطاب بہ مؤمنین اہل و عیال کو ایسے کاموں سے بچانا جو مرجب عذاب نار ہوں یا ربما۔ لعل اس لئے کہ ۔۔۔ الآیۃ۔ توبوا الی اللہ۔ من صفو نصوحا۔ الآیۃ۔ عبادت بجز بیرائے مؤمنین اور ذکر نفاق بصورہ اشارۃ۔ انفاق فی سبیل اللہ کی وجہ سے قیامت کے دن کو نور عطا ہوگا۔ یا ایھا الذین جاھدوا ۔۔۔ لتعارفوا۔ الآیۃ۔ مخلصین جہاد کا ذکر۔ ضرب اللہ مثلا للذین کفروا۔ الآیۃ۔ کافروں کے بُرے درجہ کی تمثیلیں۔ نوح علیہ السلام کی بیوی اور لوط علیہ السلام کی بیوی۔ دونوں کافرہ تھیں۔ مگر ان کے پیغمبر خاوندوں کے اعمال صالحہ سے ان کو کوئی فائدہ نہ پہنچا۔ وضرب اللہ مثلا للذین امنوا۔ الآیۃ۔ مؤمنین کے لئے تمثیل۔ فرعون کی کفر اس کی بیوی کو اور عفت مریم صدیقہ کے فضائل کاملین ان کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکا۔

۲ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ ۔ اے کریم آقا، اے حبیب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب یا نبی کریم سے تین قسم کا عتاب کی ممانعت اور ازواج مطہرات کو خاطر رضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اقتضاب کی تلقین فرمائی۔ یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت مرغوب تھا اور آپ ام المؤمنین حضرت حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کے یہاں روزانہ شہد نوش فرماتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس واقعہ کی اطلاع دی تھی سوحفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آپ جس کے پاس بھی جائیں وہ کہے کہ آنحضرت نے مغافیر کھائی ہے آج آپ کے پاس سے مغافیر کی بو آرہی ہے آپ نے فرمایا شہد پیا ہے چنانچہ آپ پھر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے وہی بات کہی جو پہلے عرض کی تھی آپ نے فرمایا شہد نہیں پیا ہے زینب کے پاس سے شہد پیا تھا اور میں کبھی بھی اس کا پینا نہیں ہوں گا۔ مغافیر ایک قسم کا گوند تھا جو بدبودار ہوتا ہے عرفط بھی اسی سے کہا گیا ہے آپ کو بدبو اور جیسے نہایت ناپسند تھی اس لئے آپ نے قسم کھالی کہ میں شہد نہیں پیوں گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں (روح، تفاسیر ابن کثیر، المظہری، المظہری، ابن کثیر)

فرمایا: اے پیغمبر! جس چیز کو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے، تو اس کو حرام کیوں کرتا ہے؟ کیا اپنی بیویوں کی رضامندی کی خاطر ایسے کرتا ہے تو جیسے آپ کی شان کچھ زیبا نہیں۔ آپ کے حلف کا مقصد یہ تھا کہ آپ نے جو کھانا حلال چیز ہے اس سے اجتناب کا بیڑا اٹھا لیا ہے اور عزم کیا ہے تو اس کا پورا کرنا ضروری ہے۔ اجتناب کا بیڑا اٹھانا اور عزم کرنا بالکل یہ فیصلہ کر دینا تھا کہ مقصد کچھ نہیں کہ حلال کو حرام قرار دے کر اس سے ترک کر دیا تھا۔ جیسے اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام ٹھہرا لے تو اس کا یہ فعل حرام نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دلداری کے لئے آپ کو ترک کر دیں۔ آپ کی رفعت شان اور عظمت کے جیسے مقام اولیٰ کو ترجیح دے کر فرمایا و اللہ غفور رحیم یعنی آپ نے جو کچھ کیا وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کے ماتحت ہے۔ اس لئے آپ کو کوئی فکر نہ کرنا چاہئے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۳۹۰)

۳ قد فرض اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قسموں کو توڑنے کی اجازت دے دی ہے جو ترک حلال پر کھائی گئی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا ناصر و مددگار ہے جو بڑی مشکل امور کو بھی آسانی کا سبب بنا دیتا ہے اور ایسی محبت کو کفارہ یمین ادا کر کے اٹھا لینے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ یہ کہ واصمہ قد بارا اللہ الخطر فیب لحمہ وھو علی اللہ کریم وب المرحمۃ لکم فی تحلیل ایمانکم اذا حنثتم (وہ اللہ تعالیٰ ہے جو خطرہ کو ٹالنے والا ہے اور وہ اللہ کریم ہے اور رحمت والا ہے تمہارے لئے تحلیل ایمان میں جب کہ تم حانث ہو جاؤ۔ علی ما ذکرہ فی الکشاف (قرطبی ج ۱۸ ص ۱۸۰)

۴ واذ اسر النبی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس پوشیدہ بات فرمائی اور ازواج مطہرات میں سے کسی سے فرمائی؟ اس

الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوٓا أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۙ
وَّأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿١٢﴾
سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاِحْدَى عَشْرَةَ رُكُوْعًا
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ
تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
رَّحِيْمٌ ﴿١﴾ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ
وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿٢﴾ وَاِذْ
اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا
نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ
وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ

ع ۱۸

۱۲۷۵

منزل

میں مفسرین کا اختلاف ہے۔ صحیح قرینہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد سفر شہد کی مغافیر ہے جس کا ذکر آپ نے حضرت حفصہ رضی سے کیا تھا اور اسے مخفی رکھنے کی فرمائش کی تھی۔ چنانچہ علامہ آلوسی وغیرہ بخاری (از ابن سعد، ابن حمید، ابن المنذر، ابن مردویہ کے حوالے سے نقل کیا ہے، فقال: (اہل سورۃ) عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود لہ فی مرادہ: وقد حلفت فلا تخبری بذلک احدا۔ (الزرقانی ج ۳ ص ۲۰۶)

۱۵ مگر حضرت حفصہ رضی سے نہ رہا گیا اور انہوں نے اس کا ذکر حضرت عائشہ رضی سے کر دیا۔ اُدھر اللہ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس افشاء راز پر آگاہ فرما دیا۔ آپ نے حضرت حفصہ رضی کو بتا دیا کہ تم نے فلاں بات ظاہر کر دی ہے۔ آپ نے کچھ حصہ تو جتلایا اور اس سے اعراض فرمایا، تاکہ وہ زیادہ شرمسار نہ ہوں۔ حضرت حفصہ رضی نے عرض کیا آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں نے راز فاش کر دیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہے کہ مجھ علیم و خبیر نے بتایا ہے۔

موضع قرآن ف حضرت نے ایک قسم (یعنی حرام) کی حرکت شہد پینا موقوف کر دیا یا ایک بی بی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بیبیوں کی اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا توڑنا کفارہ دینا اب جو کوئی اپنے دل کو کچھ حرام کر لے کچھ پرہیز سے قسم ہو گئی، کھا وے تو۔ مگر کوئی حرام نہ کھانا ہو جیسا کپڑا یا لونڈی

فتح الرحمٰن ف اس سورت کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہونے کی وجہ سے مدنی کہا گیا ہے۔ اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی غیرت کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم تھا کہ ان کی دلجوئی کرتے اور ان کی خاطر شہد کا استعمال ترک کر دیتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم تھا کہ ان کی دلجوئی کرتے اور ان کی خاطر شہد کا استعمال ترک کر دیتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر لازم تھا کہ ان کی دلجوئی کرتے اور ان کی خاطر شہد کا استعمال ترک کر دیتے

بالبعض ازواج اظہار خود و رد و گمان کی جانب ذکر کر دیا جو دیگر ازواج پر اطلاع ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَا ۭ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝
إِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ
وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ
وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ
بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ۝ عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ
اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ
مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰۗىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰۗىِٕحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰۗىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا
يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا

صافات ٩

ن آنحوا. جزا. شرط محذوف ہے اور فقد صغت ماقبل کی علت ہے قائم مقام جزا۔ جزا محذوف یا تو کان خیرا لکم ہے (زمخشری) یا فحقیق ان تتوبا (طبری) یا فانه یغفر لکما (رازی) یا فلن یضرا الله شیئا (بیضاوی) یا فانه یقبل توبتکما (ابن کثیر) یا فانه یتجاوز عنکما (ابوحیان) یا فانه یعینکما (ابوالسعود) یا فانه یسلمکما (آلوسی) صغت مائل ہوگئے۔ صغت قلوبکما کے معنی میں تمہارے دل حق بات سے ہٹ چکے ہیں یعنی تم نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے، مراد یہ شدید کو اجتناب۔ یا صغت قلوبکما کے معنی ہیں تمہارے دل توبہ کی طرف مائل ہوچکے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضصہ رضی اللہ عنہا اپنی غلطی پر متنبہ ہوگئیں اور ان کے دلوں میں اس غلطی کا احساس ہوگیا اور ان کے دلوں میں اس غلطی سے توبہ کرنے اور آئندہ کے لئے اور حق واجب کا علم پیدا ہوگیا وقیل فقد مالت قلوبکما الی الخونة (قرطبی ج ١٨ ص ١٨٨) ف ان تظهرا یعنی اگر تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف مشورہ کرتی رہو گی اور اس کام میں باہم تعاون کرتی رہو گی، تو آپ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہے جبرائیل امین مددگار خواہ ہیں اور تمام فرشتے آپ کے حامی اور معاون ہیں، صالح المومنین سے جنس مراد ہے اور اس سے طیبہ المومنین مراد ہیں جن میں علماء راشدین بطریق اولیٰ داخل ہیں۔ والمراد بالصالح الجنس ولذلك عم بالاضافة (بیضاوی ج ٢ ص ٣٠٣) وانا اقول العموم اولی، وهما ابوبكر وعمر) وكفى بهما رضى الله تعالى وجعله من خلون وخلوا لهذا (روح ج ٢٨ ص ١٥٣) ع عسی ربه الخ یہ ازواج النبی کو تہدید ہے کہ اگر تم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کوئی تادیبی اور ردعلی کوئی تدبیر مشکل میں اگر تم تم نہیں ہوگی تو آپ کا گھر برباد ہوجائیگا، اگر آپ تم سب کو طلاق دے کر سبکدوش فرمادیں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تمہاری بجائے تم سے بہتر بیویاں عطا فرمائیں جو اسلام اور اہل اسلام کی دوستدار ہوں، نمونے سے متصف اور اسلام میں قدمت پیشہ عبادت والی ہوں، روزے رکھنے والیاں ہوں، شوہر کی خدمت کرنے والیاں، شوہر کی خوشنودی کو ڈھونڈنے والیاں ہوں، کنواری ہوں، بیوہ ہوں۔ قرطبی ع یا ایها الذین امنوا یہ خطاب ہے مومنوں سے۔ فرمایا اے اہل ایمان اپنے کو اور اپنے اہل وعیال کو ان کاموں سے بچاؤ جو عذاب جہنم کا موجب ہوں۔ جہنم کی آگ نہایت سخت ہے اس کے نگہبان فرشتے بڑے سخت ہیں اس میں جہنمی کو ڈالا جائے گا اور وہ جہنم کے عذاب سے بھاگ نہیں سکتے، پھر انہوں نے حضرت عائشہ اور حضصہ رضی اللہ عنہما کو دو باتیں یاد دلائیں جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر کے حضرت نبی بی کو بتلائی تھیں، ایک تو یہ کہ ابوبکر اور عمر میرے بعد خلیفہ ہوں گے، دوسری بات کیا تھی شاید یہ تھی کہ تم اپنے باپ علیہ ہوگا بدلہ اس کے اپنے غیب علانیہ توبہ کرلیں اور رسول کے مخالف ہم کو حامیان دین کی واسطے لڑائی کرنے کا اور تیسری بات یہ تھی کہ تم اپنے باپ کو ناراض نہ کرو۔ ف یعنی حضصہ و عائشہ رضی اللہ عنہما۔

يُؤْمَرُونَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا
الْيَوْمَ ۭ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً
نَّصُوْحًا ۭ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ
سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ
اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ
عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝

ع ۱ ۱۹

ترجمہ

یومرون ۝ اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ خالص امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ معاف کر دے اور تمہیں داخل کرے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جس دن اللہ رسوا نہ کرے گا نبی کو اور ایمان والوں کو جو اس کے ساتھ ہیں ان کا نور دوڑتا ہوگا ان کے آگے اور داہنے ہاتھ کی طرف کہتے ہوں گے اے ہمارے رب پورا کر دے ہمارے لیے ہمارا نور اور بخش دے ہمیں بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے ۝ اے نبی جہاد کر کافروں سے اور منافقوں سے اور سختی کر ان پر اور ان کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بری جگہ ہے پہنچنے کی

تفسیر

یومرون ۝ یعنی کافروں سے کہا جائے گا کہ اب عذر نہ کرو آج تمہارے عذر قبول نہ ہوں گے آج تمہیں عذاب الٰہی بھگتنا ہوگا کیونکہ دنیا میں تم کفر کرتے تھے اور کسی کی عذر سے تم سزا سے بچ نہیں سکتے ۝ یا ایہا الذین امنوا توبات الخ مومنوں کو توبہ کا حکم دیا جا رہا ہے کیونکہ کوئی مومن ایسا نہیں جو گناہ سے بالکل پاک ہو اس لیے ہر مومن کو توبہ کرنی چاہیے توبہ نصوح خالص یہ ہے کہ توبہ کرنے والا دل میں یہ پکا ارادہ کر لے کہ آئندہ گناہ نہیں کرے گا اور اس پر قائم رہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ حسن اور مجاہد سے بھی یہی منقول ہے۔ قال معاذ بن جبل یا رسول اللہ ما التوبۃ النصوح قال ان یندم العبد علی الذنب الذی اصاب فیستغفر اللہ تعالیٰ ثلاث مرات یعود الیہ کما لا یعود الی الضرع وسئل عمر رضی اللہ عنہ عن تفسیرہا فقال مثل ابن مسعود وقال الحسن ومجاہد وغیرہم توبۃ لا رجوع بعدہا (ص ۱۵۶ ج ۱۰ ابن کثیر) یعنی سچی توبہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ گناہ معاف کر کے اپنے باغوں میں داخل فرمائے گا جن میں انواع و اقسام مشروبات کی نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اس دن ہوگا جس دن اللہ کافر و مشرکین ہر طرح ذلیل و رسوا ہوں گے اور اللہ تعالیٰ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو ذلت و رسوائی سے محفوظ رکھے گا ۝ نور ہم یسعی یعنی قیامت کے دن مومنین کے چاروں طرف نور اور اجالا ہوگا اور وہ پل صراط اور نیکیوں سے تکبیر و نوری گذر جائیں گے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگیں گے کہ اے

ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں مزید نور عطا کر کیونکہ تجھے ہر چیز پر قدرت ہے۔ سورۂ الحدید میں ارشاد ہے یوم تری المؤمنین والمؤمنات یسعی نورھم بین ایدیھم وبایمانھم الآیۃ۔ یہ نور ان کو ایمان فی سبیل اللہ کی وجہ سے حاصل ہوگا۔ اسی کی طرف اشارہ فرمایا نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم۔ اس طرح اس آیت میں ضمناً انفاق فی سبیل اللہ کا مضمون آگیا ۝ یا ایہا النبی جاھد الخ

موضح قرآن ان مسلمان کو لازم ہے کہ دل میں ہمیشہ خیال رکھیں کہ اول تو ان کی اوپر حالت ایسی نہیں کہ چار حصار سے اس پر کسی کی گزر نہ ہو اور پھر کوئی جھٹپٹے پر جگہ ہے۔ ہمیشہ ان کا خیال رہے کہ اللہ صاحب اور دل کو فرماتا ہے تکبر نہ کر تو ہم کو سارے جہان کی دل میں ہے دل سے بڑھ کر سارے جہان میں کچھ گوشت پوست ہیں وہ حضرت کا خلق بہانگ ہے کہ اللہ صاحب اور دل کو فرماتا ہے تکبر نہ کر تو ہم کو سارے جہان کی دل میں ہے دل سے بڑھ کر سارے جہان میں کچھ گوشت پوست ہیں وہ حضرت کا خلق بہانگ ہے کہ اللہ صاحب اور دل کو فرماتا ہے تکبر نہ کر۔

جہاد کا ذکر ہے جو سورۂ صف کا دوسرا مضمون ہے۔ کفار اور منافقین دونوں فریقوں سے جہاد کا حکم فرمایا مگر دونوں کے ساتھ جہاد کی کیفیت مختلف ہے کافروں کے ساتھ سیف و سنان سے جہاد کرو اور منافقین سے جہاد کرو زبان سے، وعظ و نصیحت سے، دلائل و براہین سے، تبلیغ کرو مگر ضرورت ہو تو ہاتھ میں تلوار بھی لے سکتے ہو مگر یہ جہاد بہت ہی مشکل ہے۔ اس کا اشارہ اس جملہ میں ہے جو روایات بری جگہ ہے **کالصلیب**۔ یعنی منافق۔ یہ کافروں کے لئے تمثیل ہے بس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت نوحؑ اور لوط علیہما السلام دو جلیل القدر پیغمبر تھے۔ ان کی بیویاں کافرہ اور مشرکہ تھیں اور اپنے خاوندوں کی مخالفت

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ
وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ۭ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ
عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا
عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ
لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا
فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ
بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝

ترجمہ

اللہ نے مثال بیان فرمائی ان لوگوں کی جو کافر ہوئے عورت نوح کی اور عورت لوط کی، وہ تھیں نکاح میں دو بندوں کے ہمارے نیک بندوں میں سے، پھر خیانت کی انہوں نے ان دونوں سے، سو نہ کام آئے ان کے خاوند اللہ کے مقابلہ میں کچھ بھی اور کہا گیا ان دونوں کو کہ داخل ہو جاؤ آگ میں ساتھ داخل ہونے والوں کے۔ اور بیان فرمائی اللہ نے مثال ان لوگوں کی جو ایمان لائے عورت فرعون کی، جب کہا اس نے اے رب میرے بنا میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر اور مجھ کو بچا فرعون اور اس کے کام سے اور بچا مجھ کو ظالم لوگوں سے۔ اور مریم بیٹی عمران کی جس نے نگہ رکھی اپنی شرمگاہ کی پھر پھونک دیا ہم نے اس میں اپنی روح سے اور سچا کیا اس نے اپنے رب کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور تھی وہ فرمانبرداروں میں سے۔

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا : مثل کے معنی وصف کے ہیں۔ یہاں حالت مراد ہے۔ **لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا** : یہ عام ہے۔ کفار کے لئے تمثیل ہے۔ یہ نہیں کہ ان کی بیویاں کافرہ تھیں تو ان کو بھی کفر کی سزا ملے گی۔ **امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ** : حضرت نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں کا کفر ظاہر تھا۔ **كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ** : یعنی ان کے خاوند نیک تھے۔ ان کی بیویاں کافرہ تھیں۔ **فَخَانَتٰهُمَا** : خیانت سے مخالفت دین کا کفر کی ہمنوائی اور اپنے خاوندوں کے بارے میں کافروں کا ہمنوا بن کر اظہار کرنا مراد ہے۔ خیانت سے بدکاری مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو اس فعل سے محفوظ رکھا ہے۔ (نسیم الصبا و بقولہ ذہبی فی المیزان فلان ضعیف لا یحتج بہ فی الاحکام فضلا عن الاعتقاد) **فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـــًٔا** : یعنی ان کے خاوند اللہ کے مقابلہ میں ان کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکے۔ **وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ** : یعنی قیامت کے دن ان کو کہا جائے گا کہ جہنم میں جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔ **وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ** : حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی تھیں اور فرعون کے کفر سے بیزار تھیں۔ **اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ** : اس سے معلوم ہوا کہ فاسق و فاجر اور ظالم کے گھر میں رہنا اہل فرعون کے ساتھ رہنا خطرناک ہے۔ حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے جنت میں گھر مانگا اور فرعون کے قصر عظیم اور اس کے عمل سے بچنے کی دعا کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظالموں اور ان کے عمل سے بچنا اہل فرعون کے ساتھ رہنے سے اور ایسی جگہ رہنے سے جہاں ظلم و ستم ہو رہا ہو بہتر ہے۔ **وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ** : حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا نے اپنی بچت کی دعا میں فرعون کا ذکر پہلے کیا اور اس کے عمل سے بچنے کی دعا کی پھر ظالم لوگوں سے بچنے کی دعا کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظالموں کے ساتھ رہنا ظلم کرنا ہے۔ **وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا** : حضرت مریم صدیقہ کا ذکر بھی بطور پاکدامنی، صداقت و فرمانبرداری اور عبادت و اطاعت کے بیان کیا گیا ہے۔ **فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا** : مطلب یہ ہے کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے حضرت مریم کے گریبان میں پھونک ماری اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے اس میں روح پیدا ہو گئی اور اس طرح مریم بغیر شوہر کے حاملہ ہو گئیں۔ **وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ** : یعنی حضرت مریم صدیقہ نے اللہ کے حکموں کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں۔

موضح قرآن : ظالم لوگوں کا ایمان اور دوست کوئی فائدہ نہیں دیتا جبکہ ان پر عذاب آ جائے۔ ہر شخص کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت مریم کی تعریف فرماتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک کرشمہ تھا۔ (موضح)

نسخۃ الرحمٰن : یعنی روح حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آدمی کی صورت میں پیدا کر کے مریم کے گریبان میں پھونکا تھا۔

سورۂ تحریم میں آیات توحید و ارشادات خصوصیات

۱۔ یا ایہا النبی خطاب عام ہے امت کو اور خاص ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ۲۔ مسئلہ توحید کی، ارشاد فی اور جہاد فی سبیل اللہ کی تحصیل۔

سُوْرَۃُ مُلک

سورۃ الحدید سے الغابن تک سات سورتیں توحید کی خاطر نشانیاں اور ہم سا ذکر کیا گیا اب سورۃ ملک سے یہ سورۃ جن تک اسی مسئلہ کا ایک دوسرا پہلو بیان ہوگا کہ برکت و بندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں سورۃ ملک میں دلائل عقلیہ کا ذکر ہوں گے اس کے بعد سورۃ القلم میں ارشاد ہوگا کہ مشرکین نرم ہو جائیں تاکہ آپ بھی مسئلہ کے بیان میں نرمی اختیار کریں تیسرے پسند کے بیان میں جگر نرم ہوں تو مداہنت سے کام نہ لیں اور ان پر دن فیصلہ فرمائیں پھر سورۃ الحاقہ میں اس مسئلہ کو ثابت کرتے ہوئے تعریف منطبق ہوگی۔ سورۃ معارج میں مشرکین پر رجز کا ذکر ہوگا کہ وہ اپنے کفر کے بچاؤ کے لیے اپنے مذہب کے علاوہ کسی کو اعتبار نہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد سورۃ نوح علیہ السلام سے دلیل نقلی مذکور ہوگی۔ اور پھر سورۃ الجن میں بڑی بات سے دلیل نقلی ذکر کی جائیگی۔ اس طرح سورۃ ملک سے سیزدہ سورتیں گویا ایک ہی سورت ہے جس میں مسئلہ کو گیارہ دلائل نقلیہ سے ثابت کیا گیا ہے۔

خلاصہ : تین دلائل عقلیہ مع اور آٹھ دلائل عقلیہ مع۔ تکوینات و تفسیر اور بیان طرق تبلیغ۔

تفسیر

تبٰرک الذی بیدہ الملک ۔ لفظ تبارک سے برکات و بندہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ دلیل عقلی ہے جس سے کائنات کے ہر شیٔ پر اللہ تعالیٰ کی ملکیت اس کے قبضہ میں ہے۔ وھو علی کل شیٔ قدیر ۔ دوسری دلیل عقلی ہے اور ہر چیز پر قادر ہیں۔ الذی خلق الموت والحیوٰۃ ۔ تیسری دلیل عقلی عام۔ اسی نے موت و حیات کو پیدا کیا ہے اور وہی آزمائش کرتا ہے تو کیا برکت کا مستحق کوئی اور ہوگا؟

الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقاً ——— ۳ ——— ما تری فی خلق الرحمٰن من تفٰوت ۔ چوتھی دلیل عقلی خاص آسمانوں کو تہ بہ تہ پیدا کرنے والا اور ان کو ہر طرح سے اور شیطان سے محفوظ رکھنے والا وہی ہے تو کیا برکت و بندہ کوئی اور ہوگا۔ فارجع البصر ھل تری من فطور ۔ اور دیکھ لیں عقلی خاص آسمانوں کو ہر طرح سے پیدا کیا تو کیا آسمان و زمین کو ستاروں سے زینت کی اور دیکھ لیں ہم اپنی جگہ ان کی زینت دل سے تو کیا برکت و بندہ کوئی اور ہوگا والارض مددنٰھا وجعلنا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل زوج بھیج ۔ پانچویں عقلی خاص اچھا مزین تو پیدا کیا اور پہاڑ بھی زمین کے لیے کیل کو اور کس نے بنایا۔ تو کیا برکات و بندہ کوئی اور ہوگا؟

والسمآء بنینٰھا بایدٍ وانا لموسعون ——— ۴ ——— والارض فرشنٰھا فنعم الماھدون ۔ چھٹویں عقلی خاص آسمان کو بنانے والا اور زمین کو فرش بنانے والا وہی ہے۔ جب الارض جہنم میں نہ جائے گا تو وہ بچہ نہ بنائے گا۔ اس لئے وہ کفار قریش جہنم میں جائیں گے دل کہیں تو کاش ہم مر جاتے اور نہ پیدا ہوتے کہ اچھا ہوں مگر ان کا یہ تمنا کرنا بھی ان کو جہنم سے نہیں بچا سکتا۔ اور ہم دنیا میں ان کو ترجمہ کے لیے بھیجیں گے تو کیا برکات و بندہ کوئی اور ہوگا والجبال اوتادا وخلقنٰکم ازواجا وجعلنا نومکم سباتا وجعلنا اللیل لباسا وجعلنا النھار معاشا وبنینا فوقکم سبعا شدادا وجعلنا سراجا وھاجا وانزلنا من المعصرٰت ماءً ثجاجا لنخرج بہ حبا ونباتا وجنٰت الفافا ۔ ساتویں عقلی دلیل خاص۔ اسی کی پیدا کردہ زمین میں تم کو بھیجا جائے اور قیامت کے دن اللہ کے پاس اکٹھے کئے جاؤ گے۔ ۱۲

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّاِثْنَتَا عَشْرَةَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۖ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ
خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ
ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ
خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا
بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون اٰیۃ واثنتا عشرۃ رکوعا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تبٰرک الذی بیدہ الملک ۖ وھو علٰی کل شیء
قدیر ۝ الذی خلق الموت والحیٰوۃ لیبلوکم
ایکم احسن عملا ۚ وھو العزیز الغفور ۝ الذی
خلق سبع سمٰوٰت طباقا ۭ ما تری فی خلق الرحمٰن
من تفٰوت ۭ فارجع البصر ۙ ھل تری من فطور ۝ ثم
ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر
خاسئا وھو حسیر ۝ ولقد زینا السماء الدنیا
بمصابیح وجعلنٰھا رجوما للشیٰطین واعتدنا
لھم عذاب السعیر ۝ وللذین کفروا بربھم عذاب

ف۱ تبٰرک ۔ بڑی برکت والا ہے۔ یہ لفظ برکت کی کثرت اور وسعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا مادہ ب ر ک ہے۔ اس کے معنی ثبوت اور دوام کے ہیں۔ اسی سے برکۃ ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز میں خیر کا ثابت اور دائم ہونا۔ الذی ۔ جو۔ یہ اسم موصول ہے۔ بیدہ الملک ۔ اس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ ید کا لفظ قدرت اور تصرف کے معنی میں آتا ہے۔ ملک ۔ بادشاہی۔ حکومت۔ وھو علٰی کل شیء قدیر ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ جملہ ماقبل کی علت ہے۔ یعنی اس کی بادشاہی اس لئے بڑی ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الذی خلق الموت والحیٰوۃ ۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت اور زندگی کی تخلیق کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ یہ دونوں چیزیں ہر وقت انسان کے مشاہدہ میں رہتی ہیں۔ لیبلوکم ۔ تاکہ وہ تمہیں آزمائے۔ ایکم احسن عملا ۔ کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ وھو العزیز الغفور ۔ اور وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے۔ العزیز ۔ وہ جو کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ الغفور ۔ بہت بخشنے والا۔ الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقا ۔ جس نے سات آسمان تہ بر تہ پیدا کئے۔ ما تری فی خلق الرحمٰن من تفٰوت ۔ تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ربطی نہ دیکھے گا۔ تفٰوت ۔ بے ربطی۔ بے جوڑ۔ فارجع البصر ھل تری من فطور ۔ پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ لے کیا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ فطور ۔ شگاف۔ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ۔ پھر بار بار نگاہ دوڑا کر دیکھ لے تیری نگاہ ناکام تیری طرف لوٹ آئے گی اور وہ تھک کر رہ جائے گی۔ خاسئا ۔ ناکام۔ ذلیل۔ حسیر ۔ تھکا ہوا۔ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔ مصابیح ۔ چراغ۔ ستارے۔ وجعلنٰھا رجوما للشیٰطین ۔ اور ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ رجوما ۔ مارنے کی چیز۔ واعتدنا لھم عذاب السعیر ۔ اور ان کے لئے ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ السعیر ۔ بھڑکتی آگ۔ وللذین کفروا بربھم عذاب

ف۲ سورۃ الملک مکیۃ ۔ یہ سورت مکی ہے۔ ف۳ تبٰرک ۔ بڑی برکت والا ہے۔ برکت ازدست برکت از برکت۔ الذی بیدہ الملک ۔ جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ ھو علٰی کل شیء قدیر ۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ف۴ الذی خلق الموت والحیٰوۃ ۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت و حیات کا سلسلہ اسی نے پیدا فرمایا تاکہ آزمائش کرے کہ کون بہتر عمل کرتا ہے اور کون نہیں اور جو سب کا خالق ہے وہی بے نیاز ہے۔ ف۵ لیبلوکم ۔ تاکہ تمہیں آزمائے۔ ایکم احسن عملا ۔ کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ وھو العزیز الغفور ۔ اور وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے۔ العزیز ۔ وہ جو کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ الغفور ۔ بہت بخشنے والا۔ ف۶ الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقا ۔ جس نے سات آسمان تہ بر تہ پیدا کئے۔ ما تری فی خلق الرحمٰن من تفٰوت ۔ تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ربطی نہ دیکھے گا۔ تفٰوت ۔ بے ربطی۔ بے جوڑ۔ فارجع البصر ھل تری من فطور ۔ پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ لے کیا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ فطور ۔ شگاف۔ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ۔ پھر بار بار نگاہ دوڑا کر دیکھ لے تیری نگاہ ناکام تیری طرف لوٹ آئے گی اور وہ تھک کر رہ جائے گی۔ خاسئا ۔ ناکام۔ ذلیل۔ حسیر ۔ تھکا ہوا۔ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔ مصابیح ۔ چراغ۔ ستارے۔ وجعلنٰھا رجوما للشیٰطین ۔ اور ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ رجوما ۔ مارنے کی چیز۔ واعتدنا لھم عذاب السعیر ۔ اور ان کے لئے ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ السعیر ۔ بھڑکتی آگ۔ وللذین کفروا بربھم عذاب

ف۱ تبٰرک ۔ بڑی برکت والا ہے۔ یہ لفظ برکت کی کثرت اور وسعت پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا مادہ ب ر ک ہے۔ اس کے معنی ثبوت اور دوام کے ہیں۔ اسی سے برکۃ ہے جس کے معنی ہیں کسی چیز میں خیر کا ثابت اور دائم ہونا۔ الذی ۔ جو۔ یہ اسم موصول ہے۔ بیدہ الملک ۔ اس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ ید کا لفظ قدرت اور تصرف کے معنی میں آتا ہے۔ ملک ۔ بادشاہی۔ حکومت۔ وھو علٰی کل شیء قدیر ۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ یہ جملہ ماقبل کی علت ہے۔ یعنی اس کی بادشاہی اس لئے بڑی ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ الذی خلق الموت والحیٰوۃ ۔ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ موت اور زندگی کی تخلیق کا ذکر اس لئے کیا گیا کہ یہ دونوں چیزیں ہر وقت انسان کے مشاہدہ میں رہتی ہیں۔ لیبلوکم ۔ تاکہ وہ تمہیں آزمائے۔ ایکم احسن عملا ۔ کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے۔ وھو العزیز الغفور ۔ اور وہ زبردست ہے بخشنے والا ہے۔ العزیز ۔ وہ جو کسی سے مغلوب نہ ہو سکے۔ الغفور ۔ بہت بخشنے والا۔ الذی خلق سبع سمٰوٰت طباقا ۔ جس نے سات آسمان تہ بر تہ پیدا کئے۔ ما تری فی خلق الرحمٰن من تفٰوت ۔ تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی بے ربطی نہ دیکھے گا۔ تفٰوت ۔ بے ربطی۔ بے جوڑ۔ فارجع البصر ھل تری من فطور ۔ پھر نگاہ اٹھا کر دیکھ لے کیا تجھ کو کوئی شگاف نظر آتا ہے۔ فطور ۔ شگاف۔ ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر ۔ پھر بار بار نگاہ دوڑا کر دیکھ لے تیری نگاہ ناکام تیری طرف لوٹ آئے گی اور وہ تھک کر رہ جائے گی۔ خاسئا ۔ ناکام۔ ذلیل۔ حسیر ۔ تھکا ہوا۔ ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح ۔ اور ہم نے آسمان دنیا کو چراغوں سے آراستہ کیا ہے۔ مصابیح ۔ چراغ۔ ستارے۔ وجعلنٰھا رجوما للشیٰطین ۔ اور ان کو شیطانوں کے مارنے کا ذریعہ بنایا ہے۔ رجوما ۔ مارنے کی چیز۔ واعتدنا لھم عذاب السعیر ۔ اور ان کے لئے ہم نے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ السعیر ۔ بھڑکتی آگ۔ وللذین کفروا بربھم عذاب

موضح قرآن ف۱ یعنی بڑا بڑا تو کیسے بڑے کا جو کہاں مخلوق ذرہ ذرہ ایسی چاہیے ویسا نہ ہو۔

تناسب (توازن) فطرت و شکلت حاسّی ناکام ، عاجز ۔ حسیر تھکی ہوئی ، حاصل یہ کہ اوپر آسمانوں کو دیکھو ہم نے ان کو کتنا پیدا کیا ، جو خود ہی صنعت میں بڑے ہیں ، ان کی قوت ، ارفع سے دیکھو کہ کیسی کوئی شکلات نکالتا ہے ، یعنی ذرا پھر دیکھو کہ تمہاری مشکل سے بھی صنعت میں کوئی عیب نظر نہیں آتا کیا اس سے معلوم ہوا کہ برکات وحدہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے یہ سب کچھ بنایا ہے لئے پیدا فرمایا ۵۵ دوسری دلیل عقلی خاص ، دلیل اول سے ابطور ترقی فرماتا کہ آسمانوں کو تو میں نے پیدا کر دیا ، لیکن کیا پہلے آسمان کو مٹانوں سے مزین کسی اونچے کیا ہے ؟ انہیں نہیں یہ بھی ہم ہی نے

جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا
لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ
كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ
نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَ
قُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنتُمْ إِلَّا فِي
ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا
كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ ۖ
فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم
بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ
أَوِ اجْهَرُوا بِهِ ۖ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝ أَلَا
يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ هُوَ الَّذِي

کیا ہے ۔ اس طرح وجعلنها رجوما للشیطین تیسری دلیل عقلی خاص ، شیاطین کو ستارہ مار کر ہم ہی نے بھگایا ، ہم اور ان کی خبر آسمان کے لئے عذاب ہم ہی نے بنایا کیا یہ کام کسی دوسرے کا ہے ۔ ہرگز نہیں ، اسی طرح برکات وحدہ اللہ ہی کو ملی اور نہیں عذاب سعیر ہے عذاب جہنم نہیں بلکہ شہاب ثاقب کا عذاب مراد ہے ۔ یہ تھا اول آسمانی حالت سے متعلق ۔ ۵۶ دوسری حالت کفار و مخالفین اور ان کے عذاب کا ۔ یہ لوگ اپنے سب سے بڑے ہیں اپنی اللہ کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی برکات دیکھ چکے ہیں ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے جہنم بہت ہی بری جگہ ہے ۔ انجام ہے ۔ جب ان کفار و مشرکین کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ جہنم کی خوفناک آواز سنیں گے ، آواز کیسی ہوگی اس کی ہیبتناک کیفیت ہوگی ۔ وہ دہشتناک آواز ہے ، اس قدر خطرناک ہوگی کہ قریب ہوگا کہ غیظ و غضب سے پھٹ جائے ۔ کلما القی فیہا فوج جب بھی مشرکین کی کوئی نئی جماعت جہنم میں ڈال جائے گی تو داروغان جہنم ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس ڈرانے والے نہیں آئے تھے ؟ انہوں نے کہیں نہ کہیں ضرور عذاب سے ڈرایا ہوگا ۔ انہوں نے کہا ہاں ڈرانے والے آئے تھے ، ہم نے ان کو جھٹلا دیا اور صاف کہا کہ اللہ نے تمہیں کوئی حکم اترے کر نہیں بھیجا اور تم بڑا ہی غلط دعویٰ نبوت کیا ہے ۔ ۵۷ وقالوا لو کنا نسمع کلام الله یا فرشتوں سے ، خدا کا کلام ہم سنتے ہوتے ، یا عقل سے کام لیتے ، تو آج ہم جہنم کے لائق نہ ہوتے ، اگر ہم اللہ کی نہیں سنتے تو ضرور کہیں نہ کہیں کی سنتے ، اگر ہم عقل کی نہیں سنتے تو ضرور اپنی عقل سے کام لیتے ، یہ سوچ کر ان کو فوراً توحید و رسالت کے ساتھ ہو جاتے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر قرآنی حق کی بات ، محض سنکر نہ مانیں تو اپنے ہی پاکیزہ عقل و بداہت پر اعتماد کر کے احسن کی طرف تو قبول کیا جاتا تو یہ بھی ذریعہ نجات ہے ۔

ع ۲ ۱۵ ۱۰ ۵ ۱۰ ۱۵ ۲۰ ۲۵ ۳۰ ۳۵ ۴۰ ۴۵ ۵۰ ۵۵ ۶۰ ۶۵ ۷۰ ۷۵ ۸۰ ۸۵ ۹۰ ۹۵ ۱۰۰ ۱۰۵ ۱۱۰ ۱۱۵ ۱۲۰ ۱۲۵ ۱۳۰ ۱۳۵ ۱۴۰ ۱۴۵ ۱۵۰ ۱۵۵ ۱۶۰ ۱۶۵ ۱۷۰ ۱۷۵ ۱۸۰ ۱۸۵ ۱۹۰ ۱۹۵ ۲۰۰ ۲۰۵ ۲۱۰ ۲۱۵ ۲۲۰ ۲۲۵ ۲۳۰ ۲۳۵ ۲۴۰ ۲۴۵ ۲۵۰ ۲۵۵ ۲۶۰ ۲۶۵ ۲۷۰ ۲۷۵ ۲۸۰ ۲۸۵ ۲۹۰ ۲۹۵ ۳۰۰ ۳۰۵ ۳۱۰ ۳۱۵ ۳۲۰ ۳۲۵ ۳۳۰ ۳۳۵ ۳۴۰ ۳۴۵ ۳۵۰ ۳۵۵ ۳۶۰ ۳۶۵ ۳۷۰ ۳۷۵ ۳۸۰ ۳۸۵ ۳۹۰ ۳۹۵ ۴۰۰ ۴۰۵ ۴۱۰ ۴۱۵ ۴۲۰ ۴۲۵ ۴۳۰ ۴۳۵ ۴۴۰ ۴۴۵ ۴۵۰ ۴۵۵ ۴۶۰ ۴۶۵ ۴۷۰ ۴۷۵ ۴۸۰ ۴۸۵ ۴۹۰ ۴۹۵ ۵۰۰ ۵۰۵ ۵۱۰ ۵۱۵ ۵۲۰ ۵۲۵ ۵۳۰ ۵۳۵ ۵۴۰ ۵۴۵ ۵۵۰ ۵۵۵ ۵۶۰ ۵۶۵ ۵۷۰ ۵۷۵ ۵۸۰ ۵۸۵ ۵۹۰ ۵۹۵ ۶۰۰ ۶۰۵ ۶۱۰ ۶۱۵ ۶۲۰ ۶۲۵ ۶۳۰ ۶۳۵ ۶۴۰ ۶۴۵ ۶۵۰ ۶۵۵ ۶۶۰ ۶۶۵ ۶۷۰ ۶۷۵ ۶۸۰ ۶۸۵ ۶۹۰ ۶۹۵ ۷۰۰ ۷۰۵ ۷۱۰ ۷۱۵ ۷۲۰ ۷۲۵ ۷۳۰ ۷۳۵ ۷۴۰ ۷۴۵ ۷۵۰ ۷۵۵ ۷۶۰ ۷۶۵ ۷۷۰ ۷۷۵ ۷۸۰ ۷۸۵ ۷۹۰ ۷۹۵ ۸۰۰ ۸۰۵ ۸۱۰ ۸۱۵ ۸۲۰ ۸۲۵ ۸۳۰ ۸۳۵ ۸۴۰ ۸۴۵ ۸۵۰ ۸۵۵ ۸۶۰ ۸۶۵ ۸۷۰ ۸۷۵ ۸۸۰ ۸۸۵ ۸۹۰ ۸۹۵ ۹۰۰ ۹۰۵ ۹۱۰ ۹۱۵ ۹۲۰ ۹۲۵ ۹۳۰ ۹۳۵ ۹۴۰ ۹۴۵ ۹۵۰ ۹۵۵ ۹۶۰ ۹۶۵ ۹۷۰ ۹۷۵ ۹۸۰ ۹۸۵ ۹۹۰ ۹۹۵ ۱۰۰۰ ۱۰۰۵ ۱۰۱۰ ۱۰۱۵ ۱۰۲۰ ۱۰۲۵ ۱۰۳۰ ۱۰۳۵ ۱۰۴۰ ۱۰۴۵ ۱۰۵۰ ۱۰۵۵ ۱۰۶۰ ۱۰۶۵ ۱۰۷۰ ۱۰۷۵ ۱۰۸۰ ۱۰۸۵ ۱۰۹۰ ۱۰۹۵ ۱۱۰۰ ۱۱۰۵ ۱۱۱۰ ۱۱۱۵ ۱۱۲۰ ۱۱۲۵ ۱۱۳۰ ۱۱۳۵ ۱۱۴۰ ۱۱۴۵ ۱۱۵۰ ۱۱۵۵ ۱۱۶۰ ۱۱۶۵ ۱۱۷۰ ۱۱۷۵ ۱۱۸۰ ۱۱۸۵ ۱۱۹۰ ۱۱۹۵ ۱۲۰۰ ۱۲۰۵ ۱۲۱۰ ۱۲۱۵ ۱۲۲۰ ۱۲۲۵ ۱۲۳۰ ۱۲۳۵ ۱۲۴۰ ۱۲۴۵ ۱۲۵۰ ۱۲۵۵ ۱۲۶۰ ۱۲۶۵ ۱۲۷۰ ۱۲۷۵ ۱۲۸۰ ۱۲۸۵ ۱۲۹۰ ۱۲۹۵ ۱۳۰۰ ۱۳۰۵ ۱۳۱۰ ۱۳۱۵ ۱۳۲۰ ۱۳۲۵ ۱۳۳۰ ۱۳۳۵ ۱۳۴۰ ۱۳۴۵ ۱۳۵۰ ۱۳۵۵ ۱۳۶۰ ۱۳۶۵ ۱۳۷۰ ۱۳۷۵ ۱۳۸۰ ۱۳۸۵ ۱۳۹۰ ۱۳۹۵ ۱۴۰۰ ۱۴۰۵ ۱۴۱۰ ۱۴۱۵ ۱۴۲۰ ۱۴۲۵ ۱۴۳۰ ۱۴۳۵ ۱۴۴۰ ۱۴۴۵ ۱۴۵۰ ۱۴۵۵ ۱۴۶۰ ۱۴۶۵ ۱۴۷۰ ۱۴۷۵ ۱۴۸۰ ۱۴۸۵ ۱۴۹۰ ۱۴۹۵ ۱۵۰۰ ۱۵۰۵ ۱۵۱۰ ۱۵۱۵ ۱۵۲۰ ۱۵۲۵ ۱۵۳۰ ۱۵۳۵ ۱۵۴۰ ۱۵۴۵ ۱۵۵۰ ۱۵۵۵ ۱۵۶۰ ۱۵۶۵ ۱۵۷۰ ۱۵۷۵ ۱۵۸۰ ۱۵۸۵ ۱۵۹۰ ۱۵۹۵ ۱۶۰۰ ۱۶۰۵ ۱۶۱۰ ۱۶۱۵ ۱۶۲۰ ۱۶۲۵ ۱۶۳۰ ۱۶۳۵ ۱۶۴۰ ۱۶۴۵ ۱۶۵۰ ۱۶۵۵ ۱۶۶۰ ۱۶۶۵ ۱۶۷۰ ۱۶۷۵ ۱۶۸۰ ۱۶۸۵ ۱۶۹۰ ۱۶۹۵ ۱۷۰۰ ۱۷۰۵ ۱۷۱۰ ۱۷۱۵ ۱۷۲۰ ۱۷۲۵ ۱۷۳۰ ۱۷۳۵ ۱۷۴۰ ۱۷۴۵ ۱۷۵۰ ۱۷۵۵ ۱۷۶۰ ۱۷۶۵ ۱۷۷۰ ۱۷۷۵ ۱۷۸۰ ۱۷۸۵ ۱۷۹۰ ۱۷۹۵ ۱۸۰۰ ۱۸۰۵ ۱۸۱۰ ۱۸۱۵ ۱۸۲۰ ۱۸۲۵ ۱۸۳۰ ۱۸۳۵ ۱۸۴۰ ۱۸۴۵ ۱۸۵۰ ۱۸۵۵ ۱۸۶۰ ۱۸۶۵ ۱۸۷۰ ۱۸۷۵ ۱۸۸۰ ۱۸۸۵ ۱۸۹۰ ۱۸۹۵ ۱۹۰۰ ۱۹۰۵ ۱۹۱۰ ۱۹۱۵ ۱۹۲۰ ۱۹۲۵ ۱۹۳۰ ۱۹۳۵ ۱۹۴۰ ۱۹۴۵ ۱۹۵۰ ۱۹۵۵ ۱۹۶۰ ۱۹۶۵ ۱۹۷۰ ۱۹۷۵ ۱۹۸۰ ۱۹۸۵ ۱۹۹۰ ۱۹۹۵ ۲۰۰۰ ۲۰۰۵ ۲۰۱۰ ۲۰۱۵ ۲۰۲۰ ۲۰۲۵ ۲۰۳۰ ۲۰۳۵ ۲۰۴۰ ۲۰۴۵ ۲۰۵۰ ۲۰۵۵ ۲۰۶۰ ۲۰۶۵ ۲۰۷۰ ۲۰۷۵ ۲۰۸۰ ۲۰۸۵ ۲۰۹۰ ۲۰۹۵ ۲۱۰۰ ۲۱۰۵ ۲۱۱۰ ۲۱۱۵ ۲۱۲۰ ۲۱۲۵ ۲۱۳۰ ۲۱۳۵ ۲۱۴۰ ۲۱۴۵ ۲۱۵۰ ۲۱۵۵ ۲۱۶۰ ۲۱۶۵ ۲۱۷۰ ۲۱۷۵ ۲۱۸۰ ۲۱۸۵ ۲۱۹۰ ۲۱۹۵ ۲۲۰۰ ۲۲۰۵ ۲۲۱۰ ۲۲۱۵ ۲۲۲۰ ۲۲۲۵ ۲۲۳۰ ۲۲۳۵ ۲۲۴۰ ۲۲۴۵ ۲۲۵۰ ۲۲۵۵ ۲۲۶۰ ۲۲۶۵ ۲۲۷۰ ۲۲۷۵ ۲۲۸۰ ۲۲۸۵ ۲۲۹۰ ۲۲۹۵ ۲۳۰۰ ۲۳۰۵ ۲۳۱۰ ۲۳۱۵ ۲۳۲۰ ۲۳۲۵ ۲۳۳۰ ۲۳۳۵ ۲۳۴۰ ۲۳۴۵ ۲۳۵۰ ۲۳۵۵ ۲۳۶۰ ۲۳۶۵ ۲۳۷۰ ۲۳۷۵ ۲۳۸۰ ۲۳۸۵ ۲۳۹۰ ۲۳۹۵ ۲۴۰۰ ۲۴۰۵ ۲۴۱۰ ۲۴۱۵ ۲۴۲۰ ۲۴۲۵ ۲۴۳۰ ۲۴۳۵ ۲۴۴۰ ۲۴۴۵ ۲۴۵۰ ۲۴۵۵ ۲۴۶۰ ۲۴۶۵ ۲۴۷۰ ۲۴۷۵ ۲۴۸۰ ۲۴۸۵ ۲۴۹۰ ۲۴۹۵ ۲۵۰۰ ۲۵۰۵ ۲۵۱۰ ۲۵۱۵ ۲۵۲۰ ۲۵۲۵ ۲۵۳۰ ۲۵۳۵ ۲۵۴۰ ۲۵۴۵ ۲۵۵۰ ۲۵۵۵ ۲۵۶۰ ۲۵۶۵ ۲۵۷۰ ۲۵۷۵ ۲۵۸۰ ۲۵۸۵ ۲۵۹۰ ۲۵۹۵ ۲۶۰۰ ۲۶۰۵ ۲۶۱۰ ۲۶۱۵ ۲۶۲۰ ۲۶۲۵ ۲۶۳۰ ۲۶۳۵ ۲۶۴۰ ۲۶۴۵ ۲۶۵۰ ۲۶۵۵ ۲۶۶۰ ۲۶۶۵ ۲۶۷۰ ۲۶۷۵ ۲۶۸۰ ۲۶۸۵ ۲۶۹۰ ۲۶۹۵ ۲۷۰۰ ۲۷۰۵ ۲۷۱۰ ۲۷۱۵ ۲۷۲۰ ۲۷۲۵ ۲۷۳۰ ۲۷۳۵ ۲۷۴۰ ۲۷۴۵ ۲۷۵۰ ۲۷۵۵ ۲۷۶۰ ۲۷۶۵ ۲۷۷۰ ۲۷۷۵ ۲۷۸۰ ۲۷۸۵ ۲۷۹۰ ۲۷۹۵ ۲۸۰۰ ۲۸۰۵ ۲۸۱۰ ۲۸۱۵ ۲۸۲۰ ۲۸۲۵ ۲۸۳۰ ۲۸۳۵ ۲۸۴۰ ۲۸۴۵ ۲۸۵۰ ۲۸۵۵ ۲۸۶۰ ۲۸۶۵ ۲۸۷۰ ۲۸۷۵ ۲۸۸۰ ۲۸۸۵ ۲۸۹۰ ۲۸۹۵ ۲۹۰۰ ۲۹۰۵ ۲۹۱۰ ۲۹۱۵ ۲۹۲۰ ۲۹۲۵ ۲۹۳۰ ۲۹۳۵ ۲۹۴۰ ۲۹۴۵ ۲۹۵۰ ۲۹۵۵ ۲۹۶۰ ۲۹۶۵ ۲۹۷۰ ۲۹۷۵ ۲۹۸۰ ۲۹۸۵ ۲۹۹۰ ۲۹۹۵ ۳۰۰۰ ۳۰۰۵ ۳۰۱۰ ۳۰۱۵ ۳۰۲۰ ۳۰۲۵ ۳۰۳۰ ۳۰۳۵ ۳۰۴۰ ۳۰۴۵ ۳۰۵۰ ۳۰۵۵ ۳۰۶۰ ۳۰۶۵ ۳۰۷۰ ۳۰۷۵ ۳۰۸۰ ۳۰۸۵ ۳۰۹۰ ۳۰۹۵ ۳۱۰۰ ۳۱۰۵ ۳۱۱۰ ۳۱۱۵ ۳۱۲۰ ۳۱۲۵ ۳۱۳۰ ۳۱۳۵ ۳۱۴۰ ۳۱۴۵ ۳۱۵۰ ۳۱۵۵ ۳۱۶۰ ۳۱۶۵ ۳۱۷۰ ۳۱۷۵ ۳۱۸۰ ۳۱۸۵ ۳۱۹۰ ۳۱۹۵ ۳۲۰۰ ۳۲۰۵ ۳۲۱۰ ۳۲۱۵ ۳۲۲۰ ۳۲۲۵ ۳۲۳۰ ۳۲۳۵ ۳۲۴۰ ۳۲۴۵ ۳۲۵۰ ۳۲۵۵ ۳۲۶۰ ۳۲۶۵ ۳۲۷۰ ۳۲۷۵ ۳۲۸۰ ۳۲۸۵ ۳۲۹۰ ۳۲۹۵ ۳۳۰۰ ۳۳۰۵ ۳۳۱۰ ۳۳۱۵ ۳۳۲۰ ۳۳۲۵ ۳۳۳۰ ۳۳۳۵ ۳۳۴۰ ۳۳۴۵ ۳۳۵۰ ۳۳۵۵ ۳۳۶۰ ۳۳۶۵ ۳۳۷۰ ۳۳۷۵ ۳۳۸۰ ۳۳۸۵ ۳۳۹۰ ۳۳۹۵ ۳۴۰۰ ۳۴۰۵ ۳۴۱۰ ۳۴۱۵ ۳۴۲۰ ۳۴۲۵ ۳۴۳۰ ۳۴۳۵ ۳۴۴۰ ۳۴۴۵ ۳۴۵۰ ۳۴۵۵ ۳۴۶۰ ۳۴۶۵ ۳۴۷۰ ۳۴۷۵ ۳۴۸۰ ۳۴۸۵ ۳۴۹۰ ۳۴۹۵ ۳۵۰۰ ۳۵۰۵ ۳۵۱۰ ۳۵۱۵ ۳۵۲۰ ۳۵۲۵ ۳۵۳۰ ۳۵۳۵ ۳۵۴۰ ۳۵۴۵ ۳۵۵۰ ۳۵۵۵ ۳۵۶۰ ۳۵۶۵ ۳۵۷۰ ۳۵۷۵ ۳۵۸۰ ۳۵۸۵ ۳۵۹۰ ۳۵۹۵ ۳۶۰۰ ۳۶۰۵ ۳۶۱۰ ۳۶۱۵ ۳۶۲۰ ۳۶۲۵ ۳۶۳۰ ۳۶۳۵ ۳۶۴۰ ۳۶۴۵ ۳۶۵۰ ۳۶۵۵ ۳۶۶۰ ۳۶۶۵ ۳۶۷۰ ۳۶۷۵ ۳۶۸۰ ۳۶۸۵ ۳۶۹۰ ۳۶۹۵ ۳۷۰۰ ۳۷۰۵ ۳۷۱۰ ۳۷۱۵ ۳۷۲۰ ۳۷۲۵ ۳۷۳۰ ۳۷۳۵ ۳۷۴۰ ۳۷۴۵ ۳۷۵۰ ۳۷۵۵ ۳۷۶۰ ۳۷۶۵ ۳۷۷۰ ۳۷۷۵ ۳۷۸۰ ۳۷۸۵ ۳۷۹۰ ۳۷۹۵ ۳۸۰۰ ۳۸۰۵ ۳۸۱۰ ۳۸۱۵ ۳۸۲۰ ۳۸۲۵ ۳۸۳۰ ۳۸۳۵ ۳۸۴۰ ۳۸۴۵ ۳۸۵۰ ۳۸۵۵ ۳۸۶۰ ۳۸۶۵ ۳۸۷۰ ۳۸۷۵ ۳۸۸۰ ۳۸۸۵ ۳۸۹۰ ۳۸۹۵ ۳۹۰۰ ۳۹۰۵ ۳۹۱۰ ۳۹۱۵ ۳۹۲۰ ۳۹۲۵ ۳۹۳۰ ۳۹۳۵ ۳۹۴۰ ۳۹۴۵ ۳۹۵۰ ۳۹۵۵ ۳۹۶۰ ۳۹۶۵ ۳۹۷۰ ۳۹۷۵ ۳۹۸۰ ۳۹۸۵ ۳۹۹۰ ۳۹۹۵ ۴۰۰۰ ۴۰۰۵ ۴۰۱۰ ۴۰۱۵ ۴۰۲۰ ۴۰۲۵ ۴۰۳۰ ۴۰۳۵ ۴۰۴۰ ۴۰۴۵ ۴۰۵۰ ۴۰۵۵ ۴۰۶۰ ۴۰۶۵ ۴۰۷۰ ۴۰۷۵ ۴۰۸۰ ۴۰۸۵ ۴۰۹۰ ۴۰۹۵ ۴۱۰۰ ۴۱۰۵ ۴۱۱۰ ۴۱۱۵ ۴۱۲۰ ۴۱۲۵ ۴۱۳۰ ۴۱۳۵ ۴۱۴۰ ۴۱۴۵ ۴۱۵۰ ۴۱۵۵ ۴۱۶۰ ۴۱۶۵ ۴۱۷۰ ۴۱۷۵ ۴۱۸۰ ۴۱۸۵ ۴۱۹۰ ۴۱۹۵ ۴۲۰۰ ۴۲۰۵ ۴۲۱۰ ۴۲۱۵ ۴۲۲۰ ۴۲۲۵ ۴۲۳۰ ۴۲۳۵ ۴۲۴۰ ۴۲۴۵ ۴۲۵۰ ۴۲۵۵ ۴۲۶۰ ۴۲۶۵ ۴۲۷۰ ۴۲۷۵ ۴۲۸۰ ۴۲۸۵ ۴۲۹۰ ۴۲۹۵ ۴۳۰۰ ۴۳۰۵ ۴۳۱۰ ۴۳۱۵ ۴۳۲۰ ۴۳۲۵ ۴۳۳۰ ۴۳۳۵ ۴۳۴۰ ۴۳۴۵ ۴۳۵۰ ۴۳۵۵ ۴۳۶۰ ۴۳۶۵ ۴۳۷۰ ۴۳۷۵ ۴۳۸۰ ۴۳۸۵ ۴۳۹۰ ۴۳۹۵ ۴۴۰۰ ۴۴۰۵ ۴۴۱۰ ۴۴۱۵ ۴۴۲۰ ۴۴۲۵ ۴۴۳۰ ۴۴۳۵ ۴۴۴۰ ۴۴۴۵ ۴۴۵۰ ۴۴۵۵ ۴۴۶۰ ۴۴۶۵ ۴۴۷۰ ۴۴۷۵ ۴۴۸۰ ۴۴۸۵ ۴۴۹۰ ۴۴۹۵ ۴۵۰۰ ۴۵۰۵ ۴۵۱۰ ۴۵۱۵ ۴۵۲۰ ۴۵۲۵ ۴۵۳۰ ۴۵۳۵ ۴۵۴۰ ۴۵۴۵ ۴۵۵۰ ۴۵۵۵ ۴۵۶۰ ۴۵۶۵ ۴۵۷۰ ۴۵۷۵ ۴۵۸۰ ۴۵۸۵ ۴۵۹۰ ۴۵۹۵ ۴۶۰۰ ۴۶۰۵ ۴۶۱۰ ۴۶۱۵ ۴۶۲۰ ۴۶۲۵ ۴۶۳۰ ۴۶۳۵ ۴۶۴۰ ۴۶۴۵ ۴۶۵۰ ۴۶۵۵ ۴۶۶۰ ۴۶۶۵ ۴۶۷۰ ۴۶۷۵ ۴۶۸۰ ۴۶۸۵ ۴۶۹۰ ۴۶۹۵ ۴۷۰۰ ۴۷۰۵ ۴۷۱۰ ۴۷۱۵ ۴۷۲۰ ۴۷۲۵ ۴۷۳۰ ۴۷۳۵ ۴۷۴۰ ۴۷۴۵ ۴۷۵۰ ۴۷۵۵ ۴۷۶۰ ۴۷۶۵ ۴۷۷۰ ۴۷۷۵ ۴۷۸۰ ۴۷۸۵ ۴۷۹۰ ۴۷۹۵ ۴۸۰۰ ۴۸۰۵ ۴۸۱۰ ۴۸۱۵ ۴۸۲۰ ۴۸۲۵ ۴۸۳۰ ۴۸۳۵ ۴۸۴۰ ۴۸۴۵ ۴۸۵۰ ۴۸۵۵ ۴۸۶۰ ۴۸۶۵ ۴۸۷۰ ۴۸۷۵ ۴۸۸۰ ۴۸۸۵ ۴۸۹۰ ۴۸۹۵ ۴۹۰۰ ۴۹۰۵ ۴۹۱۰ ۴۹۱۵ ۴۹۲۰ ۴۹۲۵ ۴۹۳۰ ۴۹۳۵ ۴۹۴۰ ۴۹۴۵ ۴۹۵۰ ۴۹۵۵ ۴۹۶۰ ۴۹۶۵ ۴۹۷۰ ۴۹۷۵ ۴۹۸۰ ۴۹۸۵ ۴۹۹۰ ۴۹۹۵ ۵۰۰۰ ۵۰۰۵ ۵۰۱۰ ۵۰۱۵ ۵۰۲۰ ۵۰۲۵ ۵۰۳۰ ۵۰۳۵ ۵۰۴۰ ۵۰۴۵ ۵۰۵۰ ۵۰۵۵ ۵۰۶۰ ۵۰۶۵ ۵۰۷۰ ۵۰۷۵ ۵۰۸۰ ۵۰۸۵ ۵۰۹۰ ۵۰۹۵ ۵۱۰۰ ۵۱۰۵ ۵۱۱۰ ۵۱۱۵ ۵۱۲۰ ۵۱۲۵ ۵۱۳۰ ۵۱۳۵ ۵۱۴۰ ۵۱۴۵ ۵۱۵۰ ۵۱۵۵ ۵۱۶۰ ۵۱۶۵ ۵۱۷۰ ۵۱۷۵ ۵۱۸۰ ۵۱۸۵ ۵۱۹۰ ۵۱۹۵ ۵۲۰۰ ۵۲۰۵ ۵۲۱۰ ۵۲۱۵ ۵۲۲۰ ۵۲۲۵ ۵۲۳۰ ۵۲۳۵ ۵۲۴۰ ۵۲۴۵ ۵۲۵۰ ۵۲۵۵ ۵۲۶۰ ۵۲۶۵ ۵۲۷۰ ۵۲۷۵ ۵۲۸۰ ۵۲۸۵ ۵۲۹۰ ۵۲۹۵ ۵۳۰۰ ۵۳۰۵ ۵۳۱۰ ۵۳۱۵ ۵۳۲۰ ۵۳۲۵ ۵۳۳۰ ۵۳۳۵ ۵۳۴۰ ۵۳۴۵ ۵۳۵۰ ۵۳۵۵ ۵۳۶۰ ۵۳۶۵ ۵۳۷۰ ۵۳۷۵ ۵۳۸۰ ۵۳۸۵ ۵۳۹۰ ۵۳۹۵ ۵۴۰۰ ۵۴۰۵ ۵۴۱۰ ۵۴۱۵ ۵۴۲۰ ۵۴۲۵ ۵۴۳۰ ۵۴۳۵ ۵۴۴۰ ۵۴۴۵ ۵۴۵۰ ۵۴۵۵ ۵۴۶۰ ۵۴۶۵ ۵۴۷۰ ۵۴۷۵ ۵۴۸۰ ۵۴۸۵ ۵۴۹۰ ۵۴۹۵ ۵۵۰۰ ۵۵۰۵ ۵۵۱۰ ۵۵۱۵ ۵۵۲۰ ۵۵۲۵ ۵۵۳۰ ۵۵۳۵ ۵۵۴۰ ۵۵۴۵ ۵۵۵۰ ۵۵۵۵ ۵۵۶۰ ۵۵۶۵ ۵۵۷۰ ۵۵۷۵ ۵۵۸۰ ۵۵۸۵ ۵۵۹۰ ۵۵۹۵ ۵۶۰۰ ۵۶۰۵ ۵۶۱۰ ۵۶۱۵ ۵۶۲۰ ۵۶۲۵ ۵۶۳۰ ۵۶۳۵ ۵۶۴۰ ۵۶۴۵ ۵۶۵۰ ۵۶۵۵ ۵۶۶۰ ۵۶۶۵ ۵۶۷۰ ۵۶۷۵ ۵۶۸۰ ۵۶۸۵ ۵۶۹۰ ۵۶۹۵ ۵۷۰۰ ۵۷۰۵ ۵۷۱۰ ۵۷۱۵ ۵۷۲۰ ۵۷۲۵ ۵۷۳۰ ۵۷۳۵ ۵۷۴۰ ۵۷۴۵ ۵۷۵۰ ۵۷۵۵ ۵۷۶۰ ۵۷۶۵ ۵۷۷۰ ۵۷۷۵ ۵۷۸۰ ۵۷۸۵ ۵۷۹۰ ۵۷۹۵ ۵۸۰۰ ۵۸۰۵ ۵۸۱۰ ۵۸۱۵ ۵۸۲۰ ۵۸۲۵ ۵۸۳۰ ۵۸۳۵ ۵۸۴۰ ۵۸۴۵ ۵۸۵۰ ۵۸۵۵ ۵۸۶۰ ۵۸۶۵ ۵۸۷۰ ۵۸۷۵ ۵۸۸۰ ۵۸۸۵ ۵۸۹۰ ۵۸۹۵ ۵۹۰۰ ۵۹۰۵ ۵۹۱۰ ۵۹۱۵ ۵۹۲۰ ۵۹۲۵ ۵۹۳۰ ۵۹۳۵ ۵۹۴۰ ۵۹۴۵ ۵۹۵۰ ۵۹۵۵ ۵۹۶۰ ۵۹۶۵ ۵۹۷۰ ۵۹۷۵ ۵۹۸۰ ۵۹۸۵ ۵۹۹۰ ۵۹۹۵ ۶۰۰۰ ۶۰۰۵ ۶۰۱۰ ۶۰۱۵ ۶۰۲۰ ۶۰۲۵ ۶۰۳۰ ۶۰۳۵ ۶۰۴۰ ۶۰۴۵ ۶۰۵۰ ۶۰۵۵ ۶۰۶۰ ۶۰۶۵ ۶۰۷۰ ۶۰۷۵ ۶۰۸۰ ۶۰۸۵ ۶۰۹۰ ۶۰۹۵ ۶۱۰۰ ۶۱۰۵ ۶۱۱۰ ۶۱۱۵ ۶۱۲۰ ۶۱۲۵ ۶۱۳۰ ۶۱۳۵ ۶۱۴۰ ۶۱۴۵ ۶۱۵۰ ۶۱۵۵ ۶۱۶۰ ۶۱۶۵ ۶۱۷۰ ۶۱۷۵ ۶۱۸۰ ۶۱۸۵ ۶۱۹۰ ۶۱۹۵ ۶۲۰۰ ۶۲۰۵ ۶۲۱۰ ۶۲۱۵ ۶۲۲۰ ۶۲۲۵ ۶۲۳۰ ۶۲۳۵ ۶۲۴۰ ۶۲۴۵ ۶۲۵۰ ۶۲۵۵ ۶۲۶۰ ۶۲۶۵ ۶۲۷۰ ۶۲۷۵ ۶۲۸۰ ۶۲۸۵ ۶۲۹۰ ۶۲۹۵ ۶۳۰۰ ۶۳۰۵ ۶۳۱۰ ۶۳۱۵ ۶۳۲۰ ۶۳۲۵ ۶۳۳۰ ۶۳۳۵ ۶۳۴۰ ۶۳۴۵ ۶۳۵۰ ۶۳۵۵ ۶۳۶۰ ۶۳۶۵ ۶۳۷۰ ۶۳۷۵ ۶۳۸۰ ۶۳۸۵ ۶۳۹۰ ۶۳۹۵ ۶۴۰۰ ۶۴۰۵ ۶۴۱۰ ۶۴۱۵ ۶۴۲۰ ۶۴۲۵ ۶۴۳۰ ۶۴۳۵ ۶۴۴۰ ۶۴۴۵ ۶۴۵۰ ۶۴۵۵ ۶۴۶۰ ۶۴۶۵ ۶۴۷۰ ۶۴۷۵ ۶۴۸۰ ۶۴۸۵ ۶۴۹۰ ۶۴۹۵ ۶۵۰۰ ۶۵۰۵ ۶۵۱۰ ۶۵۱۵ ۶۵۲۰ ۶۵۲۵ ۶۵۳۰ ۶۵۳۵ ۶۵۴۰ ۶۵۴۵ ۶۵۵۰ ۶۵۵۵ ۶۵۶۰ ۶۵۶۵ ۶۵۷۰ ۶۵۷۵ ۶۵۸۰ ۶۵۸۵ ۶۵۹۰ ۶۵۹۵ ۶۶۰۰ ۶۶۰۵ ۶۶۱۰ ۶۶۱۵ ۶۶۲۰ ۶۶۲۵ ۶۶۳۰ ۶۶۳۵ ۶۶۴۰ ۶۶۴۵ ۶۶۵۰ ۶۶۵۵ ۶۶۶۰ ۶۶۶۵ ۶۶۷۰ ۶۶۷۵ ۶۶۸۰ ۶۶۸۵ ۶۶۹۰ ۶۶۹۵ ۶۷۰۰ ۶۷۰۵ ۶۷۱۰ ۶۷۱۵ ۶۷۲۰ ۶۷۲۵ ۶۷۳۰ ۶۷۳۵ ۶۷۴۰ ۶۷۴۵ ۶۷۵۰ ۶۷۵۵ ۶۷۶۰ ۶۷۶۵ ۶۷۷۰ ۶۷۷۵ ۶۷۸۰ ۶۷۸۵ ۶۷۹۰ ۶۷۹۵ ۶۸۰۰ ۶۸۰۵ ۶۸۱۰ ۶۸۱۵ ۶۸۲۰ ۶۸۲۵ ۶۸۳۰ ۶۸۳۵ ۶۸۴۰ ۶۸۴۵ ۶۸۵۰ ۶۸۵۵ ۶۸۶۰ ۶۸۶۵ ۶۸۷۰ ۶۸۷۵ ۶۸۸۰ ۶۸۸۵ ۶۸۹۰ ۶۸۹۵ ۶۹۰۰ ۶۹۰۵ ۶۹۱۰ ۶۹۱۵ ۶۹۲۰ ۶۹۲۵ ۶۹۳۰ ۶۹۳۵ ۶۹۴۰ ۶۹۴۵ ۶۹۵۰ ۶۹۵۵ ۶۹۶۰ ۶۹۶۵ ۶۹۷۰ ۶۹۷۵ ۶۹۸۰

جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَ
كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۝ ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ
فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ
تَمُوْرُ ۝ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يُّرْسِلَ
عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعْلَمُوْنَ كَيْفَ نَذِيْرِ ۝ وَلَقَدْ
كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ۝
اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۭ بَصِيْرٌ ۝
اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ
الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ۝ اَمَّنْ
هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ؕ بَلْ

منزل ۱

اور اس میں پیدا ہونے والا رازق تھا تے ہو اور پھر آخر اسی کی طرف اکٹھا کر جانا ہے جس نے زمین کو ذلول بنا یا (یعنی) کمالت دہندہ ہے اور کول نہیں (یعنی) بہت ہی سست اور درشت کہ پاؤں کو تھیل ڈالے اور نہ ایسی نرم کہ پاؤں اس میں دھنس جائیں۔ فامشوا فی مناکبہا و الیہ النشور۔ یہ تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے ۱۵ ءامنتم من فی السماء ۔۔۔ تا ۔۔۔ فکیف کان نکیر ۝ تخویف دنیوی من فی السماء سے اللہ تعالیٰ مراد ہے اور اللہ تعالیٰ کے آسمانوں میں ہونے سے اللہ تعالیٰ کی جو مراد ہے وہ حق ہے اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت سے بحث کرنا جائز نہیں۔ الایۃ من المتشابہات نکوم اللہ تعالیٰ عنہا عن الکلام فی السماء قال ابو حنیفہ السلف السکوت (عنہ ج ۱ ص ۵۳) و انما السلف لتعریف ہوا الی علیہ تعالیٰ و الایۃ عند ہم من المتشابہ و قد قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمنوا بمتشابہہ و لعونہ اولوہ فہم مؤمنون باللہ عزوجل فی السماء علی المعنی الذی اراد و سبحانہ مع کمال (التمہید لابن عبد البر ج ۷ ص ۱۵) فرمایا کیا تم اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو گئے ہو اور اس پر مطمئن ہو چکے ہو کہ وہ تمہیں زمین میں نہیں دھنسائے گا یا آسمان کو پتھر برسانے تمہیں ہلاک نہیں کریگا۔ جب اس کا عذاب کسی شکل میں آیا تو تمہیں پہلے زمانے کا حال معلوم ہو جائیگا اور تم جان لوگے کہ میں کس طرح ڈراتا ہوں نذیر مصدر ہے یعنی انذار (ڈرانا) جن سے پہلے بھی گذشتہ قوموں کے کافروں نے تکذیب کی تو ان پر میرا انکار کیسا رہا۔ نکیر یعنی انکار جو اور پانے منکر محذوف ہے جس پر کہ کوئی دلیل ہے مقصد خطاب کی شدت و انتباہ کا اظہار ہے ۱۵ اولم یروا۔ پانچویں دلیل عقلی خاص۔ مذاکرہ صفت بالقبض کیا گیا اور دیکھے نہیں کہ فضاء میں پرندے صف در صف پر واز کر رہے ہیں، کبھی پروں کو پھیلا لیتے ہیں اور کبھی سمیٹ لیتے ہیں، فضا میں ان کو کون تھامے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت کاملہ ہے اور ہر چیز کی بصیر اسی کی نگاہ میں ہے اجعل نہیں۔ جب یہ سارے کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے تو برکات دہندہ بھی وہی ہے اور کوئی نہیں ۱۵ امن ھذا۔ یہ تخویف دنیوی ہے اور یہ دونوں آیتیں حاصل کلام ہوتا ہے۔ یہ بتا دو کہ تعالیٰ کے سوا ایسا معبود جس کو تم برکات دہندہ سمجھتے ہو کہ ہے جو تمہارے لئے فوج بن کے تمہاری مدد کر سکے یا اس کے عذاب سے تم کو بچا سکے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی وہ موجود نہیں کر سکتے۔ یہ مشرکین جن عاجزوں کو روزگار اور برکات دہندہ سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وہ ان معبودوں کے حفظ و امان میں ہیں، وہ بہت بڑے دھوکے میں ہیں۔ وھو سبحانہ انکار لا لجحد۔ کما

لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَّنُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى
وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ
السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾
قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۵﴾
قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ۡ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۲۶﴾
فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ
قِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ
الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ

لوگ شکر ادا نہیں کرتے ہو۔ جعل الکم السمع الخ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب یہ قرآن حق کا کرنے والا کرتا نہیں) تو کیوں ہدایت کا دینے والا ہوگا ﴿قل هو الذی ذرأکم فی الارض﴾ سائر (نسل خلق خاص۔ تمہیں پیدا کیا ہے) اور تمہیں اسی کی طرف جمع کیا جائے گا ﴿ویقولون متی هذا الوعد﴾ (یعنی قیامت کا وعدہ کونسا ہے) ﴿قل انما العلم عند اللہ﴾ (یعنی اس کے کہنے کو تو ہدایت کا دینے والا ہوگا) ﴿قل ارأیتم﴾ (بتلاؤ تو سہی)

مشرکین از راہ تمسخر و استہزاء سوال کرتے ہیں کہ وہ قیامت کا یا عذاب کا وعدہ کب پورا ہوگا؟ اگر تم سچے ہو تو اس کی تعیین تاریخ بتاؤ۔ قل انما العلم عند اللہ جواب شرط ہے۔ اب جواب میں فرمایا جس کی تم تعیین وقت کا علم تو درکنار اللہ ہی کو ہے۔ میں تو اس کی خبر دینے والا ہوں۔ میں نے جو خبر دی ہے۔ اور اس کے مطابق اللہ کا عذاب ضرور آئے گا ۱۲ منہ۔ اَرَءَيْتُمْ الخ۔ رؤیت اگر بصری ہو تو شرطیہ ہے اور جواب شرط محذوف ہے۔ اور اگر رؤیت قلبی ہو تو استفہامیہ ہے۔ اور جواب شرط مذکور ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ کا عذاب مجھ پر یا تم پر آجائے تو کیا تم اس کو ٹال سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ پھر تم کو اس کی تعیین وقت سے کیا فائدہ۔ مَّعِيْنٍ۔ ظاہر۔ غَوْرًا۔ مصدر ہے بمعنی غائب ہونا۔ اسم فاعل غائر ہے۔ یعنی زمین میں بہت نیچے چلا جائے۔ اور ظاہر نہ ہو۔ مَّعِيْنٍ۔ اسم مفعول ہے۔ بمعنی جاری پانی۔ یعنی اگر ہمارا پانی زمین میں بہت نیچے چلا جائے تو تم کو کون جاری پانی لا کر دے سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ کے عذاب سے کون بچا سکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہمارا پانی زمین میں بہت نیچے چلا جائے تو کون ہے جو ہمارے لئے جاری پانی لا کر دے سکے۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہمیں تازہ اور میٹھا پانی عطا فرماتا ہے تو کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اور اس کی توحید پر ایمان لاتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر یہ لوگ اللہ کے عذاب کو کیونکر ٹال سکتے ہیں۔ اس لئے ان کو اللہ کے عذاب سے ڈرنا چاہیئے۔ اور اس کی توحید پر ایمان لانا چاہیئے۔ اسی میں ان کی بہتری ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اس کے عذاب سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اس لئے ہم کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیئے۔ اور اس کی توحید پر ایمان لانا چاہیئے۔ اسی میں ہماری بہتری ہے۔ اے مشرکین مکہ! وہ وقت جلد آنے والا ہے جب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ ہدایت پر کون ہے؟ کیا تم جانتے ہو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر نازل ہو گا تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ آنکھیں دلیل عقلی خاص۔ معین بروزن فعیل بمعنی جاری۔ یا معین سے اسم مفعول ہے۔ یعنی وہ پانی جو بہتا ہوا دیکھا جائے۔ اسم مفعول سے بھی آتا ہے۔ عن ابن عباس (اتاکم معین) ای ظاہر تراہ العیون فھو مفعول (فعیل) ھو من معین الماء ای کثر فھو علی ھذا فعیل (قرطبی ج ۱۰ ص ۱۲۲) بتاؤ۔ اگر پانی زمین کی گہرائی میں چلا جائے تو تازہ اور جاری پانی تمہیں کون لا کر دے گا؟ وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمہیں

أَعَذَابِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي
ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ﴿٢٩﴾ قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ
غَوْرًا فَمَن يَأْتِيكُم بِمَآءٍ مَّعِينٍ ﴿٣٠﴾
ع ۲
سُوَرُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَثِنْتَا عَشْرَةَ رُكُوعًا
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
نٓ ۚ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ﴿١﴾ مَآ أَنتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
بِمَجْنُونٍ ﴿٢﴾ وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ﴿٣﴾ وَإِنَّكَ
لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿٤﴾ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَيِّيكُمُ
الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن
سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾
وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ

سورۂ ملک میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

تبٰرک الذی بیدہ الملک۔ جو شخص اس سورت کو ثابت کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی برکات دینے والا نہیں۔

سورۂ قلم

ربط | سورۂ یٰسٓ کے آخر میں بتایا تھا کہ کیا معاملہ ہے کہ کفار مکہ اور منکرین اسلام کی ہٹ دھرمی اور ضد کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مدد کیوں کر رہا ہے۔ اس سورت میں اس کا کوئی شک نہیں اب سورۂ قلم میں وضاحت کی گئی ہے کہ آپ کیوں کر ان کی شرارتوں کی پرواہ نہ کریں۔ آپ کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ آپ کے اخلاق ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کریں۔ یہ کردار ہر وہ شخص ہے جو آپ کی مخالفت کرتا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی برکات پر بھروسا رکھنا چاہیے اور ان کی مخالفت کی پرواہ نہ کرنی چاہیے۔ آپ کو اس بات پر بھی فکر نہ ہونا چاہیے کہ آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برکات بہت زیادہ ہیں، منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اگر آپ اس میں پھر بھی فکر مند ہوں تو علامات قیامت پر غور کریں (۱۱: ہود، ۱۰۳: ابراہیم، ۱۰۹: انبیاء، ۱۰۴: نمل، ۸۲: یٰسٓ)۔

خلاصہ | [جس قسم] [ذاتی صفت] [تحریف زبردستی] [بشارت] [تحریف افروزی] [تعلق انتہاء بتدا]۔

تفصیل

ن ۔ والقلم وما یسطرون ۔ ۱۔ ۲۔ ۔۔۔ فما انت بنعمۃ ربک بمجنون ۔ ۲۔ ۔۔۔ وانک لعلی خلق عظیم ۔ ۴۔ ۔۔۔ آپ کو اللہ کے فضل سے مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ یہ بات منکرین کو بہت جلد معلوم ہو جائے گی جب وہ آپ کی تعلیمات کو دیکھیں گے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا اجر ملے گا۔ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی برکات پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ آپ کو اس بات پر بھی فکر نہ ہونا چاہیے کہ آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برکات بہت زیادہ ہیں، منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اگر آپ اس میں پھر بھی فکر مند ہوں تو علامات قیامت پر غور کریں (۱۱: ہود، ۱۰۳: ابراہیم، ۱۰۹: انبیاء، ۱۰۴: نمل، ۸۲: یٰسٓ)۔

آپ کو عنقریب دیکھ لیں گے اور وہ بھی آپ کو عنقریب دیکھ لیں گے ۔ ۵۔ ۔۔۔ بایکم المفتون ۔ ۶۔ ۔۔۔ آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برکات بہت زیادہ ہیں، منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اگر آپ اس میں پھر بھی فکر مند ہوں تو علامات قیامت پر غور کریں (۱۱: ہود، ۱۰۳: ابراہیم، ۱۰۹: انبیاء، ۱۰۴: نمل، ۸۲: یٰسٓ)۔

ان جیسا [پھر جیسا ہونا] اعلم بمن ضل عن سبیلہ ۔۔۔ ۷۔ ۔۔۔ فلا تطع المکذبین ۔ ۸۔ ۔۔۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا اجر ملے گا۔ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی برکات پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ آپ کو اس بات پر بھی فکر نہ ہونا چاہیے کہ آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برکات بہت زیادہ ہیں، منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اگر آپ اس میں پھر بھی فکر مند ہوں تو علامات قیامت پر غور کریں (۱۱: ہود، ۱۰۳: ابراہیم، ۱۰۹: انبیاء، ۱۰۴: نمل، ۸۲: یٰسٓ)۔

ودوا لو تدھن فیدھنون ۔ ۹۔ ۔۔۔ ولا تطع کل حلاف مھین ۔ ۱۰۔ ۔۔۔ ھماز مشاء بنمیم ۔ ۱۱۔ ۔۔۔ مناع للخیر معتد اثیم ۔ ۱۲۔ ۔۔۔ عتل بعد ذلک زنیم ۔ ۱۳۔ ۔۔۔ ان کان ذا مال وبنین ۔ ۱۴۔ ۔۔۔ اذا تتلی علیہ اٰیاتنا قال اساطیر الاولین ۔ ۱۵۔ ۔۔۔ سنسمہ علی الخرطوم ۔ ۱۶۔ ۔۔۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا اجر ملے گا۔ آپ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔ منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کی برکات پر بھروسا رکھنا چاہیے۔ آپ کو اس بات پر بھی فکر نہ ہونا چاہیے کہ آپ کے مخالفین کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برکات بہت زیادہ ہیں، منکرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کریں۔ اگر آپ اس میں پھر بھی فکر مند ہوں تو علامات قیامت پر غور کریں (۱۱: ہود، ۱۰۳: ابراہیم، ۱۰۹: انبیاء، ۱۰۴: نمل، ۸۲: یٰسٓ)۔

انا بلونٰھم کما بلونا اصحٰب الجنۃ ۔۔۔ ۱۷۔ ۔۔۔ ولا یستثنون ۔ ۱۸۔ ۔۔۔ فطاف علیھا طائف من ربک ۔۔۔ ۱۹۔ ۔۔۔ فتنادوا مصبحین ۔ ۲۰۔ ۔۔۔ ان اغدوا علی حرثکم ۔۔۔ ۲۱۔ ۔۔۔ فانطلقوا وھم یتخفتون ۔ ۲۲۔ ۔۔۔ ان لا یدخلنھا الیوم علیکم مسکین ۔ ۲۳۔ ۔۔۔ وغدوا علی حرد قدرین ۔ ۲۴۔ ۔۔۔ فلما رأوھا قالوا انا لضالون ۔ ۲۵۔ ۔۔۔ بل نحن محرومون ۔ ۲۶۔ ۔۔۔ قال اوسطھم الم اقل لکم لو لا تسبحون ۔ ۲۷۔ ۔۔۔ قالوا سبحٰن ربنا ان کنا ظلمین ۔ ۲۸۔ ۔۔۔ فاقبل بعضھم علی بعض یتلٰومون ۔ ۲۹۔ ۔۔۔ قالوا یٰویلنا انا کنا طغین ۔ ۳۰۔ ۔۔۔ عسی ربنا ان یبدلنا خیرا منھا انا الی ربنا رغبون ۔ ۳۲۔ ۔۔۔ کذلک العذاب ولعذاب الاٰخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ۔ ۳۳۔ ۔۔۔ ان للمتقین عند ربھم جنت النعیم ۔ ۳۴۔ ۔۔۔ افنجعل المسلمین کالمجرمین ۔ ۳۵۔ ۔۔۔ ما لکم کیف تحکمون ۔ ۳۶۔ ۔۔۔ ام لکم کتٰب فیہ تدرسون ۔ ۳۷۔ ۔۔۔ ان لکم فیہ لما تخیرون ۔ ۳۸۔ ۔۔۔ ام لکم ایمٰن علینا بلغۃ الی یوم القیٰمۃ ۔۔۔ ۳۹۔ ۔۔۔ سلھم ایھم بذلک زعیم ۔ ۴۰۔ ۔۔۔ ام لھم شرکاء فلیاتوا بشرکائھم ۔۔۔ ۴۱۔ ۔۔۔ یوم یکشف عن ساق ۔۔۔ ۴۲۔ ۔۔۔ خاشعۃ ابصارھم ترھقھم ذلۃ ۔۔۔ ۴۳۔ ۔۔۔ وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سٰلمون ۔ ۴۴۔ ۔۔۔ فذرنی ومن یکذب بھذا الحدیث ۔۔۔ ۴۵۔ ۔۔۔ ام تسئلھم اجرا فھم من مغرم مثقلون ۔ ۴۶۔ ۔۔۔ ام عندھم الغیب فھم یکتبون ۔ ۴۷۔ ۔۔۔ فاصبر لحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت ۔۔۔ ۴۸۔ ۔۔۔ لولا ان تدرکہ نعمۃ من ربہ لنبذ بالعراء وھو مذموم ۔ ۴۹۔ ۔۔۔ فاجتبٰہ ربہ فجعلہ من الصلحین ۔ ۵۰۔ ۔۔۔ وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون ۔ ۵۱۔ ۔۔۔ وما ھو الا ذکر للعلمین ۔ ۵۲۔ ۔۔۔ ہم نے ان کو آزمایا جیسا کہ ہم نے باغ والوں کو آزمایا تھا ۔۔۔ ۱۷۔ ۔۔۔ اور انہوں نے کوئی استثناء نہ کیا ۔۔۔ ۱۸۔ ۔۔۔ پھر ان پر ایک آفت آپڑی تیرے رب کی طرف سے ۔۔۔ ۱۹۔ ۔۔۔ پھر صبح کو پکارا ایک دوسرے کو ۔۔۔ ۲۰۔ ۔۔۔ کہ تم جاؤ اپنی کھیتی پر ۔۔۔ ۲۱۔ ۔۔۔ پھر وہ چلے اور آپس میں چپکے چپکے کہتے جاتے تھے ۔۔۔ ۲۲۔ ۔۔۔ کہ آج کوئی محتاج تمہارے پاس نہ آنے پائے ۔۔۔ ۲۳۔ ۔۔۔ اور وہ صبح کو جا پہنچے اپنے خیال میں قدرت پر ۔۔۔ ۲۴۔ ۔۔۔ پھر جب انہوں نے اس کو دیکھا تو کہنے لگے ۔۔۔ ۲۵۔ ۔۔۔ کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں ۔۔۔ ۲۶۔ ۔۔۔ بلکہ ہم تو بے نصیب ہو گئے ۔۔۔ ۲۷۔ ۔۔۔ ان کے بیچ کے سمجھدار نے کہا کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے ۔۔۔ ۲۸۔ ۔۔۔ وہ بولے پاک ہے ہمارا رب بیشک ہم ظالم تھے ۔۔۔ ۲۹۔ ۔۔۔ پھر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے ۔۔۔ ۳۰۔ ۔۔۔ کہنے لگے ہائے ہماری شامت بیشک ہم سرکش تھے ۔۔۔ ۳۲۔ ۔۔۔ امید ہے کہ ہمارا رب ہمیں اس سے بہتر باغ عوض میں دے ہم اپنے رب کی طرف رغبت کرتے ہیں ۔۔۔ ۳۳۔ ۔۔۔ ایسا ہی عذاب ہوتا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بڑا ہے ۔۔۔ ۳۴۔ ۔۔۔ پرہیزگاروں کے لئے ان کے رب کے ہاں نعمت کے باغ ہیں ۔۔۔ ۳۵۔ ۔۔۔ کیا ہم فرمانبرداروں کو گناہگاروں کی مانند کر دیں گے ۔۔۔ ۳۶۔ ۔۔۔ تمہیں کیا ہو گیا کیسا انصاف کرتے ہو ۔۔۔ ۳۷۔ ۔۔۔ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو ۔۔۔ ۳۸۔ ۔۔۔ کہ تمہارے لئے اس میں وہ کچھ ہے جو تم پسند کرو ۔۔۔ ۳۹۔ ۔۔۔ کیا تمہارے لئے ہمارے ذمہ کچھ قسمیں ہیں قیامت تک کہ تمہارے لئے وہ ہو گا جو تم حکم کرو ۔۔۔ ۴۰۔ ۔۔۔ ان سے پوچھ کہ کون ان میں اس کا ذمہ دار ہے ۔۔۔ ۴۱۔ ۔۔۔ کیا ان کے شریک ہیں تو چاہیے کہ اپنے شریک لے آئیں اگر وہ سچے ہیں ۔۔۔ ۴۲۔ ۔۔۔ جس دن پنڈلی کھولی جائے گی ۔۔۔ ۴۳۔ ۔۔۔ ان کی آنکھیں نیچی ہوں گی ذلت ان پر چھا رہی ہو گی اور وہ سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے جب کہ وہ سلامت تھے ۔۔۔ ۴۴۔ ۔۔۔ پس تو مجھ کو اور ان کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں چھوڑ دے ۔۔۔ ۴۵۔ ۔۔۔ ہم ان کو آہستہ آہستہ لے جائیں گے جہاں سے وہ نہ جانتے ہوں گے ۔۔۔ ۴۶۔ ۔۔۔ اور میں ان کو مہلت دیتا ہوں بیشک میری تدبیر بڑی مضبوط ہے ۔۔۔ ۴۷۔ ۔۔۔ کیا تو ان سے کوئی اجرت مانگتا ہے کہ وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں ۔۔۔ ۴۸۔ ۔۔۔ کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ لیتے ہیں ۔۔۔ ۴۹۔ ۔۔۔ پس تو اپنے رب کے حکم پر صبر کر اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو ۔۔۔ ۵۰۔ ۔۔۔ جب کہ اس نے پکارا اور وہ غم سے بھرا ہوا تھا ۔۔۔ ۵۱۔ ۔۔۔ اگر اس کو اس کے رب کی مہربانی نہ پہنچتی تو وہ میدان میں ملامت زدہ پھینکا جاتا ۔۔۔ ۵۲۔ ۔۔۔ پھر اس کے رب نے اس کو برگزیدہ کیا اور اس کو نیکوں میں کر دیا ۔۔۔ ۵۳۔ ۔۔۔ اور کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ تجھ کو اپنی نگاہ سے پھسلا دیں گے اور کہتے ہیں کہ یہ دیوانہ ہے ۔۔۔ ۵۴۔ ۔۔۔ حالانکہ یہ تو تمام جہان کے لئے نصیحت ہے ۔۔۔

لغات | ن ۔ الحوت ۔۔۔ تا ۔۔۔ عظیم ۔۔۔ تمام ۔۔۔ لیزلقونک ۔۔۔ پھسلا دیں گے تجھ کو ۔۔۔ الذکر ۔۔۔ نصیحت ۔۔۔ مذموم ۔۔۔ ملامت زدہ ۔۔۔ مغرم ۔۔۔ تاوان ۔۔۔ مثقلون ۔۔۔ بوجھ سے دبے ہوئے ۔۔۔ تدرسون ۔۔۔ تم پڑھتے ہو ۔۔۔ تخیرون ۔۔۔ تم پسند کرو ۔۔۔ زعیم ۔۔۔ ذمہ دار ۔۔۔ ساق ۔۔۔ پنڈلی ۔۔۔ ترھقھم ۔۔۔ ان پر چھا رہی ہو گی ۔۔۔ سلمون ۔۔۔ سلامت ۔۔۔ کیدی ۔۔۔ میری تدبیر ۔۔۔ متین ۔۔۔ مضبوط ۔۔۔ مبین ۔۔۔ ظاہر ۔۔۔ ذکر ۔۔۔ نصیحت ۔۔۔ عالمین ۔۔۔ تمام جہان والے۔

جانے والے علماء دین میں یہ گواہ ہیں کہ آپ بحمداللہ تعالیٰ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ کی باتیں علم و حکمت سے لبریز ہوتی ہیں اور دنیا کی سب باتوں کا صدور انہیں ہو سکتا ہے جو قرآن پیش کیا۔ جب وہ علوم و معارف کا خزینہ ہو اور اپنی لفظی اور معنوی کوتاہیوں کے متعلق وہ صاف اور بے خلل ہے کہ کیا کوئی دانا اس کی کتاب لا سکتا ہے؟

شبہ (۱۰) ان ملاں۔ آپ پر بڑے بڑے علماء حق اور تبلیغ توحید میں آپ نے جو مشاہدہ برداشت کئے ہیں ان کا آپ کو ایسا اثر و رسوخ ہونا چاہئے تھا جو کہ نہیں ہوتا۔ اگر حق دنیا میں ہوتا جیسا کہ من الذی ینبؤا (آل عمران ع ۸ پ ۳ و ۴) و انک لعلی خلق عظیم۔ عظیم خلق سے اخلاق زیادہ بلند ہیں جب کہ خلق کو عظیم فرمایا گیا تو آپ کی ذات گرامی میں تمام مکارم اخلاق علی الوجہ الاتم موجود تھے (آپ قرآن) انسان و آپ کے مجسم نمونہ تھے حضرت عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا جب آپ کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کان خلقہ القرآن۔ اخلاق محمدی قرآن ہے۔ یعنی آپ کے تمام اعمال و افعال اور اخلاق و عادات قرآنی تعلیم کے عین مطابق تھے۔ بالفرض اگر دین اسلام برا ہے جو کہ تمام دینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے یہاں سب کو دنیا پسند ہو رہے۔ بدنصرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابوجہل سے منقول ہے۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ما حسد اھل دین۔ حسد اھل الادیان لیس دین احب الی اللہ تعالیٰ و لا (رضی اللہ عنہ) اقرض ج موس ۲۴) و هو دین الاسلام۔ (طبری ج ۱۰ ص ۱۴)

شبہ فسیقولون ھذا افک قدیم (۱۱)۔ بلکہ کہیں گے یہ زور بہت۔ الہ ھذون افک۔ یعنی الفکۃ یکذب بالباطل (الراغب) جھوٹ بولنا ہی جب اسلام کو غلط ثابت کیا جائے گا اور صداقت کو قرار دا کہیں تو کہیں گے کہ جھوٹ منسوب و مستند ہوں گے تو ان کا سارا فرار خاک میں مل جائے گا اس وقت آپ بھی مشاہدہ کر لیں گے اور وہ ضرور بھی دیکھ لیں گے کہ حقیقت میں دیوانہ اور مجنون کون ہے؟

عدم سمجھ ہے کہ اسی وقت انہیں معلوم ہو جائے گا کہ حقیقت میں دیوانہ تو وہ تھے۔ انہوں نے دین حق سے اعراض کر کے دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی حاصل کی اور الحمد للہ جو علیہ السلام کو مجنون کہنے والوں کا نشانہ بنا ہے۔

شبہ ان ربک۔ اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں کو خوب جانتا ہے جو سیدھی راہ سے گمراہ ہیں ان کو بھی جانتا ہے۔ اور جو لوگ سیدھی راہ پر گامزن ہیں ان کو بھی وہ خوب جانتا ہے۔ آخرت میں ہر ایک کے ساتھ اس کے عمل کے مطابق معاملہ فرمائے گا۔ جو لوگ حق سے منحرف ہیں وہ بھی جانتے ہیں اور اپنی جانوں پر ظلم کر رہے ہیں اور جن ایمان کو اس عقل سے متصف ہیں کیونکہ انہوں نے سید کی وہ خسارہ میں ہیں۔

شبہ فلا تعجل الکفرون۔ اور تعجیل نہ کیجئے۔ جب یہ بات واضح ہو گئی کہ آپ بحمداللہ مجنون نہیں ہیں، بلکہ یہ آپ کے مخالفین مجنون ہیں۔ اسلئے آپ ان حق کا انکار کرنے والوں کی اطاعت نہ کریں اور ان کی کوئی بات نہ مانیں۔

و دوا لو تدھن فیدھنون۔ یہ عبارت کا مفہوم ہے۔ فیدھنون فعل مضارع کا جواب ہونے کی وجہ سے منصوب ہوا ہے۔ اصل مادہ یا اصل میں فیدھنون ہے۔ مشرکین کی تمنا اور خواہش ہے کہ آپ توحید کے معاملہ میں نرم ہو جائیں جس ان کو شرک سے روکتے ہیں اگر آپ کے معبودوں کا تذکرہ نہ کیا کریں۔ ویسے خود بدل جائیں تو خوشی سے اپنے معبودوں کی عبادت کریں اور اس سے صفات و کمالات بیان کیا کریں اور اس کو برا کہنے سے رہنے سمجھیں لیکن ان کے سمجھوتوں کو کچھ نہیں اور یہ حماقت ہے کہ وہ برے نہیں ہیں، تو اس صورت میں وہ بھی نرم ہو جائیں گے اور آپ پر طعن نہیں کریں گے اور نہ آپ کو تبلیغ اور خدائے واحد کی عبادت سے روکیں گے یا مطلب یہ ہے کہ وہ تو اب نرم ہونے ہی والے ہیں خواہش میں کہ شاید آپ بھی نرم ہو جائیں۔ مگر یاد رکھئے مسئلہ توحید میں ادنیٰ مداہنت کی بھی اجازت نہیں۔ آپ اس میں نرم ہوئے اور صاف صاف بیان کرنا چھوڑ دیا تو سب کچھ ضائع ہو جائے گا۔ اسی لئے یہ فرمایا ودوا لو تدھن فیدھنون۔ (ملاحظہ ہو روح ج ۲۹ ص ۲۶)

شبہ ولا تطع کل حلاف۔ اور آپ ہر بہت قسمیں کھانے والے کی رائے سے۔ حلاف بات بات پر جھوٹی قسمیں کھانے والا۔ قسموں کی عادت پڑ گئی ہو۔ مہین رائے اور میں بھی مہین۔ رائے کو کہا جاتا ہے اور۔ پھر قسمیں کھا کھا کے یہ کہتے ہیں اپنے قول معبود کی پرکھا اتنا اس پختہ ہو گیا۔ کہ ہر مہین کھا ہو گیا۔ مہین کھا اور اپنے تئیں رکھنے والا۔ ھماز۔ اہل توحید کا عیب چینی کرنے والا۔ مشاء بنمیم۔ اہل توحید کی چغلی کھانے والا۔ مناع للخیر۔ بھلائی سے روکنے والا۔ معتد اثیم۔ حد سے گزرنے والا۔ عتل۔ بڑا سخت۔ بعد ذالک۔ ان تمام خوبیوں کے علاوہ زنیم۔ بے خرد اور فساد کی۔ (از روح ج ۲۹ ص ۲۶)

مشرکین کی صفات میں جتنی بات بتائے سے آپ کو منع کیا گیا ہے۔ ان صفات و مالک وبیں۔ لہٰذا قطعیہ مقدر ہے۔ کی لان کان ذا مال و بنین لا نطعہ کی علت ہے۔

حاصل یہ ہے کہ ایسی بری خصلتوں کے حامل کی اس لئے بھی اطاعت نہ کرو وہ بڑا مال و دولت والا ہے۔ ان کی باتوں کی برداشت کرو اور بتا کام تمہیں کرنے جا۔

مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۶﴾ عَمَّارٍ قَسَّامٍ يَّمِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ
بیشک وہ ۔ فتنہ ۔ بخیل کو ۔ بہت ۔ بھلائی کام سے ۔ روکنے والا ۔ حد سے بڑھنے والا
اَثِيْمٍ ﴿۱۰۸﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿۱۰۹﴾ اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ
گناہگار ۔ سخت ۔ اس کے بعد ۔ اس سب کے پیچھے ۔ بدنسب ۔ اس لئے کہ تھا وہ مال والا
وَّبَنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ
اور بیٹے ۔ جب ۔ پڑھی جائیں ۔ اس پر ۔ ہماری آیتیں ۔ کہے ۔ قصے ۔ اگلوں کے
سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۱۱﴾ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَآ
ہم داغ دیں گے اس کو سونڈ پر ۔ ہم نے آزمایا ہے ان کو جیسا آزمایا تھا ہم نے
اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾
باغ والوں کو ۔ جب قسم کھائی انہوں نے کہ توڑیں گے اس کا پھل صبح ہوتے ہی
وَلَا يَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَآئِفٌ مِّنْ رَّبِّكَ
اور نہ کہا انشاء اللہ ۔ پھر پھر گیا اس پر ۔ ایک ۔ سے ۔ تیرے رب
وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِيْمِ ﴿۱۱۵﴾ فَتَنَادَوْا
اور وہ سوتے ہیں ۔ پھر صبح ہوئی وہ جیسے کٹ چکا ۔ پھر پکارا
مُصْبِحِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
صبح ہوتے ۔ کہ ۔ جاؤ ۔ کھیت ۔ اگر تم
صٰرِمِيْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اَنْ
کاٹنے والے ۔ پھر چلے وہ اور وہ آپس میں چپکے چپکے کہتے تھے
لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ﴿۱۱۹﴾ وَّغَدَوْا
نہ آنے پائے اس میں آج تم پر کوئی محتاج ۔ اور صبح
عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا
جمے ہوئے زور کے ساتھ ۔ پھر جب اسکو دیکھا بولے
ضَآلُّوْنَ ﴿۱۲۱﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ
بھولے ہوئے راہ کے ساتھ ۔ پھر جب اسکو دیکھا بولے ہم

موضح قرآن ۔ یہ کالو کا وصف ہے آدمی اپنے اندر دیکھے اور یہ خصلتیں چھوڑے بعد یعنی بدی کر مشہور ہے یعنی طائف مدینے سے آئے تھے اور ولید بن مغیرہ تھا قریش میں ایک سردار مانگ پر رات شاید دنیا میں بڑے ہوں یا آخرت میں پڑے گا جملہ کا ۱۲ منہ۔ الحاصل جب باغ میں گئے تو باغ ہی نہ تھا ان کو اب چھوڑ ایک باغ ہموار کا اس کی پیدائش سے سارا تھا مسعود تھا جس دن ہوا تو باغ ہوا تب سے کر کچھ کھو دیتا اسی سے برکت پچھلے بیٹوں نے سمجھا کہ اتنا تو قبضے میں جاوے اپنا ہم اکیلے پہر مشورہ کیا کہ اب سویرے ہی توڑ لیجئے تو دن تھوڑا ہوگا کچھ کسی نہ پاوے گا اور ہم اپنے یقین کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر رات کو آگ بھیج دے یا اور کوئی بڑی سب صاف ہو۔

معالم التنزیل ۔ یعنی سنت اللہ آگے کر دوم ہے اصل عالیہ متصف ہیں صفات رذیلہ یا منہ ۱۲۔

کر جب مکہ میں وہاں پہنچیں تو وہ پھل بھیٹ کر واپس آتے ہوں۔ ایک کے عوض تو ہم بھائی مشرک تھے اور اپنے تئیں سب سے زیادہ معزز اور اس کو مرکات والا وہ سمجھتے تھے جو ہمارے انہوں نے قحط میں مکہ آنے پر دعا کیا تھا۔ اب وہ یہ اعتقاد کرایا ہے تھے اس وقت وہ اعتقاد نہیں کرتے تھے یعنی شرک سے اللہ تعالیٰ کی تقدیس و تعزیز نہیں کرتے تھے اور برکت دیتے تھے اللہ کو وحدہ لاشریک نہیں کہتے تھے اور انہیں یہ خیال نہیں آتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کی مشیت کے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتے۔ قال ابو جہل ۔ کان محمد ثم قومہ یعبدون اللہ۔ (۲) فحسن ج ۱ ص ۱۴۴ ۔ مکہ کے لوگ جن میں سے ایک جو حلو و غیرہ اور عقل و استعقاد کے علم سے بہرہ نافی تھا اس نے ان کو اس برکت سے محروم کر دیا کیا اور انہیں سمجھایا تھا کہ وہ خدا کی تسبیح و تقدیس کریں اور اللہ کے سوا کسی اور کو برکت دینے والا نہ سمجھیں مشرکوں نے اس کی ایک نہ سنی۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پیچھے سے بھیج دیا کہ آنحضرت صلعم سے جہاد کریں۔ فرمایا ہمنے ان باغ والوں کو آزمایا تھا جیسا کہ ان مکہ والوں کو آزمایا۔ مشرکوں نے ناشکری کی اور اللہ کے سوا دوسروں کو برکت دینے والا سمجھتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کو ان نعمتوں سے محروم کر دیا گیا اسی طرح اہل مکہ کو ہم نے تمام دنیوی نعمتیں اور تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت ہم نے ان کو یہ عطا کی کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ان میں بھیجا۔ فرمایا مشرکوں نے ان نعمتوں کی بے قدری اور ناشکری کی اور اپنے معبودان باطل کو برکات دینے والا سمجھا تو ہم نے ان پر سخت ترین قحط مسلط کر دیا ہے ۱۲ اذ اقسموا۔ انہوں نے قسمیں کھا کر پختہ فیصلہ کر لیا کہ ہم کل صبح باغ میں پہنچ کر توڑ لیں گے۔ مقصد یہ تھا کہ سب کے پہنچنے سے پہلے ہی اپنا کام ختم کر کے واپس آجائیں۔ ولا یستثنون ای ولا یقولون ان شاء اللہ لا نصبحن۔ اور ولا استثناء (یعنی ان شاء اللہ) تعالیٰ کی تقدیس و تقدیس نہیں کرتے تھے اور برکات دینے والا نہیں سمجھتے تھے ۱۲ فطاف علیہا طائف۔ پھر جب غلام کے مرد میں جو عذاب الٰہی کے گرفتار تھے۔ یا فیصلہ کر کے وہ سو گئے رات کو اللہ نے اس پر ایسا عذاب نازل فرمایا کہ سارا باغ تباہ و برباد ہو گیا اور ذہن اس باغ صاف ہو گئی جس طرح وہاں کوئی نہیں تھا۔ صباحا و مصبحین۔ صبح ہوتے ہوتے کو ہوتی تو سب نے ایکدوسرے کو آواز دی کہ چلو توڑنے کو تو ہم جلدی جلدی باغ میں پہنچو جبکہ سب پہنچ گئے تو ایکدوسرے سے کہنے لگے کہ آج کوئی مسکین ہمارے قریب نہ آنے پائے وغدوا علی حرد قدرین۔ حرد کو کہا اور قدرین یہ کہ وہ اس پر قادر ہیں۔ جب وہاں پہنچے تو وہاں کچھ نہ تھا اور اپنے اس سوچے ہوئے مقصد میں کامیاب ہوئے اور آج وہ مسکینوں کو کچھ بھی نہیں دیتے ۱۲ فلما رأوہا۔ جب وہ باغ کی جگہ پہنچے تو اسے اجڑا ہوا دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم راستہ بھول گئے ہیں اور اپنے باغ کے بجائے

کسی دوسری جگہ پہنچ گئے ہیں لیکن جب انہوں نے اس پاس کے گھروں اور بستیوں کا نقشہ بنایا تو سمجھ گئے کہ یہ جگہ تو وہی معلوم ہوتی ہے جہاں کی ہے اور جہاں رہنا سہنا ہمارے بزرگوں نے اس کو آباد کیا ہے اور ہمارے قبیلے کے لوگ اس کے چپے چپے سے اچھی طرح واقف تھے۔ وہ بولے: کیا ہمیں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم خدا کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ہو اور برکت دینے میں اس کو وحدہ لاشریک کیوں نہیں سمجھتے ہو؟ ۷۴ فائز سبحانہ رہنا: آپ ان کے جواب سنتے ہی سمجھ گئے اور بولے: سچے ہے پاک ہے ہمارا پروردگار، بیشک ہم ہی ظالم تھے۔ اور پھر سمجھ گریبانوں پر نظر کر رہے تھے۔ فاقبل بعضهم اب وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور آخر میں انہوں نے اعتراف کر لیا کہ انہوں نے جو کچھ کہا کیا ہے وہ بیشک اللہ سے بیخبری تھا۔ جسے رہنا ان بیچارے انہوں نے کہنے لگے: ہائے ہم پر افسوس اور اپنے پروردگار سے امید رکھتے ہیں کہ اب بیشک ہم اپنے کئے کے تو بہ کر چکے ہیں وہ ہمیں ہی کے موافق بدلہ عطا فرمائیگا کیونکہ اب ہم تو پرکہ کے اللہ کی طرف راغب ہو چکے ہیں اور اس کی بارگاہ سے مغفرت و رحمت کی امید رکھتے ہیں ۷۵ عذاب العذاب: یہ اہل مکہ کو تنبیہ ہے یعنی دنیا کا عذاب ایسا ہے جس میں تم کو مبتلا کیا گیا ہے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ سخت اور ہولناک ہے۔ اگر وہ اس حقیقت کو جان لیں تو کفر و شرک اور تکذیب و انکار سے باز آجائیں ۷۶ ان لاستکبر: یہ مومنوں کے لئے بشارت اخروی ہے، جو لوگ کفر و شرک سے بچتے اور اللہ پر ایمان لاتے ہیں ان کے لئے نعمتوں کے باغ ہیں جہاں ہر قسم کی راحت و آسائش اور ہر نعمت میسر ہوگی ۷۷ فاجعل السبیل: یہ مشرکین پر تعریض ہے، مشرکین جب آخرت اور جنت و دوزخ کا انکار کرتے تو کہتے کہ اگر قیامت آ بھی گئی تو ہمارا اور اصل خوں کو حال بہتر ہی ہوگا جو آج دنیا میں ہے یعنی ہم ان سے زیادہ دولت اور لڑکے والے ہونگے اور انکو ہم پر کوئی فوقیت اور بڑائی حاصل نہیں ہوگی بلکہ زیادہ سے زیادہ وہ جائینگے جہاں ہم جائینگے اس پر ارشاد فرمایا کہ ہم مسلمان خوں کو ان مکرعیں اور باطل دعاؤں کی جھوں کے برابر کر دیں گے؟ ہرگز نہیں، ایسا نہیں ہوگا۔ تب کیا ہوگا جب کہ ہم ہنسی بنے گی اور بنے گی کی باتیں کرتے ہوں استفہام انکاری ہے ۷۸ اعد واکتب: خطاب مشرکین سے ہے، کہا جاتا ہے کہ کوئی آسمانی کتاب ہے جس میں ہر بڑا چھوٹا کام لکھا ہوا ہے۔

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ سَبِّحْهُمْ
قیامت کے دن تحقیق تمہارے لئے جو تم حکم لگاتے ہو پاکی بیان کر ان کی
بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ
اس بات کا ذمہ دار ہے کیا ان کے واسطے کوئی سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر سنتے ہیں اس
مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ ۝
پر سننے والے ان کے کوئی روشن دلیل کیا اللہ کے لئے بیٹیاں ہیں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں
اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ۝ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ
کیا تو ان سے مزدوری مانگتا ہے پس وہ تاوان کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں کیا ان کے پاس غیب
فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ۝ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ
ہے پس وہ لکھتے ہیں تو صبر کر اپنے رب کے حکم پر اور نہ ہو مثل مچھلی والے کے

اِذْ نَادٰى وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ۝ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ
جب پکارا اس نے اور وہ غم میں بھرا ہوا تھا اگر نہ پہنچتی اس کو مہربانی اس کے رب کی
لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ۝ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ
البتہ پھینکا جاتا وہ میدان میں اور وہ ملامت کیا ہوا تھا پھر برگزیدہ کیا اس کو اس کے رب نے پھر کر دیا اس کو
الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ
نیکوں میں سے اور نزدیک ہے کہ کافر لوگ تجھ کو پھسلا دیں اپنی نظروں سے

لَمَا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ وَمَا هُوَ اِلَّا
جب سنتے ہیں نصیحت اور کہتے ہیں بیشک یہ البتہ دیوانہ ہے اور وہ نہیں مگر
ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝
نصیحت سارے جہان کے لئے

تمہارے دعوی کی باتیں موجود ہیں یعنی کیا اس میں لکھا ہے کہ ان کے معبود بر بنائے حق ہونے پائیں گے قیامت کے دن مسلمان ان کے برابر ہوں گے؟ ام بلکہ ایسا ان کے پہلے اپنا سکا ہوا ہی ہوا کہ کہیں جا بیٹھے بھی کہ ہم بھی غلبہ حق کے وقت سے سمجھے بوجھتے اور فقرے سے اڑا دیتے کہ ہم ہیں کہ ہر بات میں کہ دیتے تھے اس کے ساتھ ہی اپنے مسلمان بھائیوں کو بھی بہکا دیتے تھے کہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں

یا جسے نے زمانہ ساتھ چھوڑ دے گا۔ دیکھ لیں جن کو ہر اگر قیامت تک جھاڑے زندہ ہے اور جو کچھ ترکہ ہے ہوا ہم اس کو وارثوں پر اگریں گے کہ قیامت کے دن ان کے مسلمانوں کے برابر ہو جائے گا بالفاظ دیگر ان کے مسلمانوں کے برابر ہو جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۳۴)

۱۵۹ سے زیادہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، فرمایا آپ ان دشمنوں سے سوال نہ کریں کہ ان کے اس دعوے کے حامی کون ہیں کہ قیامت کے دن ان کا انجام کیا ہوگا جیسا کہ مسلمانوں کا ہوگا۔ کما سبق یا سیحسن ھؤلاء المشرکین فی الاسلام کما تقدم ذکرہ واللہ ان لھم من الخیر مما اعطیتم المسلمین (قرطبی ج ۱۱ ص ۲۴۴)

۱۶۰ اعزہ ہیں جنہ کا۔ جو شرک کرتے ہیں یا اپنوں میں سے کوئی بات نہیں ہے کوئی ان کے شریک ہیں جو ان کے اس دعوے کو صحیح کر دکھائیں گے تو وہ اپنے ان شرکاء کو لے آئیں اور ان کا کوئی نہ کوئی دکھا نہیں اس سے ثابت ہو کہ وہ واقعی برکات دہندہ ہیں۔

۱۶۱ ہو دیکھ دو۔ یہ توبیخ الزامی ہے۔ اگر شرک میں سچائی کی پرکھ ہوتی اور عقل سلیم کا کوئی حصہ ہوتا جب وہ اس کا کوئی حصہ ہے تو پہلی ہی فرصت میں سجدہ سجدہ بن جاتے۔ قیامت کے دن جب حقیقت حال اور (آنکھوں کا دور دور ہو جائے گا اس وقت ان مشرکین سے سجدہ کرنے کو کہا جائے گا تو وہ سجدہ کرنے کے لئے جھکنے کی کوشش کریں گے۔ مگر ان کی پیٹھیں کو تختوں کی مانند سخت کر دیا جائے گا اور وہ سجدہ نہیں کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ان کے چہروں پر ذلت اور رسوائی کے آثار نمایاں ہوں گے۔ حالانکہ دنیا میں وہ سجدوں کے عادی تھے اور وہ سجدہ کرتے تھے جبکہ ان کی صحت درست تھی اور سجدہ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ تھی۔ دنیا میں وہ سجدہ سے سکتا کرتے تھے تو قیامت میں بھی ان کو سجدہ کرنے کی استطاعت سے محروم کر دیا جائے گا۔

۱۶۲ نہ ڈھیل دی۔ یہ ارشاد بڑے پر تکمیں وقدرت سے کیا جا رہا ہے۔ مجھے چھوڑ دو کہ ہی میں ان جھٹلانے والوں کے لئے کافی ہوں اور میں ان کو عذاب کر دوں گا۔ ہم ان کو مہلت دیں گے اور ان کی فصلوں سے نوازیں گے اور ان کو علم بھی نہ ہوگا کہ یہ ان کے لئے استدراج ہے اور پھر ہم ان کو اچانک پکڑ لیں۔ میرا ان کے بارے میں حکم ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اشارہ ہے کی گہری مراد انتقام سے ہوتی ہے انتقام اور امہال دونوں من اللہ الاستدراج بصورۃ الانعام (مظہری ج ۴ ص ۴۳)

۱۶۳ اجر نہیں مانگتے۔ یہ معاوضہ کیوں نہیں مانگتے اگر آپ تبلیغ دارشاد پر ان سے کوئی معاوضہ طلب کرتے اور وہ اس تاوان کو بوجھ سمجھ کر آپ سے اعراض کرتے ہیں؟ استفہام انکاری ہے یعنی ایسا نہیں ہے۔ آپ ان سے کسی معاوضہ یا مال و تاوان کا مطالبہ نہیں کرتے، تو پھر ان کے انکار و اعراض کی کیا وجہ ہے؟ ان یعنی ھذا الکتیب بان تاتی بالیہ طیب کما طلبوا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم (قرطبی ج ۱۱ ص ۲۴۴) ان کے معبود برحق ہونے پر دلائل قائم کرتے ہیں اور پھر ان کے متعلق من مانی باتیں کرتے رہتے ہیں اور اس کی وجہ سے آپ کے طعنے دیتے رہتے ہیں اور اس لئے آپ کو نہیں مانتے؟ استفہام انکاری ہے۔ ایسا نہیں ہے (ام عندھم الغیب فھم یکتبون) وما یکتبون بہ ویستحبون مما یدعی من عندیتہ (روح ج ۱۴ ص ۴۰)

حاصل یہ ہے کہ آپ ان کو بلا معاوضہ توجہ کی دعوت دیتے ہیں اور وہ محض جہالت اور عناد کی وجہ سے آپ کی تکذیب کر رہے ہیں۔

۱۶۴ یا قصیں۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ آپ شرکین کی تکذیب اور ایذاء سے تنگ اگر کوئی بات اپنے مصیر دشمن سے سنیں کچھ برداشت کریں۔ اور اللہ کے حکم کا انتظار کریں اور بھی دائے الحضرت یونس علیہ السلام کی عاجلہ نہ ہوں، اور کس اور مصیبت میں گرفتار ہو جائیں گے۔ جس طرح یونس علیہ السلام نے عجلت سے کام لیا اور احوال قرائن سے ہجرت کا جواز سمجھ کر اللہ کے حکم کا انتظار کئے بغیر ہی شہر سے نکل کھڑے ہوئے تو ہم نے بطور تنبیہ ان کو مچھلی کے پیٹ میں قید کر دیا جہاں انہوں نے کرب و الم کی حالت میں ہم سے فریاد کی اور اپنی لغزش کا اعتراف کیا۔ کیا تو ہم نے محض اپنی رحمت سے ان کو بچا کر الم سے نجات دی اور مکروہ۔ مغموم و مکروب۔

۱۶۵ لولا ان تداکہ۔ اگر اللہ کی نعمت اور رحمت اس کی دستگیری نہ کرتی تو اسے کرامت و رحمت سے محروم کر کے چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا، لیکن اللہ کی رحمت نے اس کی دستگیری کی، تو اللہ نے ان کے اعتراف اور نبی کی بدولت ان کو درجات میں مزید بڑھا عطا فرمائی اور ان کو کاملین میں داخل فرمایا، یہاں تک کہ اس کے بعد کوئی ان سے فضائل دینی کا سرمو زیادہ (من الصلحین (حسن ادراک صالحین فی الصلاح)

بیان سنوحہ عن ان یفعل ما ترکہ اولیٰ (بیضاوی ج ۲ ص ۴۲۲) ۲۵ واں پارہ۔ یہ سورت کی ابتداء سے تعلق ہے۔ جب آپ قرآن کی تلاوت فرماتے اور توحید کی تبلیغ اور عزت اللہ کے کمالات بیان کرتے ہوئے کے اعلان کرتے ہیں، تو مشرکین تمسخر اڑاتے ہیں، آپ کو طعنے دیتے ہیں، تاکہ آپ مرعوب ہو کر تبلیغ کا کام چھوڑ دیں اور آپ کو کمزور بھی کہتے ہیں، مگر آپ ثابت قدم رہیں اور تبلیغ کا کام کئے جائیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہے اللھم انت ولی وسعید فکن جبیر (یعصرونک ما انت علیہ من تبلیغ الرسالۃ (قرطبی ج ۱۰ ص ۲۵۶) یعصرونک ما انت علیہ من تبلیغ الرسالۃ و اتمام الامر اللھم ینظرون الیک اذا قرأت القرآن فنظر اشد بغضا منک (معالم التنزیل ج ۴ ص ۱۳۱) ۲۵ وما ھو الا ذکر للعلمین ھو حال کذا فی تفسیر قرآن تمام دنیا جہان والوں کے لئے نصیحت ہے اور اس میں ان کے تمام ضروری امور کا بیان ہے اور اس کی تعلیمات ان کے لئے طلوع آفتاب کی طرح روشن ہیں، تو کیا ایسی عظیم الشان کتاب کے حامل کو اس کی تبلیغ سے روکنا اور اسے دیوانگی کا طعنہ دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟

موضح قرآن

ف یعنی اللہ کا انکار بھلے تو جھٹلا کر کہ حضرت رسول کی طرح ۱۲ حضرت نے فرمایا جادو کرتی ہے میں ہوتا ہوں یوں سے وہ ۱۲ سمجھتا ہے ۱۲ ف یعنی ٹھور ٹھور کر چلتے ہیں کودتے پھرتے ہیں ۱۲ ف یعنی قیامت ۱۲ ف یعنی سمجھ کا ہلاک سے ۱۲ ف یعنی قرشتوں کے ۱۲ ف کھنے لیے رات دن کھنے کار۔

فتح الرحمٰن

ف یعنی لیکن رحمت اور سعید بد حال اللہ ۱۲۔ ف واہیات کہا ہے اس نے شدت عداوت الٰہی ۱۲ ف ترجمہ محمود ظاہر ہے بندہ اللہ کے معنی ہیں اس سے عقوبت ثابت ہیں اس عقوبت ثابت ہوئی جس سے طلوع حالت تو کہ ہیں آن عقوبت ثابت ہوئے ان چند عقوبت گذشتہ ہیں کافر ہوئے (اللہ اعلم ۱۲۔

سورۃ القلم کی خصوصیت

مسئلہ توحید کے بیان میں نرمی اور عداوت سے مخالفت اور توحید کی ظاہر تبلیغ برداشت کرنے اور صبر و تحمل اختیار کرنے کی تلقین

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ

ربط: سورۂ جاثیہ میں فرمایا تھا کہ جب ان کے دعوی میں آپ کو زعم باطل کے سوا کچھ نہیں نظر آتا تو آپ اس میں غم نہ ہوں، اپنے ثبوت پر مطمئن رہیں، اس سورۃ کے شروع میں ان کے دعوے کو رد فرمایا ہے اور ان کے ثبوت کی حقیقت بیان فرمائی ہے۔

خلاصہ: تحریف زبیری کے پانچ عنوانے، تحریف اخروی، اشارت اخرویہ، تحریف شرعی، اخلاقیت والی پر مستدلاں، وعوائے مشرکین۔

تفصیل

لِلّٰہِ ۵ مَا فِی السَّمٰوٰتِ ۵ وَاوی تبرک کرو جاننے والوں کے لئے تحریف اگلی کتاب مشہود و عاد ـــــ ۴ ـــــ فَمَنْ یَّرْجُوْا لِقَاءَ ہٖ یا تحریف زبیری میں پھیلا اور دوسرا عنوان۔ قوم ثمود اور قوم عاد نے جب اس دعوے کو رد مانا اور اپنے خود ساختہ "معبودوں" کو رکاوٹ اپنے سمجھنے پر اڑے ہوئے تو ان کو سخت ترین عذابوں سے دنیا ہی میں تباہ و برباد کر دیا۔ اگلوا جاہدوا فیھما (ومن قبلہ و اتبعوہ فکذبوا بالحق) تحریف زبیری کا تیسرا اور چوتھا عنوان۔ قوم فرعون اور قوم نوح علیہما السلام نے اپنے اپنے زعم باطل کے پیغمبروں کی نافرمانی کی تو انہیں بھی سخت عذاب میں پکڑا گیا۔ انا ما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما الا بالحق وجل مسمّٰی۔ تحریف زبیری کا پانچواں عنوان۔ قوم نوح علیہ السلام کے مرکشوں اور متکبروں کو عذاب میں فرق کر دیا اور مومنین کو کشتی میں سوار کر کے طوفان سے بچا لیا۔

فاذا نفخ فی الصور نفخۃ واحدۃ ـــــ ۴ ـــــ لا تخلی مسلکہ غایۃ۔ تحریف اخروی ہے خاص امن اولی کی طرف بجملہ ـــــ ۴ ـــــ فی الرؤیا الخیالیۃ۔ جنت اخرویہ اہل جنت کو الہامات (بعض کے الفاظ میں) دیئے جائیں گے اور وہ خوشی سے پھولے نہ سمائیں گے اور (بوجہ مسرت کے) اپنا اپنا اعمالنامہ دکھلاتے پھریں گے۔ ان کو جنت میں ہر قسم کی راحت و آسائش میسر ہو گی۔ وما امر اولی نظیرہ بشیء الا بالحق ـــــ ۴ ـــــ لا یأتیہ الا الحق۔ تحریف شرعی مشرکین کو، ان باطلوں میں الہامات دیئے جائیں گے، (یا اپنے اعمالنامے خود کو حسرت و ندامت سے کہیں گم ہوئے دیکھیں گے) انہیں اعمالنامے نہ دیئے جائیں گے اور اپنا اعمالنامہ ہوتے ہوئے بھی نہ دیکھ سکیں گے اور تحریف میں بجز کورا دلیا کچھ نہ ہو گا۔

ملاحظہ: یہ تحریف بھی بہت سی ہے، ان میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کی تعریف بھی تم ان کے وجود پر دلیلیں لکھتے ہو، اسی طرح اگر تم قیامت کا اشارہ نہیں کر سکتے، تو اس کا بھی انکار نہ کر دینا تاکہ یہ قرآن اللہ کا کلام ہے جب الطلیب لے اپنے بھیجے رسول پر نازل کیا ہے۔ اگر یہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، ہم پر افترا کیوں کر بھیج لیں اور اسی دن حیات کاٹ ڈالیں اور گویا ہمیں کام بھی نہ دیا ہے پھر قرآن کو صرف دلائل کے لئے نصیحت ہے اور جھٹلانے والوں کے لئے باعث حسرت ہے فسبح باسم ربک العظیم۔ آخر میں ذکر فرمودہ ہے عقوبت اللہ تعالیٰ کی کو پکارے۔ (بعد از سجدہ مسرت) اس کے نام میں برکت ہے، اس لئے جاہلانہ مصائب میں عوت اسی کے نام کا وظیفہ پڑھو۔

حٰمٓ ۱ تحریف زبیری کا پہلا عنوان۔ وہ آئندہ ہونے والا ہے اور اس پر آنے والا ہے جو اسکا منکر ہے، اور اس کے آنے میں کوئی شک نہیں اور وہ کیا ہے؟ اور تجھے کون بتلائے وہ کس قدر ہولناک ہے؟ اس کے بعد تحریف زبیری کے عنوانے کو بیان کرتے گئے ہیں۔

تنزیل کی بہت تعریف ہے۔ یہ تحریف دنیا کا پہلا اور دوسرا عنوان ہے۔ قوم عاد نے دلیل و برہان اور توحید و رسالت وغیرہ کے علاوہ قیامت کا بھی انکار کیا۔ **اشارۃ:** قیامت، زبیر نے دیئے ہوئے حوالوں اور مشاہدات کی وجہ سے مومنوں کو ملائے گی۔ (والقاعدۃ القیامۃ ذہب الفرع الی اصلہ) (تفسیر البیضاوی ج ۱ ص ۲۵۷) اس کے بعد دونوں گروہوں کی جو گت کی تفصیل بیان فرمائی۔

مَّا خَلَقْنٰھُمَآ ضمیر مجرور مفرد کی صفت ہے ای بالسجیۃ الباطنیۃ یعنی ایسی سنت جاریہ جو حرکت و انتقالات میں حد سے گذر چکی ہو۔ ای بالغایۃ البعادۃ الباطنیۃ فی قنوۃ (جلالیین) واحقاف جمع حقف ریت کا تودہ، یہ قوم عاد کی ہلاکت کی تفصیل ہے۔ **عَارِضٌ** سخت تاریکی، شدت برودت سے جاڑا لانے والا، سخت آندھی تیز اور تابہ باہر، خسوصاً مراد بادل جو سامنے سے آکھڑا ہونے والا ہو اس کے معنی ہیں۔ **مُّسْتَقْبِلَ** یعنی ظہر بطریق فی ایام نحسات (طٰہٰ السجدہ ج ۲۴) مطلب یہ ہوگا کہ یہ ایام، ان قوم کے حق میں کیسے تھے؟ کیونکہ تمام دن برابر ہیں، ان میں سعد

أَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ كَأَنَّهُمْ
اَيَّامٍ حُسُوْمًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ
دن لگاتار پے در پے تو دیکھے گا وہ لوگ اس میں پچھڑے گرے ہوئے

أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ۝
اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝
کھجور کے کھوکھلے تنے کی طرح کیا تو دیکھتا ہے کوئی ان کا بچا

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ بِالْخَاطِئَةِ
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ
اور آیا فرعون اور جو اس سے پہلے تھے اور الٹی بستیوں والے لوگوں نے

فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝
فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝
پھر نافرمانی کی اپنے رب کے رسول کی پھر پکڑا ان کو پکڑ سخت

إِنَّا لَمَّا طَغَى الْمَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ لِنَجْعَلَهَا
جب حد سے بڑھا پانی ہم نے تم کو چلایا کشتی میں تاکہ کر دیں

لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ۝ فَإِذَا نُفِخَ
لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ فَاِذَا نُفِخَ
تمہارے واسطے یاد گار اور سنے اس کو کان سننے والے جو سنے پھر جب

فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَ
فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَ
پھونکا جائے صور ایک بار اور اٹھائی جائیں زمین

الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ
الْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ
پہاڑ پھر کوٹ دیئے جائیں ایک بار پھر اس دن جو ہونے

الْوَاقِعَةُ ۝ وَانشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَاهِيَةٌ
الْوَاقِعَةُ ۝ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ
ہونے والی ہے اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اس دن کمزور ہے

وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
اور فرشتے ہوں گے اس کے کناروں پر اور اٹھائے ہوں گے تخت تیرے رب کا اوپر اپنے

يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنكُمْ
يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ
اس دن آٹھ فرشتے اس دن سامنے کئے جاؤ گے تم پیشی

مضمون

(پہلی آیتوں) میں قیامت کی گھبراہٹ کا بیان ہے۔ (پھر) عاد کی ہلاکت کا بیان ہے۔ (پھر) ثمود کی ہلاکت کا بیان ہے۔ (پھر) فرعون اور اس سے پہلے مکذبین اور قوم لوط علیہ السلام کی ہلاکت کا بیان ہے۔ (پھر) ان سب کی ہلاکت کا سبب بیان ہے۔ (پھر) قیامت کے ہولناک مناظر کا بیان ہے۔ (پھر) اس دن کے حساب کا بیان ہے۔ (پھر) اس دن کے عذاب کا بیان ہے۔ (پھر) اس دن کے ثواب کا بیان ہے۔ (پھر) قرآن کی حقانیت کا بیان ہے۔ (پھر) اس کے منکروں کی مذمت کا بیان ہے۔ (پھر) اس کے منکروں کو ڈرانے

خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ
هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ ﴿١٩﴾ إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ
حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾ فِي جَنَّةٍ
عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا
بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ
كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهْ ﴿٢٥﴾
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾
مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ﴿٢٩﴾
خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِي
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ﴿٣٢﴾ إِنَّهُ
كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ

منزل ٧

خافیۃ ﴿١٨﴾ فاما من اوتی کتبہ بیمینہ فیقول
ھاؤم اقرءوا کتبیہ ﴿١٩﴾ انی ظننت انی ملق
حسابیہ ﴿٢٠﴾ فھو فی عیشۃ راضیۃ ﴿٢١﴾ فی جنۃ
عالیۃ ﴿٢٢﴾ قطوفھا دانیۃ ﴿٢٣﴾ کلوا واشربوا ھنیئا
بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ ﴿٢٤﴾ واما من اوتی
کتبہ بشمالہ فیقول یلیتنی لم اوت کتبیہ ﴿٢٥﴾
ولم ادر ما حسابیہ ﴿٢٦﴾ یلیتھا کانت القاضیۃ ﴿٢٧﴾
ما اغنی عنی مالیہ ﴿٢٨﴾ ھلک عنی سلطنیہ ﴿٢٩﴾
خذوہ فغلوہ ﴿٣٠﴾ ثم الجحیم صلوہ ﴿٣١﴾ ثم فی
سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا فاسلکوہ ﴿٣٢﴾ انہ
کان لا یؤمن باللہ العظیم ﴿٣٣﴾ ولا یحض علی

کے عرش کو فرشتوں کی آٹھ صفیں اٹھائے ہوں گی جن کی بھری آمد اور اللہ کے سوا کسی کو نہیں یہ حضرت ابن عباس رضؓ سے منقول ہے بعض نے کہا مراد آٹھ فرشتے ہیں۔ قال ابن عباس ثمانیۃ صفوف من الملائکۃ لا یعلم عددھم الا اللہ۔ و قال ابن زید ھم ثمانیۃ املاک (قرطبی ج ۱۰ ص ۲۶۶) قیامت کے دن کسی شخص کی کوئی بات اور کسی کا کوئی عمل چھپا نہ رہے گی، بلکہ سب کو معلوم آجائیگا، کسی کی حق تلفی نہ ہوسکے گی، کسی پر زیادتی ہوگی اور ہر ایک کو اس کے عملوں کی پوری پوری جزاء و سزا ملے گی ۔ ۹ فاما من اوتی کتبہ بیمینہ، یہ لوگوں کے لئے بشارت اخرویہ ہے ھاؤم اقرءوا کتبیہ میں ھا تنبیہ کی ہے تنازع الفعلین میں بصریوں کے مذہب کی تائید ہوتی ہے۔ بصریوں کے نزدیک عمل دوسرے فعل کو رد کر دیتا ہے اور بقیہ فعل کا معمول مقدم ہوتا ہے اور کوفیوں کے نزدیک اس کے برعکس۔ یہاں بصریوں کے مذہب کے مطابق کتابیہ، اقرءوا کا مفعول ہے اگر وھاؤم کا مفعول ہوتا تو اقرءوا کا مفعول ضمیر ہوتا اور اصل عبارت اقرءوہ ہوتی کیونکہ یہاں مفعول کا اثبات ممکن ہو وہاں ترک اضمار اولیٰ اور ختاۃ کے خلاف اس طرح کوفیوں کا مذہب اختیار کرنے میں خلاف ختاۃ کا ارتکاب لازم آتا ہے (نظری۔ روح۔ بیضاوی) کتابیہ، حسابیہ، مالیہ اور سلطانیہ میں یا مشکوک ہے اور وقف کی ہے۔ مومن کو جب اعمالنامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ مسرت و شادمانی سے ہر ایک کو بتلائے گا اعمالنامہ رکھ کر کہے گا یہ لیجئے میرا اعمالنامہ ملاحظہ فرمائیے۔ وہ کہے گا میرا تو حال سنا تھا کہ مجھے کسی سخت حساب کتاب کے لئے کھڑا کرنا پڑے گا، مگر اللہ کی مہربانی سے کام آسان ہو گیا ہے۔ تو وہ عالیشان باغ میں خوش و خرم زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درختوں کے میوے اگرچہ نہایت قریب ہوں گے لیکن جب اہل جنت ان کو توڑنا چاہیں گے تو درختوں کی ٹہنیاں جھک جائیں گی، اور وہ بیٹھ کر بلکہ لیٹ کر بھی ہاتھ پھیلا کر بے تردد لیں گے مطلب اشارہ ہے اس سے پہلے بدحال لمحہ مقدر ہے۔ اہل جنت سے کہا جائے گا جنت کے خوشگوار سامانوں اور مشروبات کا لطف اٹھاؤ

موضح قرآن ف یعنی خوشی سے ہر کسی کو رکھا تا ہے، اللہ رحمانہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر ایک کے اعمال کے کاغذ اڑ دیئے ہیں کہ داہنے ہاتھ میں آئے نشان ہوا بائیں ہاتھ میں آیا پیٹھ کی طرف سے تو نشان ہوا برائی کا۔ (موضح رحمہ اللہ تعالیٰ)

طَعَامًا إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ﴿٣٦﴾ لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا
الْخَاطِئُونَ ﴿٣٧﴾ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ﴿٣٨﴾ وَمَا لَا
تُبْصِرُونَ ﴿٣٩﴾ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿٤٠﴾ وَمَا هُوَ
بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾ وَلَا بِقَوْلِ
كَاهِنٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾ تَنزِيلٌ مِّن
رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٤٣﴾ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ﴿٤٤﴾
لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ﴿٤٥﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ﴿٤٦﴾
فَمَا مِنكُم مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ﴿٤٧﴾ وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِينَ ﴿٤٨﴾ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَن مِّنكُم مُّكَذِّبِينَ ﴿٤٩﴾
وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾ وَإِنَّهُ لَحَقُّ

ع ۲

منزل ۷

اور یہ تمہارے ان نیک کاموں کا انعام ہے جو تم نے دنیا کی زندگی میں کئے ﴿۲۴﴾ اما من اوتی بکتبہ بشمالہ۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ کافر اور مشرک کو جب اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ حسرت و یاس سے کہے گا کاش! مجھے اعمال نامہ دیا ہی نہ جاتا اور میں اپنا حساب کتاب ہی جانتا۔ اے کاش! موت ہی فیصلہ کن ہوتی اور اس کے بعد مجھے دوبارہ نہ اٹھایا جاتا اور میں اپنے اعمال کے کو زد پھینک۔ آج مال میرے کسی کام آیا اور نہ سلطنت ہی باقی رہی (الحمد اس پر مکمل، عدمی اور فنا ایسی چھائی ہوئی۔ یہ حاصل جزا اور سزا کے فیصلہ سے پہلے کا ہے ﴿۲۵﴾ خذوہ فغلوہ ثم الجحیم صلوہ ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ۔ حکم ہوگا کہ اس کی گردن میں طوق ڈالو اور اسے جکڑ کر لے جاؤ۔ پہلے جہنم میں ڈالو پھر ستر گز لمبی زنجیر میں جکڑو اور جہنم میں پھینک دو اور پھر ستر گز لمبی زنجیر میں اسے جہنم کے اندر پیچ در پیچ کر دو تاکہ وہ ہل جل نہ سکے ﴿۲۶﴾ انہ کان لا یؤمن۔ یہ انہیں کی علت ہے۔ کافر اور مشرک کی یہ سزا اس لئے ہوگی کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے تھے، بلکہ ان کے سوا اپنے خود ساختہ معبودوں کی بھی عبادت کرتے اور ان کو ہر حالت میں حاجت روا سمجھتے تھے نیز وہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری کو قریب ہی نہ پھٹکنے دیتے تھے اپنے مال سے مسکینوں کو خود کھانا کھلانے اور اپنے نادانوں کو اس کا حکم کرنے۔ فلیس لہ الیوم ہہنا حمیم۔ اس لئے آج یہاں ان کا کوئی دوست اور غمخوار نہیں۔ نہ آج ان کے لئے کوئی غذا اور خوراک ہے سوائے پیپ کے جو جہنمیوں کے زخموں سے بہتی ہوگی یا جہنم ان کی خوراک ہوگی اور ان مجرموں کے سوا کوئی اسے نہیں کھائے گا ﴿۲۷﴾ فلا اقسم بما تبصرون۔ جواب قسم محذوف ہے۔ لا نہیں کرتا میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو نظر نہیں آتیں مثلاً ملائکہ اور فرشتے اور قیامت کے ثبوت پر اس مثال سے یعنی جس طرح دنیا میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو نظر نہیں آتیں مگر اس کے باوجود تم ان کا وجود تسلیم کرتے ہو اس لئے تحریت ہونا نظر نہیں آتی اس کا بھی انکار نہ کرو بلکہ یہ سمجھو کہ آخرت کی تمہاری نظر سے اوجھل ہونے کی وجہ سے ہے؟ انہ لقول رسول کریم۔ یہ ایک محترم رسول احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا ہوا کلام ہے۔ یہ ایک محترم رسول کی بات ہے جسے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے کہہ رہا ہے۔ یہ اس کی اپنی بنائی ہوئی بات نہیں، نہ کسی شاعر کا قول ہے نہ کاہن کا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں وہ نہ شاعر ہیں، نہ کاہن، مشرکین اس کے باوجود قرآن کو شعر اور آپ کو شاعر کہتے ہیں۔ یہ کلام رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ انا لقول رسول کریم۔

موضح قرآن ۱۲ یعنی اگر بفرض محال نالائق امت پر تو اول اس کا دشمن اللہ جبار ہاتھ پکڑتا یہ حضور سے گردن مارنے کا کام جلاد اس کا اپنا ہاتھ کیونکر کھاتا

فتح الرحمٰن و امر مرتم گو یہ عادت سیاق امت کو دست صبر بدست نبی جبر و شد بگذار او اگر کتابہ بایں اسلوب گفتہ شد ۱۲۔

جواب مقصد ہے۔ اور یہ قرآن کے کلام اللہ اور وحی الٰہی ہونے پر استدلال ہے۔ تم بہت سی چیزوں کا مشاہدہ کئے بغیر ہی ان کو تسلیم کرتے ہو، تو وحی کا بھی انکار نہ کرو، مگر تم اس کے نزول کو آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہو۔

۴۱ قول رسول۔ یعنی صداقت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل ہے۔ یہ معین کیسے معنی ثبوت و قدرت کے ہیں۔ مگر بالفرض اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم میاں جی کوئی جھوٹی بات اپنی طرف سے ملا دیتے، تو ہم ان کو بڑی قوت کے ساتھ موا خذہ کرتے اور جان کی رگ حیات کاٹ دیتے اور پھر تم میں سے کوئی بھی ان کو ہماری گرفت سے نہ بچا سکتا، جو ملک حشر کی طرف سے آپ پر کسی قسم کا عذاب نازل نہیں ہوتا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور آپ اور کچھ بیان فرماتے ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

دلیل قادیان مرزا مظلوم الحد مسلمہ اس آیت سے اپنی صداقت پر استدلال کیا ہے کہ "گردہ جھوٹا ہوتا تو اسکی رگ حیات کاٹ دی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا، لہٰذا وہ اپنے دعوے میں سچا ہے"۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت کو اگر قانون کی بنیاد بنایا جائے تو اس سے جھوٹوں کو ۲۳ سچے پیغمبروں کے لئے ہے کہ "گردہ خدا بہ فرستد کہ سگ ما نگزد"۔ ہی جاتی ہے۔ اگر سچے مدعی ہی اس دنیا میں مزید اضافہ کریں۔ لہٰذا العقائی کا مرزا ظلام احمد قادیانی کا اس شعبہ کے در سے وجاہوں اور مفتریوں کو جملہ دینا بطور استدراج ہے اور یہ ان کی سچائی کی دلیل نہیں، بلکہ ان کے کاذب، دروغ گو جملے کی دلیل برہان ہے۔

۴۵ ذکر۔ یہ قرآن خدا سے ڈرنے والوں کے لئے سراپا ہدایت و نصیحت ہے، دنیا نصیحت۔ تم خوب جانتے ہیں کہ تم میں اس قرآن کو جھٹلانے والے بھی ہیں، ہم ان کو اس پر سخت سزا دیں گے۔ اور یہ جھٹلانے والے آخرکار افسوس کریں گے۔ جب دوسرے رسولوں کا انجام اور کافروں کا عذاب دیکھیں گے تو انہیں سخت حسرت ہوگی کہ انہوں نے قرآن پر ایمان نہ کر اس پر عمل کیوں نہ کیا۔ لفظ حسرت معنی سبب ہے۔

۴۶ یقین۔ یعنی یقین۔ یہ قرآن ایسا یقینی ہے کہ اس میں کسی شک و ریب کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اس کے مضامین نہایت مستحکم اور دلائل نہایت محکم ہیں۔ فسبح باسم ربك العظیم۔ یہ سورت کا اختتامی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہر عیب سے اور ہر نوع شرک سے تنزیہ و تقدیس کرو اور اس کے سوا کسی کو کرامات و بزرگ نہ سمجھو۔

سُورۃ الحاقۃ کی خصوصیت

۱۔ دعوائی نبی اور کے کرنے والوں کے لئے تخویف اخروی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کے سچے پیغمبر خدا پر افترا نہیں کرتے۔

سورۃ المعارج[1]

ربط | توحید و رسالت پر ایمان لانے، شکوک سے بچانے اور اللہ تعالیٰ سے مذاق کا مطالبہ کرنے پر۔ سائل عذاب واقع ہونے سے۔

خلاصہ | بعض مخالفین انکار و مذاق سے باز آجائیں ورنہ عذاب تو سر پر ہے۔

تفصیل

سَأَلَ سَائِلٌ ـــ تا ـــ وَنَرَاهُ قریب ہے کہ ایک سائل اس بڑی شان والے بادشاہ سے عذاب مانگنے لگے، اور کافر و مذاق تو سر پر حال ہیں آ گئے ہی گا۔ اپنے بندہ محمد ﷺ سے کوئی کو فضل و رحمت اور غفور مغفرت کی درخواست کرنا چاہئے تھی، وہ اسے خلق ہوا

يَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ ـــ تا ـــ وَهُمْ عَنْ دُعَائِهِمْ غَافِلُونَ ۝ تخویف اخروی۔ یہ عذاب قیامت کے دن واقع ہوگا، جبکہ کھولی، دوسے اور رکی، رشتہ دار کام نہ آسکے گا۔ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ـــ تا ـــ اِلَّا الْمُصَلِّيْنَ ۝ الذین ھم علی صلاتھم یحافظون ۝ الذین فی اموالھم حق معلوم للسائل والمحروم ۝ وہ لوگ جو جنت میں عزت و راحت سے رہیں گے، مکرمون۔ یہ بشارت اخروی ہے۔ مومنین، صادقین اور نمونہ بننے سے متصف ہوں گے وہ لوگ کے ہاتھ سے عذاب سے محفوظ رہیں گے اور جنت کے ہاتھوں میں اعزاز و اکرام کی بھی مرکز ہوں گے۔

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ـــ ۲ ـــ وَاِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ ذجر۔ ہم صادق حق ہے۔ وعدہ کی کیے ہیں اور پھر یہ حیرت رکھتے ہیں کہ انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا۔ منہ دھام پھوسوا ـــ ۳ ـــ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا وَيَلْعَبُوا حَتّٰى يُلٰقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ۝ تہدید و تخویف اخروی، ان کو چھوڑو، جیسے لغو حرکتیں ہیں، بازیافت ضائع کر لیں، یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ذلت و رسوائی سے اپنے کئے کا مزا چکھ لیں گے۔

مسئلہ سأل سائل، الکافرین، واقع سے متعلق ہے من اللہ، ذا المعارج سے متعلق ہے یعنی اس مذاب کے اللہ کی طرف سے وقوع کو کوئی روکنے والا نہیں یا ذا الدرجات سے متعلق ہے۔ ذی السماء میں تیز ہیوں والا مراد آسمان ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت شان کی طرف اشارہ ہے۔ ذی ہوم، تعریف سے متعلق ہے۔ ذ شئے جب اپنے اپنے مقصد پر مناسبت بن راہیں جانتے ہیں، تو ان کو آنا فانا حاصل کر سکتا ہے جبکہ کرنے کے لئے انسانوں کو پچاس ہزار سال کا عرصہ رکھا، جن لکیروں فرشتے اس کام کے لئے کرتے ہیں، ای عروج الملائکۃ الی المکان الذی ھو منتھی ارتقاء ھن صعودہ من غیرہ و مصعد خصص۔ الف سنۃ (تفسیر ابی السعود ۶/۳۱۱) مقدار ہے جبریل امین علیہ السلام مراد ہیں، روح پر صاعدین اللہ سے عذاب مانگتے ہیں، اللہ عذاب جو ان کا حال کا قول ہے آخر اسے جھٹلا دیں گے، انہیں، بزرگ و عظمت والے اللہ کی طرف سے جس کی جانب فرشتے انسانوں کے حساب سے پچاس ہزار سال کا فاصلہ طے کرتے ہیں اس دن جو قیامت کا دن ہے واقع ہونے والا ہے، اس مدت سے متعلق ہے یا جملہ مقدر سے متعلق ہے اور مراد قیامت کا دن ہے یعنی وہ عذاب اس دن میں واقع ہوگا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (تفسیر البغوی ۴/۳۷۰ و تفسیر ابن کثیر ۴/۴۳۰ و تفسیر السعدی ص ۸۳۱ و تفسیر الجلالین ص ۴۷۱)

مسئلہ ھو یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ، تعریف اخروی۔ عذاب کے متعلق تحدیث ہے جو سوال مقدر کا جواب ہے۔ یعنی وہ عذاب کب آئیگا؟ جواب دیا گیا جبکہ ان کا یہ گمان غلط ثابت ہو جائیں گے ۱۲ فیہ سبق بکثرۃ ذلک العذاب ۱۲ بقدر یوم کان ذا ھذا اخ۔ الاذا الشیخ قدس سرہ۔ یا یہ جملہ کسی سے متعلق ہے یا بقدر مقدر سے مراد اس سے قیامت کا دن ہے۔ قیامت کا منظر نہایت ہولناک ہوگا۔ قیامت کے دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی مانند سرخ ہو جائیگا اور پہاڑ بھی ہوئی روئی کے گالوں کی مانند ہو جائیں گے۔ اس دن کوئی کسی سے مخلص دوست بھی اپنے کسی دوست کی خبر نہیں لے گا، حالانکہ دوست ایک دوسرے کو

---

[1] سورۃ المعارج مکی ہے، اس میں ۴۴ آیات، ۲ رکوع اور ۲۱۸ کلمات ہیں۔

الْيَقِيْنُ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُبُوْعٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ

دَافِعٌ ۙ مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ

الرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ

سَنَةٍ ۝ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ

بَعِيْدًا ۝ وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ

كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ

حَمِيْمٌ حَّمِيْمًا ۝ يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۝ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ

منزل ۷

ع ۱

سوال کرنے والے نے سوال کیا ساتھ عذاب کے واقع ہونے کے

اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان بہت رحم والا ہے

کافروں پر کہ نہیں اس کا

کوئی دفع کرنے والا اللہ سے جو مالک ہے سیڑھیوں کا

چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اس کی طرف

ایک دن کہ اندازہ اس کا ہے پچاس

ہزار برس کا پس صبر کر تو صبر اچھا

وہ دیکھتے ہیں اس کو دور

اور ہم دیکھتے ہیں اس کو نزدیک

جس دن ہو جائے گا آسمان مثل

تلچھٹ کے اور ہوں گے پہاڑ مثل

رنگ برنگ اون دھنکی ہوئی کے

اور نہ پوچھے گا کوئی دوست

دوست کو حالانکہ ایک دوسرے کو

دکھائے جائیں گے مجرم

چاہے گا گنہگار

عذاب سے اس دن کے دے دے

اپنے بیٹوں کو

اور اپنی بیوی کو

اور اپنے بھائی کو

سورۃ المعارج

مکی ہے اور اس کی چوالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

ف۱ سوال کرنے والے نے سوال کیا عذاب کے واقع ہونے کا۔ یہ خبر ہے یعنی کسی نے کہا کہ یہ عذاب ہوگا۔ اس دن مشرک کی تمنا ہوگی کہ کاش وہ اپنے بیٹوں کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے خاندان کو جو دنیا میں اس کا ناصر و حامی تھا، بلکہ دنیا میں رہنے والی ساری مخلوق کو فدیہ دے کر عذاب سے اپنی جان بچا لے۔ یہ ناممکن ہوگا اور عذاب سے کسی طرح بھی چھٹکارا نہیں ہو سکتا۔ انہا (خازن ج ۴ ص ۲۲۶) و (زرقانی ج ۷ ص ۱۲۳)

ف۲ اور فرشتوں کی کامل اور بڑے درجے کی جنہوں نے دنیا میں رہتے حق سے منہ پھیرا اور اعراض کیا مال و دولت کا لالچ کیا اور بخل کرتے رہے، اس کو خرچ نہ کیا، وہ ان کو اپنی طرف بلائے گی اور کہے گی "او مشرک، او منافق، او کافر"۔ فتقول انا الی (الی) مضی ۱۲۔ (الی) یا صاحب (الی) (خازن ج ۴ ص ۲۲۶)

ف۳ ان الانسان یہ تذییل ہے۔ الانسان سے یہاں انسان مراد ہے کہ دل کا بہت کمزور، اور ضعیف ہوتا ہے۔ خیر و شر میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب اس کا حال بُرا ہو تو بُری طرح جزع فزع کرتا اور امید ہو جاتا ہے اور جب خوشحال ہو تو اترانا ہے اور کار خیر میں خرچ نہیں کرتا۔ پھیل دونوں آیتیں پہلی آیت کی تفسیر ہیں۔ (ان الانسان خلق هلوعا) ای جزوعا (اذا مسه الشر) ای الم به الضر (جزوعا) ای لا یصبر علیه (واذا مسه الخیر) ای الصحة والغنی (منوعا) ای لا یؤدی منه شکر الربه، و لا یتصدق منه (الا المصلین) ای لکن المصلین الذین لا یجزعون عند الشدائد ولا یبخلون عند الخیر (خازن ج ۴ ص ۲۲۶)

ف۴ الا المصلین۔ الا بمعنی لکن ہے اور استثناء منقطع ہے۔ الا بمعنی لکن، ناصب ہم اور رافع خبر ہوا کرتا ہے، اس کی خبر کبھی محذوف ہوتی ہے، کبھی مذکور، یہاں مذکور ہے۔ المصلین الخ اس کا اسم ہے اور اولئک فی جنت مکرمون اس کی خبر ہے (خازن) (اس خبر کا فہم) اور یہ بعد اب واقع کے ساتھ متعلق ہے یعنی کافروں پر عذاب واقع ہوگا لیکن نمازی جو اللہ کے خوف سے نمازیں پڑھتے ہیں وہ جنت میں عزت سے رہیں گے۔ یہ ان الانسان خلق هلوعا کے ساتھ متعلق نہیں، اگر یہ معنی بن جائے کہ انسان دل کے خام ہیں، مگر نمازی

موضح قرآن ف۱ یعنی ہر پیغمبر نے تم پر عذاب اللہ سے ڈرایا جاوے گا اور ہمارا برس کا دن قیامت ہے جب تمام دنیا کے لوگ اکٹھے ہوں گے ف۲ یعنی قدر سزا کے اعتبار سے ورنہ حقیقی دن تو ہے ۱۲۔

اس سے مستثنیٰ ہیں، کیونکہ دل کے خاتم تو سب ہیں۔ افادہ، الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہاں دفع عذاب کے لئے امور ثلاثہ کا بیان ہے اس سے محفوظ رہنے والے اللہ کے مقبول بندوں کی صفتیں سب زیل ہیں۔

۳۴ الذین ھم علی صلاتھم دائمون۔ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی نمازوں کو تمام آداب و فرائض کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ دائمون، اسی مواظبون (درج ۱۰ دائمون) اسی مقیمون (معارج) ان کے احوال و مواسمی میں فقراء و مساکین کا معین حق ہے۔ مراد زکوٰۃ فرض ہے وہ اپنے اموال کی نگرانی کرتے ہیں یعنی احسان کرتے ہیں سائل و فقیر جو سوال کرنے کے لئے اور محروم سے مراد وہ فقیر ہے جو کسی سے سوال نہیں کرتا اور محروم رہتا ہے۔ اس لئے اپنے مستحقین کی جستجو رکھنی چاہیئے اور ضرور محروم ان کو دینا چاہیئے (الذین یصدقون۔ وہ قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کے عذاب سے ترسان و لرزان رہتے ہیں۔ ان عذاب میں بھی غیر مامون ہونا جملہ امور میں عذاب خداوندی کی شدت و عظمت کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا عذاب ایک ایسی چیز ہے جس سے کسی کو بھی بے خوف نہیں ہونا چاہیئے بلکہ ہر ایک کو خوف کرنا ہی ٹھیک کیوں نہ ہو اس سے ڈرتے رہنا چاہیئے۔

۳۵ والذین ھم لفروجھم حفظون۔ وہ اپنی شرمگاہوں کو ہر ایک سے محفوظ رکھتے ہیں اور ناجائز طریق پر ان کو استعمال نہیں کرتے، البتہ اپنی بیویوں اور لونڈیوں سے استمتاع کرتے ہیں۔ جو شخص بیویوں اور لونڈیوں کے علاوہ شہوت رانی کی کوئی اور راہ تلاش کرے گا وہ حد سے تجاوز کرے گا۔ استمناء باالید، دلی فی الفرج اور نکاح متعہ وغیرہ ناجائز طریقوں میں داخل ہیں۔ نکاح متعہ کی بحث سورۃ مؤمنون کی تفسیر میں گذر چکی ہے (ملاحظہ ہو ۱۲ حاشیہ ۱۰۵)

۳۳ والذین ھم بشھدتھم قائمون۔ اور جو اپنی شہادتوں کی پوری پوری ادا کرتے ہیں اور گواہی میں کمی بیشی اور ہیر پھیر نہیں کرتے اور وہ نمازوں کی پوری پوری حفاظت کیے گئے ہیں۔ اولئک فی جنت مکرمون۔ یہ الا بعد کی نکرہ کی خبر ہے۔ ان صفتوں سے متصف اللہ کے مقبول بندے جنت کے باغوں میں نہایت عزت و شان سے رہیں گے۔

وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
ثُمَّ يُنجِيهِ ۝ كَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوَىٰ ۝
تَدْعُو مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلَّىٰ ۝ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۝ إِنَّ
الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝ إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝ إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ
هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ۝ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ
حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۝ وَالَّذِينَ
يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَالَّذِينَ هُم مِّنْ
عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ۝ إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ
مَأْمُونٍ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا
عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ

مُلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
ملامت کیے ہوئے پھر جو کوئی ڈھونڈے اس کے سوا تو وہی
الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ
حد سے بڑھنے والے اور جو لوگ اپنے کو امانتوں اور
رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝
رعایت کرنے والے ہیں اور جو اپنی گواہیوں پر
وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
قائم ہیں اور جو اپنی نماز کی نگہبانی کرتے ہیں
فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ
یہ لوگ باغوں میں عزت کیے جائیں گے پھر کافروں کو
مُهْطِعِيْنَ ۝ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝
کیا ہوا کہ تیری طرف دائیں اور بائیں سے گروہ
اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝
در گروہ ہو رہے ہیں کیا ان میں سے ہر شخص اس کا
كَلَّا ۭ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ
طمع رکھتا ہے کہ نعمت کے باغ میں داخل کیا جائے گا
بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ عَلٰٓى اَنْ
ہرگز نہیں ہم نے ان کو اس چیز سے پیدا کیا ہے جسے
نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ فَذَرْهُمْ
وہ جانتے ہیں پس میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور
يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ
مغربوں کے رب کی بیشک ہم قادر ہیں کہ ان کے بدلے
ان سے بہتر پیدا کر دیں اور ہم عاجز نہیں ہیں پس
ان کو چھوڑ دے کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیل کریں یہاں تک
کہ اپنے اس دن کو پہنچ جائیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے

سجدہ

ابن عباس فی الغلبۃ ۵

بعد ذلک وہم یقولون الخبر (بعد ان وقع کثیرا) الشہر الذی وعدتنا ان نغلب فیہ ۔ یعنی ان کا فروں کو کیا ہوا ہے ترے کی طرف دوڑ کر آتے اور چاروں طرف سے تیرا ہی نام لیتے ہیں اور کلام الٰہی کا شور سنتے ہیں

ف۱ یطمع ۔ مشرکین کے قول داخل کی جواب ہے کہ اگر یہ لوگ جنت میں جائیں گے تو ہم ان سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے ۔ اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں

ف۲ مطعین ای مسرعین ۔ عزین ۔ جماعۃ فی تفرقۃ ۔ مہطعین اور عزین الذین کفروا حال ہیں ۔ عزین مہطعین کی ضمیر سے حال ہے یا کان محذوف کی خبر ہے ای کانوا عزین ۔ الخامل ۔ ہر بیہودہ اوقات کاں کو کہتے ہیں کہ نہ عبادت کرے کچھ کماتا ۔ لکھتے ہیں ۔ کما قال

سورۃ نوح علیہ السلام

سورۃ مکہ سے لے کر سورۃ جن تک مضامین کے لحاظ سے گویا ایک ہی سلسلہ ہے۔ سورۃ مکی ہیں قطعی دلائل سے ثابت کیا گیا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی اور بندگی اور عبادت کے لائق نہیں۔ پھر سورۃ القصص میں فرمایا اس مسئلہ میں تمہیں کوئی شک نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد سورۃ سبا میں اسی دعوے کو زیادہ شد و مد کے ساتھ مخالفانہ خیالات اور دلائل کے رد کے لئے پیش کیا گیا۔ پھر سورۃ یٰس میں اسی کا ایک اور پہلو سے اثبات کیا گیا۔ وہ غالب ہے اور مغلوب کے لئے لازم ہے کہ اس کے آگے سر جھکا دے۔ اب سورۃ نوح علیہ السلام میں اسی مضمون کو ایک اور پہلو سے بیان کیا گیا ہے۔ سورۃ نوح علیہ السلام میں دلیل نقلی کی تفصیل از حضرت نوح علیہ السلام مذکور ہے۔

خلاصہ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت، قوم کا انکار و استکبار، شیطانی حیلہ کا ایک نمونہ، حضرت نوح علیہ السلام کی تبلیغ کے ضمن میں دلائل عقلیہ، خاص کر تبلیغ توحید میں کمر ہمت باندھنا، آلہہ اور مشرکین کی مخالفت اور انکار پر صبر کرنا اور تبلیغ تمام جاری رکھنا۔

تفصیل

انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیہم عذاب الیم قال یا قوم انی لکم نذیر مبین ان اعبدوا اللہ واتقوہ واطیعون یغفر لکم من ذنوبکم ویؤخرکم الی اجل مسمی ان اجل اللہ اذا جاء لا یؤخر لو کنتم تعلمون قال رب انی دعوت قومی لیلا ونہارا فلم یزدہم دعائی الا فرارا وانی کلما دعوتہم لتغفر لہم جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم واصروا واستکبروا استکبارا ثم انی دعوتہم جہارا ثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسرارا فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین ویجعل لکم جنات ویجعل لکم انہرا مالکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا الم ترو کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا وجعل القمر فیہن نورا وجعل الشمس سراجا واللہ انبتکم من الارض نباتا ثم یعیدکم فیہا ویخرجکم اخراجا واللہ جعل لکم الارض بساطا لتسلکوا منہا سبلا فجاجا قال نوح رب انہم عصونی واتبعوا من لم یزدہ مالہ وولدہ الا خسارا ومکروا مکرا کبارا وقالوا لا تذرن آلہتکم ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث ویعوق ونسرا وقد اضلوا کثیرا ولا تزد الظالمین الا ضلالا مما خطیئاتہم اغرقوا فادخلوا نارا فلم یجدوا لہم من دون اللہ انصارا وقال نوح رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرہم یضلوا عبادک ولا یلدوا الا فاجرا کفارا رب اغفر لی ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات ولا تزد الظالمین الا تبارا

حضرت نوح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے اپنی قوم کو توحید کی دعوت دینے اور انکار و استکبار کی صورت میں ان کو عذاب سے ڈرانے کا حکم ہوا۔

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا: میں تمہارے لئے اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔ تم اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہیں ایک وقت مقرر تک مہلت دے گا۔ جب اللہ کا وقت آ جائے گا تو پھر کسی طرح ٹل نہیں سکتا۔ کاش تم سمجھتے۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنی قوم کو رات دن تیری طرف بلایا۔ میری دعوت نے ان کو تیری طرف سے اور بھاگنے میں ترقی دی۔ میں نے جب بھی ان کو بلایا تاکہ تو ان کو بخش دے تو انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں دے لیں اور اپنے کپڑے لپیٹ لئے اور اپنی روش پر اڑ گئے اور بڑا تکبر کیا۔ پھر میں نے ان کو علانیہ دعوت دی۔ پھر میں نے ان کو کھلم کھلا اور چپکے چپکے سمجھایا اور کہا: اپنے پروردگار سے بخشش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب مینہ برسائے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کے قائل نہیں ہوتے۔ حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے پیدا کیا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ نے سات آسمان کیسے تہ بر تہ بنائے ہیں اور ان میں چاند کو روشنی اور سورج کو چراغ بنایا ہے۔ اللہ نے تم کو زمین سے عجیب طریقہ پر اگایا ہے۔ پھر تم کو اسی میں لوٹا لے جائے گا اور یکایک نکالے گا۔ اللہ نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا ہے تاکہ تم اس کے کشادہ راستوں میں چلو۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے شخص کی پیروی کی جس کے مال و اولاد نے اس کو نقصان ہی میں بڑھایا۔ اور انہوں نے بڑا مکر کیا اور کہا: تم اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑو اور نہ ود کو نہ سواع کو نہ یغوث کو نہ یعوق کو اور نہ نسر کو۔ انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے۔ تو ظالموں کو گمراہی کے سوا اور کچھ نہ بڑھا۔ وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کئے گئے پھر دوزخ میں داخل کئے گئے۔ پھر انہوں نے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہ پایا۔ نوح نے کہا: اے میرے پروردگار! روئے زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔ اگر تو ان کو چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل میں بھی بدکار اور ناشکرے ہی پیدا ہوں گے۔ اے میرے پروردگار! مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو میرے گھر میں ایمان کی حالت میں داخل ہو اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کی بربادی کو اور بڑھا دے۔

يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ
نُصُبٍ يُوفِضُونَ ﴿٤٣﴾ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ ۚ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٤٤﴾
سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَتَانِ وَثَمَانِ وَعِشْرُونَ آيَةً وَسِتُّمِائَةٍ وَأَلْفَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفًا
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ
قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾ قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي
لَكُمْ نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢﴾ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَ
أَطِيعُونِ ﴿٣﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ مِنْ ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ
إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى ۚ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ ۖ
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي

قیامت نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کو سمجھایا مگر انہوں نے ذرا بھی توجہ نہ کی بلکہ الٹا مذاق اڑاتے رہے۔ اے اہل مکہ! تو سمجھ لو اگر تم بھی نہ سمجھے تو تم پر بھی ایسا ہی عذاب آئے گا۔

۱۵ بخلاف انکار کے۔ فجر دم اور جو جواب اور اگر ایمان لے آتے تو اللہ تعالیٰ انہیں گناہ معاف فرما دیتے کچھ اور اجل مسمّٰی یعنی موت تک تم کو بھلا عذاب مہلت دے گا۔ لیکن اگر تم ایمان نہ لائے تو تمہارا عذاب آجائے گا اور پھر کسی صورت ٹل نہیں سکتا۔ اجل مسمّٰی سے مراد موت ہے۔ اور اجل اللہ سے دنیوی عذاب کا معیّن وقت مراد ہے (جلالین)۔ فرشتوں کے ہاں بطور تقدیر معلق لکھا ہوتا ہے کہ اگر مان لیں تو بہتر، ورنہ ان پر فلاں وقت میں عذاب نازل ہوگا۔ (معالم) ان اللہ تعالیٰ کان قضی قبل خلقھم انھم ان اٰمنوا اٰمن لہم وان لم یؤمنوا یھلھم بالعذاب (قرطبی ج ۱۰ ص ۱۱۵) لو کنتم تعلمون اگر تم جانتے ہوتے کہ ایمان ٹالنے کی صورت میں جب اللہ کا عذاب آپ کو وہ ٹل نہیں سکے گا تو ایمان کی طرف دوڑتے اور اس میں ذرا تاخیر نہ کرتے۔ خواہشی ان ہے یا اپنے اصل پر یعنی قسم ہے، اس صورت میں جواب کی ضرورت نہیں۔

۱۶ قال رب۔ حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تبلیغی جدوجہد اور مشرکین کے عناد و سخت کا ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی قوم کو دعوت توحید دیتے ہیں دن دیکھا ہے، رات۔ جب انہیں موقع ملا، انہوں نے ان کو پریشانیوں میں گرفتار کرنے کی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر ان پر ان کی توحید کی طرف بلاتا ہوں۔ وہ اتنا ہی دور بھاگتے ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ جب کسی کو توحید کی طرف دعوت دیتا ہے تو وہ ایمان لے آتے اور قرآن کے گناہ معاف فرما دے تو فوراً سنتے اور مانتے کے بجائے انہوں نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں تاکہ وہ میری آواز سن ہی نہ پائیں اور اپنے معبودوں کی توہین نہ سن سکیں اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹ کر خوب ڈھانپ لیا تاکہ میں مجھ پر ان کی نظر نہ پڑ جائے کیونکہ شخص اللہ معبود

موضح قرآن ۱۵ یعنی بندگی کرو کہ نوح انسان دنیا میں قیامت تک جیے اور قیامت کے تو دیر ہے گی اور جب ٹل کر بندگی چھوڑ دو تو صاحب ابھی مارے جو ہوا طوفان ایسا ہی آیا تھا کہ ایک آدمی نہ بچے حضرت نوح کی بددعا سے ان کا بھاؤ ہو گیا۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝
وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ
فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ ثُمَّ اِنِّيْٓ
اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ فَقُلْتُ
اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ
بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝
مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝
اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ وَّ
جَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝

نوح ۷۱

کے پاس میں کہتا ہوں کہ وہ برکات زیادہ نہیں ہیں (وہ اسکی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کرتے) ان کے خیال میں ان کے معبودوں کی بے حرمتی ہے یعنی عادتاً تو درگذر انہیں تو چاہیے اس قدر نفرت سے کہ وہ میری بات سننا اور میری طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ گھر و شرک پر مُصر ہیں اور میری دعوٰی قبول کرنے اور میری بات کو ماننے سے تنگ بھوں چڑھاتے ہیں ۵ ثم انی۔ ھو ثمہ۔ عموم وقت کے بعد عموم کیفیت کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی جس طرح میں نے دعوت کے لئے کوئی وقت نہیں چھوڑا۔ اسی طرح میں نے دعوت و تبلیغ کا ہر طریقہ اور ہر انداز اختیار کیا تاکہ وہ کسی رکن کی طرف سے نہ کہہ سکے کہ اس نے ہمارے ان کے سامنے دعوت توحید پیش کی۔ ثم انی اعلنت لھم۔ پھر اکی بھری مجلسوں میں خود جا جا کر بھی ان کو سمجھایا واسررت لھم اسرارا۔ پھر ایک ایک کو فرداً فرداً سمجھانے کی بھی کوشش کی۔ میں نے دعوت و تبلیغ میں ترغیب و ترہیب سے بھی کام لیا اور عقلی دلائل سے بھی مسئلہ واضح کیا مگر اس کے باوجود وہ باز نہیں آتے۔

ع فقلت استغفروا۔ یہ ترغیب ہے۔ مدرارا سیلان جس کا مدلول مطلق ہے۔ من غیر لفظہ یا یہ صیغہ مبالغہ ہے اور السماء کے حال یا السماء سے مرجاول یا بارش ہے (عثمانی) راقم میں نے ان سے یہ بھی کہا کہ ایمان لے آؤ اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو، وہ معاف کرنیوالا ہے وہ تم پر موسلا دھار بارش رحمت نازل فرمائے گا۔ دیسا دکھ جانے والا۔ انتہائے حال و اول میں برکت عطا۔ فرمائے گا۔ انتہائے نئے پھلوں اور پھولوں کے سرسبز و شاداب باغات پیدا فرمائے گا اور نہریں جاری کرے گا

ع مالکم لا ترجون۔ یہ ترہیب اور دلائل عقلیہ کا آرہے ہیں۔ ترجون کے معنی ہیں۔ تخافون یا تعتقدون اور وقار کے معنی ہیں عظمت و جلالت۔ تمہیں کیا ہوا ہے کہ تم اللہ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے حوصلے نہیں اس قدر نعمتوں سے حال حال فرما رہا ہے اور معبودان باطلہ کو کیوں نہیں چھوڑتے ہو اور ان کو برکت دہندہ کیوں سمجھتے ہو۔

ع وقد خلقکم۔ حضرت نوح علیہ السلام نے ان عقلی دلائل کی طرف بھی قوم کو متوجہ کیا کہ اپنی پیدائش پر غور کرو اور دیکھو اللہ نے تمہیں کس طرح عمدہ احوال سے گذار کر پیدا فرمایا۔ اشد شدوا کیف خلق اللہ۔ اپنی پیدائش کے علاوہ ذرا اوپر کی طرف آسمانوں کو تو دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیسی قدرت و حکمت سے تہ بہ تہ سات آسمانوں کو پیدا فرمایا اور ان میں چاند اور سورج کو روشن کیا جس کو نور سے اور شمس کو سراج (چراغ) فرمایا کہ اس طرف اشارہ کیا کہ چاند کی روشنی سورج سے مستفاد ہے کیونکہ اندھیرے میں روشنی چراغ سے مستفاد

ف پڑا اور سمجھ لگے کہ اس کی بات ہمارے دل میں مار گئی جائے۔ ف یعنی ایسے کام کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنی برائی سے متنبہ ہو جائے۔ بھلے اور طرح طرح بنایا یعنی ماں کے پیٹ میں بچہ کی حالت بدلتے رہے۔

ہوتی ہے اور بڑھتا ہی گیا۔ وہ مخلوق خود اس کے اندر ہوتی ہے کسی دوسری چیز سے استقرار نہیں ہوتی وانما فی شرائه لحاق جعل النفس فیهن نفوس وجعل النفس بمعنی انها انفس النفوس مستفاد من النفس قال النوس انما یستفاد من النسم ۱۲ منه ۵ ۱۰ ۱۲ ۱۲ ۱۲

يُضِلُّوا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوٓا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿٢٧﴾ رَبِّ
اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿٢٨﴾

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ وَرَاْبَعُ اٰيَاتٍ وَّثَمَانِ وَّعِشْرُوْنَ حَرْفًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا
اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿١﴾ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا
بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ﴿٢﴾ وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا
مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ﴿٣﴾ وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ
سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ﴿٤﴾ وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ
تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ﴿٥﴾ وَّاَنَّهٗ

ع ۱

داخل کر دیا گیا، تو اللہ کے سوا جس کو دو پکارے۔ تجھ جن اس سے کرتی بھی اس کی مدد کو نہ پہنچا۔ یہ آیت غلاب قریب کے اثبات پر ایسی حجت کی محکم دلیل ہے۔

ف۱ سورۂ اعراف میں گزرا کہ اثنائے نماز میں پڑھتے تھے جن سفر جہاد نے بھر جا کر اپنی قوم سے بیان کیا، یہاں ان کے بیان کو اللہ نے نبی کی زبان سے رسول پر بھیجا اس کے بہت بار جن حجت پاس آ کر گئے اور ایمان لائے قرآن سن کر، ۱۲ منہ۔ جن قرآن سن کر ایمان لائے تو معلوم ہوا کہ جنوں میں بھی دو قسمیں ہیں ایک وہ جو اللہ کے راستہ پر ہو گئے اور دوسرے جو اپنی ہی مانیں اور مسلمانوں پر چڑھائی کریں، ۱۲ منہ۔

ف۲ یہ جن اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے بھیجے گئے تھے، ۱۲ منہ۔

ف۳ یہ جن اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے بھیجے گئے تھے، ۱۲ منہ۔

ف۴ یہ جن اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے بھیجے گئے تھے، ۱۲ منہ۔

کیونکہ قرآن کے بعد ان کو جس آگ میں داخل کیا گیا وہ آخرت کی آگ نہیں، کیونکہ قیامت تو ابھی ہونی ہے، اس لئے اس سے ان کا حال عالم برزخ کا ہی مراد ہے جسے معلوم تمہید کے طور پر آخرت کے لئے ذکر کیا گیا ہے: فادخلوا نارا (الی عالم البرزخ) لیعذبوا بالنار وغیرہ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار، التعریف تعریف الاشارۃ والتنکیر للتعظیم (فتح البیان ج ۹ ص ۱۷۱) (اور ملاحظہ ہو: تفسیر کبیر ج ۳۰ ص ۱۷۱، تفسیر قرطبی ج ۱۸ ص ۱۵۱، تفسیر ابن کثیر ج ۴ ص ۴۸۱، تفسیر روح المعانی ج ۲۹ ص ۵۹، تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۸۰، تفسیر ابن عباس ص ۴۸۱، تفسیر روح البیان ج ۱۰ ص ۲۷۱، تفسیر المنار ج ۲۹ ص ۵۹) پھر بھی اگر عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہو تو اس سے مراد عذاب کی شدت ہے، کہ ان پر عذاب اتنا سخت ہوگا کہ گویا وہ اس میں داخل کئے جا چکے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

نکتہ ۲ وہ قال نوح: حضرت نوح علیہ السلام نے آخر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ یہ ہے پروردگار! ان مشرکین میں سے اب روئے زمین پر ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑ۔ دیار: اسم جمع ہے۔ اگر تو ان کو ہلاک نہیں کرے گا اور ان کو زندہ چھوڑ دے گا تو وہ تیرے مومن بندوں کو بھی گمراہ کریں گے اور ان کی نسلوں میں بھی مشرک اور کافر ہی پیدا ہوں گے کوئی مومن اور موحد نہیں ہوگا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی یہ دعا پہلے تو قوم کی فوری ہلاکت پر مبنی تھی، لیکن قرآن میں اللہ تعالیٰ کا تکوینی نظام یہ ہے کہ جب تک ان میں قبول حق کی صلاحیت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو مہلت دیتا ہے، اور جب یہ صلاحیت ختم ہو جاتی ہے تو پھر ان کی ہلاکت کا فیصلہ کر دیتا ہے۔ اہل بدعت نے اس آیت سے حضرت نوح علیہ السلام کا غیب دان ہونا ثابت کرنا چاہا ہے کیونکہ انہوں نے کہا کہ یہ مشرکین تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے اور ان کی نسلوں میں فساق و فجار کے سوا کوئی نہیں ہوگا تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو یہ علم وحی کے ذریعے عطا فرمایا گیا تھا اب ان میں سے کوئی بھی ایمان نہیں لائے گا اور نہ ان کی نسلوں سے کوئی مومن پیدا ہوگا۔ جیسا کہ خود ارشاد ہے۔ وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ (ہود: ۳۶) اور جو علم وحی سے حاصل ہو وہ غیب نہیں ہوتا۔

نکتہ ۳ رب: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے والدین اور تمام مومنوں کے لئے خواہ ان کی تعداد کچھ ہو، یا ان سے پہلے جو ایمان کی حالت میں فوت ہوئے ہوں کی مغفرت کی دعا کی اور مشرکین کے لئے تباہی و بربادی کی بددعا کی۔ مشرکین پر ان کی بددعا تو قبول ہو چکی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں کہ ان موحد مومنوں کے حق میں ان کی دعا کو قبول فرمالے۔ (دعا علیہ بالکفر وھو حتمی و دعوۃ علی الغیر ممنوعۃ وحجۃ استحبابیۃ۔ لہ: ان ولوالدی ولمن دخل بیتی مؤمنا الآیۃ۔ لنا: ان تتب فلہ الحسنیٰ والمغفرۃ تغلیبا لکرم الاکرمین۔ (روح ج ۲۹ ص ۶۱)

سورۂ نوح علیہ السلام میں آیات توحید

۱۔ اعبدوا اللہ واتقوہ۔ نفی شرک میں ہر نوع کی تخصیص ہر نوع عبادت بالذات یا ذاتی ہے۔

۲۔ وجعل خلفکم خلفاء الارض۔ لتشکروا منہ سلبا لما یناسبہ نفی مشرک استقلالی۔

۳۔ فلم یجعلہ الا بمشیۃ اللہ تعالیٰ۔ نفی مشرک فی التکوین۔

سُوْرَۃُ الْجِنِّ

ربط گذشتہ سورت میں دعوائی خبر آنحضرت پر بعثت اور الہ علیہ السلام سے دلیل نقلی تفصیلی ذکر کی گئی اب سورۃ جن میں جنات سے دلیل نقلی مذکور ہوگی کہ وہ بھی بنات میں آپ کی رسالت پر ایمان لائے اور اپنی قوم کو توحید کا وعظ کرنے لگے۔

خلاصہ دلیل نقلی از جنات اتعجب و تعجیب از دعوائی توحید کا ذکر بطور ثمرہ۔

تفصیل

قل اوحی الی ان ۔۔۔ تعالیٰ جدہ مطلب دلیل نقلی از جنات ہے دیکھو جنات بھی اپنی قوم کو یہی وعظ کرتے ہیں کہ سیدھا راستہ یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرو۔ وان لو استقاموا اصل الطریقۃ۔ ای توحید کو اپنانے والوں کے لئے بشارت آخرویہ۔ ومن یعرض عن ذکر ربہ۔ الخ۔ مشرکین عرب کے لئے تخویف۔ وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا۔ جب انہوں نے مکہ کے لئے ہی اس لئے اس کے سوا کسی کو مت پکارو۔ صورۃ تو ہمارا کہنے سے کر اب تک دو دلائل عقلی و نقلی اور تحریفات و تشریحات مذکور ہوئیں۔ یدل کما تقدم۔ وانہ لما قام عبد اللہ۔ الخ۔ یہ کفار کی شقاوت ہے بھلا جب ہمارا بندہ ایک خدا کو پکارتا ہے تو وہ اسی کی مخالفت کرتے ہیں۔ قل انما ادعوا ربی ولا اشرک بہ احدا ۔۔۔ وانی لن یجیرنی من اللہ احد ولن اجد من دونہ ملتحدا۔ سورۃ کہف۔ دعوائی کا خلاصہ ہے یعنی حاجات اور مصائب میں خالصتاً صرف اللہ ہی کو پکارو۔ میں تم جیسی سے کسی کے نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اللہ کے ہوا ہرگز بھی کوئی کارساز نہیں۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ۔۔۔ تا ۔۔۔ واحصی کل شیء عددا۔ الخ۔ تخویف اخروی از دنیوی۔ زیادہ عذاب کا وقت مقرر ہے جو اپنے وقت پر ضرور آئے گا میں عالم الغیب نہیں ہوں کہ مجھے اس کے معین وقت کا علم ہو۔ اور پھر کتب پر قلم پھیر گیا ہے کتب چاہوں جاری ہوں۔

شبہ قل اوحی دلیل نقلی از جنات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اب وحی سے شیاطین کا آسمان پر جانا اور فرشتوں کی باتیں سننا بند ہو گیا۔ پہلے اوپر جا کر بیٹھ جاتے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے اور کہیں اب جو اوپر جاتا ہے تو شہاب ثاقب اس کا تعاقب کرتا ہے۔ شیاطین اس سے پریشان ہوئے اور جنات سے سارا معاملہ بیان کیا۔ اس نے کہا ضرور کوئی نئی بات رونما ہوئی ہے جس کی وجہ سے تمہارا آسمان پر جانا معطل ہو گیا ہے۔ پس جنات کی ایک جماعت تہامہ کی طرف روانہ کر دی۔ وہ لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ فجر کی نماز باجماعت ادا فرما رہے ہیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہو کر قرآن سننے لگے جو قرآن سن کر ایمان لے آئے اور سمجھ گئے۔ یہی وحی کو ہماری دسترس سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم پر آسمان پر جانے کی بندش کی گئی ہے۔ جنوں کی یہ جماعت اسی جگہ سے اپنی قوم کے پاس واپس پہنچی اور انہیں تبلیغ کرنے لگی۔ جنوں کی اس جماعت نے اپنی قوم کو دعوت توحید کی اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع فرمائی۔ اسی طرح جنوں کے سننے اور قرآن سننے کی اطلاع بھی آپ کو وحی کے ذریعہ ہی دی گئی تھی۔ یہی تفصیل ہماں سورۃ جن میں مذکور ہے (مظہری، روح)

شبہ فقد آمنوا۔ پھر جنات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن سن کر ایمان لا چکے تو اپنی قوم کے پاس واپس آنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہیں رہ جاتے۔ جواب یہ ہے کہ ان کا مقصد یہ تھا کہ ہم تو ایمان لا چکے ہیں اب ہماری قوم کو بھی ایمان لانا چاہئے۔ اس لئے وہ واپس آئے۔ (روح)

شبہ وانہ تعالیٰ۔ یہ بھی جنات کا کلام ہے اور انا سمعنا پر معطوف ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کا قول بعینہ نقل کیا جائے تو وہ قرآن ہی رہے گا اور اگر اس کے کلام کا مضمون نقل کیا جائے تو وہ کلام موجہ ہو گا۔ الخ۔ ملفوظ ہو گا۔ الخ۔ جنوں نے اپنی تقریر میں اللہ تعالیٰ کی حکمت و کبریائی اور اس کے اعتقاد تمام کا ذکر کرتے ہوئے کہا جائے پر دلیل کی اتنی بہت بلند اور شکی جلالت شان نہایت: عل وارفع ہے اور وہ ایسا جلیل اور مستغنی ہے کہ زندگی بیوی کا وہ محتاج ہو اور نہ ماں جس کے تعاون و نصرت کی اس کو ضرورت ہو۔ اس کی عظمت و جلالت اور اس کے

كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ
لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا
مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ
مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۚ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ
شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ
فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ وَّاَنَّا
مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا ۝
وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ
نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۝ وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ۭ
فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝

اور بنانا ہے۔ بخلاف اللہ تعالیٰ جس کی عظمت و جلال کی کوئی انتہا نہیں وہ ہوس بیلوں کا کب محتاج ہے؟ شططا اسی قول زور اسے ظلما و لا الحد (بیضاوی) ۷ ظالمین جن اپنی طرف سے عبادت پیش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے کیوں ان کاموں کی بات مان کر مگر ہمیں شرک پر پہنچتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم تو بڑے اس غلو، لہو اور ظن میں مبتلا تھے ہیں کہ کہتے ہیں واللہ تعالیٰ کی طرف کوئی جھوٹی اور غلط بات منسوب نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم یہی سمجھتے رہے کہ جماعت پیر جنوں خدا کے لئے شریک اور نائب ہوتے کرتے ہیں وہ درست اور حق پر ہیں۔ مگر جب قرآن سننے سے یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ وہ جھوٹ اور مفتری ہیں اور اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے و انہ کان رجال من الانس۔ یہ اس طرف اشارہ ہے جو مشرکین کو ہر حق بات کو رد کرنے کی جانب میں داخل ہونے شریر جنوں سے ان کے سردار کی پناہ لینے اور کہنے کا سبب ہے۔ ھذا الوادی من شر سفہاء قومہ (بیضاوی) اور وہ سمجھے کہ اب وہ شاہ جنات کی پناہ میں ہیں اس لئے اب انہیں جنوں کی طرف سے کوئی اذیت نہیں پہنچے گی۔ جب جنات ان کی بات سنتے تو ان کے غرور اور تکبر و طغیان میں مزید اضافہ ہوتا اور وہ اپنے کو بڑی شان کے مالک سمجھنے لگتے۔ فزادوھم۔ ضمیر فاعل ہے انس اور ضمیر مفعول سے جنات مراد ہیں اور یہی کے معنی طغیان اور سرکشی کے ہیں یا ضمیر فاعل جنات سے اور ضمیر مفعول انس سے کنایہ ہے اور سرھوں کے معنی گمراہی کے ہیں المعنی فزاد الجن الانس جنایۃ اضیفوھم حتی استعذوا بھم۔ الخ کبیر۔ ۸ و ۹) یا یہاں جن پہلے تو خود ہی ایسے ہی تھے لیکن اب ان پر اس گمراہی کا انکشاف ہوا تو اپنی قوم کو اس سے روکنے لگے ۱۰ و انا ظننا۔ ضمیر انس کی جانب راجع ہے۔ یعنی خطاب جنات نے اپنے قوم شرک کے علاوہ قرآن سے کافروں کا بھی انکار کرتے تھے اعتقاد ہی کہ کوئی بھی خیال نہیں کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ کبھی کوئی

موضح قرآن ف کوئی جنات جنوں کے آگے اقرار کرتے ہیں اتنا وہ معبود ہوتے ہیں ف یعنی بڑوں سے داخل ہونے گا یا۔ رسول نہ بھیجا کرے گا پہلے جو رسول

فتح الرحمٰن ف اس آیت سے انکار حاجت بڑوں کی بھائی فرد نہیں آتا۔ بلکہ اس سے مراد ہوا ہے من سفہاء قومہ ۱۲ منہ یعنی برائے مشہد ان کلام صالحہ ۱۲۔

أَذًا مِّنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ فَمَنْ أَسْلَمَ
فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا
لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾ وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ
لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ﴿١٦﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَمَن
يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾ وَأَنَّ
الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾ وَأَنَّهُ لَمَّا
قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾
قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ﴿٢٠﴾ قُلْ
إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا ﴿٢١﴾ قُلْ إِنِّي
لَن يُجِيرَنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِن دُونِهِ
مُلْتَحَدًا ﴿٢٢﴾ إِلَّا بَلَاغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن

منزل

ہیں کی جائیں گی اور ۱۰ اس کی برائیوں میں اضافہ کیا جائیگا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عبارتوں میں کمی اور اضافہ ہے۔ ۱۱ اسلمنا المسلمون۔ ہم میں سے کچھ تو مسلمان ہیں جو اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ ظالم اور بے انصاف ہیں جو اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ ۱۲ وممن اسلم منہم شخص نے اللہ کے سامنے سر جھکا دیا۔ صرف اپنے اللہ کی عبادت کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا۔ ۱۳ یہ کہا ان لوگوں نے جب یہ سنا کہ ہادی (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا نام لیتے ہیں اور مشرکین جمع ہو کر ان کے خلاف جتھہ بندی کرتے ہیں۔ ۱۴ یعنی ہر مسلمان کو خواہ وہ ہادی (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا نام لیتے ہیں اور مشرکین جمع ہو کر ان کے خلاف جتھہ بندی کرتے ہیں۔ ۱۵ یعنی ہر مسلمان کو خواہ وہ ہادی (یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا نام لیتے ہیں اور مشرکین جمع ہو کر ان کے خلاف جتھہ بندی کرتے ہیں۔

ذالک الذی یخوف اللہ عبادہ پر معلوم ہے (اس سے ڈرتے ہیں) یہ بات کافروں کی نہیں۔ اس میں اہل مکہ کی طرف التفات ہے۔ عن قتادۃ: یعنی بکثرت۔ (فوائد) مراد مرحوم ہیں جو آپ پر ایمان لائے۔ یا ہر مسلمان جو آپ کو موعود وحی کی تھی۔ اگر اہل مکہ یا جو مستقبل میں مسلمان ہونے والے ہیں تو ہم نہیں جانتے ان پر خوش ہوا جائے کہ یہ بشارت کیوں کر ان کے حق میں ہے کوئی نہیں کہتا۔ (وحسن) بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ بشارت ہے۔ صحیحہ ان کی بھی محنت بیکار اور برباد نہ ہوگی کتاب اور سنی کو جو سمجھ کر عمل کرے گا اور اس سے زیادہ تاکید علامت میں استعمال کرے گا۔ صحیحہ: سلیقہ، ہنر، اچھا کام۔ (موضح) بعضہم کہتے ہیں (۱۲)

۱۵ (۱) ان سے مراد اصنام ہیں۔ یہ بات مشرکین پر معروف ہے۔ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بتوں کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے۔ مطلب یہ ہے کہ جو اللہ کے برابر نہیں سمجھتے ان کو اللہ کی طرف بلانا کیا ضرور ہے۔ (۲) یعنی اللہ تعالیٰ عبادت کے لئے مختص ہیں۔ اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی اپنی ذات کے لئے مختص ہیں۔ (۳) یعنی اللہ کے سوا کسی کو حاجات میں نہ پکارو۔

۱۶ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور تبلیغ کرتے ہیں تو مشرکین مخالفت کرتے ہیں تو ان کے سننے کا آپ پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

یہ تفسیر حسن و قتادہ و مجاہد و ابن زید سے منقول ہے۔ وسعید عن ضحاک، وحسن وقتادۃ وابن زید: یعنی اللہ علیہ السلام کی دعوت کا انکار کیا۔ (ابن کثیر) شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں کہ جب کوئی بندہ اللہ کے سوا کسی کو پکارے تو اس کی عبادت ہوجاتی ہے اور اس کا نام شرک ہوتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو ان کو اللہ کی طرح نہیں سمجھتے۔ ہم تو ان کو اللہ کے بندے اور اس کے مقرب جانتے ہیں۔ اس لئے حاجات و مشکلات میں اللہ کے سوا انہیں کو حاجتروا سمجھتے ہیں۔ (موضح)

۱۷ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ۔ (۲) یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والے ہیں جب آپ توحید کی دعوت دیتے، اور تبلیغ کرتے ہیں تو مشرکین مخالفت کرتے ہیں آپ پر۔ (موضح)

۱۸ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۱۹ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۰ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۱ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۲ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۳ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۴ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۵ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۶ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۷ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۸ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۲۹ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۰ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۱ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۲ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۳ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۴ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۵ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۶ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۷ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۸ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۳۹ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

۴۰ (۱) یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو تم پکارتے ہو وہ تمہاری دعوت نہیں سنتے۔ اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری درخواست پوری نہیں کرسکتے۔ (۲) یعنی قیامت کے دن یہ معبود اپنے پوجنے والوں کے معبود ہونے سے انکار کردیں گے۔ (موضح)

يُعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
جو نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی تو بیشک اس کے لئے ہے آگ دوزخ کی ہمیشہ رہیں گے اس میں

اَبَدًا ﴿۲۳﴾ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ
ہمیشہ یہاں تک کہ جب دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ ہوتا ہے تو اب جان لیں گے کہ کون

اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِيْٓ
کمزور ہے مددگار اور کم ہے گنتی میں کہہ دے میں نہیں جانتا

اَقَرِيْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ يَجْعَلُ لَهٗ رَبِّيْٓ اَمَدًا ﴿۲۵﴾ عٰلِمُ
کہ نزدیک ہے جو تم سے وعدہ ہوتا ہے یا ٹھہرائے اس کے لئے میرا رب کچھ میعاد جاننے والا ہے

الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى
چھپی باتوں کا پھر نہیں خبر دیتا اپنی چھپی باتوں کی کسی کو مگر جس کو پسند کرے

مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ
رسول سے تو بیشک اس کے آگے اور پیچھے

رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ
نگہبان مقرر کرتا ہے تاکہ معلوم کرے کہ پہنچا دیں پیغام اپنے رب کے

اَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾
اور وہ گھیرے ہوئے ہے جو کچھ ان کے پاس ہے اور گنتی رکھی ہے ہر چیز کی

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
سورۃ مزمل مکی ہے اور وہ بیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۲﴾ نِّصْفَهٗٓ
اے اوڑھ لپیٹ کر سونے والے رات کو کھڑا رہا کر مگر تھوڑی رات نصف رات

ع ۱ ۱۲

فائدہ: یعنی تبلیغ رسالت متحقق ہو گئی اور زید کا آنا اس کے علم میں داخل ہو گیا۔ ۱۲ منہ۔ ۲ ابتدا۔ اصل مزمل تھا تا کو زا میں ادغام کیا۔ ۱۲ منہ۔

فتح الرحمٰن یعنی بڑا احسان ہے اور بڑی مہربانی ہے کہ قرآن اتارا ہم پر تاکہ ہم ڈر سنا دیں تم کو۔ فائدہ: اس سورۃ میں بھی ترغیب ہے قرآن پڑھنے کی اور ڈر سنانے کی اور اس کا سبب یہ ہے کہ قرآن کے پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے اور اس سے ایمان بڑھتا ہے اور ڈر سنانے سے دل میں خوف پیدا ہوتا ہے اور اس سے عمل نیک کی رغبت ہوتی ہے۔ ۱۲ منہ۔

سورۂ جن میں آیات توحید

۱۔ وان المساجد للّٰہ فلا تدعوا مع اللّٰہ احدا ۵ ۲۔ وان احد من وہ ملتحدا ۱۲ ۳۔ قل انی لن یجیرنی من اللّٰہ احد ۱۲ ۴۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ۱۲ ۵۔ قل ان ادری اقریب ما توعدون ۱۲ ۶۔ عالم الغیب۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا ۱۲ ۷۔ الا من ارتضی من رسول ۱۲

سورۃ المزمّل

سورہ مزمل اور سورۂ مدثر کا ایک ہی مضمون ہے۔ حاصل ربط یہ ہے کہ گذشتہ سورتوں میں مسئلہ توحید کا ایک پہلو تھا یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی
ربط | کائنات وجود نہیں، علی وجہ الکمال یہاں ہو چکا ہے۔ دلائل عقلیہ و نقلیہ، ثبوت وازکی، تحریفات اور تاویلات کے رد کے ساتھ۔ اب اسی مسئلہ کو عنوان بدل کر
کے ساتھ اثبات توحید و نفی شرک کا مضمون مفصل و مدلل ہو رہا ہے۔ اب آپ قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہیں، کیونکہ جاہلیت کی اکثر قومیں اس سے محروم ہوتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے اور توحید بھی ثابت ہو رہی ہے۔ اسی لیے مسند سابق قرآن کا خطاب اور لقب اختیار فرمایا ہے۔ (من سنن الفطرۃ ۱۲ منہ) اور پھر عبادت تلاوت قرآن ہی پر منحصر نہیں بلکہ اس میں اور بھی احکام ہیں جو مضمون مقصود توحید کے ان کی تبیین بھی فرماتے ہیں (منہ۔ مدثر ۱۲ منہ) (منہ)۔

محل حصہ | یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ۔ اے اوڑھنے والے! رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑا یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم یا زیادہ اور قرآن کی تلاوت کرو ٹھہر ٹھہر کر خوب
خلط | صاف صاف۔ ہم عنقریب تم پر ایک بھاری حکم نازل کریں گے۔ بیشک رات کا اٹھنا (نفس کے) دبانے کو بہت سخت ہے اور بات کو بہت ٹھیک کرنے والا ہے۔ بیشک تمہارے لیے دن میں بہت لمبا کام ہے اور اپنے پروردگار کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے الگ ہو کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں سو اسی کو اپنا کارساز بنا لو۔ اور جو باتیں یہ لوگ بناتے ہیں ان پر صبر کرو اور وضع داری کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔ اور مجھ کو اور ان جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو چھوڑ دو اور ان کو تھوڑی مہلت دو۔ ہمارے پاس ان کے لیے بھاری بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ اور گلے میں اٹکنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے ڈھیر ریت کا بہنے والا۔ ہم نے تمہارے پاس تمہارے حال پر گواہ بھیجا ہے جیسا کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا۔ فرعون نے اس رسول کی نافرمانی کی اور ہم نے اس کو سخت گرفت میں پکڑ لیا۔ پھر اگر تم بھی نہ مانو گے تو کیونکر بچ سکو گے اس دن کے آنے سے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔ جس کی سختی سے آسمان پھٹا جاتا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ یہ تو نصیحت ہے سو جو چاہے اپنے پروردگار کی طرف راہ اختیار کر لے۔

ربط | اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ ۔۔۔ اِلٰی آخِرِ السُّوْرَۃِ ۔ یہ آیت پہلی سورت سے متعلق ہے۔ فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم میں بعض اور گروہ بھی ہوں گے مسافر اور بیمار بھی۔ جس نے آپ کو لیل میں قیام سے نہ روکا نہیں بلکہ تخفیف اختیار کرنے کا حکم دیا ہے کہ جتنا چاہو پڑھو اور جتنا قیام کرو اور جس قدر آسانی سے تلاوت کر سکو اسی قدر میں بھی کوتاہی نہ کرو۔

لغات | تَبَتَّلْ ۔ اصل میں تبتل عمل میں اس مثل تھا۔ جاء فلان فی بتلۃ کہ فلاں کسی جگہ رہا اور الگ ہو گیا۔ اس نے عادت کر دادہ سے بدل کر دوسرا دائم کر دیا۔ تَبْتِیْلًا کر دیا اپنے کو خوب پہنچنے والا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے لپیٹ کر رات کو سو رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسی ہیئت سے خطاب فرمایا کہ قیام لیل کا حکم دیا۔ هَاب الشَّیْءَ صلی۔ ہَابَهٗ وَهَیَّبَهٗ بِمَعْنًی اَیْ خَوَّفَهٗ۔ ہَیْلًا ۔ ریت کا بہنے والا ڈھیر۔ وَبِیْلًا ۔ سخت۔ مُزْمِلٌ ۔ اوڑھنے والا۔ مُدَّثِّرٌ ۔ کپڑا لپیٹنے والا۔ (منہ)

محل | قُمِ الَّیْلَ ۔ لفظ قلیل آگے آرہا ہے اس سے معلوم ہو کر یہ فرض نہیں تھا۔ بعد میں آپ پر بھی اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک گھنٹہ رات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا۔ امت پر فرض نہیں تھا۔ بعد میں آپ پر سے بھی اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور اربعض علماء کے نزدیک شروع ہی سے مستحبانہ تھا۔ اب تہجد ہی میں اس میں مزید تخفیف کر دی گئی۔

محل | قُمِ الَّیْلَ ۔ لفظ قلیل آگے آرہا ہے اس سے معلوم ہو کر یہ فرض نہیں تھا۔ بعد میں آپ پر سے بھی اس کی فرضیت منسوخ کر دی گئی اور اربعض علماء کے نزدیک شروع ہی سے مستحبانہ تھا۔ اب تہجد ہی میں اس میں مزید تخفیف کر دی گئی۔

(۱) نصف کر لو۔ الا قلیلا (تمام رات) کے علاوہ سے نصف کیا گیا ہے۔ اس (نصف) سے تین صورتیں نکلیں اس (نصف) میں داخل ہو جائیں گی یعنی نصف سے کم اور نصف سے زائد۔

(۲) نصف استثنائی مرفوع ہے اور القلیل سے بدل ہے۔ وَنِصْفَهٗ مستثنیٰ مقدم ہے اصل میں یوں تھا قم اللیل الا نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه قلیلا یعنی قم اللیل الا قلیلا منه نصفه او انقص منه قلیلا او زد علیه قلیلا (منہ) اس صورت میں بھی کم از کم آدھی رات ہے، کیونکہ منتہی نصف اللیل الا قلیلا اور ادنیٰ نصف منہ (اس النصف) قلیلا کا مفہوم اکثر ہے (منہ)

صاحب مدارک نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ اصل میں تو نصف رات سے کم قیام کا حکم دیا گیا تھا ۔۔۔ میں کچھ وقت بڑھا دیتے ہیں تخییر (اختیار) دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فعلا سے واؤ ثمانیہ اپنے سے قبل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے اور "القصر منہ" کہنے کے (یا) نصف (یا) تہائی قیام مراد ہے، نصفہ اسی لفظ سے بدل نہیں، بلکہ مستقل فعل مقدر کا مفعول ہے (اراد بالقلیل فی قولہ منہ النصف او انقص منہ قلیلا او زد علیہ) (تفسیر کبیر، ص ۴۴ ج ۳۰ طبع ثانی) اور قولہ "فتخییر الاقلیلا معناہ فتخیرنی النصف او انقص منہ قلیلا او زد علیہ" (روح المعانی ص ۱۲۲ ج ۲۹ طبع ثانی)

أَوِ انقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ
تَرْتِيلًا ۝ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ إِنَّ نَاشِئَةَ
اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْئًا وَأَقْوَمُ قِيلًا ۝ إِنَّ لَكَ فِي
النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ
تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَ
اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي
النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ إِنَّ لَدَيْنَا أَنكَالًا وَ
جَحِيمًا ۝ وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ۝ يَوْمَ
تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا
مَّهِيلًا ۝ إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ

مناول ۲۰

اور تھوڑی کم کر دیجئے یا اس پر کچھ بڑھا دیجئے اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے۔ ہم عنقریب آپ پر ایک بھاری حکم نازل کرنے والے ہیں۔ بیشک رات کا اٹھنا نفس کو زیر کرنے میں بہت سخت ہے اور بات ٹھیک کہنے کے لئے بہت مناسب ہے۔ بیشک آپ کو دن میں لمبے لمبے کام کاج ہیں۔ اور اپنے رب کا نام یاد کیا کیجئے اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہئے۔ وہ مشرق و مغرب کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بنا لیجئے۔ اور جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں اس پر صبر کیجئے اور شائستگی کے ساتھ ان سے الگ ہو جائیے۔ اور مجھ کو اور ان جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کو چھوڑ دیجئے اور انہیں تھوڑی سی مہلت دیجئے۔ ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے۔ اور گلے میں اٹکنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔ جس دن زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے اور پہاڑ ریت کے ڈھیر ہو جائیں گے۔ ہم نے تمہاری طرف تم پر گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے

عبادات و شاغل میں مصروف رہتے ہیں اور عبادات کے لئے بالکل فارغ نہیں ہو سکتے، اس لئے رات کے لمحات کو غنیمت جانتے اور رات کے اکثر اوقات کی عبادت پر لوگوں کو ابھارتے (معارف ملخصاً) "ای تنقلب او تصرف فی مہدالک والمنوی" (تفسیر ابن کثیر ملخصاً) "السبح" (راغب) "ای تفرغا طویلا" (تفسیر ابن کثیر ملخصاً) "التبتل" (راغب)

موضح قرآن ہے یعنی بالکل کر رہی ہے ہماری طرف سے یعنی بڑی بات ہے یہ فرض روز اٹھنا ہے تو رات بھر اس وقت رہا ہے اور سونا اور آرام کرنا دن کو ہے یعنی دن کو لوگوں کو سمجھانا ہے عبادت کا وقت مقرر کر دیا ہے کہ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمارا کام ہر وقت ہے ہم کیونکر فارغ ہوں۔

فتح الرحمٰن (یعنی دولت کفار باسلام ۱۲)

(فتح الباری ج ۹ ص ۵۰۱)

۱۵۵ ذکر اسم۔ بیان رحمۃ الٰہی کی توضیح۔ سرت اللہ کی یاد میں۔ اس کی تسبیح و تہلیل اور تحمید و تقدیس میں عبادت و سجدہ تہلیلات میں عبادت اسی کو پکارو اسی سے متعلق ہو کر اخلاص کے ساتھ اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ۔ (تفسیر ابن کثیر، قرطبی، روح المعانی، فتح القدیر و غیرہ)

(وتبتل إليه تبتيلا) أي اخلص له الطاعة (ابن كثير) (اي انقطع بصدق نيتك اليه ولا تشرك به غيره (قرطبی ج ۱۹ ص ۶۹) تأييد: واذكر اسم ربك في نفسك تضرعا وخفية ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولا تكن من الغافلين (الاعراف ع ۲۰۴)

۱۵۶ رب المشرق و المغرب۔ وہ معبود مقدد کا پروردگار ہے۔ اسی طرح رب المشرق و المغرب تمام کائنات سے کنایہ ہے۔ فالخلق و التدبیر ہے جب ساری کائنات کا رب اور مالک وہی ہے۔ اس کے سوا کوئی نہ اور معبود نہیں تو پھر صرف اسی کو اپنا کارساز جانو اور اپنے تمام حاجات میں اسی پر بھروسہ کرو اور تمام امور میں صرف اسی کو پکارو۔ فاتخذه وكيلا (ان تشكلوا وكيلا (ان تتوكلوا عليه (روح ج ۲۹ ص ۱۴۴)

۱۵۷ واصبر۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ مشرکین کی خرافات اور ان کی تکذیب پر فرمایا کہ آپ صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کریں ان کا معاملہ اللہ کے کارساز کے حوالہ کر کے اور اس پر یوں ان سے الگ رہیں دل سے اور عمل سے ان کی مخالفت کریں اور اللہ ہی کی ذات پر بھروسہ رکھیں (واهجرهم هجرا جميلا (ان لم يمكنهم مداراتهم او كان فيها مفسدة في الدين (الاعراف (وذرني والمكذبين (المزمل ع ۱ ص ۴۳۷)

۱۵۸ وذرني۔ مجھ کو مخالفت دنیوی پر اکساؤ۔ نعمة عيش۔ اعتراف یہ اسلوب۔ اس سے کنایہ ہے کہ آپ فکر نہ کریں ہم خود ان مخالفین سے نمٹ لیں گے۔ ان جیسی اکثریت کے مقابلہ میں چند بیوقوف اور ان کا معاملہ ہے حوالہ کرو اور ان کو مہلت دو اور سمجھو کہ ان کی یہ مہلت ایسا ہے جیسے بکرے کا گیا خیر ہوتا ہے۔ مجرموں کی اس مہلت سے مراد مہلت حیات ہے یا جنگ بدر تک کا وقت مراد ہے۔ ان مخالفین کو میدان بدر میں وقت آئے گا جب عذاب کا مزہ چکھنا پڑے گا اور ہم اس عذاب سے پہلے کچھ اور مرحلے بھی عذاب میں مبتلا ہو جائیں گے۔

۱۵۹ ان لدينا۔ تخویف دنیوی۔ انكال۔ یہ نکل (بکسر نون) کی جمع ہے بمعنی بیڑی۔ وذا غصة۔ گلوگیر کھانے جو حلق سے نہ اترنے والا۔ دنیوی عذاب کے علاوہ آخرت میں بھی ہم نے ان کے لئے عذاب و عقاب، توابع و اضافہ کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ان کے پاؤں میں بیڑیاں ڈالی جائیں گی اور ان کو ایسی سخت شکل میں ڈالا جائے گا اور کھانے کے لئے زقوم، ضریع، غسلین اور پیپ وغیرہ کی چیزیں ہوں گی جو حلق سے اتارنا بھی دشوار ہو (اس کے علاوہ کئی قسم کی دردناک سزائیں ہوں گی۔

۱۶۰ يوم ترجف۔ یہ بھی مقدر ہے۔ اي اذكر ذلك العذاب الذي لهذا وظهر في عرصة طرف الارض وانجياب (تساقط) اذا (روح ج ۲۹ ص ۱۴۱) نسف۔ نسف سے ہے دیوار جس کے کھیا دیئے کاٹ دیئے گئے ہوں (روح) پانی کی طرح کر دے۔ ٹلنے والا۔ یہ عذاب سر کے پاس تیار ہے اور اس دن زلزلہ پڑے گا جب زمین اور پہاڑ اپنی جگہ سے شدید ترین لرزنے سے دوچار ہوں گے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر بیٹھ جائیں گے اور آخر میں ان کے ذرات بکھر کر رہ جائیں گے۔ یہ قیامت کے دن کا منظر ہے۔

۱۶۱ إنا ارسلنا۔ تخویف دنیوی ہے۔ ظاهر حق بیان کرنے والا۔ بتانے والا۔ شاہد گواہ۔ رسم لفظاً ظاہر ہے گو وہ ادھے کراس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے پر استدلال درست نہیں۔ اس کی تحقیق سورۃ فتح کی تفسیر میں گذر چکی ہے۔ (ص) خطاب مشرکین مکہ سے ہے۔ جیسا سورۃ بقرہ میں خطاب ہے۔ ہم نے تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا ہے جو تمہیں توحید کی دعوت دینا اور سمجھانا اور ڈرانا ہے۔ جیسا کہ فرعون نے اپنے زمانہ کے موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی اور ان کی دعوت کو رد کر دیا تو آخر کار ان پر سخت گرفت کی گئی۔ ان کو دریا میں غرق کر دیا۔ اب تم بھی اپنے رسول کی نافرمانی اور اس کی مخالفت کر رہے ہو۔ اگر تم اسی عصیان و طغیان پر قائم رہے تو تمہیں بھی دردناک سزا دی جائے گی جیسا کہ تحویلات بدر میں اور مقاتلین کو قتل و قید کے رسوا کن عذاب کا مزہ چکھنا پڑا۔

كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ
الرَّسُولَ فَأَخَذْنَٰهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُونَ
إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَٰنَ شِيبًا ﴿١٧﴾ ٱلسَّمَآءُ
مُنفَطِرٌۢ بِهِۦ ۚ كَانَ وَعْدُهُۥ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِۦ تَذْكِرَةٌ
فَمَن شَآءَ ٱتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِۦ سَبِيلًا ﴿١٩﴾ ۞ إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَىِ ٱلَّيْلِ وَنِصْفَهُۥ وَثُلُثَهُۥ
وَطَآئِفَةٌ مِّنَ ٱلَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَٱللَّهُ يُقَدِّرُ ٱلَّيْلَ وَ
ٱلنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَٱقْرَءُوا
مَا تَيَسَّرَ مِنَ ٱلْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ
وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِى ٱلْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن
فَضْلِ ٱللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَٰتِلُونَ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ ۖ

مزمل

ہیبت یا سکی زندگی کے اواخر میں فرض ہوئی اس لئے زکوٰۃ سے یہاں زکوٰۃ الفطر مراد ہے (کبیر) یا زکوٰۃ بمعنائے استقامت مراد ہے (اللہ اعلم) (وحیدی ج ۲ ص)

موضح قرآن ۔ اس دن کی شدت سے یاد دلاتی ہے اگرچہ وہاں جھیلنا کیسے دن کے برابر مدت تھی ہے کہ لڑکے بوڑھے ہو جاویں۔ ۱۲

فتح الرحمٰن (یعنی موالمت ہی قوانید کرد ۱۲

واقرضوا۔ اس سے صدقات نافلہ اور ہر بھلائی کا کام جہاد کے لیے اس میں انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب ہے۔ وما تقدموا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ہو خیرا واعظم اجرا۔ اس سے ہر نیکی کا ذخیرہ آخرت ہونا ظاہر ہے اس لئے بہتر ہے کہ عاقبت کے کام ظاہر ہونے سے پہلے ہی اللہ کی راہ میں خرچ کرلو کیونکہ موت سے پہلے کرلو کچھ وہ خدا کے نزدیک بدرجہا افضل اور بڑھا ہوا ہے اور موت کے وقت کرنا جاہل ہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ ما ان احدکم لیحب ان یطیل عمرہ ویحب ان یکثر مالہ وان ما یسرہ ان یکون مالہ لورثتہ والذی نفسی بیدہ ما من احد یموت یندم اذا حضر اجلہ فیقول لو اخرت یوما او شہرا او سنۃ فیقال لہ ھذا اجلک جاء اذا حضر اجلک لا یؤخر۔ (ابن کثیر ص ۳۴۹ ج ۴) اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل دے۔ آمین۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش طلب کرو بیشک وہ بخشنے والا اور بہت بخشنے والا ہے تم پر بارش بھیجے گا کھیتوں والوں اور کھلیانوں پر پیشی جانوں والوں کو مگر اپنی رحمت سے صدقات (زکوٰۃ) سے (یعنی ان کے ذریعہ سے) اللہ تعالیٰ اس کا ثواب بڑھاتا ہے۔ (منہ)

موضع قرآن

نام یہ سورت اسی نام سے مشہور ہے اور اسی نام کا ذکر ہے۔ زمانہ نزول مکہ معظمہ ہے اور کثرت اس کی مکہ معظمہ سے کہا گیا ہے۔ مقصد اس کا توحید کے دلائل اور دلائل میں آفاق و انفس کی آیات سے استدلال کرکے کسی کے لئے اس سے بڑھ کر چارہ نہ چھوڑنا اور اپنے سب کے اپنے سے شاکر اور عارف بنانا ہے۔

فضل القرآن

(یعنی مرتبہ بیان کرنا سورت کا) ابن کثیر رحمہ اللہ نے بروایت ابن مردویہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل پڑھے گا ہم اس کے ساتھ ہوں گے اور اس کی شفاعت کریں گے اور وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا۔ اور جو شخص سورۂ مدثر پڑھے گا ہم اس کے ساتھ ہوں گے اور اس کی شفاعت کریں گے اور وہ ہمارے ساتھ جنت میں ہوگا۔ (ابن کثیر ص ۳۴۹ ج ۴) اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل دے۔ آمین۔

سورۂ مزمل میں آیات توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ وسم تنزیل القرآن ترتیلا ۲ قرآن کی تلاوت سے مسئلۂ توحید پر استشہاد ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ سبحانہ ہو الیشرع ولیشرع بہ الا الہ الا ہو فاتخذہ وکیلا ۹ لا شریک لہ فی الامر۔

۳ آج بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۷۴ء بروز سنیچر ۲ بجے سہ پہر سورۂ مزمل کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات وکان عونہ وتیسیرہ مدرکا للبغیات والصلوٰۃ والسلام علی سید الرسل خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(سعید احمد عفا اللہ عنہ)

سورۃ المدثر

ربط | ماقبل میں فرمایا قرآن کو تلاوت میں معمولی نہ سمجھو اور توجہ پر قائم رہو۔ اب سورۂ مدثر میں فرمایا تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن کی دعوت یعنی مسئلہ توحید اور اس کے لوازم یعنی احکام کی تبلیغ بھی کرو۔

خلاصہ | یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۔ فرمایا کہ اے کپڑا اوڑھنے والے! دعوت کا کام شروع کرو۔ اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔ اللہ کی توحید بیان کرو۔ شرک سے اس کی تطہیر و تنزیہ کرو۔ ولایت کاملہ و تسلیم و رضا کے ذریعہ ہر قسم کی تکلیف پر صبر کرو۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۔۔۔ عَسِیْرٌ ۔ جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ وقت کافروں کے لئے نہایت سخت اور دشوار ہوگا۔

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۔۔۔ لِبَشَرٍ ۔ مجھ کو اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے بالکل تنہا پیدا کیا اور اس کو بہت سا مال دیا اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ ثُمَّ نَظَرَ ۔ اس نے (قرآن کے بارے میں) غور کیا اور (اپنے دل میں) تجویز سوچی۔ پھر (اس تجویز پر) غور کیا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ قَدَّرَ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۔ پھر (اس تجویز کے ناکام ہونے پر) منہ بنایا اور بگڑا۔ پھر (حق سے) پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) تو محض جادو ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ یہ تو صرف آدمی کا کلام ہے۔ میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ دوزخ کیا چیز ہے۔ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ آدمی کی کھال جلا دیتی ہے۔ اس پر انیس داروغے مقرر ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا یَذَّكَّرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کی گنتی کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے تاکہ اہل کتاب کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہل کتاب اور مومن شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے (اس طرح) بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ (قرآن) تو لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۔ ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ وہ پیٹھ پھیرے اور صبح کی جبکہ وہ روشن ہو۔ بیشک یہ (دوزخ) بڑی چیزوں میں سے ہے۔

نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ (یعنی) تم میں سے جو شخص آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے (اس کو اختیار ہے)۔ ہر شخص اپنے کئے ہوئے کاموں کے بدلے گروی ہے۔ مگر داہنے ہاتھ والے۔

فِیْ جَنّٰتٍ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۔ وہ باغوں میں ہوں گے۔ مجرموں سے پوچھتے ہوں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم بیہودہ باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر بیہودہ باتیں بنایا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۔ اور ہم روز جزا کو جھوٹ بتاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی۔ پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی۔ پھر ان کو کیا ہوا کہ نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ گویا وہ گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلی کتابیں دی جائیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ لوگ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ ہرگز نہیں۔ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔ پس جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ اور یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر جب اللہ چاہے۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔ وہ اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ (توبہ کرنے والوں کو) بخش دے۔

ربط | ماقبل میں توحید کا بیان تھا اور توحید کے لوازم میں سے ایک لازم تبلیغ ہے۔ اس لئے اس کے بعد تبلیغ کا حکم فرمایا گیا۔ یہ دنیا میں سب سے اعلیٰ درجہ کا کام ہے جو پیغمبروں کے سپرد کیا جاتا ہے اور اسی لئے اس کام کے لئے جو پہلی وحی نازل ہوئی اس میں بھی یہی حکم تھا۔ چنانچہ فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔ اے کپڑا اوڑھنے والے! (صحیح بخاری ص ۳۰۴ ج ۲) پہلی وحی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معمول کے مطابق حرا میں تشریف لے گئے تھے جب اپنے معمول سے فارغ ہو کر پہاڑ سے نیچے اترے تو کسی نے آپ کو آواز دی آپ نے ہر طرف دیکھا لیکن آپ کو کوئی شخص نظر نہ آیا۔ پھر آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو آپ کو فرشتہ دکھائی دیا جو حرا میں آپ کے پاس آیا تھا۔ آپ اس کو دیکھ کر گھر آئے اور آپ نے فرمایا کہ مجھ کو کپڑا اوڑھا دو۔ چنانچہ گھر والوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ اس کیفیت طاری ہو گئی۔ آپ گھر تشریف لائے اور گھر والوں سے فرمایا مجھ کو کپڑا اوڑھا دو۔ مجھ کو کپڑا اوڑھا دو۔ چنانچہ گھر والوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا۔ اس حالت میں یہ سورت نازل ہوئی۔ (الی کثیر) وحی بعوت کی ابتدا میں یہ سورت کا دعویٰ مذکور ہے۔ فرمایا کپڑوں میں لپٹنے والے! اٹھو اور دعوت و عبادت شروع کرو۔ اب اس کام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اب تم کو آرام کا وقت نہیں ہے۔ اب تم کو مخلوق خدا کو حق تعالیٰ کی توحید کی اور شرک سے بچنے کی دعوت دینی ہے۔ اللہ کے عذاب سے ڈرانا ہے۔ اللہ کی توحید کی دعوت دینا ہے۔ اللہ کی تعریف و توصیف بیان کرنا ہے۔ اللہ کی عظمت کا اعلان کرنا ہے۔ اللہ کی کبریائی کا اعلان کرنا ہے۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس بیان کرنا ہے۔ اللہ کی تکبیر و تعظیم کرنا ہے۔ (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔ اپنے کپڑوں کو شرک سے پاک رکھو۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) اپنے کپڑوں کو نجاست سے پاک رکھو۔ (ابن سیرین) اپنے کپڑوں کو گناہوں سے پاک رکھو۔ (ابن زید) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۔ بتوں کو چھوڑ دو۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) گناہوں کو چھوڑ دو۔ (ابن زید) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۔ یہ حکم آپ کے ساتھ خاص ہے۔ یعنی اپنے عمل پر احسان نہ رکھو کہ اس سے زیادہ ثواب ملے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۔ اللہ کی راہ میں ہر تکلیف پر صبر کرو۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۔ جب صور میں پھونک ماری جائے گی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۔ مجھ کو اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے اکیلا پیدا کیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۔ اس کو بہت سا مال دیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَبَنِیْنَ شُهُوْدًا ۔ اس کو حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ۔ اس کو ہر طرح کا آرام دیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۔ پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اس کو اور دوں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَلَّا ۔ ہرگز نہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ۔ وہ ہماری آیتوں سے عناد رکھتا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۔ میں اس کو عذاب کی سخت چڑھائی پر چڑھاؤں گا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۔ اس نے (قرآن کے بارے میں) غور کیا اور (اپنے دل میں) تجویز سوچی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۔ اس پر مار پڑے کیسی تجویز سوچی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) ثُمَّ نَظَرَ ۔ پھر (اس تجویز پر) غور کیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۔ پھر (اس تجویز کے ناکام ہونے پر) منہ بنایا اور بگڑا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۔ پھر (حق سے) پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ یُّؤْثَرُ ۔ پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) تو محض جادو ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۔ یہ تو صرف آدمی کا کلام ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ۔ میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ دوزخ کیا چیز ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ۔ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۔ آدمی کی کھال جلا دیتی ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۔ اس پر انیس داروغے مقرر ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۔ اور ہم نے ان کی گنتی کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۔ تاکہ اہل کتاب کو یقین ہو جائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَیَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِیْمَانًا ۔ اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَلَا یَرْتَابَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اور اہل کتاب اور مومن شک نہ کریں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْكٰفِرُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۔ اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اللہ جس کو چاہتا ہے (اس طرح) بھٹکا دیتا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَا هِیَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۔ اور یہ (قرآن) تو لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَلَّا وَالْقَمَرِ ۔ ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَالَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۔ اور رات کی جبکہ وہ پیٹھ پھیرے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَالصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ۔ اور صبح کی جبکہ وہ روشن ہو۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۔ بیشک یہ (دوزخ) بڑی چیزوں میں سے ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ۔ (یعنی) تم میں سے جو شخص آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے (اس کو اختیار ہے)۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۔ ہر شخص اپنے کئے ہوئے کاموں کے بدلے گروی ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۔ مگر داہنے ہاتھ والے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فِیْ جَنّٰتٍ ۔ وہ باغوں میں ہوں گے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) یَتَسَآءَلُوْنَ ۔ مجرموں سے پوچھتے ہوں گے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۔ کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) مَا سَلَكَكُمْ فِیْ سَقَرَ ۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ۔ اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِیْنَ ۔ اور ہم بیہودہ باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر بیہودہ باتیں بنایا کرتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۔ اور ہم روز جزا کو جھوٹ بتاتے تھے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ۔ پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ۔ پھر ان کو کیا ہوا کہ نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۔ گویا وہ گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلی کتابیں دی جائیں۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ لوگ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) بَلْ یُرِیْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ یُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۔ ہرگز نہیں۔ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔ پس جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَلَّا بَلْ لَّا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۔ اور یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر جب اللہ چاہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۔ وہ اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ (توبہ کرنے والوں کو) بخش دے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱) هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ) (قرطبی ج ۱۹ ص ۱۰۱)

ربط | ماقبل میں فرمایا قرآن کو تلاوت میں معمولی نہ سمجھو اور توجہ پر قائم رہو۔ اب سورۂ مدثر میں فرمایا تلاوت قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن کی دعوت یعنی مسئلہ توحید اور اس کے لوازم یعنی احکام کی تبلیغ بھی کرو۔

خلاصہ | یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۔ فرمایا کہ اے کپڑا اوڑھنے والے! دعوت کا کام شروع کرو۔ اللہ کے عذاب سے ڈراؤ۔ اللہ کی توحید بیان کرو۔ شرک سے اس کی تطہیر و تنزیہ کرو۔ ولایت کاملہ و تسلیم و رضا کے ذریعہ ہر قسم کی تکلیف پر صبر کرو۔

فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ ۔۔۔ عَسِیْرٌ ۔ جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ وقت کافروں کے لئے نہایت سخت اور دشوار ہوگا۔

ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ۔۔۔ لِبَشَرٍ ۔ مجھ کو اور اس شخص کو چھوڑ دو جس کو میں نے بالکل تنہا پیدا کیا اور اس کو بہت سا مال دیا اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے۔

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ ثُمَّ نَظَرَ ۔ اس نے (قرآن کے بارے میں) غور کیا اور (اپنے دل میں) تجویز سوچی۔ پھر (اس تجویز پر) غور کیا۔

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۔۔۔ تا ۔۔۔ قَدَّرَ فَقُتِلَ كَیْفَ قَدَّرَ ۔ پھر (اس تجویز کے ناکام ہونے پر) منہ بنایا اور بگڑا۔ پھر (حق سے) پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔ پھر کہنے لگا کہ یہ (قرآن) تو محض جادو ہے جو پہلے سے چلا آتا ہے۔ یہ تو صرف آدمی کا کلام ہے۔ میں اس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ دوزخ کیا چیز ہے۔ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ آدمی کی کھال جلا دیتی ہے۔ اس پر انیس داروغے مقرر ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا یَذَّكَّرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کی گنتی کافروں کی آزمائش کے لئے مقرر کی ہے تاکہ اہل کتاب کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان اور بڑھ جائے اور اہل کتاب اور مومن شک نہ کریں اور تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے اور کافر لوگ کہنے لگیں کہ اللہ کا اس عجیب بات سے کیا مطلب ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے (اس طرح) بھٹکا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔ اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو خود اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ (قرآن) تو لوگوں کے لئے محض نصیحت ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ۔ ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی اور رات کی جبکہ وہ پیٹھ پھیرے اور صبح کی جبکہ وہ روشن ہو۔ بیشک یہ (دوزخ) بڑی چیزوں میں سے ہے۔

نَذِیْرًا لِّلْبَشَرِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۔ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے۔ (یعنی) تم میں سے جو شخص آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے (اس کو اختیار ہے)۔ ہر شخص اپنے کئے ہوئے کاموں کے بدلے گروی ہے۔ مگر داہنے ہاتھ والے۔

فِیْ جَنّٰتٍ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِیْنَ ۔ وہ باغوں میں ہوں گے۔ مجرموں سے پوچھتے ہوں گے کہ تم کو کیا چیز دوزخ میں لے گئی۔ وہ کہیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ محتاجوں کو کھانا کھلاتے تھے اور ہم بیہودہ باتیں بنانے والوں کے ساتھ مل کر بیہودہ باتیں بنایا کرتے تھے۔

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ۔۔۔ تا ۔۔۔ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ۔ اور ہم روز جزا کو جھوٹ بتاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آ گئی۔ پس ان کو سفارش کرنے والوں کی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی۔ پھر ان کو کیا ہوا کہ نصیحت سے منہ پھیر رہے ہیں۔

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ ۔۔۔ تا ۔۔۔ وَمَا یَذْكُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۔ گویا وہ گدھے ہیں جو شیر سے بھاگے ہوں۔ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کو کھلی کتابیں دی جائیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ لوگ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ ہرگز نہیں۔ یہ (قرآن) تو نصیحت ہے۔ پس جو چاہے نصیحت حاصل کرے۔ اور یہ لوگ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر جب اللہ چاہے۔

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۔ وہ اس لائق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ (توبہ کرنے والوں کو) بخش دے۔

سے تبلیغ پر مامور ہوں۔ اس لئے آپ لوگوں پر نبوت اور تعلیم و تبلیغ کا احسان نہ دھریں کہ آپ کو بکثرت دولت حاصل ہو۔ آپ کا اجر تو ثواب اللہ کے ذمہ ہے قال ابن زید وجعلنا لا ابتغی منکم ولا علی لساننا فنحن علیها وهو فی اجرها ص ابن جریر ج ۱۰ ص ۱۲۵ یعنی آپ محض للہ اللہ تبلیغ کریں کسی سے اجر و معاوضہ کی توقع نہ رکھیں اور نہ کسی کو دعوت و تبلیغ کا احسان جتائیں۔ وقد بیّنا فیما مضی ان اجر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہے کفار و مشرکین کی طرف سے تبلیغ و توحید پر تکلیفیں جس توان سے آزردہ نہ ہوں بلکہ محض اللہ کی رضا کیلئے شدائد برداشت اور ایذائے تبلیغ اور ہدایت پر صبر کریں۔ ای لیوحد ربك اصبر یا محمد (ابن جریر) فاصبر علی تبلیغ الرسالة وعلی ایذاء قومك (کبیر ج ۱۰ ص ۲۰۷) فاصبر لحکم ربك بتاخیر انتقامهم منك (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۳۲) فاصبر علی اذاهم

دسہ صرف لہ ہم نے اس کے زیوں ہوا وقار اور اس کی ریاست و حاکمیت کو خوب وسعت دی۔ ہم نے جب اس کو چھیا کیا تو وہ تباہ ذلیل اور بے مال ہتھیار ہم نے اس کو کثیر دولت عطا کی، اس کو فوج اور قابل اور دوستی، لوگوں پر اس کی حاکمیت و ریاست کا سکہ بٹھا دیا، لیکن اس نے ناشکری کی اللہ کے شریک بنائے اور اس کے لڑنے سے استغفار کی اور چند ہی سے سے ہے کہ ہم اس کو سزا دیں گے، ہرگز نہیں ای حقیقت منہ ما ذلیل قبلا لا سان لہ ولا ولد جاء ہ اللہ تعالیٰ ان الانسان لیطغی ان رآہ استغنی ہ ان الی ربک الرجعی ہ وہ ہم اس کو اس کے کئے کی سزا دیں گے اور ہماری طرف ہی لوٹنا ہے اب اس پر غور کرو، انام نہیں ہوگا کہ اب اس کو اطمینان اور بھروسہ ہو گیا ہے اور اس کو اس کے انکار کی سزا دیا جائے گی، انہا ہم نے کہی اور آخرت میں بھی، فرمایا اس اللہ تعالیٰ نے اس کو مراحت دولت دی اور خشک مستی میں مبتلا کر دیا، اور آخرت کا عذاب سخت ذکر ہے۔

۵ ساں ھذہ صعودا، یہ تخویف۔ خرچ کی ہے۔ صعود دوزخ میں آگ کا نہایت ہی بلند پہاڑ ہے جس پر چڑھنے کے لئے دوزخیوں کو مجبور کیا جائے گا، یہ بھی ایک قسم کا نہایت سخت عذاب ہوگا۔ انہ فکر و قدر ای کی سزا کی تجویز کی ہے اس لئے ذکر کیا اور پھر فکر، کہنے میں غور و تفکر کرنا اس کی حقیقت کیا ہے ہم پر واضح ذہن میں ایک بات نے کر لی کہ یہ قرآن جو وہ سے اور محمد اصلی اللہ علیہ وسلم جادو گر ہے، اصیب، یہ بہت اس ملعون اور رانے کو دنیا کی زیبائی نے دھوکہ کس طرح دیا اس کے بعد اس نے نظر اٹھا کر دیکھا ترش رو ہوا اور سخت آنکھیں چڑھائی اور پھر پیٹھ پھیر کر غرور و نخوت سے چلدیا اور کہنے لگا، تو جادو ہے جو ہمارا دل موہ لیتا ہے یہ تو انسان کا کلام ہے، اور قرآن کے متعلق کہنے لگے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں، ان فی ذلک لعبرۃ لمن یخشی، اس سے عبرت کرنا ہے۔

الید بیضا معجزہ ہے اپنی قوم میں خود ہم نے کہا تم سمجھتے ہو کہ ہم کیا جادو ہے، کیا تم نے کبھی دیوانگی کا دعویٰ دیکھا ہے، اور کہنے لگے جادو کا ہیں ہے، کیا تم نے کبھی جادوں کی بھی تعریف کی ہے، کہ ایسا جادو ہونا چاہیے، کہ ایسا جادو ہونا چاہیے، کہ ایسے جادو کو ہونا چاہیے، کہ ایسے جادو کو ہونا چاہیے، کہ ایسے جادو ک

وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ
اور بڑھے ایمان والوں کا ایمان اور وہ رکھے شک نہ کریں
أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي
کتاب اور مسلمان اور تاکہ کہیں اور لوگ
قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا
ہیں کے دل میں روگ ہے اور منکر کیا مطلب تھا اللہ کا اس
مَثَلًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ
مثل سے یوں بھلا دیتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اور راہ دیتا ہے جس کو چاہتا ہے
وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ
اور کوئی نہیں جانتا لشکر تیرے رب کے مگر وہی اور وہ نہیں مگر نصیحت
لِلْبَشَرِ ۝ كَلَّا وَالْقَمَرِ ۝ وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ۝ وَالصُّبْحِ إِذَا
آدمیوں کی ہرگز نہیں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب پیٹھ دے جائے اور صبح کی جب
أَسْفَرَ ۝ إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ۝ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ لِمَن
روشن ہو کر آئے بیشک وہ البتہ ایک ہے بڑی باتوں میں ڈر سنانے والی ہے آدمیوں کو جو کوئی
شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ۝ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا
تم میں چاہے کہ آگے بڑھے یا پیچھے رہے ہر جی اپنے
كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۝ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ۝ فِي جَنَّاتٍ
کیے میں گرو ہے مگر داہنے والے باغوں
يَتَسَاءَلُونَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِي
میں پوچھتے ہیں گنہگاروں سے کیا تم کو
سَقَرَ ۝ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
دوزخ میں لے گیا وہ کہیں گے ہم نہ تھے نماز پڑھنے والوں میں اور نہ تھے کھانا دیتے

ف ۱ ع ۱۵ ع

ف ۱ یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہیں انیس شخص کافر مقتضا کرلے گے ہم جہنم داروں پر ہیں انیس ہمارا کیا کریں گے تب یہ فرمایا گیا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کے واسطے ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتانی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کے پیرو کی داہنی ہوں گے آگے بڑھے بہشت کو پا چکے ہیں دوزخ میں۔

موضح قرآن ف یہ جو فرمایا کہ دوزخ پر مقرر ہیں انیس شخص کافر مقتضا کرلے گے ہم جہنم داروں پر ہیں انیس ہمارا کیا کریں گے تب یہ فرمایا گیا کہ وہ آدمی نہیں فرشتے ہیں تم سب کے واسطے ایک ہی کفایت ہے مگر یہ گنتی بتانی ہے موافق اگلی کتابوں کے کہ اس کے پیرو کی داہنی ہوں گے آگے بڑھے بہشت کو پا چکے ہیں دوزخ میں۔

نتح الرحمٰن ف مترجم گوید این آیت اشارت بر رشحہ کفار و عداوت شدیدہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آزار ہیں حسدہ ناحق فرمودند بجہت مناسبت و لہٰذا باسائر سورہ مکی ماندہ (اسلوب ۱۲)

والشفع، والليل، والصبح جیتوں قسمیں ہیں جو جواب قسم پر شاہد ہیں۔ جواب قسم محذوف ہے یعنی لترکبن طبقا عن طبق جیا نہ پر اور امید اللہ حالتیں آتی ہیں، اسی طرح رات کی بھی کئی حالتیں ہوتی ہیں، شروع ہوتی ہے۔ غسق اندھیرا ہو جاتا ہے اور اس میں سے صبح نمودار ہوتی ہے۔ جائد اپنے حالت اور گوناگوں احوال سے اس پر شاہد ہے، رات کی غلمت اور صبح کی خود اس پر گواہ ہیں کہ تم پر بھی کئی حالات آئیں گے، رات کے اندھیرے کی طرح سخت اندوہ اور الم سے کبھی دوچار ہونا پڑے گا آخر تمام اندھیرے چھٹ جائیں گے اور فتح و فلاح کی صبح نمودار ہو گی۔ تأیید۔ فاء تم

الْمُتَّقِيْنَ ۝ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝ وَكُنَّا
اللہ کو اور ہم تھے باتوں میں بیٹھنے والوں کے ساتھ اور ہم تھے
نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ فَمَا
جھٹلاتے انصاف کے دن یہاں تک کہ آپہنچا ہم پر وہ یقینی بات سو
تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ
نفع ان کو سفارش سفارش کرنے والوں کی سو کیا ہوا ان کو نصیحت سے
مُعْرِضِيْنَ ۝ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ
منہ پھیرنے والے گویا کہ وہ گدھے ہیں بدک جانے والے بھاگے ہیں
قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى
شیر سے کہ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک ان میں سے
صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝ كَلَّا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝
ورق کھولے ہوئے کہ ہرگز نہیں بلکہ یہ ڈرتے نہیں آخرت سے
كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ ۝ وَمَا
ہرگز نہیں یہ نصیحت ہے پھر جو چاہے اس کو یاد رکھے اور وہ نہیں
يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۚ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى
یاد رکھیں مگر جو چاہے اللہ وہی ہے لائق اس کے کہ ڈرتے رہیں
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝
اور وہی ہے بخشنے کے لائق

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ قیامت مکی ہے اور اس کی چالیس آیتیں اور دو رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بالمتقون ۵ والليل ۵ والصبح ۵ لترکبن طبقا عن طبق ۵ اپنے سورۃ
النازعات اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ التکاثر اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ
الفاتحہ اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ التکاثر اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ
الفاتحہ اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ التکاثر اور الهاکم التکاثر تا عن النعیم ۵ اپنے سورۃ

ع ۱ ۱۴

کرگا چیز تمہیں دوزخ میں لے آئی ہے اور تمہارے وہ کونسے اعمال ہیں جو تمہاری دوزخ میں آنے کا باعث ہوئے؟ **عله** قالوا الخ کفار دوزخ میں اپنے
فسد یعنی موت۔ بات میں دھتکے یعنی ایمان کی باتوں پر انکار کرتے ہے کے ساتھ ص کر ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف کافر کے حق میں کوئی
موضح قرآن سفارش نہ کرے گا اور کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف جنگل کے گدھے کتنے سے بھاگتے ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف
یعنی ہر کوئی چاہتا ہے کہ کھلی کتاب یا صحف آسمانی سے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ف یعنی ایک پر ایک نہ گرتا ہوا کلام تو سب کے آگے ہے ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ف یعنی ہر شخص کو چاہیے کہ کتاب پر عمل کرے نازل شدہ ۱۲۔

میں کہیں ملے ہم نماز کی فرضیت کیلئے مقتدا نہیں تھے، نہ قرآن و سنت کی تعلیم پر زور دینے کو اچھا سمجھتے تھے۔ دین کا مذاق رکھنے والوں کے ساتھ تعلق پر بھی ان کا زور نہ تھا۔ وہ تو بس اپنے مفاد اور منافعت کے دن کو ہی عید سمجھتے تھے، اس سے قبل ہی عید کہاں تک کیسے منائی جا سکتی ہے، اس کا انہیں خیال نہیں آتا تھا۔ وہ کسی کو مخاطب بنا کر اپنی بات نہیں کہتے تھے، اس لئے نماز پڑھنے سے ان کی فرضیت کا اعتقاد نہ رکھتا رہا ہے۔ یہ مضمون متعدد آیات سے کیا جا سکتا ہے۔ فتجعل ذات مکان (۱۰۰ ص ۱۰۰) فتعقدین (۱۰۰ ص ۱۰۰) وجوب اقامۃ الصلوٰۃ (۱۰۰ ص ۱۰۰) ترکیۃ (۱۰۰ ص ۱۰۰) اعتقاد (۱۰۰ ص ۱۰۰) یکون کذا (۱۰۰ ص ۱۰۰) بعض مخرجین (۱۰۰ ص ۱۰۰)

۱۱۵ (۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۲۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۳۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۴۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۵۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۶۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۷۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۸۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۱) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۲) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۳) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۴) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۵) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۶) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۷) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۸) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۹۹) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔ (۱۰۰) شفاعۃ یعنی غیر اللہ سے شفاعت کی امید رکھنا اور ان کی سفارش کرنے کی امید رکھنا۔

۱۱۶ (۱) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۲) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۳) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۴) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۵) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۶) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۷) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۸) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۹) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۰) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۱) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔ (۱۲) قرآن سے اعراض کی کوئی مختلف وجوہ محدود نہیں، لیکن کچھ ایسی ہیں جن کو آپ سے ۱۲ اعراض کہہ رہے ہیں وہ قرآن سے اعراض ہی ہے اور قرآن سے اعراض کی اس طرح کی وجوہ کو ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۷ (۱) ہجر: قرآن کو ترک کرنا، اس کی تلاوت نہ کرنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کی تعلیم نہ دینا، اس کی دعوت نہ دینا، اس کی تبلیغ نہ کرنا، اس کی تفسیر نہ کرنا، اس کی تاویل نہ کرنا، اس کی تحریف نہ کرنا، اس کی تبدیل نہ کرنا، اس کی تغییر

سورۃ القیامۃ

ربط: مشرکین مسئلہ توحید کے علاوہ قیامت اور جزاء و سزا کا بھی انکار کرتے تھے مسئلہ توحید بیان کرنے کے بعد اب سورۃ قیامت سے لیکر "الطارق" کے اختتک علی سبیل التنزل قیامت کا ثبوت ہوگا اور مسئلہ توحید پر بنی کیونکہ اصل امور میں ہے اس لئے اس کا ذکر بھی مناسب تھا جیسا کہ ہے گا۔ اور ایک میں مسئلہ توحید مذکور ہوگا اور ایک میں مذکور نہیں ہوگا۔

تفسیر

لا اقسم ۔۔۔ بالنفس اللوامۃ ۵ ثبوت قیامت کے لئے ارشاد ہے۔ ایحسب ۔۔۔ الانسان ۔۔۔ ایان یوم القیامۃ ۵ دلیل کی صورت اور زیر بحث مسئلہ میں تباہت۔ انسان کے لئے کچھ روح دوبارہ جمع ہونے میں کوئی مشکل نہیں، ہم تو انگلیوں کو بھی پہلی حالت پر کر سکتے ہیں۔ فاذا برق البصر ۔۔۔ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ ۵ معاد پر دلیل کی تکمیل فرمائی۔

لا تحرک بہ لسانک ۔۔۔ ان علینا بیانہ ۵ معلوم ہوا کہ حضور رب اللہ تعالیٰ اپنا قادر ہے کہ جس پردہ میں لوگوں کو آنکھ دیکھ سکتا ہے سورج اور چاند کو جمع کر سکتا ہے اور انسان کے تمام اگلے پچھلے عملوں کی خبر دے سکتا ہے وہ قرآن کو بھی آپ کے سینے میں جمع کر سکتا ہے۔

کلا بل تحبون العاجلۃ ۵ وتذرون الاٰخرۃ ۵ وجوہ یومئذ ناضرۃ ۵ الی ربہا ناظرۃ ۵ ووجوہ یومئذ باسرۃ ۵ تظن ان یفعل بہا فاقرۃ ۵ ۔۔۔ الی ربک یومئذ المساق ۵ تحویلِ آخرت۔

فلا صدق ولا صلی ۔۔۔ ثم اولی لک فاولی ۵ زجر۔ ایحسب الانسان ۔۔۔ زجر مضمن بابطال شبہ سوم۔ انسان کو بیکار اور بلا مقصد پیدا نہیں کیا گیا جس قادر مطلق نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا ہے وہ اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے

کلا ۔۔۔ لا اقسم ۔۔۔ لا آلہ اسے ہو کلام عرب میں تاکید کے لئے آتا ہے جواب قسم محذوف ہے یقیناً میں ہر ہر بعد ای لتبعثن، والی اسمین والنفس اللوامۃ، یعنی قسم ہے قیامت پر اور قسم ہے نفس ملامت کرنے والے کی۔ اس لئے قیامت کو جان لو اور اعمال کی تیاری کرو، یہ تحویلِ آخرت کی ہے اور یہ ان کی ثبوت قیامت پر دو قسمیں بطور شہادت پیش کی گئی ہیں۔ اقل خود ہو ہم قیامت کو قیامت پر بطور شاہد پیش کرتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں انسان جو مرنے کے بعد اللہ کے ہوں اور اس کے خدا ہو سے نہ ہوں اور ان کے دل گواہی دیتے ہیں تو آخرت کو کیونکر جھوٹ قرار دیا جا سکتا ہے۔ آئیہ ۔۔۔ میں ان لا نجمع عظامہ بلی قادرین ۔۔۔ ان یفعل فجورہ ۵ اور ان کے دل میں یہ خلش ہے کہ ہم کو دوبارہ کون جمع کرے گا اس کا جواب دیا گیا کہ ہم قادر ہیں۔ آئیہ ۔۔۔ یسئل ایان یوم القیامۃ ۵ یہ سوال بطور استہزاء و تمسخر پوچھتے ہیں۔ ایسی! وہ قیامت کب آئے گی جس سے آپ ہمیں ڈراتے ہیں۔

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۭ
نہیں میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور نہیں میں قسم کھاتا ہوں ملامت کرنے والے نفس کی

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ۝ بَلٰى قٰدِرِيْنَ
کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ ہرگز نہ جمع کریں گے ہم اس کی ہڈیاں کیوں نہیں ہم قادر ہیں

عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ۝ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ
اس پر کہ برابر کر دیں پور پور اس کی بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ کرتا رہے

اَمَامَهٗ ۝ يَسْـَٔلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ فَاِذَا بَرِقَ
آگے اپنے پوچھتا ہے کب ہے دن قیامت کا پھر جب چندھیا جائے

الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝
نگاہ اور بے نور ہو جائے چاند اور جمع کر دیئے جائیں سورج اور چاند

يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝
کہے گا آدمی اس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ ہرگز نہیں کوئی پناہ

اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَىِٕذِ ِۨالْمُسْتَقَرُّ ۝ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَىِٕذٍ بِمَا
تیرے رب ہی کی طرف اس دن ٹھکانا ہے خبر دیا جائے گا آدمی اس دن

قَدَّمَ وَاَخَّرَ ۝ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِيْرَةٌ ۝ وَّلَوْ
جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا بلکہ آدمی اپنے اوپر آپ گواہ ہے اگرچہ

اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ
وہ بہانے پیش کرے تو نہ ہلا اس کے ساتھ اپنی زبان کو تاکہ جلدی

بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ
اس کو یاد کرے بیشک ہمارے ذمہ ہے جمع کرنا اس کا اور پڑھنا اس کا پھر جب ہم پڑھ چکیں تو پیچھے ہو

قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ كَلَّا بَلْ

معارف

ہذا ابن ابی حاتم۔ یہ تخویف اخروی ہے اور اس میں قیامت کے بعض احوال و اہوال کا ذکر ہے۔ جب آنکھیں ہیبت اور شدت ہول سے حیران ہو جائیں گی، چاند بے نور ہو جائے گا، سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جائے گا اور دونوں بے نور ہو چکے ہوں گے۔ اور اکیلے ہی مغرب سے طلوع ہوں گے۔ اس وقت انسان گھبرائے گا کہ کدھر جائے کہ بچ جائے۔ جہاں بھاگ کر پناہ لے سکے اور جان بچا سکے۔ بحوالہ ابن عباس و ابن مسعود جمع بینہما ای قرن بینہما فی طلوعہما من المغرب (الدر المنثور ص ۱۹۱ ج ۶) ۵۴ کلا ردع و زجر ہے قیامت کے عذاب سے بچنے کیلئے کوئی پناہ گاہ نہیں ہوگی۔ (کلا) ردع و زجر عن طلب المفر (الا وزر) لا ملجأ (موارد ک ای مرتبک یومئذ المستقر) اس دن صرف تیرے پروردگار ہی کی ذات جائے پناہ ہوگی۔ اس کے سوا کوئی ملجأ و ماویٰ نہ ہوگا۔ (ای لا ملجأ و لا منجی الا الیہ ذکرہ ابن جریر عن ابن جبیل (روح) ۵۵ ینبأ الانسان۔ ما قدم۔ جو کچھ اس نے کیا اور جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے۔ اچھا ہو یا برا (واخر) جو اس نے برائی کی تھی اچھی ہو یا شر۔ یا وہ واجبات جو اس نے ادا نہیں کئے تھے یا حسنہ یا سیئہ جو اس نے جاری کی تھیں اس پر اسکی موت کے بعد بھی عمل ہوتا رہا (قرطبی، بیضاوی) کبیر، قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے اعمال حسنہ و سیئہ سے آگاہ کر دیا جائے گا جیسا کہ الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔ یہ حالیہ سے بطور ترقی ہے یعنی اس دن کسی کو اس کے اعمال کی خبر دینے کی ضرورت ہی نہیں ہوگی، بلکہ ہر انسان اپنے اعمال کا خود مخبر دار اور ان پر شاہد ہوگا۔ اگرچہ وہ ہر معذرت اور اپنے بچاؤ کا ہر بہانہ بھی پیش کرلے یعنی ہر ممکن طریقے سے اپنے بچاؤ کی کوشش کرنے کے باوجود اس کا دل گواہی دے گا کہ وہ مجرم ہے اس لئے بچنا ناممکن ہے (ای ھو علی نفسہ حجۃ وشواھد علیہا ولو اتی بکل عذر فی الذب عنہا فلیہ تنبیہ علی ان الذب لا ینجیہ (روح ج ۲۹ ص ۱۴۱)۔ ۵۸ لا تحرک۔ یہ جملہ معترضہ ہے۔ روا الطبرانی

موضح قرآن طلب جزو جزو بالصلوٰۃ یعنی آدمی کی آنکھ روشن ہے جاہز جو بالصلوٰۃ یا قیامت کا وقت ہے موت یا قبر یا دنیا اور آخرت کے بیچ کے احوال میں غور کرے تو موت کی دھار اتنے جائے اور دھیان میری سمجھ میں آئے یہ بھانجے ہیں وحی قرآن لانے کے پڑھنے کے ساتھ حضرت بھی قرآن پڑھتے تھے جب تک پہلا لفظ نکل نہ جائے دوسرا نہ کہیں گھبرا سمجھے ہیں۔ تو کہہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس وقت پڑھنے کی حاجت نہیں سننا چاہیے جو کچھ میں یاد رکھوں گا اور زبان سے پڑھنا اس کو ہمارا ذمہ ہے اور معنی تحقیق کرنے کی بھی حاجت نہیں یہ بھی ہمارا ذمہ ہے اور وقت بیان کا سمجھا تا ہے جب تک کہ پڑھنے کو دیتا ہوں پڑھتا رہ فرمایا کہ وحی تمام ہے۔ (اسی طرح ہے ہمارے شیخ مدنی قدس اللہ سرہ العزیز)

تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ
تم دوست رکھتے ہو جلدی والی کو اور چھوڑ دیتے ہو پیچھے والی کو کئی منہ

يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَوُجُوْهٌ
اس دن تازہ ہوں گے دیکھتے ہوں گے اپنے رب کو اور کئی منہ

يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّآ
اس دن ہوں گے چڑھے ہوئے خیال کریں گے کہ ہوگا ساتھ ان کے کام کمر توڑنے والا ہرگز نہیں

اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿۲۶﴾ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّظَنَّ
جب پہنچے گی ہنسلی تک اور کہا جائے گا کون ہے جھاڑ پھونک کرنے والا اور جانے گا

اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰى
کہ وقت ہے جدائی کا اور لپٹ جائے گی پنڈلی پنڈلی سے

رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۨ الْمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ﴿۳۱﴾
تیرے رب کی طرف اس دن چلنا ہوگا سو نہ اس نے سچ جانا اور نہ نماز پڑھی

وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ﴿۳۲﴾ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ﴿۳۳﴾
لیکن جھٹلایا اور منہ پھیرا پھر گیا اپنے لوگوں کی طرف اکڑتا ہوا

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۴﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ﴿۳۵﴾ اَيَحْسَبُ
افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس ہے پھر افسوس ہے تجھ پر پھر افسوس کیا خیال کرتا ہے

الْاِنْسَانُ اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى ﴿۳۶﴾ اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ
آدمی یہ کہ چھوڑا جائے گا بیکار کیا نہ تھا وہ نطفہ منی کا

يُّمْنٰى ﴿۳۷﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ
جو ٹپکایا جاتا ہے پھر ہوا لہو کا ٹکڑا پھر بنایا اس نے پیدا کیا درست کیا پھر بنائے اس سے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ
جوڑے مرد اور عورت کیا نہیں وہ قادر اس پر

ع ۱ ۱۵

مزل ۷

پڑھنے کے بجائے جب ہماری طرف سے اسکی تلاوت ختم ہو جائے اس کے بعد آپ تلاوت فرمائیں۔ ہم آپ کی زبان پر بھی ایسا ہی تلاوت جاری کر دیں گے۔ پھر قرآن کے حفاظت و محافظ کی تشریح اور اس کے احکام کی تفصیلات کا بیان کسی جملے نہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ اس قرآن کو جس کیفیت اور کیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں نیچے فرمایا تھا اسی کیفیت و کیت کے ساتھ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اور انہوں نے بعینہٖ بلا تغیر و تبدل، بلا تقدیم و تاخیر اور بلا زیادۃ و نقصان آج تک سینوں اور سفینوں میں محفوظ رکھا ہے اور

قرآن میں کسی بھی امت کی تخویف کو تسلیم کرنا صریح کفر ہے۔

۱۵ عطف حرف ترا ہے۔ بل تحسبون العاجلة۔ یہ بل پہلے جملہ سے متعلق ہے یعنی قیامت کا انکار نہیں کرتا چاہئے۔ نہیں چاہیئے کہ قرآن میں ایمان لانے کی ترغیبی دی گئی ہیں ایمان و عمل سے توجہ آخرت ہٹانے کا مشورہ نہیں کرتے ہو بلکہ دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو نظر انداز کرتے ہو دنیا کی عاجلہ جلد ختم ہونے والی ہے اور تم جس آخرت کے لئے کوشش کر رہے ہو۔

۱۶ وجوہ۔ یہ بنسبت اخوان کے بارعونہ تر زنانہ، تازہ، خوش و خرم ہشاش بشاش۔ قیامت کے دن کچھ چہرے یعنی مومنوں کے چہرے نہایت نورانی اور خوش و خرم ہوں گے اور وہ اپنی زندگی سے محظوظ ہوں گے۔ وجوہ یومئذ ناضرة الی ربھا ناظرة۔ روشن، اداس، بگڑے ہوئے۔ فاقرة۔ کمر توڑ دینے والی مصیبت۔ اور کچھ چہرے یعنی کافروں کے، اس دن حسرت و یاس اس لیے روشن اور بگڑے ہوئے ہونگے۔ اور انہیں یقین ہوگا کہ آج ان کا انجام نہایت ہولناک ہوگا، وہ شدید ترین عذاب میں گرفتار ہوں گے اور کمر توڑ دینے والے عذاب کا نشانہ بنیں گے۔

۱۷ کلا اذا۔ کلا حرف ردع ایوں لن تحبون العاجلة سے متعلق ہے یعنی دنیا سے محبت نہ کرو اور آخرت کی فکر کرو۔ یا بھی ممکن ہے اوپر والے جملہ سے متعلق ہو یعنی ہر ایک کو موت آنی ہے اور اس کے بعد حساب و کتاب ہوگا۔ اذا بلغت التراقی۔ (اللہ تعالیٰ) جس پر سکتے ہے جب انسان کی روح موت کو قریب جھلیوں تک آپہنچے گی تو اس کے پاس موجود لوگ کہیں گے کون کون ہے جو کہے گا کوئی جھاڑ پھونک جانتا ہے تو دم اور حملہ کرے۔ اور اس وقت اس مصیبت سے بچا سکے، اور اس کو نہیں ہو جاتے گا کہ اب دنیا سے اٹھنے اور اخروی زندگی کا وقت آ پہنچا ہے۔ اب اس کی پنڈلی پنڈلی کے ساتھ لپٹ جائے گی یعنی وہ خدا کی طرف کوچ اور روانگی کا دن ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کا قائل اور ہے اور جو خدا کا قائل اور ہے۔

۱۸ فلا صدق۔ یہ شخص حق کو نہ مانا اور نہ پڑھا اور نہ پڑھایا، اور سزا پر زجر ہے۔ اس سے مراد نہ تو وہ جو عدول و سالت اور حشر و نشر کو مانا، ایمان لایا نہ نماز پڑھی۔ نہ دوسرے اعمال صالحہ کی طرف توجہ دی بلکہ کفر پر مصر رہا یا مراد نہ تو وہ ہے جو رسالت، قیامت وغیرہ کا انکار کیا اور قرآن و ایمان سے اعراض کیا اور کبیر وغرور سے گرتا ہوا اپنے اہل کی طرف چلا گیا کہ اب اس کے لئے فلاکت و تباہی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟ اولیٰ لک فاولیٰ۔ فعل تعجب لڑکیوں کے کہتے ہے۔ تمہارے لئے ہلاکت ہے ہلاکت ہے پھر تمہارے لئے ہلاکت ہے ہلاکت ہے۔ (ثم یقال لہ اولیٰ لک فاولیٰ ثم اولیٰ لک فاولیٰ۔ (قرطبی ج ۱۰ ص ۱۲)

۱۹ ایحسب۔ مزید زجر ہے اور ابتداء سورت تعجب الانسان ان لن نجمع عظامہ سے متعلق ہے۔ سدی، مجاہد، عکرمہ، حسن بصری وغیرہ کا بیان ہے کہ کوئی فرعونی مادہ دار اسے جنرل سمجھتا ہے۔ اسدی، اعمش لا یحتفل دو بھاری (بیضاوی) کیا منکرین قیامت کا خیال ہے کہ ان کو ویسے ہی بیکار اور بے مقصد پیدا کیا گیا ہے اور مرنے کے بعد جزا و سزا کے لئے ان کو دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا؟ نہیں نہیں، ان کی خواہش غیر صحیح ہے کہ ان کو بے پروا اور بے مقصد پیدا کیا گیا ہے اور ان پر قرآن کی تعلیم کے مطابق مرنے کے بعد زندگی کی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ہے۔ ایمان و تصدیق کی صورت میں وہ ثواب کے مستحق ہوں گے اور انکار و بغاوت پر عذاب کے مستحق ہوں گے وہ مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندہ کئے جائیں گے اور اپنے عملوں کے مطابق جزا و سزا پائیں گے۔

۲۰ الم یک نطفة۔ یہ ثبوت قیامت پر عقلی دلیل ہے۔ انسان اپنی پیدائش سے پہلے محض ناکارہ مادہ تھا جو باپ کی پشت سے رحم مادر میں آیا نطفہ نے قطرہ سے جما ہوا خون کی شکل میں پیدا ہوا۔ پھر گوشت کی صورت اختیار کی پھر اللہ نے اس کو کامل و مکمل انسان کی شکل میں پیدا فرمایا اور اسکی خوبصورتی کا اندازہ دیکھ کر کہ ایک ہی نطفہ سے نر و مادہ کو پیدا کیا۔ تو کیا جو ایسا کر سکتا ہے وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت نہیں رکھتا؟ استفہام بمعنی ہے یعنی ضرور اس کو دوبارہ زندہ کرنا ایسے قادر مطلق کی قدرت سے باہر نہیں۔ انسان کی پیدائش کا تماشہ کرنے والا کوئی دوسرا فلسفہ زیادہ عجیب و غریب ہے اور قیامت کا انکار کرنا کونسی حماقت یا کونسی عقلمندی ہے۔ انا نحن نحیا ونمیت ونحن الباقون ما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالھم وننشئکم فیما لا تعلمون ولقد علمتم النشأة الاولیٰ فلولا تذکرون (واقعہ ع ۴)۔

سورۃ الدہر

سورۂ قیامت میں منکرین قیامت کو تنبیہ کی گئی ہے اور زجر و تہدید کے ساتھ کہا گیا کہ وہ یہ خیال نہ کریں کہ ہمارا بچ کر نکل جانا ممکن ہے۔ اب سورۂ دہر میں بطور تدلل علی الامکان ۔۔۔۔ فجعلنہ سمیعا بصیرا میں ایک مقصد عظیم بیان کیا گیا ہے کہ انسان پیدائش کے بعد پھر کچھ نہیں تھا، پھر اس کو ایک معمولی قطرۂ آب سے پیدا کر کے سمیع و بصیر بنا دیا تو معاد ہم مراد کرنے میں شک و استبعاد اس کی بنا کا آخر پر بھی کیا رہ سکتا ہے۔ بہر سورۂ قیامت میں صرف تخویف کا ذکر تھا، لیکن محض دعوائے توحید کو نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس سورۃ میں بعض دلائل اور براہین توحید بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح سورۂ قیامت میں بشارت کا ذکر تھا لیکن دہر میں بشارت اخروی کا ذکر بہت زیادہ ہے۔

خلاصہ

ھل اتی علی الانسان ۔۔۔۔ اما شاکرا و اما کفورا ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا ایک نمونہ۔ اللہ تعالیٰ جو ایک نطفۂ مرکب سے انسان کو پیدا کر سکتے ہیں وہ قیامت کے دن اسے دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہیں۔ اما ھدینہ السبیل ۔ انسان کے اختیار کی ان راہوں میں سے جس راہ پر چلے۔ ان اعتدنا للکفرین ۔۔۔۔ ان سعی کفر کے لئے جہنم کی زنجیریں۔ ابرار کے لئے جنت کی نعمتوں کا تفصیلی بیان ہے۔ ان ھذا کان لکم جزاء ۔ ان آیات پر تعریف ہے۔ انا نحن نزلنا علیک القرآن ۔ قرآن کریم کے مشروع اور منزل من اللہ ہونے کا بیان۔ واذکر اسم ربک ۔ اوقات میں توحید کے ہر قرآن کا بیان کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو مشروع اور وحی کی تبلیغ کریں اگر اوامر و نواہی اور ذریعۂ تبلیغ دکھانے میں تکلیفیں آئیں تو صبر و استقامت سے کام لیں۔ ان ھؤلاء یحبون ۔ الآیۃ ۔ یہ تفسیر ہے اس امر میں سورت قیامت کی آیتوں کذلک بل تحبون العاجلۃ و تذرون الاٰخرۃ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ تو دنیا کو پسند کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑتے ہو، حالانکہ نہیں چاہئے کہ آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جائے۔ نحن خلقنٰھم و شددنا اسرھم ۔ الآیۃ ۔ ہم نے ان کو پہلی بار پیدا کر دیا تھا، تو کیا دوبارہ ہم ان کو پیدا کرنے پر قادر نہیں ہیں؟ ان ھذہ تذکرۃ ۔ یہ بیان پند و نصیحت ہے جو چاہے اس سے نصیحت و عمل کر کے سبیل ہدایت اختیار کرے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ ۔ ان سب امور میں مشیت الٰہی کو دخل ہے۔ یدخل من یشاء فی رحمتہ ۔ بندوں کے اختیار کو بھی دخل ہے۔ اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی ۔ عدل و انصاف کرنے کی تاکید۔

ھل اتی ۔ ھل یہاں بمعنی قد ہے یا استفہام تقریری مفسر ہے کہ کے لئے یعنی قد اتی علی الانسان ۔ اور یہ قول ہے فراء کا۔ ھل اتاک حدیث الغاشیۃ یعنی قد کثیر۔ حین من الدھر ۔ کثیر وقت، جس میں ۴۰ برس تک انسان کا نام و نشان تک نہ تھا۔ انا خلقنا الانسان ۔ سابق سورۃ میں بھی بیان کیا گیا تھا کہ انسان کو نطفۂ مخلوط سے پیدا کیا گیا ہے جو مرد و عورت کے مادۂ تولید کے اختلاط سے پیدا ہوتا ہے اس لئے نطفہ کو مخلوط کہا گیا۔ مشتمل ہے مختلف قسم کے اجزاء سے جو مختلف قوتوں کے حامل ہیں۔ ابتلاہ ۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا تاکہ اس کو آزمائیں۔ اس کو عقل و فہم دیا تاکہ اس کے ذریعہ سے احکام الٰہی کو سمجھے اور ان پر عمل کرے۔ فجعلنٰہ سمیعا بصیرا ۔ سمع و بصر، عقل و دانش اور تمیز و تفہیم سے کان لگا رہے ہیں پہلے مراتب کا مادہ نشاندہی کیا تھا، پھر ہم نے اس کو نر و مادہ کے مخلوط نطفہ سے پیدا کیا اور اس کو عقل و تمیز کی نعمتوں سے مزین کیا تاکہ اس کی آزمائش کریں کہ وہ خداوند خالق و منعم کے حقوق کی رعایت کرتا ہے یا نافرمانی کرتا ہے۔ انا ھدینٰہ السبیل ۔ ہم نے انسان کو راستہ سے آگاہ کر دیا ہے، یا تو شکر گزار بنے یا ناشکرا۔ اور کفور ۔ ۲ صیغہ میں ضمیر منصوب کے حامل ہیں، ہم نے انسان کو اور وہ شاکر ہو یا کفور کا فرق ہر جزو میں صاف دیکھا جا سکتا ہے۔ عقل و تمیز کی عطا کی ہوئی قابلیت کی کتاب اس کے سامنے کھول کر رکھ دی گئی ہیں غور و فکر کر کے حق بات سمجھنے کی کوشش کرے اور پھر اپنے پیشروؤں کو برابر یاد دلاتے رہے کہ ان کو بھیجنا کا مقصد ان کو سمجھانا ہے انسان کو اختیار دیا گیا ہے اب وہ ان پر عمل شاکرانہ کرتا ہے یا کافرانہ۔ انا اعتدنا ۔ یہ تعریف اخروی ہے۔ جہنم کے منکرین کے لئے میزبانی، طوق اور سلاسل آگ کا عذاب تیار کیا گیا ہے قیامت کے دن جب ان کو پابزنجیر کر کے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور آگ کے شعلوں میں پھینک دیں گے، اس منظر تخویف کے بعد طویل بشارت کا ذکر ہے

يُحْيِي وَيُمِيتُ ۚ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٥٦﴾

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ إِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا
مَّذْكُوْرًا ﴿١﴾ إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ ۖ نَّبْتَلِيْهِ
فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا ﴿٢﴾ إِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ إِمَّا
شَاكِرًا وَّإِمَّا كَفُوْرًا ﴿٣﴾ إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَ
أَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ﴿٤﴾ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَأْسٍ
كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ﴿٥﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿٦﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا
كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿٧﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ

ع ۱۸

ملخل ۱

۵ اور الابرار، یہ بشارت اخروی ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور نیک بندوں کو ایسے خوشۂ اللہ مطرب کے ساتھ پیش کئے جائیں گے جن میں وہ قل کافور کی آمیزش ہوگی جس سے اسکی فرحت اور تازگی اور خوشبو اور بہارت میں اضافہ ہوجائیگا۔ عباس سے یہ بھی مروی ہے یعنی کافور جنت میں ایک چشمہ ہوگا جس کی آمیزش سے اللہ کے بندے جنت کے مشروبات کا لطف اٹھائیں گے اور وہ جہاں چاہیں گے نہایت آسانی سے اس کا چشمہ خود جاری کرلیں گے۔ یفجرونھا تفجیرا یسیرونھا حیث شاؤوا امن سارلہ ھو وتصرہ وھو قول مجاہد (طبری ج ۱۰ ص ۱۵۱)۔

۶ یوفون بالنذر، یہ ماقبل کی علت ہے ان آیتوں میں مؤمنوں کے ان اعمال صالحہ کا ذکر کیا ہے جو اللہ کو رویا لا جرا و ثواب کا موجب ہوئے یوفون بالنذر، نذر سے وہ نذر عقلی و امور مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عائد فرمائے ہوں یا انسان خود اپنے اوپر لازم کرلے النذر ما عاد بہ وجہ اللہ تعالیٰ وعلا او جبہ العبد فعل شیء من الایمان وجمیع الطاعات (کبیر ج ۸ ص ۳۴۵) الحسن، النذر من الفعل والعقد (لباب کبیر ج ۸ ص ۳۴۰) یعنی نذر خواہ فعل سے حاصل ہو یا قول سے حاصل ہو بہرحال اللہ کی رضا جوئی کے لئے اور اس کے عذاب سے ڈرنے کی وجہ سے اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں اور قیامت کے دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس کے احوال وشدائد اور جس کی سختیاں ہمہ گیر ہوں گی۔ ہزار دو مضمون اگر بوقت ہست کی سختیوں سے بالکل محفوظ رہیں لیکن نہیں ہوا فوت سے خائف اور مرعوب ہوں گے **۷** یطعمون، حبہ کی ضمیر طعام کی طرف راجع ہے یعنی وہ طعام کی محبت اور اس کی طلب و اشتہا کے باوجود خود نہیں کھاتے مگر سکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھلا دیتے ہیں، یا ضمیر محبوب رات باری تعالیٰ کے کہ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔ قال ابن عباس و مجاھد، علی شدۃ حبھم لہ (شوکانی ج ۵ ص ۴۸۷) **۸** انما نطعمکم، جب وہ مسکین وغیرہ کو کھانا کھلاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہیں محض

موضح قرآن ۱۲ ایک۔ خرب کی دنیا میں ہر کسی کے گھر میں اور ایک۔ اس میں مثنی ہے تھوڑی سی وہ اصلی قسم ہے کسی کی خوبی ہے مثلاً افیون جس کی خوبی موقوف ہے حرام چرس پر بھی چشمے خاص ہیں ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

فتح الرحمٰن ۱۲ سلی مرد و معنی زن و خون حیض از عالی بحالی میگردانید مش ۱۲ منہ ۱۲ یعنی جو دنیا میں ہر کا کو خواہند ہر لحظہ و

مَسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ
مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا
قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً
وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝
مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا
زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا
تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ
اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا
تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝
عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَ

مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ۝ (اور کہتے ہیں) ہم تو تمہیں خدا ہی کی خاطر کھلاتے ہیں تم سے نہ تو بدلہ چاہتے ہیں نہ شکریہ ۝ ہم اپنے پروردگار سے (روز) ایک اداس اور سخت دن کا خوف رکھتے ہیں ۝ تو خدا ان کو اس دن کی سختی سے محفوظ رکھے گا اور تازگی اور خوشی عطا فرمائے گا ۝ اور جو انہوں نے صبر کیا تھا اس کے بدلے بہشت اور ریشم (کے لباس) سے نوازے گا ۝ وہ اس میں مسہریوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے نہ (وہاں) تکلیف دہ گرمی دیکھیں گے نہ سخت سردی ۝ اور درخت (بہشت) کے سایے ان پر جھکے ہوئے ہوں گے اور میوے (کے گچھے) ان کے بالکل زیر دست ہوں گے ۝ اور ان کے آگے چاندی کے آبخورے اور شیشے جو شیشے کے مانند ہوں گے ۝ شیشے بھی چاندی کے جنہیں (پینے والوں نے) ٹھیک اندازے سے بھرا ہوگا ۝ اور وہاں ان کو ایسے جام پلائے جائیں گے جن میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی ۝ یہ بہشت کا ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے ۝ اور ان کے آگے ایسے لڑکے دوڑ رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے جب تم ان کو دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں بکھرے ہوئے ۝ اور

تاریخ ہوں گے کہ جب دو ہاتھ میں لے لیں گے، بیٹھے، کھڑے ہر حال میں اس سے تناول کر سکیں گے۔ (۱۲ منہ) (۱۳) مقربین کے لئے۔ (۱۴) یعنی ان کے پاس۔ (۱۵) یعنی ان کے لئے۔ (۱۶) یعنی ان کے لئے۔ (۱۷) یعنی ان کے لئے۔ (۱۸) یعنی ان کے لئے۔ (۱۹) یعنی ان کے لئے۔ (۲۰) یعنی ان کے لئے۔ (۲۱) یعنی ان کے لئے۔ (۲۲) یعنی ان کے لئے۔

إِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ﴿٢٠﴾ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ
جب تو وہاں دیکھے تو دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی اوپر ہے ان کے کپڑے
سُندُسٍ خُضْرٌ وَإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ
باریک ریشم سبز اور کچھ موٹا اور پہنائے ہیں ان کو کنگن چاندی کے
وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا ﴿٢١﴾ إِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ
اور پلائے ہیں ان کو رب ان کا شراب پاک کرنے والی ۔ بے شک یہ ہے تمہارا
جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُم مَّشْكُورًا ﴿٢٢﴾ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ
بدلہ اور تھی کوشش تمہاری قبول ۔ ہم نے اتارا ہے تجھ پر
الْقُرْآنَ تَنزِيلًا ﴿٢٣﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ
قرآن اتارنا ۔ پس ٹھہرا رہ واسطے حکم رب کے اور مت کہا مان ان میں
آثِمًا أَوْ كَفُورًا ﴿٢٤﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ﴿٢٥﴾ وَ
کسی گنہگار یا ناشکرے کا اور یاد کر نام رب اپنے کا صبح اور شام اور
مِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ﴿٢٦﴾ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ
رات کے کچھ حصہ میں سجدہ کر اس کو اور پاکی بول اس کی رات بڑی ۔ بے شک یہ لوگ
يُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا ﴿٢٧﴾ نَّحْنُ
چاہتے ہیں جلدی ملنے والی چیز کو اور چھوڑ رکھا ہے پیچھے اپنے دن بھاری ۔ ہم
خَلَقْنَاهُمْ وَشَدَدْنَا أَسْرَهُمْ وَإِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَا أَمْثَالَهُمْ
نے پیدا کیا ان کو اور مضبوط کیا جوڑ ان کا اور جب چاہیں بدل دیں ان کی شکل
تَبْدِيلًا ﴿٢٨﴾ إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ
جیسوں کو ۔ بے شک یہ نصیحت ہے پھر جو کوئی چاہے لے لے
رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿٢٩﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ
رب کی طرف راہ ۔ اور تم نہیں چاہتے مگر جو چاہے اللہ ۔ بے شک اللہ

ع ۱ ۱۹

کریں گے جو صفائی اور چمک میں آبگینے کی مانند ہوں گے اور ان میں مشروبات کی مقدار بالکل معین ان کے اشتہار کے مطابق ہوگی، نہ کم نہ زیادہ **۲۲** دیکھو دن بھر۔ اہل جنت کو وہاں ایک اور مشروب پیش کیا جائیگا جس میں عرق زنجبیل استعمال ہوگی جو مشروب ہوگی۔ جسے میں زنجبیل کا بھی ایک پیشہ جاری ہوگا جس کو سلسبیل کہا جائیگا جس کے معنی خوشگوار اور آسانی کے ساتھ حلق سے اترنے والے کے ہیں۔ قال معاصہ حدیدۃ الجری سلسلۃ سھلۃ الساغ اور دن کو بھی ان کو عرق کافور کی آمیزش والا اور کبھی عرق زنجبیل کی آمیزش والا مشروب پیش کیا جائے گا

۲۳ ولدان علیھم۔ انکی خدمت کے لئے نہایت جمیل لڑکے ان کے آگے پیچھے ہوں گے۔ انکا حسن و جمالی اور جذبۂ خدمت دائمی ہوگا اور ان کی خوبیوں میں کبھی کوئی فرق رونما نہیں ہوگا۔ یہ خدام اہل جنت اس قدر نفیس و جمیل ہوں گے کہ ان کو دیکھ کر ان کے ہیروں کی صفائی اور چمک دمک کی وجہ سے انہیں موتیوں کا گمان ہوگا اور ایسا معلوم ہوگا کہ جنت میں بکھرے اور آبدار موتی بکھرے پڑے ہیں۔ وَاذَا رَأَيْتَ ثَمَّ۔ شرط۔ رأیت فعل۔ انت فاعل۔ ثم ظرف مکان۔ جب تو اس جگہ کو دیکھے گا تو وہ کوئی معمولی جگہ نہ ہوگی بلکہ وہاں تو ہر نعمت فراواں پائے گا اور وہاں ہر ایک طرف تک اور سلطنت دیکھے گا۔ ہر مومن کو جنت میں ایک وہ اپنی جگہ ایک خاص جنت اور ایک خاص سلطنت ملے گی جس میں وہ اس کا تنہا بادشاہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اس کو اور بھی بہت کچھ ملے گا۔

۲۴ علیھم۔ عالی یہاں پر ظرف بمعنی فوق استعمال ہوا ہے اس لئے اوپر میں بھی اسی معنی پر جار مجرور کو متعلق منصوب ہے اور یہ جملہ مقدمہ ہے اور ثیاب سندس۔ مبتدا مؤخر ہے اور خضر۔ سندس کی صفت ہے اور استبرق۔ مبتدا (کبیر) سندس کی باریک دیبا اور استبرق موٹا دیبا ہوگا۔ (مظہری) اہل جنت کے اوپر جن کپڑے میں باریک ریشم کا سبز لباس ہوگا اور دیبا کے موٹے اور خشک ریشم کا سب سے زیادہ حسن کرتے ہیں اور ان کو ہاتھوں میں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کو شراب طہور پلایا جائیگا۔ شراب طہور ایک ایسا مشروب ہوگا جیسے وہ کھانا کھا کر ہضم کرنے کے بعد پسینے کے تو تمام کھانا فوراً ہضم ہو کر کستوری کا پسینہ بن جائیگا اور ان کی طبیعتیں بالکل ہلکی پھلکی ہو جائینگی (وحیدی)

۲۵ ان ھذا۔ جنت کی یہ تمام نعمتیں اور تمہاری تمام نیک کوششوں کی قدر کی گئی اور یہ سب اسی کی جزاء ہے۔ دنیا میں تم نے اپنے ایمان و عمل کا کیسے کرائے معاوضہ طلب نہیں کیا اور نہ کسی سے اپنے عمل پر صلہ گذاری اور خراج تحسین کی خواہش کی۔ آج ہم نے تمہارے تھوڑے اعمال پر زیادہ اجر و ثواب عطا کیا ہے۔

۲۶ نحن نزلنا۔ یہ سورت کا دوسرا حصہ ہے۔ ہم نے آپ پر تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن نازل کیا ہے تاکہ آپ لوگوں کو تبلیغ کریں۔ مسئلہ توحید ان کو سمجھائیں نشر و انذار اور بشارت سے ان کو آگاہ کریں۔

۲۷ فاصبر لحکم ربک۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر تبلیغ توحید اور ادائے رسالت کا جو حکم صادر فرمایا اس

غلط خیالوں کی طرف سے پہنچے دل بادل اور تخیلوں پر صبر کیجئے۔ اور راہ حق میں آنے والے شدائد و مصائب کو برداشت کرتے رہو۔ شدت فرمایا ہے۔ ان تینوں میں سے کسی جرم اور کفر و شرک کے دعوی کی بات نہ مانیئے گا۔ عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ توحید کی تبلیغ چھوڑ دیں تو ہم مال و دولت اور حسب منشاء شادی سے آپ کو راضی کر دیتے ہیں۔ اس آیت میں آپ کو ان شیطانی دھمکیوں کی بات مانے سے منع کیا گیا ہے۔

شان واذکر اسم ربک۔ یہ اصل دعوی یعنی مسئلہ توحید کا بیان ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی دعا میں لگے رہو اور اللہ تعالیٰ کی شرک سے تنزیہ و تقدیس میں مصروف رہو۔ (حسن) ذکر رب اور ہر قسم کی عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہونا چاہئے۔ اسی کی توحید کی تبلیغ اور شرک سے لوگوں کو دور رہنے کی تلقین کرو۔ بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ ان آیتوں میں پانچوں نمازوں اور نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے۔ بکرۃ سے نماز فجر اصیلا سے نماز ظہر و عصر من اللیل سے نماز مغرب و عشاء اور سبحہ لیلا طویلا سے نماز تہجد کی طرف اشارہ ہے (کبیر)۔

شان ان ھؤلاء۔ یہ منکرین توحید و قیامت پر زجر ہے اور اس میں سورۃ قیامت کی آیتوں کلا بل تحبون العاجلۃ و تذرون الآخرۃ کے مضمون کا اعادہ ہے۔ یہ لوگ صرف دنیا کے منافع چاہتے ہیں اور قیامت کے کٹھن امور ہولناک دن کو بھلا بیٹھے ہیں۔ وہ دنیوی زندگی کی کسر کچھ سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تمام تگ و دو دنیا کی تحصیل کیلئے ہے۔ اور آخرت پر چونکہ ان کا ایمان ہی نہیں اس لئے وہ اس کے لئے ذرا بھی سعی نہیں کرتے ہیں اور اس کے لئے کوئی تیاری نہیں کرتے ہیں۔

شان نحن خلقنھم۔ ہم ہی نے ان کو پیدا کیا ہے اور ہمکی قدرت کو سمجھتے اور استحضار بنانا ہے اور جب ہم چاہیں گے ان کی جگہ ان کی مانند دوسروں کو لے آئیں گے۔ پیدا کرنے اور پھر لانے اور مرنے والوں کی جگہ دوسروں کو لانے کا یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا علمی کا کرشمہ ہے اور اس سے کسی کو بھی انکار نہیں جس طرح ہم نے ان کو پہلے پیدا کر لیا اسی طرح جب چاہیں گے قیامت کے دن ان کو دوبارہ پیدا کر لیں گے اسی واذا نشاء بدلنا تبدیلا ہو مراد القیامۃ (ابن عباس) ھم خلقناھم واحکمنا اسرھم (کبیر ج ۳۰ ص ۲۵۸)

شان ان ھذہ۔ یہ جو کچھ ذکر کیا گیا ہے وہ عبرت و نصیحت کے لئے کافی ہے۔ اب ہر چاہنے والے پر ہے کہ اس کو یاد کرے اور اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا راستہ یعنی اسلام اور توحید کا راستہ اختیار کر لے۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ (اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہے عبرت و ہدایت پر آئے گا جس کے ہدایت پر آنے کے ساتھ ارادہ خداوندی متعلق ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ صرف ان لوگوں کی ہدایت سے متعلق ہوتا ہے جو مستعد ہوں اور انصاف والے ہوں کے ساتھ زیادہ ہدایت کے طالب بن جایا کرتے ہیں)

وجھدی الیہ من ینیب ۷ (شوری) ۸ ان اللہ لا یھدی من کبہ جانے والا ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں۔

شان یدخل من یشاء۔ یہ مسلمانوں کے لئے بشارت ہے وہ جسے چاہتا ہے یعنی جو اس کی طرف تابعت کرتے ہیں ان کو اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے اور ان کو قبول حق کی اور حق پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرماتا ہے (والظالمین) یعنی ظالم۔ یہ کافروں کے لئے تہدید ہے اور کفار و مشرکین کے لئے اس روز دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سورۃ الدہر میں آیات توحید

۱۔ واذکر اسم ربک ۲۵ وسبحہ لیلا طویلا ۲۶ نفی شرک فی العبادۃ۔

سورۃ المرسلات

ربط: سورۂ دہر میں بیان آنے کی تمہید کر کے بیان شروع کیا تاکہ اس سے سورۂ نشر کا سمجھا جانا سمجھا جائے۔ اب سورۂ مرسلات میں بطور ترقی حشر و نشر کے بعد عذاب و عتاب کا شروع ذکر کیا جائے گا۔ ۱۔ والمرسلات عرفا ـــ تا ـــ انما توعدون لواقع ۲۔ ان آیات کی تفسیر میں اقوال کثیر ہیں، ہمارے نزدیک یہ آیات اپنے ظاہر پر ہیں اور کسی سے ساتھ مخصوص نہیں ہیں اور کسی سے ساتھ مقید نہیں ہیں، اور کسی شے کی تخصیص و تقیید کی کوئی وجہ نہیں ہے

كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ﴿٢٧﴾ يُدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣١﴾
عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿١﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿٢﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ
نَشْرًا ﴿٣﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿٤﴾ فَالْمُلْقِيٰتِ ذِكْرًا ﴿٥﴾ عُذْرًا
اَوْ نُذْرًا ﴿٦﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ﴿٧﴾ فَاِذَا النُّجُوْمُ
طُمِسَتْ ﴿٨﴾ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ﴿٩﴾ وَاِذَا الْجِبَالُ
نُسِفَتْ ﴿١٠﴾ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ﴿١١﴾ لِاَيِّ يَوْمٍ اُجِّلَتْ ﴿١٢﴾
لِيَوْمِ الْفَصْلِ ﴿١٣﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ﴿١٤﴾ وَيْلٌ
يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿١٥﴾ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ

ع ۲

ع ۱

ع ۱

ع ۱

ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٦﴾ كَذَٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ﴿١٧﴾
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿١٨﴾ أَلَمْ نَخْلُقكُّم مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ﴿١٩﴾
فَجَعَلْنَاهُ فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿٢٠﴾ إِلَىٰ قَدَرٍ مَّعْلُومٍ ﴿٢١﴾
فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُونَ ﴿٢٢﴾ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٣﴾
أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ كِفَاتًا ﴿٢٤﴾ أَحْيَاءً وَأَمْوَاتًا ﴿٢٥﴾
وَجَعَلْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ شَامِخَاتٍ وَأَسْقَيْنَاكُم مَّاءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٢٨﴾ انطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٢٩﴾
انطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلٍّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ لَّا ظَلِيلٍ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾
إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾
وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿٣٤﴾

(المرسلات)

کیا ہلاک نہیں کیے پیچھے لوگ ﴿۱۶﴾ پھر پیچھے لائیں گے ہم اوروں کو ﴿۱۷﴾ ایسا ہی کرتے ہیں ہم گنہگاروں کے ساتھ ﴿۱۸﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۱۹﴾ کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو ایک پانی سے جو کچھ حقیر ہے ﴿۲۰﴾ پھر رکھا ہم نے اس کو ایک ٹھہرنے کی جگہ میں ﴿۲۱﴾ ایک اندازہ تک ﴿۲۲﴾ پھر اندازہ کیا ہم نے سو کیا اچھے اندازہ کرنے والے ہیں ہم ﴿۲۳﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۲۴﴾ کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی ﴿۲۵﴾ زندوں کو اور مُردوں کو ﴿۲۶﴾ اور رکھے ہم نے اس میں پہاڑ اونچے اونچے اور پلائے ہم نے تم کو پانی میٹھا ﴿۲۷﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۲۸﴾ چلو اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے ﴿۲۹﴾ چلو اس سایہ کی طرف جو تین شاخوں والا ہے ﴿۳۰﴾ نہ سایہ ہے وہ اور نہ بچاتا ہے لپٹ سے ﴿۳۱﴾ وہ پھینکتا ہے چنگاریاں بڑے محل کی مانند ﴿۳۲﴾ گویا وہ اونٹ ہیں زرد رنگ ﴿۳۳﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۳۴﴾

(ع ۱)

لغات: ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْآخِرِينَ ﴿١٦﴾ ۔ اتبع یتبع اتباعا (افتعال) پیچھے چلنا۔ نتبعھم الآخرین ۔ ہم پیچھے لائیں گے ہم اوروں کو۔ کَذٰلِکَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٧﴾ ۔ ایسا ہی کرتے ہیں ہم گنہگاروں کے ساتھ۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿١٨﴾ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔ اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ﴿١٩﴾ ۔ کیا نہیں پیدا کیا ہم نے تم کو ایک پانی سے جو کچھ حقیر ہے۔ فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ﴿٢٠﴾ ۔ پھر رکھا ہم نے اس کو ایک ٹھہرنے کی جگہ میں۔ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٢١﴾ ۔ ایک اندازہ تک۔ فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ ۔ پھر اندازہ کیا ہم نے سو کیا اچھے اندازہ کرنے والے ہیں ہم۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿٢٣﴾ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا ﴿٢٤﴾ ۔ کیا نہیں کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی۔ اَحْیَآءً وَّاَمْوَاتًا ﴿٢٥﴾ ۔ زندوں کو اور مُردوں کو۔ وَّجَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ وَّاَسْقَیْنٰکُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿٢٧﴾ ۔ اور رکھے ہم نے اس میں پہاڑ اونچے اونچے اور پلائے ہم نے تم کو پانی میٹھا۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿٢٨﴾ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِهٖ تُکَذِّبُوْنَ ﴿٢٩﴾ ۔ چلو اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿٣٠﴾ ۔ چلو اس سایہ کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔ لَّا ظَلِیْلٍ وَّلَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣١﴾ ۔ نہ سایہ ہے وہ اور نہ بچاتا ہے لپٹ سے۔ اِنَّهَا تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ ﴿٣٢﴾ ۔ وہ پھینکتا ہے چنگاریاں بڑے محل کی مانند۔ کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿٣٣﴾ ۔ گویا وہ اونٹ ہیں زرد رنگ۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ﴿٣٤﴾ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

(ع ۱)

کہ بعد اس کے پیٹ میں سمائی ہوئی ہے اور پھر اس پر بلند و بالا پہاڑ بھی رکھ دیئے ہیں اور نہریں چشموں اور ندیوں نالوں سے میٹھا اور خوشگوار پانی مہیا کر دیا ہے تو کیا بعث بعد الموت اس سے زیادہ مشکل ہے کہ پہلی قدرت ہی سے عاجز ہے؟ (ای خلقنا الجبال ... الخ) (المراغی) (ھذا الاستفہام ... من البعث والنشور) (ع ۱ س ۱۰) اور (قائل ہو) اور ہلاکت ہو گی ان کے لئے اس دن (روز قیامت) جس دن جھٹلائیں گے وہ اس کے آنے کو اور ہلاکت ہو گی۔

لغات: الْمُرْسَلٰتِ ۔ بھیجی ہوئی چیزیں۔ عُرْفًا ۔ یکے بعد دیگرے۔ فَالْعٰصِفٰتِ ۔ تیز چلنے والیاں۔ عَصْفًا ۔ تیز چلنا۔ وَّالنّٰشِرٰتِ ۔ پھیلانے والیاں۔ نَشْرًا ۔ پھیلانا۔ فَالْفٰرِقٰتِ ۔ جدا کرنے والیاں۔ فَرْقًا ۔ جدا کرنا۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ۔ ڈالنے والیاں۔ ذِکْرًا ۔ نصیحت۔ عُذْرًا ۔ عذر۔ اَوْ نُذْرًا ۔ ڈر۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ ۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ لَوَاقِعٌ ۔ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۔ اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۔ اور جب رسولوں کا وقت مقرر آ جائے گا۔ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۔ کس دن کے لئے ان کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۔ فیصلہ کے دن کے لئے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۔ اور تجھ کو کیا معلوم کہ کیا ہے فیصلہ کا دن۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

(ع ۱)

ترجمہ: قسم ہے بھیجی ہوئی چیزوں کی یکے بعد دیگرے ﴿۱﴾ پھر تیز چلنے والیوں کی ﴿۲﴾ پھر پھیلانے والیوں کی ﴿۳﴾ پھر جدا کرنے والیوں کی ﴿۴﴾ پھر ڈالنے والیوں کی ﴿۵﴾ نصیحت کو عذر کو یا ڈر کو ﴿۶﴾ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ضرور واقع ہونے والی ہے ﴿۷﴾ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے ﴿۸﴾ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب رسولوں کا وقت مقرر آ جائے گا ﴿۱۱﴾ کس دن کے لئے ان کا وقت مقرر کیا گیا ہے ﴿۱۲﴾ فیصلہ کے دن کے لئے ﴿۱۳﴾ اور تجھ کو کیا معلوم کہ کیا ہے فیصلہ کا دن ﴿۱۴﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۱۵﴾

(ع ۱)

لغات: وَالْمُرْسَلٰتِ ۔ بھیجی ہوئی چیزیں۔ عُرْفًا ۔ یکے بعد دیگرے۔ فَالْعٰصِفٰتِ ۔ تیز چلنے والیاں۔ عَصْفًا ۔ تیز چلنا۔ وَّالنّٰشِرٰتِ ۔ پھیلانے والیاں۔ نَشْرًا ۔ پھیلانا۔ فَالْفٰرِقٰتِ ۔ جدا کرنے والیاں۔ فَرْقًا ۔ جدا کرنا۔ فَالْمُلْقِیٰتِ ۔ ڈالنے والیاں۔ ذِکْرًا ۔ نصیحت۔ عُذْرًا ۔ عذر۔ اَوْ نُذْرًا ۔ ڈر۔ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ ۔ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ لَوَاقِعٌ ۔ ضرور واقع ہونے والی ہے۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۔ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے۔ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۔ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۔ اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۔ اور جب رسولوں کا وقت مقرر آ جائے گا۔ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۔ کس دن کے لئے ان کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۔ فیصلہ کے دن کے لئے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۔ اور تجھ کو کیا معلوم کہ کیا ہے فیصلہ کا دن۔ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۔ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی۔

(ع ۱)

ترجمہ: قسم ہے بھیجی ہوئی چیزوں کی یکے بعد دیگرے ﴿۱﴾ پھر تیز چلنے والیوں کی ﴿۲﴾ پھر پھیلانے والیوں کی ﴿۳﴾ پھر جدا کرنے والیوں کی ﴿۴﴾ پھر ڈالنے والیوں کی ﴿۵﴾ نصیحت کو عذر کو یا ڈر کو ﴿۶﴾ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ضرور واقع ہونے والی ہے ﴿۷﴾ پس جب ستارے بے نور کر دیئے جائیں گے ﴿۸﴾ اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا ﴿۹﴾ اور جب پہاڑ اڑا دیئے جائیں گے ﴿۱۰﴾ اور جب رسولوں کا وقت مقرر آ جائے گا ﴿۱۱﴾ کس دن کے لئے ان کا وقت مقرر کیا گیا ہے ﴿۱۲﴾ فیصلہ کے دن کے لئے ﴿۱۳﴾ اور تجھ کو کیا معلوم کہ کیا ہے فیصلہ کا دن ﴿۱۴﴾ خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی ﴿۱۵﴾

(ع ۱)

موضح قرآن ۔ چھاؤں کی تین شاخیں یعنی پھیلی ہوئی جس میں سے گرمی آئی ہے (از مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ) ۔ یعنی اونچی ہوتی ہیں چنگاریاں جو نکلتی ہیں چنگاریاں محل کے برابر۔

هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ
جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ
فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ اِنَّ
الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ وَّفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾
كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا
كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ
مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۷﴾ وَاِذَا
قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾

المرسلٰت

۱۶ ص ۱۰۰ ع ۱۰ ع ۲۲

۱۶ ص دنیا کی حد بندیاں۔ یہ معاندین قرآن ایسی معجز، فصیح و بلیغ، دلائل عقل و نقل اور شواہد آفاقی و انفسی سے پر کتاب پر ایمان نہیں لائے تو اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔ یعنی قرآن کے بعد کوئی پند و نصیحت اور اثر انداز نہیں ہو سکتی اس لئے اب ان کا ایمان لانا امکان سے خارج ہے کیونکہ ان کے دلوں پر مہر خباثت لگ چکی ہے۔

سورۃ النبأ

ربط | سورۂ النبأ میں "مرسلات" کی نسبت تحویفات بطور ترقی مذکور ہیں۔ مرسلات میں تو صرف یہ مذکور تھا کہ عذاب واقع ہوگا لیکن سورۂ ہذا میں اس عذاب کا وقت اور محل بھی بتلا دیا گیا ہے۔ وقت تو یوم الفصل ہے اور محل جہنم ہے۔ اس کی ایک شق یعنی وقت کی تفصیل ذکر کی گئی ہے کہ وہ یوم الفصل ہے۔ اس نے نہیں بتایا میں یہ اضافہ فرمایا ہے۔ میں دوسری شق تکذیبوں اور معصیتوں کا ذکر ہے۔ خلاصہ یہ کہ پہلی سورت میں صرف عصیتوں کی سزا کا مضمون تھا اور یہ سورت عصیتوں اور تکذیبوں دونوں کی سزا کے مضمون پر مشتمل ہے۔ یعنی پہلی سورت میں عصیتوں کی سزا پر اکتفا کیا گیا تھا اور اس سورت میں تکذیبوں کی سزا کا اضافہ کیا گیا ہے۔ تکذیبیں بھی اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں اور تم میں طارح دنیا میں خلاصہ ہے۔ اور عصائب میں اس طرح آخرت میں ہے کسی کو کسی پر اضافہ نہ ہوگا اور کوئی عذاب اور عصیت میں شامل ہوگا۔

نیز مرسلات میں صرف تحویفات تھیں اور اس میں توحید کا ذکر نہیں تھا۔ اب سورۂ ہذا میں توحید کو بیان بھی ہوگا۔ سورۂ مرسلات میں ہے۔ الم نجعل الارض ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔ وقال صوابا (دنیا)

خلاصہ

عم یتساءلون ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔ کلا سیعلمون ۔ زجر برائے منکرین قیامت۔ جس عظیم حادثہ (قیامت) میں ان کو شک ہے وہ قریب ہی انہیں اس کا یقین ہو جائیگا۔ الم نجعل الارض مہدا ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔ وجنت الفافا کیا ہم نے انہیں زمین نہیں بنایا (کہ اس طرح فراخ اور نرم ہو) اور پہاڑوں کو (زمین میں) میخیں نہیں عطا کیں۔ (کہ اس طرح زمین متحرک نہ ہو) اور تم کو جوڑا جوڑا نہیں بنایا۔ اور تمہاری نیند کو (تمہارے لئے) موجب راحت نہیں بنایا۔ اور رات کو (تمہارے لئے) پردہ نہیں بنایا۔ اور دن کو (تمہارے لئے) ذریعہ معاش نہیں بنایا۔ اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) نہیں بنائے۔ اور (آسمان میں) ایک روشن چراغ (آفتاب) نہیں بنایا۔ اور پانی سے بادلوں سے موسلا دھار مینہ نہیں برسایا۔ تاکہ اس سے غلہ اور سبزی اور گھنے گھنے باغ نہیں اگائے۔ ان تمام امور کا مقصود اظہار قدرت ہے۔ ان لیوم الفصل کان میقاتا ۔۔۔۔۔ وکذبوا بایتنا کذابا (قیامت) تحویف اخروی۔ قیامت قائم ہونے کے وقت سے دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک کے احوال و حوادث اور احوال و مآل کا ذکر کیا گیا ہے۔

ان للمتقین مفازا ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔ جزاء من ربک عطاء حسابا (جنت) متقی اور فرمانبردار بندوں کے لئے بشارت اخروی۔ رب السموت والارض ۔۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔۔ وقال صوابا (مقصود اظہار قدرت) یہ ہے ترہیب کا بیان بطور ترقی اور سورۂ مرسلات والی تکذیب سے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ (تقدیس) کا حکم دیا گیا۔ یہاں معبودان باطل سے شفاعت کو یوں نفی کی گئی ہے۔ ذالک الیوم الحق (قیامت) تحویف اخروی۔ قیامت یقینی ہے اس میں کوئی شک نہیں، اس لئے اس ہولناک دن کے لئے خوب تیاری کرو اور نصیحت و موعظت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ف۱ انا انذرنکم عذابا قریبا ۔ منکرین حشر و نشر پر زجر ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مکہ کو توحید کی دعوت دی اور ان کو اثبات بعد الموت کا مسئلہ بتایا تو وہ قیامت کے بارے میں بچکانہ سے سوال کرنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا کہتا ہے کہ مرنے کے بعد پھر زندہ کئے جاؤ گے۔ عن النبا العظیم یہ سوال انہوں نے مستہزانہ کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ سوال تم کو سنجیدہ اور مؤدبانہ اسلوب، استفہام برائے تعظیم (قیامت) کی پوچھ گچھ کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک عظیم حادثہ ہے جس کے بارے میں وہ آپس میں سوالات کر رہے ہیں۔ (تنبیہ) اس کو اس کا صاف صاف انکار کرتے ہیں اور بعض شک میں پڑے ہیں۔ (تنبیہ)

ف۲ کلا سیعلمون ۔ یہ انکار و تردد ان کو دوزخ سے روک نہیں سکتا۔ یعنی ان کو جو یہ انکار کر رہا ہے اور جس پر یہ بعد میں قیامت (یا اس کی کوئی شکل جیسے دنیا میں اس کو شکست) اس کو آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ اس کا یقین کر لیں گے ثم کلا سیعلمون ثم کلا سیعلمون دو بار زجر بیان سے ہے بطور تہدید و تنبیہ۔ یہ زجر کو مکرر لانا (کما فی الروح) للتشدید و تغییر بیان الحال (بلفظ من الاول و الثانی زمخ)

ف۳ الم نجعل الارض مہدا ۔ دنیوی نعمتوں کا بیان ہے۔ دنیوی نعمتوں کا ذکر مقابلہ ترک کر دیا گیا ہے۔ مہادا فراش۔ بستر۔ اوتاد کیل جن سے جمی ہیں۔ جس طرح میخوں سے کیل بے تکلف محکم کر دیا جاتا ہے، اسی طرح پہاڑوں سے زمین کو بوجھل کر کے مستحکم کر دیا گیا ہے تاکہ وہ دل جمعی سے بسنے کے لئے آشیانہ اور بسنے کا باعث ہو سکے اور ادھر ادھر ہلتی نہ رہے۔ اس سے راحت و آرام کا باعث ہونا ظاہر ہے۔ ازواجا۔ جوڑا جوڑا۔ سبتا۔ بمعنی راحت اور ستر۔ راحت اور بیخبری کی بیہوشی طاری کرتی ہے۔ اس کو آرام کا باعث قرار دیا ہے۔ معاشا۔ بوقت دن۔ بمعنی وقت کمانے کا

وقت۔ سبعاً شداداً ۱۲ شدید بندش کی جمع مضبوط اور محکم۔ ساتوں آسمان نہایت مضبوط اور مستحکم ہیں نہ گر سکتے ہیں نہ ان میں ٹوٹ پھوٹ کا اندیشہ ہے۔ ۱۲ وَهَّاجًا وہاج روشن۔ سراجا وھاجا روشن اور جگمگاتا آفتاب جس میں روشنی بھی ہے اور حرارت بھی۔ مراد سورج ہے۔

المعصرات۔ دو بادل جو برسنے کے لئے جھکے ہوں۔ ثجاجا بہت بہنے والا۔ الفاظ گجان۔ یہ استفہام انکاری ہے یہ اسلوب زیادہ موثر ہے تحریک اس میں مخاطب کی توجہ سے اقرار و اعتراف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ جیسے طبیب مریض سے پوچھتا ہے تم کروٹ میں کیسے سوتے ہو؟ یعنی تمہیں معلوم ہے کہ میں ایسا کرتا ہوں۔ اسی طرح آیت میں بھی ہم موصوف کو مخاطب کر کے اور قیامت کا انکار کرنے والوں کو مخاطب کا مزہ چکھانے کے لئے ان (مشرکین) کی عبادت کی فراوانی سے ہماری قدرت کاملہ کا اندازہ لگا کر تو کیا وہ ہمارے دوبارہ زندہ کرنا ہمارے لئے اس سے زیادہ مشکل ہے فانکر والبعث قبل لم یعجز الخلق من اضعف انواعه فیعجز عن اعظمها العجیبة فلم تنکرون قدرتی علی البعث وهاهو ۱۲ (اعتراض کہ پھر کیا...) (خازن، جلالین، معالم، کبیر)

ف۵ ان یوم الفصل۔ یہ تحویلیت انشوی ہے جیسے کہ اوّل یعنی یوم قیامت کو عذاب و ثواب کے لئے میعاد اور وقت معین ہے جس میں ہر انسان کے معاملہ کا فیصلہ ہوگا ایک فریق جنت میں جائیگا جبکہ دوسرا فریق دوزخ میں۔ یہ مرجع ہے یوم الفصل یا میقاتا سے بدل ہے (مظہری) یا بدل ہے اس دن سے جس میں صور پھونکا جائے گا تو تم سب لوگ ٹولیوں کی صورت میں آؤ گے۔ طبرانی میدان محشر میں جمع ہو جاؤ گے۔ وفتحت السماء اس دن آسمان میں شگاف ڈالا جائے گا اور اس میں دروازے ہی دروازے نظر آئیں گے۔ یہ دروازے فرشتوں کے اترنے کے لئے ہوں گے (انوار) ای طریقا و۔ مسالک لنزول الملائکة (ابن کثیر ص ۴۳۴) عبرت الجبال اور پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا کر ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیئے جائیں گے اور ان کا کہیں وجود نظر نہیں آئیگا۔ والمراد بها صیرورتها کالعدم لا حقیقة لها شبهت اجزاءها المتفرقة بالسراب (مظہری) ف۶ ان جہنم۔ صرصاد تیار اور مستعد (قرطبی) (مظہری) جہنم کافروں کے لئے بالکل تیار اور مستعد ہوگی۔ وہ تمام سرکشوں اور حد سے بڑھنے والوں کے لئے ٹھکانہ ہوگی۔ وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے۔

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّثَمَانِيَةُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝ الَّذِيْ هُمْ
فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝
اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ وَّ
خَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ وَّ
جَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ وَ
بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝
وَاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ لِّنُخْرِجَ بِهٖ
حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ
كَانَ مِيْقَاتًا ۝ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ

منزل ۷

أَفْوَاجًا ۝ وَفُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ وَسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝ إِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝
لِّلطَّاغِينَ مَآبًا ۝ لَّابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ۝ لَّا يَذُوقُونَ
فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝ جَزَاءً
وِفَاقًا ۝ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا ۝ وَكَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا كِذَّابًا ۝ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ فَذُوقُوا
فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝
حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ وَكَوَاعِبَ أَتْرَابًا ۝ وَكَأْسًا
دِهَاقًا ۝ لَّا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا ۝ جَزَاءً
مِّن رَّبِّكَ عَطَاءً حِسَابًا ۝ رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ يَوْمَ

منزل ۷

الاحقاب لجوائر ان یکون اصل احقابا مستروکة کقولہ لابثین فیہا احقابا
بیضاوی، ۵ لا یذوقون۔ دوزخیوں کو ٹھنڈک کا مزہ چکھنے کے لئے کسی مشروب کا نام ان کو کھولتے پانی اور دوزخیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ یہ ایک ایسی جزا ہوگی جو ان کے فعلوں کے عین مطابق ہوگی جس میں ان پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی۔ ۶ انہیں کے لوا بوا قبیل کی علت ہے مگر یہ کلام وقیامت کے دن کافروں کے جہنم میں داخل ہونے کے بعد کہنا مراد ہے تو اس سے پہلے بقال مقدر ہے او ہ اس تقدیر کی ضرورت نہیں وہ قیامت کے دن کے محاسبہ کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے اور ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے (بکل شئی احصینہ ہم نے ان کے تمام اعمال باطلہ اور اقوال زائفہ کو کہاں تک لکھ کر محفوظ کر رکھا ہے اور کوئی چیز ہم سے پوشیدہ نہیں لہٰذا آج عذاب کا مزہ چکھو اور اب تک تم عذاب میں اور بڑھ کر عذاب میں کمی نہیں ہو گی بلکہ اس کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ ۷ فذوقوا سے پہلے بقال محذوف ہے جملہ ماضی سے بھی بچنے والوں کے لئے جنات اخروی ہے مومنوں کو آخرت میں ہر مقصد و مطلب میں کامیابی اور ہر مکروہ اور ہر تکلیف سے نجات نصیب ہو گی۔ حدائق یہ مفازا سے بدل الاشتمال ہے اور اس میں مومنوں کی فوز و فلاح کی قدرے تفصیل ہے ان کو وہاں ہر نوع کے باغات ملیں گے خصوصاً انگوروں کے جنت میں ان کی مصاحبت و رفاقت کے لئے نوجوان عورتیں ہونگی جو ان کی ہمعمر ہوں گی اور وہاں ان کو انواع و اقسام کے مشروبات کے چھلکتے ساغر پیش کئے جائیں گے۔ وہ جنت میں کوئی لغو، بیہودہ، اور جھوٹی بات نہیں سنیں گے اہل جنت ان خرافات سے پاک ہوں گے ان کی زبانوں سے کوئی اخلاق سے گری ہوئی بات نہیں نکلے گی۔ جزاء یہ فعل مقدر عطیٰ دیا کا مفعول مطلق ہے۔ عطاء جزاءً سے بدل ہے حسابا کے معنی میں کافی دوا فی المعنی ای جزاء اور صلہ ان کو تیرے رب، پروردگار کی طرف سے

موضح قرآن

ف کوئی کسی سے جھگڑا نہیں کرے گا اس کی بات نکما ہے۔ ف عوام لوگ ہوا میں کو نہیں دیکھتے جو چاہیں اس سے زنا میں کہہ دیں اس آیت میں اس کا مجاول و رد ہے جن علم کوئی نہیں بول سکتا۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُونَ اِلَّا مَنْ
اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۝

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ وَّالسّٰبِحٰتِ
سَبْحًا ۝ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝ قُلُوْبٌ
يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝ اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ يَقُوْلُوْنَ

يوم يقوم الروح والملئكة صفا لا يتكلمون الا من اذن له الرحمن وقال صوابا ذلك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مابا انا انذرنكم عذابا قريبا يوم ينظر المرء ما قدمت يداه ويقول الكفر يليتني كنت ترابا

والنزعت غرقا والنشطت نشطا والسبحت سبحا فالسبقت سبقا فالمدبرت امرا يوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة قلوب يومئذ واجفة ابصارها خاشعة يقولون

سُوْرَۃُ النّٰزِعٰت

سورۂ نبا میں القیامت ذکر کئے گئے اور مصائب کا ذکر ترک کر دیا گیا تاکہ دو متضاد چیزیں جمع ہو جائیں۔ اس میں اشارہ تھا کہ آخرت میں بھی اسی طریق پر کافروں پر مصائب اور مومنوں پر راحتیں ہوں گی۔ اب سورۃ النازعات میں بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے جس طریق پر دنیا میں مومن و کافر وقت نزع کے حالات سے دوچار ہوتے ہیں اسی طریق پر قیامت میں بھی ان کے حالات ہوں گے۔ پہلے مومنوں کی موت میں فرشتوں کا نرمی سے روح قبض کرنا اور پھر ان کی عزت افزائی کا ذکر ہے اور پھر کافروں کی موت میں فرشتوں کا سختی سے روح قبض کرنا اور پھر ان کی ذلت و خواری کا ذکر ہے۔

ربط

خلاصہ

وَالنّٰزِعٰتِ الخ ۔۔۔۔ قائلہ و برائے امور آخرت کے ثواب و عذاب کا ذکر کیا گیا ہے کہ ہر نفس کو عذاب و ثواب کے فرشتے کافروں اور مومنوں پر متعین کئے جائیں گے یعنی **وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ** اور **لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ** یا **لَقَدْ كُنْتُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكُمْ غِطَآءَكُمْ فَبَصَرُكُمُ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ** یا **وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ** یا **وَقَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَّعِيْدٍ** یا **وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ** الخ ۔۔۔۔ **وَاَزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ** ۔۔۔۔ **وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى** ۔۔۔۔ **وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ نَارٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّظِلٰلٍ** ۔۔۔۔ **وَاِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّفَوَاكِهَ

مشرکین کو سختی سے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کریں گے اور ان کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں گے ۵۴ بوصر نخرہ۔ یہ تخویف اخروی ہے اور نفخ صور سے مقدر رکھنے کا تعلق ہے ترجمہ۔ پھر جب کہ پھونکا جائے گا اور کہا جائے گا جس دن کہ آپ اٹھنے کی جگہ سے اٹھنے والی یعنی تخویف اخروی کے وقت ایک زبردست زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے زمین کو اس قدر شدید جھٹکے لگیں گے کہ پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ اس کے بعد پھٹنے والی آسمان کی دوسری تخویف ہے جس سے سارا ہی مخلوق زندہ ہو کر میدان محشر میں جمع ہو گی ۵۵ قلوب اس دن شدت ہول سے راہی ہی حالت اضطراب ہو گا اور آنکھیں مارے خوف کے جھکی ہوں گی یعنی

مَا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ ءَإِذَا كُنَّا عِظَامًا
نَّخِرَةً ۝ قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ فَإِنَّمَا هِيَ
زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ ۝ فَإِذَا هُم بِالسَّاهِرَةِ ۝ هَلْ
أَتَاكَ حَدِيثُ مُوسَىٰ ۝ إِذْ نَادَاهُ رَبُّهُ بِالْوَادِ
الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ اذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ ۝
فَقُلْ هَل لَّكَ إِلَىٰ أَن تَزَكَّىٰ ۝ وَأَهْدِيَكَ إِلَىٰ رَبِّكَ
فَتَخْشَىٰ ۝ فَأَرَاهُ الْآيَةَ الْكُبْرَىٰ ۝ فَكَذَّبَ وَ
عَصَىٰ ۝ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ۝ فَحَشَرَ فَنَادَىٰ ۝ فَقَالَ
أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ۝ فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ
وَالْأُولَىٰ ۝ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ۝ ءَأَنتُمْ
أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ۝ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوَّاهَا ۝

ہو چکا ہے۔ اسے نبی کے صاحبو توحید کی دعوت دو اور ہدایت کی راہ دکھاؤ فعل لذ اسے جا کر کہو کیا تیرا اس طرف میلان ہے کہ تو اللہ کی توحید اور اس کے دین کو قبول کر کے گناہوں سے پاک ہو جائے۔ یہ پہلا مرتبہ ہے دعوت کے کہ موسیٰ علیہ السلام کو دادی مقدس طوی میں آواز دی اور بھوت سے معجزہ فرما کر فرعون کی طرف بھیجا اور کہا فرعون کے پاس جاؤ وہ نہایت سرکش اور طاغی

موضح قرآن ۱۲ گئے تھے اگر آدمی تو ایک ایک مکان کے ہزار ہزار ہوں ۱۲ منہ رحمہ اللہ ف یعنی آخرت میں بھی عذاب ہو گا دنیا میں بھی عذاب ۱۲ منہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ن سے بڑھ کر فضلِ من تجھ جیسے پروردگار کی راہ دکھانا دل توجہ سے دل میں خوف خدا پیدا ہو۔ یہ دونوں مرتبے دوسری جگہ بھی مذکور ہیں جیسا کہ ارشاد ہے۔ لعلہ یتذکر او یخشیٰ (طٰہٰ ع ۱) پہلے علمی مرتبہ کا ذکر ہے اور بعد میں اونی مرتبہ کا ۱۲ فارادہ الایمان الکبیر کے۔ مراد تم آیات و معجزات ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے تو صرف معجزات کا ہی مشاہدہ کرایا مگر اس کے باوجود اس نے جھٹلایا اور موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی۔ اسی اور سبق ہدایت سے اعراض کیا اور زمین میں شرارت و بیحیائی کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح حجت توحید کے مقابلے میں اس نے اپنی عزت کو جمع کیا اور ان میں اعلان کیا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں مجھ سے بڑا کوئی نہیں۔ اس لئے تم موسیٰ کی باتوں کی طرف توجہ نہ کرو (خلاصہ از اللہ۔ کمال منصب۔ بتریح خالص ہے ای بکمال الاخترع (قرطبی) اللہ تعالیٰ نے اس کو دنیا اور آخرت کی سزا میں پکڑ لیا۔ دنیا میں اس کو غرق کر کے ناک کیا اور آخرت میں اس کو جہنم میں داخل کیا جو دنیوی عذاب میں تو بالفعل پکڑ لیا اور اخروی عذاب کا بھی فیصلہ فرما دیا جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ویوم تقوم الساعۃ ادخلوا ال فرعون اشد العذاب (مومن ع ۵) ۱۲

۱۵ ان فی ذلک اس میں خدا سے ڈرنے والوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے جس طرح فرعون نے تکذیب کی اور دنیا ہی میں مبتلائے عذاب ہیں گرفتار کیا گیا اسی طرح اہل مکہ کا حشر ہوگا ۱۲ منہ (استرشاد)۔ یہ دلائل سمٰوت یعنی حشر و نشر پر عقلی دلیل ہے۔ خطاب منکرین اہل مکہ سے ہے سماک کے معنی اونچائی اور بلندی کے ہیں۔ قیامت کے دن مردوں کو دوبارہ زندہ ہونے کو ناممکن جاننے والو تم بتاؤ کہ تمہیں دوبارہ پیدا کرنا زیادہ مشکل ہے یا زمین و آسمان اور سارے کائنات کو پیدا کرنا؟ اللہ نے آسمان کو پیدا فرمایا اس کو ایک طاس مقدار میں زمین سے بلند کیا اور اس کو برابر اور ہموار بنایا کہ اس میں کہیں کوئی شگاف اور نشیب و فراز نہیں دکھائی دیتا اور اس کی رات کو تاریک دن کو روشن اور ظاہر فرمایا پھر اس کے بعد زمین کی طرف اضافت الی الجملہ کی وجہ سے ہے ۱۲ منہ۔ والا ہی معنی اور پھر اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو بچھایا۔ زمین سے پانی کے چشمے جاری کر دیئے اور اس میں سے مرغزار کا سبزہ پیدا کیا اور اس پر پہاڑ رکھ دیئے

۵ سورۃ فصلت یعنی سجدہ میں آسمان کو بھی زمین کو بھی کہا یہاں زمین کو جیسے سورہ یٰسین آسمان کو بتایا ہے اونچی اور رات دن ظاہر فرمایا۔ شاید

موضح قرآن زمین سے پہلے ہو دیا ان کو سات کیا پھر ہر ایک میں جو اور دستور چلایا کہا یہ شاید زمین سے پہلے ہو ۱۲ منہ رحمہ اللہ خالق کے پوچھنے سے کہ پیدا کرنا زمین کا سب سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ یعنی شاید ماننے میں قیامت ہونے سے علوم ہوگا کہ بہت شاید آسمان کی پیدائش میں زمین کو کچھ نہیں لگی۔ ۱۲ منہ

فتح الرحمٰن ۱۲ منہ یوم عید مصلی ہوا کرو ان ہیں است کہ میفرماید ۱۲۔

ہر سال کی پیمائش کے لئے درختوں کی طرح کوئی نہ کوئی نشان مقرر کیا گیا ہو۔ (۱۲) اور قیام دوام کا غیر ساری کائنات پیدا فرما دی اس کے لئے ہم کو ایک دوسرا جہان پیدا کرنا کوئی مشکل نہیں ہے اور اس کے بعد ذرا سا غور کرنے سے یہ بات بھی ظاہر ہو جاتی ہے کہ آسمانوں کو پہلے اور زمین کو اس کے بعد کیوں پیدا کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس کی بھی کوئی مشکل نہیں ہے کہ پہلے زمین کو پیدا کیا جائے اور پھر آسمان کو۔ ۱۲ منہ

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا ۔ اس کے بعد زمین کو بچھایا۔ اس آیت کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کو آسمان کے بعد بچھایا گیا ہے حالانکہ دوسری آیت میں فرمایا ہے کہ زمین کو آسمان سے پہلے بچھایا گیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ زمین کو بچھانے کا ذکر پہلے ہے اور اس کے بعد آسمان کو بنانے کا ذکر ہے۔ اس کے بعد پھر زمین کو بچھانے کا ذکر ہے۔ اس طرح سے دونوں آیتوں میں کوئی تعارض نہیں رہتا۔ ۱۲ منہ

۱۵ وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۔ اور پہاڑوں کو گاڑ دیا۔ پہاڑوں کو زمین پر گاڑ دینے کا ذکر بھی پہلے ہو چکا ہے۔ اس کے بعد پھر اس کا ذکر کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ زمین کو بچھانے کا ذکر

سورۃ عبس

ربط | سورۂ النازعات میں قیامت اخروی کا ذکر تھا اور سورۂ عبس میں تحریف اخراجی علی سبیل التمثیل ذکر کی گئی۔ یہ صدیقہ الحق من ربہ و بلسہ و بلیہ و صاحبتہ و بنیہ ہیں مطابق مشرکین کو عذاب تو ہوگا۔ لیکن دوزخ اس قدر سخت اور ہولناک ہوگا کہ ہر شریک نفسی نفسی کہے گا اور دوستوں سے دور بھاگے گا۔

خلاصہ | مضمون کے اعتبار سے سورت کے تین حصے ہیں پہلا حصہ عبس و تولی ۔ تا ۔ کرام سفرۃ کفار کی تحریر قیامۃ و بلسہ و بلیہ و صاحبتہ و بنیہ ہیں مطابق مشرکین۔ انسان کا قرآن کریم ۔ دوسرا حصہ۔ قتل الانسان ما اکفرہ ۔ تا ۔ متاعا لکم و لانعامکم ۔ انسان کی پیدائش پر اس کا ناشکرا پن۔ تیسرا حصہ۔ فاذا جاءت الصاخۃ ۔ تا ۔ آخر۔ قیامت کے دن کافروں اور مومنوں کی حالت کا بیان۔

ربط آیات | السابقۃ ۔ تا ۔ لکل امرئ منہم یومئذ شانٌ یعنی تحریف اخراجی قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ کوئی کسی کی خبر نہیں لے گا ہر شخص نفسا نفسی کے عالم میں اپنے قریب ترین رشتہ داروں سے بھی دور بھاگے گا۔ وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ الخ اس دن کے انوار و برکات کا بیان ہے۔ قیامت کے دن ابرار و متقین خوش و خرم اور سرور ہوں گے و وجوہ یومئذ علیہا غبرۃ ۔ تا ۔ آخر۔ یہ تحریف اخراجی ہے کفار و مشرکین اس دن زبوں و رسوا ہوں گے۔

شان نزول | عبس و تولی۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صنادید قریش علیہ سخیہ۔ ابوجہل امیہ اور ولید وغیرہم بیٹھے تھے آپ ان کو سمجھا رہے تھے اور اسلام کی دعوت دے رہے تھے آپ کو امید تھی کہ اگر یہ لوگ مسلمان ہو گئے تو قرآن کی ترویج بہت سے لوگ اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو کہ نابینا اصحاب تھے اور ہجرت حبشہ کو ترک کر کے مدینہ میں آ بسے تھے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ یہ سمجھ نہ پائے تھے کہ آپ کس ہدایت میں اہم مصروفیت کا انداز نہ کر سکے اور شروع کر دیا قرآن پڑھانا شروع کر دیا بار بار درخواست کرنے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ فرمائی بلکہ ان کی اس حرکت کو ناپسند فرمایا اور دوسرے سے ایک مخصوص کیفیت سے اپنے کو پائے گا اطمینان طرحانا اور ان کی طرف سے رخ موڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات ناپسند ہوئی اور آپ کو تنبیہ فرمائی۔ خلاصہ یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جاتا ہے۔ ترجمہ ان کی اور متوجہ کیا اس لئے کہ آپ کے پاس بیٹھ نابینا آیا۔ اس بات سے آپ کے اخلاص میں کمی نہ آئی رضائے الٰہی کا جذبہ مستحکم تھا اور یہ اعراض کبیر الوقوع کی وجہ سے نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا میں نہ ہوتا شکر گزار بندہ بنوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلص مومن ہے اور اسے زائد ذکر کرنا بھی پڑھایا جا سکتا ہے لیکن صنادید قریش کو شاید اس طرح سمجھانے کا موقع پھر اتنہ دیگا۔ سمجھے نہ سمجھے مگر ان کی وجہ سے ہزارہا لوگ مسلمان ہو جائیں گے۔

ربط | صنادید قریش۔ آپ کو کیا معلوم شاید وہ بنیہ آپ سے قرآن سن کر بھی پاک ہو جاتا اور اب ذکر یا نصیحت سنکر اس میں غور و فکر کرتا اور اس طرح اس سے فائدہ اٹھاتا۔ جو قبول کا اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے یعنی سننے کی اس سے متاثر ہو کر برائیوں سے پاک ہو جاتا ہیں ان کی ترجمہ ذکر ہے کہ ذکر و تدبر کے بعد اسے سمجھ لیتا۔

ربط | اما من استغنی۔ جو ایمان سے اور آپ کی دعوت و تبلیغ سے مستغنی اور بے نیاز ہیں آپ ان کے درپے ہیں اور غصہ ان کی باتیں سنتے ہیں۔ اگر وہ ایمان نہ لائیں اور کفر و شرک سے پاک نہ ہوں تو اس سے آپ پر کوئی گناہ نہیں کیونکہ آپ کا کام پہنچانا ہے۔ مسلمانا اور سمجھانا ہو سکتا آپ کا کام نہیں۔ اس سے مراد صنادید قریش ہیں جو آپ کی دعوت و تبلیغ میں کوئی دلچسپی نہیں لیتے تھے۔ ذالک من جاءک یعنی جو شخص اپنی اہم مشغولیت پر شوق سے دوڑتا ہوا آپ کے پاس آتا ہے اور وہ خدا سے ڈرتا بھی ہے۔ جاہد کا مستحق اور راہ دین کا جویا بھی ہے آپ اس سے اعراض کریں اور اس سے غفلت کا برتاؤ فرمائے ہیں۔

سَوْءَةٍ عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ
سوء عبس وتولی ان جاءہ الاعمی وما یدریک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَبَسَ وَتَوَلّٰى ۝ اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ وَمَا يُدْرِيْكَ
عبس وتولی ان جاءہ الاعمی وما یدریک

لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰى ۝ اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ اَمَّا مَنِ
لعلہ یزکی او یذکر فتنفعہ الذکری اما من

اسْتَغْنٰى ۝ فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝
استغنی فانت لہ تصدی وما علیک الا یزکی

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ وَهُوَ يَخْشٰى ۝ فَاَنْتَ عَنْهُ
واما من جاءک یسعی وھو یخشی فانت عنہ

تَلَهّٰى ۝ كَلَّاۤ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ فِيْ
تلھی کلا انھا تذکرۃ فمن شاء ذکرہ فی

صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝ بِاَيْدِيْ
صحف مکرمۃ مرفوعۃ مطھرۃ بایدی

سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍۭ بَرَرَةٍ ۝ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ۝
سفرۃ کرام بررۃ قتل الانسان ما اکفرہ

مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝
من ای شیء خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ

ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا
ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا

شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝
شاء انشرہ

منزل

سورۃ عبس

یہ سورت مکی ہے اور اس میں بیالیس آیتیں، ایک سو اکہتر کلمے اور سات سو ستاسی حرف ہیں۔

موضح قرآن

ف حضرت ایک کافر کو سمجھا تے تھے اپنی طرف متوجہ کرنے لگا کہ وہ مسلمان آپا جاتا ہے کے معنی کیا ہیں حضرت پر گراں گذرا دو تین بار یہ کہا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیتیں نازل کیں یعنی یہ کام کیا اور دل پاس گیا ہے رسول کا تجھ سے، رسول کو خطاب فرمایا۔ ۱۲ منہ ف اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کچھ کہا جائے یا لکھا جائے اور اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید کی آیتیں اس کو بھی قرآن کہتے ہیں یعنی وہ وحی جو اللہ کے پاس سے آئی ہے۔ ۱۲ منہ ف قرآن کی آیتیں اس یعنی وہ وحی جو اللہ کے پاس سے آئی ہے۔ ۱۲ منہ ف قتل الانسان۔ یہ تو جب ہے الانسان سے انسان کا افراد ہے اور اس پر بددعا ہے، قتل اسی لعین خدا کی رحمت سے دور ہو۔ یہ سب سے بڑی بددعا ہے آگے فعل تعجب ہے یا استفہام برائے توبیخ ہے۔ ایمان و تسلیم کے اس قدر اسباب و دواعی کے باوجود اس کا کفر نہایت ہی قابل تعجب ہے۔ دعاء علیہ بالسنۃ الدعوات والتعجب من فرط ما فی الکفر بعد ھجوم الدواعی علی الاسلام و الایمان (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۰۰) استفہام علی سبیل التوبیخ ای ای شیء حملہ علی الکفر او ھو التعجب ای ما اشد کفرہ (مدارک) ف من ای شیء خلقہ استفہام بمعنی تقریر ہے اور اس شیء سے اور بیان تحقیر ہے یعنی نہایت حقیر چیز سے اللہ نے اس کو پیدا فرمایا ہے من نطفۃ یہ اس حقیر چیز کا بیان ہے۔ نطفہ سے اس کو رحم مادر میں پہنچایا اور اس کی اجل، اس کے عمل، اس کے رزق اور کس کی سعادت و شقاوت کا فیصلہ کیا پھر اس عمل جانے کے بعد رحم مادر سے اس کے باہر نکلنے کا راستہ آسان فرمایا پھر اس کو موت دی اور قبر میں پہنچایا پھر اس کو موت دی اور قبر میں پہنچایا پھر اس کو موت دی اور قبر میں پہنچ

میں اتر کر دیا پھر جب چاہے گا اُسے دوبارہ زندہ فرمائے گا۔ کلا یعنی حشر ہے یہ بات یقینی ہے کہ انسان کا فرنے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات جلیلہ کے پیش آخرہ اس پر ایمان لاتا اور اس کے تمام اوامر و نواہی کی تعمیل کرتا فاقرأ غالب امر کی بتا پر ارشاد فرمایا، کیونکہ مردوں کی غالب اکثریت کو قبروں ہی میں دفن کیا جاتا ہے اس لئے اس آیت سے قبر کے لئے حفر کھودنے کی فرضیت ثابت کرنا صحیح نہیں ہے ثم فلیستلط ذالک ان ثم ثبوت قیامت پر دلیل ہے۔ قصبا تر کاریاں۔ غلب گھنے باغ۔ اب گھاس۔ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے کھانے پینے کی اشیاء کو دیکھے کہ کس طرح ہم نے ان کو پیدا کیا ہے ہم نے آسمان سے مینہ برسایا، پھر زمین کو شق کر دیا اور اس میں طرح طرح کے انگور، ترکاریاں، زیتون، کھجوریں، باغ سرسبز گنجان باغات، میوہ جات اور گھاس پیدا کی۔ یہ تمام چیزیں تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے لئے سامان زندگی ہیں۔ یہ سامانِ انعامات کس نے عطا کئے ہیں ذرا غور تو کرو اور چاہئے کہ مردہ زمین کو زندہ کر کے اس انواع و اقسام کے نباتات پیدا کر سکتا ہے کیا وہ مردوں کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ضرور کر سکتا ہے اور کرے گا اور جب وہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اس دن لوگوں کا جو حال ہوگا اس کی کیفیت بھی سن لو ثم فاذا جاءت۔ یہ تخویف اخروی ہے اور اس میں سورت کا دعویٰ مذکور ہے۔ علی سبیل الترقی یہاں قیامت کی شدت اور ہولناکی کا لفظ کھینچا گیا ہے، ہر شخص کو صرف اپنی جان کی فکر ہوگی یہاں تک آدمی اپنے بھائی، اپنے باپ اور اپنے بیوی بچوں سے بھی دور بھاگے گا اور کوئی کسی کے کام نہیں آسکے گا۔ ہر شخص کو اپنی جان کے لالے پڑے ہوں گے اور وہ اپنے انجام کی فکر میں دوسروں سے بالکل بے خبر اور غافل ہوگا ثم وجوہ یومئذ یہ تخویف اخروی ہے بشاشت اخرویہ ہے۔ مسفرۃ مضیئۃ روشن تاباں قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور مسرت و شادمانی سے کھلے ہوں گے یہ مومنین کے چہرے ہیں ووجوہ یومئذ علیہا غبرۃ یہ تخویف اخروی ہے غبرۃ گرد و غبار، اداسی اور مردنی سیاہی، ذلت و رسوائی۔ اور کچھ چہرے ایسے ہوں گے جن پر مایوسی اور مردنی چھائی ہوئی اور ذلت و رسوائی سے سیاہ پڑ جائیں گے۔ یہ کون ہوں گے؟ یہ کفار و فجار ہوں گے جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کی دعوت کو ٹھکرایا اور خدا کے انعام سے بغاوت کی غبرۃ غبار و دخان ..... قترۃ ذلۃ شدۃ (اقرب) وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

موضح قرآن ف یعنی ایسی سخت اور جس سے لوگوں کے کان بہرے ہو جائیں یہ مراد ہے صور سے۔

سورۃ التکویر

سورۃ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ قیامت کا دن اس قدر ہولناک ہوگا کہ ہر آدمی اپنے اعزہ و اقارب سے بھی دور بھاگے گا اور ہر آدمی اپنے لیے فکر ہی حال میں مشغول ہوگا۔ اب یہاں اس سے بعد ترقی فرمایا قیامت کے دن مساب کتاب کے بعد تم میں سے اپنے اپنے نتیجوں میں جائیں گے اور ہمیشہ کے لئے ان میں رہو گے۔

خلاصہ

اذا الشمس کورت ـــــ ۱ ـــــ واذا النجوم انکدرت ۲ تکویر الشمس کی و احوال قیامت کا جمل علامہ یا احوال چہر نحوی اور پھر اخبر کی
واذا النجوم انکدرت ـــــ ۲ ـــــ واذا البحار فجرت ۳ تکویر الشمس کی و احوال قیامت کی طور ترقی اور احوال قیامت پر شواہد۔ جواب قسم محذوف ہے۔

اذا الشمس کورت ـــــ ۱ ـــــ اذا شرط ہے الشمس مبتدا کورت خبر ہے مبتدا خبر سے مل کر جملہ شرطیہ ہوا۔ جواب شرط محذوف ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ شرطیہ کا ہونا ضروری ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اذا الشمس کورت میں ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ فعلیہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اذا السماء انشقت میں ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ فعلیہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ اذا الشمس کورت میں ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اذا السماء انشقت میں ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ فعلیہ کا ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ اذا الشمس کورت میں ہے۔ اذا کے ساتھ جملہ اسمیہ کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جیسا کہ اذا السماء انشقت میں ہے۔

واذا النجوم انکدرت ـــــ ۲ ـــــ واذا الجبال سیرت ۳ واذا العشار عطلت ۴ واذا الوحوش حشرت ۵ واذا البحار سجرت ۶ واذا النفوس زوجت ۷ واذا الموءدۃ سئلت ۸ بای ذنب قتلت ۹ واذا الصحف نشرت ۱۰ واذا السماء کشطت ۱۱ واذا الجحیم سعرت ۱۲ واذا الجنۃ ازلفت ۱۳ علمت نفس ما احضرت ۱۴ فلا اقسم بالخنس ۱۵ الجوار الکنس ۱۶ واللیل اذا عسعس ۱۷ والصبح اذا تنفس ۱۸ انہ لقول رسول کریم ۱۹ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ۲۰ مطاع ثم امین ۲۱ وما صاحبکم بمجنون ۲۲ ولقد رآہ بالافق المبین ۲۳ وما ہو علی الغیب بضنین ۲۴ وما ہو بقول شیطان رجیم ۲۵ فاین تذہبون ۲۶ ان ہو الا ذکر للعلمین ۲۷ لمن شاء منکم ان یستقیم ۲۸ وما تشاءون الا ان یشاء اللہ رب العلمین ۲۹

تفسیر

اذا الشمس کورت ـــــ ۱ ـــــ آغاز سورۃ سے مقصد اس عظیم نشان کا بیان کرنے سے ہوتا ہے جس سے ہدایت حاصل کی جاسکتی ہے اور کامیابی حاصل ہو۔ یہ قرآن تمام لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو چاہے قرآن کی ہدایت پر عمل کرکے سیدھی راہ اختیار کرے۔

لغت: اذا، الشمس کورت۔ تکویر۔ لپیٹنا، یہاں یا احوال مذکور ہیں پہلے جو احوال قیامت سے متعلق ہیں جو ہوں گے اور پھر جو تمام مخلوق کے لئے ہوں گے جب سورج لپیٹ دیا جائے گا یعنی سورج بے نور ہو جائیگا اور طرف عالم میں پھیل جائے گی اس کی روشنی کو لپیٹ دیا جائے گا اور اندھیرا چھا جائے گا۔ اور سورج اور چاند کو اکٹھا کر دیا جائے گا اور ان کو لپیٹ دیا جائے گا۔ اور نطفے کرنیں پھر سمیٹ لی جائیں گی۔ واذا النجوم انکدرت۔ ستارے، عطارد کی جمع ہے وہ دسویں آسمان پر ہے۔ وہ نکلتا ہے ہر مہینے ایک دن اور چھپ جاتا ہے ایک دن۔ عطلت۔ اونٹنیاں جن کے حمل کو دس ماہ گذر چکے ہوں۔ عرب کے ہاں یہ اونٹنیاں قیمتی شمار ہوتی تھیں اور جس کے بعد وضع حمل تک اونٹنی کو کوئی نہیں چھوڑتے لیکن جب قیامت ہوگی تو ستارے ہوں گے یا قیمتی اونٹنیاں بھی سنسان چھوڑ دی جائیں گی اور ان کو چرواہوں کے بغیر چھوڑ دیا جائے گا۔ واذا الوحوش حشرت۔ وحشی اور جنگلی جانور جو جنگل آبادیوں اور انسانوں سے دور بھاگتے اور جنگلوں میں رہتے ہیں قیامت کے خوف و ہیبت سے انسانوں کے پاس آکر جمع ہو جائیں گے۔ اور پالتو جانور اور انسانوں سے مل جل جائیں گے۔ جب کہ مشاہدہ ہے کہ خوف و ہیبت کے وقت جانور انسان سے بھاگتے ہیں لیکن قیامت کے دن حشر جانور انسان سے مل جائیں گے کیونکہ یہ بھی ان کی طرح ہی ہے۔ عظمت دین میاں وطن۔ مکرمہ بریلی۔ حشر کی سزا ۱۲ امام غزالی رح اور ابراہیم آدمی دکھائی نہیں سکتے ہے۔ عن ابن عباس فی قول اللہ واذا الوحوش حشرت قال حشرہا موتہا وحشر کل شیء الموت غیر الجن والانس فانہما یموتون ثم یحیون یوم القیامۃ (ابن جریر ج۳۰ ص ۲۵ ۔ ابن کثیر ج۴ ص ۴۷۱، معالم و خازن ج۶ ص ۲۱۳ ۔ جامع البیان ص ۱۰۱، مدارک ج۴ ص ۲۵۱)

عن ابی بکر واذا الوحوش حشرت قال حشرہا موتہا (الدر المنثور ج۶ ص ۳۰۸) وقال علیہ حشرہا موتہا (ابن کثیر ج۴ ص ۴۷۰)

قال علیہ السلام الطیر الی جماعۃ اللہ لا یحشر غیر الثقلین لعدم تکلیفہ (کذا فی المکتوبۃ یوم ۱۲ روح ج۳۰ ص ۵۲)

باقی رہی وہ صحیح حدیث جس میں آتا ہے کہ قیامت کے دن جانوروں کو اٹھایا جائے گا اور بے سینگ والے جانور سینگ والوں سے بدلہ لیں گے تو اس کے بعد میں علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر کے طور پر وارد نہیں ہوئی اور

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۝ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ۝ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۝ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۝ وَاِذَا الْجَحِيْمُ سُعِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۝ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ

سورۃ التکویر مکیۃ وھی احدی وعشرون اٰیۃ واربع رکوعات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اذا الشمس کورت ۝ واذا النجوم انکدرت ۝ واذا الجبال سیرت ۝ واذا العشار عطلت ۝ واذا الوحوش حشرت ۝ واذا البحار سجرت ۝ واذا النفوس زوجت ۝ واذا الموءدۃ سئلت ۝ بای ذنب قتلت ۝ واذا الصحف نشرت ۝ واذا السماء کشطت ۝ واذا الجحیم سعرت ۝ واذا الجنۃ ازلفت ۝ علمت نفس ما احضرت ۝ فلا اقسم بالخنس ۝ الجوار الکنس ۝ واللیل اذا عسعس ۝ والصبح اذا تنفس ۝ انہ لقول رسول

(الکویر)

سورۃ التکویر مکی ہے اور اس کی اکیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب سورج لپیٹا جائے گا ۱ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے ۲ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۳ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی ۴ اور جب جنگلی جانور سمیٹے جائیں گے ۵ اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے ۶ اور جب جانوں کے جوڑے ملائے جائیں گے ۷ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ۸ کہ کس گناہ پر تو قتل کی گئی تھی ۹ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے ۱۰ اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی ۱۱ اور جب دوزخ بھڑکائی جائے گی ۱۲ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ۱۳ تو ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے ۱۴ پس مجھے قسم ہے پیچھے ہٹنے والے ۱۵ سیدھے چلنے والے ۱۶ چھپ جانے والے ستاروں کی ۱۷ اور رات کی جب وہ جانے لگے ۱۸ اور صبح کی جب وہ سانس لینے لگے ۱۹ کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے

۱۴۴۸

سورۃ التکویر مکی ہے اور اس کی اکیس آیتیں اور چار رکوع ہیں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جب سورج لپیٹا جائے گا ۱ اور جب تارے بے نور ہو جائیں گے ۲ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے ۳ اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں بے کار چھوڑ دی جائیں گی ۴ اور جب جنگلی جانور سمیٹے جائیں گے ۵ اور جب دریا بھڑکائے جائیں گے ۶ اور جب جانوں کے جوڑے ملائے جائیں گے ۷ اور جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ۸ کہ کس گناہ پر تو قتل کی گئی تھی ۹ اور جب اعمال نامے کھولے جائیں گے ۱۰ اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی ۱۱ اور جب دوزخ بھڑکائی جائے گی ۱۲ اور جب جنت قریب لائی جائے گی ۱۳ تو ہر شخص جان لے گا کہ وہ کیا لے کر آیا ہے ۱۴ پس مجھے قسم ہے پیچھے ہٹنے والے ۱۵ سیدھے چلنے والے ۱۶ چھپ جانے والے ستاروں کی ۱۷ اور رات کی جب وہ جانے لگے ۱۸ اور صبح کی جب وہ سانس لینے لگے ۱۹ کہ یہ قرآن ایک معزز فرشتے کا لایا ہوا کلام ہے

(۲۴) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی جنگل کے جانور جو آدمی کے سایہ سے بھاگتے ہیں مثلاً شیر وغیرہ سب آدمیوں اور بالکل نہ ڈریں گے اور ایک جگہ جمع ہو جائیں گے جیسے آگ کے ڈر سے جانور ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ (۲۵) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی جب دریا بھڑکائے جائیں گے یا ان کا پانی خشک ہو جائے گا یا ان کا میٹھا کھاری ہو جائے گا یا ان کا پانی خون ہو جائے گا یا ان کا پانی آگ ہو جائے گا یا ان کا پانی ایک دوسرے میں مل جائے گا یا ان کا پانی سوکھ جائے گا یا ان کا پانی بہہ جائے گا یا ان کا پانی ایک دوسرے میں مل جائے گا یا ان کا پانی سوکھ جائے گا یا ان کا پانی بہہ جائے گا

(۲۶) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی جب روحیں بدنوں سے ملا دی جائیں گی اور تمام مرنے والے زندہ ہو جائیں گے یا نفخۂ ثانیہ کے بعد کے احوال میں سے پہلا حال یہ ہوگا کہ ہر شخص اپنے اپنے ساتھی سے ملے گا۔ (۲۷) حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یعنی جب زندہ گاڑی ہوئی لڑکی سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ پر تو قتل کی گئی تھی یا اس کے ورثاء سے پوچھا جائے گا کہ کس گناہ پر تو نے اس کو قتل کیا تھا۔

موضح قرآن حدیث میں آیا ہے کہ جو چاہے کہ قیامت کو اپنی آنکھ سے دیکھ لے تو سورۃ کورت پڑھ لے۔ اور حدیث میں ہے کہ جو شخص سورۃ اذا السماء انفطرت پڑھے گا قیامت کے دن اس کو ثواب ہوگا اس کے برابر کہ جو شخص قیامت کے دن کی تصدیق کرتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ ہم کو اللہ کے روبرو جانا ہے اور حساب دینا ہے اور سورۃ اذا السماء انشقت پڑھے گا

كَرِيمٍ ﴿٢٠﴾ ذِي قُوَّةٍ عِندَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ﴿٢١﴾ مُّطَاعٍ
ثَمَّ أَمِينٍ ﴿٢١﴾ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ﴿٢٢﴾ وَلَقَدْ
رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ﴿٢٣﴾ وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ﴿٢٤﴾
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ﴿٢٥﴾ فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ ﴿٢٦﴾
إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٢٧﴾ لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن
يَسْتَقِيمَ ﴿٢٨﴾ وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٢٩﴾

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِذَا السَّمَاءُ انفَطَرَتْ ﴿١﴾ وَإِذَا الْكَوَاكِبُ انتَثَرَتْ ﴿٢﴾
وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ﴿٣﴾ وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ﴿٤﴾ عَلِمَتْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ﴿٥﴾ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا

مَنازل

کا مالک اور عرش والے بادشاہ کے نزدیک بڑے مرتبے والا اور بڑے مرتبے والا اور امین ہے۔ وہ ساتوں آسمانوں کے فرشتوں میں حاکم مطاع ہے تمام فرشتے اس کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں مراد جبریل علیہ السلام ہیں۔

۲۵ فلا اقسم۔ یہ تعریف اکثر قرآن کی ہے مگر عیس کے مقابلہ میں بطور ترقی اور دن رات اور تاروں کے احوال سے قیامت کے دن لوگوں کے مختلف احوال پر استدلال کیے گئے ہیں الخنس۔ خانس اور خانسۃ کا معنی ہے سیدھے چل کر پھر واپس آنے والے۔ الجوار جاریۃ کی جمع ہے تیزی کے ساتھ دوڑنے والے۔ الکنس کنوس سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جمع ہے چھپنے والے۔ عسعس اس کا معنی ہے رات کے ابتدائی حصہ کے بعد مختلف اطراف میں چھپ جانے والے۔ تنفس صبح اس وقت کہتے ہیں جب رات اپنی تاریکی کو اچھی طرح سمیٹ لیتی ہے۔ نفس کی نسبت صبح کی طرف اس لیے کی گئی ہے کہ صبح کے وقت ہر جاندار سوتے سے بیدار ہوتا ہے۔ جمہور مفسرین کا یہی قول ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قسم ہے ستاروں کی جو دن کے وقت چھپ جاتے ہیں اور رات کے وقت ظاہر ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قسم ہے ان ستاروں کی جو سیدھے چلتے چلتے اچانک پیچھے کی طرف چلنے لگتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قسم ہے ان ستاروں کی جو اپنے اپنے برجوں میں چھپ جاتے ہیں۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ قسم ہے ان ستاروں کی جو اپنے اپنے برجوں میں چھپ جاتے ہیں اور ان کے بعد ظاہر ہو

۶ ... ما ... مقدار یا شدت کسی کے متعلق زجر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوں کہتے تھے فرمایا آپ بہتان نہیں ہیں۔ قرآن ایسا فصیح و بلیغ اور شکست و مدافعت سے لبریز کلام کسی انسان کی زبان پر جاری نہیں ہو سکتا۔ آپ دل کا شے والے فرشتے نہ بھی افق پر اس کی اصلی شکل میں دیکھے چکے ہیں۔

۷ ... حاضر ... صحابہ کے معنی جلیل کے ہیں یعنی اللہ کی طرف سے ہر موسم و معاملہ آپ پر نازل ہوتے ہیں، ان کی تفسیر و تشریح میں آپ کبھی نہیں کرتے۔ یہ قرآن وحی الٰہی ہے۔ شیطانی کلام یا شیطانی القاء نہیں ہے۔

۸ ... ... تو کہ وہ جانتے ہوں اور کس نہ دیکھی کی باتیں کرتے ہوں۔ الٰہی خطیم شان کتاب ہیں غور و فکر کرنے اس سے ہدایت حاصل نہیں کرتے ہیں حالانکہ یہ کتاب تمام انسانوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ قریش مکہ پر اس خاص کے لئے تعجب سے جو اسے ہی روشن اور بین سلام پر چلتا اور اسے پر قائم رہتا ہو۔ قرآن ہے تک تمام انسانوں کے لئے ہدایت نامہ ہے مگر اس سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو فیصلہ و تعصب سے بالا تر ہو کر اس کا مطالعہ کریں گے اور حق و صداقت کی جستجو میں اس کے سینوں کی طرح ہو جائیں گے۔

۹ ... ما ... ... لیکن تمہارے دوست اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تابع ہیں اور ہدایت و ضلالت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ ہدایت صرف ان کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ کی طرف آنا چاہتے ہیں اور جو اس کی راہ میں ہوں اور ہدایت حاصل کرنا چاہتے ہوں لیکن یہ لوگ جنہوں نے کہ محمد کو محض ضد و عناد کی وجہ سے حق کو جھٹلا رہے ہیں ان کے دلوں پر مہر لگا دینے کی جاتی ہے اور اس کو ہدایت کی توفیق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۸۲ سُورۃ الانفطار

ربط | سورۂ انفطار میں اکثر وبیشتر امور احوال سے متعلق چار دنیوی اور اخروی احوال ذکر کئے گئے لیکن اس کے مقابلے میں سورۂ تکویر میں ترتیبی تفصیل تغیر میں آئی ہے۔ اس طرز میں سورت میں تخویف اخروی بھی ترقی پر ہے۔ دوں مذکور ہوا کہ حشر سے اپنے اعمال کی طرف چلو گے اور ان میں تاخیر نہ کرو گے یہاں فرمایا وما ھم عنھا بغائبین یعنی وہ اپنے منہ کانوں سے کبھی نہ نکلیں گے۔ سورۂ تکویر میں توحید کا ذکر نہیں ہوا لیکن الفظار میں نفی شفاعت تقریر اور نفی کا سادی و غیر اللہ کا بیان" نہیں موجود ہے یوم لا تملک نفس لنفس شیئا والامر یومئذ للہ۔

خلاصہ

اذا السماء انفطرت ——— واذا القبور بعثرت۔ تخویف اخروی۔ اس میں قیامت کا ذکر حسب سابق ہے عمل سیئہ کی ترقی بیانہا الانسان۔ ——— فی ای صورۃ ما شاء رکبک ۵ زجر ہے انسان! ایسے مہربان رب سے تجھے کس چیز نے غافل کر دیا ہے اس نے تجھے پیدا کیا اور تجھے حسن وجمال عطا فرمایا۔ اس کا تو تجھ کو شکر ادا کرنا چاہئے تھا

۵ کلا بل تکذبون بالدین ——— بعلومنا ما تعملون مضمون زجر ہے۔ ثم قیامت کو نہیں مانتے ہو حالانکہ تمہارے اعمال کا پورا پورا حساب لکھا جارہا ہے

ان الابرار لفی نعیم لثابت اخروی۔ و ان الفجار لفی جحیم ——— ثم ما ادرٰک ما یوم الدین تخویف اخروی۔ یوم لا تملک نفس لنفس شیئا ۵ والامر یومئذ للہ ۵ بیان توحید و نفی شفاعت قہری۔

۱ اذا السماء انفطرت۔ تخویف اخروی۔ حالت قیامت کا بیان سورت سابقہ سے علی سبیل ترقی۔ آسمان پھٹ جائیگا یعنی پھٹا جائے گا بعد واذا الکواکب انتثرت۔ اور تارے جھڑ جائے گے یعنی ٹوٹ کر جھڑ جائیں گے واذا البحار فجرت اور دریا بھر جائے گے یعنی بہا دیئے جائیں گے جو آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ واذا القبور بعثرت اور قبریں کریدی جائیں گی۔

جملہ نفس ما قدمت واخرت جواب قسم ہے جب قیامت قائم ہوجائیگی تو ہر شخص کو اپنے تمام اعمال خیر و شر کا علم ہوجائیگا کیونکہ ہر شخص کو اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا جسے پڑھ کر وہ سب کچھ معلوم کرلے گا۔

۶ یا ایھا الانسان۔ یہ توجہ ہے انسان تجھے اپنے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے کہ تو اس کے احکام کا فاعل موکر عبادت و فرمانبرداری پر کمربستہ ہو چکا ہے وہ نہایت مہربان اور بخشش کرنے والا ہے۔ اس نے تجھے پیدا کیا، ہر عضو کو بھی سالم بنایا اور تمام اعضاء کو مناسب جگہ پر رکھا وہ ذات ہے جس نے تجھ کو جس صورت میں چاہا تجھے ڈھالا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت و بخشش اور اس کی شان کریمی پر تمہیں مغرور ہو کر اس کی اطاعت سے تجھے غافل نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا اس کی عبادت و طاعت کر بجا لانا تمہاری زندگی بنانا چاہئے۔

۷ کلا۔ یہ خطاب ہے ہر اس کہنے والے کو جو کہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے مغرور ہو کر اس سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ بل تکذبون بالدین۔ یہ خطاب سے ترقی ہے کہ تم اللہ کے احکام سے خلعت کفر کر رہے ہو جائے ایک اور بہت بڑھ گناہ کا ارتکاب کر رہے ہو اور سزا سے جزا و سزا کا انکار کرتے ہو حالانکہ ہر انسان اپنے مقرر ہیں جو اللہ کے نزدیک عزت والے ہیں اور تمہارے ہر نیک و بد اعمال کو لکھتے رہتے ہیں وہ تمہارے تمام چھوٹے بڑے اور اچھے برے عملوں کو جانتے ہیں کیونکہ ملائکہ وہ جبلت

ہیں وہ قیامت سے ثابت ہوتے ہیں۔ بعضوں کا خیال ہوتا ہے کہ فرشتے صرف ظاہری اعمال ہی کو جانتے ہیں اور دلوں کے ارادوں کو نہیں جانتے ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ ان الابرار الخ یعنی المعصیۃ یہ بشارت اخروی۔ نیک لوگ اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے قیامت کے دن ہر فرشتہ کی نعمتوں میں ہونگے ۱۲ وان الفجار الخ یہ تعزیت اخروی ہے۔ اور اللہ کے نافرمان اور اس کی حدود کو توڑنے والے دوزخ میں ہوں گے قیامت کے دن داخل ہوں گے وما ھم عنھا بغائبین یہ حالت قیامت

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ۝٦ الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ
فَعَدَلَكَ ۝٧ فِي أَيِّ صُورَةٍ مَّا شَاءَ رَكَّبَكَ ۝٨ كَلَّا
تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ ۝٩ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝١٠ كِرَامًا
كَاتِبِينَ ۝١١ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝١٢ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي
نَعِيمٍ ۝١٣ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝١٤ يَصْلَوْنَهَا يَوْمَ
الدِّينِ ۝١٥ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَائِبِينَ ۝١٦ وَمَا أَدْرَاكَ مَا
يَوْمُ الدِّينِ ۝١٧ ثُمَّ مَا أَدْرَاكَ مَا يَوْمُ الدِّينِ ۝١٨ يَوْمَ
لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا ۖ وَالْأَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلَّهِ ۝١٩
وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝١ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ انفطار

سوء لا تبدل نفس لنفس شیئا ۵ والامر یومئذ للہ ۵ نفی شفاعت قہریہ۔

سابقہ سے علی سبیل التدلی ہے۔ دوزخی دوزخ میں اپنے اپنے مقامات میں پہنچ جانے کے بعد ایک لمحہ بھی غائب نہیں ہو سکیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۱۲ وما ادرٰک یوم قیامت کی ہولناکی وشدت کا بیان ہے۔ فرمایا تمہیں کیا معلوم جزا و سزا کا دن کس قدر ہولناک اور فیصلہ کن ہوگا ہم بتاتے ہیں تمہیں کیا معلوم یوم جزا کس قدر ہولناک ہوگا۔ نیز ما ادرٰک سے سابقہ علی سبیل التدلی بیان توحید اس میں شفاعت قہریہ کی نفی کی گئی ہے اور یوم جزا کا ایک نمایاں ہولناک اور عام پہلو بیان کیا گیا ہے کہ اس دن کوئی نفس کسی نفس کے کام نہیں آئے گا۔ مشرکین نے جن معبودوں کو سفارشی سمجھ رکھا ہے قیامت کے دن وہ اپنے پوجاریوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکیں گے اور اس دن سارا کاروبار اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے کاموں میں تو لوگوں کو اختیارات دیئے گئے ہیں، مگر وہاں کسی کو کوئی اختیار نہ ہوگا (والامر یومئذ للہ) وحدہ لا یملک الشفعۃ ذلک الیوم احد احیتا من الامر کی ملکھم ہے الدنیا (المفردات ج ۱ ص ۲۱۷) اس سے شفاعت انبیاء علیہم السلام اور شفاعت مومنین کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ شفاعت اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوگی اور شفاعت کا اذن تبھی نہیں ہے

موضح قرآن ٹ ٹھیک کہا ہمارے میں برابر کیا خصلت میں۔

سُورۃ المُطَفِّفِین

سورت سے بالکل کی نسبت اس میں احوال قیامت کو بیان علی سبیل الترقی ہے۔ سورۂ انفطار میں مذکور تھا کہ تم روز جزا ہے بھی زیر بحث لائے جاؤ گے اب سورۂ مطففین میں علی سبیل الترقی بیان ہوگا کہ سب کے نامہ اعمال جدا جدا مختوم ہوں گے اور کوئی شخص کسی کی سفارش سے بچا نامہ اعمال سے خارج نہیں کرا سکے گا۔

خلاصہ

ویل للمطففین ـــــ ۱ ـــ ہو بقوم الذین ینہب الطفیف ہ یعنی ان لوگوں کا حال بد بیان کرتے ہیں جو لوگوں کا مال کھاتے ہیں کیا وہ نہ سمجھے یہاں قیامت کے دن جمع نہیں ہوں گے؟

کلا ان کتب الفجار ـــــ ۷ ـــ کتب مرقوم ہ تحریف خیری۔ ان لفاق و فجار کے نام نہیں میں درج ہوں گے اور وہاں سے نام فاجر نہیں کر سکیں گے۔

ویل یومئذ للمکذبین ـــــ ۱۰ ـــ وما یکذب بہ الا کل معتد اثیم ہ قیامت کو جھٹلانے والوں پر تعجب ہے جو ہر حد سے متجاوز ظالم اور گناہ گار ہے۔

کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون ـــــ ۱۵ ـــ ثم انہم لصالوا الجحیم ہ تحریف اخیری ہے۔

کلا ان کتب الابرار لفی علیین ہ ـــــ ۱۸ ـــ یشرب بہا المقربون ہ تحریف خیر یہ ابرار و اخیار کے نام علیین میں درج ہوں گے وہ نعیم جنت میں مسرور و شاداں ہوں گے اور اعلیٰ درجہ کے متبرک جنات سے ان کی تواضع ہوگی۔

ان الذین اجرموا کانوا من الذین امنوا یضحکون ۲۹ آخر تک ترقی مشرکین و مخالفین اخروی۔ مشرکین دنیا میں مسلمانوں کو نہایت حقیر سمجھتے تھے اور انہیں دیکھ کر ان پر ہنستے تھے اور ان کو گمراہ سمجھتے تھے۔ آج (قیامت کے دن) مومنین کافروں پر ہنسیں گے اور اس طرح ان سے انتقام لیا جائے گا۔

ربط ویل للمطففین یہ ترجمہ ہے۔ عدل الناس کا متعلق مخدوف ہے جو کہ الناس کے فاعل سے حال ہے۔ اسی مضمون علی الناس یہ کتابت ہوا ہے متعلق ہے قال ابن عباس رضی اللہ عنہما یستقضون فی الحق اذا لہم ولا یقضون اذا قضوا علیہم فاذا کالوا او وزنوا یخسرون۔ اخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ما رأیت قوما اسوأ ثناء من اہل ہذا المکیال او المیزان الا بعد ما سمعت ما انزل اللہ فی شأنہم۔ (ابن کثیر) ان آیات نے دونوں کے لئے ہلاکت اور ویل ہے جو لوگوں سے جب لیتے ہیں تو پورا لیں، وصول کر لیتے ہیں، بلکہ اپنے حق سے زیادہ لے لیتے ہیں اور جب دوسروں کو ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو ان کے حق سے ان کو کم دیتے ہیں ان کو دینا نہیں گوارا ہے۔ انھیں چاہئے کہ دوسروں سے جو زیادتی کی ان کو سخت سزا دے گا۔

ربط الا یظن۔ یہ لوگ دوسروں کی حق تلفی میں اس قدر منہمک ہیں گویا انھیں کوئی حساب نہیں ہوگا اور سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن ان پر نہایت شدید اور ہولناک ہوگا انہیں نہیں اٹھایا جائے گا اور ان سے اس ظلم و زیادتی کا حساب نہیں لیا جائے گا حالانکہ ضرور اسی دن تمام انسانوں کو اٹھایا جائے گا الی سبب الخلائق اور اکثر انہی کے سامنے پیش ہوں گے کہ پورا پورا حساب کرے گا اور مقصر لوگوں کو سزا دے گا اور بھلے کاموں کو انعام و اکرام دے گا اور برے کاموں کی سخت سزا بھی دے گا۔

ربط کلا ان کتب الفجار۔ یہ تحریف اخروی ہے کلا۔ یعنی حسنا سے مبنیوں جنت الفردوس میں ایک مقام ہے جہاں کافروں کی روحیں قیامت تک محبوس رہیں گی۔ (رحیمی) ان کے اعمال نامے محفوظ ہوتے ہیں وہاں ایک دفتر جمع کیا جائے گا جس میں تمام کافروں کے نام درج کئے جاتے ہیں۔ اخرج ابن عساکر عن کعب قال جامعوا دون فیہ اعمال الفاجرین وما عمل الکفرۃ والفسقۃ من الثقلین (الدر المنثور)

يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝
ناپ کر لیتے ہیں اور جب ناپ کر دیں تول کر یا وزن کر دیں گھٹا کر

أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝
کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ہم اٹھائے جائیں گے ایک بڑے دن

يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ
جس دن لوگ کھڑے ہوں گے رب العالمین کے سامنے ہرگز نہیں بیشک

الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَابٌ
بدکاروں کا نامہ اعمال البتہ قید خانہ میں ہے اور کیا سمجھا تو نے کیا ہے قید خانہ کا نامہ اعمال

مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ
لکھی ہوئی کتاب ہے خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی جو جھٹلاتے ہیں

بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ۝
انصاف کے دن کو اور اس کو نہیں جھٹلاتا مگر ہر حد سے بڑھنے والا گناہگار

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۝ كَلَّا بَلْ
جب پڑھی جاتی ہیں اس پر ہماری آیتیں کہتا ہے یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ہرگز نہیں بلکہ

رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّهُمْ عَن
ان کے دلوں پر زنگ ہے جو کرتے تھے ہرگز نہیں بیشک

رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوبُونَ ۝ ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝
ان کے رب سے اس دن البتہ پردہ میں ہیں پھر بیشک وہ البتہ جانے والے ہیں دوزخ میں

ثُمَّ يُقَالُ هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّ
پھر کہا جائے گا یہ وہ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ہرگز نہیں بیشک

كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝
نامہ اعمال نیکوکاروں کا البتہ علیین میں ہے اور کیا سمجھا تو نے کیا ہے علیین

موضح قرآن

ف اس سورت کے نازل ہوئے پیچھے مدینہ میں اصل تابعدار ہوئے اور دھوم مچانے لگے دیانت میں اور ناپ تول میں۔ ف یعنی جب مدینہ میں آ کر بسے اور دولت ہاتھ آئی تو پھر وہی عادت بد کی جو مکہ میں تھی۔ ف یعنی جب یہ لوگ ایسی بری عادت سے باز نہ آئے تو ان کو ڈر نہیں کہ مرنے پیچھے اٹھائے جائیں گے اور حساب دینا ہوگا۔ ف یعنی ایسے بڑے دن کی خبر رکھنا اور اس کے واسطے تیاری کرنا چاہیے۔ ف یعنی جو لوگ اس دن کو مانتے ہیں ان کو ایسی بری عادتیں نہیں چاہئیں۔ ف یعنی ان کی بدکاری کا سبب یہ ہے کہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے۔ ف یعنی ان کے دلوں پر زنگ چڑھ گیا ہے اس سے ان کو کچھ سوجھتا نہیں

ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے اور ان اعمال کے سمجھنے کی صلاحیت ہی باقی نہیں رہی ۔ کلا ارتدع ۔ کلا کا استعمال حدیث بقیۃ کلام کی تردید میں ہوتا ہے ۔ یعنی ان کی نظر ہمیشہ کے لیے محروم ہو گی پھر ان کو جہنم میں داخل کیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا یہ ہے وہ جہنم جس کا تم دنیا میں انکار کیا کرتے تھے ۔ ۵ تا ۱۷ کلا ان کتاب الابرار ۔ یہ اثبات آخرت کا دوسرا معنی حصہ ہے ۔ علیین آسمان کا سب سے اونچا مقام ہے جو انبیاء علیہم السلام اور ابرار و اخیار کی روحوں کا مسکن ہے ۔ اس میں اُن روحوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں جو دوسرے لوگوں کے لیے نیکی کا سرچشمہ بنتے ہیں ۔ ابرار کے معنی ہیں نیکی کا لکھا جانا جاری رہے گا ۔ دنیا سے رخصت ہونے کے بعد بھی ان کا نیک عمل نامہ اعمال میں لکھا جاتا

سُورۃ الانشقاق

سورۂ تطفیف میں مذکور ہوا کہ جو شخص مرنے کے بعد پیش آنے والے مقامات سے غافل نہیں ہوسکتا۔ یہاں علی سبیل التدلی فرمایا کہ قیامت کے دن ہر شخص کو اس کے اعمال کا نتیجہ ضرور ملے گا۔ کوئی شخص بچ کر نہیں نکل سکے گا اور ہر شخص کو اپنے اعمال کی جوابدہی کرنی ہوگی۔ اور جو شخص محض اپنے کی بھرپور سزا پائے گا۔ لہٰذا عقلمند وہی ہے جو اپنے آپ کو اس کی ترغیب دلائے۔ نیز سورۂ تطفیف میں برے لوگوں کا ذکر کرنے کے بعد یہاں نیک لوگوں کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سورۂ ۔ آیۃ

فضائل

اذا السماء انشقت ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ وہیئت لربھا وحقت ۵ تحریف۔ قریبی آسمان پھٹ جائیں گے اور زمین سب کچھ اگل دے گی یہ آخرت کے ابتدائی احوال ہیں۔ ابن ماجہ، باب کا ذکر ۳۔ نیز اعمال صالحہ کی ترغیب ہے کہ انسان ایک وقت آئے گا کہ اللہ کے حضور پیش ہونا ہے، اس لئے اب وقت ہے نیک کام کرلے۔

واما من اوتی کتابہ بیمینہ ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ ویقلب الی اھلہ مسرورا ۵ بشارت اخروی۔ قیامت کے دن جس کو اپنے اعمال نامے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، جو اپنے گھر والوں میں ہنسی خوشی واپس آئے گا اور وہ خوش وخرم اپنے گھر والوں کو ملیں گے۔

واما من اوتی کتابہ وراء ظھرہ ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ فسوف یدعوا ثبورا ۵ تحریف۔ قریبی۔ جس کو پیٹھ کے پیچھے سے اعمال نامہ دیئے جائیں گے، ان کے لئے ہلاکت ہوگی اور وہ دوزخ میں داخل ہوں گے۔

فلا اقسم بالشفق ۔۔۔۔ تا ۔۔۔۔ فما لھم لا یؤمنون ۵ تحریف۔ مکی۔ نیز ملاحظہ ہو سورۂ ۔ آیۃ ۔ اور ذکر شواہد فضائل ۵ آیۃ ۔ نیز برائے مفسرین۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کے پاس ایسے بیانات کے باوجود ایمان نہیں لاتے اور قرآن کے مقابلہ کے سامنے سر جھکاتے۔ یہ ان کی کج بحثی کا نتیجہ ہے کہ ایمان نہیں لاتے۔ وہ ان کو دوزخ کے عذاب کی خوشخبری سنادو۔ الا الذین امنوا ۔۔۔۔ آیۃ ۔ ہمیشہ کے لئے جنت ملنے کا وعدہ ہے اور نیک کام کرنے والوں کے لئے خیر کثیر کی بشارت ہے۔

شرح ۱ اذا السماء ۔ تحریف۔ قریبی۔ آخرت کے ابتدائی احوال کا بیان۔ جب آسمان پھٹ جائیں گے، آسمانوں کا پھٹنا صرف کہنے کے لئے ہوگا جب اللہ کا حکم ہوگا۔ آسمان اس کے امر کی اطاعت کریں گے اور ان کے لئے یہ کرنا بہت آسان ہوگا۔ جب اس کے حکم کو پورا کیا جائے گا تو آسمان اس کی قدرت کاملہ کے سامنے جھک جائے گا۔ آسمانوں میں کوئی ایسی چیز موجود نہیں جو ان کے پھٹنے سے پہلے اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کرے۔ (ابن کثیر، ص ۱۵۱ ج ۴)

شرح ۲ واذا الارض ۔ تحریف۔ قریبی۔ قیامت کے دن زمین پھیلا دی جائے گی۔ زمین کی وسعت میں فضا کردی جائے گی تاکہ اولین و آخرین اس میں سما سکیں۔ (ابن کثیر، ص ۱۵۱ ج ۴) زمین اپنے اندر موجود مردوں کو باہر پھینک دے گی اور اپنے پیٹ کی ہر چیز۔ ذکر و ہر نکال کر خالی ہو جائے گی پھر وہ اسی ہر کام کو کرے گی جو اس کے رب نے اس کو حکم دیا ہے۔ اس کا جواب محذوف ہے جس پر ما بعد قرینہ ہے۔ (ذکی، علی الزمان اسماعیل)

شرح ۳ یا ایھا الانسان ۔ یہ اصل مقصد کی طرف لانے کی ترکیب ہے۔ کادح ۔ سعی و جہد، کوشش۔ (ابن کثیر، ظہیری) انی سعیکم لشتی۔ (اللیل) ہر شخص اپنی اپنی جدوجہد کا نتیجہ پائے گا۔ اس لئے انسان پر لازم ہے کہ آخرت کی زندگی کو ہمیشہ مسلسل اور پیش نظر رکھے۔ آخرت کی کامیابی کے لئے اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کرنے کی کوشش کرے۔ اگر نیک کام کرے گا تو اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اور اگر گمراہی میں مبتلا رہا تو اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں ملے گا۔

تو اعمال نامہ پس پشت سے دیا جائے گا۔ ۵ واما من اوتی ۔ یہ بشارت فریق ہے۔ جو لوگ دنیا میں ایمان لائے اور نیک کام کئے قیامت کے روز ان کے اعمالنامے ان کے داہنے ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور ان کا حساب نہایت آسان ہوگا اور وہ خوش وخرم اور شادان و فرحان جنت میں اپنے گھروں کو لوٹیں گے۔ واما من اوتی کتبہ ۔ کفار و مشرکین کو ان کے اعمالنامے بائیں ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور وہ ہلاکت وحسرت کی تمنا کریں گے کہ کاش کو عذاب دنیہ الیکن سنی نہ آرزو کبھی پوری نہیں ہوگی اور ان کو جہنم میں داخل کر دیا جائیگا وصلہ ۔ ظہر دے ہے اور

إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَإِذَا
جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اور جب
الْأَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَأَذِنَتْ
زمین کھینچ دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے باہر پھینک دے اور خالی ہو جائے اور اپنے
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ
رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اے آدمی تو کوشش کرنے والا ہے
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ۝ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ۝
اپنے رب کی طرف کوشش کرتا ہوا جانے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے پھر جس کا نامہ اعمال
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ۝ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ
داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف
مَسْرُورًا ۝ وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ۝ فَسَوْفَ
خوش خوش لوٹے گا اور جس کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا
يَدْعُو ثُبُورًا ۝ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ۝ إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ
وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا وہ اپنے گھر والوں میں
مَسْرُورًا ۝ إِنَّهُ ظَنَّ أَن لَّن يَحُورَ ۝ بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ
خوش رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ کبھی نہیں لوٹے گا کیوں نہیں بیشک اس کا رب
كَانَ بِهِ بَصِيرًا ۝ فَلَا أُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَاللَّيْلِ وَمَا

سورۃ الانشقاق مکی ہے اور اس میں پچیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا
جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اور جب
الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ
زمین کھینچ دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے باہر پھینک دے اور خالی ہو جائے اور اپنے
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اے آدمی تو کوشش کرنے والا ہے
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝
اپنے رب کی طرف کوشش کرتا ہوا جانے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے پھر جس کا نامہ اعمال
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ
داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف
مَسْرُوْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ فَسَوْفَ
خوش خوش لوٹے گا اور جس کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ
وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا وہ اپنے گھر والوں میں
مَسْرُوْرًا ۝ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ
خوش رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ کبھی نہیں لوٹے گا کیوں نہیں بیشک اس کا رب
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا

سورۃ الانشقاق مکی ہے اور اس میں پچیس آیتیں اور پانچ رکوع ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ وَاِذَا
جب آسمان پھٹ جائے اور اپنے رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اور جب
الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ۝ وَاَذِنَتْ
زمین کھینچ دی جائے اور جو کچھ اس میں ہے باہر پھینک دے اور خالی ہو جائے اور اپنے
لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
رب کا حکم سنے اور اسی لائق ہے اے آدمی تو کوشش کرنے والا ہے
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۝
اپنے رب کی طرف کوشش کرتا ہوا جانے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے پھر جس کا نامہ اعمال
فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۝ وَّيَنْقَلِبُ اِلٰٓى اَهْلِهٖ
داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے آسان حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف
مَسْرُوْرًا ۝ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝ فَسَوْفَ
خوش خوش لوٹے گا اور جس کا نامہ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا
يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۝ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝ اِنَّهٗ كَانَ فِيْٓ اَهْلِهٖ
وہ موت کو پکارے گا اور بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا وہ اپنے گھر والوں میں
مَسْرُوْرًا ۝ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝ بَلٰٓى ۚ اِنَّ رَبَّهٗ
خوش رہتا تھا وہ سمجھتا تھا کہ کبھی نہیں لوٹے گا کیوں نہیں بیشک اس کا رب
كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ وَالَّيْلِ وَمَا

گی اس کا سب زیر کر اس کو بایاں ہاتھ پیٹھ سے باہر نکال دیا جائے گا اور اس طرح بائیں ہاتھ میں اس کو نامہ اعمال دیا جائیگا۔ (قرطبی۔ مظہری) نسو سس۔ ہلاکت ۱۰ انہ کان۔ کا فرد نیا میں بے فکر اہل وعیال میں نہایت خوش وخرم رہتا تھا اور آخرت کی اسے کوئی فکر ہی نہ تھی اور وہ سمجھتا تھا کہ مرکر دوبارہ زندہ نہیں ہوگا اور نہ اسے حساب کتاب دینا ہوگا۔ بصلا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام اعمال سے باخبر ہے وہ ضرور اسے دوبارہ زندہ کر کے اس کے اعمال کی اس کو جزاء دے گا۔ لن یحور۔ اسی لئے برعم

۱۶ فلا اقسم۔ یہ قیامت میں احوال مختلفہ پر شواہد ہیں۔ شفق وہ سرخی جو غروب آفتاب کے بعد نمودار ہوتی ہے اس پر کئی حالتیں آتی ہیں۔ رات اور رات جن چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے، رات پر بھی کئی حالتیں وارد ہوتے ہیں۔ اور چاند جب کامل ہو جاتا ہے اس پر کئی حالتیں آتی ہیں جس طرح غروب آفتاب کے بعد شفق اس کے بعد رات اور اس کے مختلف حصے، بعینہ طارق اسی طرح چاند پہلے دن سے لے کر تمام اور پھر ہونے تک مختلف حالتوں سے گذرتا ہے۔ یہ شواہد ہیں کہ قیامت کے دن تم بھی مختلف احوال سے گذرو گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچو گے۔ یہ عذاب اور ثواب دونوں کے متعلق درجات و احوال کی طرف اشارہ ہے (یعنی لترکبن احوالا بعد احوال فما لھم

فی الشدۃ بعضہا ارقوہ من بعض وھی الموت وما بعدہ من القیامۃ واھوالھا الخ روح ج ۳۰ ص ۲۸)۔ الشمس ۵

موضح قرآن ۱۲ یعنی آسمان بے حکم نہیں۔ ۱۲ نگاہ ڈالے مرنے تک یعنی عذاب کے ڈر سے موت مانگے گا۔ ۱۲ یعنی دنیا میں آخرت سے بے فکر رہا۔ ۱۲ اب اس کے عمل کی جزا پانا چاہیے۔

فتح الرحمٰن ۱۲ یعنی احوال بدلتے رہو گے۔ ۱۲ حساب روز آخرت ہوتی ہے ۱۲۔

وَسْقٍ ﴿۱۸﴾ وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۹﴾ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ
طَبَقٍ ﴿۲۰﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۱﴾ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ
الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۲﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۳﴾
وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿۲۴﴾ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿۲۵﴾
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ

غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿۲۶﴾

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ﴿۱﴾ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ﴿۲﴾ وَشَاهِدٍ
وَمَشْهُودٍ ﴿۳﴾ قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ ﴿۴﴾ النَّارِ ذَاتِ
الْوَقُودِ ﴿۵﴾ إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ ﴿۶﴾ وَهُمْ عَلَىٰ مَا يَفْعَلُونَ

منازل ۱

ع ۱

ع ۱

ع

سورۃ البروج

اس سورت میں اول قیامت پر شاہد کا ذکر ہے سورۂ سابقہ سے اور اصحاب قرنی نیز اس سورت میں توحید کا ذکر ہے

ربط

خلاصہ

والسماء ذات البروج ... تا ... وعذاب الحریق ۔ اول قیامت پر شواہد

قتل اصحاب الاخدود ... تا ... عذاب الحریق متعلق بشاہد موصوف بطریق لف ونشر غیر مرتب۔ کفار دنیا میں مسلمانوں کو ایذائیں دیتے تھے اور اس پر شام ہوتے تھے قیامت کے دن اسے کیے پر کس سامنا ہوگا

الذی لہ ملک السموت ... تا ... یبدئ ویعید ۔ بیان توحید اہل سبیل تعرفی جس سے کچھ شبہ قیامت کے قبضہ وتعذیب میں ہے اور وہی ہمارا ضرور قدرت رکھتا ہے لہٰذا عاجلوں اور آجلوں کو یہی عبرت ہے کی کیا کہا ہے ان لمن فتنوا المؤمنین ... الآخر تخویف الکفار ۔ ان ... ان ... اعلموا ... واعلموا ... الخ ... اشارت الی الوعید ۔ ان ... ان ... شاہد ... یہ شاہد وہ ہے جس سے متعلق ہے جس طرح قیامت کا وعدہ سنت ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کا گرفت بھی نہایت سخت ہے۔

انہ ھو یبدئ ... تا ... فعال لما یرید ۔ متعلق جملہ ماقبل سے۔

ھل اتک حدیث ... تا ... بل ھو قرآن مجید ۔ تا ... ۔ اللہ من ورائھم محیط ۔ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان تم کو محیط ہے اور تم اس سے باہر کہیں نہیں بھاگ سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ سب کو محیط ہے سب کچھ جانتا ہے اور کوئی اس کے شہ سے نہیں بھاگ سکتا۔

بل ھو قرآن مجید ... تا ... محفوظ من التحریف ۔ قرآن کا شاہد ہونا متعلق ہے۔

ربط واقعہ ۔ یہ ثبوت قیامت پر دوسرا شاہد ہے اور اس قسم کا جواب محذوف ہے جو مذکور ہے قیامت کا دن مراد ہے جس طرح قرآن مجید کا پورا ہونا ضرور ہے اسی طرح قیامت کا ہونا بھی ضرور ہوگا۔ اسی طرح اس دن جس پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کی گرفت ہوگی وشاھد ومشہود سے ثبوت قیامت پر ہوا شاہد ہے۔ شاہد کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں جو مسلمانوں کو ایذائیں دیتے اور اپنے رسالہ کے وقت ان کے پاس حاضر ہوتے۔ مشہود سے وہ مسلمان مراد ہیں جن کو ایذا دی جاتی تھی یہ ظاہر ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کافروں کو سخت سزا دے گا۔ اس دن مسلمان کفار کے مقابلہ میں شاہد ہوں گے اور وہ مشہود ہوں گے۔

لغات قتل ۔ یہ ہمیشہ شاہ سے متعلق ہے۔ وقیل ۔ ی لعن اصحاب الاخدود خندق ۔ اس سے بدل الاشتمال ہے والوقود بالضم الحطب اور بالفتح مصدر ہے وہ مشترک ہے شاہ اور اس کی درباری مراد ہیں جو اہل توحید کو آگ میں ڈالتے تھے کہتے ہیں ایک بادشاہ تھا جو ایک کاہن کی بات کو اور لوگوں کو جن میں اس کی عبادت پر وجد کرتا تھا۔ اس نے بڑی بڑی خندقیں کھدوا کر ان میں آگ جلوا کر آگ سے جلوایا جو شخص بت کی پوجا سے انکار کرتا اسے اس آگ میں ڈلوا دیا جاتا۔ اسی اثناء میں ایک عورت کو پیش کرنا تھا جس کی گود میں بچہ تھا اس عورت نے بچہ کی وجہ سے انکار کیا اس نے کہا کہ قیامت کی عبادت نہیں کرے گی تو بچہ بھی آگ میں ڈال دیا جائیگا مگر اس عورت نے ان کی دھمکی سے کچھ خوف نہ کیا اور بچہ سمیت آگ میں کود پڑی۔ راوی کہتا ہے کہ اس کا بچہ بولا کہ آگ میں کود پڑ۔ عطاء کہتا ہے کہ عورت کے دل میں کمزوری آجانے سے بچے نے آگ کے اندر سے پکارا

بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا
بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ
الْحَرِيْقِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ۝ اِنَّ
بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ
الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ۝ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝
بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ
مُّحِيْطٌ ۝ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

ع ۵ وما نقموا ان مسلمانوں پر ان کو غصہ خلاف کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ شرک کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا چکے تھے وہ اللہ جو ہر لحاظ سے ہر طرح کی کامل تعریف کا مستحق ہے الذی لہ ملک السموٰت یہ توحید کا بیان ہے فی سبیل التراق وہ ساری کائنات کا بادشاہ ہے، ساری جہان میں سکہ اسی کا چلتا ہے اختیار نافذ ہے وہ عالم الغیب اور حاضر و ناظر ہے اس لئے حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو اور اس کے سوا کسی اور کو مت پکارو۔

ع ۶ ان الذین فتنوا یہ تشریف آوری کی ہے۔ جن کفار و مشرکین نے مومن مردوں اور عورتوں کو محض توحید کی وجہ سے مختلف قسم کی تکلیفوں اور ایذاؤں میں مبتلا کیا اور پھر اس کے بعد توبہ نہیں کی اور ایمان نہیں لائے ان کے لئے جہنم کا اور سخت ترین عذاب آگ کا ہے

(روح ج ۳۰ ص ۹)

ع ۷ ان الذین امنوا یہ بشارت اخروی ہے جو لوگ ایمان لائے نیک کام کئے اور اپنے رب کی خاطر ایذائیں برداشت کیں ان کے لئے بھی جنت کے باغ ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں جاری ہوں گی اور ان سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو گی کہ باغوں میں داخل ہونے سے پہلے ہی ان کو یہ بشارت دی جا رہی ہے

موضع قرآن ف ایک بادشاہ کا لے یا گورا سب جانتا ہے کہ بادشاہ اس کو سر پر بٹھاتا ہے اور سانپ اس کا کیا بگاڑتے اور کوئی اندھے اس کے بھائی سے جلتے ہوتے ہیں اس کے بھائی کو مارا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو بڑا کر دیا اور فرعون نے ایمان لانا چاہا تو اس کو غرق کر دیا ایک سب جانتا ہے اور ایک نہیں جانتا ایک کو مارا اور ایک کو بڑھایا ایک کو ڈبویا اور ایک کو بچایا ایک کو ہلاک کی

بر قیامت کے دن مؤمنوں کے لئے مخصوص ہوگی۔

۴ ان لفظوں سے دوسرے شاہد سے متعلق ہے۔ آخرت میں مومنوں کو جنت میں داخل کیا جائیگا اور کافروں کو دوزخ میں۔ جس طرح ثبوت اور وجود کی نسبت ہے اسی طرح کافروں پر اللہ تعالیٰ کی مکمل نہایت حجت ہوگی وہ دنیا میں کفر و شرک بھی کرتے رہے۔ قیامت کے دن ان سے انتقام لیا جائے گا۔

۵ انا هو۔ یہ بھی دوسرے شاہد سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ ہی پہلی بار سب کو پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کو دوبارہ پیدا کریگا وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا، فرمانبرداروں سے محبت کرنے والا عرش عظیم کا مالک، بڑی شان والا ہے وہ ان تمام چیزوں کا مالک ہے لیکن دنیا میں بھی ہے وہ جو ارادہ فرمالے اس کو پورا کرنے والا بھی ہے۔ اس میں تعریف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔

۶ هل اتىك۔ یہ پہلے شاہد سے متعلق ہے جس طرح آسمان سب کو محیط ہے اور اس سے کہیں بھاگ نہیں سکتے اسی طرح اللہ تعالیٰ ان سب کو محیط ہے وہ اس کے عذاب سے بچ نہیں سکتے۔ فرعون (خود انہوں سے بدل چکا تھا کیا تمہیں فرعون اور ثمود کا قصہ معلوم نہیں کہ کس طرح انہوں نے عناد و سرکشی سے جانے پہچانے پیغمبروں کی تکذیب کی اور مؤمنوں کو گلوں میں پھنکوا دیا) دونوں میں پھنکوا دینے کی تعبیر سے تمام قوموں کا علم ہے۔

۷ بل الذين۔ یہ بھی پہلے شاہد سے متعلق ہے۔ اس قدر بیان اور تذکیر کے بعد اب کوئی شبہ تو باقی نہیں رہا۔ مگر وہ سچی تکذیب کرتے ہیں بلکہ تکذیب میں مشغول ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں اس کی سزا دیگا وہ ان کو احاطہ کئے ہوئے ہے اس سے وہ اس سے بھاگ نہیں سکتے جس طرح آسمان سب کو محیط ہے۔ (يمعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطن (الرحمن)

۸ بل هو قرءن۔ بل الذين كفروا في تكذيب سے متعلق ہے کافر اس قرآن کو جھٹلاتے ہیں نہیں بلکہ یہ عالیشان کتاب ہے جو ان کی رسائی سے بالا ہے۔ ان کے عناد و تکذیب کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر ہدایت لگادی گئی ہے۔ تائید۔ بل طبع الله عليها بكفرهم (النساء) الى آخره مشحوظ به۔ اللہ کا یہ قرآن جیسی لوح میں ثبت ہے جو جنت علیین کی دسترس سے محفوظ ہے۔ اس میں کسی شیطان کا غیر دخل نہیں ہو سکتا۔ امام الفن کی تحریر میں غلط کا طرح ہے۔ اور قرآن کی صفت ہے جیسی تحریر ہر اعتبار سے محفوظ ہے یا لاکھوں سے محفوظ ہے لیکن وہ اسے محو نہیں کر سکتے۔ فالله يحفظه خير حفظا۔

سورۃ البروج میں آیت توحید

۱۔ الذي له ملك السموت والارض ولم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في الملك۔

سورۃ الطارق[1]

مدنی اور اس میں ایک رکوع اور سترہ آیتیں ہیں۔ اس سورت میں توحید و آخرت اور نبوت و قرآن کے دلائل بیان فرمائے ہیں۔ سورۃ الطارق میں قرآن کریم کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ انکار کرنے والے ضرور سزا پائیں گے۔ ایسے شواہد اور بھی بیانات کے باوجود وہ نہیں مانتے بلکہ جھٹلاتے ہیں تو ان کو ذرا مہلت دیدو اگر پھر بھی نہیں مانیں گے تو انہیں پکڑ لیا جائے گا۔

خلاصہ

والسماء والطارق ۔۔۔۔۔ ان کل نفس لما علیھا حافظ یہ تمہید ہے تمام سب پر نگران فرشتے مقرر ہیں جو تمہارے اعمال کو لکھ رہے ہیں۔ اس لئے ہر عمل کا بدلہ ملنا ضروری ہے۔

فلینظر الانسان مم خلق ۔۔۔۔۔ فما لہ من قوۃ ولا ناصر یہ استدلال بر دلیل عقلی بعد تمہید۔ اللہ تعالیٰ جو قادر ہے انسان کو پیدا کر سکتا ہے وہ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔

والسماء ذات الرجع ۔۔۔۔۔ وما ھو بالھزل یہ دوسرا استدلال بر دلیل عقلی ہے یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ آسمان سے بادل برسا دیتا ہے اور زمین سے نباتات اگا لیتا ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ انہ لقول فصل ۔۔۔۔۔ فمھل الکفرین امھلھم رویدا یہ تکوینی۔

والسماء ذات البروج یہ تمہید ہے، جس میں برجوں کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس طرح وہ مضبوط اور مستحکم ہیں اسی طرح تم بھی سے ہر ایک پر فرشتے نگران مقرر ہیں جو اس کے تمام اعمال لیبر دفتر کر لکھتے رہتے ہیں۔ ان کا بھی مذاق اڑانا جائز نہیں۔ ان کل نفس لما علیھا حافظ میں من بمعنی ما ہے۔ (روح ج ۳۰ ص ۹۰) (نظم القرآن و تفسیر کبیر)

والسماء والطارق یہ تمہید ہے جس میں ستاروں کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ جس طرح یہ ستارے روشن اور نمایاں ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی روشن ہیں اور ان کا بدلہ ملنا ضروری ہے۔ (مظہری)

فلینظر الانسان ایہ یہ حشر و نشر کے لئے دوسرا عقلی ثبوت ہے۔ انسان اس پر غور کرے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس کو کودنے والے پانی (نطفہ) سے پیدا کیا ہے جو پیٹھ اور سینہ کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

انہ علی رجعہ یہ وہ عقلی دلیل ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کرنے کی قدرت رکھنا ہے۔ اسی طرح وہ اس کو دوبارہ زندہ کرنے اور مختلف حالات کی طرف لوٹانے پر بھی قادر ہے۔ یوم تبلی السرائر (قدرت مرجعہ) کی متعلق ہے۔ (کشاف) یعنی اللہ کی کتاب اس کا متعلق یرجعہ ہے۔ "یوم" پر۔ اس پر دلالت کرتا ہے (فعلی ہذا) (مدارک) انسان کو دوبارہ حیات اس دن ہوگی جس میں تمام مخفی امور ظاہر کر دیئے جائیں گے۔ اس دن انسان کے پاس کوئی قوت نہ ہوگی جس سے وہ اپنی جان کی حفاظت کر سکے اور نہ کوئی اس کا مددگار ہی ہوگا جو اللہ کے عذاب سے بچا لے۔

والسماء ذات الرجع۔ یہ حشر و نشر پر دوسرا عقلی شاہد ہے۔ ذات الرجع یا رش والا۔ کیونکہ یہ مخلوق آسمان کی طرف سے برستی ہے۔ ذات الصدع نباتات والی۔ کیونکہ زمین کے شق ہونے سے نباتات اگتی ہے۔ جواب قسم محذوف ہے اے لقد الذی تعدون یعنی جس طرح ہم آسمان سے بارش برساتے ہیں اور زمین سے نباتات اگاتے ہیں اسی طرح قیامت کے دن انہیں بھی پیدا کر کے زمین سے نکالیں گے فلا تعجل الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ۝٢
النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝٣ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝٤
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝٥ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝٦
يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝٧ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ۝٨
يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝٩ فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝١٠
وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝١١ وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝١٢
اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝١٣ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝١٤
اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝١٥ وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝١٦
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝١٧

منزل ۷

سورۃ الطارق مکیۃ وھی سبع عشرۃ اٰیۃ واربع رکوعات

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی ۝١ اور تجھ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے ۝٢ وہ چمکتا ہوا تارا ہے ۝٣ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر کوئی نگہبان نہ ہو ۝٤ تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے ۝٥ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے ۝٦ جو پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے ۝٧ بیشک وہ اس کے پھر لانے پر قادر ہے ۝٨ جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی ۝٩ تو انسان کو نہ تو کچھ طاقت ہوگی اور نہ کوئی مدد گار ۝١٠ قسم ہے آسمان کی جو مینہ برساتا ہے ۝١١ اور زمین کی جو پھٹتی ہے ۝١٢ کہ قرآن فیصلہ کی بات ہے ۝١٣ اور کچھ بیہودہ بات نہیں ۝١٤ یہ لوگ طرح طرح کے مکر کر رہے ہیں ۝١٥ اور میں بھی خفیہ تدبیر کر رہا ہوں ۝١٦ تو کافروں کو مہلت دو ان کو کچھ عرصہ چھوڑ دو ۝١٧

سورۃ الطارق مکی ہے اور اس میں سترہ آیتیں اور چار رکوع ہیں

اس سورت کا تعلق بھی کفار و منکرین حشر و نشر کے ابطال دعویٰ سے ہے۔ اس میں بھی پہلے کچھ قسمیں کھا کر انسان کی پیدائش کا ذکر کیا ہے۔ پھر فرمایا ہے کہ جس طرح ہم انسان کو پہلی دفعہ پیدا کر سکتے ہیں اسی طرح دوبارہ بھی پیدا کر سکتے ہیں۔ پھر فرمایا ہے کہ قرآن فیصلہ کی بات ہے۔ اس میں ہنسی مذاق کی کوئی بات نہیں ہے۔ آخر میں فرمایا ہے کہ کافر لوگ ہمارے خلاف جو مکر و فریب کر رہے ہیں ہم بھی ان کے خلاف تدبیر کر رہے ہیں۔ تم ان کافروں کو ڈھیل دو۔ ان کو کچھ عرصہ کے لئے چھوڑ دو۔ ہم ان کو ان کے کئے کی سزا دیں گے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۔ قسم ہے آسمان کی اور رات کو آنے والے کی۔ طارق کے معنی رات کو آنے والے کے ہیں۔ اس سے مراد ستارہ ہے جو رات کو ظاہر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نام طارق رکھا گیا ہے۔ **وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ** ۔ اور تجھ کو کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے۔ **النَّجْمُ الثَّاقِبُ** ۔ وہ چمکتا ہوا تارا ہے۔ ثاقب کے معنی روشن کے ہیں۔ ستارہ کو ثاقب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ روشن ہوتا ہے۔ **اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ** ۔ کوئی شخص ایسا نہیں کہ اس پر کوئی نگہبان نہ ہو۔ حافظ کے معنی نگہبان کے ہیں۔ اس سے مراد فرشتے ہیں جو ہر انسان کے اعمال کو لکھتے ہیں۔ یا اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہر انسان کی نگہبانی کرتا ہے۔ **فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ** ۔ تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ **خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ** ۔ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ دافق کے معنی اچھلتے ہوئے پانی کے ہیں۔ **يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ** ۔ جو پیٹھ اور سینے کے بیچ سے نکلتا ہے۔ صلب سے مراد مرد کی پیٹھ ہے اور ترائب سے مراد عورت کا سینہ ہے۔ **اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ** ۔ بیشک وہ اس کے پھر لانے پر قادر ہے۔ **يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ** ۔ جس دن پوشیدہ باتوں کی جانچ ہوگی۔ **فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ** ۔ تو انسان کو نہ تو کچھ طاقت ہوگی اور نہ کوئی مدد گار۔ **وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ** ۔ قسم ہے آسمان کی جو مینہ برساتا ہے۔ **وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ** ۔ اور زمین کی جو پھٹتی ہے۔ **اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ** ۔ کہ قرآن فیصلہ کی بات ہے۔ **وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ** ۔ اور کچھ بیہودہ بات نہیں۔ **اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا** ۔ یہ لوگ طرح طرح کے مکر کر رہے ہیں۔ **وَّاَكِيْدُ كَيْدًا** ۔ اور میں بھی خفیہ تدبیر کر رہا ہوں۔ **فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا** ۔ تو کافروں کو مہلت دو ان کو کچھ عرصہ چھوڑ دو۔

مارے جہد بھی اللہ کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ اطاعت کیش ہو کر بیٹھے رہنے سے کوئی بھی سعادت نہیں ملتی۔ یہ فائدہ تو جہد و سعی ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

ہر انسان کی پیدائش کا ذکر کر کے اس کی موت کا ذکر کیا ہے۔ یعنی یہ دنیا کی زندگی اور اس کی تمام چیزیں ہمیشہ رہنے والی نہیں ہیں۔ ایک دن ان سب کو ختم ہو جانا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ دنیا کی زندگی پر بھروسہ نہ کرے اور آخرت کی زندگی کی تیاری کرے۔

سُورۃ الاَعلیٰ

مشرکین کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف دو ہدایت اہم مسئلوں میں تھا اوّل مسئلہ توحید میں دوم مسئلہ نبوت اور جزا و سزا میں **ربط** سورۃ الطارق تک مسئلہ نبوت کا بیان تھا اب سورۃ اعلیٰ سے لے کر آخر تک مسئلہ توحید کا بیان ہوگا۔ مسئلہ توحید سے مشرکین کو اولاً ان کی بڑی دیوتاؤں کی عبادت اور عشرت میں انہماک ہے اس لئے مسئلہ توحید کے ساتھ ساتھ توحید فی العبادۃ کا مضمون بھی کہیں کہیں مذکور ہوگا۔ بعض سورتوں میں دونوں مضمون مذکور ہوں گے بعض کے بعض میں صرف ایک اور بعض میں صرف خویت کا ذکر ہوگا۔ درمیان میں رسالت توحید فی العبادۃ اور الانتزاع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو دعوت کے لئے تسلی کا مضمون مذکور ہوگا۔

خلاصہ

سورۃ الاعلیٰ چونکہ اس حصہ کا مبدأ ہے اس لئے اس میں توحید الٰہ تنزیہ فی الذات اور دونوں مضمون مذکور ہیں۔ سبح اسم ربک الاعلیٰ (الخ) توحید کے دونوں حصوں کا تنبیہ اور شروع ہے کہ ہر نیک کام کا آغاز اللہ کے نام سے ہونا چاہیئے اور اللہ کا نام بھی اس شان سے لینا چاہیئے کہ اس کی صفتوں میں سے کسی صفت کمال کے ساتھ اس کو متصف سمجھے۔ الذی خلق فسوّٰی ـــــ یہ خلقہ ثم ہدیٰ تک دعوی توحید کی تمہید دلیل پر دلائل و شواہد۔ ان سے معلوم ہوا کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ومنھم یقول ربنا اٰتنا (الخ) دعوی ان کے ابلیغ دیوانہ پن پر الزام۔ انہ یعلم الجہر وما یخفیٰ (الخ) اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے اور کوئی عالم الغیب نہیں۔ وذکر فان نفعت الذکریٰ (الخ) ان دونوں دعووں کے بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ الذی یصلی النار الکبریٰ (الخ) تک تسلی۔ قد افلح من تزکیٰ (الخ) آخر توحید فی العبادۃ پر دلیل نقلی۔

حل سبح اسم ربک الاعلیٰ توحید کے دونوں حصوں کا تنبیہ اور شروع ہے جب آئندہ بیان سے ثابت ہو گیا کہ کارساز اختیار و قدرت اور علام الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں تو اس کو شریک بنانا سب سے بڑا جہل اور اس کی ذات پاک میں کسی کو شریک بنانا۔ آغاز اور انجام کے مالک پیدا کرنے والے کے ہر عیب اور شریک سے تنزہ و تعالیٰ تعریف و تعظیم کرو۔

حل الذی خلق (الخ) توحید کے پہلے جزو کا بیان یعنی اللہ تعالیٰ ہی کارساز اختیار و قدرت و مختار ہے۔ اس نے سب کو پیدا کیا اور درست فرمایا، اعضاء بدن کو مناسب اور خوبصورت بنایا۔ والذی اخرج المرعیٰ (الخ) اور جس نے زمین سے سبزہ اور چارہ پیدا کیا۔ (یہ چار مرتبہ کے کرور کی حاصل کرنے کی راہ بتلائی گئی) والذی اخرج المرعیٰ (الخ) اسی نے چارہ کھانے والے جانوروں کے لئے پیدا کیا۔ پھر اسے خشک اور بھوسا چورا کر دیا۔ جانور خشک ہونے کے بعد چورا ہو جاتا ہے یہ ترجمہ بعض لغات کے کمال اس کی دلیل ہیں کہ کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

حل سنقرئک (الخ) یہ پہلے رکوع کے پورا ہوا ہے جب آپ پیغام توحید کریں گے کارساز صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں، تو ہر آپ کو قرآن الہام میں پڑھا سکے آپ کو قرآن پڑھا دیں گے اور آپ کو اس طرح یاد کرا دیں گے کہ پھر آپ اس کو بھولیں گے نہیں۔ الا ما شاء اللہ ایسے جن ترجموں کی تلاوت کو منسوخ کرنا منظور ہوگا وہ ہم آپ کو بھلا دیں گے۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝
فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ
مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ
مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ وھی تسع عشرۃ اٰیۃ وثمانی رکوعات

سورۃ الاعلیٰ مکی ہے اس میں انیس آیتیں آٹھ رکوع ہیں

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝
فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ
مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ
مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ

اپنے رب اعلیٰ کے نام کی تسبیح کر جس نے پیدا کیا پھر درست بنایا اور جس نے اندازہ ٹھہرایا پھر راہ بتائی اور جس نے چارا نکالا پھر اسے سیاہ کوڑا کر دیا ہم تجھ کو پڑھائیں گے پھر تو نہ بھولے گا مگر جو اللہ چاہے بیشک وہ ظاہر اور پوشیدہ کو جانتا ہے اور ہم تجھ کو آسان طریقہ کی توفیق دیں گے پھر نصیحت کر اگر نصیحت فائدہ دے گی جو شخص ڈرتا ہے وہ نصیحت قبول کرے گا اور بدبخت اس سے دور رہے گا جو بڑی آگ میں داخل ہوگا پھر نہ اس میں مرے گا نہ جیے گا بیشک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی بلکہ تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے

سورۃ الاعلیٰ کا ربط

سورۃ الاعلیٰ کا ربط سورۃ قیامہ سے یہ ہے کہ اس میں توحید کا اور اس سورۃ میں بھی توحید کا بیان ہے اور سورۃ قیامہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ کیا وہ اس پر قادر نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا بیان فرمایا ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے مردوں کو زندہ کرنا اس کی قدرت سے کچھ بعید نہیں۔

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَىٰ ۝ وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَىٰ ۝
فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَىٰ ۝ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنسَىٰ ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَىٰ ۝ وَنُيَسِّرُكَ
لِلْيُسْرَىٰ ۝ فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ
مَن يَخْشَىٰ ۝ وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ الَّذِي يَصْلَى النَّارَ
الْكُبْرَىٰ ۝ ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ قَدْ أَفْلَحَ
مَن تَزَكَّىٰ ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ بَلْ تُؤْثِرُونَ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ۝ إِنَّ

سورۃ الاعلیٰ کا سبب

سورۃ الاعلیٰ کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب بڑی بڑی سورتیں جس میں بے حد و حساب علوم ہیں نازل ہوئیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں گذرا کہ میں بعض ان باتوں کو جو ان سورتوں میں ہیں بھول جاؤں گا اور ان کے مضمون کو بھلا دیئے جانے کے بعد یاد رکھوں گا ایسا نہ ہو کہ کوئی بھول جاؤں اور رسالت میں نقص واقع ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس خاطر کے واسطے یہ سورت بھیجی فرمایا کہ آپ تبری کریں گے تو بھولنے کا اندیشہ ذکر تبری فائدہ آپ تبری استاری کریں گے تو بھولنے کا اندیشہ فتح العزیز سے لکھا۔ ف۱ یعنی اول تقدیر لکھی پھر اسی کے موافق دنیا میں بنائی۔ ف۲ یعنی خشک اور سیاہ کیا یعنی کوڑا کر دیا۔ ف۳ ثمر جیسے تمر یعنی خرما جانور اس سے چرتے ہیں۔ ف۴ یعنی ہم تجھ کو قرآن یاد کرا دیں گے اور تجھ سے بھلا نہ جائے گا اور جب یعنی حال اور قبض تجھ میں ظاہر ہو اور تجھ کو سختی اور تکلیف پہنچے کہ وحی اترنی بند ہو جائے تو یہ جواب ہے کہ وحی اترنی بند نہ ہوگی۔ فتح العزیز سے لکھا۔ ف۵ یعنی وحی کی جا

ف۱ یعنی تسبیح مخلوقات کا اندازہ کرنا جس کے اندازہ اور مقدار کی مخلوقات محتاج ہو تو ہر جگہ اس صفت پر دوسری کا احتمال ہے اور یہ اسی کا کام ہے کہ ہر چیز کو اس کے مناسب حال راہ بتائے۔ ف۲ یعنی سبزہ کو پیدا کیا پھر اس کو خشک کر دیا۔ ف۳ یعنی ہم تجھ کو قرآن یاد کرا دیں گے اور تجھ سے بھلا نہ جائے گا۔ ف۴ یعنی جب تجھ کو سختی اور تکلیف پہنچے کہ وحی اترنی بند ہو جائے تو یہ جواب ہے کہ وحی اترنی بند نہ ہوگی۔ فتح العزیز سے لکھا۔ ف۵ یعنی وحی کی جائے گی۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی تسبیح مخلوقات کا اندازہ کرنا جس کے اندازہ اور مقدار کی مخلوقات محتاج ہو تو ہر جگہ اس صفت پر دوسری کا احتمال ہے اور یہ اسی کا کام ہے کہ ہر چیز کو اس کے مناسب حال راہ بتائے۔ ف۲ یعنی سبزہ کو پیدا کیا پھر اس کو خشک کر دیا۔ ف۳ یعنی ہم تجھ کو قرآن یاد کرا دیں گے اور تجھ سے بھلا نہ جائے گا۔ ف۴ یعنی جب تجھ کو سختی اور تکلیف پہنچے کہ وحی اترنی بند ہو جائے تو یہ جواب ہے کہ وحی اترنی بند نہ ہوگی۔ فتح العزیز سے لکھا۔ ف۵ یعنی وحی کی جائے گی۔

[illegible] ہوں، مگر جہاں نفع کی توقع یا ضرر کی ہو وہاں ضرور تبلیغ کرنی چاہیے البتہ جہاں بالکل مایوسی ہو وہاں نصیحت کے سود مند ہونے کا [illegible] کبھی مایوسی میں بھی کوئی بھلائی ہوجاتی ہے جیسا کہ اشارہ ہے۔ فائدہ میں ہو سکتا ہے۔ فائدہ میں ہو سکتا ہے۔ فائدہ میں ہو سکتا

سُورۃ الغاشیہ[1]

یہ سورت پہلی سورت کا تتمہ ہے اور اس میں بعض تحریف اخروی کا بیان ہے بشارت کا ذکر اتبع ہے اس کے بعد بھی اسی طریقہ ربط سے ایک سورت میں اصل دعویٰ مذکور ہوگا اور دوسری سورت اس کا تتمہ ہوگی۔

خلاصہ

ھل اتٰک حدیث الغاشیۃ ۔۔۔۔ فلا یظفی من جرمہ و تحریفہ اخرای۔ وجوہ بین مشار الیہا ما سبق ۔۔۔۔ و زوال بعض شبہ بشارت اخرویہ۔ افلا ینظرون ۔۔۔۔ الی الابل ۔۔۔۔ و الی الارض کیف سطحت ۔ متفرع بر مجموع ایمان مجموعہ و طریق الف و نشر مرتب ۔ فذکر انما انت مذکر۔ ۔ تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ الا من تولی و کفر ۔۔۔۔ آخر تحریف اخروی۔

لغات ھل ۔ ملائی قد ہے یا استفہام تقریری ہے۔ لوگوں کو جا حاصل ہے کہ آپ کو الغاشیہ کا علم نہیں اس سے پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ یا استفہام اپنے اصل پر ہے اور اس سے پہلے آپ کو الغاشیہ کا علم نہیں تھا اور استفہام سے مقصود تعجیب و تشویق ہے۔ گویا اس سوال کے جواب میں عرض کیا گیا الغاشیہ کی خبر مجھے معلوم نہیں، روکیا گیا ہے تو گرگیا ہوا الغاشیہ سے قیامت مراد ہے جو اپنے شدائد و اہوال کی وجہ سے سب پر طاری ہوگی۔

نکتے وجوہ ۔ یہ سفر ۔ یہ تحریف اخروی کی ہے۔ یہاں سے لیکر ۔۔۔۔ تک الغاشیہ کا بیان ہے۔ فاصلہ ان قدوہ نفسانی مبنوعۃ بشبہات وقع جوابا عن سوال فنشأ من الاستفہام التشویقی کما فصل من جھۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام ما الفی فی روعہا، وما علم فضل وجوہ الرحمٰن ابن عباس رضی اللہ عنہما قد الی ھذا فرجعت الی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنبأہ ضوع سوی ما وجدہ فقال صلی اللہ وسلم ۔ وجہا یحصل ۔ و ج ح ۔ من وجوہ بشارتہ ، فلیلۃ من الجزاء والبشارۃ (نظری) عاملہ ناصبہ ، ای فتحصل حلا شافۃ تنفی فیہا ما ھی جبرا لا سن والا ذلال و تنصر علی وجہ ۔ الف ۔ س ۔ الوجوہ الناعمۃ ، اور وجوہ سے اصحاب وجوہ یعنی کفار مراد ہیں و کفین کفار و مشرکین دنیا ہیں نہ تو فرما گئے ساتھ فاجری کرتے تھے نہ ایمان کی خاطر شدائد و مصائب برداشت کرتے تھے لیکن قیامت کے دن ذلت اور رسوائی سے نہایت عاجز ہوں گے اور جہنم کے انواع عذاب کے ہولناک شدائد اور سخت ترین تکلیفوں اور سزاؤں کو برداشت کریں گے۔

نکتے فصل ۔ علیہ ۔ نہایت تمد و تیز آگ جو اللہ کے دشمنوں پر بھڑکے گی۔ ذل ۔ و ۔ ھذا من وجوہ ۔ گویا تسلی قلب اللہ ۔ (نظری) (کبیر) تسلی من عین امیۃ ۔ جب ان کو جہنم کی شدید تر گرمی میں پیاس لگے گی تو ان کو ایک ایسے چشمے سے پانی پلایا جائے گا جس سے نہایت گرم اور کھولتا ہوا پانی بہ رہا ہوگا۔ امیۃ نہایت گرمی حلقت منہا ھا فی الحس (بیضاوی)

لغات عین ۔ چشمہ۔ درختوں کے مشروب کا ذکر کرکے ان کے طعام کا ذکر فرمایا ضریع ایک خاردار پودا ہے جس میں نہایت زہریلا کوئی جانور چرنا چاہے تو اس کے قریب بھی نہیں جاتا سرسبز ہو تو سفید رنگ اور خشک ہونے پر ضریع کہلاتا ہے۔ حال مکرمۃ د مجاھد الضریع یبیس یرمی بہ البحر و حشیش ۔ لا یسمن ولا یغنی من جوع ۔ لا یعرفہ العرب (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۴۱) و ھو سم حراق ۔ و ھو اخبث الطعام و اشنعہ ۔ علی حد ۔ بشارۃ الصفرض (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۴)

نکتے درختوں کو کھانے کے لئے ضریع کی قسم کا خاردار اور بدبودار نہایت زہریلا چورا دیا جائے گا جو کھانے والے کو موٹا کرے گا نہ اس کی بھوک ہی مٹائے گا۔

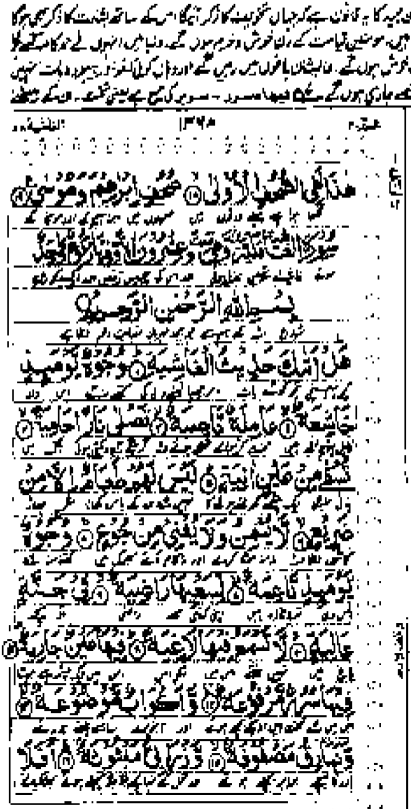

هذا لفي الصحف الأولى ۝ صحف إبرهيم وموسى ۝
سورة الغاشية مكية وهي ست وعشرون آية وأربعة أركوع
بسم الله الرحمن الرحيم
هل أتاك حديث الغاشية ۝ وجوه يومئذ
خاشعة ۝ عاملة ناصبة ۝ تصلى نارا حامية ۝
تسقى من عين آنية ۝ ليس لهم طعام إلا من
ضريع ۝ لا يسمن ولا يغني من جوع ۝ وجوه
يومئذ ناعمة ۝ لسعيها راضية ۝ في جنة
عالية ۝ لا تسمع فيها لاغية ۝ فيها عين جارية ۝
فيها سرر مرفوعة ۝ وأكواب موضوعة ۝
ونمارق مصفوفة ۝ وزرابي مبثوثة ۝ أفلا

منزل ۱

الجزء ۳۰ | ۱۳۷۸ | الطبقة ۲۰

موضع قرآن ۔ الزام، بات کرتے ہیں رہنا ہی کچھ قبول نہیں پڑتی ۔ ۔ از شاہ عبدالقادر صاحب رح

نتیج الرحمن ۔ وضاحت ہو گیا ہی غلط راست ہو۔

أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ﴿١٧﴾ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ
نظر نہیں کرتے اونٹوں پر کیسے پیدا کئے گئے اور آسمان پر کہ کیسا
رُفِعَتْ ﴿١٨﴾ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ﴿١٩﴾ وَإِلَى الْأَرْضِ
بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں پر کہ کیسے گاڑے گئے ہیں اور زمین پر کہ
كَيْفَ سُطِحَتْ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَّسْتَ
کیسی صاف بچھائی گئی ہے سو نصیحت کیا کر تو نصیحت کرنے والا ہی ہے
عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ ﴿٢٢﴾ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ وَكَفَرَ ﴿٢٣﴾ فَيُعَذِّبُهُ
ان پر داروغہ نہیں مگر جو منہ موڑے اور کفر کرے تو اللہ
اللَّهُ الْعَذَابَ الْأَكْبَرَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ ﴿٢٥﴾ ثُمَّ
بڑا عذاب دے گا بیشک ہماری طرف ان کا پھرنا ہے پھر
إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُم ﴿٢٦﴾
بیشک ہمارے ذمہ ہے ان کا حساب لینا

سُورَةُ الْفَجْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَلَاثُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعٌ وَاحِدٌ

یہ سورت مکہ میں اتری اس کی تیس آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وَالْفَجْرِ ﴿١﴾ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ﴿٢﴾ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ﴿٣﴾ وَاللَّيْلِ
قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور
إِذَا يَسْرِ ﴿٤﴾ هَلْ فِي ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِي حِجْرٍ ﴿٥﴾ أَلَمْ تَرَ
رات کی جب وہ چلنے لگے کیا اس میں عقلمند کے لئے قسم ہے کیا تو نے
كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِي
کیسا کیا تیرے رب نے عاد کے ساتھ ارم والوں کے ساتھ جو ستونوں والے تھے

---

۱۷ اونٹ ۱۸ بلند ۱۹ گاڑے ۲۰ بچھائی ۲۱ نصیحت کر ۲۲ داروغہ ۲۳ منہ موڑے ۲۴ کفر کرے ۲۵ پھرنا ۲۶ حساب لینا ۱ قسم ۲ دس ۳ جفت ۴ طاق ۵ چلنے لگے ۶ عقلمند ۷ ستونوں

ف ۱ یعنی سورۂ ذی الحجہ۔ ف ۲ یعنی بعض راتیں جنت ہیں اور بعض طاق ۱۲۔ ف ۳ کہ خدا جزاء جنت بندگان است بر اعمال ایشان ۱۲۔

فتح الرحمٰن

اونٹ پیدا کئے گئے کہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ مسئلہ رسم خود بخود کا نمونہ ہے اہل جنت کے تخت بھی اسی طرح بچھے ہوں گے۔ (صدائق۔ تفسیر ابا سی) میں ہے مسرتعاً (اعلیٰ) وہ تخت بلند ہوں گے۔ یکیں صدائق والا مفہوم زیادہ مناسب ہے ۹ وَإِلَى السَّمَاءِ یہ اکثر موحدین کا نمونہ ہے اس طرح آسمانی اٹھایا ہے اور اس پر تارے لٹکے ہوئے ہیں اسی طرح پہاڑیاں اونچی رکھی ہوں گی۔ وَإِلَى الْجِبَالِ کیں بعض مصنوعہ و تاری مصنوعہ کا نمونہ ہے جس طرح دنیا میں زمین پر پہاڑوں کا سلسلہ قائم ہے اسی طرح جنت میں صفیحہ کے ساتھ کیے گئے ہوں گے۔ وَإِلَى الْأَرْضِ (تفسیر حقانی)

سطحت ۔ وَإِلَى الْأَرْضِ کا نمونہ ہے جس طرح زمین بچھونے کی طرح بچھی ہوئی ہے اسی طرح جنت میں ہر طرف دیبا اور فرش بچھے ہوں گے ۱۰ فَذَكِّرْ یہ آیت سورۃ الاعلیٰ کی آیت فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ سے مشتق ہے کیونکہ یہ سورت اس سورت کا تتمہ ہے۔ اگر مشرکین قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے اور آپ کے بطریق احسن بیان و ارشاد کے باوجود نہیں مانتے تو اس سے آپ غمگین نہ ہوں کیونکہ آپ کا شغل وعظ و تذکیر اور تابع و مطیع ہیں۔ اس لئے آپ اپنا کام کرتے رہیں آپ کو ان پر داروغہ اور نگران بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ ان کو مانئے اور ایمان لانے پر مجبور کریں۔ إِلَّا مَن تَوَلَّىٰ (ذکر استثناء متصل ہے اور بمعنی لکن ہے موصول مع صلہ مبتدا۔ اور فیعذبہ اللہ خبر جملہ اس کی خبر ہے (روح) یہ تخویف اخروی ہے لیکن جو یہاں سے اعراض کر رہا ہے اور حق کا انکار کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سب سے بڑی سزا دے گا۔ مراد آخرت میں داخل کا عذاب ہے۔

۱۱ ان الینا۔ یہ ما قبل کا تتمہ ہے وہ عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتے۔ موت اور پھر مرنے کے بعد اٹھنے کے بعد وہ ہمارے پاس ہی لوٹ کر آئیں گے اور پھر ہم ہی ان کا حساب لیں گے اور ان کو جہنم میں داخل کریں گے۔

موضح قرآن ف عید قربان کے فجر سے شروع ہوتا ہے اور دسویں رات اس سے پہلے اور جنت اور دوزخ مومن و کافر کے

ذکر ہے میں ہے اور رب رات کو پہلے یعنی پہلے چلے عاد کو ۱۲ ارم ف ۱ عاد ایک قوم تھی ارم اس میں ایک قبیلہ تھا سلطنت تھی ان میں نما قد بنا تھے بڑی بڑی اونچی ۱۲ منہ۔

۸۹ سورۃ الفجر

سورۂ علق کے دونوں مضمون اس سے ایک مضمون یعنی ترجیح دُنیا کا مضمون اس سورت میں ذکر کیا گیا ہے۔ دنیا کی مخالفت کا ربط | جملہ قبل کا بیان ہے۔ سورۃ الناس سے سورۃ الماعون کا تکرر سمجھ لو۔ سورۂ تکاثر سے سورۃ الماعون کے ایک مضمون کی تفصیل ہے۔

خلاصہ

والفجر ۲ ـــــ قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی جو عبادت میں اللہ تعالیٰ سے آخرت کے لئے دعائیں مانگنے کی اور رات جو ختم ہونے کو ہے اور دن جو شروع ہونے کو ہے۔ غرض یہ کہ تاریک و روشن دونوں کی قسم ہے کہ تم کو آخرت کے لئے تکلیف اور مشقت کا سامنا ہوگا۔ قوم عاد کو دیکھو: ان کے آخرت پر ایمان نہ لانے کو اللہ تعالیٰ نے کیسا عذاب میں مبتلا کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ دنیا کی کوئی نعمت اس کو نہیں ملی۔ ۲ شمود: ان پر بھی عاد کی طرح عذاب آیا۔ ۳ فرعون: وہ بھی دنیا کی وجہ سے آخرت کو بھولا ہوا تھا۔ ۴ ـــــ ۵ ـــــ فیصلہ ربانی کا بیان ہے۔ انسان کی عادت ہے کہ دولت کو دیکھ کر اللہ کا مقبول بندہ سمجھ لیتا ہے اور مفلسی کو دیکھ کر مردود سمجھ لیتا ہے حالانکہ عزت و ذلت کا معیار تقویٰ اور اللہ کی خوشنودی ہے۔ ۶ ـــــ ۷ ـــــ ۸ ـــــ ۹ ـــــ ۱۰ ـــــ ۱۱ ـــــ ۱۲ ـــــ آخر: بشارت اخروی ہے۔

تفسیر: والفجر: مفسرین نے فجر کی کئی قسمیں بیان کی ہیں۔ بعض نے فجر سے مراد یوم النحر لیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ فجر سے مراد محرم کی پہلی تاریخ کا دن ہے جس سے نئے سال کا آغاز ہوتا ہے۔ بعض نے فجر سے مراد یوم النحر لیا ہے۔ بعض نے فجر سے مراد نماز صبح لی ہے۔ بعض نے فجر سے مراد وہ وقت لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دن روشن ہوتا ہے۔ بعض نے فجر سے مراد وہ وقت لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے رات کی تاریکی دور ہوتی ہے۔ بعض نے فجر سے مراد وہ وقت لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دن اور رات دونوں روشن ہوتے ہیں۔ بعض نے فجر سے مراد وہ وقت لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے رات کی تاریکی دور ہوتی ہے۔ بعض نے فجر سے مراد وہ وقت لیا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دن روشن ہوتا

ف ۱۰ یہ مخوف (ڈھونگی) کا پہلا فقرہ ہے یعنی تم جو یہ کہتے ہو کہ دنیا کو فی الدنیا حاصل یہ ہے کہ دنیا کوئی چیز نہیں دنیا کے پیچھے دوڑنا مگر بلکہ آخرت کو فکر کرو اور اللہ تعالیٰ سے صلاح و تقویٰ میں لگے رہو یہ کس قدر غلط خیال ہے کہ قوم عاد کو دیکھو یہ کس قدر طاقتور قوم تھی دنیا میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا مگر انہوں نے سرکشی کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو تہس نہس کر دیا اور ان کا دنیوی سازوسامان اور کروفر ان کے کسی کام نہ آیا۔ عاد۔ اور ارم۔ عاد کے بیٹے کا نام ہے اور عاد اس قوم کے جد اعلیٰ کا نام ہے۔ (قرطبی) یا ارم، عاد کے بیٹے یا دادا کا نام ہے۔ اس

صورت میں جملہ ابدال سے کی ترکیب درست نہ ہوگی بلکہ عطف بیان ہوگا۔ اصل میں عادین ارم تھا۔ قال الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ ذات العماد کے قد لمبے یا ستونوں والے یعنی کان طولہم مثل العماد۔ وقیل سمیت قبائلہم بذلک لانہم کانوا یعمدون الی اعمد الخ وحاشیۃ سیارۃ فی ارسہ (ظہیری ج۔ ۱ ص۔ ۴۱)

ف ۱۱ یعنی قوم ثمود۔ مخوف (ڈھونگی) کا دوسرا فقرہ۔ قوم ثمود کو دیکھو وہ کس قدر طاقتور اور کیسے کاریگر تھے کہ پہاڑوں کو تراش ڈالا اور جب ان کو طاقت کے نشہ نے باغی بنا دیا تو ہلاک و برباد ہو گئے۔ (از الوحید) مخوف (ڈھونگی) کا تیسرا فقرہ۔ (یعنی فرعون کتنا بڑا بادشاہ تھا۔ اس کی سلطنت کس قدر مضبوط تھی۔ اس کی فوجیں کتنی بڑی تھیں (اور) یہ سب کچھ ہونے کے باوجود اس کی سلطنت اللہ تعالیٰ کے انتظام سے کیسے ہی یا ختلف ہے کہ اس نے اپنے والوں کو سزا دے کا کر عذاب دیا ہے۔ (از مفصل) جنہوں نے ان سب قوموں نے سرکشی کی، اور حد سے بڑھ گئے، شہروں اور ملکوں میں فساد پھیلایا، اللہ تعالیٰ نے ان پر مختلف قسم کے عذاب نازل کر کے ان کو تباہ کر دیا۔ دنیا کی دولت و سلطنت ان کے کام نہ آئی۔ ضبط۔ ان۔ سوط عذاب اطلاق صفت بموصوف۔ سوط۔ محمد اللہ بعضہم بعضا۔ فیہ اضافۃ صفۃ الی موصوفہا کاطلاق شآبیب الہدی کذا فی الرحمٰن)

ف ۱۲ یعنی۔ جبکہ تیرا پروردگار گھات میں ہے۔ یہ الفاظ علم الٰہی سے کنایہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے اور سب کچھ اس کے علم میں ہے۔ (یعنی کے نتیجے یہ

موضح قرآن ف ۱۰ یعنی ان کے مکان اس سے بہادر کو دیکھ کر گھبرا جاتے تھے۔ ف ۱۱ یعنی ان کے ہاتھ سے پتھر تراش کر گھر بناتے تھے۔ ف ۱۲ یعنی ان کی سرکشی کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا۔ ف ۱۳ یعنی ان کے کام نہ آیا۔ ف ۱۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۲۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۳۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۴۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۵۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۶۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۷۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۸۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۱ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۲ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۳ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۴ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۵ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۶ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۷ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۸ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۹۹ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔ ف ۱۰۰ یعنی ان کو ہلاک کرنے کے لیے ان کے فعل کی طرف دیکھتے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یعنی علم اور ارادہ کی۔

فتح الرحمٰن ف ۱۰ یعنی بہ سبب سزا دینے کے۔ ف ۱۱ یعنی زمانہ و جہان (حق ایشان را زیادہ خود بیش گفتہ و حق ایشان را بحال خود رہا نگذاشتہ و حق ایشان را بحال خود رہا نگذاشتہ و ف ۱۲ یعنی اسباب انعام الٰہی کہ از عدم پیدا و اعدام مسکون است آزمائی باید کرد و شما ہا میں صفت ہستید کہ جہان (حق ایشان را بحال خود رہا نگذاشتہ و ف ۱۳ یعنی بحال و احوال باب مراصد برابر کردہ خود را۔

يَقُولُ يٰلَيْتَنِي
وَأَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ يَقُولُ يٰلَيْتَنِي
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ۝
وَّلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ۝ يٰأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝
ارْجِعِي إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ۝ فَادْخُلِي فِي
عِبٰدِي ۝ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۝
لَآ أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ۝
أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَّقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ يَقُولُ أَهْلَكْتُ
مَالًا لُّبَدًا ۝ أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ أَلَمْ نَجْعَل

ف اللہ کا سا عذاب اس دن کوئی نہ کرے گا۔ نہ اس دن کسی سے کہا جائے گا کہ ایسا عذاب کسی اور کو دینا۔ یا یہ کہ اس دن کوئی نہ کرے گا۔ نہ اس دن کسی سے کہا جائے گا کہ ایسا عذاب کسی اور کو دینا۔ یا یہ کہ اس دن کوئی نہ کرے گا۔ نہ اس دن کسی سے کہا جائے گا کہ ایسا عذاب کسی اور کو دینا۔

موضح قرآن ہو اور اس کی طرح عذاب کا۔ یعنی کافر جب مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں تو اس کو عذاب ہونے لگتا ہے۔ یہ عذاب قبر کا ہے۔ پھر قیامت کے دن اس کو اور عذاب ہوگا۔ یہ عذاب دوزخ کا ہے۔ یہ دونوں عذاب کافر کو ہوں گے۔ مومن کو قبر کا عذاب ہوگا۔ دوزخ کا نہ ہوگا۔ اور اس کی قبر میں کشادگی ہوگی۔ اور بہشت کی ہوا اور خوشبو اس کو پہنچے گی۔ اور اس کی روح علیین میں رہے گی۔ اور قیامت کے دن اس کو بہشت ملے گا۔ اور اس کو عذاب

فرمایا گیا ہے۔ وہاں اللہ کے بغیر یا کسی کا ذکر نہیں ہے جیسا کہ یہاں ہے۔ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ (الحج: ۳۶) اور اللہ کا نام لو ان (اونٹوں) پر کھڑے ہوئے۔ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ (البقرۃ: ۲۰۳) اور اللہ کا نام لو گنتی کے دنوں میں۔

نکتہ ۴: یہ تخویف اخروی ہے یعنی لوگوں کو ڈرانا چاہیے اور ان کو ان کی عمر پر قیامت کے دن سخت حساب سے ڈرانا چاہیے۔ اس دن تجھ سے کسی کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ دنیا کے عرض و جاہ، مال و دولت اور آخرت کے کام میں کوئی چیز بھی تیرے کام نہ آئے گی۔ ہر چیز سے بالکل مایوس ہو جائے گی۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ نفس قدسیہ کو بھی اپنی خاص شان کے ساتھ نزول اجلال فرمایا ہے۔ فتبارک رب ذلک وتعالیٰ نفسہ۔ کہ اس کا ذکر کیفیت بیان میں ہے۔ صوری صفات اور تشریح سے نہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت ہر جگہ ہر ایک کے ساتھ ہونے کی صفت ہے اور قیامت کا ہولناک منظر ہوگا جس کے تصور سے ہی ہر ایک کا دل دہل جائے گا۔ بعض علماء نے اس کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ یہ وقوع (آنا) ہر وقت واقعات کے اعتبار سے ہے اور یہ وارد کی صفت ہے، نہ تعالیٰ کی ہے۔ اس لئے یہاں مضاف محذوف ہے اسی جگہ آجانا یا ذکیر امر فیصلہ وغیرہ مراد ہے۔ فتدبر۔ (۱۲ تنویر) اس کا ظہور یا کسی اور مضاف محذوف کا ہونا اس لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت و ہیئت اور اس کی ہیئت محال کا ظہور ہوگا مگر پہلی تاویل بہتر ہے کیونکہ یہ (آنا) ہر جگہ نہیں جو عادت کی صفت ہے بلکہ وہی بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی شان سبحانی کے لائق ہو

نکتہ ۵: یہ ہے کہ قیامت کے دن کی ہیبت و الجھت حاصل کرنے پر تم وہ ہوگا یا مطلب یہ ہے کہ اس دن انسان اپنی عادت کو بھول جائیں گے اور عقلیں کام کرنا چھوڑ دیں گی اور ان پر ہیبت و عظمت کا انکشاف ہوگا۔ اس وقت اس کا کچھ کوئی فائدہ نہ ہوگا یہ ہیبت و عظمت ہے (انوار قرآن ص ۱۲۱)

نکتہ ۶: یعنی دل۔ اس دن انسان اپنی حسرت و ندامت سے نہ آئے گا بلکہ کانپ رہا ہوگا۔ جس نے دنیا میں آخرت کی زندگی کے لئے کچھ کمایا ہوتا مگر یہ سب کچھ بے سود ہوگا۔ قیامت کے دن انسان کی حالت بدل جائے گی۔ اس دن اللہ تعالیٰ جو چاہیں گے وہی ہوگا۔ کوئی کسی کی سفارش نہ کرے گا۔ کوئی کسی کو عذاب سے نہ بچا سکے گا اور وہ عورتیں جو بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اس طرح بچہ سے بے خبر ہو جائیں گی کہ اس طرح کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ اسی لئے فرمایا کہ عذاب اللہ بہت سخت ہوگا۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۴۵۹) یا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے دن عورتوں کی تعذیب و اسقاط کی سختی خود اللہ تعالیٰ ہوگا۔

نکتہ ۷: یہ آسمانوں کا تبصرہ ہے۔ کافروں کا حال بیان کرنے کے بعد مؤمنوں کا بیان فرمایا کہ تو ان سے کہا جائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تم کو کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ تم غمگین ہوگے۔

فائدہ اس سورت کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ اس میں تین چیزوں کا بیان ہے اول نفی۔ دوم ترہیب رہنمائی اور سوم ترغیب۔

نفی ذات ان الذین ابلیہ ۔ ۳ ——— تبغیل سبیل ۔ اس میں بیان ہے۔

کلا بل لا تکرمون الیتیم ——— و تحضون اہل حب جما۔ اس میں بیان ہے باقی سب ترغیب کا بیان ہے۔

سورۃ البلد

ربط | یہ سورت گذشتہ سورت کا تتمہ ہے۔ وہاں بھی رب العزت دولت دنیا کی بہت کی مذمت مذکور ہوئی۔ اب سورۃ ہذا میں مال کی محبت پر عتاب فرمایا گیا ہے۔ اور یہ بتلایا گیا ہے کہ مال کا خرچ کرنا بھی اس وقت مفید ہے جب کہ اللہ کے لئے خرچ کیا جائے۔ ورنہ اگر ریا و نمود کے لئے خرچ کیا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں اور جائز مصارف میں بھی صحیح طریقہ اسی وقت فائدہ مند ہوگا جبکہ خرچ کرنے والا محسوس کرے، یہاں کچھ خیر خرچ کیا ہے فائدہ ہے۔

حل لغات

(اقسم بھذا البلد ۔۔۔ ۔۔۔ والد وما ولد) الانسان فی کبد ۔ جو تحریف دنیوی ہے، خالص یہ ہے کہ دنیا میں مشقت اور تکلیف اٹھانا انسان کا خاصہ ہے۔

(ایحسب ان لن یقدر علیہ احد ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ویھدیہ النجدین) یعنی کیا انسان سمجھتا ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں؟ کہتا ہے میں نے اپنے دشمنوں پر بہت مال خرچ کیا ہے حالانکہ یہ سب بے فائدہ ہے جب تک اللہ کے لئے نہ ہو۔ کیا اس کو معلوم نہیں کہ دولت کو خرچ نہیں کرے گا اس وقت تک اس سے فائدہ نہ ہوگا۔ کیا ان سب امور میں اس کو ہم نے آنکھ، زبان اور دو راستے نہیں بتلائے ہیں جن پر چلنا ہے اور جن کو خرچ کرنا ہے یعنی ایمان اور نیک اعمال۔

(فلا اقتحم العقبۃ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ ثم کان من الذین امنوا ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ اولئک اصحاب المیمنۃ) گھاٹی سے مراد ایمان کے بعد صحیح مصارف میں دولت کو خرچ کرنے والے ہیں، یہ لوگ جنتی ہیں۔ والعلم عند اللہ۔

(واصحاب المشئمۃ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔ علیھم نار مؤصدۃ) یہ تحریف دنیوی ہے۔ البلد سے مکہ مکرمہ مراد ہے، اس حال میں کہ تو مکہ میں مقیم ہوگا، اور مکہ کے لوگ تجھ سے لڑائی کریں گے، اس میں تجھ کو بھی قتل کرنا جائز ہوگا۔ اسی وجہ سے فتح مکہ کے دن آپ کو صرف چند گھنٹے ہی مکہ میں ٹھہرنے کی اجازت ملی تھی۔ والد اور ما ولد سے مراد آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد ہے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ پر غلبہ دینے کی طرف اشارہ ہے

اقتحام العقبة۔ دین حق کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنے سے کنایہ ہے۔ جب ہم نے اس کو ہر نعمت عطا کی ہے تو اس نے دین کی خاطر تکلیفیں اور مشقتیں کیوں برداشت نہیں کیں، وہ دشمنی اور دشوار گذار گھاٹیوں پر کیوں نہیں چڑھا۔ آرام سے دنیا کمانے میں مشغول ہو گیا۔ کیونکہ پستی کی ڈھلوان پانی جاتا ہے وہ ہلاکت کی جگہ ہے اور نجات بلندی میں ہے۔ حاصل یہ کہ اس نے مال بے جا خرچ کیا ہے جائز مصارف میں نہیں کیا۔ وما ادرٰک ما العقبة نے کہا ہے اس قسم کی عبارتوں کے دو معنی ہوتے ہیں۔ تعجب کا کہ تجھے کیا خبر ہے عقبہ کی پاہ کہ کچھ سے سن پائے

عقبہ ۳۰ البلد ۹۰

لَهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۚ فَكُّ
رَقَبَةٍ ۙ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ۙ يَّتِيْمًا
مَّقْرَبَةٍ ۙ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۙ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ
اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ
الْمَشْاَمَةِ ۭ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۧ
سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ كَلِمَةً وَّمِائَةُ حَرْفٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۙ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۙ وَالنَّهَارِ اِذَا
جَلّٰىهَا ۚ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۚ وَالسَّمَاۗءِ وَمَا بَنٰىهَا ۚ

سمجھ میں نہیں آسکتا ۵ فک رقبۃ یا العقبۃ کا بیان ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ان چیزوں میں جان خرچ کرنے کی مشقت اٹھانا نجات پا کر گلے غلام آزاد کرنے، بھوکوں، اپنے غم نسب یتیموں اور مسکینوں کو کھانا کھانا ہے وہ گھاٹی ہیں پر چڑھنے سے ان کو نجات ملتی اور یہ ہیں خرچ کرنے کے مہم مصارف جن پر خرچ کرنے سے ان کو ثواب ملتا ہے

۵ ثم کان۔ ثم تعقیب ذکری کے لئے ہے یعنی ان مصارف میں خرچ کرے لیکن اس کے ساتھ ایمان شرط ہے۔ مومن کبھی ہوں اور دوسرے مومنوں سے ملے اور مصائب پر صبر کرنے کی وصیت بھی کریں اور لوگوں پر رحم بھی کریں اور ان کا ترس کھانے کی تلقین کریں یا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو ایسے کاموں کی ترغیب دیں جو اللہ کی رحمت کا باعث ہوں جو مجھ پر ہوں (تو اصوا بالمرحمۃ عباد اللہ او بموجبات رحمۃ اللہ (فتوحی)

۵ اولئک یہ بشارت خبریہ ہے۔ یہ معمار ہیں جن کو اعمال نامے دائیں ہاتھوں میں دیئے جائینگے۔ اور ان کا مقام جنت ہے۔ والذین کفروا یہ تخویف اخروی ہے جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ اسٹیشن ہیں ان کے اعمال کے باتیں بائیں ہاتھوں میں دیئے جائینگے اور ان پر ڈاٹ کو بند کر دیا جائیگا۔ یعنی ان کے منہ کو بند کر دیا جائیگا۔ مطلب یہ ہے کہ دوزخ کے دروازے اور منافذ بند کر دیئے جائیں گے تاکہ آگ کی گرمی میں کمی نہ ہو۔ (الیہا وانا ملخصا لشرح العذاب ــــ والعیاذ باللہ تعالیٰ ــــ علیہم (روح ج ۳۰ ص ۴۰)۔

موضح قرآن ۵ یعنی کفر اور ایمان یا دوزخ کے بیان اور حرمۃ اللہ ۵ یعنی بندہ آزاد کرنا یا قرضدار کو خلاص کروانا ۱۲ منہ ۵ ایک قسم کا ایک حق ثابت ہوا ایک حق ہو دونوں پر سے تو دو حق ہوئے ۱۲ منہ ۸۔

فتح الرحمٰن ۱ یعنی خیر و شر۔ ۲ یعنی بحقیقت قوت آستہ کریں اعمال بجا آوردہ۔ ۳ یعنی بشب چہار دہم

سورۃ الشمس

ربط سورۃ الشمس اور الیل دونوں میں پہلے دونوں مضمونوں کا اعادہ کیا گیا ہے یعنی توحید اور تزہیدِ نفس۔ سورۃ الشمس میں توحید کا مضمر اور تزکیہ نفس کا مصرح ذکر ہے یعنی تزکیہ کا مطلب یہ ہے کہ اعتقاد کی خوبی اور اعتقاد قبیح برابر نہیں ہے۔ سورہ والیل میں تفرقِ الاعمال کا بیان ہے یعنی نیک و بد، سعی و کسل اور مصدق و مکذب برابر نہیں ہیں۔ یہ دونوں سورتیں سورۃ الاعلیٰ کے دونوں مضمونوں کا بیان ہے۔

خلاصہ

والشمس وضحٰھا ——— تا ——— وقٰی۔ شاہد مشہود شمس و ضحیٰ، جس طرح روشنی اور اندھیرا، دن اور رات، آسمان اور زمین برابر نہیں ہیں اسی طرح نفس زکیہ جو شرک و کفر کی خباثت سے پاک ہو اور نفس خبیثہ جو شرک و کفر کی خباثت میں ملوث ہوں برابر نہیں ہیں۔

کذبت ثمود بطغوٰھا ——— تا ——— آخر۔ تکذیب اخروی۔ قوم ثمود کا انجام بد دیکھو، جو لوگ کفر و شرک سے اپنے دلوں کو پاک صاف نہ کریں قوی ہے کہ انکار کریں اور ان کا انجام ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔

لغات والشمس۔ مثنی ہے مرد و عورت، اور روشنی ہے وضحٰھا اسی سے ہے۔ والقمر۔ اس سے اندھیرا، اس لیے چاند اندھیرا ہوتا ہے کہ سورج کے سامنے آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کے غروب کے فوراً بعد طلوع ہونے والا چاند ہے یا مراد یہ ہے کہ سورج کے طلوع کے بعد اس کا طلوع ہونا چودھویں کی اجتماعی میں ہوتا ہے۔ ان دونوں میں چاند کا جو حصہ زمین کی طرف ہوتا ہے وہ بے نور ہوتا ہے اس لئے نظر نہیں آتا یا بہت تھوڑا سا حصہ نظر آتا ہے جو سورج کے بالمقابل ہوتا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ نے بقرشہ نقابل بیان و تبیان دسماوی و سے معلوم کر کے بیان دی ہے اسی طرح نفس کی دونوں حالتوں فجور و تقویٰ کا ذکر بھی قرینہ مذکورہ ہے۔ سورج کی روشنی اور چاند کا اندھیرا وقت میں بے نور ہونا شاید اس کی طرف اشارہ ہو کہ نفس خبیثہ برابر نہیں۔

لغات والنہار۔ اسی دن جب سورج کو ظاہر کر دیتا ہے اور وہ افق پر نمایاں ہو جاتا ہے اور رات جب سورج کو اپنی تاریکی میں چھپا لیتی ہے والسماء اور اس کی بناء، زمین اور اس کی ہموار سطح اور پستی یہ بھی شاید اسی کی طرف اشارہ ہو کہ نفس خبیثہ برابر نہیں ہیں۔ دونوں افعال میں ما مصدر ہے اسی پر ضحٰھا (ظہر) و طحٰھا (ظہر) ہے۔

لغات ونفس۔ یہاں بھی ما مصدر ہے تسویہ سے مراد یہ ہے کہ اس کی فطرت و بناوٹ میں اعتدال پیدا کیا اور اس کے اعضاء اشتہا یا غضب، حواس ظاہرہ و باطنہ کو ایسا بنایا کہ ہر ایک اپنا اپنا کام بخوبی انجام دے سکے (کما فی الاحیاء و الطب الروحانی) فالھمھا فجورھا و تقوٰھا۔ پیدا کرنے کے بعد اس کو فجور و تقویٰ، خباثت و معصیت اور نیکی و بدی کی راہ کی رہنمائی کر دی یا فجور و تقویٰ دونوں میں سے ایک راہ کو منتخب کر لیا۔

لغات قد افلح۔ یہ مذکورہ تفسیر کا جواب ہے مذکورہ بالا اشیاء اس پر گواہ ہیں کہ جس طرح وہ برابر نہیں ہیں اسی طرح نفس زکیہ اور نفس خبیثہ بھی برابر نہیں ہیں۔ نفس زکیہ کامیاب اور بامراد ہے اور نفس خبیثہ ذلیل و خوار اور ناکام ہے جس نے اپنے نفس کو طہارت اعتقاد اور مداومت اعمال صالحہ سے پاک کر لیا وہ تو کامیاب ہوا اور جس نے اسکو اعتقادی خباثتوں میں ملوث کر کے ذلیل و خوار کیا وہ ناکام و نامراد ہوا۔

لغات کذبت ثمود۔ پیشگوئی اخروی کی جگہ ظہوری سرکشی، نافرمانی میں مبتلا ہونا (وھو ظہور وجھاھن العدو ای عبھا فانہ ظھر علیھا و غلبھا و قاھا) غیبیا (قرطبی ج ۱۰ ص ۷۰) اور بادیہ ہے (روح) قوم ثمود نے سرکشی کی وجہ سے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو جھٹلایا۔ اذ انبعث اشقٰھا جب کہ ان میں کا سب سے بڑا بدبخت اونٹنی کو قتل کرنے کے لئے اٹھا۔

لغات فقال لھم رسول اللہ ناقۃ اللہ الخ مصب علی التحذیر ہے اسی احذروا عقر ناقۃ اللہ (روح) تسقیھا۔ پانی کا حصہ۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا

وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰىهَا ۝ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا
فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ
مَنْ دَسّٰىهَا ۝ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَا ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ
اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا
فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۚ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ
فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ وَمَا خَلَقَ
الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ فَاَمَّا مَنْ
اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ

صدق اللہ العظیم

اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی وجہ سے ان پر ہلاک خیز اور بیخ کن عذاب نازل فرمایا اور بیخ کنی سے ہی قوم ثمود کے قاتل کے فعل پر ہرگز خوف نہیں اس لئے سب کو تباہ و برباد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شان نزول: حضرت اللہ تعالیٰ قوم ثمود کی تباہی کی وجہ کیا تھی اس کا علم سے خود ان کو نہیں تھا تاکہ ان پر کچھ نہ کچھ نازل ہوتا اور کوئی خطرہ محسوس کر کے اس سے اجتناب کیا جاتا یا اس سے حفاظت کی جاتی۔ (ف)

موضع قرآن جب سورج حمل کے نزدیک ہوتا ہے تو ایک حضرت ابو جعفر بن ابی طالب سے ایسا ہی خلاف اس کے کسی علامہ تک ہر ایک کو آپ ہی ہر مقدار کم دیا تھا کسی نے کہا کہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے پوچھ کر کسی کی تلاش کی کا کام دیا تھا اس سے بہتر ہے دولت اصل حق سمجھ کر نہیں نہیں کہ ہر ایک حضرت جان بھی اس کے فاصلوں میں ہے تھے ہمیں نہ ہو گی ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کو نہ لے سکیں ہے تھے ہمیں نہ ہو گی ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کو نہ لے سکیں ہے تھے ہمیں نہ ہو گی ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کو نہ لے سکیں

جمال جناب باری کی مدت میں حاضر ہوئے گئے۔ اسی طرح کتنوں کو خرید کر آزاد کیا۔ ملاحظہ فرمایا ہے وہ ۳۰ ہزار اور ۴۰ ہزار درہم جو ان کا سرمایہ تھا کے لئے مسائل پڑھتے ہیں ان پر ہزار درہم باقی رہ گئے تھے اور وہ بیت المال سے لیا تھا۔ حضرت نے فرمایا ہے جب تک تو اس کے مال نے مجھے خلق نہ کیا کہ مال نہیں جب سب خرچ کر کے فقیر ہو گئے لیکن کہیں کہ ہم نے اکثر جیتے تھے حضرت نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی لڑائی میں اپنا مال خرچ کیا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اس کہنے پر کہ ہم نے اکثر جیتے تھے حضرت نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے جنت میں ہمارے لئے ہمارے لئے ہمارے لئے

سورۃ اللیل

ربط | سورت الشمس میں تزکیہ یعنی تخلق کی اہمیت کا مضمون مذکور ہے۔

خلاصہ

والیل اذا یغشی ۔۔۔ تا ۔۔۔ ان سعیکم لشتی ۔ اللہ کے مملکت ہونے پر شواہد کا بیان جس طرح رات دن اور نر و مادہ کے تضاد و اختلاف حکمت ہیں اسی طرح تمہاری سعی مختلف ہیں، ایک سعی و جد و کاوش ہے دوسری بیکاری نہیں ہے

فاما من اعطی واتقی ۔۔۔ تا ۔۔۔ والی لا تجزی والا ابتغاء وجہ ربہ الاعلی ۔ جواب قسم کی تشریح و توضیح ہے

ولسوف یرضی ۔۔۔ تا ۔۔۔ خذی کی جزء و قول ۔ تحقیق اخروی

وسیجنبہا الاتقی ۔۔۔ تا ۔۔۔ آخر بشارت اخرویہ۔

لغت والیل ۔ اصل معنی ہیں ڈھانپنا یعنی رات جب چھپا لیتی ہے اور دن ظلمات کی تاریکی میں چھپ جاتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے دونوں اس پر شاہد ہیں کہ تمہاری سعی بھی مختلف ہے جس طرح رات اور دن کے تضاد کا نتیجہ ہیں اسی طرح تمہارے اعمال بھی مختلف ہیں۔ ما خلق الذکر والانثی اسی طرح الفاظ ہے جو نر یا مادہ پیدا کیا ہے وہ اس پر شاہد ہے جس طرح نر و مادہ کے آثار و خواص مختلف ہیں اسی طرح تمہاری سعی عمل بھی مختلف ہے۔ کوئی نیا عمل ہے کوئی کھوٹا کوئی کرنا ہے کوئی نہ کرنا ہے۔

لغت فاما من اعطی ۔ یہ برائے قسم یعنی سعی عمل کے مختلف ہونے کا ذکر اور نوع عمل کی جزاء و سزا کا بیان ہے جو شخص مال کے حقوق ادا کرنے کا اہتمام کرے اور اللہ کے لئے خرچ کرنے کا حکم دیا ہے وہ مال خرچ کرے اور خدا سے ڈرے اور اس کے خادم و مصنوعات سے اجتناب کرے۔

وصدق بالحسنیٰ اور علت اسلام ہے ایمان لائے اور اسی کی تصدیق کرے جس طرح ہر شے میں اس شخص کی سعی عمل مذکور ہوئی اس عمل کے لئے ہو قوانین اس کیلئے آسانی کے اسباب مہیا کر دیتے ہیں یعنی سے ایسے کاموں کی توفیق دیتے ہیں اور آخرت میں اس کی راحت و آسانی اور داخلہ جنت کا باعث ہوگا۔

لغت اما من بخل ۔ یعنی جس کا اور سرا رخ ہے جو شخص بخل کرے راہ حق میں مال خرچ نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب و ثواب سے مستغنی ہو جائے اور ملت اسلام کو جھٹلائے اس کے لئے ہم سختی اور مشقت کے اسباب آسان کر دیں گے اور اس کی سعی عمل کا جتنا پھل اور نتیجہ عذاب ہوگا۔ وما یغنی عنہ مالہ اذا تردی ۔ مال و دولت کی کوئی حقیقت نہیں جو چیز کام آنے والی ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال ہے جو اس کے گڑھے میں گرے گا اس وقت یہ دولت کام نہ آئے گی کیونکہ اس وقت اس کے ہاتھ خالی ہوں گے۔

لغت ان علینا ۔ حق کی طرف رہنمائی کرنا، حق کو دلائل سے واضح اور مدلل کرنا ہمارا کام ہے جو ہم بھیجے ہوئے ہیں جب سب حق کو کوئی قبول کرے یا رد کرے یہ اسکی مرضی ہے، جیسا کہ شجر دنیا ہمارے ہاتھ کا۔

وان لنا للاخرۃ والاولیٰ ۔ دنیا اور آخرت کے ہم مالک ہیں اس لئے اگر کوئی ہدایت قبول کرلے تو اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور اگر کوئی تکبر کی اختیار کرے تو اس سے ہمارا کوئی نقصان نہیں، یا مطلب یہ ہے کہ دنیا اور آخرت کے مالک ہم ہیں، اس لئے دنیا و آخرت میں کوئی دولت ہم سے طلب کرلے۔ الا بصیرۃ فمن ضل ولا ینفعنا الھدیٰ ۔ انما ھذا او التھدید فمن طلبہ من غیرنا فلم یجدہ (ابن کثیر)

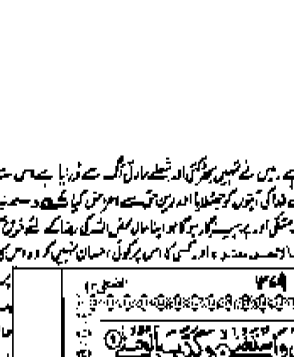

لَيَصْلٰىهَآ ۝ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝

منزل ۷

ف۱ یعنی ہمارے ذمہ پر ہے کہ ہدایت کا راستہ بتادیں یہ ہمارا ذمہ ہے۔ ہم نے بتادیا۔ اب جو ہدایت پر نہ چلے وہ ہمارا ذمہ دار نہیں۔ ہم نے اپنا فرض ادا کرد

سورۃ الضحیٰ

ربط | گذشتہ سورت کے اختتام پر یہ بیان مذکور ہوا تھا، اب اس سورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی ہے۔

خلاصہ

والضحیٰ ۔ والیل اذا سجیٰ ۔۔۔۔ وللاخرۃ خیر لک من الاولیٰ ۔ یہ مشرکین کے اعتراض کا جواب اور تسلی ہے۔

الم یجدک یتیما فاویٰ ۔۔۔۔ فحدث ۔ خطاب رسول ہونے کی وجہ سے تمام کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

لغت : ضحیٰ جس مقدر میں شے کھلتا ہے کہ کسی صنعت سے چند دن جب بیل طیار ہو، اسی لئے کہ ذرا آگے تو مشرکین نے کہنا شروع کر دیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اس سے ناراض ہو گیا ہے اور اس نے اسی کر چھوڑ دیا ہے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی جس میں مشرکین کی خرافات کا جواب دیا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی کہ اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض نہیں ہوا ہے اور نہ چھوڑا ہے۔ خانہ، اس کثیر کبیر وغیرہ۔

ترجمہ : چاشت کا وقت۔ دن کا اجالا۔ سجی۔ سی خلق مخلوق۔ ہجر چھوڑنا۔ ضالا۔ بھٹکا ہوا۔ عائلا۔ تنگدست۔ تنہر جھڑکنا۔

تفسیر : والضحیٰ ۔ قسم ہے چاشت کے وقت کی اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے رب نے نہ تو آپ کو چھوڑا ہے اور نہ وہ آپ سے ناراض ہوا ہے۔ جس طرح دن کا اجالا اور رات کا اندھیرا یکساں نہیں ہیں اسی طرح تمام حالات یکساں نہیں ہیں کبھی فراخی اور کبھی بسط کبھی وقت تنگی ہوتی ہے۔ یہی حال وحی کا ہے کہ کبھی آتی ہے اور کبھی نہیں آتی۔

نکتہ : والضحیٰ ۔ قسم کے حالی بیان کر کے مزید تسلی فرمائی۔ دنیا میں تو مخلوق کے حوال تو بدلتے ہی رہتے ہیں کبھی راحت کبھی مشقت، اگر دنیا میں بھی سدا سرسبز فرماتے ہے لیکن آخرت آپ کے لئے دنیا کے مقابلے میں بہت ہی بہتر ہے۔ کیونکہ آخرت میں سب سے اونچا اور عمدہ مقام یعنی مقام محمود آپ کیلئے مخصوص ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہر آخرت حالت آپ کے لئے پہلی حالت سے بہتر ہو گی کیونکہ رفعت و مراتب غیر متناہی ابد تک ختم ہو جائیں گی اور آپ کو ملتا رہے گا۔ والاخرۃ ۔ سے ما بعد ۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ کو اس قدر عطا فرمائے گا اور ایسی شرف و عزت عطا فرمائے گا کہ آپ دنیا کی مشقتیں بھول کر خوش ہو جائیں گے۔

نکتہ : الم یجدک ۔ سے آپ کو بتلایا ہے کہ دلائل اور دلائل کو دور کرنے میں انعامات اگر کر کے قتل کے لئے شواہد بیان فرمائے ہیں اور انعام سابق کے بعد ہوتا ہے۔ استفہام تقریری ہے جس سے آپ کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملے اور دونوں کے حد بچپنے سے آپ کی پرورش کرتا رہا۔ جب آپ جوان ہوئے تو دین کا راستہ انہیں بتاتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر قرآن نازل کر کے آپ کو شریعت سکھائی اور راستہ بتایا، پھر آپ فقیر تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ کبھی آپ کو اللہ تعالیٰ کے حال سے یاد میں غم کو اطمینان سے بدلا۔ فاما الیتیم ۔ سے ما بعد ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو غنی کر دیا۔ کبھی آپ کو فقر کے حال سے یاد میں غم کو اطمینان سے بدلا۔ فاما السائل ۔ سے ما بعد ۔ وفیہ اشارۃ لطیفۃ الی ان الفقیر ینبغی ان یکون ذا فتوۃ و اخلاق حمیدۃ (تفسیر کبیر ج ۳۲ ص ۱۰۔ ۱۱) یعنی دوسری ترجیہ پر علامہ قشیری کی رائے اعتراض کیا ہے کہ یہ سورت مکی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اختیار مکہ میں ہو چکا تھا لیکن ہم کہتے ہیں کہ یہ اختلاف اس لئے ہوا ہے کہ یہ اصل ہونے کی وجہ اس حیثیت سے ہے کہ اس سورت میں اشارہ ہے اس طرف کہ یہ اختیار مکہ میں حاصل

بَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ ۝ أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا
فَآوَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ۝ وَوَجَدَكَ
عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ۝ فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَ
أَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَأَمَّا بِنِعْمَةِ
رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

تمت الاسراح فليه ومن ان ايا وهبه ركوعا واحد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝
الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝
فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

مدعیِ قرآن نے حضرت کا باب مرگیا بیٹ میں پھر

گھوڑا لے پالا وہ بھی مرگیا اُٹھ برس کا بھوڑ مرگیا
کوئی نے بالا جب تک جوان ہوئے واقعات جب
حضرت جوان ہوئے قوم کی۔ اور رسم سے بزار رکھتے
اور ان کے پاس کوئی اور رسم نہ پائی۔ اللہ نے دین
نازل کیا اور ۔ ۔ ۔ ۔ حضرت خدیجہ رضی اپنی قوم میں
اشراف تھیں اور مال اور ان سے خاوند جوان سب مال
انہوں نے حاضر کیا۔ ۔ ۔

میں آپ کے دل کو اطمینان اور ایقان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ تائید: نصر من عندہ یعنی اللہ کی مدد سے (المنجد ص ۷۹۲ و اقرب ص ۱۲۸۰)

۵ وضعنا: وزر جمع کا صیغہ ہے اور اس کا مرجع مراد ہے یعنی ہم نے کندھوں پر شرک اور دیگر معاصی کا بوجھ ہٹا دیا اور ان کو ایسے ثواب تک پہنچا دیا جو اب آپ کو بھی ہے (الکلیات لکفوی) وکان ظہرک ماضی یعنی مستقبل ہے یعنی آپ کو ایسے تمام بوجھوں سے محفوظ رکھا کہ گمراہی میں سے ایک بھی آپ سے جدا کرنا گناہ صادر ہونا تو آپ کی کمر توڑ دینے والا بوجھ ہے ہم نے آپ سے ایسا کوئی گناہ صادر نہیں ہونے دیا یا وہ سب گناہ جو ہم سے ہونے والے تھے ہم نے معاف کر دیئے۔ عفا اللہ عنک لم یزل ذنبک یعصر ظہرک (اقرب۔ ع) اور ہم نے آپ سے ایسا گناہ صادر نہیں ہونے دیا کہ جو آپ کی کمر توڑ دیتا (المنجد ص ۷۹۲ و اقرب ص ۱۲۸۰) وما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض (انفال ع ۹)

۶ ورفعنا: دوسرا انعام ہے۔ پہلے آپ کا بوجھ ہلکا کر دیا۔ آپ پر قرآن نازل فرمایا۔ قیامت تک مسلمان سے پڑھتے پڑھاتے رہیں گے اور آپ کو ثواب ملتا رہے گا یا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے نام کے ساتھ تیرے نام کو بھی اذان و اقامت میں شامل کر دیا ہے جیسا کہ اذان و اقامت میں شہادت میں علی ابن عباس قال یقول لہ لا اذکر الا ذکرت معی فی الاذان والاقامۃ والتشہد وسلم الصدقۃ علی العابس وجود المقتر یوم الاعطی وایام القضاء حتی یعد مرجوعہ فیعتمد الصابر علی الصفا والنبی وفی خطبۃ النکاح وفی مخاصر فی الامر حتی یعد مراجعہا (القرطبی ج ۲۰ ص ۱۰۰)

۷ فان مع العسر: کافر کہتے تھے کہ ہم معجزہ مانگتے ہیں اس لئے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں خیال گذرا کہ شاید کافروں کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ پر کس قدر انعامات فرمائے ہیں۔ وہ فقر و فاقہ کو بھی دور فرما دے گا کیونکہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے۔ تائید: فان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا (الم نشرح ع)

۸ فاذا فرغت: خلق خدا کو تو دین کی دعوت دو جب اس سے فراغت ملے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ۔ اسی اذا فرغت من دعوۃ الخلق فاجتہد فی عبادۃ الرب۔ (مدارک) یا مطلب یہ ہے کہ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر اشرف عبادت میں کوشش کرو۔ عن ابن عباس فرغت من امور الدنیا فانصب فی عبادتک وسل ربک (مدارک) حاصل یہ ہے کہ اپنے تمام اوقات کو تبلیغ و دعوت، جہاد اور عبادت میں صرف کرو۔

۹ الی ربک: اپنے تمام احوال میں عرش اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے ماسوا کی طرف توجہ نہ کرو۔ اجعل سر جمیع الاشیاء الی ربک (فاذا فرغت) جمیع احوالک (الی قولہ سوی (فاذا فرغت)

سُورَۃُ التِّین

زمانۂ نزول مسند احمد، ترمذی، حاکم کے بیان کے بموجب سورۃ الضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلی دی گئی اور سورۃ الم نشرح میں اس تسلی کو دوبالا کیا گیا۔ اس لئے یہ سورۃ التین بھی مکی ہے۔ بیہقی نے دلائل النبوۃ اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ یہ سورۃ مدینہ میں نازل ہوئی۔ لیکن یہ روایت قابل اعتماد نہیں ہے۔ اس کے برعکس ابن عباس کے شاگرد عکرمہ کا بیان ہے کہ یہ مکہ میں نازل ہوئی۔ اس کے مضامین بھی اس کے مکی ہونے کی شہادت دیتے ہیں۔

موضوع انسان کی اخلاقی ذمہ داری اور جزا و سزا کے بیان کے لئے سورۃ کا آغاز انجیر اور زیتون کے پھل اور طور سینا اور مکہ کے امن والے شہر کی قسم کھا کر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد انسان کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ پھر اس کے اخلاقی رویہ کے لحاظ سے اس کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ ایک قسم وہ جو ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کرتی ہے۔ دوسری قسم وہ جو کفر اور بدعملی کی راہ اختیار کرتی ہے۔ پہلی قسم کے لئے بشارت ہے کہ ان کو کبھی ختم نہ ہونے والا اجر ملے گا۔ دوسری قسم کے لئے تنبیہ ہے کہ ان کو ذلت کی سزا ملے گی۔ آخر میں اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے تو انسان کو اس کے سامنے جوابدہی کا عقیدہ اختیار کرنا چاہیے۔

خلاصہ

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ۔۔۔۔ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۔۔۔۔ انجیر اور زیتون کے پھل کی قسم، اور طور سینا کی قسم، اور اس امن والے شہر کی قسم، ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔

۱ تا ۳ التین و زیتون کی قسم کھانے کا مقصد یہ ہے کہ ان کی طرف اشارہ کیا جائے۔ طور سینا وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت عطا کی گئی۔ بلد امین سے مراد مکہ ہے۔ اس کو امن والا شہر اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں ہر قسم کے جانور اور انسان امن سے رہتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسرے شہروں میں ایسا امن نہیں ہوتا۔ ان قسموں کے ذریعہ جس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ اس کو عقل اور ارادہ کی طاقت دی گئی ہے۔ اس کو اخلاقی ذمہ داری کا شعور دیا گیا ہے۔ اس کو اچھے اور برے کی تمیز دی گئی ہے۔ اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اچھا بنے یا برا بنے۔ اس کو ہدایت کے لئے رہنمائی دی گئی ہے۔ اس کو ایسی طاقتیں دی گئی ہیں جن کو استعمال کر کے وہ اچھا بھی بن سکتا ہے اور برا بھی بن سکتا ہے۔ یہ سب چیزیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ انسان کو پیدا کرنے والا اس کو ایک اخلاقی ہستی بنانا چاہتا ہے۔ اس کو اچھا بنانا چاہتا ہے۔ اس کو برا بنانا نہیں چاہتا۔ اس کو اچھا بنانے کے لئے اس نے اس کو ہدایت کا انتظام کیا ہے۔ اس کو برا بنانے کے لئے اس نے کوئی انتظام نہیں کیا ہے۔ اس کو اچھا بنانے کے لئے اس نے اس کو طاقتیں دی ہیں۔ اس کو برا بنانے کے لئے اس نے کوئی طاقت نہیں دی ہے۔ اس کو اچھا بنانے کے لئے اس نے اس کو اختیار دیا ہے۔ اس کو برا بنانے کے لئے اس نے اس کو اختیار نہیں دیا ہے۔

۴ لَقَدْ خَلَقْنَا ۔۔۔۔ أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۔۔۔۔ ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا۔ یہ قسموں کا جواب ہے۔ بہترین ساخت سے مراد انسان کی وہ ساخت ہے جو اس کو اشرف المخلوقات بناتی ہے۔ اس کو عقل، ارادہ، اختیار، تمیز، اخلاقی حس، ہدایت کی رہنمائی، اچھا بننے کی طاقت اور برا بننے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ سب چیزیں اس کو بہترین ساخت پر پیدا کرنے کا ثبوت ہیں۔ اس کو بہترین ساخت پر پیدا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ وہ اچھا بنے۔ اس کو اچھا بنانے کے لئے اس نے اس کو ہدایت کا انتظام کیا ہے۔ اس کو برا بنانے کے لئے اس نے اس کو ہدایت کا انتظام نہیں کیا ہے۔ اس کو اچھا بنانے کے لئے اس نے اس کو اختیار دیا ہے۔ اس کو برا بنانے کے لئے اس نے اس کو اختیار نہیں دیا ہے۔

۵ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ ۔۔۔۔ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۔۔۔۔ پھر ہم نے اس کو پھیر کر سب سے نیچے درجہ میں ڈال دیا۔ یہ انسان کی دوسری حالت کا بیان ہے۔ پہلی حالت یہ ہے کہ اس کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ دوسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے پھیر کر نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کو اس کی بہترین ساخت سے پھیر کر نیچے درجہ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔

۶ إِلَّا الَّذِينَ ۔۔۔۔ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۔۔۔۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کے لئے بشارت ہے جو ایمان لے آئے اور نیک کام کئے۔ ان کے لئے بشارت ہے کہ ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ان کے لئے بشارت ہے کہ ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ ان کے لئے بشارت ہے کہ ان کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

۷ فَمَا يُكَذِّبُكَ ۔۔۔۔ بِالدِّينِ ۔۔۔۔ پھر کون ہے جو تجھ کو جھٹلائے اس بات کے بعد کہ انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ یہ انسان کی تیسری حالت کا بیان ہے۔ پہلی حالت یہ ہے کہ اس کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ دوسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے پھیر کر نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ تیسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔

۸ أَلَيْسَ اللَّهُ ۔۔۔۔ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ ۔۔۔۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔ یہ انسان کی چوتھی حالت کا بیان ہے۔ پہلی حالت یہ ہے کہ اس کو بہترین ساخت پر پیدا کیا گیا ہے۔ دوسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے پھیر کر نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ تیسری حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ چوتھی حالت یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کو اس کی بہترین ساخت سے محروم کر کے نیچے درجہ میں ڈال دیا گیا ہے۔

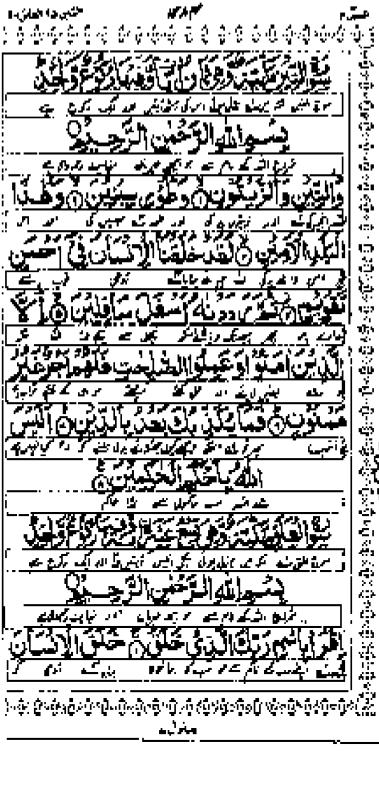

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ حَرْفًا وَّمِائَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ كَلِمَةً وَّاَرْبَعُ مِائَةٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝

قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۝ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۝

وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ۝ وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ

شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا

فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ

---

۱۵ قسم ہے آسمان برج والے۔ یہ جواب قسم ہے مستقبل ہے مذکورہ بالا بیان کے بعد کوئی چیز تعجب خیز نہیں مترو نظر اور جزاء دوسرا کفر و انکار پھر آمادہ دوگنا ہو کر تو ہے ہے اللہ تعالیٰ کا انسان کو احسن تقویم میں پیدا کرنا اور ایک قطرہ آب سے ایسی عظیم شان اور خوبیوں میں سارے مخلوق سے اعلیٰ و ارفع صورت پیدا کر لینا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ انسان کو دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قادر ہے۔ اس لئے خلق نشر اور جزاء و سزا کا انکار نہایت ہی قابل تعجب بات ہے

۱۶ التین ﷺ۔ یہ دلیل عقلی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار مکانوں میں جہاں سے بڑے بڑے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں قسم کھائی ہے کہ انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے پھر اس کا یہ حال ہے کہ اسفل سافلین میں گر جاتا ہے اور جزاء و سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

موضح قرآن ۱۵ مطلب فرمایا کہ قسم کھائی ہے انجیر اور زیتون کے میوے کی اور پانی پینے کی جگہ اور پہاڑ پر بیت المقدس کہ اس پر بہت انبیاء آئے اور مکہ کا شہر جبکہ کہ ہے اور طور سینین جہاں حضرت موسیٰ سے کلام ہوا یہ چار مکان تبرکے ہیں بہت برکت کے، اور ان کی قسم کھانے سے بھی اس کو لائق جانا فرشتوں کے مقام سے پھر سب سے تو جانوروں سے بدتر ہے مگر

تفسیر الرحمٰن ۱۵ یعنی وقتیکہ کافر شاکر ہو جاتا ہے اور ناشکرا ہو جاتا ہے تو وہ اپنے کفر کی وجہ سے اپنے آپ کو اس سزا کا مستحق بنا لیتا ہے جو اس کے لئے تجویز کی گئی ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا ذکر فرمایا ہے اور اس کی ابتداء اس طرح فرمائی ہے کہ اے محمد ﷺ اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھو جس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا ہے اور خاص طور پر انسان کو جما ہوا خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا ہے۔

سورۃ العلق

گذشتہ سورتوں میں تسلی دینے، خوشخبری اور تبشیر کے معنا میں ذکر کرنے کے بعد فرمایا تلاوت قرآن پاک پر مداومت کرو اس سے استقامت علی التوحید حاصل ہوگی

ربط | بدایت نبوی حاصل ہوگی

خلاصہ

اقرأ باسم ربك ۔ تا ۔۔۔۔ علم بالقلم والعلم بصفة معاد پر بھی بداہۃً دلیل ہے اور کفار کی ایذاء سے گھبرا کر اللہ کا نام لینے کو قرآن کی تلاوت و تبلیغ کے ساتھ۔ ان الانسان لیطغی تک۔ الی ربك الرجعی تخویف اخروی۔

أرأیت الذی ینهی ۔۔۔ تا ۔۔۔۔ الجواب بصفة ان اللہ یراہ کا ذکر برائے تہدید و تسلی ہے۔

كلا لئن لم ینته ۔ تا ۔۔۔۔ ناصیة كاذبة خاطئة۔ الزجر۔ كلا لا تطعه واسجد واقترب خطاب بہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

وجہ استفتاح

۱ اقرأ باسم ربك۔ استفتاح کے لئے ہے اپنے اس پروردگار کی مدد سے پڑھ جس نے پیدا کیا، جو قوت بیان کے کافی شافی ہیں کہ بعد بھی نہیں مانتے ان کو چھوڑیئے ان کی ایذاء دہی پر صبر کیجئے آپ شروع سے اب تک قرآن کی تلاوت و تبلیغ میں لگے رہے۔ تو آپ کی تلاوت حق پر استقامت کا ذریعہ ہے

۲ خلق الانسان۔ انسان کو اللہ نے جمے ہوئے خون سے پیدا کیا، کیونکہ جرثومہ اور نطفہ سب سے پہلے مخلوط جمے ہوئے خون کی شکل اختیار کرتا ہے پھر وہ رفتہ رفتہ گوشت پوست کی ہڈی بن جاتا ہے۔ اقرأ الخ بعد عہد کی خبر دینے سے ہے۔ و ربك الاکرم یہ بڑا کریم ہے جو اپنے بندوں کو نوازتا ہے انہیں پیدا کرتا ہے۔ الذی علم بالقلم اس نے ایک چیز کی اس چیز یعنی قلم کے ذریعے سے تعلیم دی کہ جو کام کتابت میں قلم ہی سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح علم تعلیم و تعلم کا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔

۳ علم الانسان۔ انسان کو حضرت آدم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء کو خدا تعالیٰ نے وحی، سماع، کی تعلیم دی یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں اور مطلب یہ ہے جو امور اسباب ظاہرہ سے معلوم نہ ہو سکتے ان کا علم وحی کے ذریعہ عطا فرمایا ہے۔ اور مراد صرف وہی باتیں ہیں جن کا رسالت سے تعلق ہے۔ اس سے کلی علم غیب مراد لینا غلط اور باطل ہے کیونکہ کل علم غیب کا فریضہ رسالت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم یا حق تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سبقت لے جا سکیں۔

۵ كلا ان الانسان۔ یہاں الانسان سے کفار مکہ کے ملوک ابوجہل مراد ہے یا اس سے جنس مشرک انسان مراد ہے۔ كلا بمعنی حقاً ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایسے انعامات اور ایسے دلائل و براہین کے باوجود مشرک انسان سرکشی کرتا اور طغیان (حد سے تجاوز) کرتا ہے۔ ان رآہ استغنی (تعلیل مقدر ہے۔ الکلام فی آیۃ۔ استغنی ای عبارۃ الاصل و نورۃ (تفسیر شوکانی ج ۵ ص ۴۲۳) شرک الغناء اس لئے سرکش اور عاصی ہو جاتے کہ دولت مند ہے اس لئے اس دنیا کی دولت کی کوئی حیثیت نہیں۔ دولت ان کو ایمان کی طرف نہیں لے جاتی۔ اصل چیز ہے اسی سے انسان کی عزت و عظمت ہے۔

۸ ان الی ربك الرجعی۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ اس نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس دنیوی زندگی کے بعد اور کوئی زندگی نہیں مگر اس کا یہ خیال غلط ہے بلکہ مرنے کے بعد ہر ایک کو اللہ کے ہی پاس اور قیامت کے دن ہمیں حاضر ہوں گے خدا کی طرف اسکی واپسی اور اس کے سامنے اس کی پیشی ہوگی وہاں اسکو اس کے عصیان طغیان کی پوری پوری سزا ملے گی۔ اور ملامت و ندامت وہاں کام نہیں آئیگی۔

۹ ارأیت الذی ینهی۔ ابوجہل اور دیگر مشرکین مکہ کے متعلق اور مراد ہے۔ عبد۔ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ (اثبات ان کان ضمیر شان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنایہ ہے۔ (رأیت ان کنہ دیوانا ضمیر جانب ابوجہل و فاعل ہے کنایہ ہے۔ المعنی بطن ان اللہ یرانی کیا نہ ستانے والے کو نہیں دیکھتا اگر میرا بندہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت پر ہے اور تقویٰ و طہارت کا حکم بھی دیتا ہو اور ابوجہل جس کو منع کرتا ہے، روکتا بھی ہو اور حق کو جھٹلاتا اور اس سے اعراض بھی کرتا ہو تو اسے معلوم نہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔

مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝
جمے ہوئے خون سے — پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے — قلم کے ذریعہ سے

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ كَلَّاۤ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤى ۝
علم دیا انسان کو جو وہ نہ جانتا تھا — سنو بیشک آدمی سرکشی کرتا ہے

اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۝ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ
اس بنا پر کہ وہ اپنے کو بے پروا دیکھتا ہے — بیشک تیرے رب ہی کی طرف پھرنا ہے — کیا تو نے دیکھا

یَنْهٰى ۝ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝
منع کرتا ہے — ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے — بھلا دیکھ تو اگر وہ راہ پر ہو

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ اَلَمْ یَعْلَمْ
یا تقویٰ کا حکم کرتا ہو — بھلا دیکھ تو اگر وہ جھٹلائے اور منہ موڑے — کیا وہ نہیں جانتا

بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰى ۝ كَلَّا لَىِٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِیَةِ ۝
کہ اللہ دیکھ رہا ہے — سنو اگر وہ باز نہ آئے گا تو ہم ضرور گھسیٹیں گے پیشانی کے بال

نَاصِیَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ فَلْیَدْعُ نَادِیَهٗ ۝ سَنَدْعُ
جھوٹی پیشانی — خطاکار — پس وہ بلا لے اپنے حلقہ والوں کو — ہم بھی بلا لیں گے

الزَّبَانِیَةَ ۝ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۩ ۝
داروغہ جہنم کے فرشتوں کو — سنو ہرگز نہ مانیو تو اس کا — اور سجدہ کر اور نزدیک ہو جا

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ وَّاَرْبَعُ كَلِمَاتٍ وَّاَحْرُفٌ
سورۃ قدر مکی ہے اور اس میں پانچ آیتیں اور چار کلمے اور کچھ حرف ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان رحم والا ہے

اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ
ہم نے اتارا اس کو شب قدر میں — اور تو نے کیا سمجھا کیا ہے

فائدہ: اَرَءَیْتَ بصیغہ تعجب ہے یعنی اگر تجھے معلوم ہے تو بتا اور نہ سمجھے سن یا مراد رویت بصری ہے اس صورت میں وہ ایک مضمون کا مقتضی ہوتا ہے مذکور ہو یا مقدر۔

۱۵ مثلاً سن۔ مخوف اخروی ہے۔ اگر وہ دنیا اور شہنشاہی سے نہ ڈگمگاوے اور اسکا سے ڈرتا یا تو جہنم میں اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیں گے جو ایک جھوٹے اور سرکش پیشانی ہے پھر وہ اپنے تمام اہل مجلس اور قبیلہ والوں کو بلا لے اور ہم دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے جو اسے گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔ مگر اس کے اعوان و انصار کی وہاں ایک نہ چلے گی اور کوئی اس کو خدا کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔

۱۶ مثلاً لا تطعه۔ کلا ردع ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا جیسا کہ ابوجہل کا گمان ہے کہ اس کے مددگار اس کو خدا کے عذاب سے چھڑا لیں گے۔ ہرگز نہیں۔ لا تطعه ابوجہل آپ کو نماز سے روکتا ہے آپ اس کی بات نہ مانیں، بلکہ نماز پڑھیں اور اللہ ہی کی بارگاہ میں سجدہ سجا لائیں اور کثرت سجود و عبادت و طاعت سے اس کا قرب اور اسی کی رضامندی حاصل کریں۔ عبادت صرف اسی کی سجا لائیں اور مصائب میں صرف اسی کو پکاریں

موضع قرآن ف اول اترنے پر جبریل (علیہ السلام) نے صرف اتنا ہی پڑھا تھا کہ آپ پر غشی کی سی حالت طاری ہو گئی اور ڈر پیدا ہوا کہ مبادا شیطان کا وسوسہ ہو یا خبط ہو یا جنون ہو۔ ف۱ یا ابوجہل کا دھمکانا مراد ہے کہ نماز پڑھتے دیکھتا تو پتھر اٹھاتا۔ منہ پر مارتا۔ اللہ تعالیٰ علیحدہ علیحدہ ایک ایک واقعہ ہوا ہوگا ف۲ اسکا ذکر کیا اچھا آدمی ہو جاتا ہے جو منہ موڑتا ہے بار کیا لادتا ہے اور انکار کرتا ہے ف۳ اللہ کے ہاں سے بھی ڈراوے آئے ہیں اور ایک جگہ نہیں

سورۃ القدر مکی ہے اس میں پانچ آیتیں ہیں اور ایک رکوع ہے

موضع قرآن ف۱ یعنی ابتدا وحی کی اور ابتدا نبوت کی اور ابتدا قرآن کی اور ابتدا اسلام کی اور ابتدا ہجرت کی اور ابتدا فتح مکہ کی اور ابتدا ہر کسی بھلائی کی یہ رات معلوم ہوئی جس بندہ پر اللہ سے نزدیک ہوتا ہے وہ بڑا مرتبہ ہے

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی ہدایت و استقامت کا مالک بنا دیا اور ہدایت بخشنے سے اور ثابت قدم رکھنے سے اور ضلالت و اضلال اور فتح پیر اور مدار ہونے کی آلودگی سے محفوظ رکھا ف۲ یعنی ہر شخص کو سخت عقوبت کرنے والا ہے ف۳ شب یعنی رات کا اول حصہ یا آخر حصہ یا سارا حصہ مراد ہے

۹۷ سُوْرَۃُ الْقَدْر

ربط سورۃ العلق میں تلاوت قرآن کا حکم دیا اور اب سورۃ القدر میں قرآن مجید کی عظمت کا ذکر فرمایا **فضائل** قرآن مجید بڑی عظمت و برکت والی کتاب ہے اس کو پڑھا کرو۔ قرآن کی عظمت و برکت سے اس رات کو بھی بہت بڑا شرف حاصل ہوا جس رات میں قرآن نازل ہوا یعنی شب قدر۔ ایک رات یعنی شب قدر میں ایک مہینہ سے بھی بہتر ہے **شانِ نزول** اس رات کو نازل کرنے سے مراد ابتداء نزول ہے یا نون محفوظ سے آسمان دنیا پر بیت العزت میں سارا قرآن نازل کرنا مراد ہے۔ القدر کے معنی تقدیر کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا اس رات میں پانچ سو سال بعد کے لئے فیصلہ فرمایا جو کہ سارے سال کا فیصلہ ہوتا ہے اس لئے اسے لیلۃ القدر کہا گیا۔ یا قدر کے معنی عظمت و شرافت کے ہیں اور اسی عظمت و شرافت کی وجہ سے اسے لیلۃ القدر کا نام دیا گیا۔ ان اللہ تعالیٰ یقدر فیھما ما یشاء من امر الی مثلھا من السنۃ القابلۃ ... وقیل لانھا تصیر بذلک لعظمتھا و قدرھا و شرفھا (القرطبی ج ۲۰ ص ۱۰۴) وما ادراک ما لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر کی عظمت و فضیلت کا بیان ہے جسے قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا، تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے یعنی وہ رات بڑی عظمت و برکت والی ہے۔ اس رات میں فرشتوں کی بہت آمد و رفت ہوتی ہے **فضائل** لیلۃ القدر شب قدر کی برکات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک رات دو صد ماہ یعنی ۶۰ سال عبادت سے بہتر ہے۔ جامع الاقوال فی ذلک اظھر (القرطبی قول من قال، عمل فی لیلۃ القدر خیر من عمل الف شھر لیس فیھا لیلۃ القدر) **فائدہ** حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق میں سو کی بجائے ہزار کہنے میں یہ شمار کثرت مراد ہے جو عرب میں عام محاورہ ہے (ھذا ما ظھر لی والعلم عند اللہ تعالیٰ) **فائدہ** اس رات میں فرشتوں کی کثرت نزول کی وجہ سے ہر نیک کام کی توفیق ملتی ہے (القرطبی) **فائدہ** اس رات کی عبادت میں سے ایک یہ ہے کہ دوران سلام

سُورۃ البیّنہ

ربط سورۃ القدر میں قرآن مجید کی عظمت کا بیان تھا، اب سورۃ البیّنہ میں کفار اور مشرکین کے عناد پر تنبیہ کا بیان ہے جو ایسی عظیم شان کتاب سے بھی اعراض کرتے ہیں۔

خلاصہ

لم یکن ۔۔۔ والذین کفروا ۔۔۔ ۲ ۔۔۔ وما تفرق الذین اوتوا الکتٰب الا من بعد ما جاءتھم البینۃ ۔۔۔ ۳ ۔۔۔ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین ۔۔۔ ۴ ۔۔۔ وذلک دین القیمۃ ۔۔۔ ۵ ۔۔۔ ان الذین کفروا من اھل الکتٰب والمشرکین فی نار جھنم ۔۔۔ ۶ ۔۔۔ اولئک ھم شر البریۃ ۔۔۔ ۷ ۔۔۔ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصلحٰت ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ وذلک لمن خشی ربہ ۔

لم یکن ۔ اہل کتاب سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں سفیان بن عیینہ، سعید بن منصور، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اہل کتاب اور مشرکین کے کفر و شرک سے باز آنے کی انتہا یہ تھی کہ ان میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد ہو، اور جب تک آپ تشریف نہ لے آئیں وہ اپنے کفر و شرک سے باز آنے والے نہیں تھے۔ اور یہ بات اس لئے ضروری تھی کہ رسول کی آمد پر ان کی پہلی حالت یعنی کفر و شرک برقرار نہ رہے، لیکن اس کے بعد والی آیت وما تفرق الذین اوتوا الکتٰب کا مضمون یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کے بعد ان کے کفر میں اضافہ ہو گیا۔ اس طرح دونوں آیتوں میں بظاہر تضاد معلوم ہوتا ہے۔ اس کے متعدد جوابات ہیں۔ اوّل: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے اہل کتاب اور مشرکین کہا کرتے تھے کہ جب کسی موعود صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا جائے گا اس وقت ہم اپنے دین کو چھوڑ دیں گے، اس خرچ ان آیتوں میں ان کے قول سابق کی حکایت ہے۔ اور وما تفرق الخ میں اس کے بعد کی حقیقت واقعیہ کا بیان ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی آمد کے بعد ان کا اختلاف اور بڑھ گیا اور اس کے خلاف ہے۔ دوم: اس کتاب اور مشرکین سابقہ کے ساتھ کفر و شرک سے ہٹنے والے نہیں تھے جب تک ان کے پاس رسول نہ آ جاتا جیسے رسول آئیں تو اب ان کا حال پہلے سا نہ رہا، بلکہ ان سے بہت سوں نے کفر و شرک کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا۔ **منفکین** امام زجاج رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں منفکین جمع ہے منفک کی جو کہ اس کی جمع ہے جو منفک نہ ہو۔ حاصل یہ ہوا کہ اہل کتاب اور مشرکین کفر و شرک سے ہٹنے والے نہیں تھے جب تک کہ ان کے پاس واضح برہان نہ آ جاتی اور یہ انتظام نہ ہو جاتا کہ اللہ کی طرف سے ان کے پاس رسول آئے جو ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دے جو ان کو جمیع کرے اب جبکہ اسلام ہو چکا ہے، حق و باطل کے درمیان امتیاز قائم ہو چکا ہے، اس لئے اب ہم تو کفر و شرک کو نہیں مانتے الا یہ کہ پیغمبر علیہ السلام کی دعوت کو جھٹلا دیں اور نبی آخر الزماں کو نہ مانیں جو کہ سب سے بڑا کفر و عناد کی وجہ سے کر رہے ہیں، یہ مسند کتب سابقہ میں موجود ہے اور اہل کتاب کے علماء لغات میں یہ بات مانی ہوئی ہے، اس لئے اب نہ ماننے والوں کا کوئی عذر قبول نہیں ہو گا۔

تائید ۔ حتی یظھر ان احقیۃ عمل زید بحرہ وعبدہ فلیس بحر ولا عبد۔ **وما یکذب بہا الا کل معتد اثیم** ۔ قال اللہ الذی انزل الکتٰب بالحق والمیزان۔ **قال القتبی** ج ۴ ص ۱۳۱ اس کی پوری تفصیل سورۃ شوریٰ میں گذر چکی ہے۔ **رسول من اللہ** ۔ البیّنۃ سے بدل ہے معظما مفخما۔ **یتلوا** کی ضمیر سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ **صحفا مطھرۃ** ۔ قال ابن عباس رضی اللہ عنہما یعنی من الباطل۔ **فیھا کتب قیمۃ** ۔ ای مکتوبۃ۔ **والمراد بقولہ تلا یتلوا** ۔ ای یقرأ۔ **ما کانوا لینتھوا** ۔ ای عن الکفر۔ **حتی تاتیھم البینۃ** ۔ ای الحجۃ الواضحۃ۔ **ما تفرقوا الا من بعد ما جاءتھم البینۃ** ۔ ای بعد ما قامت علیھم الحجۃ۔ **وما امروا** ۔ ای فی کتبھم۔ **الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین** ۔ ای موحدین۔ **حنفاء** ۔ ای مائلین عن الادیان کلھا الی دین الاسلام۔ **ویقیموا الصلوٰۃ** ۔ ای المکتوبۃ۔ **ویؤتوا الزکوٰۃ** ۔ ای المفروضۃ۔ **وذلک دین القیمۃ** ۔ ای الملۃ القیمۃ۔ **القیمۃ** مصدر کی صفت ہے۔ ای المسئلۃ القیمۃ۔ یعنی محکم اور سچی مسند اور روایت مسند قوی ہے یا **القیمۃ** مرکب اضافی ہے اور **القیمۃ** مصدر کی صفت ہے۔ ای الملۃ ذات

القیمۃ یعنی ملت مستقیمہ کے احکام میں جس کا حکم نہایت محکم ہے۔ (قال الزجاج ای ذلک دین الملۃ المستقیمۃ (قرطبی) زجاج کے قول میں اگر ملت سے مراد امت ہو تو مفہوم زیادہ واضح ہو جاتا ہے یعنی یہ اس امت کا دین ہے جو حق پر قائم ہے جیسا کہ علامہ آلوسی رح فرماتے ہیں۔ (قال الزجاج ای الامۃ القیمۃ بالحق ای اللہ الثابت الحق (قرطبی) اہل کتاب نے متفرق طائفیں نکال لی ہیں جانتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ باطل اور جھوٹے دینوں کو چھوڑ کر صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اسکی عبادت اور پکار میں کسی کو شریک نہ کریں، نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، جو پر قائم رہنے والی امت کا دین یہی ہے ۵ ان الذین کفروا۔ تکذیب اخروی۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین جنہوں نے رسول کا قرآن کا اور دین کا انکار کیا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ لوگ خدا کی ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ان الذین امنوا بشارت اخرویہ۔ لیکن جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے وہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کامل عام ترجمہ فرشتہ علیہم اور مکرم بشر افضل ہے بھی الاعلیٰ ہے کیونکہ یہ بھی مخلوق ہیں اور مومن کامل خدا کی ساری مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے ۶ جزاؤھم اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کی جزاء یہ ہے کہ ان کیلئے جنت ہے دائمی باغات ہیں جن میں تمام انواع مشروبات کی نہریں بہتی ہونگی وہ ان میں ہمیشہ رہینگے۔ جنت کی نعمتیں کبھی زوال ہوگا نہ اہل جنت کو موت آئیگی، خدا ان کو جنتوں سے نکالا بھی جائیگا نہ وہ خود ہی ان سے نکلنا پسند کریں گے رضی اللہ عنہم ان کے ایمان خالص یقین کامل اور عمل صالح کا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ سب اللہ کے انعام و اکرام پر راضی ہیں۔ یہ اعزاز و اکرام اور یہ انعام و فضل ایسے ہی لوگوں کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈریں کہ اس کے احکام کی اطاعت کریں اور اس کی مرضیات سے دور رہیں۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

ف ابتدائی پندرہ پارے ہر پارہ میں پندرہ رکوع ہیں اس لئے ہر رکوع کے ختم پر ایک نشان لگا دیا گیا ہے۔ ۱۲ منہ

موضح قرآن ۔ مؤلفہ حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ ف قرآن کے پہلے پارہ میں کہیں کہیں کے اندر ہی بائیں ہاتھ کو اس سے ملی ہوئی کتاب چھپنے والے نہ رہیں گے۔ ۱۲ منہ

سورۃ الزلزال

ربط گزشتہ سورت میں کفار کا شکوہ تھا اب اس سورت میں کفار پر تخویف اخروی کا ذکر ہے مکیہ اذا زلزلت۔ یہ سورۃ مدنیہ ہے جو نفوذ ادی کے وقت اتری تھی اس میں زمین اپنی تمام بلی جائیگی اور یہ زلزلہ اس قدر سخت اور شدید ہوگا کہ زمین پر کوئی عمارت یا پہاڑ باقی نہ رہیگا بہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر ہموار سا ہو جائیگا اور سمندر خشک ہو کر زمین کے برابر ہو جائیں گے ۳ واخرجت الارض اثقال۔ اثقال کی جمع ہے یعنی بوجھ اور اموات ہیں۔ نفوذ ادی کے وقت زمین اپنے اندر سموئے ہوئے تمام مُردوں کو باہر نکال دیگی اور وہ سب زندہ ہو کر میدان حشر کی طرف چل پڑیں گے ۴ وقال الانسان۔ انسان حیران ہوگا اور تعجب سے کہے گا زمین کو کیا ہو گیا ہے وہ اس قدر کیوں جھٹکے کھا رہی ہے یا اسکا تعلق ماضی سے ہے یعنی بعض منکرین احیاء بعد الممات قیامت کے دن زمین سے ساری باتیں

اَخْبَارَهَا ۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ
اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝
سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّاَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ
صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ
لَشَهِيْدٌ ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ
اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝
اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰت

ربط: سابقہ سورت میں مذکور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی تفصیل اور اس کے انکار کرنے والوں کی سزا کا بیان تھا، اس سورت میں قیامت کے دن کی ہولناکی کا ذکر ہے۔

فضائل: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر رات سوتے وقت سورۂ والعٰدیٰت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس رات کے شر سے محفوظ رکھیں گے۔ (ابن کثیر)

خلاصہ: قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں، پھر (اپنی ٹاپوں سے) پتھروں پر آگ جھاڑتے ہیں، پھر صبح کے وقت (دشمن پر) اچانک حملہ کرتے ہیں، پھر اس وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں، پھر اس وقت دشمن کے جتھوں میں گھس جاتے ہیں، بیشک انسان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے اور بیشک وہ خود اس پر گواہ ہے اور بیشک وہ مال کی محبت میں بڑا پکا ہے، کیا وہ نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ ہے اٹھا لیا جائے گا اور جو کچھ سینوں میں ہے ظاہر کر دیا جائے گا، بیشک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس دن پوری طرح باخبر ہے۔

تفسیر: وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝ ان آیات میں پانچ قسمیں مذکور ہیں، ان کے متعلق مفسرین کے تین قول ہیں: (۱) یہ قسمیں گھوڑوں کی ہیں جو جہاد میں دشمن کے مقابلہ پر جاتے ہیں، (۲) یہ قسمیں حاجیوں کی ہیں جو عرفات سے مزدلفہ اور پھر وہاں سے منیٰ آتے ہیں، (۳) یہ قسمیں علماء کی ہیں جو علم کی تلاش میں سفر کرتے ہیں۔ ان تینوں قولوں میں سے پہلا قول زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ اس کی تائید حدیث سے ہوتی ہے، اور اس کی تائید میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی ہیں۔ (ابن کثیر)

ضَبْحًا: ضبح کے معنی ہانپنے کے ہیں، گھوڑا جب دوڑتا ہے تو ہانپتا ہے۔

فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا: قدح کے معنی ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے کے ہیں، گھوڑا جب پتھریلی زمین پر دوڑتا ہے تو اپنے سموں سے چنگاریاں نکالتا ہے۔

فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا: صبح کے وقت اچانک حملہ کرنے کو کہتے ہیں، عرب کے لوگ عموماً صبح کے وقت حملہ کرتے تھے، اس لئے کہ اس وقت دشمن بے خبر ہوتا ہے۔

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا: اس وقت گرد و غبار اڑاتے ہیں۔

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا: اس وقت دشمن کے جتھوں میں گھس جاتے ہیں۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ: کنود کے معنی ناشکرے کے ہیں، یہ جواب قسم ہے، یعنی انسان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا۔

وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ: اس کا ناشکرا ہونا خود اس کے حال سے ظاہر ہے۔

وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ: خیر سے مراد مال ہے، یعنی انسان مال کی محبت میں بڑا پکا ہے۔

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝: کیا وہ نہیں جانتا جب قبروں میں جو کچھ ہے اٹھا لیا جائے گا اور جو کچھ سینوں میں ہے ظاہر کر دیا جائے گا، بیشک ان کا پروردگار ان کے حال سے اس دن پوری طرح باخبر ہے۔

موعظت: قرآن کریم کا یہ انداز ہے کہ گناہوں کے ارتکاب کے وقت عموماً دو چیزوں کی طرف توجہ دلاتا ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی عظمت، دوسرے آخرت کا خوف، یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کا خیال کرے کہ کیسی عظیم ذات کی نافرمانی کر رہا ہے، اور آخرت کا خوف کرے کہ اس نافرمانی کا انجام کیا ہوگا، اس سورت میں آخرت کے خوف کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، کہ قیامت کے دن کیا کچھ ہونا ہے، اس کا ذکر کر کے فرمایا کہ کیا انسان یہ نہیں جانتا کہ اس کا انجام کیا ہونا ہے، اس کا علم ہونا اس کو گناہ سے روکنے کے لئے کافی ہے، اس لئے اس کا ذکر فرمایا گیا، ورنہ اللہ تعالیٰ کو تو ہر چیز کا علم ہے، اس کے علم کا ذکر کرنا مقصود نہیں۔ (معارف القرآن)

سورۃ القارعۃ

ربط: گذشتہ سورت میں تکاثر پر شدید عتاب ہے اس سورت میں غافلوں کے لئے تخویف اخروی ہے۔

سمّیت القارعۃ: یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے "القعقعۃ علی ان القارعۃ اسم من اسماء القیامۃ" (کبیر) قیامت کے دن نفخ صور کی سہ بارہ آواز کے علاوہ (جو ہر مقرب اور مطیع کے تصدم سے بھی ہوگی) ہولناک شور ہوگا اس لئے اسے القارعہ کہا گیا ہے۔ یوم یکون الناس الخ قیامت کا بیان ہے۔ قیامت کے دن جب لوگ قبروں سے اٹھیں گے تو وہ اس سے نہایت پریشان ہوں گے اور پروانوں کی طرح ادھر ادھر منتشر ہوں گے جس طرح شمع پر پروانوں کا بے تحاشا ٹوٹ پڑنا ہوتا ہے اور ان کی حرکات مختلف ہوتی ہیں کچھ ریشے کی وجہ سے پہاڑ دھنی ہوئی روئی کے گالوں کی طرح ہو جائیں گے سورۃ الزلزال میں قیامت کے دن زمین کا حال بیان ہوا اور یہاں پہاڑوں کا حال بیان کیا گیا ہے۔

فاما من ثقلت: بشارت اخروی یہ قیامت کے دن جن کے اعمال صالحہ کا پلڑا بھاری ہوگا وہ نہایت خوش و خرم ہوں گے اور اپنی پسندیدہ عیش و عشرت سے لطف اندوز ہوں گے۔ راضیۃ بمعنی مرضیۃ (قرطبی) و اما من خفت یہ تخویف اخروی ہے۔ امہ: ای مسکنہ او قرارہ من الاخلاق (ابن کثیر) اور جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا ان کا ٹھکانہ ہاویہ میں ہوگا۔ ہاویہ دوزخ کے ناموں میں سے ہے۔ وما ادرٰک ماھیہ تمہیں کیا معلوم ہاویہ کیا چیز ہے وہ نہایت ہی سخت اور تفدیر آگ ہے ھیہ میں ہا برائے سکتہ ہے۔ خلود میں ہاویہ کا بطور خبر ذکر کیا گیا ہے وغیرہا مر قرآن کے علاوہ ہے۔

پس شود جائے دلش در جہاد
چوں شہید انی چو باشد ماہیہ
آتشش سوزندہ نقش غیر را
کے بسوزد ہر طبیعے و منیر را

موضع قرآن

سورۃ تکاثر کے نازل ہونے کا سبب قریش میں دو گروہ تھے بنو عبد مناف کے ہاشمی بیغمبر اس میں تھے اور بنو سہم کہ عاص بن وائل سہمی اس کا سردار تھا۔ ایک دن دونوں آپس میں بیٹھے اپنی اپنی بڑائی پر فخر کرنے لگے مال اور کاموں کا حساب کرنے لگے آدمیوں پر فوقیت پہنچی۔ بنو عبد مناف کے لوگ گنتی میں زیادہ ہوئے بنو سہم نے کہا کہ ہمارے لوگ زیادہ ہیں بہت مارے گئے سو حساب کیسے سب کو گننا چاہئے جب یہ کیا تو بنو سہم زیادہ ہوئے پھر تفتیش کی (اتنے مقدار میں مر گئے تھے) دونوں کی نہایت اور غفلت پر کہ اپنے ضروری کاموں کو بھول کر کھیل کے کاموں میں جا لگے ہیں یہ سورت نازل کی کہ آدمی تجربہ میں کس قدر مال اور اولاد کی بڑھتا پر حریص ہوتا ہے کون سے اس کے ہاتھ سے جاتا ہے اور کون سا باقی رہے اور یہ بات اس کو اللہ کی پہچان سے اور ادائے حقوق سے جو اس پر واجب ہے باز رکھتی ہے۔ فتح العزیز سے لکھا۔

سُوْرَةُ التَّكَاثُر

ربط | گذشتہ سورتوں میں تنزیہ و تبشیر اور زجر و تہدید کی کارگر مخاطب اس سورت سے بھرپور حیات فی الدنیا کے مضمون کا ذکر شروع ہو رہا ہے۔

خلاصہ

تفاخر و تکاثر پر زجر اور تخویف اخروی۔

الْهٰكُمُ الہاکم التکاثر، التکاثر کثرت مال اور کثرت تعداد پر فخر کرنا اللہ کثرت ہی ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کرنا۔ اسی اعتبار سے فی الکشوۃ والنہایۃ بہا بیان بقول صاحب الکشاف ھو ان یکثر کل فریق عدد اشرافھم او عدد اموالھم او عدد عشائرھم (روح ج ۳۰ ص ۲۲۲)

مفسرین نے لکھا ہے کہ انصار مدینہ کے دو قبیلوں بنو حارث خزرج کے عدد کے مقابلے کا سلسلہ تھا اور ہر قبیلہ اپنے افراد کی کثرت پر فخر کرنے لگا یہاں تک دونوں قبیلوں کے پہلے زندہ لوگوں کو گن لیا جب انکی تعداد ختم ہوئی تو قبرستان میں جا کر مردوں کو شمار کرنے لگے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔ قریباً کثرت عدد پر فخر و مباہات نے تم کو ایسا غافل کیا کہ تم قبرستانوں میں جا پہنچے اور مردوں کی گنتی کرنے لگے یا حتی زرتم المقابر۔ موت سے کنایہ ہے یعنی تم اموال و افراد کی کثرت پر فخر کرتے رہے حتی کہ تمہارا شمار کرنے والے قبروں میں پہنچ جاتے۔ الہاکم عن مکاثرۃ فی تکثیر اموالکم او افتخارکم بھا او عن طاعۃ ربکم حتی ان کلا منکم لو مات وھو علی ذلک لالھاہ (کبیر)

كَلَّا سَوْفَ۔ کلا ہمارے روبرو ہے اور اس میں تخویف اخروی کی طرف اشارہ ہے۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے اور نہ یہ خیال ہی درست ہے کہ مال و اولاد کی کثرت سعادت کا باعث ہے یا کوئی دلیل خیر ہے، بہت جلد تمہیں یہ حقیقت معلوم ہو جائیگی کہ یہ تکاثر و تفاخر تمہارے لئے کچھ مفید نہ ہوگا۔ ثم کلا سوف تعلمون تکرار تاکید کے لئے ہے اور ثم تعقیب ترتبی کے لئے ہے۔ یعنی ہمارا پہلا بات کہنا حال، مستقبل کی موت کے بعد آنکھوں کھل جائیگی اور حقیقت واضح ہو جائیگی۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ۔ کلا بمعنے حقاً ہے لو کی جزاء محذوف ہے اسی لما الھاکم التکاثر (کبیر) یا لشغلکم ذلک عن التکاثر و التفاخر (روح) یعنی اگر تم آئندہ حالات کو اس یقینی کے ساتھ جانتے جس طرح تم ہر روز احوال یقینیہ مثلاً احوال ماضیہ کو جانتے ہو تو تم کثرت مال و اولاد پر فخر نہ کرتے۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ۔ تخویف اخروی۔ عین الیقین فعل ملحق ہے مرئی بالقلب کا مفعول ثانی ہے یعنی تم ضرور بالضرور دوزخ کو دیکھ لو گے، پھر کہا جملہ تم ضرور دیکھ لو گے کی تاکید سے بتلایا کہ وہ تمہیں کسی طرح نظر آئیگا بلکہ عین الیقین یعنی اصل جہنم پر بھی اس طرح تم سب کی نظر پڑیگی جیسے کوئی شخص کسی چیز کو اچھی طرح دیکھ لیتا ہے پھر تم سے اللہ کی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائیگا کہ تم نے ان نعمتوں کا شکر ادا کیا یا نہ۔ ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم (کبیر ج ۳۰ ص ۱۸۱)

سورۃ العصر

ربط و خلاصہ سورت سابقہ کے مضامین میں اس سورت میں تحریص فی الدنیا کا مضمون بطور تمرّی ذکر کیا گیا ہے یعنی مال و اولاد کی کثرت و زیادتی پر فخر نہ کرو، ذرا زمانے کی گردش کو تو دیکھو اور اپنے آباء و اجداد کا حال ملاحظہ کرو۔ انہوں نے مال و اولاد پر فخر کر کے کیا حاصل کیا؟ نقصان اور خسارہ کے سوا انھیں کیا نصیب ہوا؟ جمعوا الکثیر الاقسم و فرّقوا کما فیہ۔ الا قبور۔ دار سہ فیہا عظام بالیۃ۔ الا قبور۔ والعصر اسی مضمون کا گواہ ہے کہ انسان ہمیشہ خسارے میں ہے، زمانے کے حوادث اور اس کو زبردست کے زبردست سے بڑے سے بڑے بادشاہ کا حال ملاحظہ کیجئے کہ دنیا کی شان و شوکت اور دولت و سلطنت کا انجام و مآل کہاں گیا جب دنیا سے رخصت ہوئے تو کوئی چیز بھی ساتھ نہ گئی، دولت نے ایسا نکما ساتھی ثابت ہوا کہ اس کے علاوہ اور بھی کئی معانی بیان کئے گئے ہیں، تفصیل مشاہل تفسیروں میں ملاحظہ کی جائے۔ الا الذین ہو مقابل سے مستثنیٰ ہے تمام انسان خسارے میں ہیں البتہ جن لوگوں میں یہ چار صفتیں موجود ہوں وہ خسارے میں نہیں ہیں، بلکہ فائدے میں ہیں اور دنیا سے خالی ہاتھ نہیں جائیں گے بلکہ آخرت کا کوئی ساتھ لے کر جائیں گے۔ پہلا وصف امنوا وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسالت، قیامت اور دیگر تمام ضروریات دین پر ایمان رکھتے ہوں۔ دوسرا وصف وعملوا الصلحٰت۔ وہ نیک کام کریں اسلام میں جن کا کرنا لے کرنے کا حکم ہے ان کو کریں لائیں اور جن سے روکا گیا ہے ان سے باز رہیں۔ تیسرا وصف وتواصوا بالحق وہ آپس میں ایک دوسرے کو غیر کرائی کریں اور ایک دوسرے کو حق بات یعنی توحید اور اسلام کے اخلاقی، معاشرتی اور دیگر احکام کی تبلیغ کریں۔ (بالحق) ای بالتوحید و کل ما ہو من الطاعات۔ عن ابن عباس۔ و قال قتادۃ (بالحق) ای بالقرآن (وتواصوا بالصبر) ای علی الطاعۃ و عن المعصیۃ۔ چوتھا وصف وتواصوا بالصبر۔ جس اس انسان میں یہ چار وصف موجود ہوں گے وہ خسارے میں نہیں رہیں گے۔

موضح قرآن کما۔ ابن آدم تیرے نازل ہونے کا سبب تو یہ تھا کہ تو نے مال جمع کیا تھا اب تیرے مرنے کا سبب یہ ہے کہ تو نے مال جمع کیا تھا۔ (موضح)

کر بیٹھا ایسی بیہودہ اور زبانی موگی تجارت میں غلبہ نفع حاصل نہ ہوا۔ جواب دیا کہ جھوٹا اور دروغ گو ہے اس کی شامت سے محروم رہے۔ نے جواب دیا کہ ان کو حق کی قبولی کا ذکر ہے اور یہ کلام پہلے کا ہے اسکو بھی نقصان نہیں پہنچتا ان نصیحت کرنے والوں کی۔ قول کی چالی پر بہت نازل کی گئی ہو کہ نازل ہونے کے سبب نہیں بلکہ شخص کا وجود کہ خاص ان دلیل ہی اور وہ ہیں خود محمدی اور قصص ان شریف نفسی پیغمبر علیہ السلام اور ابولہب اور اس کی بیوی کا ہے کہ اور اس کے حق میں طعن کی زبان کھولتے ہیں طعان ہے۔ قصص ان شریف نفس صحابہ پر علیہ السلام کے۔ وہ یہ سورت ہیں کرتا اور ہیجانی کا رفع از اعتقاد ان کے حق میں سورت اترنی سو ہر کوئی کسی کی بات پر نہ اٹھائے اور قرآن کو سمجھے بڑے کے وہ اس شرعی اعتقاد ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اور اسکے رسول مقبول کو اور قرین ہیں کہ مخلوط اور اسکے علام و مکمل کے ہوئے

لتواصوا بالحق و۔ یعنی وہ خاص ان منکر کر دیا کفر نازل اور زیادہ ۱۲

سُورۃ الھُمزہ

ربط و خلاصہ گزشتہ سورت میں دنیا کی محبت اور دولت جمع کرنے والوں اور کثرتِ مال پر فخر و غرور کرنے والوں کے لئے تخویف اخروی۔

لغات ویل۔ ھلاکت، ہلاکت کرنے والا اور پس پشت عیب جوئی کرنے والا۔ ھمزہ مبالغہ کا صیغہ ہے عیب جوئی کرنے والا۔ لمزہ مبالغہ کا صیغہ ہے عیب جوئی کرنے والا اور ھمزہ پس پشت عیب جوئی کرنے والا اور لمزہ چغلخور و نمام۔ ھمز، لمز، ہمز، ھمزات، ھمزۃ، ھماز، لماز، ھمازۃ، لمازۃ، ھمازین، لمازین، ھمازون، لمازون، ھمازات، لمازات، ھمزۃ لمزۃ، ھمازۃ لمازۃ، ھمازین لمازین، ھمازون لمازون، ھمازات لمازات، ھمزۃ لمزۃ، ھمازۃ لمازۃ، ھمازین لمازین، ھمازون لمازون، ھمازات لمازات۔

تفسیر ذلک الکتاب لا ریب فیہ ھدی للمتقین۔ (البقرۃ) ذالک الذی یدع الیتیم (الماعون) ذالک الذی یدع الیتیم (الماعون) ذالک الذی یدع الیتیم (الماعون

لَيُنۡۢبَذَنَّ فِي الۡحُطَمَةِ ۝ وَمَآ أَدۡرٰىكَ مَا الۡحُطَمَةُ ۝
نَارُ اللّٰهِ الۡمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الۡأَفۡـِٔدَةِ ۝
إِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ ۝ فِي عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

الٓمٓ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصۡحَٰبِ الۡفِيلِ ۝ أَلَمۡ يَجۡعَلۡ كَيۡدَهُمۡ فِي تَضۡلِيلٍ ۝ وَأَرۡسَلَ عَلَيۡهِمۡ طَيۡرًا أَبَابِيلَ ۝
تَرۡمِيهِمۡ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝ فَجَعَلَهُمۡ كَعَصۡفٍ مَّأۡكُولٍ ۝

لِإِيلَٰفِ قُرَيۡشٍ ۝ إِۦلَٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ ۝

ع ۱۵ ۳۰ ۱۵ ۳۰ ۱۵ ۳۰

ہاں ہرگز وہ ضرور پھینکا جائے گا توڑ پھوڑ کرنے والی میں۔ اور تجھ کو کیا معلوم ہے کیا ہے توڑ پھوڑ کرنے والی۔ اللہ کی آگ سلگائی ہوئی۔ جو پہنچے گی دلوں تک۔ وہ ان پر بند کی ہوئی ہے۔ لمبے لمبے ستونوں میں۔

سورۃ ۱۰۵ الفیل ۵ ۱۳۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا تو نے نہیں دیکھا کیا کیا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ۔ کیا نہیں کر دیا ان کا داؤ غلط۔ اور بھیجے ان پر جھنڈ جھنڈ پرندے۔ کہ مارتے تھے ان پر کنکریاں کھنگر کی۔ پھر کر دیا ان کو جیسے کھایا ہوا بھوسا۔

سورۃ ۱۰۶ قریش ۴ ۱۳۹۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واسطے الفت دلانے قریش کو۔ الفت دلانے ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر کی۔

ترجمہ: ہر ہرزہ کی پرواہ اور چغل میں سخت سزا کی ایک شکل یہ تھی کہ ان کے منہ پر ہی چپیک دیئے جائیں۔ بعض کے نزدیک مگر مگر کی معرب ہے جو بڑے زور سے برس سے تھے اور جسے سے جا لگتے اور ساتھ ہی ان کے گوشت کے ٹکڑے بھی اڑ جاتے۔ فجعلهم كعصف مأكول یہاں تک کہ ان کو مویشی کے کھائے ہوئے چارے کی مانند کر دیا۔ ان کے پرزوں کے اجزاء و اعضاء اس طرح چورہ ہو گئے جس طرح مویشیوں کا سچا ہوا چارہ ای جعل الله اصحاب الفيل كورق الزرع اذا اكلته الدواب فرمت به من اطفاء شبه تقعاء اصابهم بشرق اجنا (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۹۹)

موضوع قرآن

اسے جن لوگوں دل میں ایمان ہے وہ جانتے اور جو کفر ہے تو جانتے ہیں ہم اور رحمہ اللہ تعالیٰ۔ ف یہ ہیں کہتے

ملک پر ایک مدت تک جنگی غالب ہے رہنے کا سامان ہے جب تک کہ جانا ہے جب تک پاس جمع ہو کر یہ کہنے کی ایک نقل تک کہ کہہ بنایا۔ دنیا کا حکمت بہادر ہے اور کوئی نہ بنا سکتا ہے کہ مصنوعی کر فرج جنرل کمپنی شریف پارٹی سیاستدان کہتے ہاتھی والے کہتے کہ جیسے ہی کسی کو ہم جیسے کے مزاحم ہوتے سب کر دیا اب مرکز کی حد میں جیسے آسمان سے جا رہے ہیں آئے ہیں ہر پرندے ہیں کے ہزار ہزار ٹن کنکریاں کر دیا ہیں ایک جو بڑی ہیں ایک جا رہے ہیں کے لشکر جیسے ہیں کر دیا بندوق کی گولیوں کی بوچھاڑ ہے ہیں ہیں کہ ہیں کہ ہیں کہ

سورۃ قریش

ربط و خلاصہ

موضوع سورت ترغیب الی الدنیا، مگر توحید کو دنیا پر اولیت کرنے کی ترغیب کو سوداگر کے تجارتی سفر کے موقع فراہم کرنے کے ساتھ ملا کر بیان فرمایا کہ ان کو چاہیے کہ وہ ایک اللہ کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں اور مال و دولت کی محبت میں اندھے نہ ہو جائیں۔ ۱۷ لایلف قریش۔ لام ہو سکتا ہے لام تعجب کا ہو اور اس کا متعلق محذوف ہو جیسے اعجبوا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لام تعلیل کا ہو اور اس کا متعلق ماقبل کی سورت کا آخری جملہ فلیعبدوا ہو۔ یعنی قریش کے باہمی الفت کی وجہ سے ان کو عبادت کا حکم دیا گیا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لام تعلیل کا ہو اور اس کا متعلق ماقبل کی سورت کا آخری جملہ فلیعبدوا ہو۔ یعنی قریش کے باہمی الفت کی وجہ سے ان کو عبادت کا حکم دیا گیا۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لام تعلیل کا ہو اور اس کا متعلق ماقبل کی سورت کا آخری جملہ فلیعبدوا ہو۔ یعنی قریش کے باہمی الفت کی وجہ سے ان کو عبادت کا حکم دیا گیا۔

فلیعبدوا ربّ هذا البیت ۝ الذی اطعمهم
من جوع ۙ وّ اٰمنهم من خوف ۝
لایلٰف قریش ۝ ایلٰفهم رحلة الشتآء والصیف ۝
سورۃ قریش مکیۃ وھی اربع اٰیات وفیھا رکوع واحد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ارءیت الذی یکذب بالدین ۝ فذٰلک الذی
یدع الیتیم ۝ ولا یحض علی طعام المسکین ۝
فویل للمصلین ۝ الذین هم عن صلاتهم ساهون ۝
الذین هم یرآءون ۝ ویمنعون الماعون ۝
سورۃ الکوثر مکیۃ وھی ثلث اٰیات وفیھا رکوع واحد
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انا اعطینٰک الکوثر ۝ فصل لربک وانحر ۝

سُوْرَۃُ الْمَاعُوْن

ربط و تعلق سورت سورۂ ماعون کا ربط سورۂ تکاثر سے یہ ہے کہ اس میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو آخرت کی طرف سے غافل ہیں اور سورۂ تکاثر میں ان کی غفلت کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

شانِ نزول ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہ یہ سورت ابوسفیان کے بارے میں نازل ہوئی جو ہر ہفتہ میں دس اونٹ ذبح کرتا تھا۔ ایک یتیم بچہ اس کے پاس آیا اور کچھ مانگا تو اس نے اس کو دھکے دے کر نکال دیا۔ (لباب النقول ص ۲۳۰)

ترجمہ کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو جھٹلاتا ہے جزا کو۔ پس یہ وہی شخص ہے جو دھکے دیتا ہے یتیم کو اور نہیں رغبت دلاتا کھانا دینے پر محتاج کو۔ پس خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ جو دکھاوا کرتے ہیں اور روکتے ہیں برتنے کی چیز۔

ربط و تعلق آیات ربط آیات کا یہ ہے کہ پہلی آیت میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو آخرت کی جزا و سزا کا انکار کرتے ہیں اور دوسری آیت میں ان کے انکار کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور محتاج کو کھانا نہیں دیتے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

تفسیر آیات **اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ** ہمزہ استفہام کا ہے اور رؤیت سے رؤیت قلبی اور معرفت مراد ہے اور استفہام سے تعجب و تشویق مفہوم ہے کیا تو نے ان شخص کو جانتا ہے جو قیامت کا انکار کرتا ہے حالانکہ قیامت کا ثبوت دلائل قاطعہ سے ہو چکا ہے اسکا عمل و قول قابل تعجب ہے **فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ** دع کے معنی زور سے دھکا دینے کے ہیں۔ یہ شخص زور سے قیامت میں آنے کا انکار کرتا ہے بلکہ قبیح یہ کہ جس یتیم کو دیکھتا ہے بیچارہ کو دھکے دیتا ہے اسکا مال کھا جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کی ترغیب نہیں دیتا کہ محتاجوں کو کھانا دیں اور نماز کا کیا فائدہ اور کیا نماز کی حقیقت ہے **وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ** وہ نمازیں بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچا سکیں گی **فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ** ویل کے معنی ہلاکت اور بربادی کے ہیں۔ یہ کلمہ بددعا کے طور پر بولا جاتا ہے۔ نماز سے ان کا مقصود رضائے الٰہی نہیں **الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ** سہو نماز کے اصل معنے سے غافل ہیں۔ عن ابن عباس ھو ترکھا (ابن کثیر) ابن عباس نے فرمایا کہ سہو سے مراد نماز کا ترک کرنا ہے۔ بخلاف سہو نماز کے (قرطبی ج ۲۰ ص ۱۱۱) **الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ** وہ لوگ کہ ریا کرتے ہیں اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں **وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ** اور روکتے ہیں برتنے کی چیز۔ ماعون کے معنی میں اختلاف ہے۔ ابن عباس نے فرمایا کہ ماعون زکوٰۃ ہے۔ ابن مسعود نے فرمایا کہ ماعون پڑوسی کو دینے والی چیزیں ہیں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ ماعون ہر وہ چیز ہے جس سے منتفع ہوا جائے۔ ابن کثیر نے فرمایا کہ ماعون ہر وہ چیز ہے جو عادۃً لوگ ایک دوسرے سے مانگتے ہیں۔ جیسے ڈول، کلہاڑی، ہانڈی وغیرہ۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

سُوْرَۃُ الْكَوْثَر

ربط و تعلق سورت سورۂ کوثر کا ربط سورۂ ماعون سے یہ ہے کہ اس میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو نماز میں ریا کرتے ہیں اور سورۂ کوثر میں ان کے مقابل مخلصین کا ذکر ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

ترجمہ بے شک ہم نے تجھ کو کوثر دیا۔ پس تو نماز پڑھ اپنے رب کے لئے اور قربانی کر۔ بے شک تیرا دشمن ہی بے نام و نشان رہے گا۔

ربط و تعلق آیات ربط آیات کا یہ ہے کہ پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کچھ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے اور دوسری آیت میں اس کا ایک حصہ بیان کیا گیا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

تفسیر آیات **اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ** کوثر کے معنی بہت خیر کثیر کے ہیں۔ ابن عباس نے فرمایا کہ کوثر سے مراد قرآن مجید ہے جو دین و دنیا کا خیر کثیر ہے اور دین و دنیا کی فہم کشف کا سرچشمہ ہے یا اس سے مراد خیر و برکت اور وہ فضیلت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمائی ہے۔ یہ قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین سے منقول ہے۔ اور یہ قول اولیٰ ہے کوثر اور قرآن کو طریق اولیٰ شامل ہے۔ **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** یہ قول حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین سے منقول ہے۔ اور یہ قول اولیٰ ہے کوثر اور قرآن کو طریق اولیٰ شامل ہے۔ **اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ** شانئ کے معنی بغض رکھنے والے کے ہیں۔ ابتر کے معنی بے نام و نشان رہنے والے کے ہیں۔ یہ سورت عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے قاسم کی وفات پر آپ کو طعنہ دیا تھا کہ تم ابتر ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابتر تو تیرا دشمن ہے۔ ہم نے تجھ کو کوثر عطا فرمایا ہے۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۱۸۰)

ہیں اور آپ کی دعائی اور جسمانی اولاد قیامت تک دنیا میں موجود رہے گی نیز آپ یہ مسئلہ بیان کر چکے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دشمن کو تباہ کر دے گا۔

سورۃ الکافرون

سورت کا موضوع توحید اور

ربط و خلاصہ ابتدائی سورت ہے۔ جس طرح جامع وحظ واصیت میں پہلے انعام و تقدیر اور تفصیل توضیح کے بعد کہتا ہے کہ مسئلہ تو میں نے واضح کر دیا ہے۔ اگر اب بھی نہیں مانتے تو میرا راستہ یہ ہے اور تمہارا راستہ وہ ہے۔ اسی طرح یہاں کہ تم کہتے کہ ہمارے معبودوں کے بعد بھی پوچھ آتے ہو۔ تو جھگڑے اور تمہارے درمیان سلام متارکہ ہے۔ تنبیہ۔ اعرض عمن تولی عن ذکرنا (النجم ع ۲) اس میں سلام متارکہ کا اعلان کرنا مقصود ہے ع۱ قل یایھا الکفرون ما تعبدون میں ما سے معبودان باطل مراد ہیں۔ جس کی مشرکین اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے۔ ما اعبد میں ما سے معبود حقیقی مراد ہے جس کی چوبیس اصلی اللہ علیہ سوتر خالص عبادت بجا لاتے تھے۔ فرمایا اگر اس خارج الضان و تفصیل اور ایسے دائمی قاعدہ کے باوجود بھی مشرکین سمجھ توحید کو نہیں مانتے تو آپ اعلان فرما دیں کہ لو اتم اپنی راہ پر چلو میں اپنی راہ پر چل رہا ہوں۔ تم جن باطل اور خود ساختہ معبودوں کی پوجا کرتے ہو میں ان کی عبادت نہیں کر سکتا اور نہ تم ہی اپنے ان معبودوں کی عبادت چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرنے کو تیار ہو۔ اس لئے میں بھی تمہاری عبادت نہیں کرتا ع۲ ولا انا عابد ما عبدتم۔ یعنی آپ کہے تھے کہ یا پہلے زمانہ حال و استقبال کا ذکر تھا اور اب زمانہ ماضی کا بیان ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اب اور آئندہ ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کروں اور تم صرف اللہ کی عبادت کرو مگر خیر زمانہ میں کبھی ایسا ہوا ہے کہ میں نے تمہارے باطل معبودوں کی عبادت کی ہو اور نہ تم نے اللہ کے سوا معبودوں کی عبادت چھوڑ کر صرف خدائے واحد کی عبادت کی ہے ع۳ لکم دینکم ولی دین۔ یہ سلام متارکہ کا اعلان ہے اگر تم نہیں مانتے ہو تو تم اپنے دین شرک پر چلتے رہو اور میں اپنے دین توحید پر چلتا ہوں۔ بہت جلد دونوں فریق میں اور تم خود اپنا انجام دیکھ لیں گے۔

موضع قرآن وہ کافر تھے میں اس شخص کے پیچھے نہیں دنیا کی ایک اسکا نام ہے پیچھے کون نام لے گا سوان کا نام و نشان ہے قیامت تک اس کا ذکر کوئی نہیں جانتا۔ ف علی تم نے حد باندھی ہے اب بھی باکیا فائدہ کرے گا۔ مشہور یوں ہے کہ یہ سورہ منسوخ ہے یہ صحیح نہیں کہ کوئی بات ہے کہ مسلمانوں کو کافروں کے ساتھ کسی طرح کا میل نہیں رہا ہے کہ ہمارے نہیں بلکہ مسلمانوں کے دین میں جہاد اور قتال بھی داخل ہے۔ نضر فتح اللہ نے لکھا ہے

سُوْرَۃُ النَّصْر

ربط و خلاصہ: تفسیر پڑھنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جب تم جہاد عطا ہو گا کہ فتح ہو گی اور لوگ فوج در فوج اسلام قبول کریں گے اور ہم آپ کو اطلاع کر دیتے ہیں کہ تم اللہ کی تسبیح و استغفار کرو۔

لغت: اذا جاء نصر اللہ کی ضمیر مفعول محذوف ہے۔ یعنی فتح مکہ اور فتح کی بشارت آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا: اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ فتح و نصرت کی بہار کا یہ ایک منظر ہے۔

تفسیر: یعنی جب نزول کلام کو مدت قریب ہو چکی اور فتح و نصرت کا وعدہ پورا ہو چکا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اب تم اپنے کام کو ختم کر دو اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہر کام کے شروع اور ختم پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید مستحب ہے۔ اور اس سے استغفار کرو۔ یہ تنگ دلوں کو فراخ دلی کی تعلیم ہے اور فتح و نصرت کے بعد عجز و انکسار کی ہدایت ہے۔ چنانچہ یہ مطلوب ہے اور فتح و نصرت کا جذبہ اور غلبہ دین کا سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے فتح و نصرت آ چکی۔ اور تم نے لوگوں کو فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے دیکھ لیا تو اب تم کو مغفرت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرو۔ مراد یہ ہے کہ صبح و شام استغفار کرتے رہو۔ فتح مکہ کے بعد لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونے لگے تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ اس سورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی خبر دی گئی ہے۔ (روح، ص ۲۰۰)

سُوْرَۃُ اللَّهَب

ربط و خلاصہ: گزشتہ سورت میں ان بیانات کے بعد اور بھی بہتیرا کچھ تو مسلمانوں کو تسلی کرو۔ اللہ آپ کو فتح دے گا اور آپ کے دشمن کو ہلاک کر دے گا۔ اس سورت میں ہلاکت کا ایک نمونہ بتایا۔

لغت: تبت ابو لہب اور اس کی بیوی، اصل: اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل (نعوذ باللہ) کرنے کے درپے تھے۔ ابو لہب نے ایک موقع پر کہا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ہلاک نہ کر سکا تو میرا نام ہی برباد ہو۔ حمالۃ الحطب: اس کی بیوی کو لوگوں کے سامنے آپ کے خلاف بھڑکاتی اور رات کو آپ کے راستہ میں کانٹے پھیلا دیتی تھی۔ اس سورت میں دو لوگوں کو خصوصاً ہلاکت کا ایک نمونہ کر دکھایا۔ یہ دشمن خاص سے کنایہ ہے جو کہ دشمن عام ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ (الخ) برباد ہو ابو لہب کیونکہ تباہی و بربادی کو پہنچ جائے اور وہ ہلاک ہو جائے اور اس کی تباہی کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ ہلاکت ہو اس کی بیوی کو (الخ) یہ بھی ابو لہب کی طرح برباد ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کہ اس کی تباہی کی وجہ اس کا اپنا فعل ہے۔ یعنی وہ اللہ کے رسول کو ایذا دیتی تھی۔ اس کی تباہی کی یہ وجہ ہے کہ وہ اللہ کے دین کی مخالفت کرتی تھی۔ اس کی مخالفت اور عداوت کی طرف اشارہ ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں اس کے گلے میں رسی ہو گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

تفسیر: ابو لہب اور اس کی بیوی (رضی اللہ عنہا) کا نام عبد العزیٰ تھا۔ ابو لہب کی کنیت اس کے چہرہ کی سرخی و تابانی کی وجہ سے تھی۔ اس کی بیوی ام جمیل اور عوراء تھی۔ ابو لہب کی یہ بیوی اس کی مدد میں پیش پیش رہتی تھی۔ اس کے گھر کا کام کاج کرتی تھی۔ اس کی خباثت و شرارت کی طرف اشارہ ہے۔ حمالۃ الحطب: یہ بھی ابو لہب کی طرح برباد ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کہ اس کی تباہی کی وجہ اس کا اپنا فعل ہے۔ یعنی وہ اللہ کے رسول کو ایذا دیتی تھی۔ اس کی مخالفت اور عداوت کی طرف اشارہ ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں اس کے گلے میں رسی ہو گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

تفسیر: ابو لہب اور اس کی بیوی (رضی اللہ عنہا) کا نام عبد العزیٰ تھا۔ ابو لہب کی کنیت اس کے چہرہ کی سرخی و تابانی کی وجہ سے تھی۔ اس کی بیوی ام جمیل اور عوراء تھی۔ ابو لہب کی یہ بیوی اس کی مدد میں پیش پیش رہتی تھی۔ اس کے گھر کا کام کاج کرتی تھی۔ اس کی خباثت و شرارت کی طرف اشارہ ہے۔ حمالۃ الحطب: یہ بھی ابو لہب کی طرح برباد ہو گئی۔ اور وہ اس طرح کہ اس کی تباہی کی وجہ اس کا اپنا فعل ہے۔ یعنی وہ اللہ کے رسول کو ایذا دیتی تھی۔ اس کی مخالفت اور عداوت کی طرف اشارہ ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جہنم میں اس کے گلے میں رسی ہو گی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سورۃ الاخلاص

ربط و خلاصہ توحید کا گھر کھلا اعلان جس کی وجہ سے فتح نصیب ہوئی اور دشمن ہلاک ہوا ۔ قل ھو اللہ ۔ ھو ضمیر شان ہے اللہ احد ۔ اللہ ایک ہے وہی سب کی حاجت روا اور کارساز ہے ۔ صمد ۔ اللہ بے نیاز ہے ۔ یولدلہ ۔ نہ کوئی اس کا بیٹا ہے نہ باپ ۔ کفوا ۔ برابر ۔ اس ذات پاک کا نام ہے جس کی طرف لوگ حاجات میں رجوع کرتے ہیں ۔ اور جس کی پناہ و ٹھونڈیں ۔ اللہ الصمد ۔ شاہ عبدالقادر ۔ اس کا ترجمہ کرتے ہیں اللہ زندہ احد ہے ۔ حضرت مجاہد نے بھی یہی فرمایا ہے ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں الصمد وہ ہے جس کا لوگ حاجات و مصائب میں قصد کریں اور مافوق الاسباب فاتحانہ سے پکاریں ۔ حسن ابن عباس قال قال ابوی یصمد الیہ فی الحاجات (بخاری) قرطبی الصمد وہ بے نیاز ذات جس کو کسی کی حاجت نہ ہو مگر تمام کائنات اس کی محتاج ہو ۔ لم یلد ۔ اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا ۔ اسکا کوئی والد اور نائب نہیں ۔ یعنی کسی اعتبار سے بھی کسی کو اس کا ہمسر نہیں کر سکتے ۔ الم یلد وہ ذات نہیں کہ کسی سے پیدا ہوا ہو وہ ازلی ہے ۔ اور یکن لہ کفوا ۔ اس کے مقابلہ پر نہ تو کوئی بھی ہستی ہے نہ شخصیت کا کوئی ایسا تصور ہے جو اس کے مقابلہ پر ٹھہر سکے ۔ غرض کہ ہر قسم کی نفی کی گئی ہے اس سے کہ کوئی کائنات میں اس کے برابر بھی کوئی نہیں ۔ اس ساری کائنات میں اس کے سوا کوئی بھی حاجت روا کارساز ، حاجت روا اور مددگار نہیں ۔

موضع قرآن ۔ اس سورت میں توحید کا بیان ہے ۔ اور یہ سورت ایک اعتبار سے پہلی سورت کا خلاصہ ہے ۔ اس سورت میں توحید کی تعلیم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے ۔ اور

سورۃ الفلق

ربط و خلاصہ جب آپ نے سلسلۂ توحید کو اس طرح واشگاف کر دیا اور کھول کھول کر بیان فرما چکے تو دشمن ایذا دیں گے۔ دوسرے حربوں کے علاوہ وہ آپ پر جادو کرنے کا حربہ بھی استعمال کریں گے اس لئے آپ کو دونوں سورتوں کی تلقین فرمائی گئی۔ آپ پر جادو کا اثر نہ ہوسکے گا۔

لغت قل اعوذ۔ الفلق بفتح فاء سے صبح کا اجالا۔ رات کے اندھیرے سے صبح کا اجالا ظاہر کرنا (النہایہ ۳/۴۵۷، انعام ۹۵) یا رات کو چیر کر اس سے پردہ اٹھانا۔ فالق (اسم فاعل) الشوی (ایضاً) جو رات پاک صفت فلق کی مالک ہے میں اس کی پناہ ڈھونڈتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔

لغت ومن شر غاسق۔ غاسق اندھیری رات۔ اذا وقب۔ اذا دخل یعنی اندھیری رات جب چھا جائے تو اس میں چھپنے والا جانور ہے اس سے بھی اللہ فلق کی پناہ ڈھونڈتا ہوں۔ (انا اعصراں یشھد ما من شر اللیل (ان فی اللیل لشر ج الشر ما من آب یہ ابی الا ظلم ما من شی الا ابتغی ان یعدو علیہ السارق الا الکبر)۔

لغت ومن شر النفثٰت۔ گرہوں میں پھونکنے والیوں سے جادو کرنے والی عورتیں مراد ہیں۔ عام طور پر عورتیں ہی جادو کا کام کرتی ہیں اس لئے ان کا ذکر فرمایا۔ اس سے یہودی معصوم بچوں کی بیٹیاں مراد ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا۔ ومن شر حاسد اذا حسد اور ہر حاسد کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ وہ کسی نعمت کی آرزو کرکے برائے کہ شریعت میں چاہنا منع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی مخلوقات ایک صفت فلق کی نسبت سے اور تین چیزوں سے استعاذہ مذکور ہے ان میں پہلی چیز عام ہے یعنی شر ماخلق اور پھر اس کے بعد تین مخصوص چیزوں کا ذکر ہے۔ غاسق، نفاثات اور حاسد، اور سورۃ الناس میں اس کا عکس ہے۔

سورۃ الناس

ربط و خلاصہ اس سورت میں توحید کے ان تین مراتب کی طرف اشارہ ہے جو سورۂ انعام، حدید اور حشر میں مذکور ہوئے ہیں۔ سب سے اعلیٰ اس سلسلے کا خالق و رب، ملک الناس، اور سب سے ادنیٰ الٰہ الناس ہے۔ اللہ الناس پر سب مراتب عبادات و مصائب میں پکارے جانے کے قابل ہے۔ **لغت** قل اعوذ۔ گذشتہ سورت میں تین چیزوں سے جدا جدا پناہ مانگنے کا حکم تھا یہاں ان کے مقابلے میں اشیاء کی جو دنیا کا اصل خطرہ ہیں۔ ما عبد سب سے بڑا دشمن ہے اس لئے گذشتہ سورت میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ذکر کی گئی اور الفلق اور اس سورت میں تین صفتیں مذکور ہیں جن میں سے ہر صفت توحید کے ایک جداگانہ مرتبہ کو ظاہر کرتی ہے۔ سب سے الٰہ الناس سب کو جدا کرنے کے بعد ملک الناس کی درجہ بدرجہ ترتیب کے ان کو عدد کمال تک پہنچانے والا اور ہر مرتبہ تربیت میں ان کی ضرورتوں کا پورا کرنے والا یہ توحید کا پہلا مرتبہ ہے۔ دوسرا مرتبہ الناس سب کا مالک اور بادشاہ، تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد کسی کو کوئی اختیار نہیں دیا۔ الٰہ الناس توحید کا تیسرا مرتبہ ہے سب کا معبود اور حاجات و مہمات میں سب کا ملجا و ماویٰ، اسباب غائبہ، ارادہ اور پکار کے قابل صرف ذات واحد ہے اور کوئی نہیں۔

لغت الوسواس۔ الوسوسہ۔ احمد کہتے ہیں۔ مراد شیطان ہے بطور مبالغہ شیطان۔ انسان کا اس قدر دشمن ہے اور ان کے دل پر وسوسے ڈالتا ہے اس قدر تھک نہیں جاتا ہے گویا دوسرا یا دو سو ہے۔ الخناس جو پیچھے ہٹ جائے اور پیچھے ہٹ جایا کرے۔ جب کوئی انسان کو گمراہ کرنا چاہے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ یا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اللہ کریم کو یاد کرے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہو جاتا ہے تو قریب آجاتا ہے۔ اذا ذکر الانسان وسوس (ابن کثیر) وکل العبد بی یخنس (قرطبی ۱۰/۲۷۴)۔

الذی یوسوس پر مفصل کی تفصیل ہے وہ شیطان جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے اور برے خیالات ڈالتا ہے من الجنۃ والناس من ھو الذی یوسوس کا بیان ہے (روح) وسوسہ ڈالنے والا خواہ جن ہو خواہ انسان۔ جن چھپ کر وسوسہ ڈالتا ہے اور انسانی شیطان علانیہ سامنے آکر دین علوم اور تقویٰ کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔

موضع قرآن

ف یعنی راستہ کا نام پتہ یا چاند کا گھٹنا اور اس میں شکلیں ہے تاریکیاں ظاہر ہونا غم کی اور سحر کی جرأت فی گرہ ہی وہ یعنی جادوگر۔ تو اس وقت ان کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تب شیطان گمراہ پر سوار ہوتے اور آپ نظر آتے۔ اللہ حدیث میں فرمایا ہے کہ ان سورتوں کے برابر کوئی دعا نہیں ہے پناہ مانگنے والے لفظ محقق نے لکھا ہے کہ قرآن میں آزمائش دو باتوں میں ہے آخر ان میں کے ظرف معین آیا ہے اس میں اس بات پر اشارہ ہے کہ قرآن مجید دو قسم کے جہان کے واسطے بس ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

آج بتاریخ ۲۰ شعبان ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز سہ شنبہ وقت ۴ بجے سورۃ الناس کی تفسیر ختم ہوئی اور اس کے تفسیر جواہر القرآن مکمل ہوئی۔ والحمد للہ علیٰ ذالک والمنۃ والصلوٰۃ والسلام علیٰ نبیہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

کملت صداقۃ کفیۃ الآمال
حمد العفو قد من بالاکمال

عبدہ غلام غوث عفا اللہ تعالیٰ عنہ
وعن والدیہ وعن علمہ ونعم لدیہ

مضمون	صفحہ
سورۃ السجدۃ	
ربط و خلاصہ	۹۰۱
تلاوت القرآن وتعلیم توحید و تبلیغ	۹۰۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زمانہ فترت میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔	۹۰۱
تمام بنی آدم اصل میں ایک ہی ہیں	۹۰۲
کو ہم ملتے ہیں	۹۰۳
سورۃ سجدہ کی خصوصیات	۹۰۴
سورۃ احزاب	
ربط و خلاصہ	۹۰۶
صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین کے دندان آمد	۹۰۵
وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ	۹۰۶
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	۰
غزوہ احزاب کے موقع پر اضافت خلاف ظہار	۹۰۸
ازواج مطہرات کے لیے احکام	۹۰۹
لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ	۹۱۰
خلاصۂ احکام السبیت کی تحقیق	۹۱۱
صلوٰۃ و سلام	۹۱۲
سورۃ احزاب کی آیات توحید	۹۱۵
سورۃ سبا	
ربط و خلاصہ	۹۱۵
فَمَا لَهُمْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَمَا مَكَّنّٰهُمْ مِّنْ قُوَّةٍ	۹۱۶
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ	۹۱۷
سورۃ سبا کی آیات توحید	۹۱۹
سورۂ فاطر	
ربط و خلاصہ، مصائب و حاجات میں بت اور غیر کو پکارنا	۹۲۱
حسرت کے مرکزی مضمون پر دلائل توحید	۹۲۲
وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ	۹۲۳
عرض کو کفر اللہ توحید و شرک کی تشریح	۹۲۴
توحید پر دلیل آفاقی، الٰہی ایجاد کی یہی جامعیت	۹۲۵
دلائل توحید کا ذکر	۹۲۶
سورۂ فاطر کی آیات توحید	۹۲۸

مضمون	صفحہ
سورۂ یٰسین	
ربط و خلاصہ، اللہ کے پیغام کی تبلیغ نا ممکن	۹۲۹
مرعوبیت کے بے ثبوت	۹۳۰
اصحاب القریٰ سے کون سا شہر مراد ہے	۰
توحید پر عقلی دلائل	۹۳۱
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کا حکم عطا ہوئیں ہوگیا۔	۹۳۲
سورۂ یٰسین میں آیات توحید	۹۳۵
سورۃ الصافات	
ربط و خلاصہ، اللہ کے برگزیدہ بندے خود اللہ کے نیاز مند ہیں	۹۳۶
لاکھوں کے نیاز مندوں کے پیرو بیان	۹۳۷
جنوں کے حال کا بیان	۰
تین بت کا ذکر	۹۳۸
قصہ ابراہیم علیہ السلام کی نیاز مندی کا بیان تمام واقعات	۹۳۹
سورۃ الصافات میں آیات توحید	۹۴۰
سورۂ صٓ	
ربط و خلاصہ، خاصان خدا کا عجز و بے نیازی کے ساتھ	۹۴۱
نبی علیہ السلام کے احوال کا ذکر	۹۴۲
فرشتوں اور جنوں کے احوال کا ذکر	۹۴۳
سورۂ صٓ میں آیات توحید	۹۴۴
سورۂ زمر	
ربط و خلاصہ، ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لیے ہی اذکار اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو	۹۴۵
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا	۹۴۶
قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ	۹۴۷
قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ	۹۴۸
اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ	۹۴۹
اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	۹۵۰
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ	۹۵۱
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ	۹۵۲

مضمون	صفحہ
سورۂ زمر میں آیات توحید	۹۵۳
سورۃ المؤمن	
سورۂ مؤمن، اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو نہ پکارو	۹۵۴
کفر کے مختلف عذابات	۹۵۵
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ	۹۵۶
فرعون کی ہلاکت کا سبب تکبر	۹۵۷
وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ	۹۵۸
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ	۹۵۹
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ	۹۶۰
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ	۹۶۱
كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ	۹۶۲
اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ	۹۶۳
هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	۹۶۴
سورۂ مؤمن کی آیات توحید	۹۶۵
سورۃ الشوریٰ	
ربط و خلاصہ	۹۶۶
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	۹۶۷
امر متشابہ	۹۶۸
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ	۹۶۹
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	۹۷۰
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ	۹۷۱
وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ	۹۷۲
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ	۹۷۳
وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ	۹۷۴
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اِنْ يَّشَاِ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ	۹۷۵
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ	۹۷۶
فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	۹۷۷
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ	۹۷۸
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	۹۷۹
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ	۹۸۰
سورۂ شوریٰ کی آیات توحید	۹۸۱
سورۃ الزخرف	
سورۂ زخرف کی مضمون سورۂ دخان سے مربوط ہے	۹۸۲
سورۂ زخرف کی آیات توحید	۹۸۳
سورۃ الدخان	
ربط و خلاصہ	۹۸۴
تمہید و ترغیب	۹۸۵
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۹۸۶
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۹۸۷
دوسری عقلی دلیل	۹۸۸
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۹۸۹
دلیل	۹۹۰
تخویف اُخروی	۹۹۱
سورۂ دخان میں آیات توحید	۹۹۲
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ دخان	۹۹۳
سورۃ الشوریٰ	
ربط و خلاصہ	۹۹۴
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	۹۹۵
امر متشابہ	۹۹۶
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ	۹۹۷
ذٰلِكَ الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	۹۹۸
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ	۹۹۹
وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ	۱۰۰۰
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ	۱۰۰۱
وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ	۱۰۰۲
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ اِنْ يَّشَاِ يُسْكِنِ الرِّيْحَ فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ عَلٰى ظَهْرِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ	۱۰۰۳
اَوْ يُوْبِقْهُنَّ بِمَا كَسَبُوْا وَيَعْفُ عَنْ كَثِيْرٍ وَّيَعْلَمَ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ	۱۰۰۴
فَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ	۱۰۰۵
وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُوْنَ وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ	۱۰۰۶
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ	۱۰۰۷
وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ	۱۰۰۸
سورۂ شوریٰ کی آیات توحید	۱۰۰۹
سورۃ الزخرف	
سورۂ زخرف کی مضمون سورۂ دخان سے مربوط ہے	۱۰۱۰
سورۂ زخرف کی آیات توحید	۱۰۱۱
سورۃ الدخان	
ربط و خلاصہ	۱۰۱۲
تمہید و ترغیب	۱۰۱۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۱۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۱۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۱۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۱۷
دلیل	۱۰۱۸
تخویف اُخروی	۱۰۱۹
سورۂ دخان میں آیات توحید	۱۰۲۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ دخان	۱۰۲۱
سورۃ الجاثیۃ	
ربط و خلاصہ	۱۰۲۲
تمہید و ترغیب	۱۰۲۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۲۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۲۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۲۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۲۷
دلیل	۱۰۲۸
تخویف اُخروی	۱۰۲۹
سورۂ جاثیہ میں آیات توحید	۱۰۳۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ جاثیہ	۱۰۳۱
سورۃ الاحقاف	
ربط و خلاصہ	۱۰۳۲
تمہید و ترغیب	۱۰۳۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۳۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۳۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۳۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۳۷
دلیل	۱۰۳۸
تخویف اُخروی	۱۰۳۹
سورۂ احقاف میں آیات توحید	۱۰۴۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ احقاف	۱۰۴۱
سورۃ محمد	
ربط و خلاصہ	۱۰۴۲
تمہید و ترغیب	۱۰۴۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۴۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۴۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۴۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۴۷
دلیل	۱۰۴۸
تخویف اُخروی	۱۰۴۹
سورۂ محمد میں آیات توحید	۱۰۵۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ محمد	۱۰۵۱
سورۃ الفتح	
ربط و خلاصہ	۱۰۵۲
تمہید و ترغیب	۱۰۵۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۵۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۵۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۵۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۵۷
دلیل	۱۰۵۸
تخویف اُخروی	۱۰۵۹
سورۂ فتح میں آیات توحید	۱۰۶۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ فتح	۱۰۶۱
سورۃ الحجرات	
ربط و خلاصہ	۱۰۶۲
تمہید و ترغیب	۱۰۶۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۶۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۶۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۶۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۶۷
دلیل	۱۰۶۸
تخویف اُخروی	۱۰۶۹
سورۂ حجرات میں آیات توحید	۱۰۷۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ حجرات	۱۰۷۱
سورۃ ق	
ربط و خلاصہ	۱۰۷۲
تمہید و ترغیب	۱۰۷۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۷۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۷۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۷۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۷۷
دلیل	۱۰۷۸
تخویف اُخروی	۱۰۷۹
سورۂ ق میں آیات توحید	۱۰۸۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ ق	۱۰۸۱
سورۃ الذاریات	
ربط و خلاصہ	۱۰۸۲
تمہید و ترغیب	۱۰۸۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۸۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۸۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۸۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۸۷
دلیل	۱۰۸۸
تخویف اُخروی	۱۰۸۹
سورۂ ذاریات میں آیات توحید	۱۰۹۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ ذاریات	۱۰۹۱
سورۃ الطور	
ربط و خلاصہ	۱۰۹۲
تمہید و ترغیب	۱۰۹۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۰۹۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۰۹۵
دوسری عقلی دلیل	۱۰۹۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۰۹۷
دلیل	۱۰۹۸
تخویف اُخروی	۱۰۹۹
سورۂ طور میں آیات توحید	۱۱۰۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ طور	۱۱۰۱
سورۃ النجم	
ربط و خلاصہ	۱۱۰۲
تمہید و ترغیب	۱۱۰۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۱۰۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۱۰۵
دوسری عقلی دلیل	۱۱۰۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۱۰۷
دلیل	۱۱۰۸
تخویف اُخروی	۱۱۰۹
سورۂ نجم میں آیات توحید	۱۱۱۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ نجم	۱۱۱۱
سورۃ القمر	
ربط و خلاصہ	۱۱۱۲
تمہید و ترغیب	۱۱۱۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۱۱۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۱۱۵
دوسری عقلی دلیل	۱۱۱۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۱۱۷
دلیل	۱۱۱۸
تخویف اُخروی	۱۱۱۹
سورۂ قمر میں آیات توحید	۱۱۲۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ قمر	۱۱۲۱
سورۃ الرحمٰن	
ربط و خلاصہ	۱۱۲۲
تمہید و ترغیب	۱۱۲۳
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	۱۱۲۴
وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	۱۱۲۵
دوسری عقلی دلیل	۱۱۲۶
اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى بَلٰى	۱۱۲۷
دلیل	۱۱۲۸
تخویف اُخروی	۱۱۲۹
سورۂ رحمٰن میں آیات توحید	۱۱۳۰
بحث تعلق مرکزی مضمون سورۂ رحمٰن	۱۱۳۱
سورۃ الواقعۃ	
ربط و خلاصہ	۱۱۳۲
تمہید و ترغیب	۱۱۳۳

مضمون	صفحہ
سورۂ شوریٰ کی آیات توحید	۱۰۳۷
سورۂ زخرف	
ربط و خلاصہ، اہل مکہ کے بعض شبہات کا جواب	۱۰۴۶
تمہید مع ترجمہ	۱۰۴۷
وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ دلیل اول بر اثبات توحید	۱۰۴۷
تحریر بر دلیل اول	۱۰۴۹
شرک پر عقلی دلیل اور موحدین کا عقلی دعویٰ	۱۰۴۹
وَجَعَلُوا لَهُ مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا دلیل ثانی	۱۰۵۰
دلیل ثانی پر عقلی اور نقلی اعتراض	۱۰۵۲
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی ایک شبہ کا جواب	۱۰۵۶
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ غرور اہل سیاق پر	۱۰۵۸
استدلال	۱۰۵۸
التفات بسوئے اہل مکہ	۱۰۵۸
قُلْ إِنْ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدٌ	۱۰۵۹
توحید عقلی دلیل	۱۰۶۰
سورۂ زخرف کی آیات توحید	۱۰۶۱
سورۂ دخان	
ربط و خلاصہ، تمہید مع ترجمہ	۱۰۶۵
ایضاح مبہمات کی تحقیق	۱۰۶۶
وعظ حسن سے مراد نفع عام	۱۰۶۷
فرعون اور اس کی قوم کی عقوبات	۱۰۶۹
تحریر بر مضمون دلیل	۱۰۷۸
سورۂ دخان میں آیات توحید	۱۰۷۹
سورۂ جاثیہ	
ربط و خلاصہ	۱۰۸۰
تمہید مع ترجمہ وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ دلیل	۱۰۸۱
إِنَّ فِي خَلْقِكُمْ وَمَا يَبُثُّ مِنْ دَابَّةٍ دلیل	۱۰۸۳
آیَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ	۱۰۸۴
وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ	۱۰۸۵
ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ	۱۰۸۶
وَسَخَّرَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ دلیل	۱۰۸۶
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ	۱۰۸۷

مضمون	صفحہ
پانچویں دلیل	۱۰۸۸
سورۂ جاثیہ کی آیات توحید	۱۰۸۹
سورۂ احقاف	
ربط و خلاصہ	۱۰۹۱
تمہید مع ترجمہ، تحریر بر مضمون دلیل	۱۰۹۲
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُو مِنْ دُونِ اللّٰهِ	۱۰۹۳
دلیل دہم پر عرب کا جواب	۱۰۹۴
قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَّا تَدْعُونَ سے دلیل عقلی	۱۰۹۵
نقلی دلیل از قرآن	۱۰۹۶
بشارت اہل حق	۱۰۹۷
وَالَّذِي قَالَ لِوَالِدَيْهِ دلیل نقلی از جزا و سزا	۱۰۹۸
التفات بسوئے اہل مکہ	۱۰۹۹
تخویف دنیوی	۱۱۰۰
وَإِذْ صَرَفْنَا إِلَيْكَ دلیل نقلی از جنات	۱۱۰۱
بعثت جماعت جنات بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۰۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلیہ	۱۱۰۳
سورۂ احقاف میں آیات توحید	۱۱۰۴
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم	
ربط و خلاصہ مع شان نزول	۱۱۰۵
جہاد کا حکم	۱۱۰۶
مخلص مسلمانوں سے اللہ کا وعدہ نصرت	۱۱۰۷
قتال اہل حق کی حکمت	۱۱۰۸
اتباع قرآن	۱۱۰۹
بیان حال منافقین از زبان خود	۱۱۱۰
تخویف دنیوی	۱۱۱۲
تدبر قرآن میں مانع قبول کا ذکر	۱۱۱۳
سورت کا دوسرا حصہ	
بیان اعمال حاسنہ	۱۱۱۴
اجر بر متقین	۱۱۱۵
تخویف دنیوی	۱۱۱۶
جزائے کفر و ضلال اور اسباب ہدایت و ضلال	۱۱۱۶
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آیات توحید	۱۱۱۷

مضمون	صفحہ
سورۃ الفتح	
ربط و خلاصہ	۱۱۲۰
شان نزول	۱۱۲۱
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کا مفہوم	۱۱۲۲
مسلمانوں کے بیعت رضوان اور اس کی برکات	۱۱۲۳
بیعت	۱۱۲۴
نصرت پیغمبر علیہ السلام کی ترغیب	۱۱۲۵
جہاد کی غایت اولیٰ اور اس کی ترغیب	۱۱۲۵
ترغیب جہاد	۱۱۲۶
بیعت رضوان کا سبب، مرجع ضمائر	۱۱۲۶
سورۃ الحجرات	
ربط و خلاصہ	۱۱۲۸
پہلا رکوع	
مخاطب اعلم، تعلیم چلانے کے لیے آداب	۱۱۲۹
آداب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۱۱۲۹
دوسرا رکوع	
ایمان سے آراستگی یا اس سے محرومی	۱۱۳۱
بیان سبب ترغیب	۱۱۳۲
سورۂ حجرات میں آیات توحید	۱۱۳۲
سورۂ ق	
ربط و خلاصہ	۱۱۳۳
ترغیب مع ترہیب	۱۱۳۵
مخاطب اور مضمون اول	۱۱۳۶
تخویف اخروی اور ذکر کیفیات موت	۱۱۳۷
اَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ بزیادت تاکید	۱۱۳۸
سوال و جواب کا ذکر	۱۱۳۸
بشارت اخروی	۱۱۳۹
بعد موت قیامت پر دو سرا دلیل عقلی	۱۱۴۰
قصہ یاجوج و ماجوج سد ذوالقرنین	۱۱۴۰

مضمون	صفحہ
تسمیہ برائے تحصیت علی الدعا و رسم	۱۱۷۲
سورۃ کافرون میں آیت توحید	۱۱۷۳
سورۃ الذاریات	
ربط و خلاصہ	۱۱۷۵
حشر و نشر پر شواہد	۱۱۷۶
ثبوت قیامت پر عقلی دلیل	۱۱۷۷
تکذیب رسل کے نتائج	۱۱۷۸
توحید کا ذکر	۱۱۷۹
سورۃ الذاریات میں آیت توحید	۱۱۸۰
سورۃ الطور	
ربط و خلاصہ	۱۱۸۱
حشر و نشر پر عقلی اور نقلی دلائل	۱۱۸۲
ثبوت آخرت	۱۱۸۳
نعیم جنت کی تفصیل و ذکر توحید	۱۱۸۴
عذاب نار پر عبرتی	۱۱۸۵
تسلیہ برائے تکذیب و ایذاء رسول و رسم	۱۱۸۶
سورۃ الطور میں آیات توحید	۱۱۸۷
سورۃ النجم	
ربط و خلاصہ، توحید پر ۷ اثبات رسالت	۱۱۸۸
تاکید شدید و قسم بالله فی القسم	۱۱۸۹
قسم کے بعد مدعی دعوی کا ذکر	۱۱۹۰
رسالت کے دعوے دعوی کا ذکر	۱۱۹۱
دلیل عقلی از ابراہیم و موسی علیہما السلام	۱۱۹۲
سورۃ النجم میں آیات توحید	۱۱۹۵
سورۃ القمر	
ربط و خلاصہ	۱۱۹۶
اقتربت الساعۃ و تکوین آخرت	۱۱۹۷
تکذیب قریش کا پہلا نمونہ	۱۱۹۸
تکذیب قریش کا دوسرا نمونہ	۱۱۹۹
تکذیب قریش کا تیسرا نمونہ	۱۲۰۰
انشقاق سماوی اور نکتہ	۱۲۰۱
سورۃ القمر میں آیت توحید	۱۲۰۲
سورۃ الرحمن	
ربط و خلاصہ، برکات و عنوانہ صرف الرحمن	۱۲۰۳

مضمون	صفحہ
بقیہ ہے	۱۲۰۴
توحید پر عقلی دلائل کا سلسلہ	۱۲۰۴
چار جنتی اور اسماء الہیہ میں تطبیق	۱۲۰۵
جنتی نعمتوں کی تفصیل	۱۲۰۶
تکذیب انسانی	۱۲۰۷
وعید عذاب مقام رب بشارت اہلہ	۱۲۰۸
نعیم جنت کی تفصیل	۱۲۰۹
سورۃ الرحمن میں آیات توحید	۱۲۱۰
سورۃ الواقعہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۱۲
قیامت کے بعد کا کیفیت کفار و ایمان	۱۲۱۳
قیامت کے دن لوگوں کی جنتی یا جہنمی ہونے کی	۱۲۱۴
پہلی جماعت اصحاب المیمنہ کا ذکر	۱۲۱۵
دوسری جماعت اصحاب الشمال کا ذکر	۱۲۱۶
توحید پر عقلی دلائل	۱۲۱۷
تیسری اور چوتھی عقلی دلیل	۱۲۱۸
منکرین قرآن کے احوال کا مادہ	۱۲۱۹
سورۃ الحدید	
تسبیح بلسان حال و مقال و بیان توحید	۱۲۲۰
توحید کے مخاطب اولین کا بیان	۱۲۲۱
انفاق فی سبیل اللہ پر ترغیب	۱۲۲۲
قیامت میں منافقین کا حال	۱۲۲۳
حقیقی زندگی	۱۲۲۴
سورۃ الحدید میں آیت توحید	۱۲۲۵
سورۃ المجادلہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۲۶
کفارہ ظہار کا بیان	۱۲۲۷
مجادلہ کرنے والوں کے لیے قوانین	۱۲۲۸
آیۃ نجوی کی تفسیر	۱۲۳۱
سورۃ الحشر	
ربط و خلاصہ	۱۲۳۵
سورۃ الحشر میں آیات توحید	۱۲۳۶

مضمون	صفحہ
اہل کتاب کی تنبیہ کا دستور	۱۲۳۷
اہل کتاب کے مختلف گروہوں کا ذکر	۱۲۳۸
اہل کتاب میں اتحاد کا مفسدہ نفس سے	۱۲۳۹
توحید کے مرتکب پر ناروا کا حکم	۱۲۴۰
سورۃ الحشر میں آیات توحید	۱۲۴۱
سورۃ الممتحنہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۴۳
طالب دنیا کی جماعت کے حال کا تذکرہ	۱۲۴۴
کفار کے گھرانوں سے موالات جائز نہیں	۱۲۴۵
عورتوں سے بیعت لینے کا دستور	۱۲۴۶
سورۃ الممتحنہ کی خصوصیات	۱۲۴۷
سورۃ الصف	
ربط و خلاصہ	۱۲۴۸
سعادت ہمیشہ اسی کی جماعت کا حصہ	۱۲۴۹
سورۃ الجمعۃ	
ربط و خلاصہ، بیان توحید، دلیل نبی	۱۲۵۰
یہود کا جہاد کی حرمت	۱۲۵۱
سورۃ المنافقون	
ربط و خلاصہ	۱۲۵۲
بعید اور بد آئی کی سزا سے بچانی	۱۲۵۳
سورۃ التغابن	
ربط و خلاصہ	۱۲۵۴
توحید کا بیان اور جامع تقوی کے احکام	۱۲۵۵
سورۃ الطلاق	
ربط و خلاصہ، عدت کی حد کا بیان	۱۲۵۶
طلاق کی عدت کے احکام	۱۲۵۷
مضامین اور مسکنی کے احکام	۱۲۵۸
توحید پر عقلی دلیل	۱۲۵۹
سورۃ التحریم	
ربط و خلاصہ، شان نزول	۱۲۶۰
آداب اہل حضرت کو تنبیہ	۱۲۶۱
سورۃ الملک	
فضائل و خصوصیات	۱۲۶۲
مضامین اور کافروں کے لیے لمحہ فکریہ	۱۲۶۳

مضمون	صفحہ
سورۃ الملک	
ربط وخلاصہ، برکات وعظمت سورت القرآن	۱۲۹۹
ثنائے سورت پر تین دلائل	۱۳۰۰
کرنوں کے لیے ثبات احدی	۱۳۰۱
پانچویں متن سے دلیل	۱۳۰۲
چھٹی اور ساتویں تک دلیل	۱۳۰۳
آٹھویں متن دلیل	۱۳۰۴
سورۃ القلم	
ربط وخلاصہ، تفسیر	۱۳۰۵
ذم برائے مشرکین	۱۳۰۹
وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ تفسیر	۱۳۰۸
اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ تفسیر	۱۳۰۹
فَاَصْبِرْ تسلیم برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۳۱۰
سورۃ الحاقۃ	
ربط وخلاصہ، ترجمہ وتفسیر	۱۳۱۰
اَلْحَاقَّةُ تفسیر	۱۳۱۲
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ تفسیر	۱۳۱۵
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ	۱۳۱۶
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ	۱۳۱۷
سورۃ الحاقۃ کا اختتام	۱۳۱۸
سورۃ المعارج	
ربط وخلاصہ، ترجمہ وتفسیر	۱۳۱۸
تفسیر آیات کریمہ سے عذاب آخرت پر استدلال	۱۳۲۰
قیامت کے ہولناک مناظر کا بیان	۱۳۲۱
مشرکین کے مذاق کا رد	۱۳۲۲
ترجمہ تفسیر	۱۳۲۳
سورۃ نوح علیہ السلام	
ربط وخلاصہ	۱۳۲۶
دلیل علی تفسیر دعوت نوح علیہ السلام	۱۳۲۷
ترغیب ترہیب، دلائل توحید	۱۳۲۸
رد، اسراف، یفرطہ وتحریق اللہ کرکے	۱۳۲۹
سورۃ نوح علیہ السلام پر آیات ترجمہ	۱۳۳۰

مضمون	صفحہ
سورۃ الجن	
ربط وخلاصہ، دلیل اولی تفسیر آیات	۱۳۳۰
فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا تفسیر	۱۳۳۱
سورۃ المزمل	
ربط وخلاصہ	۱۳۳۶
قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا کی تفسیر	۱۳۳۷
وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ تفسیر	۱۳۴۲
تہجد کا حکم	۱۳۴۳
سورۃ مزمل کی آیات ترجمہ	۱۳۴۴
سورۃ المدثر	
ربط وخلاصہ	۱۳۴۴
لفظ یٰایہا سے خطاب	۱۳۴۵
تخویف، فرمان	۱۳۴۶
ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا تفسیر	۱۳۴۷
سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ترجمہ وتفسیر	۱۳۴۸
وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً تفسیر	۱۳۴۹
عزیز ناری تعداد یہاں کہنے کی حکمت	۱۳۵۰
كَلَّا وَالْقَمَرِ ربط وتفسیر	۱۳۵۱
وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ربط وتفسیر	۱۳۵۲
اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ تفسیر	۱۳۵۳
سورۃ المدثر کا اختتام	۱۳۵۴
سورۃ القیامۃ	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۴
لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ربط وتفسیر	۱۳۵۵
لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ربط وتفسیر	۱۳۵۶
اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ تفسیر	۱۳۵۷
سورۃ الدہر	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۹
هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ تفسیر	۱۳۶۰
دلیل	۱۳۶۱
تخویف آخرت	۱۳۶۲
تفصیل یوم آخرت	۱۳۶۳

مضمون	صفحہ
اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ سے مسئلہ	۱۳۶۴
وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى وَاَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَاَحْيَا تفسیر	۱۳۶۵
سورۃ والنجم پر آیات ترجمہ	۱۳۶۶
سورۃ المرسلات	
ربط وخلاصہ	۱۳۶۶
قسم کھانے کا مقسم	۱۳۶۷
مشرکین پر عقلی دلیل	۱۳۶۸
دوسری عقلی دلیل	۱۳۶۹
بیان آیات آخرت	۱۳۷۰
سورۃ النبأ	
ربط وخلاصہ	۱۳۷۱
تخویف اُخروی	۱۳۷۲
عقاب کا مقسم	۱۳۷۳
وَكَاْسًا دِهَاقًا کی تفسیر	۱۳۷۴
سورۃ النازعات	
ربط وخلاصہ، شواہد پر ثبوت قیامت	۱۳۷۵
تفسیر وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا	۱۳۷۶
وَالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا	۱۳۷۷
فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا	۱۳۷۸
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا	۱۳۷۹
يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ	۱۳۸۰
قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ	۱۳۸۱
اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ	۱۳۸۲
سورۃ عبس	
ربط وخلاصہ	۱۳۸۳
شان نزول	۱۳۸۴
فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى	۱۳۸۵
كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ	۱۳۸۶
فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ	۱۳۸۷
سورۃ التکویر	
ربط وخلاصہ	۱۳۸۷
وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ کا مقسم	۱۳۸۸
تخویف اُخروی	۱۳۸۹
اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ دلیل دوم	۱۳۹۰
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ	۱۳۹۱

مضمون	صفحہ
سورۃ الانشقاق	
ربط و خلاصہ	۱۳۵۱
سورۃ مذکورہ کی آیت تزییہ	۱۳۵۲
سورۃ المطففین	
ربط و خلاصہ	۱۳۵۳
تطفیف و زجر	۱۳۵۴
علیین کی تفسیر	۱۳۵۵
سورۃ الانشقاق	
ربط و خلاصہ	۱۳۵۶
تحویف و انذار	"
اعمال قبیحہ پر شواہد	۱۳۵۷
سورۃ البروج	
ربط و خلاصہ	۱۳۵۸
تحویف و ثابت	۱۳۵۹
سورۃ مذکورہ کی آیت تزییہ	۱۳۶۰
سورۃ الطارق	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۶۱
سورۃ الاعلیٰ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۶۲
شان نزول ۔ مرجع قرآن	۱۳۶۳
سورۃ الاعلیٰ کی ہدایت تزییہ	۱۳۶۴
سورۃ الغاشیہ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۶۵
اعجاب بہ کرکے	۱۳۶۶
سورۃ الفجر	
ربط و خلاصہ	۱۳۶۷
اس سورت کا مقصد خلاصہ	۱۳۶۸

مضمون	صفحہ
سورۃ البلد	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۶۹
سورۃ الشمس	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۰
سورہ و اہل مکہ کا شان نزول ۔ مرجع قرآن	۱۳۷۱
سورۃ اللیل	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۲
سورۃ الضحیٰ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۳
سورۃ الم نشرح	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۴
سورۃ التین	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۵
سورۃ العلق	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۶
سورۃ القدر	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۷
ربط القدر میں نزول قرآن کا مضمون	۱۳۷۸
سورۃ البینۃ	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۷۹
سورۃ الزلزال	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۸۰
سورۃ العادیات	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۸۱

مضمون	صفحہ
سورۃ القارعہ	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۲
شان نزول سورۃ الاکثار ۔ مرجع قرآن	"
سورۃ التکاثر	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۸۳
سورۃ العصر	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۴
شان نزول ۔ مرجع قرآن	"
سورۃ الہمزہ والفیل	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۸۵
سورۃ قریش	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۶
سورۃ الماعون والکوثر	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۷
سورۃ الکافرون	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۸
سورۃ النصر و اللہب	
ربط و خلاصہ	۱۳۸۹
سورۃ الاخلاص	
ربط و خلاصہ	۱۳۹۰
سورۃ الفلق والناس	
ربط و خلاصہ و تفسیر	۱۳۹۱
فرحت مضامین	۱۳۹۲
تصدیق صحت قرآن مجید	۱۳۹۳

مُقدمۂ تفسیر

جواہر القرآن

از افادات

رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ

ترتیب

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں صاحب

نظر ثانی و ترتیب جدید

سید ابو احمد سجاد بخاری

○

حصہ اول ——— دربیان اصطلاحات

اصطلاح (۱) دعویٰ یا موضوع سورت

اصطلاح (۲) دلیل

دلیل اس بیان کو کہتے ہیں جس سے دعویٰ ثابت کیا جائے۔ قرآن کریم میں دعویٰ ثابت کرنے کے لئے چار قسم کے دلائل بیان کئے جاتے ہیں۔ (۱) دلیل عقلی محض (۲) دلیل عقلی مع اعتراف الخصم (۳) دلیل نقلی محض (۴) دلیل وجدی۔

دلیل عقلی محض اس دلیل کی دلیل کہتے ہیں جس میں فریقین کے مابین متفق علیہ حل سے دلیل عقلی کے ذریعہ مدعا ثابت کیا جائے۔ اگر فریق مخالف کا انکار مشرک ہو تو اس کو عقلی طور پر مسلم اصول سے یہ بات سمجھائی جائے کہ جو صفات دلیل میں مذکور ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی مختص ہیں ان میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا عقل کے خلاف ہے۔ اگر فریق مخالف دہریہ ہو تو اس کے سامنے ایسی چیز عقلی پیش کی جائے جس کو وہ بھی تسلیم کرتا ہو۔ اگر کوئی فریق مخالف ہو جو کسی بات کو نہ مانتا ہو نہ انکار کرتا ہو تو اس کے سامنے دلیل عقلی پیش کرنا بے سود ہے۔ اس کی مثال قرآن کریم سے یہ ہے۔ [illegible] یہ سورت دلائل عقلیہ سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی مثال حدیث سے یہ ہے۔ [illegible] اس حدیث میں بھی دلیل عقلی ہے یعنی انسان کی عبادت کا مقصد یہ ہے کہ اس کو اس کے خالق کی عبادت کرنا ثابت کیا جائے۔ اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible]

تنبیہ یہ بات واضح ہو کہ دلیل عقلی میں مقصد یہ ہوتا ہے کہ مدعا میں جو بات ظاہر نہیں ہوئی ہے اور جس پر دعویٰ موقوف ہے اس کو ثابت کیا جائے۔ مثلاً اس آیت میں مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ثابت کیا جائے۔ اس کے لئے یہ دلیل پیش کی گئی کہ وہ خالق ہے اور خالق ہونا معبود برحق ہونے کو مستلزم ہے۔ اس لئے کہ جو خالق ہو وہ ہی عبادت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible] اس حدیث میں بھی دلیل عقلی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو معبود برحق ثابت کیا جائے۔ اس کے لئے یہ دلیل پیش کی گئی کہ وہ خالق ہے اور خالق ہونا معبود برحق ہونے کو مستلزم ہے۔ اس لئے کہ جو خالق ہو وہ ہی عبادت کا مستحق ہو سکتا ہے۔ اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible]

دلیل عقلی مع اعتراف الخصم یہ دلیل عقلی محض کی طرح ہوتی ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں فریق مخالف کے تسلیم شدہ مقدمات کو بطور مقدمہ کے ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کی مثال قرآن کریم سے یہ ہے۔ [illegible] اس آیت میں مشرکین کے تسلیم شدہ مقدمات کو بطور مقدمہ کے ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible]

دلیل نقلی جب دعویٰ ثابت کرنے کے لئے کسی مسلمہ کی بات یا دلیل نقلی پیش کی جائے تو اس کو دلیل نقلی کہتے ہیں۔ اگر فریق مخالف کی بات یا دلیل نقلی پیش کی جائے تو اس کو دلیل نقلی کہتے ہیں۔ [illegible] اس کی مثال قرآن کریم سے یہ ہے۔ [illegible] اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible]

دلیل وجدی اس دلیل کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ کسی بات کو ثابت کیا جائے۔ اس کی مثال قرآن کریم سے یہ ہے۔ [illegible] اس کی مثال شریعت سے یہ ہے۔ [illegible]

اصطلاح (۳) تنویر وضوی

اصطلاح (۴) تخویف

ترجمان سے پوچھ لیجئے گا کہ عیسیٰ ہو کہیں۔ کیا آپ ان سے کسی کی شفاعت چاہتے ہیں۔ ان کی کیا حیثیت ہے؟ امثال تخویف اخروی۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۔ (انعام ع ۱۲) اور ڈر سنا دے اس کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو خوف رکھتے ہیں اس بات کا کہ جمع کئے جاویں گے اپنے رب کے پاس (اس حالت میں) کہ نہ ہوگا ان کے لئے اس کے سوا کوئی حمایتی اور نہ سفارشی تاکہ وہ بچتے رہیں۔ تخویف کی طرح تبشیر کی بھی دو قسمیں ہیں تبشیر اخروی اور تبشیر دنیوی۔ امثال تبشیر اخروی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ (حٰمٓ سجدہ ع ۱) بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس بہشت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ (انعام ع ۶) اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر تو کہہ ان کو سلام تمہارے اوپر لکھ لیا ہے تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت کا۔ امثال تبشیر دنیوی۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۔ (ابراہیم ع ۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے کہ دکھ دیتے تھے تم کو برا دکھ ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۔ (مائدہ ع ۱۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں پیغمبر اور کر دیا تم کو بادشاہ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْۢ بَعْدِ عَادٍ ۔ (اعراف ع ۱۰) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں پیغمبر بعد عاد کے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۔ (اعراف ع ۱۴) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۔ (ابراہیم ع ۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے۔

اصطلاح (۵) تبشیر بالبشارت

تخویف کے مقابلہ میں تبشیر ہے یعنی نیک اعمال کے نتائج اور ثمرات کی شیرینی کا بیان۔ تخویف کی طرح تبشیر کی بھی دو قسمیں ہیں تبشیر اخروی اور تبشیر دنیوی۔ امثال تبشیر اخروی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ (حٰمٓ سجدہ ع ۱) بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس بہشت سے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ (انعام ع ۶) اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ جو یقین رکھتے ہیں ہماری آیتوں پر تو کہہ ان کو سلام تمہارے اوپر لکھ لیا ہے تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت کا۔ امثال تبشیر دنیوی۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُوْنَ نِسَآءَكُمْ ۔ (ابراہیم ع ۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے کہ دکھ دیتے تھے تم کو برا دکھ ذبح کرتے تھے تمہارے بیٹوں کو اور زندہ رکھتے تھے تمہاری عورتوں کو۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۔ (مائدہ ع ۱۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں پیغمبر اور کر دیا تم کو بادشاہ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْۢ بَعْدِ عَادٍ ۔ (اعراف ع ۱۰) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب پیدا کئے تم میں پیغمبر بعد عاد کے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۔ (اعراف ع ۱۴) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰىكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۔ (ابراہیم ع ۵) اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب نجات دی تم کو فرعون والوں سے۔

اصطلاح (۶) شکوی

متکلم کو کبھی کبھی اپنی یا دوسری قوم کی حالت پر افسوس ہوتا ہے اور وہ اظہار افسوس کے لئے شکوی کرتا ہے۔ شکوی کے معنی ہیں کسی کا ان کے برے کاموں پر افسوس کرنا اور ان کے برے کاموں کو بیان کرنا۔ امثال شکوی۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۔ (فرقان ع ۴) اور کہے گا رسول اے رب میرے بیشک میری قوم نے ٹھہرا لیا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمِي لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (فرقان ع ۳) اور کہے گا رسول اے رب میرے بیشک میری قوم نے ٹھہرا لیا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ۔ (فرقان ع ۴) اور کہے گا رسول اے رب میرے بیشک میری قوم نے ٹھہرا لیا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا۔ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ قَوْمِي لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔ (فرقان ع ۳) اور کہے گا رسول اے رب میرے بیشک میری قوم نے ٹھہرا لیا ہے اس قرآن کو چھوڑا ہوا۔

اصطلاح (۷) زجر

یعنی اعمال قبیحہ پر دنیوی یا اخروی سزاؤں کے ذریعہ سے روکنا اور باز رکھنا۔ زجر کی دو قسمیں ہیں زجر تکوینی اور زجر تشریعی۔ زجر تکوینی۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۔ (نساء ع ۱۳) اور جب پہنچتی ہے ان کو کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۔ (نساء ع ۱۳) اور جب پہنچتی ہے ان کو کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۔ (نساء ع ۱۳) اور جب پہنچتی ہے ان کو کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو۔ وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۔ (نساء ع ۱۳) اور جب پہنچتی ہے ان کو کوئی خبر امن کی یا خوف کی تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو۔

لکھ دیا ہے جو اس کے بعد آنے والوں کے لئے راہنما بن گئی ہے۔

اصطلاح (۸) تسلیہ یا تسلی

دعوتِ حق پیش کرنے والوں کو جب مخالفین کی طرف سے مختلف قسم کی تکلیفیں اور تعذیب آتی ہیں اور وہ ان کو برداشت کرتے ہوئے اپنا فرض ادا کرتے رہتے ہیں تو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دعوت پیش کرنے والوں کو اس دلی صدمہ پر جو ان کو پہنچتا ہے تسلی دی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں اس قسم کی تسلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف مقامات پر مختلف پیرایوں میں دی گئی ہے۔

تفسیر۔ قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهُ لَيَحْزُنُكَ الَّذِي يَقُولُونَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَٰكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ (انعام ۶ ع ۴) ترجمہ۔ ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں اس سے آپ کو رنج ہوتا ہے۔ پس یہ آپ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا حَتَّىٰ أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللَّهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِن نَّبَإِ الْمُرْسَلِينَ (انعام ۴ ع ۴) ترجمہ۔ اور تجھ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے صبر کیا اس پر جو ان کو جھٹلایا گیا اور ستایا گیا یہاں تک کہ ان کو ہماری مدد پہنچی اور اللہ کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تجھ کو رسولوں کی خبر پہنچی ہے۔

تعبیر۔ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (الحاقہ ۵۲ ع ۱) ترجمہ۔ اور بیشک یہ یقین کی بات ہے۔ پس تسبیح کر اپنے رب عظیم کی۔ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (الحجر ۵۴ ع ۵) ترجمہ۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کا سینہ اس کی وجہ سے تنگ ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں پس آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیے اور اپنے رب کی عبادت کیجئے یہاں تک کہ آپ کو یقین آ جائے۔

تعریف۔ وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّكَ يَضِيقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُن مِّنَ السَّاجِدِينَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ (الحجر ۵۴ ع ۵) ترجمہ۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ کا سینہ اس کی وجہ سے تنگ ہوتا ہے جو یہ کہتے ہیں پس آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجئے اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جائیے اور اپنے رب کی عبادت کیجئے یہاں تک کہ آپ کو یقین آ جائے۔

ترجمہ مع تسلیہ۔ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (آل عمران ۱۵ ع ۱۲) ترجمہ۔ اگر تم کو زخم پہنچا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم پہنچ چکا ہے اور ہم ان دنوں کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (آل عمران ۱۵ ع ۱۲) ترجمہ۔ اور تم سستی نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان والے ہو۔ اگر تم کو زخم پہنچا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم پہنچ چکا ہے اور ہم ان دنوں کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور تاکہ اللہ ایمان والوں کو جان لے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہید بنائے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔

اصطلاح (۹) امرِ مصلحی

اللہ کی کتاب انسانوں کے لئے ہدایت ہے اس لئے اس کی ہر آیت کا مقصد انسانوں کو ہدایت کرنا ہے۔ قرآن مجید کا ہر حکم، ہر نہی، ہر قصہ، ہر مثال، ہر وعدہ، ہر وعید، ہر بشارت، ہر انذار، ہر تحلیل، ہر تحریم، ہر ترغیب، ہر ترہیب، ہر تبشیر، ہر تنذیر، ہر تعلیم، ہر تفہیم، ہر تزکیہ، ہر تربیت، ہر تنظیم، ہر تنسیق، ہر تنظیم، ہر تنسیق، ہر تنظیم، ہر تنسیق

اصطلاح (۱۱) ادخال الٰہی

اصطلاح (۱۲) اعادہ برائے بُعدِ عہد

[illegible] کی دلیل قرار دی ہے۔ [illegible] کی دلیل قرار دی ہے۔ [illegible] کی دلیل قرار دی ہے۔

مثال سادس۔ [illegible]

مثال سابع۔ [illegible]

اس قسم کی آیات کو [illegible] کہا جاتا ہے۔ [illegible] کہا جاتا ہے۔

مثال ثامن۔ [illegible]

اصطلاح (۱۳) جہاریت

[illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] کہتے ہیں۔ [illegible] کہتے ہیں۔

[

کو قرار دیتے ہیں تو بھی وہ اللہ تعالیٰ کے مکر کو باطل نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہم نے اوپر جو صفت اختیار کی ہے وہ ہی ہے۔

یہ مثال سے اس کو اور واضح کیا جا سکتا ہے۔ ایک شخص کو دق کا مہلک مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ یہ مرض ہی اس کے لیے موت کا پیغام ہوتا ہے۔ اس کے علاج کے لیے ڈاکٹر اس کو پہاڑ پر بھیج دیتے ہیں۔ وہاں کی آب و ہوا اس کے لیے شفا کا باعث ہوتی ہے۔ اس کا مرض اس کے لیے موت کا پیغام ہوتا ہے۔ اس کا مرض اس کے لیے موت کا پیغام ہوتا ہے۔ اس کا مرض اس کے لیے موت کا پیغام ہوتا ہے۔

اصطلاح (۱۴) ربط القلب

ربط القلب کے معنی ہیں دل کو مضبوط کرنا۔ جب کوئی شخص کسی مشکل میں گھبرا جاتا ہے تو اس کو تسلی دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کو ربط القلب کہتے ہیں۔ اس کی مثال قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔ اس کی مثال قرآن میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

اصطلاح (۱۵) مسئلہ انابت

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ انابت تب پیدا ہوتا ہے جب طالب اللہ عزوجل کا ہو اور مطلوب اللہ عزوجل کی طرف توجہ اور انابت ہو۔ اس کی مثال قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

اوّل:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

دوم:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

سوم:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

چہارم:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

پنجم:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے موسیٰ کی والدہ کے دل کو مضبوط کر دیا تھا۔

حصہ دوم در بیان فوائد متعلقہ معانی و الفاظ قرآن

فائدہ (۱) مضامین قرآن

قرآن مجید میں کچھ مضامین بیان کئے گئے ہیں جو ۔۔۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کا بیان کئے جائیں گے اور مسائل کا بیان توحید کے ذیل میں ہوگا۔ اگر کوئی صاحب ان کے علاوہ کچھ اور بیان کرنا چاہیں گے تو وہ بھی ان کے لئے کھلا ہوا ہے۔

فائدہ (۲) قرآن میں توحید کا بیان

قرآن مجید کی اکثر سورتوں میں توحید کا بیان ہوا ہے اور ان میں بالکل اسی طرح بیان کیا گیا ہے جس طرح اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہیں اجمالی بیان کیا گیا ہے کہیں تفصیلی۔ کہیں دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہیں بغیر دلائل کے۔ کہیں مخالفین کے شبہات کا جواب دیا گیا ہے کہیں نہیں۔ کہیں ایک ہی آیت میں توحید کا بیان ہے کہیں ایک سے زیادہ آیتوں میں۔ کہیں ایک ہی سورت میں توحید کا بیان ہے کہیں ایک سے زیادہ سورتوں میں۔ کہیں ایک ہی سورت میں توحید کا بیان ہے کہیں ایک سے زیادہ سورتوں میں۔ کہیں ایک ہی سورت میں توحید کا بیان ہے کہیں ایک سے زیادہ سورتوں میں۔ کہیں ایک ہی سورت میں توحید کا بیان ہے کہیں ایک سے زیادہ سورتوں میں۔

فائدہ (۳) شرک اعتقادی اور فعلی

قرآن مجید میں شرک فعلی کی بہ نسبت شرک اعتقادی کی ممانعت بہت زیادہ کی گئی ہے اور شرک اعتقادی کے مرتکب کا ہمیشہ کے لئے جہنم میں جانا بیان کیا گیا ہے۔ اگرچہ شرک فعلی کے مرتکب کا بھی ہمیشہ کے لئے جہنم میں جانا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کی سزا شرک اعتقادی کی سزا سے کم ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں شرک اعتقادی کی ممانعت شرک فعلی کی ممانعت سے زیادہ کی گئی ہے۔

فائدہ (۴) مضامین قرآن کی ترتیب

قرآن مجید میں مضامین کا ترتیب وار بیان نہیں ہے۔ بلکہ ہر سورت میں مختلف مضامین کا ذکر ہے۔ اور ہر سورت میں مضامین کا ذکر مختلف ترتیب سے ہے۔ اور ہر سورت میں مضامین کا بیان کبھی بالتفصیل اور کبھی بالاجمال ہے۔ اور کبھی بالتفصیل اور بالاجمال دونوں طرح

فائدہ (۷) قسم کا بیان

قسم کی بابت تین بحثیں ہیں

قسم اول: قسم کو حلف اور یمین بھی کہتے ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھانے والا اپنے اوپر کسی چیز کو لازم ٹھہرا لیتا ہے اور اس کی خلاف ورزی سے ڈراتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم لغو، دوسری قسم منعقدہ۔ قسم لغو وہ ہے جو بغیر قصد کے زبان سے نکل جائے، جیسے لوگ عادتاً کہتے ہیں: واللہ، باللہ، تاللہ۔ اس قسم پر نہ کفارہ ہے نہ گناہ۔ قسم منعقدہ وہ ہے جو دل کے قصد سے کھائی جائے اور پھر اس کے خلاف کرنے میں گناہ بھی ہو اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو درمیانہ درجے کا کھانا کھلائے یا ان کو کپڑے پہنائے یا ایک غلام آزاد کرے۔ ان تینوں میں سے جو چاہے کرے۔ اگر ان میں سے کچھ بھی نہ کر سکے تو تین روزے رکھے۔ یہ کفارہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے۔ ارشاد ہے: لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِن يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدتُّمُ الْأَيْمَانَ ۖ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ ۖ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ۚ ذَٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ ۚ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ (سورۃ المائدہ، آیت ۸۹)

قسم دوم: بعض لوگ قسم کو عادتاً اور تکیہ کلام کے طور پر کھاتے ہیں، جیسے کوئی کہے: لا واللہ، بلی واللہ۔ یہ قسم بھی لغو ہے اور اس پر بھی کفارہ نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کسی بات کے یقین دلانے کے لیے قسم کھاتے ہیں، جیسے کوئی کہے: واللہ الذی لا الٰہ الا ھو۔ یہ قسم بھی لغو ہے اور اس پر بھی کفارہ نہیں۔ اسی طرح بعض لوگ کسی بات کے یقین دلانے کے لیے قسم کھاتے ہیں، جیسے کوئی کہے: واللہ الذی لا الٰہ الا ھو۔ یہ قسم بھی لغو ہے اور اس پر بھی کفارہ نہیں۔

قسم سوم: کبھی حلف قرائن و علامات سے معلوم کیا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا: وَمَا أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ۝ (سورۃ یوسف، آیت ۱۷) یعنی تم ہمارا یقین نہیں کرو گے اگرچہ ہم سچے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اہل علم کو بعض اوقات قرائن سے حلف معلوم کر لینا جائز ہے۔

فائدہ (۸) دفع عذاب کیلئے تین باتیں

قرآن میں جہاں کہیں عذاب کی دعا کی ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ تین باتیں ہیں جن پر عذاب کا دارومدار ہے۔ ان تینوں میں سے جو بات بھی پائی جائے عذاب نہیں آتا۔ وہ تین باتیں یہ ہیں: (۱) رسول کا موجود ہونا۔ (۲) رسول کا ان کے درمیان سے نکل جانا۔ (۳) استغفار کرنے والوں کا ہونا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (سورۃ الانفال، آیت ۳۳)

فائدہ (۹) منکرین کی اصلاح کیلئے تین باتیں

منکرین اور مخالفین کی اصلاح کے لیے قرآن مجید میں تین طریقے مستعمل رکھے گئے ہیں۔

پہلا طریقہ: منکرین اور مخالفین کو دلائل و براہین سے سمجھانا اور ان کے اعتراضات کا جواب دینا۔ اس کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔ اس طریقہ کی سنت انبیاء علیہم السلام کی چلی آتی ہے اور منکرین اس طریقہ سے اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے باز نہیں آتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا مِّنَ السَّمَاءِ فَظَلُّوا فِيهِ يَعْرُجُونَ ۝ لَقَالُوا إِنَّمَا سُكِّرَتْ أَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُورُونَ ۝ (سورۃ الحجر، آیت ۱۴-۱۵)

دوسرا طریقہ: منکرین و مخالفین کو ڈرانا اور عذاب سے آگاہ کرنا۔ اس کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ أَنجَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ وَيُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ ۚ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ۝ (سورۃ ابراہیم، آیت ۶)

تیسرا طریقہ: منکرین و مخالفین کے ساتھ جہاد کرنا اور ان کو قتل کرنا۔ اس کی بہت سی مثالیں قرآن میں موجود ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝ (سورۃ التوبہ، آیت ۱۴)

تنبیہ: اس جملہ کی تفسیر قرآن مجید میں کئی جگہ آئی ہے، ترجمہ کر چکتے ہیں اور کچھ اس کے متعلق عرض کرنا ضروری نہیں سمجھتے کہ آسمان و زمین میں ہے۔

قُلِ اللّٰهُ ۙ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَ النُّوْرُ ۚ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔	ترجمہ: تم کہو اللہ ہی کا ہے سب کچھ جو آسمانوں اور زمین میں ہے، تم کہو کیا اللہ کے سوا تم نے اور حمایتی ٹھہرائے ہیں جو اختیار نہیں رکھتے اپنے بھلے کا اور نہ برے کا، تم کہو کیا برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یا کہیں برابر ہے اندھیرا اور روشنی، یا ٹھہرائے ہیں اللہ کے شریک جنہوں نے پیدا کیا ہے جیسا اس کا پیدا کرنا کہ ان کو دونوں پیدا کرنے برابر معلوم ہوئے، تم کہو اللہ ہی ہے پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہ اکیلا ہے زبردست۔

یہاں عجائب کون کے ختم کا ذکر ہے، آسمانوں اور زمین کو عجیب جانے والا ہر چھوٹا بڑا ہر ایک کی آواز سننے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے جواب کہنا اور غیر نہیں ہیں اور اللہ کے حکم ہی کو مانا شریک نہیں، اس کے بعد ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۚ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ۔ آپ کو حکم دیا گیا کہ تو کہہ دے کہ تم جنہوں کو پکارتے ہو اللہ کے سوا نہیں ہیں تم ہی اس وجہ سے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا ذَٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ اور یہ جملہ بھی اسی طرح ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔

فائدہ (۱۰) شانِ نزول

یہ اپنی طرف سے نزول کی وجہ کے وقت بڑا بھاری پردہ کھولا جاتا ہے، اس کا علم سوائے اللہ کی مدد کے کسی کو نہیں ہوتا، اس لئے ہمیشہ ایسی جگہ سے نزول کی وجہ معلوم ہوتا ہے جو کہ ان کی عقل میں نہ آ سکے، اور ان کی عقل سے بالا تر ہو، اس لئے ان کو معلوم ہوتا ہے، اور اس کا علم ہونا ان کی عقل میں نہ آ سکے، اس لئے ان کو معلوم نہیں ہوتا

اِنَّمَا يُكَلِّمُهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ مَا يَشَآءُ ۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ۔ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۔ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۔ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۔ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۔ الخ

فائدہ (۱۳) تحقیق معنی الحمد للہ

قرآن مجید نے مختلف مقامات میں الحمد للہ کو ترکیب اور ترتیب کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مفہوم بالکل واضح ہو جاتا ہے۔

اَنْ : اَيْطَنُّ اَحَدٌ الْمَشْهُوْدُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ (پ ۳۰ ع ۲۲)

حتیٰ کہ اس کو کوئی نہیں دیکھتا۔

اَنْ حرف ہے۔ لَمْ حرف نفی ہے۔ يَرَهٗ کی ضمیر ہے جو اس کے مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَحَدٌ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ "اَحَدٌ" کا "اَنْ لَّمْ يَرَهٗ" کے ساتھ ترکیب میں مرکب ہونا۔ الْمَشْهُوْدُ هُوَ الْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ ۔ وَالشَّاهِدُ وَالْمَشْهُوْدُ ۔ وَالْمَوْعُوْدُ کا ترتیب میں ذکر ہونا۔ یہ سب اس بات کی دلیل ہیں کہ اَنْ لَّمْ يَرَهٗ اَحَدٌ

ہوں گے یہ سب بعض علماء نے قرآن مجید کی ایک آیت سے ثابت کیا ہے۔

آیت ۔ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا ۭ

ترجمہ ۔ اور جب دیکھتے سودا یا تماشا دوڑ پڑتے اس کی طرف اور چھوڑ جاتے تجھ کو کھڑا

ان حضرات نے کہا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خطبہ کو لہو و تجارت پر قیاس فرمایا ہے اور ان کو مذموم قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خطبہ بھی مذموم ہے اور اس کو ترک کرنا جائز ہے۔ اس کا جواب حضرات علماء نے یہ دیا ہے کہ یہ آیت اس وقت کی ہے جب کہ نماز خطبہ سے پہلے پڑھی جاتی تھی اور خطبہ نماز کے بعد ہوتا تھا اس وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک تجارتی قافلہ آیا اور لوگ نماز چھوڑ کر اس کی طرف دوڑ پڑے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے نازل ہونے کے بعد خطبہ نماز سے پہلے پڑھا جانے لگا۔ اس طرح یہ آیت منسوخ ہو گئی۔ اس کا ثبوت اس سے ہوتا ہے کہ ابن ماجہ میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے پہلے خطبہ پڑھتے تھے۔ (ابن ماجہ ص ۷۴ ج ۱)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہی پڑھا جاتا تھا۔ اس کے بعد نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ لوگ نماز کے بعد خطبہ سننے کے لئے بیٹھتے نہیں تھے اس لئے خطبہ نماز سے پہلے پڑھا جانے لگا۔ (فتح الباری ص ۴۱۲ ج ۲)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ خطبہ کا نماز سے پہلے ہونا منسوخ ہے اور اب نماز کے بعد ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے اس آیت سے خطبہ کے مذموم ہونے پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے۔

نائدہ (۲) لفظ دُون کی تحقیق

قرآن مجید کے ترجمہ میں بہت دفعہ لفظ "دون" آتا ہے اور ترجمہ کرنے والے کبھی کبھی اس کے معنی سمجھنے میں غلطی کر جاتے ہیں اور اس کا ترجمہ غلط کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہم یہاں اس لفظ کے معنی اور اس کے استعمال کی تحقیق کرتے ہیں۔ لفظ "دون" کے معنی ادنیٰ، کم تر، حقیر، ذلیل، پست، سوا، غیر، ماسوا، بغیر، علاوہ، ماعدا، ورے، پرے، ہٹ کر، الگ، جدا، ماورا، ماوراء، ماوراء، ماوراء

[illegible] اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے گی۔ یہ بتانا ہے کہ عبادت کے لئے کتاب کا ہونا ضروری ہے اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونی چاہئے۔ [illegible] یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کتاب کا ہونا ضروری ہے اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونی چاہئے۔ [illegible] یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کتاب کا ہونا ضروری ہے اور یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونی چاہئے۔

مفسرین لکھتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو بلا کر فرمایا کہ آپ لوگ ان مشرکین کے مجمع میں جاکر ان کو یہ آیت سنا دیں۔ یہ سن کر وہ حاضرین جو اس وقت مجلس میں موجود تھے، جانتے تھے کہ آپ ان لوگوں کے سامنے جاکر یہ آیت سنائیں گے تو یہ لوگ آپ کو قتل کر ڈالیں گے۔ اس لئے ان میں سے ہر ایک نے یہ خواہش ظاہر کی کہ میں جاؤں گا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جاکر یہ آیت سنائی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ کے دین پر ہیں اور آپ کے دشمنوں کے مقابلہ میں ہم کو ہمیشہ فتح ہوئی ہے۔ آج ہم کو ان کے مقابلہ میں شکست ہوئی ہے۔ اس کا کیا سبب ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہم حق پر ہیں اور وہ لوگ باطل پر ہیں۔ اس لئے ہم کو فتح ہوئی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب ملی ہے اور ان کو کتاب نہیں ملی ہے۔

وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (پ ۱۱، رکوع ۱۲)

اللہ بلاتا ہے گھر سلامتی کا اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے سیدھی راہ پر۔

اس آیت میں بھی وہی مضمون ہے۔ یعنی ہم کو اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب دی ہے جس میں ہم کو دارالسلام کا راستہ بتایا گیا ہے۔ اس لئے ہم کو ہمیشہ فتح ہوئی ہے۔ اور آگے کو بھی ہمیشہ فتح ہوگی۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب کا ہونا اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور کتاب کا نہ ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (پ ۱، رکوع ۴)

اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں بنانے والا ہوں زمین میں ایک نائب۔

اس آیت میں بھی یہی مضمون ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلیفہ بنایا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کتاب دی ہے۔ اور کتاب کا ہونا اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور کتاب کا نہ ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔

وَاِذْ ذَكَرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ (پ ۲۴، رکوع ۱۹)

اور جب ذکر کیا جاتا ہے اللہ کا اکیلا تو جی چڑتے ہیں ان کے جو یقین نہیں رکھتے آخرت پر۔

یعنی جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل میں تنگی ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان لوگوں کو آخرت پر یقین نہیں ہے۔ اس لئے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی بوجھ معلوم ہوتی ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ان لوگوں کو کتاب نہیں ملی ہے۔

فائدہ (۱۷): لفظ "الکتاب" سے مراد

اگر لفظ الکتاب سے مراد یہ لیا جائے کہ اس سے مراد قرآن ہے تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرآن کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے۔

فائدہ (۱۸): الکتاب اور قرآن میں فرق

اگرچہ دونوں لفظوں کی صحت کی اپنی اپنی جگہ ہے لیکن ان میں سے لفظ "کتاب" زیادہ تر ان کتابوں کے لئے بولا جاتا ہے جو ابھی نازل نہ ہوئی ہوں اور لفظ "قرآن" ان کتابوں کے لئے بولا جاتا ہے جو نازل ہو چکی ہوں۔ اور قرآن سے مراد وہ کتاب ہے جو نازل ہو چکی ہے۔

فائدہ (۱۹): لفظ حکیم اور مبین میں فرق

جس صفت کے ساتھ کتاب کو صفت حکیم کہا گیا ہے وہ صفت حکیم ہے اور جس صفت کے ساتھ کتاب کو صفت مبین کہا گیا ہے وہ صفت مبین ہے۔ اور یہ دونوں صفتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ اس لئے ان کو الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔

سوال سورۂ مجمل کی یہ آیت وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ سے حضرت نوح علیہ السلام کا آخر جہاز پر گیارہ ہونا اور جہاز پر اس کی سلامتی معلوم ہوتی ہے جہاز کا اس کی برابر میں کوئی سبب نہیں معلوم ہوتا ہے اور اس کی علت تعلیل کی ہے جو اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس قرار اور اطمینان کی علت اور سبب اس کا جہاز پر ہونا ہے اور اس کا جہاز پر ہونا اس

۱۴۔ إِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۔ (مریم ع ۵)
جب ان کے لیے دن گنے جا رہے ہیں تو جلدی کیا ہے۔

ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ (نساء ع ۸)
پھر اپنے دلوں میں تیرے حکم سے رنج نہ پائیں اور خوشی سے مان لیں۔

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۔ (قصص ع ۵)
اور ہم نے ان کو پے در پے حکم بھیجے تھے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ ۔ (اعراف ع ۱۹)
جو لوگ پیروی کرتے ہیں رسول کی جو نبی ہے ان پڑھ جس کو لکھا ہوا پاتے ہیں اپنے پاس توریت اور انجیل میں۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ ۔ (صف ع ۱)
اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم کیوں ستاتے ہو مجھ کو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۔ (صف ع ۱)
اور جب کہا عیسیٰ بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف سچا کرتا ہوا توریت کا جو مجھ سے پہلے ہے اور خوشی سنانے والا ایک رسول کی جو میرے پیچھے آئے گا اس کا نام احمد ہے۔

اس میں سوا سے علاوہ مجموعی اور صدیق کا لفظ بھی موجود ہے۔

فائدہ (۴۲) لفظ ثُمَّ کا استعمال

لفظ ثم بھی بہت سے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اور یہ وہ آزمودہ فن ہے جس کو قرآن فہمی میں بڑا دخل ہے۔ اس جگہ ہم اس کے صرف ایک معنی کی تشریح کرتے ہیں جس کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے۔

ثم تراخی فی الزمان۔ اس کا اصطلاحی نام ہے ثم عاطفہ اور اس کے معنی ہیں کہ معطوف علیہ کے بعد معطوف میں کچھ تاخیر ہو۔ مثلاً ۔

ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا ۔ (حم سجدہ ع ۱)
پھر متوجہ ہوا آسمان کی طرف اور وہ دھواں تھا پھر کہا اس کو اور زمین کو آؤ خوشی سے یا زبردستی سے۔

ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۔ (بقرہ ع ۹)
پھر تم وہ لوگ ہو کہ خون کرتے ہو اپنوں کا اور نکالتے ہو اپنے ایک گروہ کو ان کے گھروں سے چڑھائی کرتے ہو ان پر گناہ اور زیادتی سے۔

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ۔ (آل عمران ع ۱۶)
پھر اتارا تم پر غم کے پیچھے چین کہ اونگھ آنے لگی تم میں کے ایک گروہ کو۔

ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَدْعَوْنَ لِتُنْفَقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمِنْكُمْ مَنْ يَبْخَلُ ۔ (محمد ع ۴)
پھر تم ایسے ہو کہ بلائے جاتے ہو کہ خرچ کرو اللہ کی راہ میں تو تم میں کوئی بخل کرتے ہیں۔

ان میں سے ہر ایک جگہ ثم کا معنی تاخیر ہے۔ اور اس کا ترجمہ بھی ہے۔

فائدہ (۴۳) لفظ ثُمَّ کا استعمال

اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور احسانوں کا ذکر کرنے کے بعد اکثر مقام پر اپنے معبود ہونے اور عبادت پر اور بندگی کے ترک کرنے پر سزا کے طور پر عذاب کے ذکر فرماتے ہیں۔ اس کی مثالیں بے شمار ہیں۔ ایک مثال یہ ہے۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا ۔ (مومن ع ۷)
وہ (اللہ) ہے جس نے پیدا کیا تم کو مٹی سے پھر نطفہ سے پھر تم کو نکالتا ہے بچہ پھر تاکہ تم پہنچو اپنی جوانی کو پھر تاکہ تم ہو جاؤ بوڑھے۔

یعنی تم تو اللہ کی نعمتوں کی بدولت ہی اس مقام پر پہنچے ہو۔ اس لیے اللہ کی عبادت کرو۔ اس جگہ ثم کا معنی تاخیر ہے۔

ثم بمعنی واو تعقیب ذکری: مفسر محقق بدیع الزمان صاحب مرحوم نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہے (۱۲) اس معنی کو ہم بھی جواز اس کے لیے بڑا مفید سمجھتے ہیں کہ اس کا جاننا اس سے مانع کے اعتبار سے بھی بڑی مدد دیتا ہے۔ اس کا جاننا بہت ضروری ہے۔ اس کی مثالیں ان شاء اللہ آئندہ آئیں گی۔

کے لوگ اس کے مخاطب ہیں پہلے اس کا ترجمہ ہی درج کیا جاتا ہے۔ (ترجمہ قرآن کریم از محمود الحسن)

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۔ ۳۸ پ ۲۶ ع ۵ س ۵۰ آیت ۳۸ تشریح تفسیر تذکرہ کے لئے ہے اور ترجمہ اس طرح ہوا اور ہم نے تحقیق پیدا کیا ہم ہی نے آسمانوں اور زمین کو اور جو چیزیں کہ ان دونوں کے بیچ میں ہیں چھ دن میں اور نہیں پہنچی ہم کو کچھ تکان سے کہا ہم نے آگے یہود کی بکواس کا رد فرمایا ہے۔

قَالُوْا يٰرَبُّنَا اللّٰهُ جَعَلَ فَوْقَنَا عَرْشًا وَّاَحْدَثَ لَنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۔ ۳۸ پ ۲۶ ع ۵ س ۵۰ آیت ۳۸ تشریح تفسیر تذکرہ کے لئے ہے یہ خاص کر یہود کے بکواس کا رد ہے جو عرب سے پہلے ہی آس پاس میں رہتے تھے اور ان کی آسمانی کتابوں میں بھی یہ مضمون موجود ہے۔ (مترجم)

فائدہ (۲۵) لفظ اِنسان کی تحقیق

علماء سابق نے لکھا ہے کہ اِنسان کے معنی ہیں نسیان یعنی بھولنا۔ اور اسی مفہوم پر بھی جو لغت سے ثابت ہے قرآن کریم میں اس لفظ کا استعمال ہوا ہے جیسا کہ فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۔ ۱۵ پ ۲۹ ع ۱۰ س ۱۷ آیت ۱۰۰ اور فرمایا وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۔ ۱۶ پ ۱۶ ع ۱۰ س ۲۰ آیت ۱۱۵ اور فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا ۔ ۱۵ پ ۱۷ ع ۱۰ س ۱۷ آیت ۱۱ اور فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ۔ ۱۵ پ ۱۵ ع ۱۰ س ۱۸ آیت ۵۴ اور فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۔ ۱۵ پ ۱۵ ع ۱۰ س ۱۷ آیت ۱۰۰ اور فرمایا وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ۔ ۱۵ پ ۱۵ ع ۱۰ س ۱۷ آیت ۶۷

تعلیل کی مثالیں | اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ سَوّٰی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (سب ۳) کتاب الحج، باب وجوب الحج وفضلہ، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ

(اگر جملہ کا ابتدائی جزو محذوف ہے۔ اس کے بیان کردہ توضیح اگلے جزو کے ذریعہ)

مثال اول: وَمَا يَشْعُرُكُمْ أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ ۔ (پس ۷۵ واں پ) اس میں أَنَّهَا إِذَا جَاءَتْ لَا يُؤْمِنُونَ محذوف ہے جو اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ کی توضیح کر رہا ہے۔

مثال ثانی: اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۔ (انعام ع ۱۴)

منہ تو تم لوگ ہے جو دروغ گوئی سے کام لے رہے ہو یا تمہیں یہ دعوے کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔

یہاں تخرصون ہے۔ الف نہیں۔

مثال ثالث: هَاذَا يَشْهَدُ عَلَيْهِ أَكْبَرُ مِنْهُ ، أَنَّهُ لَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا مَا دَخَلَ فِيهِ ۔ پ ۱۰ ، ص ۱۵۵

فائدہ ۱۵ (۱۳) بحث اَرَاَيْتَ (اخبارِی)

ہر وہ استفہام انکاری جس پر آئے کو ان کے معمولوں پر اگر معطوفوں پر تو اخوال تعجب مکذوبین اصل ہوں گے اور اگر ہمزہ استفہام انکاری تعجب پر دلالت تو بلکہ فوق اصل ہوں گے لیکن ہر وقت ایک معمول کو طلب کریں گے اور وہ ایک معمول مذکور ہوا یا محذوف مگر محذوف ہونے پر اصیاً دلیل ہوگا اور اس کے بعد اصلاً استفہام مفرد ہوگا اور وہ یا تو استفہام انکاری ہوگا۔ یا تعجبی۔

مثال استفہام معطوف: اَفَرَاَيْتَ اِنْ مَتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۔ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۔ (شعراء ع ۱۲)

بھلا تو دیکھ تو سہی اگر ہم انہیں چند سال عیش دیدیں پھر ان پر وہ عذاب آجائے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے تو ان کی عیش کوشی کا ان کے کیا کام آئے گی۔

مثال استفہام تعجبی: اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۔ (جاثیہ ع ۴)

ذرا دیکھئے تو سہی کہ ہم نے اس شخص کا حال جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے اور اللہ نے اس کو علم کے باوجود گمراہ کر دیا ہے اور اس کے کان اور دل پر مہر لگا دی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا ہے تو اللہ کے بعد کون ہے جو اس کو راہ پر لا سکے۔

اس میں ما قبل مفعول ثانی محذوف استفہام ہم ہے مگر اَرَاَيْتَ میں اگر معمول ثانی مفعول کی محذوف ہوتا ہے اور کبھی ہوگا ہی نہیں۔ مگر اَخْبِرْنِیْ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ مطلب اَرَاَيْتَ یہ ہے کہ ہم نے کہا ہے کہ اَرَاَيْتَ میں اگر معمول ثانی محذوف ہے تو اس کا مذکور ہونا اَرَاَيْتَ کے ساتھ ضرور ہے۔ اَخْبِرْنِیْ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔

مثال: اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۔ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۔ اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۔ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۔ (پ ۳۰ ، ص ۱۰)

اور ہمزہ استفہام انکاری ہے۔ اَخْبِرْنِیْ محذوف ہے۔ اَرَاَيْتَ میں اگر معمول ثانی محذوف ہے تو اس کا مذکور ہونا اَرَاَيْتَ کے ساتھ ضرور ہے۔ اَخْبِرْنِیْ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔ اَرَاَيْتَ میں ہوتا ہے۔

مَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ طَامِعٍ فِيْ مَنْعِ نَيْلِ الْخَيْرَاتِ وَاَنْتَ	(بھائی تو کیا کہتا ہے اس شخص کے متعلق جو خیرات کے حاصل کرنے سے لوگوں کو روکتا ہے اور اس پر
فِيْهِ رَاجٍ مَنْعَ ذٰلِكَ الشَّخْصِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ ذٰلِكَ اَرَاَيْتَ	طمع وحریص ہے اور اَرَاَيْتَ کا معمول اول محذوف ہے اور اس کا معمول ثانی مذکور ہے اور
اِنْ عَرَفْتَ مَنْ هُوَ وَاِلَّا فَاَخْبِرْنِیْ عَنْهُ اَوْ عَرِّفْنِیْ حَالَهٗ	اَخْبِرْنِیْ محذوف ہے اور اس کا معمول ثانی مذکور ہے اور اَرَاَيْتَ کا معمول ثانی محذوف ہے
اَفَهِمْتَ مَا قُلْتُ لَكَ فَاَجِبْنِیْ عَمَّا سَاَلْتُكَ عَنْهُ	اور اَخْبِرْنِیْ کا معمول ثانی مذکور ہے اور اَرَاَيْتَ کا معمول ثانی محذوف ہے اور اَخْبِرْنِیْ کا معمول ثانی مذکور ہے۔

فائدہ ۱۵ (۱۴) اِلَّا بمعنی مستثنیٰ منقطع (اخوارزمی)

اس وقت اِلَّا بمعنی لٰکِنْ ہوتا ہے اور مستثنیٰ منہ کا اسم ہونا ضروری ہے۔ اس کی فعل پر کبھی مقدم ہوتا ہے اور کبھی مؤخر ہوتا ہے۔

مثال مقدم: اَلَا اقْتِفَاءُ اَثَرِ مَنْ قَدْ خَلَا اَحْسَنُ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ اِذَا نَظَرَ

جب کہ جانے والے کے نقش قدم پر چلنا ہر کسی کے حق میں اچھا ہے

مثال مؤخر: اَرَى الْمَرْءَ كَالْمَرْءِ مَا لَمْ يَنَلْ وَلَيْسَ لَهٗ اَحَدٌ اِلَّا الْاَدَبْ

جو کچھ نہ پا چکا ہو اس کو دوسرے کے برابر سمجھتا ہوں اور ادب کے سوا کسی کو اس کا مددگار نہیں پاتا۔

(من خلق عظیم ۲۹ ، ص ۹۶)

ہمزہ نے کہا کہ اس مستثنیٰ کا مستثنیٰ منہ مَا لَمْ يَنَلْ میں لَا اسم ہے۔ فَائِدَةٌ يَنَالُ مِنْ جِنْسِ مَا لَمْ يَنَلْ ہے اور اس کی ترجمہ اور مستثنیٰ منہ بدلا جانا چاہیے مستثنیٰ منہ ضمیر مفعول اپنے عامل سے حذف ہوا ہے۔

فائدہ (۴۳) از قبیل عَلَفْتُهَا تِبْنًا وَمَاءً بَارِدًا

یعنی کہ فعل کے ساتھ ایک معمول کا تعلق ہوتا ہے اور دوسرے فعل کے ساتھ دوسرے معمول کا، حالانکہ عادۃً ہر دو فعل کو ہر دو معمول کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جس میں عام طور پر مناسبت ہوتی ہے اور ہر دو معمول میں بھی مناسبت ہوتی ہے جیسا کہ مذکورہ مثال میں کہ گھوڑے کو گھاس اور پانی کھلانا پلانا ہوتا ہے نہ کہ گھاس کھلانا اور پانی پلانا۔ جب عادۃً ایسا ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ان مستثنیٰ منہ میں معروف ہے جس کو بیان کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اس طرح کی تعبیر کی بھی حاجت نہیں ہوتی جیسے حالت مقصود پر ایسا کوئی دلیل ہو جو اس کا استعمال بتلاتا ہو جیسے دلالت حال یا کوئی قرینہ مقالی ہو جیسے کہ اگر کہا جائے کہ فلاں نے فلاں کو مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ تو یہ ہرگز نہیں سمجھا جاتا کہ مارنے کے بعد اس کو زندہ کیا پھر مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ اس لیے ان حالتوں کو جو کہ عادۃً معلوم ہوتی ہیں ان کا ذکر کرنا ضروری نہیں ہوتا ہے اور اسی طرح

جیسا کہ مثال اوپر ہوا ہے کہ لوگ کلام اللہ کی تلاوت کرتے ہیں پڑھتے ہیں لیکن تدبر نہیں کرتے سمجھنے کے پابند نہیں ہوتے ہیں اس وجہ سے ہدایت کے بجائے گمراہی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے قبل اس کے کہ آیات کے مضامین کی طرف توجہ کی جائے ان کے سمجھنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تاکہ مضامین کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

(۱) كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پ ۲۳ ص ۳۸)

اور یہ کتاب ہے جس کو ہم نے آپ کی طرف نازل کیا ہے۔ بڑی برکت والی ہے تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں۔

اب یہاں یہ بتلانا ہے کہ تدبر کیا ہے اور کس طرح ہو سکتا ہے۔ تدبر کہتے ہیں کسی چیز کے انجام پر نظر کرنے کو۔ اس لئے تدبر فی القرآن کے معنی یہ ہوئے کہ قرآن کے مضامین کے انجام پر نظر کی جائے۔ یعنی ان مضامین کے ماننے کا نتیجہ کیا ہوگا اور ان کے نہ ماننے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کو تدبر کہتے ہیں۔ اس کے بعد تذکر ہے۔ تذکر کہتے ہیں یاد کرنے کو۔ یعنی جو کچھ تدبر سے معلوم ہوا اس کو یاد رکھنا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اولوا الالباب یعنی عقل والے ہی اس سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ تدبر نہیں کرتے وہ عقل والے نہیں ہیں۔ اس لئے ان کو نصیحت بھی نہیں ہوتی۔ اس آیت سے تدبر کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوئی۔

(۲) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (پ ۲۶ محمد ع ۲)

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔

اس آیت سے بھی تدبر کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوئی۔ اور قفل لگنے کے بعد تدبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قفل کھلوانے کی فکر کرنی چاہئے۔ قفل کھلوانے کا طریقہ آگے آتا ہے۔

(۳) اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ (پ ۱۸ مومنون ع ۴)

کیا انہوں نے اس کلام میں غور نہیں کیا یا ان کے پاس ایسا کلام آیا ہے جو ان کے اگلے باپ دادوں کے پاس نہیں آیا تھا۔

اس آیت سے بھی تدبر کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کلام پہلے نہیں آیا تھا اس کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ اس لئے اس کے سمجھنے کی فکر کرنی چاہئے۔

(۴) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ (پ ۱۸ مومنون ع ۴)

اس آیت میں بھی تدبر کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوئی۔

(۵) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ (پ ۱۸ مومنون ع ۴)

اس آیت میں بھی تدبر کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہوئی۔

فائدہ ۲۴ تفسیر بالرای کی تحقیق

حدیث میں ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ احمد والترمذی	جس نے قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور اتفاق سے اگر بات بھی ٹھیک کہی تو بھی اس نے غلطی کی۔

اور آپ نے فرمایا ہے۔

من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی	جس نے قرآن کی تفسیر میں بغیر علم کے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے

پہلی حدیث کا مضمون ابن ماجہ اور ابوداؤد میں بھی ہے اور دوسری حدیث صحیح ہے ان روایات حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنا بڑا خطرہ کا کام ہے۔ اس لئے کہ اگر بات ٹھیک بھی کہی جائے تب بھی یہ خطرہ ہے کہ کہیں غلط نہ ہو جائے۔ اس لئے اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس ممانعت کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ سمجھا ہے کہ قرآن کی تفسیر کرنا بالکل ہی ممنوع ہے۔ اور کسی کو بھی قرآن کی تفسیر کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ سمجھنا صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن کی تفسیر خود صحابہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے۔ اور تابعین و تبع تابعین نے بھی کی ہے۔ اور ائمہ مجتہدین نے بھی تفسیر فرمائی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ تفسیر کرنا ممنوع نہیں ہے۔ بلکہ مطلقاً جائز ہے۔ اس لئے ان حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص تفسیر کرنے کا اہل نہ ہو اس کو تفسیر کرنا جائز نہیں ہے۔ اہل وہ شخص ہے جو قرآن کے علوم سے واقف ہو۔ اور ان علوم کو جانتا ہو جن کا جاننا تفسیر کے لئے ضروری ہے۔ ان علوم کو جاننے والے کی تفسیر کرنا جائز ہے۔ اور ان علوم کو نہ جاننے والے کی تفسیر کرنا ناجائز ہے۔ اس کو تفسیر بالرای کہتے ہیں۔ اس کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر نہیں کہا جائے گا۔ اس کی تفسیر کو اپنی رائے کہا جائے گا۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا غلط ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا جائز نہیں ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا ناجائز ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا ممنوع ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا حرام ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا گناہ ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا سخت گناہ ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا ظلم ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا جرم ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا فساد ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا شر ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا عذاب ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا وبال ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا خسارہ ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا نقصان ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا ضرر ہے۔ اس کی تفسیر کو قرآن کی تفسیر کہنا بہت بڑا ضرر ہے۔

صفحہ کا فی فی الحدیث ہو الذی یتکلم فی تفسیر القرآن برایہ الخ۔ ۱۲ منہ۔ ۲ تفسیر ابن کثیر ج ۱ صفحہ ۴ اس کا مضمون بھی یہی ہے کہ تفسیر کی اجازت ہے بشرطیکہ تفسیر کرنے والا علوم قرآن سے واقف ہو۔ ۱۲ منہ۔ ۳ یہ حدیث ترمذی میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی ہے۔ ۱۲ منہ۔

لیتأول القرآن علی رأیہ وھواہ بحیث علی تعلیم غرضہ الفاسدۃ وھو حرام۔ (ص)

علامہ خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قال الخطابی فی الغلو فی القرآن: ما ذکرہ الرجل من تأویلہ علی ما ذھب الیہ من مذھبہ وھو تأویل بعید لا یذھب الیہ غیرہ۔ (ص)

علامہ خطابی کا یہ کہنا کہ قرآن کی تفسیر اپنے مذہب کے موافق کرنا غلو ہے، بالکل درست ہے۔

ثم یحتاج بعض ایات القرآن علی تصحیح بدعتہ ویترک بقیۃ الآیات فلا یتأملھا حق التأمل ولا یتدبرھا حق التدبر بل یسئ فھمہ بھا ویقودہ جھلہ الی ان یحمل کلام اللہ علی ما یوافق بدعتہ من غیر ان یعلم ان کلام اللہ لا یخالف بعضہ بعضا وان اھل السنۃ علی الحق فی کل ما یعتقدونہ من اصول الدین وفروعہ۔ (ص)

پھر کوئی شخص اپنی بدعت کا جواز ثابت کرنے کے لئے قرآن کی بعض آیتوں سے استدلال کرتا ہے اور باقی آیتوں کو نہ تو اچھی طرح جانچتا ہے اور نہ ان میں اچھی طرح غور کرتا ہے، بلکہ اس کی جہالت اسے ان آیتوں کے غلط معنی بیان کرنے پر آمادہ کر دیتی ہے، اور وہ اللہ کے کلام کو اپنی بدعت کے موافق بنا لیتا ہے، حالانکہ اللہ کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہوتا، اور اہل حق یعنی اہل سنت والجماعت اپنی تمام اصولی و فروعی باتوں میں حق پر ہوتے ہیں۔

اور علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ومن یفسر القرآن بمجرد الرأی من غیر ان یکون عندہ علم ما یفسر بہ من المنقول فقد تعرض لسخط اللہ ومقتہ۔ (ص)

جو شخص بغیر علم کے محض اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے، اس نے اپنے کو اللہ کے غضب اور ناراضگی کے سامنے پیش کر دیا۔

ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ تفسیر بالرأی کے مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مذموم بدعت یا اپنی فاسد غرض کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کی آیتوں سے استدلال کرے، لیکن اگر کوئی شخص علوم تفسیر پر مکمل عبور رکھتا ہو، اور اپنی رائے کو قرآن و حدیث کے تابع بنا دے، تو ایسا شخص تفسیر بالرأی کا مرتکب نہیں ہوگا۔

فلا یکون مفسرا برأیہ من تسلط علی علم ما یفسر بہ کلام غیرہ فعلم ان المفسر برأیہ من یفسر بما لا یکون معہ الظن بان مراد اللہ کذا۔ (ص)

اسی لئے علامہ طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تفسیر بالرأی وہ ہے جس کے ساتھ مفسر کو یہ ظن نہ ہو کہ اللہ کی مراد یہ ہے۔

وقد اتفق علماء الاسلام علی ان من فسر القرآن برأیہ فاصاب لم یؤجر واخطأ فھو احق بالذم من غیرہ ممن اخطأ لانہ سلک غیر طریق العلم فیما یتعلق بکتاب اللہ تعالیٰ۔ (ص)

علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے، اگر اس کی تفسیر صحیح بھی ہو تو اس کو اجر نہیں ملے گا، بلکہ وہ دوسرے غلط تفسیر کرنے والوں سے زیادہ مذموم ہوگا، کیونکہ اس نے قرآن کے بارے میں ایسا راستہ اختیار کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

ومن فسر القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ لانہ لم یصب طریق الاستنباط وحکمہ حکم من اخطأ۔ (ص)

جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے، اگر اس کی تفسیر صحیح بھی ہو تو اس کو اجر نہیں ملے گا، بلکہ وہ گناہ گار ہوگا، کیونکہ اس نے استنباط کا صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا۔

ومن تکلم فی القرآن بمجرد رأیہ من غیر ان یکون قد تمھر فی النقل عن السلف الصالح فی معانی الالفاظ ومعرفۃ مناھج کلام العرب فی المجاز والاستعارۃ فلا یامن ان یکون قد تقول علی اللہ ما لم یقل۔ (ص)

جو شخص علوم تفسیر پر مکمل عبور حاصل کئے بغیر محض اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے، اس کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اس نے اللہ پر ایسی بات کہہ دی ہو جو اللہ نے نہیں کہی۔

ومن فسر القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ لانہ لم یصب طریق الاستنباط وحکمہ حکم من اخطأ۔ (ص)

جو شخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے، اگر اس کی تفسیر صحیح بھی ہو تو اس کو اجر نہیں ملے گا، بلکہ وہ گناہ گار ہوگا، کیونکہ اس نے استنباط کا صحیح طریقہ اختیار نہیں کیا۔

علامہ الکوسی رحمہ اللہ کی اس عبارت سے یہ بات اچھی طرح سمجھ میں آ گئی کہ تفسیر بالرأی کے مطلق حرام ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص علوم تفسیر پر مکمل عبور نہ رکھتا ہو، اور اپنی رائے کو قرآن و حدیث کے تابع نہ بنا دے، تو ایسا شخص تفسیر بالرأی کا مرتکب ہوگا، اور اس کی تفسیر حرام ہوگی۔

حصۂ سوم

مسئلۂ الٰہ

آدابِ اس مسئلہ کی بحث کی تمہید اور مختلف عنوانات کے ماتحت بیان کیا گیا ہے

عنوانِ اول: ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے استدلال پر اور اس کی صحت کے متعلق گفتگو

عنوانِ ثانی: ۔ حضرت زکریا علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور یہ کبھی کسی کی خدائی میں شریک نہیں ہوئے تھے

انہوں نے آسمانوں کی خالق، ہر چیز کی مالک، سورج اور چاند کو اپنے حکم کے تحت چلانے والا، مردے کو زندہ کرنے والا، اور اپنے کو اس کا بندہ بتایا ہے۔ پھر ان کے بیٹے یحییٰ علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی اللہ کی بندگی میں گزار دی۔ اور اپنے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو بھی اللہ کا بندہ اور رسول بتایا۔ اور اس کی پیدائش کے وقت اس کو اور اپنی والدہ کو اللہ کی حفظ و امان میں دیا۔ اور اس کی والدہ کو اللہ کی بندگی کرنے والی بتایا۔ اور اس کی بیٹی کو اللہ کی بندگی کرنے والی بتایا۔ اور اس کے بیٹے کو اللہ کا رسول بتایا۔ اور اس کی بیٹی کو اللہ کی بندگی کرنے والی بتایا۔ اور اس کی بیٹی کو اللہ کی بندگی کرنے والی بتایا۔

عنوانِ ثالث: ۔ مسئلہ کی تحقیق کے لئے دعا کے قابل نکتے کہ وہ کیسی ہونی چاہئے

عنوانِ رابع: ۔ اللہ تعالیٰ کا اپنی صفات میں یکتا ہونے کے بعد اپنے دوسرے اوصاف کا ذکر کرنے کے بعد بھی اپنی الوہیت میں فرد اور شریک بتانے کے

عنوانِ خامس: ۔ معجزہ کی حقیقت اور اس کی دلیل۔ نبی کا معجزہ دکھانے کے سوا اور کوئی اختیار نہیں ہوتا

عنوانِ سادس: ۔ اس مثل کی وضاحت کہ اللہ تعالیٰ کی مثل اللہ ہے۔ آپ کا طریقہ عبودیت اختیار کرنا۔ ظاہر الحیوۃ اور ظاہر الموت کے معنی اور اس کے متعلق مسلمانوں کا اور ان کے ایسے ۱۱ اقوال کی تردید۔

عقائد اہل کتاب اور ان کے متعلق قرآن کریم کا بیان پیشین و اصناف کے عقائد و خرابیوں کا ذکر کرنے کے بعد اللہ جل شانہٗ یہاں سے ان کو خطاب فرماتے ہیں

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (پ۲۱ع۱۰)	اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان و زمین کس نے پیدا کئے اور سورج و چاند کو کس نے مسخر کیا تو کہیں گے کہ اللہ نے۔
اس کے بعد	
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (پ۲۱ع۱۰)	اللہ ہی کشادہ کرتا ہے روزی اپنے بندوں میں سے جس کے لئے چاہے اور تنگ کرتا ہے جس کے لئے چاہے۔ بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔
سے تھوڑا آگے بڑھ کر فرمایا کہ مخلوق کی اس حالت کو بھی دیکھو۔ پھر فرمایا۔	
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ نَّزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (پ۲۱ع۱۰)	اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان سے پانی کس نے برسایا کہ زمین کو اس کی موت کے بعد اس نے زندہ کر دیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے
پھر اور آگے فرمایا۔	
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ (پ۲۱ع۱۰)	اگر آپ ان سے پوچھیں کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا اور خود ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر کہاں سے بہکائے جاتے ہیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ مشرکین عرب اللہ کے پیدا کرنے اور رزق دینے کو جانتے تھے۔	
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ (پ۲۱ع۱۰)	اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے اللہ نے۔
اس سے علاوہ زمین و آسمان کی پیدائش اور تدبیر اللہ تعالیٰ کی کرامات تھے۔	
قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ (پ۱۸ع۱۰)	فرما دیجئے کہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کی ہے اگر تم جانتے ہو۔ جلد ہی کہیں گے کہ اللہ کی ہے
قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ (پ۱۸ع۱۰)	نہیں کہ ان کو جادو کیسے اور کدھر پھیرا جا رہا ہے۔
قُلْ مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ (پ۱۸ع۱۰)	فرمائیے کہ ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا مالک کون ہے جلد ہی کہیں گے کہ اللہ کا ہے فرمائیے کہ ہر چیز کا اختیار کس کے ہاتھ میں ہے اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلہ میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا اگر تم جانتے ہو جلد ہی کہیں گے کہ اللہ کے ہاتھ میں ہے
اس سے علاوہ توحید کے متعلق بھی اللہ جل شانہٗ کا بیان ہے کہ ان کے اقرار کے خلاف کسی کو پاتا، اور کسی کا صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ماننے کے متعلق	
قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ	جلد ہی کہیں گے کہ اللہ نے۔ پھر آپ کہئے کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ہو۔

الْقِصَصَ وَمَنْ تَخَرُّجِ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ ۭ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ (یونس ع ۳)	انھوں اور زمانے والوں سے پوچھ کہ کون تمھیں روزی دیتا ہے کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور کون ہے جو زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور کون ہے جو کاموں کا انتظام کرتا ہے تو وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ تو کہہ پھر تم ڈرتے کیوں نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق و مالک و مدبر مانتے تھے اور اسی کو حاجت روا و مشکل کشا سمجھتے تھے اور اسی کی عبادت کرتے تھے اور دوسروں کی عبادت اس لیے کرتے تھے کہ وہ اللہ کے مقرب ہیں۔

چوتھے اور چھٹے عنوان کے متعلق آیات قرآنیہ

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَاۗءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاۗءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ (بقرہ ع ۱)	جب انھیں کہا جاتا ہے کہ تم ایمان لاؤ جیسا کہ لوگ ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا ہم ایمان لائیں جیسا کہ بیوقوف ایمان لائے ہیں سن رکھو یہ بیوقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ اتفاق کرنے کے بعد جو امر صحابہ کی طرف سے ہو اس کی مخالفت کرنا اور اس کو بیوقوفی سمجھنا بے ایمانی ہے اور ایسے لوگوں کو بیوقوف کہنا اور سمجھنا خود بیوقوفی ہے۔

وَاِذَا جَاۗءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ۭ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ۭ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (نساء ع ۱۳)	اور جس وقت کہ پہنچتا ہے ان کو کوئی امر امن کا یا خوف کا تو مشہور کر دیتے ہیں اس کو اور اگر لوٹا دیتے اس کو رسول کی طرف اور اپنے حاکموں کی طرف تو جان لیتے اس کو جو ان میں سے تحقیق کرتے ہیں اس کو اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تم پر اور اس کی مہربانی تو تم پیچھے لگ جاتے شیطان کے مگر تھوڑے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اولوالامر کی تحقیق کو ہم حجت سمجھیں اور اس کے خلاف کرنا ہم کو جائز نہ ہو اور اس کے لیے ہم کو یہ حکم ہو کہ ہم اس کی تحقیق کریں اور اس

ان سے جواب میں قوم نے کہا:

قَالُوا لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ ۝ قَالَ اِنِّيْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِيْنَ ۝ رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗۤ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ (الشعراء: ۱۶۷ تا ۱۷۱)

اے لوط! اگر تو باز نہ آیا تو ضرور نکالے ہوؤں میں ہوگا۔ لوط نے کہا میں تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں۔ اے میرے رب! مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں سے نجات دے۔ پس ہم نے لوط اور اس کے گھر والوں کو سب کو نجات دی مگر ایک بڑھیا کو جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اس مسئلہ کو دیکھ کر اہل حق نے اکثریت پر ہرگز جھکنے کے بجائے حق پر جمے رہنے کو ترجیح دی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر حق پر جمے رہنے والوں کو ہی اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اور باطل پر جمنے والوں کو ہی اللہ تعالیٰ کا عذاب آتا ہے۔ لہٰذا یہ مسئلہ اکثریت کی رائے کا نہیں بلکہ حق پر جمنے اور باطل سے بچنے کا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے ایسے لوگوں کی ہجرت ضروری ہے۔

قَالُوْا اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الاعراف: ۱۳۸ تا ۱۴۰)

بنی اسرائیل کی قوم نے کہا: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی ایک معبود بنا دے جیسے ان کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے کہا تم بڑی جہالت کی باتیں کرتے ہو۔ یہ لوگ جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں وہ باطل ہے۔ موسیٰ نے کہا کیا میں اللہ کے سوا تمہارے لئے کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تم کو سارے جہان پر فضیلت دی ہے۔

یہ بھی معلوم ہوا کہ اکثریت کی رائے کا حق و باطل کے معیار سے کوئی تعلق نہیں۔ اکثریت کی رائے کو دیکھ کر اہل حق نے کبھی اپنا موقف نہیں بدلا۔ اور نہ ہی اکثریت کی رائے کو دیکھ کر کبھی باطل کو حق سمجھا گیا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے ایسے لوگوں کی ہجرت ضروری ہے۔

حضرت صالح علیہ السلام

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ (الاعراف: ۷۳)

اور ثمود کی طرف ہم نے ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔ صالح نے کہا اے میری قوم کے لوگو! اللہ ہی کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اس کے بعد قوم نے کہا:

قَالُوْۤا اِنَّا بِالَّذِيْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (الاعراف: ۷۶ تا ۷۷)

جس پر تم ایمان لائے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔ پھر انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اپنے رب کے حکم سے سرتابی کی اور کہنے لگے اے صالح! اگر تو رسول ہے تو جس عذاب کی تو ہمیں دھمکی دیتا ہے وہ لے آ۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا:

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ (الاعراف: ۷۸ تا ۷۹)

پس ان کو زلزلہ نے آ پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔ صالح نے ان سے منہ موڑ لیا اور کہا اے میری قوم کے لوگو! میں نے تمہارے رب کا پیغام تم کو پہنچا دیا اور تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ (مریم: ۴۱ تا ۴۲)

اس کتاب میں ابراہیم کا ذکر کر۔ بے شک وہ سچا نبی تھا۔ جب اس نے اپنے باپ سے کہا اے میرے باپ! تو ان کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ تیرے کچھ کام آ سکتے ہیں۔

یہاں پر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ ان کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سن سکتے ہیں اور نہ دیکھ سکتے ہیں اور نہ ہی تمہارے کچھ کام آ سکتے ہیں۔ (واضح رہے کہ یہاں پر باپ سے مراد چچا ہے۔ کیونکہ والد کا نام آزر تھا۔ اور یہ بات بائبل میں بھی موجود ہے۔ اور قرآن کریم کی بھی بعض آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ اور چچا کو بھی باپ کہا جا سکتا ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر ابن کثیر)

اس کے جواب میں باپ نے کہا:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ (مریم: ۴۶)

اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے؟ اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھ کو سنگسار کر دوں گا۔ اب تو مجھ سے ہمیشہ کے لئے الگ ہو جا۔

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کو اپنے معبودوں سے پھرا ہوا ہونے کے متعلق کہا جاتا ہے جس کی وجہ عبادت کرنا ہوں۔ ان سے قطع کر لینا چاہئے۔ اور اس کے لئے پتھروں سے مروا دیں گے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے معزز فرشتوں سے ملاقات کی اور ان کو بڑھاپے میں بیٹے کی خوشخبری دی جس کو سن کر بیوی نے تعجب کا اظہار کیا۔

قَالُوْۤا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ ؕ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ (ہود: ۷۳)

انہوں نے کہا کیا تو اللہ کے حکم سے تعجب کرتی ہے؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں۔ بے شک وہ تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

اس کے بعد فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک لڑکے کی خوشخبری دی جس کا نام اسحاق رکھا گیا۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ (الصافات: ۱۰۱)

ہم نے ان کو ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری دی۔

کی اور ہم نے اُن کو بھی بچا لیا۔
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ

اس لئے تم (ان) سے (یہ) حکایتیں بیان کرو تاکہ (اس میں غور کریں اور) سوچیں

حضرت نوح علیہ السلام

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ... فَكَذَّبُوهُ فَأَنْجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ وَأَغْرَقْنَا الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا عَمِينَ

(پ ۸ الاعراف ع ۸)

اور ہم نے نوح کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے کہا کہ اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ... تو انہوں نے اُن کو جھٹلایا تو ہم نے اُن کو اور جو اُن کے ساتھ کشتی میں سوار تھے بچا لیا اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا اُن کو غرق کر دیا وہ اندھے لوگ تھے

ہزار برس سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا ہے کہ ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تھا۔ انہوں نے ان سے کہا کہ اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ... تو انہوں نے اُن کو جھٹلایا تھا اُن کو غرق کر دیا وہ اندھے لوگ تھے

حضرت شعیب علیہ السلام

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ

(پ ۹ الاعراف ع ۱۱)

اور مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا انہوں نے کہا اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اور (اسی طرح) ہم نے مدین کی طرف اُن کے بھائی شعیب کو بھیجا تو انہوں نے بھی یہی کہا کہ اے میری قوم خدا کی عبادت کرو اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں (اس مسئلہ کو ذرا غور سے پڑھیں)

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللَّهِ كَذِبًا إِنْ عُدْنَا فِي مِلَّتِكُمْ بَعْدَ إِذْ نَجَّانَا اللَّهُ مِنْهَا وَمَا يَكُونُ لَنَا أَنْ نَعُودَ فِيهَا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّنَا وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ

(پ ۸ الاعراف ع ۱۰)

شعیب اس پر اُن کی قوم کے سردار جو تکبر کرتے تھے کہنے لگے کہ اے شعیب ہم تم کو اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں اُن کو شہر سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب میں پھر آ جاؤ شعیب نے کہا کیا (تم زبردستی کرو گے) اگر ہم راضی نہ ہوں تو بھی؟ اگر ہم تمہارے مذہب میں آ جائیں بعد اس کے کہ خدا نے ہم کو اُس سے نجات دی تو ہم نے خدا پر جھوٹ باندھا اور ہمارا کام نہیں کہ ہم اُس میں پھر جائیں لیکن ہاں خدا جو ہمارا پروردگار ہے وہ چاہے (تو اور بات ہے) ہمارے پروردگار کا علم ہر چیز پر محیط ہے ہم خدا ہی پر بھروسا رکھتے ہیں اے پروردگار ہم میں اور ہماری قوم میں انصاف کے ساتھ (فیصلہ) کر دے اور تو سب سے اچھا فیصلہ کرنے والا ہے

حضرت موسیٰ علیہ السلام

وَاللَّهُ قَدْ أَرْسَلَ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ

(پ ۱۰ یونس ع ۸)

اور خدا نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر فرعون اور اُس کے درباریوں کے پاس بھیجا تو اُس نے کہا کہ میں رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں

إِذْهَبْ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ

(پ ۳۰ النازعات ع ۱)

اس کے پاس جا وہ سرکش ہو گیا ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلَٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ

(پ ۱۹ الشعراء ع ۱)

فرعون نے کہا کہ رب العالمین کیا چیز ہے موسیٰ نے کہا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے سب کا پروردگار اگر تم یقین کرنے والے ہو فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا کہ تم سنتے ہو موسیٰ نے کہا کہ تمہارا پروردگار اور تمہارے اگلے باپ دادا کا پروردگار فرعون نے کہا کہ تمہارا یہ پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے بالکل دیوانہ ہے موسیٰ نے کہا کہ مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا پروردگار اگر تم سمجھ رکھتے ہو فرعون نے کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تم کو قید کر دوں گا

وَقَالَ مُوسَىٰ يَا فِرْعَوْنُ إِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ حَقِيقٌ عَلَىٰ أَنْ لَا أَقُولَ عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَأَرْسِلْ مَعِيَ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ إِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِآيَةٍ فَأْتِ بِهَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ

(پ ۹ الاعراف ع ۱۴)

اور موسیٰ نے کہا کہ اے فرعون میں رب العالمین کا بھیجا ہوا ہوں میرا منصب یہ ہے کہ خدا کا نام لوں تو سچ کہوں میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلی نشانی لایا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ بھیج دے فرعون نے کہا کہ اگر تم کوئی نشانی لائے ہو تو اگر سچے ہو تو پیش کرو تو موسیٰ نے اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو وہ ایک بڑا سانپ بن گیا اور اپنا ہاتھ (بغل سے) نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے سفید (نورانی) ہو گیا

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِي وَقَدْ تَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

(پ ۲۸ الصف ع ۱)

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم مجھ کو کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہی چلے تو خدا نے بھی اُن کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

اور (وہ وقت یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم تم مجھ کو کیوں ایذا دیتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا (پیغمبر) ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہی چلے تو خدا نے بھی اُن کے دل ٹیڑھے کر دیئے اور خدا نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا

إِذْ أَنْجَيْنَاكُمْ مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ (پ ۱ الاعراف ۱۴۱) — وہ وقت یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعون کے لوگوں سے نجات دی۔

خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنی مستقل بحث کے سوا ہر مسلمان جانتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے والا خدا ہے اور وہ ہر گز نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے سوا کوئی اور کہے کہ میں نے تمہیں موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے والا خدا ہے اور وہ ہر گز نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے سوا کوئی اور کہے کہ میں نے تمہیں فرعون سے نجات دی۔ فرعون کے بارے میں موسیٰ علیہ السلام اسماعیل ذبیح اللہ کی اولاد کو بتاتے ہیں۔ اور موسیٰ علیہ السلام اسماعیل ذبیح اللہ کی اولاد کو بتاتے ہیں۔ یہ دونوں باتیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی قبل کی ہیں۔ اسلام کا اعلیٰ ذکر کیا ہے۔

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَاۗءَهٗ ۠ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ (پ ۴ آل عمران ۱۷۳ تا ۱۷۶)	کہ جنہیں لوگوں نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے لئے بڑا لشکر جمع کیا ہے ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور بڑھ گیا اور کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کارساز ہے تو وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹے انہیں کوئی برائی نہ چھوئی اور اللہ کی رضا پر چلے اور اللہ بڑا فضل والا ہے وہ تو شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو اور اے محبوب تمہیں غم نہ ہو ان کے دوڑ کر کفر میں گرنے سے بیشک وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑیں گے اللہ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہ رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے

حضرت یعقوب علیہ السلام

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۭ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ ۭ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَزَكَرِيَّا وَيَحْيٰى وَعِيْسٰى وَاِلْيَاسَ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۝ (پ ۷ انعام ۸۴ تا ۸۶)	کہ ہم نے ابراہیم کو اسحٰق اور یعقوب عطا فرمائے سب کو راہ دی اور نوح کو اس سے پہلے راہ دی اور ان کی اولاد میں داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون سے یونہی صلہ دیتے ہیں نیکی والوں کو اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس سب لائق لوگ تھے اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط سب کو ہم نے سارے جہان پر فضیلت دی

حضرت یوسف علیہ السلام

يٰٓاَبَتِ اِنِّىْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ۝ (پ ۱۲ یوسف ۴)	کہ اے میرے باپ میں نے گیارہ ستارے اور سورج اور چاند دیکھے میں نے انہیں دیکھا کہ میرے لئے سجدہ میں ہیں
وَرَفَعَ اَبَوَيْهِ عَلَي الْعَرْشِ وَخَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۡ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ (پ ۱۳ یوسف ۱۰۰)	اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب اس کے لئے سجدہ میں گر پڑے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دکھایا اور بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا جب مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لایا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا بیشک میرا رب جو چاہے تدبیر آسان فرما دیتا ہے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ (پ ۱۶ مریم ۳۶)	بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔
فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ۭ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ (پ ۱۶ مریم ۲۹)	لوگوں نے کہا ہم بچے سے کیونکر بات کریں جو ابھی گہوارے میں ہے۔
اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ ۭ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ (پ ۱۶ مریم ۳۰)	اس بچے نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور نبی بنایا۔
وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ (پ ۱۶ مریم ۳۱)	اور مجھے برکت والا کیا جہاں میں ہوں اور نماز اور زکوٰۃ کی مجھے وصیت فرمائی جب تک زندہ رہوں۔
وَبَرًّۢا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ (پ ۱۶ مریم ۳۲)	اور اپنی ماں کو اللہ کے سوا معبود بنایا۔

ان آیات سے معلوم ہوا کہ خدا نے عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کی عبادت نہیں فرمائی بلکہ لوگوں کو اس سے روکا تھا۔

اللہ کے سوا کس کس کو معبود بنایا گیا

علامہ کی فاضل علیم اعظم امور دل اور پیروں کو خدا بنایا ہے جو اپنے ان بڑوں کو کبھی ایک خدا کے معبود بنایا ہے سوچ اور سمجھ کر دل کو جہالت اور الخصوص

مسلمان اور ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم کے گھر کی تعمیر کرنے والوں کے نیچے ایسے مقام پر جا بیٹھے تھے لیکن پوری بات کو نہ سمجھ سکے اور غلط فہمی کی وجہ سے انہوں نے ان کی اصل اہمیت کو نہ پہچانا جس کے نتیجہ میں وہ ان کے مقام سے محروم رہ گئے۔

ملائکہ کے متعلق آیات قرآنیہ

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ (انبیاء ع ۳)

اس آیت میں ان کے اس عقیدہ کا رد ہے جو وہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں بتاتے تھے اور ملائکہ کی پرستش کرتے تھے اور اصل نہیں شرک کرنے والے جانتے تھے کہ ملائکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔

عَلَى الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ (پ ۱۰ ع ۱۴)

یہ آیت بظاہر منافقین کے بارے میں ہے وَاللّٰہُ اَعْلَمُ (پ ۱۰ ع ۱۴)

عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ (پ ۲۳ ع ۱۰)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِمُرَادِ کَلَامِہٖ (پ ۲۳ ع ۱۰)

وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ (پ ۲۹ ع ۲)

اور اللہ کے فرشتوں کی تعداد کو ہم نے صرف کافروں کے لئے فتنہ بنایا ہے تاکہ اہل کتاب یقین کر لیں اور ایمان والوں کا ایمان بڑھ جائے اور اہل کتاب اور مومن شک نہ کریں اور جن کے دلوں میں مرض ہے اور کافر کہنے لگیں کہ اللہ نے اس عجیب بات سے کیا مراد لی ہے اللہ اسی طرح جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور یہ تو آدمیوں کے لئے نصیحت ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے حق میں

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ (پ ۲۵ ع ۱۴)

جس بشر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام کرے وحی کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے یا کسی فرشتہ کو بھیجے جو اللہ کے حکم سے جو اللہ چاہے وحی پہنچا دے۔

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ اللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ ۚ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ ۖ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (پ ۷ ع ۱۴)

جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے کہے گا کہ اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لینا، عیسیٰ کہے گا کہ پاک ہے تو (معبود ہونے میں) تیرے ساتھ شریک ٹھہرانا میرا کام نہیں (اگر میں نے ایسا کہا ہوتا) تو میرے دل کی بات جانتا (جب تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کہا) تو میرے دل کی بات نہیں جانتا (کیونکہ وہی غیب ہے جس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہوتا) تو ہی غیب کی باتوں کا جاننے والا ہے میں نے تو ان سے وہی کہا جو تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر نگہبان تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھا لیا تو تو ہی ان پر نگہبان تھا اور تو ہر چیز پر نگہبان ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم بِأَفْوَاهِهِمْ ۖ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن قَبْلُ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۚ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ (پ ۱۰ ع ۱۴)

یہود کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں جو اگلے کافروں کی بات سے مشابہ ہیں اللہ ان کو مارے کہاں بہکے جاتے ہیں۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (پ ۲۸ ع ۱)

اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں سچا کرنے والا ہوں اس کتاب کا جو مجھ سے پہلے آئی تھی یعنی توریت اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (پ ۲۸ ع ۱)

اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں سچا کرنے والا ہوں اس کتاب کا جو مجھ سے پہلے آئی تھی یعنی توریت اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ (پ ۲۸ ع ۱)

اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل میں اللہ کا بھیجا ہوا تمہارے پاس آیا ہوں سچا کرنے والا ہوں اس کتاب کا جو مجھ سے پہلے آئی تھی یعنی توریت اور خوشخبری سنانے والا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول ان کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آیا تو کہنے لگے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

اولیائے کرام کے حق میں

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

یاد رکھو اللہ کے دوستوں پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ کسی سے رنج کھائیں گے۔

یعنی جو اللہ کے ہو رہے اور اللہ جس کے ہو رہا دنیا اور آخرت میں اس کو کچھ خوف اور غم نہیں۔

وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿۲۹﴾

اور (منکر) کہتے ہیں کہ (بس) ہماری یہ دنیا کی زندگی ہی (زندگی) ہے (کچھ) ہم مرتے اور جیتے ہیں اور ہم دوبارہ اٹھائے نہیں جائیں گے۔

سورج کے متعلق

فَلَمَّا رَاَى الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو کہا کہ یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے اے میری قوم کے لوگو! جن جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

ستاروں کے متعلق

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۷۸﴾

(انعام ۷۶ - ۷۸)

جب رات نے ان پر تاریکی ڈالی تو ایک ستارہ دیکھا کہنے لگے یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے میں ڈوب جانے والوں سے محبت نہیں رکھتا پھر جب چاند کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے اگر میرا رب مجھ کو راہ نہ دکھاتا رہے تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہو جاؤں پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو کہا یہ میرا رب ہے یہ سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو کہنے لگے اے میری قوم کے لوگو! جن جن کو تم اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو میں ان سے بیزار ہوں۔

جنات کے بارے میں

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ﴿۱۰۹﴾

یہ لوگ بہت سے انسان تھے جو کہتے تھے اے ہمارے رب ہم ایمان لائے ہیں ہمیں بخش دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات جنات سے بڑا فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے لئے سلام کرنا، قرآن پڑھ کر دینا، دعائیں دینا، مشکل میں امداد کی نیت سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ (کہف ۵۰)

کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو شیطان کو اور اس کی ذریت کو میرے سوا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارے بڑے ہی دشمن ہیں۔ ظالموں کا بدلہ بہت برا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کی اولاد کا بھی وجود ہے۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑا کریں اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بیشک تم مشرک ہو گئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی ہر جگہ کا علم نہیں۔ وہ بھی اللہ کے محتاج ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی بھی علم غیب نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

(زخرف ۳۶ - ۳۹)

جب کوئی رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہ شیطان ان کو راہ سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آتا ہے تو اپنے ساتھی سے کہتا ہے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو تو بڑا ہی برا ساتھی ہے۔ آج تمہارا ظلم کرنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا جب کہ تم عذاب میں شریک ہو۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ (کہف ۵۰)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارے بڑے ہی دشمن ہیں۔ ظالموں کا بدلہ بہت برا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کی اولاد کا بھی وجود ہے۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑا کریں اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بیشک تم مشرک ہو گئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی ہر جگہ کا علم نہیں۔ وہ بھی اللہ کے محتاج ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی بھی علم غیب نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

(زخرف ۳۶ - ۳۹)

جب کوئی رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہ شیطان ان کو راہ سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آتا ہے تو اپنے ساتھی سے کہتا ہے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو تو بڑا ہی برا ساتھی ہے۔ آج تمہارا ظلم کرنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا جب کہ تم عذاب میں شریک ہو۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ۭ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۭ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ (کہف ۵۰)

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا وہ جنوں میں سے تھا پس وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تمہارے بڑے ہی دشمن ہیں۔ ظالموں کا بدلہ بہت برا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کی اولاد کا بھی وجود ہے۔

وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ﴿۱۲۱﴾

اور شیطان اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ تم سے جھگڑا کریں اگر تم نے ان کا کہا مانا تو بیشک تم مشرک ہو گئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کو بھی ہر جگہ کا علم نہیں۔ وہ بھی اللہ کے محتاج ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی بھی علم غیب نہیں رکھتا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَنَا قَالَ يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ﴿۳۸﴾ وَلَنْ يَّنْفَعَكُمُ الْيَوْمَ اِذْ ظَّلَمْتُمْ اَنَّكُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿۳۹﴾

(زخرف ۳۶ - ۳۹)

جب کوئی رحمٰن کے ذکر سے آنکھیں بند کر لیتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ یہ شیطان ان کو راہ سے روکتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں۔ یہاں تک کہ جب ہمارے پاس آتا ہے تو اپنے ساتھی سے کہتا ہے کاش میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا تو تو بڑا ہی برا ساتھی ہے۔ آج تمہارا ظلم کرنا تمہارے کچھ کام نہ آئے گا جب کہ تم عذاب میں شریک ہو۔

نیک پیسہ دل کے حق میں

فاسئلوهم ان كانوا ينطقون ام لهم ارجل يمشون بها ام لهم ايد يبطشون بها ام لهم اعين يبصرون بها ام لهم اذان يسمعون بها قل ادعوا شركاءكم ثم كيدون فلا تنظرون (پ ۹ اعراف ع ۱۲)

ہاں سے کوئی بولتا ہے کہ ان کے پاؤں ہیں کہ ان سے چلتے ہیں یا ہاتھ ہیں کہ ان سے پکڑتے ہیں یا آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے ہیں یا کان ہیں کہ ان سے سنتے ہیں تم کہو بلا لو اپنے شریکوں کو پھر میرا داؤ کرو مجھ کو مہلت نہ دو۔

ان الذين تدعون من دون الله عباد امثالكم فادعوهم فليستجيبوا لكم ان كنتم صادقين ألهم ارجل يمشون بها ام لهم ايد يبطشون بها ام لهم اعين يبصرون بها ام لهم اذان يسمعون بها قل ادعوا شركاءكم ثم كيدون فلا تنظرون (پ ۹ اعراف ع ۱۵)

اللہ کے سوا جن کو تم پوجتے ہو وہ تمہارے ہی جیسے بندے ہیں پکارو ان کو پھر چاہئے کہ وہ تمہارا کہا کریں اگر تم سچے ہو کیا ان کے پاؤں ہیں کہ ان سے چلتے ہیں یا ہاتھ ہیں کہ ان سے پکڑتے ہیں یا آنکھیں ہیں کہ ان سے دیکھتے ہیں یا کان ہیں کہ ان سے سنتے ہیں تم کہو بلا لو اپنے شریکوں کو پھر میرا داؤ کرو مجھ کو مہلت نہ دو۔

ومن اضل ممن يدعو من دون الله من لا يستجيب له الى يوم القيامة وهم عن دعائهم غافلون واذا حشر الناس كانوا لهم اعداء وكانوا بعبادتهم كافرين واذا تتلى عليهم آياتنا بينات قال الذين كفروا للحق لما جاءهم هذا سحر مبين ام يقولون افتراه قل ان افتريته فلا تملكون لي من الله شيئا هو اعلم بما تفيضون فيه كفى به شهيدا بيني وبينكم وهو الغفور الرحيم قل ما كنت بدعا من الرسل وما ادري ما يفعل بي ولا بكم ان اتبع الا ما يوحى الي وما انا الا نذير مبين قل ارءيتم ان كان من عند الله وكفرتم به وشهد شاهد من بني اسرءيل على مثله فامن واستكبرتم ان الله لا يهدي القوم الظالمين وقال الذين كفروا للذين امنوا لو كان خيرا ما سبقونا اليه واذ لم يهتدوا به فسيقولون هذا افك قديم ومن قبله كتاب موسى اماما ورحمة وهذا كتاب مصدق لسانا عربيا لينذر الذين ظلموا وبشرى للمحسنين ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون اولئك اصحاب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون ووصينا الانسان بوالديه احسانا حملته امه كرها ووضعته كرها وحمله وفصاله ثلاثون شهرا حتى اذا بلغ اشده وبلغ اربعين سنة قال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لي في ذريتي اني تبت اليك وانى من المسلمين اولئك الذين نتقبل عنهم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سيئاتهم في اصحاب الجنة وعد الصدق الذي كانوا يوعدون والذي قال لوالديه اف لكما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلي وهما يستغيثان الله ويلك امن ان وعد الله حق فيقول ما هذا الا اساطير الاولين اولئك الذين حق عليهم القول في امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس انهم كانوا خاسرين ولكل درجات مما عملوا وليوفيهم اعمالهم وهم لا يظلمون ويوم يعرض الذين كفروا على النار اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها فاليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تستكبرون في الارض بغير الحق وبما كنتم تفسقون واذكر اخا عاد اذ انذر قومه بالاحقاف وقد خلت النذر من بين يديه ومن خلفه الا تعبدوا الا الله اني اخاف عليكم عذاب يوم عظيم قالوا اجئتنا لتأفكنا عن الهتنا فاتنا بما تعدنا ان كنت من الصادقين قال انما العلم عند الله وابلغكم ما ارسلت به ولكني اراكم قوما تجهلون فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا بل هو ما استعجلتم به ريح فيها عذاب اليم تدمر كل شيء بامر ربها فاصبحوا لا يرى الا مساكنهم كذلك نجزي القوم المجرمين ولقد مكناهم فيما ان مكناكم فيه وجعلنا لهم سمعا وابصارا وافئدة فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اذ كانوا يجحدون بآيات الله وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ولقد اهلكنا ما حولكم من القرى وصرفنا الآيات لعلهم يرجعون فلولا نصرهم الذين اتخذوا من دون الله قربانا آلهة بل ضلوا عنهم وذلك افكهم وما كانوا يفترون (پ ۲۶ احقاف ع ۱)

اور کون زیادہ بہکا ہوا ہے اس سے جو پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسوں کو جو جواب نہ دیں اس کو قیامت تک اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں اور جب جمع کئے جائیں لوگ تو ہو جائیں وہ ان کے دشمن اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں اور جب پڑھی جائیں ان پر ہماری آیتیں صاف صاف تو کہیں منکر ہوئے حق سے جب آیا ان کو یہ کھلا جادو ہے یا کہتے ہیں اس نے باندھ لیا ہے تو کہہ اگر میں نے باندھ لیا ہے تو تم کو اختیار نہیں کہ مجھ کو کچھ بچا سکو اللہ سے وہ خوب جانتا ہے جو تم باتیں بناتے ہو میرے اور اپنے بیچ میں گواہی کو کافی ہے اور وہ بخشنے والا مہربان ہے تو کہہ میں کچھ نیا رسول نہیں آیا ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کرے گا اور تمہارے ساتھ کیا کرے گا میں تو اسی حکم پر چلتا ہوں جو مجھ کو پہنچتا ہے اور میں تو ظاہر ڈر سنانے والا ہوں تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور گواہی دی ایک گواہ بنی اسرائیل کے ایسی کتاب پر پھر وہ ایمان لایا اور تم نے غرور کیا بیشک اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو اور کافر بولے ایمان والوں کو اگر یہ کچھ اچھا ہوتا تو یہ لوگ ہم سے آگے نہ بڑھ جاتے اس پر اور جب راہ نہیں پائی انہوں نے اس سے تو اب کہیں گے یہ پرانا جھوٹ ہے اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی پیشوا اور رحمت تھی اور یہ کتاب ہے سچی بولی عربی میں کہ ڈر سنائے ظالموں کو اور خوشی ہے نیکوکاروں کو بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے نہ ان پر کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ ہیں بہشتی رہیں گے اس میں ہمیشہ بدلہ ان کے کاموں کا اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کی اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اس کے پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہوا یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہنے لگا اے میرے رب مجھ کو توفیق دے کہ شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں نیکی کر میں تیری طرف رجوع لایا اور میں فرمانبرداروں میں ہوں یہ لوگ ہیں جن کے نیک کام ہم قبول کریں گے اور ان کے برے کاموں سے درگزر کریں گے بہشتیوں میں ہوں گے سچا وعدہ جو ان کو دیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ تیرا ناس ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں یہ لوگ ہیں جن پر ثابت ہو چکا ہے عذاب جنوں اور آدمیوں کی امتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں بیشک یہ لوگ خسارہ میں ہیں اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں اس کے عمل کے موافق اور تاکہ پورا بدلہ دے ان کو ان کے کاموں کا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر لوگ دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے تم نے اپنی اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں خرچ کر ڈالیں اور ان سے فائدہ اٹھا لیا سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی بدلہ تکبر کا جو تم زمین میں ناحق کرتے تھے اور بدلہ نافرمانی کا جو تم کرتے تھے اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو احقاف میں اور گزر چکے ڈر سنانے والے اس سے پہلے اور اس کے پیچھے کہ تم بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب کا بولے کیا تو ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دے سو لا ہم پر جس کا تو ہم کو وعدہ دیتا ہے اگر تو سچا ہے کہا اس کا علم اللہ کو ہے اور میں تو پہنچاتا ہوں جو کچھ بھیجا گیا ہوں میں اس کے ساتھ لیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگوں کو کہ جہالت کرتے ہو پھر جب دیکھا انہوں نے اس عذاب کو بادل کی طرح آتا ہوا میدانوں کی طرف اپنے کہنے لگے یہ بادل ہے ہم پر برسنے والا بلکہ یہ وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے آندھی ہے جس میں دکھ کی مار ہے ہر چیز کو تباہ کر دے گی اپنے رب کے حکم سے پھر صبح کو رہ گئے کہ نظر نہیں آتا تھا مگر ان کے گھر ہم ایسا بدلہ دیتے ہیں گنہگار لوگوں کو اور ہم نے ان کو قدرت دی تھی اس چیز میں کہ تم کو قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان دیئے اور آنکھیں اور دل پھر کام نہ آئے ان کے کان اور نہ آنکھیں اور نہ دل ان کے کچھ بھی جب کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس کی وہ ہنسی کرتے تھے اور ہم نے ہلاک کر ڈالیں بستیاں تمہارے آس پاس کی اور ہم نے طرح طرح سے سمجھائی تاکہ وہ رجوع لائیں پھر کیوں نہ مدد کی ان کی ان معبودوں نے جن کو انہوں نے نزدیکی کے لئے پوجا اللہ کے سوا بلکہ وہ ان سے گم ہو گئے اور یہ تھا ان کا جھوٹ اور بہتان جو وہ باندھتے تھے۔

یعنی جس طرح اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ ان کی پکار نہیں سنتے اور نہ کچھ جواب دے سکتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ بھی ان کی پکار نہیں سنتے اور نہ کچھ جواب دے سکتے ہیں۔

وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا وانه لما قام عبد الله يدعوه كادوا يكونون عليه لبدا قل انما ادعو ربي ولا اشرك به احدا قل اني لا املك لكم ضرا ولا رشدا قل اني لن يجيرني من الله احد ولن اجد من دونه ملتحدا الا بلاغا من الله ورسالاته ومن يعص الله ورسوله فان له نار جهنم خالدين فيها ابدا حتى اذا راوا ما يوعدون فسيعلمون من اضعف ناصرا واقل عددا قل ان ادري اقريب ما توعدون ام يجعل له ربي امدا عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول فانه يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا ليعلم ان قد ابلغوا رسالات ربهم واحاط بما لديهم واحصى كل شيء عددا (پ ۲۹ جن ع ۱)

اور یہ کہ مسجدیں اللہ کی ہیں سو نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کو تو ہو گئے اس پر انبوہ کے انبوہ تو کہہ میں تو پکارتا ہوں اپنے رب کو اور نہیں شریک کرتا اس کے ساتھ کسی کو تو کہہ میں تو اختیار نہیں رکھتا تمہارے لئے کسی برائی کا اور نہ بھلائی کا تو کہہ مجھ کو ہرگز کوئی نہ بچا سکے گا اللہ سے اور نہ پاؤں گا میں اس کے سوا کوئی ٹھکانا لیکن پہنچا دینا اللہ کی طرف سے اور اس کے حکموں کا اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی تو اس کے لئے آگ ہے دوزخ کی رہیں گے اس میں ہمیشہ یہاں تک کہ جب دیکھ لیں گے وہ جس کا ان سے وعدہ ہوتا ہے تو جان لیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کا شمار تھوڑا ہے تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہے جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے یا ٹھہرائے اس کے لئے میرا رب کوئی مدت دور کی وہ جاننے والا ہے غیب کا پس نہیں خبر دیتا اپنے غیب کی کسی کو مگر جس کو پسند کیا ہو رسول سو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے تاکہ معلوم کرے کہ پہنچا دیئے رسولوں نے پیغام اپنے رب کے اور اللہ نے گھیر لیا ان کو جو کچھ ان کے پاس ہے اور شمار کر رکھا ہے ہر چیز کو گنتی سے۔

(پ ۲۹ مدثر ع ۲)

فذرني ومن خلقت وحيدا وجعلت له مالا ممدودا وبنين شهودا ومهدت له تمهيدا ثم يطمع ان ازيد كلا انه كان لآياتنا عنيدا سارهقه صعودا انه فكر وقدر فقتل كيف قدر ثم قتل كيف قدر ثم نظر ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر فقال ان هذا الا سحر يؤثر ان هذا الا قول البشر ساصليه سقر وما ادراك ما سقر لا تبقي ولا تذر لواحة للبشر عليها تسعة عشر وما جعلنا اصحاب النار الا ملائكة وما جعلنا عدتهم الا فتنة للذين كفروا ليستيقن الذين اوتوا الكتاب ويزداد الذين امنوا ايمانا ولا يرتاب الذين اوتوا الكتاب والمؤمنون وليقول الذين في قلوبهم مرض والكافرون ماذا اراد الله بهذا مثلا كذلك يضل الله من يشاء ويهدي من يشاء وما يعلم جنود ربك الا هو وما هي الا ذكرى للبشر (پ ۲۹ مدثر ع ۲)

مجھ کو اور جس کو میں نے پیدا کیا اکیلا اور دیا اس کو بہت مال اور بیٹے حاضر اور آسان کر دیئے اس کو کام پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ہرگز نہیں وہ ہماری آیتوں سے بیر رکھتا ہے میں اس کو چڑھاؤ چڑھاؤں گا اس نے فکر کیا اور تجویز کی پھر مارا جائے کیسی تجویز کی پھر مارا جائے کیسی تجویز کی پھر نظر کی پھر تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا پھر کہا یہ تو نہیں مگر جادو جو نقل کیا جاتا ہے یہ تو نہیں مگر کلام آدمی کا میں اس کو ڈالوں گا دوزخ میں اور تو کیا سمجھا کہ دوزخ کیا ہے نہ باقی رکھے نہ چھوڑے بدن کو جھلسا دینے والی ہے اس پر داروغے ہیں انیس اور ہم نے نہیں کئے دوزخ کے داروغے مگر فرشتے اور نہیں کیا ہم نے ان کا شمار مگر کافروں کی آزمائش کو تاکہ یقین کریں کتاب والے اور زیادہ ہو ایمان والوں کا ایمان اور شک نہ کریں کتاب والے اور ایمان والے اور تاکہ کہیں جن کے دلوں میں مرض ہے اور منکر کہ کیا مطلب ہے اللہ کا اس بیان سے اس طرح بہکاتا ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اور راہ پر لاتا ہے جس کو چاہتا ہے اور نہیں جانتا لشکر تیرے رب کے کوئی مگر وہ آپ اور نہیں یہ بیان مگر نصیحت آدمی کو۔

(پ ۲۹ قیامۃ ع ۱)

فلا اقسم بالخنس الجوار الكنس والليل اذا عسعس والصبح اذا تنفس انه لقول رسول كريم ذي قوة عند ذي العرش مكين مطاع ثم امين وما صاحبكم بمجنون ولقد راه بالافق المبين وما هو على الغيب بضنين وما هو بقول شيطان رجيم فاين تذهبون ان هو الا ذكر للعالمين لمن شاء منكم ان يستقيم وما تشاءون الا ان يشاء الله رب العالمين (پ ۳۰ تکویر ع ۱)

پس قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹنے والے سیدھے چلنے والے تاروں کی اور رات کی جب وہ جانے لگے اور صبح کی جب وہ آنے لگے کہ یہ قرآن ہے پیغام پہنچانے والے معزز کا جو قوت والا ہے عرش والے کے نزدیک رتبہ والا ہے وہاں اس کا حکم چلتا ہے امانت دار ہے اور تمہارا ساتھی دیوانہ نہیں اور اس نے دیکھا ہے اس فرشتہ کو کھلے کنارے پر اور وہ غیب کی باتوں کے بتانے میں بخیل نہیں اور یہ قرآن کسی شیطان مردود کا کہا نہیں پھر تم کدھر چلے جاتے ہو یہ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کے لئے واسطے اس کے جو تم میں چاہے سیدھا چلے اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر جو چاہے اللہ پروردگار سارے جہان کا۔

(پ ۳۰ انفطار ع ۱)

اذا السماء انفطرت واذا الكواكب انتثرت واذا البحار فجرت واذا القبور بعثرت علمت نفس ما قدمت واخرت يا ايها الانسان ما غرك بربك الكريم الذي خلقك فسواك فعدلك في اي صورة ما شاء ركبك كلا بل تكذبون بالدين وان عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون ان الابرار لفي نعيم وان الفجار لفي جحيم يصلونها يوم الدين وما هم عنها بغائبين وما ادراك ما يوم الدين ثم ما ادراك ما يوم الدين يوم لا تملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ لله (پ ۳۰ انفطار ع ۱)

جب آسمان پھٹ جائے اور جب تارے جھڑ پڑیں اور جب دریا بہا دیئے جائیں اور جب قبریں اکھیڑ دی جائیں تب ہر شخص جان لے گا جو آگے بھیجا تھا اور پیچھے چھوڑا تھا اے آدمی کس چیز نے تجھ کو دھوکا دیا اپنے رب کریم کے بارے میں جس نے تجھ کو پیدا کیا پھر تیرے اعضا درست کئے پھر تجھ کو برابر بنایا جس صورت میں چاہا تجھ کو جوڑ کر تیار کیا ہرگز نہیں بلکہ تم جھٹلاتے ہو انصاف کے دن کو اور تم پر نگہبان مقرر ہیں عزت والے لکھنے والے جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو بیشک نیکوکار البتہ نعمت میں ہیں اور بدکار البتہ دوزخ میں ہیں جائیں گے اس میں انصاف کے دن اور وہ اس سے غائب نہیں ہو سکتے اور تجھ کو کیا خبر کیا ہے انصاف کا دن پھر تجھ کو کیا خبر کیا ہے انصاف کا دن جس دن کوئی شخص کسی شخص کے کام نہ آئے گا اور حکم اس دن اللہ ہی کا ہوگا۔

(پ ۳۰ مطففین ع ۱)

ويل للمطففين الذين اذا اكتالوا على الناس يستوفون واذا كالوهم او وزنوهم يخسرون الا يظن اولئك انهم مبعوثون ليوم عظيم يوم يقوم الناس لرب العالمين كلا ان كتاب الفجار لفي سجين وما ادراك ما سجين كتاب مرقوم ويل يومئذ للمكذبين الذين يكذبون بيوم الدين وما يكذب به الا كل معتد اثيم اذا تتلى عليه آياتنا قال اساطير الاولين كلا بل ران على قلوبهم ما كانوا يكسبون كلا انهم عن ربهم يومئذ لمحجوبون ثم انهم لصالوا الجحيم ثم يقال هذا الذي كنتم به تكذبون كلا ان كتاب الابرار لفي عليين وما ادراك ما عليون كتاب مرقوم يشهده المقربون ان الابرار لفي نعيم على الارائك ينظرون تعرف في وجوههم نضرة النعيم يسقون من رحيق مختوم ختامه مسك وفي ذلك فليتنافس المتنافسون ومزاجه من تسنيم عينا يشرب بها المقربون ان الذين اجرموا كانوا من الذين امنوا يضحكون واذا مروا بهم يتغامزون واذا انقلبوا الى اهلهم انقلبوا فكهين واذا رأوهم قالوا ان هؤلاء لضالون وما ارسلوا عليهم حافظين فاليوم الذين امنوا من الكفار يضحكون على الارائك ينظرون هل ثوب الكفار ما كانوا يفعلون (پ ۳۰ مطففین ع ۱)

خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں کیا یہ لوگ خیال نہیں کرتے کہ ان کو اٹھنا ہے بڑے دن کے لئے جس دن لوگ کھڑے ہوں گے رب العالمین کے سامنے ہرگز نہیں بیشک نامۂ اعمال بدکاروں کا سجین میں ہے اور کیا سمجھا تو نے کہ کیا ہے سجین کتاب لکھی ہوئی خرابی ہے اس دن جھٹلانے والوں کی جو جھٹلاتے ہیں انصاف کے دن کو اور نہیں جھٹلاتا اس کو مگر ہر حد سے نکلنے والا گناہگار جس کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں کہتا ہے یہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ہرگز نہیں بلکہ زنگ بیٹھ گیا ہے ان کے دلوں پر ان کے کاموں کا ہرگز نہیں بیشک وہ اپنے رب سے اس دن پردہ میں ہوں گے پھر بیشک وہ جانے والے ہیں دوزخ کے پھر کہا جائے گا یہ ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے ہرگز نہیں بیشک نامۂ اعمال نیکوکاروں کا علیین میں ہے اور کیا سمجھا تو نے کہ کیا ہے علیین کتاب لکھی ہوئی حاضر ہوتے ہیں اس کے مقربین بیشک نیکوکار البتہ نعمت میں ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں پہچانتا ہے تو ان کے چہروں میں تازگی نعمت کی پلائی جائے گی ان کو خالص شراب مہر لگی ہوئی اس پر مشک کی اور اسی چیز میں چاہئے کہ رغبت کریں رغبت کرنے والے اور اس شراب کی ملاوٹ تسنیم کے چشمہ سے ہے جس میں پیتے ہیں مقربین بیشک گنہگار لوگ ایمان والوں سے ہنسی کرتے تھے اور جب ان کے پاس سے گزرتے تھے تو آپس میں آنکھ سے اشارہ کرتے تھے اور جب اپنے گھر والوں کی طرف لوٹتے تھے تو ہنستے ہوئے آتے تھے اور جب ان کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں اور وہ نہیں بھیجے گئے ان پر نگہبان بنا کر پس آج ایمان والے کافروں پر ہنستے ہیں تختوں پر بیٹھے دیکھتے ہیں کیا بدلہ پایا کافروں نے جو کچھ کرتے تھے۔

یعنی جس طرح اللہ کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ ان کی پکار نہیں سنتے اور نہ کچھ جواب دے سکتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے سوا جن کو پوجتے ہیں وہ بھی ان کی پکار نہیں سنتے اور نہ کچھ جواب دے سکتے ہیں۔

وان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا الله حق قدره ان الله لقوي عزيز الله يصطفي من الملائكة رسلا ومن الناس ان الله سميع بصير يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم والى الله ترجع الامور يا ايها الذين امنوا اركعوا واسجدوا واعبدوا ربكم وافعلوا الخير لعلكم تفلحون وجاهدوا في الله حق جهاده هو اجتباكم وما جعل عليكم في الدين من حرج ملة ابيكم ابراهيم هو سماكم المسلمين من قبل وفي هذا ليكون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس فاقيموا الصلوة وآتوا الزكوة واعتصموا بالله هو مولاكم فنعم المولى ونعم النصير (پ ۱۷ حج ع ۸)

اور یہ کہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا کبھی نہ بنا سکیں گے ایک مکھی اگرچہ سب جمع ہو جائیں اس کے لئے اور اگر چھین لے ان سے مکھی کچھ چیز تو نہ چھڑا سکیں اس سے کمزور ہے چاہنے والا اور جس کو چاہا اللہ کی قدر نہ جانی جیسا اس کی قدر ہے بیشک اللہ قوت والا زبردست ہے اللہ چن لیتا ہے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے اور آدمیوں میں سے بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں سب کام اے ایمان والو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور بندگی کرو اپنے رب کی اور بھلا کام کرو تاکہ تم مراد پاؤ اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں جیسا جہاد کرنا اس کا لائق ہے اس نے تم کو چن لیا اور نہیں رکھی تم پر دین میں کچھ تنگی دین تمہارے باپ ابراہیم کا اسی نے تمہارا نام مسلمان رکھا اگلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو سو قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور مضبوط پکڑو اللہ کو وہ تمہارا حمایتی ہے سو کیا اچھا حمایتی اور کیا اچھا مددگار۔

(پ ۲۶ احقاف ع ۱)

وما ادري ما يفعل بي ولا بكم ان اتبع الا ما يوحى الي وما انا الا نذير مبين قل ارءيتم ان كان من عند الله وكفرتم به وشهد شاهد من بني اسرءيل على مثله فامن واستكبرتم ان الله لا يهدي القوم الظالمين وقال الذين كفروا للذين امنوا لو كان خيرا ما سبقونا اليه واذ لم يهتدوا به فسيقولون هذا افك قديم ومن قبله كتاب موسى اماما ورحمة وهذا كتاب مصدق لسانا عربيا لينذر الذين ظلموا وبشرى للمحسنين ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون اولئك اصحاب الجنة خالدين فيها جزاء بما كانوا يعملون ووصينا الانسان بوالديه احسانا حملته امه كرها ووضعته كرها وحمله وفصاله ثلاثون شهرا حتى اذا بلغ اشده وبلغ اربعين سنة قال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضاه واصلح لي في ذريتي اني تبت اليك وانى من المسلمين اولئك الذين نتقبل عنهم احسن ما عملوا ونتجاوز عن سيئاتهم في اصحاب الجنة وعد الصدق الذي كانوا يوعدون والذي قال لوالديه اف لكما اتعدانني ان اخرج وقد خلت القرون من قبلي وهما يستغيثان الله ويلك امن ان وعد الله حق فيقول ما هذا الا اساطير الاولين اولئك الذين حق عليهم القول في امم قد خلت من قبلهم من الجن والانس انهم كانوا خاسرين ولكل درجات مما عملوا وليوفيهم اعمالهم وهم لا يظلمون ويوم يعرض الذين كفروا على النار اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها فاليوم تجزون عذاب الهون بما كنتم تستكبرون في الارض بغير الحق وبما كنتم تفسقون واذكر اخا عاد اذ انذر قومه بالاحقاف وقد خلت النذر من بين يديه ومن خلفه الا تعبدوا الا الله اني اخاف عليكم عذاب يوم عظيم قالوا اجئتنا لتأفكنا عن الهتنا فاتنا بما تعدنا ان كنت من الصادقين قال انما العلم عند الله وابلغكم ما ارسلت به ولكني اراكم قوما تجهلون فلما راوه عارضا مستقبل اوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا بل هو ما استعجلتم به ريح فيها عذاب اليم تدمر كل شيء بامر ربها فاصبحوا لا يرى الا مساكنهم كذلك نجزي القوم المجرمين ولقد مكناهم فيما ان مكناكم فيه وجعلنا لهم سمعا وابصارا وافئدة فما اغنى عنهم سمعهم ولا ابصارهم ولا افئدتهم من شيء اذ كانوا يجحدون بآيات الله وحاق بهم ما كانوا به يستهزءون ولقد اهلكنا ما حولكم من القرى وصرفنا الآيات لعلهم يرجعون فلولا نصرهم الذين اتخذوا من دون الله قربانا آلهة بل ضلوا عنهم وذلك افكهم وما كانوا يفترون (پ ۲۶ احقاف ع ۱)

اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کرے گا اور تمہارے ساتھ کیا کرے گا میں تو اسی حکم پر چلتا ہوں جو مجھ کو پہنچتا ہے اور میں تو ظاہر ڈر سنانے والا ہوں تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کی طرف سے ہو اور تم نے اس سے انکار کیا اور گواہی دی ایک گواہ بنی اسرائیل کے ایسی کتاب پر پھر وہ ایمان لایا اور تم نے غرور کیا بیشک اللہ نہیں راہ دیتا بے انصاف لوگوں کو اور کافر بولے ایمان والوں کو اگر یہ کچھ اچھا ہوتا تو یہ لوگ ہم سے آگے نہ بڑھ جاتے اس پر اور جب راہ نہیں پائی انہوں نے اس سے تو اب کہیں گے یہ پرانا جھوٹ ہے اور اس سے پہلے کتاب موسیٰ کی پیشوا اور رحمت تھی اور یہ کتاب ہے سچی بولی عربی میں کہ ڈر سنائے ظالموں کو اور خوشی ہے نیکوکاروں کو بیشک جن لوگوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر قائم رہے نہ ان پر کچھ خوف ہے نہ وہ غمگین ہوں گے یہ لوگ ہیں بہشتی رہیں گے اس میں ہمیشہ بدلہ ان کے کاموں کا اور ہم نے تاکید کی آدمی کو اپنے ماں باپ سے بھلائی کی اس کی ماں نے اس کو پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اس کے پیٹ میں رہنا اور دودھ چھوٹنا تیس مہینے میں ہوا یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچا اور چالیس برس کا ہو گیا تو کہنے لگا اے میرے رب مجھ کو توفیق دے کہ شکر کروں تیری نعمت کا جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور یہ کہ میں نیک کام کروں جو تجھ کو پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں نیکی کر میں تیری طرف رجوع لایا اور میں فرمانبرداروں میں ہوں یہ لوگ ہیں جن کے نیک کام ہم قبول کریں گے اور ان کے برے کاموں سے درگزر کریں گے بہشتیوں میں ہوں گے سچا وعدہ جو ان کو دیا جاتا تھا اور جس نے اپنے ماں باپ سے کہا کہ تف ہے تم پر کیا تم مجھ سے وعدہ کرتے ہو کہ میں پھر زندہ کیا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی امتیں گزر چکیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں کہ تیرا ناس ہو ایمان لا بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ تو اگلوں کی کہانیاں ہیں یہ لوگ ہیں جن پر ثابت ہو چکا ہے عذاب جنوں اور آدمیوں کی امتوں میں سے جو ان سے پہلے گزر چکیں بیشک یہ لوگ خسارہ میں ہیں اور ہر ایک کے لئے درجے ہیں اس کے عمل کے موافق اور تاکہ پورا بدلہ دے ان کو ان کے کاموں کا اور ان پر ظلم نہ ہوگا اور جس دن کافر لوگ دوزخ کے سامنے کئے جائیں گے تم نے اپنی اچھی چیزیں اپنی دنیا کی زندگی میں خرچ کر ڈالیں اور ان سے فائدہ اٹھا لیا سو آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی بدلہ تکبر کا جو تم زمین میں ناحق کرتے تھے اور بدلہ نافرمانی کا جو تم کرتے تھے اور یاد کر عاد کے بھائی کو جب ڈرایا اس نے اپنی قوم کو احقاف میں اور گزر چکے ڈر سنانے والے اس سے پہلے اور اس کے پیچھے کہ تم بندگی نہ کرو مگر اللہ کی بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر بڑے دن کے عذاب کا بولے کیا تو ہمارے پاس آیا ہے کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے پھیر دے سو لا ہم پر جس کا تو ہم کو وعدہ دیتا ہے اگر تو سچا ہے کہا اس کا علم اللہ کو ہے اور میں تو پہنچاتا ہوں جو کچھ بھیجا گیا ہوں میں اس کے ساتھ لیکن میں دیکھتا ہوں تم لوگوں کو کہ جہالت کرتے ہو پھر جب دیکھا انہوں نے اس عذاب کو بادل کی طرح آتا ہوا میدانوں کی طرف اپنے کہنے لگے یہ بادل ہے ہم پر برسنے والا بلکہ یہ وہ ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے آندھی ہے جس میں دکھ کی مار ہے ہر چیز کو تباہ کر دے گی اپنے رب کے حکم سے پھر صبح کو رہ گئے کہ نظر نہیں آتا تھا مگر ان کے گھر ہم ایسا بدلہ دیتے ہیں گنہگار لوگوں کو اور ہم نے ان کو قدرت دی تھی اس چیز میں کہ تم کو قدرت نہیں دی اور ہم نے ان کو کان دیئے اور آنکھیں اور دل پھر کام نہ آئے ان کے کان اور نہ آنکھیں اور نہ دل ان کے کچھ بھی جب کہ وہ انکار کرتے تھے اللہ کی آیتوں سے اور گھیر لیا ان کو اس چیز نے جس کی وہ ہنسی کرتے تھے اور ہم نے ہلاک کر ڈالیں بستیاں تمہارے آس پاس کی ا

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝ (پ۱۸ رکوع ۱۰)

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝ (پ۲۶ رکوع ۱۰)

مشرک مولویوں اور پیروں کے حق میں آیاتِ قرآنیہ

وَاِذَا رَاَى الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ (پ۱۴ رکوع ۳)

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (پ۲۲ رکوع ۱)

وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝ (پ۲۶ رکوع ۱۰)

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ (پ۷ رکوع ۱۵)

وَاِذَا رَاَى الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ۝ (پ۱۴ رکوع ۱۴)

وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝ (پ۲ رکوع ۱۴)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (پ۷ رکوع ۱۴)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (پ۲۵ رکوع ۱۰)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ۳ رکوع ۱۵)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ۱۳ رکوع ۴)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ۝ وَجَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِيَةً فِيْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ (پ۲۵ رکوع ۱۰)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ (پ۳ رکوع ۱۵)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِيْ وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ۝ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَمَنْ عَصَانِيْ فَاِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (پ۱۳ رکوع ۴)

اُن کافروں نے اللہ کے سوا معبود بنالئے ہیں کہ وہ کوئی چیز پیدا نہیں کرتے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں اور وہ نہ اپنے نفع کا اختیار رکھتے ہیں نہ نقصان کا اور نہ مرنے کا اختیار رکھتے ہیں نہ جینے کا اور نہ مرکر اٹھنے کا۔

اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے سوا ایسوں کو پکارے جو قیامت تک اس کی دعا قبول نہ کریں اور وہ ان کے پکارنے سے بالکل بے خبر ہوں۔

جب یہ لوگ اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم نے جن کو آپ کے سوا پکارا یہ ہیں وہ ہمارے شریک جن کو ہم پکارتے تھے تو وہ ان کے منہ پر جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

بھلا بتلاؤ تو تم اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہو مجھ کو بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے کون سی چیز پیدا کی ہے زمین میں یا ان کا آسمان میں کچھ دخل ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی سند پر قائم ہیں بلکہ یہ ظالم جو ایک دوسرے کو دیتے ہیں سو محض دھوکہ کا وعدہ ہے۔

اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو یہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے۔

اور جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود قرار دینا تو عیسیٰ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں مجھ کو لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو آپ کو ضرور معلوم ہوگا آپ میرے دل کی بات جانتے ہیں اور میں آپ کے دل کی بات نہیں جانتا بیشک آپ ہی غیب کی باتوں کو خوب جاننے والے ہیں میں نے تو ان سے کچھ نہیں کہا مگر جو آپ نے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ہی ان پر نگران تھے اور آپ ہر چیز پر نگران ہیں۔

اور جب مشرک لوگ دیکھیں گے کہ ہم شرک کرتے تھے اللہ نے نہیں کرتے تھے تو کہیں گے کہ ہم کو ایک بار پھر دنیا میں جانا مل جائے تو ہم بھی ان سے بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے بیزار ہو گئے ہیں۔

جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو یہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے۔

جب یہ لوگ اپنے بنائے ہوئے شریکوں کو دیکھیں گے تو عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے جن کو آپ کے سوا پکارا یہ ہیں وہ ہمارے شریک جن کو ہم پکارتے تھے تو وہ ان کے منہ پر جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو۔

بھلا بتلاؤ تو تم اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہو مجھ کو بھی دکھلاؤ کہ انہوں نے کون سی چیز پیدا کی ہے زمین میں یا ان کا آسمان میں کچھ دخل ہے یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے کہ یہ اس کی سند پر قائم ہیں بلکہ یہ ظالم جو ایک دوسرے کو دیتے ہیں سو محض دھوکہ کا وعدہ ہے۔

اور جب لوگ جمع کئے جائیں گے تو یہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے۔

اور جب اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود قرار دینا تو عیسیٰ عرض کریں گے کہ آپ پاک ہیں مجھ کو لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہوگا تو آپ کو ضرور معلوم ہوگا آپ میرے دل کی بات جانتے ہیں اور میں آپ کے دل کی بات نہیں جانتا بیشک آپ ہی غیب کی باتوں کو خوب جاننے والے ہیں میں نے تو ان سے کچھ نہیں کہا مگر جو آپ نے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا پھر جب آپ نے مجھ کو اٹھا لیا تو آپ ہی ان پر نگران تھے اور آپ ہر چیز پر نگران ہیں۔

اور جب مشرک لوگ دیکھیں گے کہ ہم شرک کرتے تھے اللہ نے نہیں کرتے تھے تو کہیں گے کہ ہم کو ایک بار پھر دنیا میں جانا مل جائے تو ہم بھی ان سے بیزار ہو جائیں جیسے یہ ہم سے بیزار ہو گئے ہیں۔

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے میں تجھ کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں سوا اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ ضرور مجھ کو راہ بتلائے گا اور ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی اولاد میں باقی چھوڑا تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

اور جب ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کیونکر زندہ کریں گے فرمایا کیا تم نے یقین نہیں کیا ابراہیم نے عرض کیا کیوں نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا دل اور مطمئن ہو جائے فرمایا تو چار پرندے لے پھر ان کو اپنے سے ہلا لے پھر ان کا ایک ایک جزو ہر ایک پہاڑ پر رکھ دے پھر ان کو بلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

اور جب ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے رب اس جگہ کو امن کا شہر بنا دیجئے اور مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے بچائیے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے سو جو شخص میرا کہا مانے گا وہ میرا ہے اور جو شخص میرا کہا نہ مانے گا تو آپ بخشنے والے مہربان ہیں۔

اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور قوم سے کہا کہ میں تمہارے معبودوں سے بیزار ہوں سوا اس کے جس نے مجھ کو پیدا کیا ہے وہ ضرور مجھ کو راہ بتلائے گا اور ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی اولاد میں باقی چھوڑا تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں۔

اور جب ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے رب مجھ کو دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو کیونکر زندہ کریں گے فرمایا کیا تم نے یقین نہیں کیا ابراہیم نے عرض کیا کیوں نہیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرا دل اور مطمئن ہو جائے فرمایا تو چار پرندے لے پھر ان کو اپنے سے ہلا لے پھر ان کا ایک ایک جزو ہر ایک پہاڑ پر رکھ دے پھر ان کو بلا وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لے کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

اور جب ابراہیم نے عرض کیا کہ اے میرے رب اس جگہ کو امن کا شہر بنا دیجئے اور مجھ کو اور میری اولاد کو اس سے بچائیے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں اے میرے رب ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے سو جو شخص میرا کہا مانے گا وہ میرا ہے اور جو شخص میرا کہا نہ مانے گا تو آپ بخشنے والے مہربان ہیں۔

(پ ۸ الانعام ع ۱۹)

هٰذَا اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّا اُرْسِلْتُ بِهٖٓ اِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ۚ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ وَتِلْكَ عَادٌ ۚ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ اَلَآ اِنَّ عَادًا كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ۚ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝

(پ ۱۲ ہود ع ۵)

وَاِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ وَاذْكُرُوْٓا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝

(پ ۸ الاعراف ع ۹)

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۚ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۚ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝

(پ ۹ الاعراف ع ۱۱)

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝

(پ ۹ الاعراف ع ۱۳)

ہاں کہ اس کی پیشانی میرے ہاتھ میں ہے بیشک میرا رب سیدھی راہ پر ہے پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں نے تمہیں پہنچا دیا جو پیغام میرے ہاتھ تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہارے بدلے اور لوگ لائے گا اور تم اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے اور جب ہمارا حکم آیا ہم نے ہود اور اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور انہیں ایک سخت عذاب سے نجات دی اور یہ عاد تھے انہوں نے اپنے رب کی آیتوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کا کہا نہ مانا اور ہر سرکش ضدی کے حکم پر چلے اور اس دنیا میں لعنت کے پیچھے لگا دیے گئے اور قیامت کے دن بھی، سنو بیشک عاد نے اپنے رب سے کفر کیا سنو دوری ہو عاد کے لیے جو ہود کی قوم تھے۔

اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل آ چکی یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لیے نشانی ہے تو اسے چھوڑ دو کہ اللہ کی زمین میں کھائے اور برائی سے اسے ہاتھ نہ لگاؤ کہ تمہیں دردناک عذاب آ لے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں عاد کے بعد زمین میں جگہ دی تم اس کے نرم حصوں میں محلات بناتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر مکان بناتے ہو تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو۔

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، کہا اے میری قوم اللہ کو پوجو اس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی روشن دلیل آ چکی تو ناپ اور تول پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ اس کی اصلاح کے بعد یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں اور روشن سند کے ساتھ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر ظلم کیا تو دیکھ لو کہ ان مفسدوں کا کیسا انجام ہوا۔

الٰہ کے معنی کی تشریح

قرآن مجید میں اللہ کی خصوصی صفات تقریباً چھوں میں بیان کی گئی ہیں۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۚ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝

(پ ۲۷ الحدید ع ۱)

جس نے آسمان اور زمین بنائے چھ دن میں پھر عرش پر استوا فرمایا جانتا ہے جو کچھ زمین میں جائے اور جو کچھ اس سے نکلے اور جو آسمان سے اترے اور جو کچھ اس میں چڑھے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

اس آیت میں اللہ کی چھ صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) آسمان و زمین کو پیدا کرنے کی طاقت۔ آسمان سے پانی اتارنے کی طاقت۔ (۲) زمین سے پانی نکالنے کی طاقت۔ (۳) ہر چیز کا علم رکھنا۔ (۴) ہر جگہ موجود ہونا۔ (۵) ہر چیز کو دیکھنا۔ (۶) عرش پر استوا فرمانا۔ یہ چھ صفات اللہ کے لیے خاص ہیں۔ ان صفات کے بغیر کوئی ہستی اللہ نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اللہ کی یہ صفات جس میں پائی جائیں وہی اللہ ہے۔ مثلاً خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر جگہ موجود ہو وہ خدا ہے۔ اسی طرح خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر چیز کو دیکھتا ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر چیز کو دیکھتی ہو وہ خدا ہے۔ اسی طرح خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر چیز کا علم رکھتی ہو وہ خدا ہے۔ اسی طرح خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر چیز پر قدرت رکھتی ہو وہ خدا ہے۔ اسی طرح خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر چیز کی خالق ہو وہ خدا ہے۔ اسی طرح خدا کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر چیز کا مالک ہو۔ اس لیے ہر وہ ہستی جو ہر چیز کی مالک ہو وہ خدا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِي الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۚ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتَبٰرَكَ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَعِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

(پ ۲۵ الزخرف ع ۷)

اور وہی ہے جو آسمان میں خدا ہے اور زمین میں خدا ہے اور وہ حکمت والا علم والا ہے اور بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے سب کی بادشاہی ہے اور اسی کے پاس قیامت کا علم ہے اور اسی کی طرف پھرو گے اور اللہ کے سوا جنہیں یہ پوجتے ہیں شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے مگر جو حق کی گواہی دے اور وہ جانتے بوجھتے ہوں۔

اس آیت میں اللہ کی چار صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) زمین کو پیدا کرنے کے بعد اس کی برابر نگرانی کرنا۔ (۲) زمین سے پانی نکالنے کی طاقت رکھنا۔ (۳) آسمان سے پانی اتارنے کی طاقت رکھنا۔ (۴) ہر چیز کا علم رکھنا۔ اللہ کی یہ چار صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کے سوا جنہیں یہ پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو ہستی ان چار صفات کی مالک نہ ہو وہ خدا نہیں ہو سکتی۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(پ ۲۰ النمل ع ۷)

بھلا کس کی پچھ کوئی بندگی ہے جو پیدا کرتا ہے پھر دوبارہ کرے گا اور کون تمہیں روزی دیتا ہے آسمان اور زمین سے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے تم فرماؤ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

اس آیت میں اللہ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) پہلی بار پیدا کرنا۔ (۲) دوبارہ پیدا کرنا۔ (۳) آسمان و زمین سے روزی دینا۔ اللہ کی یہ تین صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کے سوا جنہیں یہ پوجتے ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتے۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(پ ۲۰ النمل ع ۷)

بھلا کس کی پچھ کوئی بندگی ہے جو راہ دکھاتا ہے تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں اور کون ہوا بھیجتا ہے اپنی رحمت کے آگے خوشی سنانے کو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے اللہ برتر ہے ان شرکوں سے جو وہ کر رہے ہیں۔

اس آیت میں اللہ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھانا۔ (۲) ہوا بھیجنا۔ (۳) بارش برسانا۔ اللہ کی یہ تین صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کے سوا جنہیں یہ پوجتے ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتے۔

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

(پ ۲۰ النمل ع ۷)

اس آیت میں اللہ کی تین صفات بیان کی گئی ہیں۔ (۱) پہلی بار پیدا کرنا۔ (۲) دوبارہ پیدا کرنا۔ (۳) آسمان و زمین سے روزی دینا۔ اللہ کی یہ تین صفات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ کے سوا جنہیں یہ پوجتے ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتے۔

اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۗ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۗ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝

(پ ۲۰ النمل ع ۷)

۴۔ وہ دنیا ہے جو تمہیں جنت کہتے ہے — جسے تم جانتے ہو دنیا ہے
۵۔ طبیب جن و بشر کا تمہارے پاس ہے — کیست دواب و دارو و مرہم تو
اَلَمْ تَعْلَمْ بِمَا فِي الْكِتٰبِ الَّذِيْ اَنْزَلَهُ اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى — تو نے کیا نہیں پڑھا اس کتاب میں جو اللہ نے موسیٰ پر اتاری تھی
اَنَّ الْاَمْرَاضَ كُلَّهَا بِيَدِهٖ وَاَنَّ الْاَدْوِيَةَ كُلَّهَا مِنْهُ — کہ سب بیماریاں اسی کے ہاتھ میں ہیں اور سب دوائیں اسی سے ہیں

اس کے بعد حضرت الاستاذ مولانا محمد انور صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اشکال پیش کیا ہے کہ ہم نے بارہا یہ سنا ہے کہ ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی گئی ہے اور ہر بیماری کے لئے دوا ہے۔ اس کے مطابق ہر بیماری کی دوا ہونی چاہئے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ بہت سی بیماریاں ایسی ہیں جن کی دوا نہیں ہے۔ اس کا جواب کیا ہے؟

اس کے جواب میں حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر بیماری کی دوا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر بیماری کے لئے دوا پیدا کی گئی ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً — کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ نے ہر بیماری کی دوا پیدا کی ہے
فَاِذَا اَصَابَ دَوَاءُ الدَّاءِ الدَّاءَ بَرَأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ — پس جب دوا بیماری کو لگتی ہے تو اللہ کے حکم سے بیماری جاتی رہتی ہے

اس آیت میں اور حدیث کے ٹکڑے میں یہ مضمون ہے کہ ہر بیماری کی دوا پیدا کی گئی ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔ اب ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔

اس آیت اور حدیث کے ٹکڑے سے حاصل یہ ہے کہ اللہ کے علم میں ہر بیماری کی دوا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔

اس آیت اور حدیث کے ٹکڑے سے حاصل یہ ہے کہ اللہ کے علم میں ہر بیماری کی دوا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہر بیماری کی دوا تلاش کریں۔ اگر ہم کسی بیماری کی دوا تلاش نہ کر سکیں تو یہ ہمارا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو ہر بیماری کی دوا پیدا کر دی ہے۔

شأنِ لفظِ اللہ

جہاں کہیں قرآن مجید میں لفظ اللہ کا لفظ آیا ہے اور اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

(پ ۶، مائدہ: ۷۳)

کافر ہے وہ جو کہتا ہے کہ اللہ تین میں سے تیسرا ہے اور نہیں کوئی معبود مگر ایک معبود۔ اگر وہ باز نہ آئیں اس بات سے جو کہتے ہیں تو ضرور پہنچے گا ان میں سے جو کافر ہوئے ہیں عذاب دردناک۔ کیا وہ نہیں توبہ کرتے اللہ کی طرف اور نہیں مانگتے اس سے بخشش۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ نہیں ہے مسیح بیٹا مریم کا مگر ایک رسول۔ اس سے پہلے کئی رسول گزر چکے۔ اور اس کی ماں بہت سچی تھی۔ وہ دونوں کھاتے تھے کھانا۔ دیکھ کس طرح ہم کھول کر بیان کرتے ہیں ان کے واسطے نشانیاں۔ پھر دیکھ کہ وہ کدھر الٹے جاتے ہیں۔ تو کہہ کیا تم پوجتے ہو اللہ کے سوا اس کو جو نہ تمہارا کچھ برا کر سکے نہ بھلا۔ اور اللہ وہی ہے سنتا جانتا۔

یہاں آیات میں اللہ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو اللہ کے رسول کہا گیا ہے اور ان کو بشر کہا گیا ہے۔ اور ان کو کھانا کھانے والا بتایا گیا ہے۔ اور ان کو اللہ کے سوا کسی اور کو پوجنے والا بتایا گیا ہے۔ اور ان کو اللہ کے سوا کسی اور کو پوجنے والا بتایا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی قرآن مجید میں یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(پ ۱۸، نور: ۴۱ تا ۴۵)

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اس کی جو کوئی آسمانوں میں ہے اور زمین میں اور پرند پر پھیلائے ہوئے۔ ہر ایک نے جانا اپنی نماز اور تسبیح کو۔ اور اللہ کو خبر ہے ان کے کام کی۔ اور اللہ ہی کا ہے ملک آسمانوں اور زمین کا۔ اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ چلاتا ہے بادل کو پھر ملاتا ہے اس کے ٹکڑوں کو پھر کر دیتا ہے اس کو تہ بہ تہ۔ پھر تو دیکھتا ہے مینہ نکلتا ہے اس کے بیچ میں سے۔ اور اتارتا ہے آسمان سے پہاڑوں جیسے بادل۔ پھر ڈالتا ہے اولے جس پر چاہے اور پھیر دیتا ہے جس سے چاہے۔ قریب ہے بجلی کی چمک آنکھوں کی روشنی لے جائے۔ اللہ الٹ پھیر کرتا ہے رات اور دن کو۔ بیشک اس میں عبرت ہے آنکھ والوں کو۔ اور اللہ نے پیدا کیا ہر جانور کو پانی سے۔ پھر بعضے ان میں سے چلتے ہیں پیٹ کے بل۔ اور بعضے چلتے ہیں دو پاؤں پر۔ اور بعضے چلتے ہیں چار پاؤں پر۔ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اس کے بعد دوسری آیت ملاحظہ ہو:

فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ

پھر اگر نہ قبول کریں تمہارا کہنا تو جان رکھو کہ یہ قرآن اترا ہے اللہ کے علم سے۔

اس آیت میں بھی یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

اس آیت میں بھی یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

اس آیت میں بھی یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

اس آیت میں بھی یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی اور ذات کے لئے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا ہے۔

وَاللّٰہُ مَا سَتَرَنِیْ الثَّوْبُ وَلَا سَتَرَتْ عَوْرَتِیْ وَلَا وَارَتْنِیْ الْمَدَرَۃُ

(ترجمہ: ۱۲۷)

اس کی قسم جس نے مجھ کو ستر نہیں دیا کپڑے نے اور نہ چھپایا میری شرمگاہ کو اور نہ مجھ کو چھپایا ڈھیلوں نے (یعنی میں ننگا ہوں)

اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ وَقَوْلُہٗ اِنْ لَّمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

(ترجمہ: ۱۲۸)

اگر تجھ کو حیا نہ ہو تو جو چاہے کر اور قول اس کا اگر تجھ کو حیا نہ ہو تو جو چاہے کر

یہ آیت کم عمل و بے عمل سب پر کفر کی نص ہے۔ علمائے اہلسنت نے اس کو صرف کفار سے مخصوص نہیں کیا ہے اور نہ اس کے اسباب نزول کی وجہ سے اس کو قول کفر بنایا ہے بلکہ قول کفر بنایا ہے اس کے عموم کو اور اس کے اطلاق کو۔ اسی طرح حدیث مذکور کو بھی سمجھو۔ اس کے اسباب ورود کی وجہ سے اس کو قول کفر نہیں

لَيْلَةَ الْقَدْرِ الْمِيمُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَرْفُوعَةٌ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَهُوَ مُبْتَدَأٌ وَالْمِيمُ خَبَرُهُ (تفسیر بیضاوی ص ۷۸۳)

اسی طرح مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

وَهُوَ الْمُخْتَارُ لِأَنَّهُ يَجْمَعُ الْأَدِلَّةَ كُلَّهَا۔ (ج ۱، ص ۱۰۰)

اور یہ مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔ دیکھئے ابن ابی شیبہ، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی لکھتے ہیں:۔

وَبِهَذَا يَظْهَرُ أَنَّ قَوْلَ مَنْ قَالَ إِنَّ الْمُرَادَ بِالْمَوْصُولِ الْمُشْرِكُونَ وَبِالصِّلَةِ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمَعْنَى لَمْ يَكُنِ الْمُشْرِكُونَ مُنْفَكِّينَ عَنْ كُفْرِهِمْ وَالْمُؤْمِنُونَ مُنْفَكِّينَ عَنْ إِيمَانِهِمْ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ وَهِيَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْلُو عَنْ بُعْدٍ وَتَكَلُّفٍ وَلَا يَكَادُ يَصِحُّ عَلَى قِرَاءَةِ الْفَكِّ بِالْكُلِّيَّةِ وَلَا يَخْفَى أَنَّ الْمُرَادَ بِالْمُنْفَكِّينَ عَلَى الْقَوْلِ الْأَوَّلِ الْمُنْفَكُّونَ عَنِ الْعَذَابِ وَالْمَعْنَى لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ عَنِ الْعَذَابِ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ وَهِيَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَخْفَى أَنَّ هَذَا لَا يَلِيقُ بِشَأْنِ التَّنْزِيلِ وَلَا يُنَاسِبُ مَا بَعْدَهُ مِنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ وَقَوْلِهِ سُبْحَانَهُ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ۔ (روح ج ۳۰ ص ۱۷۳)

اور یہ اس آیت کی تفسیر میں ہے جس کا ترجمہ کرنے میں مترجم نے ٹھوکر کھائی ہے۔

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ترجمۃ الباب قائم کیا ہے:

بَابُ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ

اور اس کے نیچے حدیث ذکر کی ہے:

عَنْ أُبَيٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَّانِي لَكَ قَالَ نَعَمْ فَبَكَى۔ (ج ۲ ص ۷۴۶)

اور ترجمہ کرنے میں کوئی ایسا لفظ نہیں چھوڑا جس سے یہ ظاہر ہو کہ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں ہے اور مشرکین کا اس میں ذکر ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مدنی ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مکی ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت محکم ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت متشابہ ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مجمل ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مفسر ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت عام ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت خاص ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مطلق ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مقید ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مجمل ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مفسر ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت عام ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت خاص ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مطلق ہے۔ اور نہ ہی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ آیت مقید ہے۔

سوال: قرآن مجید کو غلط بلا ترجمہ پڑھنے میں ثواب ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا ہے جبکہ معنی سے واقف نہ ہو اور کیا کسی نماز کے علاوہ اور اوقات میں بھی ایسا ہی ثواب ہے؟

جواب: ثواب ہے جبکہ غلط پڑھنا عمداً نہ ہو۔ اور نماز کے علاوہ اوقات میں بھی ثواب ہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۴ ص ۲۸۳)

سوال: قرآن مجید کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا افضل ہے یا بغیر ترجمہ کے؟

جواب: بغیر ترجمہ کے افضل ہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۴ ص ۲۸۳)

سوال: اگر آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ ہر امتی کو اپنی زبان میں قرآن پڑھنا چاہئے تو آپ کے بعد جو عجمی خاندان میں پیدا ہوئے ان کو قرآن پڑھنا کیونکر ثابت ہے؟

جواب: یہ بھی ثابت ہے۔ عجمی لوگ بھی آپ کے زمانہ میں آپ کی زبان سے قرآن سنتے تھے اور آپ کے بعد بھی سنتے رہے۔ (فتاویٰ علمائے حدیث ج ۴ ص ۲۸۳)

علامہ آلوسی نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ دیکھئے روح المعانی ج ۱ ص ۱۰۰

علامہ آلوسی نے اس آیت سے یہ استدلال کیا ہے کہ قرآن کو اس کی زبان میں پڑھنا ضروری ہے۔ اور ترجمہ پڑھنا کافی نہیں ہے۔

سوال: عجمی لوگ جو عربی سے واقف نہیں ہیں انہوں نے پتھروں کے سامنے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ ہم نے تیری عبادت کی ہے اور تیرے حکم کی تعمیل کی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے حج کیا ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے قربانی کی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے روزے رکھے ہیں۔ اور تیرے حکم سے ہم نے نماز پڑھی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے زکوٰۃ دی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے جہاد کیا ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے صدقہ دیا ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے روزے رکھے ہیں۔ اور تیرے حکم سے ہم نے نماز پڑھی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے زکوٰۃ دی ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے جہاد کیا ہے۔ اور تیرے حکم سے ہم نے صدقہ دیا ہے۔

جواب: یہ سب کچھ ہے مگر ان کو یہ نہیں معلوم کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں۔ اور کیا کر رہے ہیں۔ اور کیا سن رہے ہیں۔ اور کیا دیکھ رہے ہیں۔ اور کیا سمجھ رہے ہیں۔ اور کیا جان رہے ہیں۔ اور کیا پہچان رہے ہیں۔ اور کیا مان رہے ہیں۔ اور کیا ماننا چاہئے۔ اور کیا نہ ماننا چاہئے۔ اور کیا کرنا چاہئے۔ اور کیا نہ کرنا چاہئے۔ اور کیا کہنا چاہئے۔ اور کیا نہ کہنا چاہئے۔ اور کیا سننا چاہئے۔ اور کیا نہ سننا چاہئے۔ اور کیا دیکھنا چاہئے۔ اور کیا نہ دیکھنا چاہئے۔ اور کیا سمجھنا چاہئے۔ اور کیا نہ سمجھنا چاہئے۔ اور کیا جاننا چاہئے۔ اور کیا نہ جاننا چاہئے۔ اور کیا پہچاننا چاہئے۔ اور کیا نہ پہچاننا چاہئے۔ اور کیا ماننا چاہئے۔ اور کیا نہ ماننا چاہئے۔ اور کیا کرنا چاہئے۔ اور کیا نہ کرنا چاہئے۔ اور کیا کہنا چاہئے۔ اور کیا نہ کہنا چاہئے۔ اور کیا سننا چاہئے۔ اور کیا نہ سننا چاہئے۔ اور کیا دیکھنا چاہئے۔ اور کیا نہ دیکھنا چاہئے۔ اور کیا سمجھنا چاہئے۔ اور کیا نہ سمجھنا چاہئے۔ اور کیا جاننا چاہئے۔ اور کیا نہ جاننا چاہئے۔ اور کیا پہچاننا چاہئے۔ اور کیا نہ پہچاننا چاہئے۔

سوال: اگر وقت ادا نماز کے قرأت کرنے والا امام نماز میں بھول جائے اور کچھ قرأت نہ کرے تو کیا نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ اور اگر قرأت کرے تو کیا کرے؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔ اور اگر قرأت کرے تو کیا کرے؟

هِمْ فَوْقَهُمْ وَغَشِيَهُمْ مَّا غَشِيَهُمْ ۝ وَقِيلَ يٰٓاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنِّيْٓ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ قِيْلَ يٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ يَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (پ ۱۲، ہود، ع ۴)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (پ ۲۸، منافقون، ع ۱)

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ ۱، بقرہ، ع ۱۴)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (پ ۱، بقرہ، ع ۱)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۲، ہود، ع ۱)

وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ (پ ۱۹، شعراء، ع ۵)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (پ ۱۱، یونس، ع ۱۲)

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۝ (پ ۲۳، زمر، ع ۲)

سے ڈر کر کے کہیں۔ اور وہ اس سے نہ بچ سکے اور کہیں گیا پانی کشور بیٹھ گیا اور کام پورا ہو چکا اور کشتی جودی پر ٹھہر گئی اور ظالموں پر ہلاکت ہو کہا اور نوح نے اپنے رب سے دعا کی کہا اے رب میرا بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے فرمایا اے نوح وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں وہ تو بگڑا کام ہے تو مجھ سے وہ مانگ جس کا تجھے علم نہیں میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ کہیں تو نادانوں سے نہ ہو جائے عرض کی اے رب میرے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تجھ سے مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں زیاں کاروں میں ہو جاؤں گا فرمایا گیا اے نوح اتر ہمارے سلام اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور کچھ گروہوں پر جو تیرے ساتھ ہیں اور کچھ گروہ ہیں کہ ہم انہیں دنیا میں برتنے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

اور جب ان سے کہا جائے آؤ رسول اللہ تمہاری مغفرت کی دعا فرمائیں اپنے سر پھیر لیتے ہیں اور تم دیکھو کہ وہ روکتے ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں برابر ہے ان پر چاہے تم مغفرت کی دعا کرو یا نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بیشک اللہ نافرمان لوگوں کو راہ نہیں دیتا۔

اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسا اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے سنتا ہے خبردار یہی بیوقوف ہیں لیکن جانتے نہیں۔

اور جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے ہیں۔

جو دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتا ہے ہم اس کے اعمال کا پورا بدلہ انہیں دنیا میں بھر دیتے ہیں اور انہیں کچھ کمی نہ ہوگی یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا سب اکارت ہوا اور ان کے اعمال باطل ہیں۔

اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے ہمیں پکارتا ہے لیٹے بیٹھے کھڑے پھر جب ہم اس کی تکلیف اس سے دور کر دیتے ہیں تو ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کبھی اس تکلیف پر جو اسے پہنچی تھی ہمیں پکارا ہی نہ تھا حد سے بڑھنے والوں کو ان کے کام یونہی بھلے معلوم ہوتے ہیں۔

اور جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے اپنے رب کو پکارتا ہے اس کی طرف رجوع لاتا ہے پھر جب وہ اسے اپنی نعمت عطا فرماتا ہے تو بھول جاتا ہے اس تکلیف کو جس کے لئے پہلے پکارتا تھا اور اللہ کے لئے شریک بناتا ہے کہ اس کی راہ سے بہکا دے۔

تنبیہ: ان آیات سے معلوم ہوا کہ آخر میں کفر کی ان مصائب کے وقت حاضر ہونے کی دعا ثابت ہے اور مصائب کے دور ہو جانے کے بعد ان مصیبتوں کو بھول جانا اور غیروں کو پکارنے لگنا بھی ان کافروں کے شرک تھا اور آج کل کے مشرک تو ہر وقت ہی پکارتے ہیں۔ ایسے مصائب کے وقت بھی اپنے بنائے ہوئے معبودوں کو بھلا دیتے ہیں جناب کوئی کہتا ہے ؎

چوں آب بلا رفت بکشتی مسلماں ہ بسید مدیر چشتی

الا کوئی بت ہے ؎ جہاز اپنا ہمیں ہے اور ہمیں ہیں (معاذ اللہ)

لفظ اللہ کی تحقیق

اللہ اسم معبود ہے اور یہ عبادت سے مشتق ہے۔ لفظ جلالت کے کئی اشتقاق کئے گئے قرآن و حدیث عبارت کرتا ہے اس لئے ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اس کے مادہ اور ہیئت کی تحقیق میں علماء نے بہت کچھ لکھا ہے۔ ہم اختصار کرتا ہے۔ ہم کو اس سے بحث نہیں۔

اللہ کا لفظ جس معنی پر دلالت کرتا ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ ہر صفت کمال کا استحقاق ثابت ہوتا ہے اور ہر صفت نقص کی اس سے نفی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا مدلول ہر صفت کمال کا جامع ہے۔

لفظ عبادت کی تشریح

لفظ عربی میں عبادت کا معنی غایۃ الخضوع و الخشوع کیا ہے۔ اور یہی لفظ تعظیم کیا ہے۔ اگر یہ معنی تسلیم کیے جائیں تو مشرکین کا اتنا ہے جو کلمہ پڑھنے والے کو کفر و شرک میں غایۃ الخروج بتلاتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ: یہ لوگوں میں مشہور ہے کہ عبادت بندگی کو کہتے ہیں یہ بھی بعید ہے بھی بعید ہے بلکہ عبادت اس فعل کو کہتے ہیں جس کی طرف بندہ اپنے رب کی عبادت کے واسطے متوجہ ہو۔ اس کے ماتحت ہر قسم کی عبادتیں آ جاتی ہیں۔ (۱) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ محبت کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ خوف کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ امید کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ توکل کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ شکر کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ انابت کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ صبر کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸) یا کچھ عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۲۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۳۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۴۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۵۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۶۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۷۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۸۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۹۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۰۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۱۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۲۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۳۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۴۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۵۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۸) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۶۹) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۰) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۱) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۲) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۳) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۴) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۵) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۶) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر تعظیم و خضوع کے ساتھ ساتھ ان سب رنگوں کا رنگ بھی رکھتی ہیں۔ (۱۷۷) اور یہ سب عبادتیں ایسی ہیں جو

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۲)

اور بے چارا ہے۔ رد مخالف ہے۔

وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ إِلَّا غُرُوْرًا ۝ (پ ۵ ع ۱۵)

اور جو ان کی وعید ہے اکثر ہے تو کم کی کہ ایک شیطان مقرر کیے ہیں۔ (اس کا جواب بھی ہو چکا ہے۔ رد انہیں سے ہوسکتا ہے۔ رد اللہ جانے اور وہ جانیں۔ ہمیں کیا)

وَإِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ إِلٰى أَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَإِنْ أَطَعْتُمُوْهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۸ ع ۱۲)

(پ ۷ ع ۱۲)

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۲۴ ع ۱۲)

اللہ نے ان کے ساتھ ایسے رفیق مقرر کیے ہیں جنہوں نے ان کے سامنے اور پیچھے کی باتیں ان کو اچھی کر دکھائیں۔ (یہ بھی ہو چکا ہے۔ رد انہیں سے ہوسکتا ہے۔ رد اللہ جانے اور وہ جانیں۔ ہمیں کیا)

لَعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَأَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ (پ ۵ ع ۱۵)

اللہ نے اس پر لعنت کی اور اس نے کہا کہ میں تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا۔ (یہ بھی ہو چکا ہے۔ رد انہیں سے ہوسکتا ہے۔ رد اللہ جانے اور وہ جانیں۔ ہمیں کیا)

أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ (پ ۲۳ ع ۱۰)

اللہ ہی کے لیے خالص عبادت ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں (کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ (وہ) ہمیں اللہ سے نزدیک کر دیں۔

أَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ۝ (پ ۲۳ ع ۱۲)

کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا سفارشی (اور) حمایتی بنا رکھے ہیں کہو کہ اگرچہ وہ کچھ اختیار نہ رکھتے ہوں اور سمجھ بھی نہ رکھتے ہوں (تب بھی سفارش کریں گے؟)

أَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ ۚ وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۝ (پ ۲۳ ع ۱۰)

اللہ ہی کے لیے خالص عبادت ہے اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اور حمایتی بنا رکھے ہیں (کہتے ہیں) کہ ہم تو ان کی عبادت صرف اس لیے کرتے ہیں کہ (وہ) ہمیں اللہ سے نزدیک کر دیں۔

اللہ تعالیٰ نے اسکو رد کیا اب آپ کو اختیار ہے کہ ان آیات کو مصداق بنائیں یا نہ بنائیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق ہونا تو درکنار کوئی ہم سے یہ بھی نہیں پوچھتا کہ تم ان آیات کو مصداق کیوں نہیں بناتے۔ ہم سے تو یہ پوچھا جاتا ہے کہ تم ان آیات کو مصداق کیوں بناتے ہو۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق ہونا ہم نے نہیں بنایا بلکہ خود قرآن نے بنایا ہے۔ ہم نے تو صرف اتنا کیا ہے کہ قرآن کی ان آیات کو جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان لوگوں پر چسپاں کر دیا جو ان مشرکین کے کام کر رہے ہیں۔ ہم نے تو صرف اتنا کیا ہے کہ قرآن کی ان آیات کو جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان لوگوں پر چسپاں کر دیا جو ان مشرکین کے کام کر رہے ہیں۔ ہم نے تو صرف اتنا کیا ہے کہ قرآن کی ان آیات کو جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان لوگوں پر چسپاں کر دیا جو ان مشرکین کے کام کر رہے ہیں۔

اگر کوئی اہل انصاف ان مشرکانہ عقیدے سے پیدا ہونے والے شرک اور اس کے سدباب کے لیے ہماری ان تصریحات کو ملاحظہ فرمائے جو ہم نے ان کے بعد دعا و دعا و صدقات و زیارت کی بحث میں تحریر کی ہیں تو اس پر واضح ہو جائے گا کہ ہم نے ان آیات کا مصداق نہیں بنایا بلکہ خود قرآن نے بنایا ہے۔ ہم نے تو صرف اتنا کیا ہے کہ قرآن کی ان آیات کو جو مشرکین کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان لوگوں پر چسپاں کر دیا جو ان مشرکین کے کام کر رہے ہیں۔

ثم واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان مشرکین نے کسی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شریک نہیں بنایا تھا۔ یعنی مشرکین کا شرک یہ نہیں تھا کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھتے تھے بلکہ ان کا شرک یہ تھا کہ وہ جس کو عبادت کے لائق سمجھتے تھے اس کی عبادت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ملا کر کرتے تھے۔ یہ ہے مشرکین کے شرک کی حقیقت۔ اب جو لوگ ان کے کام کرتے ہیں ان کا شرک بھی یہی ہے کہ وہ جس کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں اس کی عبادت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ملا کر کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کے شرک کی حقیقت۔ اب جو لوگ ان کے کام کرتے ہیں ان کا شرک بھی یہی ہے کہ وہ جس کو عبادت کے لائق سمجھتے ہیں اس کی عبادت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ ملا کر کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کے شرک کی حقیقت۔

وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ وَعِلْمُهٗ أَتَمُّ

اور اللہ ہی خوب جانتا ہے اور اس کا علم پورا ہے

اس عبارت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مراد حقیقت اسباب اللہ جانے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۝ (پ ۱۳ ع ۱۲) یہ آیت کریمہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو اور اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرح خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو۔ ایسا شخص بھی مشرک ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔ نیز اس آیت کریمہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو اور اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرح خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو۔ ایسا شخص بھی مشرک ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔ نیز اس آیت کریمہ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو اور اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرح خالق و رازق و مدبر الامور مانتا ہو۔ ایسا شخص بھی مشرک ہوگا۔ اس سے ظاہر ہوا کہ مراد حقیقت اسباب ہے۔

قرآن کریم میں زیادہ تر عبادت کے دو افراد بیان کیے گئے ہیں (۱) دعا (۲) نذر و نیاز۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں عبادت کا لفظ آیا ہے وہاں یا تو عبادت سے دعا مراد ہے یا نذر و نیاز کے الفاظ ہیں۔ اس لیے قرآن کریم میں جہاں کہیں شرک کے الفاظ آئے ہیں وہاں یا تو دعا مراد ہے یا نذر و نیاز کے الفاظ ہیں۔ اس لیے قرآن کریم میں جہاں کہیں شرک کے الفاظ آئے ہیں وہاں یا تو دعا مراد ہے یا نذر و نیاز کے الفاظ ہیں۔

عبادت کا اطلاق غایۃ غایۃ جائز ہوتا ہے۔ جیسے قولہ تعالیٰ ۔۔۔

سوال ۔۔۔ جواب ۔۔۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

شرک فی التصرف یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے فلاں بزرگ کو فلاں فلاں تصرف عطا فرما دیا ہے۔ یہ شرک کی خالص قسم ہے۔ یہ شرک اسی تصرف میں ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں:

قاعدہ: شرک کی حقیقت سمجھ لینا بہت ضروری ہے۔ بعض لوگ شرک کو بہت معمولی سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شرک تو وہ ہے جو ہندو بت کے سامنے کرتے ہیں۔ ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ ہم تو صرف بزرگوں سے مدد مانگتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ شرک کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت میں کسی مخلوق کو شریک ٹھہرایا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کو کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ ہر جگہ حاضر ہے۔ ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔ ہر جگہ ہر چیز کو سن رہا ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر جگہ موجود ہیں، ہر جگہ حاضر ہیں، ہر جگہ ہر چیز کو دیکھ رہے ہیں، ہر جگہ ہر چیز کو سن رہے ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ ہر کام پر قادر ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر کام پر قادر ہیں، ہر چیز پر قادر ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا خالق ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر چیز کے خالق ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا رازق ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر چیز کے رازق ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر چیز کے مالک ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا حاکم ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر چیز کے حاکم ہیں، تو یہ شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ ہر چیز کا مدبر ہے۔ اب اگر کوئی شخص یہ عقیدہ رکھے کہ فلاں بزرگ بھی ہر چیز کے مدبر ہیں، تو یہ شرک ہے۔

سوال: جب یہ بات تو ہے کہ غیب، عرش اور قدرت کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ خاص ہے، تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بزرگ کو یہ تصرف عطا فرما دے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اپنی قدرت سے جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے نیک بندوں کو اپنے اختیار سے کچھ اختیارات عطا فرما دیتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو معجزات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے بارش برسائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحیں قبض کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اولیاء کرام کو کرامات عطا فرمائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شہداء کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے لواحقین کی شفاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کی شفاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے گناہ معاف کروائیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے جنت کی سفارش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے دوزخ سے نجات کی سفارش کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے حوض کوثر پر پانی پلانے کا انتظام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے جنت کے دروازے کھولیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے دوزخ کے دروازے بند کریں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے جنت کے دروازے کھولیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے امت کے لیے دوزخ کے دروازے بند کریں۔

حضرت پیر صاحب بغداد والے کا فتویٰ

یہ فتویٰ حضرت پیر صاحب بغداد والے کا ہے۔ یہ فتویٰ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ کسی مخلوق کو شریک ٹھہراتا ہے۔ یہ فتویٰ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کو کسی مخلوق کے لیے ثابت کرتا ہے۔ یہ فتویٰ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کو کسی مخلوق کے لیے ثابت کرتا ہے۔ یہ فتویٰ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کسی صفت کو کسی مخلوق کے لیے ثابت کرتا ہے۔

سوال: کیا یہ فتویٰ حضرت پیر صاحب بغداد والے کا ہے؟

جواب: جی ہاں، یہ فتویٰ حضرت پیر صاحب بغداد والے کا ہے۔ یہ فتویٰ ان کی کتاب [illegible] میں موجود

(تنبیہ) ایسے عقائد باطلہ جامعہ مہلکہ جو اصل کفر و شرک ہے کفر یا شرک ہونے میں کلام نہیں۔ اور کسی ایسی بات کی نسبت جس میں احتمال ہو اور اس کا قائل اس احتمال کو مراد لے تو اس کو کافر یا مشرک کہنے میں علماء محققین کا اختلاف ہے۔ اور ان کا قول فیصل یہ ہے کہ ایسی بات کہنے والے کو کافر یا مشرک نہ کہا جائے گا۔ البتہ ایسی بات کہنے والے کو ضرور تنبیہ کی جائے گی اور اس کو سمجھایا جائے گا۔ اگر وہ سمجھ جائے تو بہتر ہے ورنہ اس کو کافر یا مشرک کہنے سے احتراز کیا جائے گا۔ اور اس کا حکم بھی کافر و مشرک کا نہ ہوگا۔ اور اس کا کوئی کفر یا شرک نہیں۔

شرک فی الدعا

غائبانہ حاجات میں کسی ہر دو فریق انبیاء یا ملائکہ کو شریک کرنا شرک ہے۔ یہی شرک عرفی ہے۔ اور یہ جائز ہے کہ

شرک فعلی

اس کے کہتے ہیں عنوان یہ ہیں سے دو عنوان شرک سے متعلق ہیں۔ اور وہ تو حید ہے۔

(۱) تحریمات عند اللہ (۲) تحریمات عند اللہ کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) تحریمات عند اللہ کی تین قسمیں ہیں۔ تحریمات عند اللہ سے مراد وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض علوم اور بعض چیزوں کو خاص کر دیا ہے۔ اور بعض علوم حرام قرار دیئے ہیں۔ جن چیزوں سے تحریم کی جائے اس کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اور جس کو اپنے اوپر حرام کر لیا جائے گا۔ اس کو استعمال نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ بیت اللہ کے کپڑے کو کوئی آدمی استعمال میں نہیں لاتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو علم حرام کر دیا ہے۔ اس کو حاصل کرنا حرام ہے۔ جیسا کہ سورہ مائدہ میں دیگر سورتوں کی نسبت بیان کیا ہے۔ علماء مسئلہ ایک جملہ میں سمو دیتے ہیں۔ اضطرار اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَیْهِ سے اس کی تائید ہوتی ہے جس کی وجہ اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے وہ حرام ہے۔ اور اس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز حرام کر دی ہے اس کا حاصل کرنا

عنوان ۴ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

(پ ۲ البقرہ ع ۲۱)

اے لوگو زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو بے شک وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

عنوان ۵ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

(پ ۲ البقرہ ع ۱۹)

اے ایمان والو جو حلال پاک چیز ہم نے تمہیں روزی دی ہے کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔

یعنی گرتے پڑتے تو ہر حال میں تمہیں اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ اور ہر حال میں تمہیں اپنی عبادت پر جما رہنا چاہئے۔

تنبیہ:۔ بعض محرمات غیر مرئیہ کا بیان جو وحی آیات نزول کے مضمون اکثر آتا ہے۔

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْـًٔا وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝

(پ ۲ البقرہ ع ۱۵)

جب انہیں کہا جاتا ہے کہ تابع ہو اس کے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ اس کی پیروی کرتے ہیں ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ خواہ ان کے باپ دادا کسی چیز کو نہ سمجھتے ہوں اور نہ راہ پاتے ہوں۔

عنوان ۶ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(پ ۲ البقرہ ع ۱۹)

جو چیز اللہ کا نام لیا جائے اسے کھاؤ اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو۔

تمہیں کیا ہوا کہ جس چیز پر اللہ کا نام لیا جائے۔ تمہیں کھانے سے کیا چیز روکتی ہے۔ حالانکہ اللہ نے تمہارے لئے حرام کی ہوئی چیزوں کو بیان کر دیا ہے۔ مگر جو کھانے سے تم مجبور ہو جاؤ۔

اس کے بعد حرمت کی چار قسموں کا بیان ہے۔

عنوان ۷ وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ ۔ (ایضاً)

عنوان ۸ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۝

(پ ۲۸ الطلاق ع ۸)

عنوان ۹ وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰی رَبَّنَا ؕ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ وَ عَتَوْ عُتُوًّا كَبِیْرًا ۝

(پ ۱۸ الفرقان ع ۱۰)

اور کہتے ہیں جو امید نہیں رکھتے ہیں ہمارے ملنے کی کہ کیوں نہ اتارے گئے ہم پر فرشتے یا ہم دیکھ لیتے اپنے رب کو۔ بیشک وہ اپنے دلوں میں بڑے بن بیٹھے اور بڑی سرکشی کی۔

عنوان ۱۰ وَ مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝

(پ ۴ آل عمران ع ۱۶)

عنوان ۱۱ وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ۝

(پ ۵ النساء ع ۱۴)

عنوان ۱۲ وَ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

عنوان ۱۳ وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤی اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤی اَهْلِهٖ وَ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ ۖ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۝

(پ ۵ النساء ع ۱۴)

اور ایمان والے کو نہیں لائق کہ مار ڈالے ایمان والے کو مگر بھول کر اور جو کوئی مار ڈالے ایمان والے کو بھول کر تو اس پر ایک بندہ ایمان والے کا آزاد کرنا اور خون بہا سپرد کرنا اس کے گھر والوں کو مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں۔ پھر اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو اور وہ مسلمان ہو تو ایک بندہ مسلمان کا آزاد کرنا۔ اور اگر وہ مقتول ایسی قوم سے ہو کہ تم میں اور ان میں عہد ہو تو خون بہا سپرد کرنا اس کے گھر والوں کو اور ایک بندہ مسلمان کا آزاد کرنا۔ پھر جو نہ پائے تو دو مہینے کے روزے لگاتار توبہ ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ ہے جاننے والا حکمت والا۔

عنوان ۱۴ وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ۝

(پ ۵ النساء ع ۱۴)

اور جو کوئی مار ڈالے ایمان والے کو جان بوجھ کر تو اس کا بدلہ جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں اور اللہ نے غضب کی اس پر اور لعنت کی اس پر اور تیار کر رکھا ہے اس کے لئے بڑا عذاب۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومن کا عمداً قتل کرنا کفر ہے اور مرتد کا حکم رکھتا ہے۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ مومن کا عمداً قتل کرنا کفر ہے اور مرتد کا حکم رکھتا ہے۔

عنوان ۱۵ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِیَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

پھر سخت ہو گئے تمہارے دل اس کے بعد پس وہ مثل پتھر کے ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت۔ اور بیشک پتھروں میں سے تو وہ ہیں کہ جاری ہوتی ہیں ان سے نہریں اور بیشک ان میں سے وہ ہیں کہ پھٹ جاتے ہیں پس نکلتا ہے ان سے پانی اور بیشک ان میں سے وہ ہیں کہ گر پڑتے ہیں اللہ کے ڈر سے اور اللہ بے خبر نہیں تمہارے کاموں سے۔

عنوان ۱۶ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(پ ۶ المائدہ ع ۱۲)

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے میری قوم یاد کرو نعمت اللہ کی اپنے اوپر جب کہ پیدا کئے تم میں پیغمبر اور کیا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو جو نہیں دیا کسی کو سارے جہان میں۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی نعمت کا ذکر کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

عنوان ۱۷ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَ لَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ لَا الْهَدْیَ وَ لَا الْقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رِضْوَانًا ؕ وَ اِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَ لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ۪ وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝

(پ ۶ المائدہ ع ۱)

اے ایمان والو حلال نہ سمجھو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینہ حرام کو اور نہ قربانی کو اور نہ ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ہوں اور نہ ان لوگوں کو جو آتے ہیں بیت اللہ کو حرام کہ ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا اور اس کی رضامندی کو۔ اور جب احرام کھول دو تو شکار کرو اور نہ ابھارے تم کو کسی قوم کی دشمنی اس پر کہ روکا تھا تم کو مسجد حرام سے کہ زیادتی کرو اور مدد کرو نیکی اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو گناہ اور زیادتی پر اور ڈرتے رہو اللہ سے بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ سمجھو اور نہ مہینہ حرام کو اور نہ قربانی کو اور نہ ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ہوں اور نہ ان لوگوں کو جو آتے ہیں بیت اللہ کو حرام کہ ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا اور اس کی رضامندی کو۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ کی نشانیوں کو حلال نہ سمجھو اور نہ مہینہ حرام کو اور نہ قربانی کو اور نہ ان جانوروں کو جن کے گلے میں پٹے ہوں اور نہ ان لوگوں کو جو آتے ہیں بیت اللہ کو حرام کہ ڈھونڈتے ہیں فضل اپنے رب کا اور اس کی رضامندی کو۔

عنوان ۱۸ وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ اِلٰهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْ ۬ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝

(پ ۷ المائدہ ع ۱۵)

اور جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنا لینا اللہ کے سوا۔ عیسیٰ نے کہا تو پاک ہے مجھ کو لائق نہیں کہ کہوں وہ بات جو میرا حق نہیں اگر میں نے کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا۔ تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے۔ بیشک تو ہی ہے جاننے والا چھپی باتوں کا۔

عنوان ۱۹ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِیْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

اور جب کہا ابراہیم نے اے رب کر دے اس جگہ کو امن کا شہر اور روزی دے اس کے رہنے والوں کو میوے جو ایمان لائے ان میں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔ فرمایا اور جو کافر ہو گا میں اس کو بھی تھوڑا سا برتنے کو دوں گا پھر لاچار کر دوں گا اس کو عذاب دوزخ کی طرف اور وہ بہت بری جگہ ہے پہنچنے کی۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ مکہ مکرمہ امن کا شہر ہے اور اس کے رہنے والوں کو میوے ملتے ہیں۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ مکہ مکرمہ امن کا شہر ہے اور اس کے رہنے والوں کو میوے ملتے ہیں۔

عنوان ۲۰ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهِیْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

اور جب اٹھاتے تھے ابراہیم بنیادیں گھر کی اور اسمٰعیل کہتے تھے اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی بنیادیں ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے رکھیں۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی بنیادیں ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے رکھیں۔

عنوان ۲۱ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآئِفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

اور جب کہ ہم نے کر دیا گھر کو جمع ہونے کی جگہ لوگوں کے اور امن کی جگہ اور حکم کیا کہ پکڑو جگہ ابراہیم کی نماز پڑھنے کی اور تاکید کی ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ پاک رکھو میرا گھر طواف کرنے والوں کے لئے اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے اور رکوع کرنے والوں کے لئے سجدہ کرنے والوں کے لئے۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی جگہ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور امن کی جگہ ہے۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی جگہ لوگوں کے جمع ہونے کی جگہ ہے اور امن کی جگہ ہے۔

عنوان ۲۲ وَ اِذْ یَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

(پ ۱ البقرہ ع ۱۴)

اور جب اٹھاتے تھے ابراہیم بنیادیں گھر کی اور اسمٰعیل کہتے تھے اے رب ہمارے قبول کر ہم سے بیشک تو ہی ہے سننے والا جاننے والا۔

(۱) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی بنیادیں ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے رکھیں۔ (۲) اس آیت سے ثابت ہوا کہ بیت اللہ کی بنیادیں ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام نے رکھیں۔

اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اللّٰہُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِیْمَانِ اللّٰہُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

اے اللہ ہمارے زندہ اور مردہ کو اور ہمارے حاضر اور غائب کو اور ہمارے مرد اور عورتوں کو بخش دے اے اللہ ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے ایمان پر موت دے اے اللہ ہم کو اس کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہم کو گمراہ نہ کر۔

اسی طرح عورت کا حکم ہے کہ جو چیز مرد کے لیے حرام ہے عورت کے لیے بھی حرام ہے۔ جیسے ریشم وغیرہ۔ اور جو حکم مرد کا ہے وہی عورت کا ہے۔ ہاں عورت کے لیے زیور کا استعمال جائز ہے مگر مرد کے لیے جائز نہیں

	بِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ (البقرۃ ۱۷۳)	نام پکارا جائے، حرام ہے۔
دوم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	کہ ان پر ذبح کیا جائے، سو یہ بھی حرام ہے۔
سوم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اس کے سوا جس کو ذبح کیا جائے تو اس پر دار و مدار ہوگا اور حلال نہ ہوگا گوشت اور دوسری چیز جو اوپر لکھنے سے رہ گئی ہو۔
چہارم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور حرام ہے جو ذبح کیا جائے بتوں کے نام پر۔
پنجم ب۔	وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ	اور یہ بھی حرام ہے کہ قرعے کے تیروں سے بانٹو۔
ششم ب۔	حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ (المائدۃ ۳)	مگر جو تم ذبح کر لو اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر اور جو بانٹو تیروں سے ان کا بانٹنا بھی حرام ہے۔
ہفتم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
ہشتم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
نہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
دہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
یازدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
دوازدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
سیزدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
چہاردہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔
پانزدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	اور جو ذبح کیا ہوا تھان پر۔

(اور دیکھو الاحزاب ۷۲، تفسیر ابن کثیر ۳ ص ۴۸۳) یہ غیر اللہ کا نذرانہ حرام ہے۔

دوازدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	جو حلال ہے ان کے واسطے وہ حلال ہے ہم پر حرام نہیں کیے۔
سیزدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	ہمارے دیئے ہوئے رزق سے ہمارے لئے حصہ مقرر کرتے ہیں جس میں سے جانے بھی جائیں۔
چہاردہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	بلید خیالی جنوں نے کچھ ان میں سے اللہ کا حصہ مقرر کیا ہے۔
پانزدہم ب۔	وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (المائدۃ ۳)	جھوٹ بات سے کہ ہمارے لئے حلال ہے اور یہ حرام ہے۔

نقشہ آیات تحریمت غیر اللہ

اس کا مطلب یہ کہ ایسی تحریریں باطل ہیں ان کو اٹھا دینا چاہیئے اور جو تعویذ ایسی تحریر کو رکھ کے لکھے گئے ہوں انہیں حلال سمجھنا نہ چاہیئے۔ ایسی تحریریں کرنا کرانا

آیات	عوالہ	ترجمہ
أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ	پ ۲۱ سجدہ ۷ ع ۲	جو بنائی ہر چیز اچھی بنائی۔
يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ	پ ۷ مائدہ ۱۵ ع ۱۵	اے ایمان والو تم اپنی فکر کرو جب تم راہ پر ہو تو کسی کی گمراہی سے تم کو ضرر نہیں۔
وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا	پ ۱۵ بنی اسرائیل ۴ ع ۴	اور پیچھے نہ پڑ جس بات کی تجھ کو خبر نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل ان سب کی پوچھ ہوگی۔
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ إِذًا مِّنَ الظّٰلِمِينَ	پ ۱۱ یونس ۱۰ ع ۱۰	اور مت پکار اللہ کے سوا ایسی چیز کو جو نہ نفع دے تجھ کو نہ نقصان پھر اگر تو نے ایسا کیا تو اس وقت تو ظالموں میں ہوگا۔
وَإِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهٖ	پ ۱۱ یونس ۱۰ ع ۱۰	اور اگر تجھ کو اللہ پہنچائے کسی برائی کو تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کے سوا اور اگر تجھ کو کچھ بھلائی دے تو کوئی روکنے والا نہیں اس کے فضل کو۔
قُلْ أَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ	پ ۲۶ احقاف ۴ ع ۱	تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا مجھ کو دکھاؤ انہوں نے کیا بنایا ہے زمین میں یا ان کا کچھ ساجھا ہے آسمان بنانے میں۔
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗٓ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ	پ ۲۶ احقاف ۵ ع ۱	اور کون بہکا ہوا ہے اس سے جو پکارتا ہے اللہ کے سوا ایسوں کو جو جواب نہ دیں اس کو قیامت تک اور وہ ان کے پکارنے سے بے خبر ہیں۔
وَإِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ أَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ	پ ۲۶ احقاف ۵ ع ۱	اور جب جمع کیے جائیں لوگ تو ہو جائیں وہ ان کے دشمن اور منکر ہو جائیں ان کی عبادت سے۔
وَإِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ أَوْ بَدِّلْهُ	پ ۱۱ یونس ۱۰ ع ۱۰	اور جب پڑھی جائیں ان پر آیتیں ہماری کھلی کہتے ہیں جو لوگ نہیں رکھتے ہیں ہمارے ملنے کی امید تو لا کوئی قرآن اور سوا اس کے یا بدل دے اس کو۔
وَإِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا	پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵ ع ۱	اور قریب تھا کہ بہکا دیں تجھ کو اس چیز سے جو ہم نے بھیجی تیرے پاس کہ تو ہم پر کچھ اور بات بنا کر لائے اور تب تو وہ تجھ کو ٹھہراتے یار۔
وَإِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَإِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ إِلَّا قَلِيْلًا	پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸ ع ۱	اور قریب تھا کہ بہکا دیں تجھ کو ملک سے کہ تجھ کو نکال دیں وہاں سے اور تب وہ نہ ٹھہرتے تیرے پیچھے مگر تھوڑا۔
وَإِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَإِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا	پ ۱۵ بنی اسرائیل ۵ ع ۱	اور قریب تھا کہ بہکا دیں تجھ کو اس چیز سے جو ہم نے بھیجی تیرے پاس کہ تو ہم پر کچھ اور بات بنا کر لائے اور تب تو وہ تجھ کو ٹھہراتے یار۔
وَإِنْ كَادُوْا لَيَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْأَرْضِ لِيُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَإِذًا لَّا يَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ إِلَّا قَلِيْلًا	پ ۱۵ بنی اسرائیل ۸ ع ۱	اور قریب تھا کہ بہکا دیں تجھ کو ملک سے کہ تجھ کو نکال دیں وہاں سے اور تب وہ نہ ٹھہرتے تیرے پیچھے مگر تھوڑا۔

آیت	حوالہ	ترجمہ
اَمْ يَقُولُونَ ۔ مُفْتَرُونَ ۔	پ ۱۱ ۔ ھود ۔ ع ۱۲	اور کہتے ہیں کہ اس نے یہ قرآن اپنی طرف سے جوڑ لیا ہے اور وہ سچ مچ ایمان نہیں لاتے۔
۱۰۔ فَلَمَّا جَآءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَّالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ۔	پ ۱۲ ۔ ھود ۔ ع ۵	اور جب ہمارا حکم آپہنچا ہم نے ہود کو اور ان کے ساتھ کے ایمان والوں کو اپنی مہربانی سے بچا لیا اور ہم نے ان کو سخت عذاب سے بچا لیا۔
وَتِلْكَ عَادٌ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ۔	پ ۱۲ ۔ ھود ۔ ع ۵	اور یہ تھے عاد کہ انہوں نے اپنے رب کی نشانیوں سے انکار کیا اور اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سرکش ضدی کا حکم مانا۔
۱۱۔ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۔	پ ۸ ۔ اعراف ۔ ع ۹	اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔
۱۲۔ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔	پ ۹ ۔ اعراف ۔ ع ۱۱	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔
۱۳۔ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۔	پ ۸ ۔ اعراف ۔ ع ۸	اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔
۱۴۔ وَإِذْ قَالَ نُوحٌ لِّقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُم مَّقَامِي وَتَذْكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ وَشُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ أَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوا إِلَيَّ وَلَا تُنظِرُونِ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۷	اور سنا دے ان کو نوح کا حال جب کہا اس نے اپنی قوم کو اے میری قوم اگر تم پر بھاری ہے میرا رہنا اور سمجھانا اللہ کی آیتوں سے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے سو تم ٹھہرا لو اپنا کام اور اپنے شریکوں کو پھر نہ رہے تمہارے جی میں کچھ کھٹکا پھر میرا جو کچھ کرنا ہے کر گزرو اور مجھ کو مہلت نہ دو۔
۱۵۔ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۔	پ ۱۲ ۔ ھود ۔ ع ۵	اور ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو بھیجا۔
۱۶۔ وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۔	پ ۱۲ ۔ ھود ۔ ع ۷	اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔
۱۷۔ وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۔	پ ۱۲ ۔ ھود ۔ ع ۵	اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہود کو بھیجا۔
۱۸۔ قُلْ أَرَأَيْتُم مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُم مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُم مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ آللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۷	کہہ دیکھو تم نے جو کچھ اتارا اللہ نے تمہارے لیے روزی پھر تم نے اس میں سے ٹھہرا لیا کچھ حرام اور کچھ حلال کہہ دو اللہ نے تم کو حکم دیا ہے یا اللہ پر تم جھوٹ باندھتے ہو۔
۱۹۔ وَمَا ظَنُّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۷	اور جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں قیامت کے دن ان کا کیا گمان ہے۔
۲۰۔ وَإِذَا أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۔	پ ۲۵ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب ہم چکھاتے ہیں لوگوں کو رحمت تو خوش ہو جاتے ہیں اس سے اور اگر پہنچتی ہے ان کو کوئی برائی بدلہ اس کا جو بھیجا تھا ان کے ہاتھوں نے تو اسی وقت ناامید ہو جاتے ہیں۔
۲۱۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۲۲۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۲۳۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۲۴۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۲۵۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۲۶۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۲۷۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۲۸۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۲۹۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۳۰۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۳۱۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۳۲۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۳۳۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۳۴۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۳۵۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۳۶۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۳۷۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۳۸۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۳۹۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۴۰۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۴۱۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۴۲۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۴۳۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۴۴۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۴۵۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۴۶۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۴۷۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۴۸۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۴۹۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۵۰۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۵۱۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۵۲۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۵۳۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۵۴۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے ان کو اپنی مہربانی تو اسی وقت ایک فرقہ ان میں سے شریک ٹھہرانے لگتا ہے اپنے رب کے۔
۵۵۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۵۶۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۷	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنی نعمت دیتے ہیں تو کہتا ہے یہ مجھ کو ملا ہے میرے ہنر سے۔
۵۷۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا خَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِن قَبْلُ وَجَعَلَ لِلَّهِ أَندَادًا لِّيُضِلَّ عَن سَبِيلِهِ ۔	پ ۲۴ ۔ الزمر ۔ ع ۱	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے پکارتا ہے اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب اس کو اپنی نعمت دیتا ہے بھول جاتا ہے جس کو پکارتا تھا اس سے پہلے اور ٹھہراتا ہے اللہ کے شریک تاکہ بہکا دے اس کی راہ سے۔
۵۸۔ وَإِذَا مَسَّ الْإِنسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّ كَأَن لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرٍّ مَّسَّهُ ۔	پ ۱۱ ۔ یونس ۔ ع ۱۲	اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے ہم کو پکارتا ہے لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پھر جب ہم دور کر دیتے ہیں اس سے اس کی تکلیف تو چل دیتا ہے جیسے کبھی ہم کو پکارا ہی نہیں تھا اس تکلیف پر جو اس کو پہنچی تھی۔
۵۹۔ وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ۔	پ ۲۱ ۔ الروم ۔ ع ۴	اور جب پہنچتی ہے لوگوں کو کوئی برائی پکارتے ہیں اپنے رب کو رجوع ہو کر اس کی طرف پھر جب چکھاتا ہے

نقشہ آیات متعلقہ تحریمات اللہ

ان کے متعلق لکھ دینا ہے کہ ان کو باقی رکھنا اور ان کی حرمت کو قائم رکھنا ضروری ہے۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
...	پ ۸ مائدہ ۱۰۱	سوائے اس کے تم کو دیکھ کر خود ہی ظاہر ہو جائے کہ یہ امور تمہارے لئے مضر ہیں تو جو چاہے۔
...	پ ۸ مائدہ ۱۰۲	اے ایمان والو اللہ تم کو آزمائے گا اس شکار کے کچھ حکم سے جس پر تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکتے ہیں تاکہ ظاہر کرے اللہ کون اس سے ڈرتا ہے بے دیکھے۔

اللہ کی نذر و نیاز سے متعلق آیات

آیات	حوالہ	ترجمہ
...	پ ۲ بقرہ ۱۷۳	جو حرام فرمایا ہے تم پر مردار کا اور خون کا اور سور کا گوشت اور جو جانور پکارا گیا اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔
...	پ ۶ مائدہ ۳	حرام ہے تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جو جانور پکارا گیا اللہ کے سوا کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا ہو۔
...	پ ۷ انعام ۱۱۹	اور بیشک بہت سے لوگ بہکاتے ہیں اپنی خواہشوں سے بے سمجھے بوجھے۔
...	پ ۸ مائدہ ۹۰	اے ایمان والو شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں شیطان کے کام سے ان سے بچتے رہو۔
...	پ ۸ مائدہ ۹۱	شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے شراب اور جوئے میں اور تم کو روکے اللہ کی یاد سے اور نماز سے۔
...	پ ۸ مائدہ ۹۲	اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو۔

نقشہ آیات متعلقہ نذر لغیر اللہ

ان کو کھانا حرام ہے اور دینے والا کافر مشرک ہے۔

آیات	حوالہ	ترجمہ
...	پ ۲ بقرہ ۱۷۳	حرام ہے تم پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جس پر نام پکارا گیا اللہ کے سوا کا۔
...	پ ۸ مائدہ ۳	اور وہ بلا کی ہے اپنے لوگ کہ تیسرے زمانہ میں سے حصہ مقرر کیا ہوا۔
...	پ ۷ انعام ۱۳۸	یہی حرام کیے ہے تم پر مردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جس پر نام پکارا گیا اللہ کے سوا کا۔
...	پ ۸ مائدہ ۴	اللہ نے ذبح کیا کسی تھان پر۔
...	پ ۸ مائدہ ۴	اور یہ کہ بانٹا کرو پانسے ڈال کر۔

آیت	حوالہ	ترجمہ
وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَكَانُوا أَوْلِيَاءَهُ ۚ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ فَسَيُنْفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ ۗ وَالَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ ۝ لِيَمِيزَ اللَّهُ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَيَجْعَلَ الْخَبِيثَ بَعْضَهُ عَلَىٰ بَعْضٍ فَيَرْكُمَهُ جَمِيعًا فَيَجْعَلَهُ فِي جَهَنَّمَ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ ۝	پ ۹، انفال، ع ۱۰	اور خدا انہیں عذاب نہ دے گا اس کی یہ حالت کی کعبہ اور مسجد میں ایک خصوصیت ہے جس سے اہل حق خالی ہیں اور یہود کے علماء کا موجود ان کے کہ کعبہ سے روکتے ہیں وہ اللہ کی طرف اور اللہ کا سچے ان شریکوں کا ان کی یہ اللہ نہیں کرتے ہیں۔
وَكَذَٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيرٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَتْلَ أَوْلَادِهِمْ شُرَكَاؤُهُمْ لِيُرْدُوهُمْ وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۖ		اور اسی طرح اچھا دکھائی ہے بعض شرکوں کو اولاد ان کی شرکوں نے کہ ان کو ڈالے کر دیں اور کا دین ان پر خلط ملط کریں۔
فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝		یہ شک جب ہو جسے اللہ نے مارا اس کو راہ دکھائے اور ان کا دل سے بے بھلا اور حرام مظہر اور اللہ نے ان کو روزی دیا حلال طیب یا مدعا کرنا ہے۔
وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتَّىٰ يَسْمَعَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْلَمُونَ ۝	پ ۱۰، توبہ، ع ۱۲	اور اس کا حق جس دن کہنے اور بے جانہ کرنا۔
أَوْ يَأْكُلَ أَمْوَالَ بَعْضِكُمْ بِالْبَاطِلِ ۝		(۱) کوئی چیز جس پر پیسا دیا گیا ہو اللہ کے سوا کسی کا نام۔
وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۝	پ ۲۸، مجادلہ، ع ۱ ۔ پ ۱۲، تحریم، ع ۴	اور جھوٹ بولتے ہیں قسم کے ساتھ جس کی خبر نہیں رکھتے یا کہ اللہ نے ان کے لئے تیار کیا ہے سخت عذاب۔
قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ ۝	پ ۱۰، توبہ، ع ۱۴	ان سے لڑو اللہ ان کو سزا دے گا تمہارے ہاتھوں سے اور ان کو رسوا کرے گا اور تمہارا دل ٹھنڈا کرے گا ایمان والوں کے سینوں۔
قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَأَنْ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝	پ ۸، اعراف، ع ۴	تو کہہ میرے رب نے حرام کیا ہے بے حیائی کے کاموں کو کھلی ہیں اور چھپے اور گناہ اور زیادتی ناحق کی اور اس کو کہ شریک ٹھہراؤ اللہ کا جس کی اس نے سند نہیں اتاری اور یہ کہ کہو اللہ کے ذمہ پر جو تم کو معلوم نہیں۔
وَإِذَا جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُونَ ۝	پ ۲۴، حم السجدہ، ع ۵	اور جب آیا حکم اللہ کا فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور خسارے میں پڑے وہاں جھوٹ والے۔

فائدہ چونکہ مسند تحریمات پر حلت اور تجارت پر حرمت کا قول کرنے والے بعض مفسرین کو بھی غلط اور التباس ہو گیا ہے اپنے کی تفسیر میں دوسرے کا ذکر کر دیتے ہیں، حالانکہ ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ مسلک ہے۔ ہر ایک کا علیحدہ۔ اگرچہ دونوں طرف میں اور جو کہ مشرکین عرب فی الجملہ اپنے معبودوں کے تقرب حلال اشیاء کے حرام سمجھ کر کرتے تھے۔ مثلاً کہ اپنے کو جانور کا ٹھہراتے۔ ان شاء اللہ کہ سائبہ حلال اشیاء کا سائبہ ذکر کرو۔ وہ بھی حلال ہونے پر ہو سکتے۔ اور بنات عم الرئیس اپنے معبودوں کا تقرب حلال اشیاء کے حلال جانتے اور کھاتے کھاتے نہیں سمجھتے تھے۔ لہٰذا ان کا یہ حکم ہے کہ یہ بھی حرام ہیں۔ ان کو رکھ کر اصنام ان کو حلال خیال کر دیتے ہوں گے۔ ذیل میں

ذیل میں بعض مفسرین کے اقوال نقل کئے جاتے ہیں کہ مرجع التباس ہو جاتا ہے۔

(۱) وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ (الآية) وطوق من الذهب من الأنواع المحرمة على هذه الوجوه مطلقاً كما هو الظاهر حتى يدخل فيه الحمر الوحشية والوبر وكل ما لا نص فيه بخصوصه لأنها من الخبائث بنص قوله تعالى وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وقد مر أن الخبائث ما تستخبثها الطباع السليمة وتستقذرها وتعافها ولا شك أن الحمر الوحشية والوبر وغيرهما من هذا القبيل وإن كان بعض الناس يأكلها لعارض مثل ما يأكل بعض الناس الطين والتراب وغيرهما مما لا يستطيبه الطبع السليم ولا يستلذه الذوق المستقيم ولكن ليس بمستبعد دخول الشيء تحت جنس ويخرج عن تحت جنس آخر كالخيل يدخل تحت الدواب ويخرج عن تحت الأنعام (روح المعانی)

(۲) قال الله تعالى في هذه الآية ما معناه يا عبادي الذين آمنوا بالله وصدقوا رسوله محمداً ﷺ لا تحرموا على أنفسكم ما أحللت لكم من الطيبات والذين حرموا على أنفسهم ما أحل الله لهم من البحيرة والسائبة والوصيلة ونحوها من الأنواع التي حرموها على أنفسهم من غير أن يكون الله حرمها عليهم ولا أذن لهم في ذلك (تفسیر مظہری)

(۳) مشرکین کا أَوْ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ الخ ــــ ہذا بیان لحال العرب قبل الإسلام وغيرهم كانوا محرمين على أنفسهم وجعلوها جزاءً وأثاثاً وأنواعاً بحيرة وسائبة ووصيلة وحاماً وذلك لقوله تعالى مَا جَعَلَ اللَّهُ مِنْ بَحِيرَةٍ وَلَا سَائِبَةٍ وَلَا وَصِيلَةٍ وَلَا حَامٍ ولكنهم كانوا يفترون على الله كذباً وكيف يجوز أن يقال إن الله تعالى حرمها عليهم وهو يقول وَتَصِفُ أَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ــــ وقوله أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ فمن حرم

ما مرہ من ذم (تفسیر ابن کثیر دمشق ۵)

(۴) والظاہر من سیاق قصۃ الآیۃ ان الکفرۃ الذین نصروا علیہم بدر کانوا من قریش لجرأتہم علی المعصیۃ وبأسہم وشدتہم وقسوۃ قلوبہم والیہود لیسوا کذلک بالنسبۃ الی العرب لما فیہم من الجبن والہلع والذلۃ والمسکنۃ کما قال تعالیٰ لن یضروکم الا اذی وان یقاتلوکم یولوکم الادبار ثم لا ینصرون ضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس وباؤ بغضب من اللہ وضربت علیہم المسکنۃ ذلک بانہم کانوا یکفرون بآیات اللہ ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵) قولہ ۔ حرموا ما حرم اللہ علیہم من الجزیرۃ والسواب والحوت (روح ج ۱۰ ص)

(۶) قولہ ۔ یتلون اللہ لا یکلم الا ملکا او نبیا ۔ فلم یعبد الیہ بہ ولم یحرم ما حرم علیہم (روح ج ۱۰ ص)

(۷) قولہ ۔ ان الدور خیبۃ ۔ ای عند من اشتراہا لکون بعضہم یہدم بعضا لحاجۃ او مسافۃ او غیر ذلک من عذر اذ لا یملکہا الیہود ولذا لم تحرمت عین الملک فلا یبعد ان یقبل ایمانہم ویصح اسلامہم (فتح العزیز ص)

(۸) اخرجت لی عشرین حدیثا من الصحیحین فوجدت فی اسنادہا کلہا او متنہا او کلیہما شیئا یخالف ما ذکرہ ابن جریر ۔ انتہی حکم علی الجمیع بالخطأ علی القطع (فتح العزیز ص)

(۹) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا ۔ قد وجد صاحب منار التنزیل فی الآیۃ الثانیۃ اشارۃ لطیفۃ الی ان الیہود لم یؤتوا حظہم من الکتاب الا فی وقت دون وقت وہو وقت ذکر الصفۃ المحمدیۃ وہو جمیع ما ورد من الآیات والاحادیث فی ورود الیہود واحوالہم (محاسن ج ۵ ص)

(۱۰) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ ۔ ہو ما وجد فی سواد بعض نسخ احمد عن ابن عباس اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ (فتح العزیز ص)

(۱۱) اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ۔ ذکر ابن کثیر ان ہذا کان مذہب السدی وابن اسحاق وابن جریر وغیرہم بالاشارۃ الی الآیۃ الثانیۃ والاحادیث الواردۃ فی ذلک (محاسن ج ۵ ص)

(۱۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۲۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۳۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۴۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۵۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۶۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۷۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۸۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۹۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۰۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۱۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۲۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۸) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۳۹) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۰) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۱) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۲) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۳) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۵) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۶) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۷) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ ۔ ای یحسدون محمدا صلی اللہ علیہ وسلم علی ما اتاہ اللہ من النبوۃ والکرامۃ (ابن کثیر ج ۱ ص)

(۱۴۸

بمعنی ذبح کی ہو یا بعض مفسرین نے اس آیت سے یہ مراد لیا ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لیا جائے (واللہ اعلم) ہے۔ (یعنی جانور جس پر اس لئے کہ یہ مشرکین جب کوئی جانور ذبح کرتے وقت اپنے معبودوں کا نام لیا کرتے تھے۔ شاہ عبدالعزیز نے اپنی تفسیر عزیزی میں فرمایا ہے کہ "ما" کا لفظ اس کا تخصص نہیں ہوسکتا بلکہ "ما" سے مراد وہ جانور ہے جو غیر اللہ کا خواہ وہ بت ہو یا کوئی اور چیز غیر اللہ کے تقرب کے لئے ذبح کیا جائے اور وہ سب اس میں شامل ہیں نیز کہنے سے مراد صرف منہ سے بولنا ہی نہیں ہوتا بلکہ جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے خواہ زبان سے کہا جائے یا نہ کہا جائے وہ بھی اس میں شامل ہے۔ اور یہ جو کہا گیا ہے کہ "ما" سے مراد صرف وہ جانور ہے جو غیر اللہ کے تقرب کے لئے ذبح کیا جائے یہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں "ما" کا لفظ بے فائدہ ہو جاتا ہے اور قرآن کریم کا ہر لفظ اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس لئے "ما" کا لفظ بھی

وفی الشامی واعلم ان من یاتی بالفاتحۃ عند من فی قبرہ الشیخ او الولی المدفون لیتقرب الی اللہ تعالی بقراءتہا لہ فان ہذا لم یقل بہ احد من ائمتنا نعم ذکر بعض متاخری الحنفیۃ ان القراءۃ فی المقابر جائزۃ وعلیہ فلو قرأ لاجل المیت بنیۃ ان ثوابہا لہ بعد ما وہب جمیع ثوابہ لاحیاء والاموات کما ہو المعتاد فی زماننا جاز ویرجی ان یصل ثوابہ الیہ لان ثواب العمل بعد حصولہ لفاعلہ یقبل الہبۃ والنقل کما فی الصلوٰۃ والصوم والصدقۃ والحج وسائر الطاعات وکل ما وصل الی الفاعل جاز ان یہبہ لغیرہ کما فی الزکوٰۃ والعشر وغیرہما من الحقوق المالیۃ بخلاف الحدود والکفارات والایمان والنذور فانہا لا تقبل النقل لتعلقہا بالبدن ولہذا لا تورث ولا تجری فیہا النیابۃ ولا یدخلہا الاسقاط بالفدیۃ کما فی الصلوٰۃ والصوم ولا یخفی ان ہذا کلہ فی الثواب المحض الذی لا یشوبہ شیء من المعصیۃ کما یقع فی کثیر من الناس الیوم من الاجتماع علی القراءۃ عند المیت بالاجرۃ فان ذلک لا ثواب فیہ لا للمیت ولا للقارئ لان القارئ انما یقرأ لاجل الدراہم والمستاجر انما یدفع الدراہم لاجل القراءۃ فصار ذلک من باب اکل المال بالباطل وقد قال تعالی یا ایہا الذین اٰمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام من مات وعلیہ دین درہم او دینار قضی من حسناتہ لانہ لیس ثم درہم ولا دینار وانما ہو الثواب والحسنات فاذا کان ہذا فی الدین الذی لصاحبہ المطالبۃ فکیف بما لا مطالبۃ لہ فیہ وہو ما یاخذہ القارئ بلا استحقاق ولا یخفی ان ہذا ہو الذی یقع فی زماننا

[illegible]

پس یہ ثابت ہوا کہ کتب احادیث کی تدوین کے وقت اسم علیہ السلام کے ساتھ [illegible] کا لکھنا ضروری ہے۔ اس کی تفصیل ہم نے اپنی کتاب [illegible] میں کر دی ہے۔ اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ [illegible] کا لکھنا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ [illegible] کا لکھنا ضروری ہے۔

وفات حسنہ و وصیت

ان اسماء [illegible]

نسائی الاصابہ ۔

وفات احمد ۔ [illegible]

[illegible]

وفات خزانچی بزعم شیخ الفقہ لاہوری

[illegible]

[illegible]

دیباچہ

فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن

از پیشوائے علماء ربانی و متبحر فاضلین عالمین حضرت مولانا ولی اللہ بن عبدالرحیم عمری دہلوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ناقابل و ثنا غیر قابل ذات اقدس و اسماء مقدس پروردگار عالم را سزاست کہ بندگان خود را بہ نعمت ایمان و اسلام ممتاز گردانید و بہ ارشاد و ہدایت رسول امی صلی اللہ علیہ وسلم از ظلمات کفر و ضلالت بہ انوار یقین و ہدایت رسانید و بہ ہر یک از ایشان بقدر استعداد و ظرفیت حصہ از علوم و معارف عطا فرمود و بہ ہر یک از ایشان بقدر استحقاق و شایستگی مرتبہ از مراتب قرب و عرفان ارزانی داشت و بہ ہر یک از ایشان بقدر ہمت و طلب و ذوق و محبت در مدارج کمالات و مراتب سعادات و مقامات عبودیت و مدارج قربت و مشاہدہ و محبت ترقی و علو داد و صلوات و تحیات بر سید کائنات و رسول ممکنات و شفیع مذنبین و مقبول رب العالمین کہ بہ ہدایت او ظلمات کفر و ضلالت بہ انوار یقین و ہدایت مبدل گشت و بہ ارشاد او بندگان خدا از ورطہ ہلاکت ابدی و عذاب سرمدی بہ ساحل نجات و سعادت رسیدند و بہ اتباع او و اقتفاء آثار او بہ مراتب عالیہ و درجات رفیعہ فائز گشتند و بر آل و اصحاب او کہ ہر یک از ایشان بہ مرتبہ از مراتب ہدایت و بہ درجہ از درجات ولایت و عنایت رسیدند و بہ مقام از مقامات قرب و محبت فائز گشتند۔

اما بعد

نسبت راقم حروف عفا اللہ عنہ و عن والدیہ و عن مشایخہ و عن جمیع المسلمین و المسلمات و المؤمنین و المؤمنات بہ حدیث مسلسل بالاولیہ و بہ حدیث اخذ علیہ السلام بید معاذ رضی اللہ عنہ و قال انی احبک یا معاذ و بہ حدیث من احبنی وجبت محبتہ لہ و بہ حدیث المرء مع من احب و بہ حدیث انت مع من احببت و بہ حدیث المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل و بہ حدیث الدال علی الخیر کفاعلہ و بہ حدیث من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ من غیر ان ینقص من اجورہم شیء و بہ حدیث من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا و بہ حدیث من علم علما فلہ اجر من عمل بہ لا ینقص من اجرہ شیء و بہ حدیث من علم علما فکتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار و بہ حدیث من سئل عن علم فکتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار و بہ حدیث من سئل عن علم یعلمہ فلم یعلمہ جاء یوم القیامۃ ملجما بلجام من نار و بہ حدیث من سئل عن علم فکتمہ الجم یوم القیامۃ

[illegible]

وصیت این فقیر

اسناد

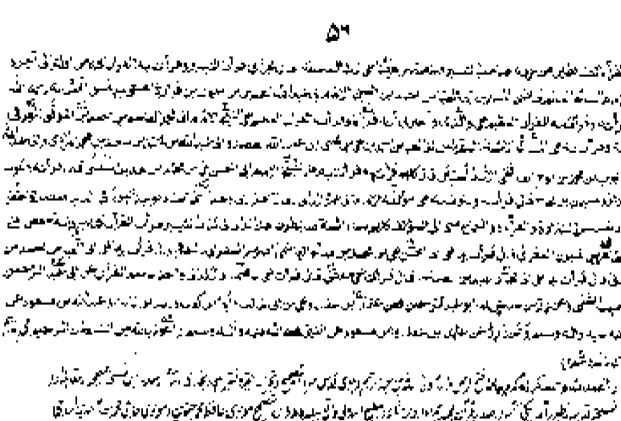

دیباچہ موضح قرآن

از حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ المتوفی ۱۲۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اس شکر سے آسمان اور زمین کی ہر چیز نے ذوق پایا ہے۔ اور رسول کی زبان سے ادا کیا ہے۔ اور دل کو روشنی دی ہے۔ اور ہر چیز کو اس نے اپنے اصل مقصود کی طرف متوجہ کیا۔ اور کسی کو حکمت سے حصہ دیا۔ اور کسی کو بھلائی اور دانائی کی باتوں سے۔ اور کسی کو اپنی نعمت کا حال بتا کر خوش کیا۔ اور کسی کو جو ہدایت ہوئی اس کی خوشی کی اور پھر عنایت سے بخشے اور آخر دنیا اور دین کی کتاب جامع اور اصحاب کمال پیدا کیے۔ جنہوں نے علوم متفرقہ کو جمع کیا۔ اور اصناف اور انواع کو مرتب کیا۔ اور ان کی ترتیب اعلیٰ کی۔

بعد اس حمد کے چاہیئے کہ انسان کو واجب ہے کہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی صفات جانے اور اس کے حکم معلوم کرے اور اس کی مرضی اور ناراضی کو سمجھے۔ اور اس کے بغیر اس کی بندگی نہیں ہو سکتی۔ اور جب تک اس کی بندگی بجا نہ لاوے وہ خدا نہیں۔ اور اللہ جل جلالہ کی پہچان آدمی سے ہوتی ہے۔ آدمی چیز ہوتا ہے عمل بلاوے سب چیز دیکھنے سے کھلتے ہیں۔ اور جانے سے جو چیز تقریر میں کرنی اس میں بیان نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے جب اپنا کلام بھیجا تو اپنے نبی کو بھی ساتھ بھیجا۔ کہ وہ اس کلام کی تبیین کرے۔ اور دوسرے لوگ اس کی تبیین پر کلام مالک کی اس کا عمل جانچ لیں اور خدا رسا کی کرا دیں۔ کہ کس کا عمل کس درجے کا ہے۔ اور کس کا کلام کس درجہ کا قبول ہے۔ اور آخر رفع ہوا اور اس نے فرمایا۔ حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی۔ حدثنا ابوالمغیرۃ۔ حدثنا صفوان۔ حدثنا شریح بن عبید۔ عن جبیر بن نفیر۔ عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یموت فیدع بعد موتہ ولدا یصلی علیہ الا غفر اللہ لہ بصلاۃ ولدہ۔ (رواہ الدارمی فی المسند)

سو کوئی بات معلوم نہیں رہی۔ مگر اس پیغمبر آخر الزمان صلعم کی تبیین سے۔ اور یہ تبیین کئی طرح ہے۔ کبھی قرآن کی آیت کی تفسیر ہے۔ کبھی اس کے لفظ کی تشریح ہے۔ کبھی اس کے مجمل کی تفصیل ہے۔ کبھی اس کے مشکل کی تسہیل ہے۔ کبھی اس کے عام کی تخصیص ہے۔ کبھی اس کے مطلق کی تقیید ہے۔ کبھی اس کے ناسخ کا بیان ہے۔ کبھی اس کے منسوخ کا بیان ہے۔ کبھی اس کے مشکل کی تفسیر ہے۔ کبھی اس کے مشابہ کی تاویل ہے۔ کبھی اس کے مجمل کی تبیین ہے۔ اور یہ سب کچھ اس کے قول سے ہے۔ اور فعل سے ہے۔ اور تقریر سے ہے۔ اور اس کے بعد اس کے اصحاب نے اس کی تبیین کی۔ اور تابعین نے اصحاب سے پڑھ کر تبیین کی۔ اور اس طرح سے یہ علم پھیلا۔ اور اس کے بعد اس کے علماء نے اس کی

فہرست مضامین مقدمہ تفسیر جواہر القرآن

مضمون	صفحہ
قدامت تفسیر جواہر القرآن	۱
ضرورت تفسیر جواہر القرآن	پتہ
مقدمہ تفسیر جواہر القرآن	۱
حصہ اول۔ در بیان اصطلاحات	۲
اصطلاح (۱) الفاظ مہملہ یا مہمات	—
" (۲) اجمل	"
" (۳) تحریف معنوی	۳
" (۴) تحریف	"
" (۵) تشریح لغات	۴
" (۶) اصطلاحی	"
" (۷) تفسیر	"
" (۸) تفسیر بالرائی	۵
" (۹) تفسیر	"
" (۱۰) اختلاف اقوال	"
" (۱۱) اختلاف اقوال	"
" (۱۲) بیان	۶
" (۱۳) بیان	"
" (۱۴) بیان	۷
" (۱۵) مسئلہ استنباط	"
حصہ دوم۔ در بیان اوقات محللہ	۹
اوقات (۱) اوقات سحر	"
" (۲) اوقات صبح صادق	"
" (۳) اوقات طلوع آفتاب	"
" (۴) اوقات ضحوہ کبریٰ	۱۰
" (۵) اوقات زوال	"
" (۶) اوقات عصر	"
" (۷) اوقات غروب	۱۱
" (۸) اوقات مغرب	"
" (۹) اوقات شفق	"
" (۱۰) اوقات عشاء	۱۲
" (۱۱) اوقات نصف شب	"
" (۱۲) اوقات طلوع فجر	"
حصہ سوم در بیان مسائل	۱۳
مسئلہ (۱) مختلف حیوانات	۹
" (۲) حلت و حرمت	۱۴
" (۳) حلت و حرمت	"
" (۴) حلت و حرمت	۱۵
" (۵) حلت و حرمت	۱۶
" (۶) حلت و حرمت	۱۷
" (۷) حلت و حرمت	۱۸
"

مضمون	صفحہ
نماز کی فرضیت	۵۱
پنجوقتہ نماز کا بیان	۵۲
نماز کے ارکان	۵۳
نماز کے شرائط	۵۴
نماز کے مفسدات	۵۵
نماز کے مکروہات	۵۶
نماز کے مستحبات	۵۷
نماز کے آداب	۵۸
نماز کے سنن	۵۹
نماز کے نوافل	۶۰
نماز کے قضا	۶۱
نماز کے سجدہ سہو	۶۲
نماز کے تلاوت	۶۳
نماز کے شکر	۶۴
نماز کے تسبیح	۶۵
نماز کے دعا	۶۶
نماز کے ذکر	۶۷
نماز کے قرآن	۶۸
نماز کے تفسیر	۶۹
نماز کے حدیث	۷۰
نماز کے فقہ	۷۱
نماز کے اصول	۷۲
نماز کے عقائد	۷۳
نماز کے اخلاق	۷۴
نماز کے تصوف	۷۵
نماز کے سلوک	۷۶
نماز کے طریقت	۷۷
نماز کے شریعت	۷۸
نماز کے حقیقت	۷۹
نماز کے معرفت	۸۰
نماز کے توحید	۸۱
نماز کے رسالت	۸۲
نماز کے آخرت	۸۳
نماز کے جنت	۸۴
نماز کے دوزخ	۸۵
نماز کے قیامت	۸۶
نماز کے حشر	۸۷
نماز کے میزان	۸۸
نماز کے پل صراط	۸۹
نماز کے حوض کوثر	۹۰
نماز کے شفاعت	۹۱
نماز کے مغفرت	۹۲
نماز کے رحمت	۹۳
نماز کے عذاب	۹۴
نماز کے ثواب	۹۵
نماز کے اجر	۹۶
نماز کے فضیلت	۹۷
نماز کے برکت	۹۸
نماز کے نور	۹۹
نماز کے ظلمت	۱۰۰
نماز کے ہدایت	۱۰۱
نماز کے ضلالت	۱۰۲
نماز کے کفر	۱۰۳
نماز کے ایمان	۱۰۴
نماز کے نفاق	۱۰۵
نماز کے شرک	۱۰۶
نماز کے توحید	۱۰۷
نماز کے رسالت	۱۰۸
نماز کے آخرت	۱۰۹
نماز کے جنت	۱۱۰
نماز کے دوزخ	۱۱۱
نماز کے قیامت	۱۱۲
نماز کے حشر	۱۱۳
نماز کے میزان	۱۱۴
نماز کے پل صراط	۱۱۵
نماز کے حوض کوثر	۱۱۶
نماز کے شفاعت	۱۱۷
نماز کے مغفرت	۱۱۸
نماز کے رحمت	۱۱۹
نماز کے عذاب	۱۲۰
نماز کے ثواب	۱۲۱
نماز کے اجر	۱۲۲
نماز کے فضیلت	۱۲۳
نماز کے برکت	۱۲۴
نماز کے نور	۱۲۵
نماز کے ظلمت	۱۲۶
نماز کے ہدایت	۱۲۷
نماز کے ضلالت	۱۲۸
نماز کے کفر	۱۲۹
نماز کے ایمان	۱۳۰
نماز کے نفاق	۱۳۱
نماز کے شرک	۱۳۲
نماز کے توحید	۱۳۳
نماز کے رسالت	۱۳۴
نماز کے آخرت	۱۳۵
نماز کے جنت	۱۳۶
نماز کے دوزخ	۱۳۷
نماز کے قیامت	۱۳۸
نماز کے حشر	۱۳۹
نماز کے میزان	۱۴۰
نماز کے پل صراط	۱۴۱
نماز کے حوض کوثر	۱۴۲
نماز کے شفاعت	۱۴۳
نماز کے مغفرت	۱۴۴
نماز کے رحمت	۱۴۵
نماز کے عذاب	۱۴۶
نماز کے ثواب	۱۴۷
نماز کے اجر	۱۴۸
نماز کے فضیلت	۱۴۹
نماز کے برکت	۱۵۰
نماز کے نور	۱۵۱
نماز کے ظلمت	۱۵۲
نماز کے ہدایت	۱۵۳
نماز کے ضلالت	۱۵۴
نماز کے کفر	۱۵۵
نماز کے ایمان	۱۵۶
نماز کے نفاق	۱۵۷
نماز کے شرک	۱۵۸
نماز کے توحید	۱۵۹
نماز کے رسالت	۱۶۰
نماز کے آخرت	۱۶۱
نماز کے جنت	۱۶۲
نماز کے دوزخ	۱۶۳
نماز کے قیامت	۱۶۴
نماز کے حشر	۱۶۵
نماز کے میزان	۱۶۶
نماز کے پل صراط	۱۶۷
نماز کے حوض کوثر	۱۶۸
نماز کے شفاعت	۱۶۹
نماز کے مغفرت	۱۷۰
نماز کے رحمت	۱۷۱
نماز کے عذاب	۱۷۲
نماز کے ثواب	۱۷۳
نماز کے اجر	۱۷۴
نماز کے فضیلت	۱۷۵
نماز کے برکت	۱۷۶
نماز کے نور	۱۷۷
نماز کے ظلمت	۱۷۸
نماز کے ہدایت	۱۷۹
نماز کے ضلالت	۱۸۰
نماز کے کفر	۱۸۱
نماز کے ایمان	۱۸۲
نماز کے نفاق	۱۸۳
نماز کے شرک	۱۸۴
نماز کے توحید	۱۸۵
نماز کے رسالت	۱۸۶
نماز کے آخرت	۱۸۷
نماز کے جنت	۱۸۸
نماز کے دوزخ	۱۸۹
نماز کے قیامت	۱۹۰
نماز کے حشر	۱۹۱
نماز کے میزان	۱۹۲
نماز کے پل صراط	۱۹۳
نماز کے حوض کوثر	۱۹۴
نماز کے شفاعت	۱۹۵
نماز کے مغفرت	۱۹۶
نماز کے رحمت	۱۹۷
نماز کے عذاب	۱۹۸
نماز کے ثواب	۱۹۹
نماز کے اجر	۲۰۰

فہرست مضامین تفسیر جواہر القرآن جلد اوّل

مضمون	صفحہ
تفسیر سورۂ فاتحہ	۲
خلاصہ سورۂ فاتحہ	۰
سورۂ فاتحہ کی وجہ تسمیہ اور اس کے مختلف نام	۰
سورۂ فاتحہ کی دوسری تفسیر	۰
ایک سوال اور اس کا جواب	۳
سورۂ فاتحہ کی تفسیر کے متعلق تنبیہ	۰
سورۂ فاتحہ کے مضامین کا تفصیلی خلاصہ	۰
سورۂ فاتحہ کا مقام نزول	۰
مقصد نمبر ۱ سورۂ فاتحہ کی تحقیق	۴
مقصد نمبر ۲ اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کی تحقیق	۰
عالم کا معنی	۵
عالم کی تعداد میں اختلاف	۰
عالم کی تعداد کے بارے میں تحقیق	۰
عالم علوی اور عالم سفلی کی تعریف	۰
عالم علوی کے ساکنین	۰
عالم سفلی کے ساکنین	۰
عالم علوی اور عالم سفلی کے درمیان فرق	۰
عالم علوی اور عالم سفلی کے ساکنین کی صفات	۰
عالم علوی کے ساکنین کی تعداد	۰
عالم علوی کے ساکنین کی تعداد کے بارے میں تحقیق	۰
عالم علوی کے ساکنین کی تعداد کے بارے میں حضرت تھانوی کی

مضمون	صفحہ
مضمون	صفحہ
مضمون	صفحہ

مضمون	صفحہ
انصاری کے شبہات کا جواب	۳۴۳
شبہات مذکورہ کے جواب پر تنبیہ	۳۴۴
مضمون ہٰذا پر ایک اور اعتراض کا جواب	۳۴۵
توجیہ بر اصل مکتوب مرقوم جناب حافظ محمد عبدالغفور	۳۴۶
تنبیہ	۳۴۷
ذکر ولادت باسعادت	۳۴۸
توجیہ ہٰذا کے ذکر میں ایک اور توجیہ	۳۴۹
مضمون ہٰذا پر ایک اور اعتراض کا جواب	۳۵۰
ذکر وفات حضرت فاطمہ	۳۵۱
توجیہ ہٰذا کے ذکر میں بار	۳۵۲
جواب شبہ مذکورہ حضرت ابراہیم علیہ السلام	۳۵۳
جواب شبہ مذکورہ حضرت یوسف علیہ السلام	۳۵۴
جواب شبہ مذکورہ حضرت موسیٰ علیہ السلام	۳۵۵
حضرت خضر علیہ السلام کے متعلق	۳۵۶
ہیں شبہات ختم	۳۵۷
تحویل کے معنی کی تحقیق	۳۵۸
حیات عیسیٰ علیہ السلام پر آیۃ مباہلہ کی دلالت	۳۵۹
آیات میں کس طرح کفایت ہوا ۱۲ جواب	۳۶۰
جواب شبہ مذکورہ اور ان کے متعلقین کا رد	۳۶۱
حدیث نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۳۶۲
حدیث ہٰذا سے مضمون کے استدلال کا جواب	۳۶۳
حل کتاب کو موقوف رکھنا اولیٰ ہے	۳۶۴
وجود خضر کی پانچ شکوک پر تنبیہ	۳۶۵
وجود خضر کے قول کی توجیہ	۳۶۶
وجود خضر کے قول کو ترجیح	۳۶۷
وجود خضر کے قول کی تردید	۳۶۸
وجود خضر کے قائلین	۳۶۹
وجود خضر کے قول کی تردید بطریق الزام	۳۷۰
وجود خضر کے قول کی تردید بطریق الزام	۳۷۱
وجود خضر کے قول کی تردید بطریق الزام

تعارف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ کا علم و تقویٰ، کتاب و سنت سے تمسک، اشاعت توحید میں انہماک اور راہ حق میں مقامات شداید اور آپ کے دیگر محاسن اخلاق علماء و عوام سے پوشیدہ نہیں۔ یہ آپ کے انتہائی اخلاص اور للہیت کی برکت تھی کہ آپ نے اللہ کی توفیق سے جس محاذ میں ڈٹ کر مقابلہ کیا کفر و شرک اور بدعت و ضلالت کی جڑ بنیاد تک اکھیڑ کر رکھ دی۔ آپ کے مخلص و بے لوث جذبات کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں کبھی کسی سے ایک پائی کا سوال نہ کیا۔ اپنے ہاتھ کی محنت (کھیتی باڑی) سے کماتے خود کھاتے، اہل و عیال کی کفالت کرتے اور طلبہ کو کھلاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مرد قلندر اور درویش بے نفس کے دین کا وہ کام لیا جو کسی خانقاہ کے سربراہ اور کسی دار العلوم کے صدر نشین سے بھی نہ ہو سکا۔ الا ماشاء اللہ۔

جس زمانے میں آپ نے میدان کے گمنامی میں تدریس و تبلیغ کا آغاز کیا اس وقت مسئلہ توحید کو کھول کر بیان کرنا آگ سے کھیلنے کے مترادف تھا چنانچہ مسئلہ توحید کی واضح تبلیغ و اشاعت کی پاداش میں آپ کو جاں گداز مصائب اور محنت شکن شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے آبائی علاقوں سے ہجرت کرنے پر مجبور کئے گئے اور اپنی آبائی زمین کے چھ حصے سے بھی محروم ہونا پڑا۔ اگر کسی کے باوجود اس کو واشگاف کے پائے ثبات کو ذرا جنبش نہ ہوئی اور اپنے آبائی گاؤں والوں بھائیوں سے چار میل دور اپنی زمینوں میں فروکش ہوئے وہاں چشمہ فیض جاری کر دیا۔

مسئلہ توحید کے میان میں آپ کسی بیچ بیچ یا مداہنت کے روادار نہ تھے اور شرک و بدعت کے خلاف سیف عریاں تھے۔ اس دور میں پنجاب کے پیروں، سجادہ نشینوں اور پیشہ کے پجاری واعظوں نے عوام کو توحید و سنت سے کوسوں دور کر دیا تھا۔ شرک و بدعت کو دین کا درجہ دے رکھا تھا۔ ایسے ماحول میں مسئلہ توحید کو واضح و شرک و بدعت کو عریاں کئے بغیر عوام کی آنکھیں کھولنا ناممکن تھا، اسوقت صحیح العقیدہ علماء کی کوئی کمی نہ تھی مگر شرک و بدعت کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کسی میں نہ تھی۔ یہ سعادت حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ و نور مرقدہٗ کے لئے مقدر تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ مسئلہ توحید کے ہر پہلو کو کتاب و سنت کے نصوص سے خوب واضح کر کے بیان فرماتے اور اطمال شرک و بدعت کی واضح نشاندہی کرتے تاکہ توحید و شرک اور سنت و بدعت کے سمجھنے و پرکھنے میں کسی کو کوئی اشتباہ نہ رہے۔ مشرکانہ عقائد رکھنے والوں کو آپ صاف صاف مشرک کہتے تھے۔ حضرت شیخ (برد اللہ ضریحہ) کے اس رویے کو کوتاہ بینوں مصلحت اندیشوں نے تشدد سے تعبیر کیا حالانکہ یہ کتاب و سنت کی بے لوث ترجمانی تھی۔ ان دلوں کا پتا لگا لینا بہت کہ اشاعت توحید و سنت اور شرک و بدعت میں ان کا انداز تبلیغ ہے۔ "لوگو! توحید و سنت پر قائم رہو اور شرک و بدعت سے بچو" اب بتلایئے ایسے مجمل بھول سے کیا ہو گا جب تک توحید و سنت کی پوری توضیح و تشریح نہ کی جائے اور اصول شرک و بدعت کی تعیین و تشخیص نہ کی جائے۔ اس وقت تک نہ تو صحیح تبلیغ ادا ہو سکتا ہے اور نہ عوام شرک و بدعت سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت شیخ (روح اللہ روحہ) کے انداز تبلیغ کو بدف طعن و تشنیع بنانے والے بھی بے خود اس مسئلہ کی اہمیت سے واقف نہیں اور ان میں سے بہت سے حضرات نے اس مسئلہ کو کما حقہٗ سمجھا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات منبروں پر جلوہ فروز ہو کر ارشاد و فرمایا کرتے ہیں۔

یہ مسائل، مسئلہ علم غیب وغیرہ، فروعی ہیں، ان میں عوام کو نہ الجھاؤ" وغیرہ وغیرہ

جھوٹ سے خدا کی پناہ، مانگتا ہوں، خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ راقم الحروف کے راولپنڈی کے ایک جلسۂ عام میں اپنے کانوں سے ایک مولوی کو سربمہر ارشاد فرماتے سنا "توحید کے قائل تو مشرکین مکہ بھی تھے انہیں حضور علیہ السلام سے جو اختلاف تھا وہ صرف رسالت میں تھا" انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جو علماء "منبروں پر ایسی جسارت و بیباکی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان بیچاروں نے قرآن کبھی پڑھا ہی نہیں اور اگر کبھی پڑھا ہے تو اسے سمجھا ہی نہیں۔ بیچارے ان "علماء" کا تفسیر قرآن کے بارے میں منتہیٰ علم صرف تفسیر جلالین ہے یا زیادہ سے زیادہ تفسیر بیضاوی کا تھوڑا سا حصہ (صرف سورۂ بقرہ) کتنے مدارس (دیوبند) ہیں جن میں باقاعدہ قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے؟ اب بیچارے قرآن مجید کو کیا سمجھیں گے اور مسئلہ توحید کو کیا سمجھیں گے جس کی تردید کے لئے قرآن نازل ہوا۔

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "بھوت" ہی قرآن تھا۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمہما اللہ تعالیٰ ایسے باخدا اور عمیق المنظر علماء سے آپ نے قرآن سبقاً سبقاً پڑھا اور بلا مبالغہ سینکڑوں دفعہ مجید علماء کو پڑھایا۔ آپ قرآن مجید کے اسرار و معانی اور معارف و مبانی سے بخوبی آگاہ تھے۔ مسئلہ توحید اور اتباع سنت کو قرآن نے جو اہمیت دی ہے اسے آپ اچھی طرح جانتے تھے اور قرآن مجید نے تبلیغ و ارشاد کے جو طریقے تعلیم دیئے ہیں ان کو بھی آپ سمجھے ہوئے تھے۔ قرآن فہمی ہی نے ان کے اندر تبلیغ توحید کا یہ شغف پیدا کیا تھا۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ [1]

"حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بلند پایہ انسان تھے وہ فنا فی التوحید تھے، در قرآن مجید کی حرکات و سکنات سے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کرتے تھے۔"

حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ قدس سرہ کے علم و فضل اور فہم قرآن سے نہ صرف بخوبی آگاہ تھے بلکہ برملا اس کا اعتراف (فرمایا) کرتے تھے۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور جالندھری حضرت شیخ التفسیر ایک دفعہ ضروری جاتے ہوئے وارالعلوم راولپنڈی میں تھوڑی دیر کے لئے فروکش ہوئے۔ آپ نے فرمایا حضرت والد صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا:

"انجمن خدام الدین کے جلسوں میں میں دیگر علماء کرام کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ عوام ان سے مستفید ہوں لیکن حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری اور مولانا حسین علی کو کسی لئے بلاتا ہوں تاکہ علماء کرام ان سے استفادہ کریں۔"

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ خداداد فہم و فراست سے قرآن مجید کو جس طرح سمجھے تھے بلا خوف ملامت اسے اسی طرح بیان کرتے تھے اور ان طالبین نے (اول تو) سمجھا ہی نہیں۔ اور اگر کچھ سمجھا ہے تو مصلحت بینی اور موقع شناسی کے چکر میں بیان کرنے کی ہمت و جرأت نہیں اور جس نے جس نے قرآن پڑھا اور بار بار پڑھا اس کو سمجھا اس کے اسرار و رموز کو پایا اور محض لوجہ اللہ مخلوق کو پڑھایا اور لاکھوں کو سمجھایا۔ اَلْقَتَّارُ وَقَّهُ عَلَىٰ مَا يَرَىٰ

قرآن مجید نے مسئلہ توحید کو جس وضاحت اور روشنی کے بیان کیا ہے اور حاملین قرآن سے بھی قرآن کا یہی مطالبہ ہے کہ وہ مسئلہ توحید کو اسی انداز میں بیان کریں اور اس کے بیان میں اجمال و ابہام سے کام نہ لیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ

پس اشکارا کر جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور منہ پھیر مشرکوں سے (پارہ ۱۴ سورہ الحجر)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ (پارہ ۲۹ سورہ القلم)

وہ چاہتے ہیں کہ اگر تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔

[1] بروایت حواشی بخاری بر سر کرسی صداقتی

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ (پ۲۱ الاحزاب ع۱)

ترجمہ: ڈر کر اللہ سے اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا۔

اس طرح کی اور بہت سی قرآنی آیات کا منشا یہی ہے کہ مسئلہ توحید کے بیان میں کسی مجامل و مہادنہ کی گنجائش نہیں رکھی جائے۔ جو شخص ان نصوص قرآنیہ کے پیش نظر مسئلہ توحید کے بیان کرنے میں کسی بیہم اور نرم پالیسی کا روادار نہ ہو۔ اس پر شدت کا الزام کرنا انصاف سے بعید ہے۔ باقی رہا متکلمانہ نقطہ کے حاملین کو کافر و مشرک کہنا تو اس میں بھی وہ معذور نہ تھے بلکہ تمام علماء حق کا یہی مسلک ہے۔ جو رتونہ قریب العہد علماء کے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی فوائد موضح قرآن میں آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ (پ۲ بقرہ ع۱۴) پر تحریر فرماتے ہیں:

"پہلے مسلمان اور کافر میں ناجائز شادی تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی اور کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہوا بھلا یا نفع کا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو نجار جان کر۔"

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ اپنے رسالہ بغت مسئلہ میں فرماتے ہیں:

"ندا غیر اللہ حاضر و علم غیب جان کر کرے گا تو مشرک ہوگا۔"

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ ہے:

"حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث موجود ہیں کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔" (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱)

فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۷ پر ہے:

"پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔"

اس فتوے پر حضرت گنگوہی کے علاوہ حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اور دیگر کئی علماء کرام کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ پر ہے:

"جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات متقدمین کے نزدیک قطعاً مشرک کافر ہے۔"

اس فتوے پر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن حضرت گنگوہی حضرت شیخ الہند اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے علاوہ متعدد علماء کی تصدیقات ثبت ہیں۔

اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"بزرگوں کی نذر نیاز کا جانور اگر اس واسطے ذبح کیا جاوے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہوں اور ہمارا کام کردیں اور ان کو متصرف فی الکونین سمجھے اور ان سے تقرب کے لئے ذبح کرے۔ ذبح سے بھی مقصود ہوں چنانچہ اس زمانہ میں اکثر جہال کا یہی عقیدہ ہوتا ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک اور وہ ذبیحہ بالکل حرام ہے اگرچہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جاوے۔" (وعظ اصول یقین الی تقویۃ الایمان حصہ دوم ص۱۰)

حضرت مفتی مرزا الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:

"حدیث شریف میں ہے و اذا استعنت فاستعن باللہ اور سورۂ فاتحہ میں خود ارشاد ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اور فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس اولیاء سے مدد یں مانگنا، ان کو متصرف جاننا سب دلائل شیطان ہے اور بدعت اور شرک ہے واللہ ولی التوفیق (العلوم ج ۱ ص ۱۰)

جماعت شیعہ اور عقاید و مسلمات کے اس قصر کے بہت سے ستون موجود ہیں جن کا یہاں مقتضائے قصر نہیں ان چند خاکوں سے صرف یہ بتانا مطلوب ہے کہ حضرت سورا آبیسن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ اس مکان میں منتقل نہیں ہوئے بلکہ اپنے شیوخ اور علماء حق کے مسلک ہی پر گامزن رہیں چنانچہ آپ کو حضرت شیخ کا کافی دادہ تھا دیتے ہیں وہ اول تو اس بنیادی مسئلے کی اہمیت و حقیقت ہی سے ناواقف ہیں دوم وہ غلط پروپیگنڈے کا شکار ہیں اور یہ ایسے بڑے گروں کی کتنی بڑی کمزوری ہے جس کی انہوں نے بہت ہی سخت الفاظ میں

حضرت شیخ قدس سرہ کے خصوصی تلامذہ میں سے حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے اپنی مشہور تفسیر معارف القرآن کے مقدمہ میں حضرت شیخ کے اس مسلک کو بڑی وضاحت سے پیش کیا ہے اور اس کو اپنی تفسیر کا منہج قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک پر فکر فہم کی بڑی دلسوزانہ محنت کی تھی اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے مستفیض ہوئے، اختلاف و افتراق تو ایک چیز ہے مگر قرآن پاک کے مفسرین کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں عزیز الوجود ہے مفسرین کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے، مستشرقین مغرب نے اصطلاح میں ان کی کیفیت بیانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔ (مقدمہ تفسیر جواہر القرآن ص ۳)

حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوری شارح صحیح ترمذی اور شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی حضرت مولانا کشمیری قدس سرہ کی کتاب مشکلات القرآن کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔

وفی اثنا ذلک تتابعت تراجم القرآن و فنونه و بالخصوص ما یحتاج منها الی التفسیر من اهل الحق فتشرفت ترجمة القرآن اقدارها العالم العلامة فی عصرنا الشیخ الحبر المحدث المفسر الفقیه الاصولی المتکلم الادیب الشاعر الاریب المفوه الکاتب الداعیة الصوفی المتقشف الزاهد الورع الشیخ محمد انور الکشمیری ثم الدیوبندی المتوفی ۱۳۵۲ھ رحمة الباری (مشکلات القرآن ص ۱)

۱۹۴۵ء میں ہم پر جب مقتدر علماء نیوالی جمعیۃ علماء ہند کا فرض منصبی ادا کرنے کی موجودگی میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی کی طرف سے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے حضرت شیخ قدس سرہ کی وفات پر جلسہ ذیل تعزیت ادا کیا تھا کی۔

"جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس حضرت مولانا حسین علی صاحب نیوالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان میں سیف علماء اور قدیم مرکز رسوم اور عادات کے علاوہ جن کا استیصال اور اعلاء کلمۃ الحق جس کا بیحا فون فی الله و لا تخاف لومة لائم کی شان کے حامل تھے۔ کے سانحۂ ارتحال کو کمال افسوس عظیم خیال کرتے ہوئے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے اور مختصر یہ جلاس مذکورۂ مطلوبہ قرار دیتا ہے۔

مولانا مفتی صاحب فرماتے ہیں:۔

"اور ۱۹۴۵ء میں تھانہ بھون میں ایک عجیب اتفاق سے مجھے دو تین دن کے لئے حضرت باریکہ میں پہنچنے کا موقع ملا اور اس کی خوش قسمتی کے ساتھ آہ مختصر، شکر و شباب مرنگ سے آتی ہزاری مکلا بھی عبادت اور اتباع سنت کے ساتھ اس قدر اہتمام سے کہیں اور دیکھنا یاد نہیں۔ اس کے علاوہ کبھی دیکھا اور محسوس کیا اب اس کو یاد کر کے حسرت ہوتی ہے مجھے خود ان چیزوں کی معرفت سے بہرہ نہیں لیکن جن واقعین سے ملاقات کا اس آڑے میں ملکہ میں مجددی طریق مسلک کے دو بڑے بڑے صاحب ارشاد شیخ اور ان دیار میں مجددی نسبت کے واحد حامل (جن تھے) (ماہنامہ الفرقان بریلی جلد ۵ شمارہ ۱۱ شوال المکرم ۱۳۷۵ھ)

ف ۱ مولانا محمد ادریس تفسیر جواہر القرآن کے ہے۔ مجاہد بخاری

مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری رقمطراز ہیں:۔

عن علی ای عامل کتابہ المنیر اعنی عن داعمہ اللہ مقاما لا تنقاد و هدی الامۃ بہ سبیل الرشاد اعنی شیخنا المطریقۃ العلیۃ والمقامات الرفیعۃ صاحب الکتب المبسوطۃ فی علوم القرآن والسنۃ الشہیرۃ مدۃ الخ (تقریظ وسیلۃ مغفرتی تشیخ وحطائی مولانا المولوی حسین علی الخ رحمۃ)

اس کے بعد خود مولانا محمد زکریا فرماتے ہیں:۔

قلت وکان التعلیق من اشد التماس فی ردالبدعات حتی یکفر بعلا اہل البدعۃ الوہابیۃ)

ہمارے شیخ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بلند پایہ مفسر قرآن، صاحب بصیرت محدث، شیخ الطریقت، فقیہ، شیخ کے کتاب سنت، فنافی التوحید اور شرک و بدعت کے لئے سیف عریاں ہونے کے علاوہ عارف کامل اور تمام سلاسل تصوف میں صاحب اجازت بھی تھے۔ قاضی حسین احمد اور علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ وغیرہ اکابر علماء دیوبند آپ کے شاگرد اور مولانا سید احمد رضا بجنوری کے بھی بزرگ سے بیعت ہونے کا مشورہ دیا، جیسا کہ بجنوری صاحب نے مقدمہ انوار الباری جلد دوم میں اس کا ذکر کیا ہے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ سے بھی اجازت حدیث حاصل کی تھی۔

"اس وقت پنجاب میں صرف ایک ہی ولی کامل ہے" اور وہ مولانا حسین علی ہیں لیکن افسوس لوگوں نے انکو سیاسی بنا کر مشہور کر دیا اور ان کے فیض سے محروم ہو گئے)

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی اور عملی پایہ علماء حق کے نزدیک مسلم تھا۔

آئمہ و صنفیات میں تفسیر "جواہر القرآن" کے نام سے قرآنی معارف اور تفسیری فوائد کا جو بیش بہا خزینہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہ قدوۃ السالکین، رئیس المفسرین حضرت شیخ مولانا حسین علی قدس اللہ سرہ العزیز کے تفسیری نکات پر مشتمل ہے جن کی ترتیب و تدوین کا کام حضرت کے علمیہ خاص شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ احقر القرآن نام کے ہاتھوں انجام پذیر ہوا ہے حضرت شیخ قدس سرہ کے تفسیری فوائد اور قرآنی معارف سے خاص طور پر احقر کو آگاہ فرماتے رہے حضرت شیخ القرآن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں رہے اور ان کے طرز خاص کے مطابق ان سے قرآنی علوم و معارف کی تحصیل فرمائی اور کم و بیش ۲۰ سال سے اپنے شیخ و مرشد کے طرز پر قرآن حکیم کا درس دے رہے ہیں اس وقت تک پاک و ہند کے علاوہ برطانیہ، امریکہ، افریقہ، افغانستان، ایران وغیرہ ملکوں کے ہزاروں علماء ان کے درس سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ اسی طرز پر قرآن کی تدریس میں مصروف ہیں

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ نے علم قرآن میں حضرت میاں صاحب ——— حضرت مولانا فیض الحسن سہارنپوری متوفی ۱۳۰۴ھ حضرت مولانا شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۲۶۲ھ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۲۳۹ھ سے حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۱۷۶ھ کے شاگرد ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے اپنے زمانے میں منفرد طرز تحقیق کے مالک و علوم اسلامیہ میں امامت و اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے حضرت شاہ صاحب کے قرآنی علوم و معارف حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ نے اپنے شیوخ کی سماعت سے دانستہ میں ملے اس کے ساتھ انہوں نے اپنے فطری فہم و فراست اور خداداد بصیرت سے کام لیا۔ اکابر علماء اور صوفیاء متقدمین کو اپنا شعار بنایا، سنت علانیہ کو اظہار و بیان میں اتباع شریعت اور تصوف کو اپنا کر آیات قرآنی کے حل پر قرآنی اسرار و رموز کی فریاد رہی کھول دیا اور قرآن فہمی میں ان کو ایسی بصیرت اور ایسا ملکہ عطا فرمایا جو ان کے کسی معاصر کو حاصل نہیں تھا۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ نے اپنے زمانے میں قرآن علوم کے امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی معنوی تحریف کے اس دور میں ان کو محض قرآن کی خدمت و حمایت کے لئے پیدا فرمایا۔ حضرت مولانا نے لازم تھا کہ قرآن کو سمجھنے کے لئے ان کی تفسیر کے مسلسل اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے علماء اور طلبہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کے علوم پر چند باتیں ذکر کی جائیں جن کا وہ تفسیر میں خاص خیال فرماتے تھے۔

۱۔ ہر سورت کا ایک دعوےٰ ہوتا ہے جس کی اس کا محور و مرکزی موضوع ہوتا ہے جو اس میں ایک بار یا کئی بار پوری صراحت سے مذکور ہوتا ہے اور سورت کی باقی تمام آیتیں بالواسطہ یا بلاواسطہ اسی کے گرد گھومتی ہیں کسی نہ کسی طرح سے اس کے ساتھ مضبوط جوڑ رکھتی ہیں مثلاً بعض آیتوں میں مرکزی دعوے کے دلائل ——— دلائل عقلیہ یا دلائل نقلیہ ——— مذکور ہوں گے بعض آیتوں میں مرکزی موضوع پر تنویر ہوگی کبھی اصل دعوے کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کے لئے اس کا اعادہ ہوگا سورۂ فاتحہ میں دعوے توحید کا تین بار اعادہ کیا گیا ہے پہلی جگہ شرک فی الدعا۔ دوسری جگہ شرک فعلی اور تیسری جگہ شرک ذات و قدر کی نفی مقصود ہے۔ ——— بعض آیتوں میں اصل دعوے کو ماننے والوں کے لئے دنیوی و اخروی بشارت اور نہ ماننے والوں کے لئے دنیوی اور اخروی تخویف کا ذکر ہوگا وغیرہ ذالک

۲۔ سورتوں کی ترتیب اتفاقی نہیں اجتہاری نہیں مکہ توقیفی ہے اور ہر سورت اپنے ماقبل اور مابعد کے ساتھ اتحاد و مرتبط ہے اسی طرح ہر سورت کی آیتیں بھی سلسلہ نظم و ربط میں منسلک ہیں۔

۳۔ آیت کا وہی مفہوم راجح ہوگا جو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کرام اور تابعین رحمہ اللہ علیہم سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہوا و آیت کے ماقبل اور مابعد کے مناسبت رکھتا ہو وہ نہ اسلام کے مسلمات اصولوں کے خلاف ہو، نہ قواعد عربیت کے۔

۴۔ حتی المقدور آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے جس میں حذف و تقدیر کی ضرورت کی پیش نہ آئے کہ اگر ذکر اس کا اور حجاب کرنا پڑے مثلاً لفظ "اذ" کا متعلق عام طور پر جگہ "اذکر" مقدر مانا جاتا ہے مگر حضرت شیخ قدس سرہ اذ کے بعد کسی مناسب فعل مذکور کو اس کا عامل قرار دیتے ہیں کیونکہ حذف کو اپنے عوامل پر تقدیم جائز ہے۔

۵۔ حتی الوسع آیت کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جس پر سرے سے کوئی اعتراض اور شبہ وارد ہی نہ ہو اور تکلف جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئے جیسا کہ "لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ" میں الف لام کو عام طور پر استغراق کے معنوں میں لیا جاتا ہے پھر اس پر سوال و جواب کا طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو علماء اور طلبا دونوں کے لئے مثلاً ایک بے اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب تمام تفسیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں تو پھر غیر خدا کی کیوں تعریف کی جاتی ہے اور کیا کہ غیر خدا کی تعریفیں جو قرآن میں مذکور ہیں پھر اس سوال کا جواب دیا جاتا ہے کہ غیر خدا کی تعریف بھی دراصل خدا ہی کی تعریف ہے کیونکہ مخلوق کی تعریفیں جو خوبیوں کا سرچشمہ اور عطا کنندہ اللہ تعالیٰ ہے اسلئے کسی خوبی کو جو بے خدا کی طرف منسوب ہوگی وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوگی

لیکن حضرت شیخ الاسلام کو اس کے حقیقی مفہوم یعنی خدا پر محمول فرماتے ہیں اور حمد سے اللہ تعالیٰ کی صفات لازمہ مراد لیتے ہیں۔ لب لباب یہ کہ اس کا مطلب یہ ہوگا "صفات لازمہ یعنی وہ خوبیاں اور عظمتیں جو کسی ذات کو لازماً حمد و ثنا کے لئے ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اس کے سوا کسی دوسری ہستی میں پائی جاتیں" اس مفہوم پر سوال مذکور اور اس قسم کے دوسرے سوالات وارد نہیں ہوتے۔

اسی طرح "اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ" کو بھی صرف تیجی سے مردود بتاتے ہیں اس استعانت کو بھی عموم پر محمول کرنے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عام راستہ بتلانا اور کام کرنا کسی اور آدمی سے بھی تو بڑے کاموں میں دوسروں سے استعانت کرنا اور مدد مانگنا ہے اور یہ بھی استعانت نہ صرف جائز بلکہ ناگزیر ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے "وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى" اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ لہٰذا استعانت اپنے عموم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص نہ رہی اس سوال کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ معروف ہے اس لئے حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ استعانت کو یہاں عموم پر محمول نہیں فرماتے بلکہ استعانت سے صرف انہی امور میں استعانت مراد لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص اور اسباب عادیہ کے ماورا میں مثلاً اولاد عطا کرنا، روزی دینا، بارش برسانا، بیماری سے شفا دینا، مشکلیں آسان کرنا، مصیبتیں دور کرنا وغیرہ۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں غیر اللہ سے استعانت کی نفی کی گئی ہے وہ انہی امور میں ہے جو اسباب عادیہ کے تحت ہیں اور جو امور اسباب عادیہ کے تحت نہیں ان میں بھی استعانت و دعا ان امور

ہے نہ اس کا نسخ تسلیم ہے اس کی نفی مقصود ہے۔

۶۔ بعض مفسرین نے نسخ کا وسیع مفہوم سامنے رکھ کر کئی سو آیتوں کو منسوخ قرار دیدیا لیکن نسخ کے خاص مفہوم ۔۔۔ کی حیثیت کی تلاوت باقی رہے اور اس کا حکم اٹھ جائے ہو ـــــ کے مبنی فکر علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے صرف پانچ آیتوں کو منسوخ مانا ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے بیس میں سے صرف پانچ کو منسوخ قرار دیا ہے اور پندرہ کو ایسی تو جیہیں فرما دی ہیں کہ وہ منسوخ نہیں رہتیں لیکن حضرت شیخ مولانا حسین علی رحمۃ اللہ کے نزدیک یہ پانچ آیتیں بھی حکم میں منسوخ نہیں ہیں اور انہوں نے ان آیتوں کی اپنے اپنے توجیہ فرمادی ہے۔

تفسیر حواشی القرآن کی ترتیب میں مذکورہ بالا امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور حتی الوسع حضرت شیخ رحمۃ اللہ کے افادات کو اکٹھا بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے مزید برآں بطور تائید عربی تفسیروں کے اصل حوالے بھی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں حضرت شیخ کے افادات کو تفسیر میں بالتفصیل بیان کرنے کے علاوہ ایک ضمیمہ کا التزام بھی اختصار کے ساتھ کیا گیا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ نے چونکہ پوری کی تفسیر مفصل نہیں لکھی اسلئے کہ متداول تفسیروں سے استفادہ کیا گیا ہے تاکہ کتاب ایک مکمل اور مستند تفسیر کی صورت میں اہل علم کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت والیہ انیب

احقر ابو احمد سجاد بخاری
لیلۃ الجمعۃ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۹۶ھ

تقریظاتِ مشاہیر علماء اسلام و آراءِ مشائخ عظام

(۱) مؤرخ اسلام حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

کی رائے

رسالہ میں آپ کی کتاب خوشخط پڑھ لی۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے قرآن پاک پڑھا اور ان کے علوم کی ترجمانی کا حق ادا کیا۔ اور آپ کو خوش نصیبی ہے کہ آپ ان سے متمتع ہوئے۔ اختلاف و اتفاق تو الگ چیز ہے مگر قرآن مجید کے مضامین کو جس تشریح اور تبویب سے انہوں نے سمجھا ہے وہ بندہ راسخ میں عزیز از وجود ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیاء اہل اللہ میں اعلیٰ کیفیت ایمانی کا پتہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزار بار رحمتیں نازل فرمائے۔

لہ ۔ تفسیر حواشی القرآن کا مقدمہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے شائع ہو چکا ہے (س ب)

(۲) تقریظ رئیس المحدثین، یادگارِ سلف شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی

خلیفہ ماذون رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ وبعد فقد قال اللہ تعالیٰ ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم۔ الخ۔ فقد تشرفت فی ھذہ الایام بالنظر فی ھذا التفسیر المسمی بـ ضیاء الفرقان الی معالم القرآن۔ الذی ھو من تصنیف العالم الربانی والفاضل الصمدانی۔ مفتی الانام۔ ومرشد الخاص والعام۔ ذی الفضل والاحسان۔ والعلم والعرفان۔ مولانا محمد ظفر الدین صاحب المفتی۔ فوجدتہ کما سمعت عنہ من الاوصاف الحمیدۃ۔ والاخلاق الرشیدۃ۔ وھو تفسیر جامع لما یحتاج الیہ المسلمون۔ فی ھذا الزمان۔ من بیان الآیات۔ وحل المشکلات۔ وتوضیح المعضلات۔ وتحقیق المسائل۔ وتنقیح الدلائل۔ وھو مشتمل علی ما یحتاج الیہ الخطیب والواعظ۔ والمدرس والمناظر۔ والمفتی والمحدث۔ والمتکلم والمتصوف۔ والمتعبد والزاھد۔ والعالم والمتعلم۔ والمبتدی والمنتھی۔ والعامی والخاص۔ والرئیس والمرؤس۔ والغنی والفقیر۔ والمرأۃ والرجل۔ والصغیر والکبیر۔ والحاضر والبادی۔ والمقیم والمسافر۔ والصحیح والسقیم۔ والحی والمیت۔ والمؤمن والکافر۔ والمسلم والمرتد۔ والمعاند والمنافق۔ والمبتدع والزندیق۔ والمشرک والدھری۔ والمعطل والمجسم۔ والمشبہ والمؤول۔ والمقلد والمجتھد۔ والمتبع والمبتدع۔ والمتقی والفاسق۔ والمطیع والعاصی۔ والمحسن والمسیء۔ والمتواضع والمتکبر۔ والمتقشف والمتنعم۔ والمتزوج والمتبتل۔ والمتأھل والمتوحد۔ والمتکسب والمتوکل۔ والمتحرف والمتعفف۔ والمتحمل والمتورع۔ والمتحلی والمتخلی۔ والمتجمل والمتقلل۔ والمتحبب والمتباعد۔ والمتواصل والمتقاطع۔ والمتحاب والمتباغض۔ والمتحاسد والمتنافس۔ والمتعاون والمتخاذل۔ والمتحالف والمتعادی۔ والمتسالم والمتحارب۔ والمتصالح والمتخاصم۔ والمتعاھد والمتغادر۔ والمتحاکم والمتحاکی۔ والمتحاسب والمتحاسی۔ والمتحاذر والمتحاذی۔ والمتحاشی والمتحاشد۔ والمتحاقد والمتحاسد۔ والمتحاقر والمتحاسر۔ والمتحاقب والمتحاسب۔ والمتحاقن والمتحاسن۔ والمتحاقی والمتحاسی۔ والمتحاقل والمتحاسل۔ والمتحاقم والمتحاسم

(۴) تقریظ جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب امروہوی

خلیفہ مجاز حضرت مولانا الشاہ علی صاحب تھانوی و سابق صدر مدرس شاہی مظاہر العلوم سہارنپور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد اقول: اس کلام مجید کی اردو حواشی و ترجمہ کو مشکف مغلقات سے دیکھے اشرف عمل کیا حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب جو ایک مشہور عالم و مفسر ہیے کافی شافی رکھتے ہیں۔ انہوں نے کافی عرق ریزی اور کوشش سے اپنے مشائخ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ کی برکات کو ترجمہ کے صفحاتوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ ارشاد اللہ تعالیٰ نے یہ بہترین ذخیرہ ہے۔ بکار آمد سمجھے کے لئے۔ یہاں سہل اور مختصر طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کرنے والوں کو اجر عطا فرمائے اور ان کی کوشش کو قبول فرمائے۔ میں ہر گز اس قابل نہیں ہوں کہ اتنے بڑے بڑے بزرگان دین اور حضرت مفسر شیخ عظام کے ارشادات کے متعلق کچھ عرض کروں۔ مجھ جیسی حضرت کے مزید دیکھنے کا شوق حاصل ہوا۔ قرآن کے فہم کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی برکت سے بھرا کار اور بھی مفسرین و سامعین و ناظرین کو صلاح و سعادت دارین عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ فقط

(شیخ الحدیث مولانا) عبدالرحمن عفرلہ الکیلوی (خلیفہ مجاز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
و سابق صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ شاہی مظاہر العلوم سہارنپور)

(۵) تقریظ خطیب اسلام حاجی سنت، آپی بدرجت حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری

خطیب جامع کالری گجرات۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اما بعد تفسیر جواہر القرآن مع مقدمہ کا مطالعہ نصیب ہوا۔ الحمد للہ طالب و مطالب دونوں کو ربط السرور و الغایۃ میں بے نظیر پایا۔ پاک و ہند میں تفسیر و بعد تفسیر لیکن ترجمہ حضرات اکابر و طلبائے کرام و علمائے عظام کے لئے انشاء اللہ العزیز بہت مفید اور مرجع و تحفہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کو اہل اسلام کی طرف سے جزائے احسن عطا فرمائے جنہوں نے سلطان العارفین زبدۃ المفسرین سند الاتقیاء والمحققین شیخ العارفین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملفوظات سے ملفوظ الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و الجواہر فرید و تالیف و تصنیف کر کے تمام علمی حلقوں تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم سب کے لئے اس تفسیر کو نجات اخروی کا ذریعہ بنایا اور خدمت دینی کو دارین میں باعث فلاح و فوز اور ذریعہ نجات بنائے۔ جس حضرات نے اس تفسیر بالظاہر میں کسی قسم کی خدمت روحانیت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی بہترین جزا عطا فرمائے اور فضل و رحمت سے ان سب کو دونوں جہان میں اجر جزیل اور خیر جمیل عنایت فرمائے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ آمین یا رب العالمین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عنایت اللہ بخاری عفی عنہ خطیب مرکزی جامع مسجد جامع گجرات

(۶) تقریظ مفسر قرآن شارح حدیث شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب گوجرانوالہ

سابق مدرس دار العلوم دیوبند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب کی تفسیر کے متعلق احقر کی رائے یہ ہے کہ ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلے باید از وے رو متاب

جب اس تفسیر پر نظر کی تو فوراً صاحب مراجعت کریں تو انہیں یہ خوشخبری دینا پڑا ہر اہل علم کو الحمد للہ علی احسانہ ہو سکتا ہے

من البصیر مستفید۔ تفسیر کیا ہے، شیدایان توحید اور شائقان علوم کلام مجید کے لئے جواہر ریزہ اور لآلی منثور ہیں ہر فرقہ الا اللہ کے معنی کو اصل اور صحیح تکلمہ کے مطابق سمجھا یا ہے۔ فاقتفیہ فانہا اجدر بالمعرفۃ من تفاریق العصور ولا اطن من مفسر الناخرین۔ منزل محمد موسیٰ غفرلہم اللہ تعالیٰ ومولدہم محمد علی وطنہم کنڑ السلیمان وحسن المآب واجمل نعمآء اللہ علیہم

احقر شمس الدین ناظم و مدرس جامعہ حمیدیہ گوجرانوالہ

(۹) تقریظ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب، ساکن مرجان، ضلع کیمبلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد قرآن مجید کے مطالعہ سے بحقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ تنزیل قرآن سے پہلے جاہلیت اور کفر و شرک اپنی انتہا کو پہنچ چکے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی دنیا میں کفر و الحاد اور شرک و بدعت کا دور ہو جاتا ہے اس وقت قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ ہر طرف الحاد، دہریت اور شرک و بدعت کی گھٹائیں چھا رہی ہیں اس لئے اب مسلمانوں کو ان کی لپیٹ سے بچانے کا واحد ذریعہ یہی ہے کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے مضامین کو عوام و خواص کے ذہن نشین کیا جائے۔ الوجیز تفسیر عم پارہ القرآن جس میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نے شیخ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری فوائد و نکات جمع فرمائے ہیں اس میں دو تمام چیزیں پائی جاتی ہیں جن کا جاننا قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عوام و خواص کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

الاحقر غلام مصطفےٰ عفی اللہ عنہ ۵ ربیع الآخر ۱۳۸۲ھ

(۱۰) تقریظ حضرت علامہ مولانا مفتی سیاح الدین صاحب، کاکاخیل

صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم، کیمبلپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کیمبلپور کے ایک جید عالم اور ممتاز علماء دین میں سے تھے۔ آپ نے اپنے وقت کے ایک شیخ طریقت تھے۔ انہوں نے تمام عمر دوسرے علوم دینیہ کی خدمت کے علاوہ خاص طور پر قرآن مجید کی تفسیر و تشریح اور تعلیم و تدریس میں اس طرح گذاری کہ قرآنی علوم میں سے خاص طور پر مسئلہ توحید کو نہایت شرح و بسط اور علمی تفصیلات کے ساتھ دلائل و براہین کے ساتھ لکھا اور مسلسل اس کی دعوت و تبلیغ کرتے رہے اور اسی طرح عوام الناس کو اور اصرح کے علاوہ ایسے تلامذہ کا ایک خاص حلقہ بھی تیار کیا جو ان کے جانشین کہلا کر ان کے دینی اور علمی کام کو کسی طرح و انداز میں جاری رکھ سکیں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید سے ایک خاص شغف تھا۔ اور وہ کثرت مطالعہ اور خداداد ذہانت و نکاوت اور خاص ذوق و استعداد کی بنا پر قرآنی علوم کے نکات و معارف آیات الٰہی سے نکالا کرتے تھے۔ اور ربط آیات و سور کے بارے میں بھی ان کا ایک خاص مجتہدانہ انداز تھا۔ ان علمی انوار اور تفسیری نکات و لطائف کو انہوں نے خود تو کسی خاص تصنیف کی شکل نہیں دی لیکن ان کے فیض یافتہ تلامذہ کے واسطہ سے یہ چیزیں کچھ نہ کچھ منظر عام پر آگئیں۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دل مسئلہ توحید کے اظہار و بیان میں تشدد تھا۔ اور بعض صحیح العقیدہ حضرات علماء کے کلام میں ایک نوعیت کے مداہنت کی تعبیرات اور طرز ادا کو اپنے خیال میں پسند نہیں فرماتے تھے یہ واقعہ ہے کہ اس قسم کی تعبیرات کسی حد تک بڑا دخل خالف اعظم اور بیان مطالب میں رکیک استدلال واقع ہوئی ہیں اور عدم مداہنت کے ذوق کا بھی دخل تھا۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں میں اس مسئلہ توحید کی اہمیت دوسرے سب مسائل سے بڑھ کر تھی اور بقول علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیاء کی

اصلاح میں ان کی کیفیت ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا تھا۔ اور وہ جب دیکھتے تھے کہ عام مسلمان کیا بلکہ علماء و مشائخ بھی اس کو وہ اہمیت نہیں دے رہے ہیں، اور توحید خالص کے مسائل اقوال و اعمال کو گن کر اور بیحد سرخی پیش کرتے ہیں تو وہ اپنی شدت احساس، طبیعت کی تیزی اور عشق توحید میں سرزنش کی وجہ سے بے اختیار صحیح مسائل کی تعبیر و ادا میں تشدد و افتیار فرماتے تھے

نوا را تلخ ترمی زن چو ذوق نغمہ کم یابی ۔۔۔ مذی را تیز ترمی خواں چو محمل را گراں بینی

نیز مخالفین کی یوم ضد انکار اور مکابرہ کو دیکھ کر جذبات کا بے قابو ہو جانا عام حالات میں ایک فطری امر ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے مسترشد تلامذہ نے جن تلامذہ کو توحید و سنت کی اشاعت اور قرآن مجید کی تعلیم تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، جیسا کہ آپ کے حلقۂ تلامذہ و مریدین میں سے ایک خاص تلمیذ و مسترشد اور ممتاز و مستند خلیفہ دین محمد مولانا غلام اللہ خان صاحب نے عرصہ دراز سے راولپنڈی شہر میں نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے ایک مرکزی ادارہ قائم کر کے قرآن مجید کی تعلیم تدریس اور مسئلہ توحید، اشاعت و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا ہے چنانچہ سال بھر دوسری کتب حدیث و تفسیر و حدیث کی تعلیم ہوتی ہے اور رمضان المبارک میں مکہ کے مختلف اطراف جوانب سے چار پانچ سو طلباء پر مشتمل فیض اور مرکز علوم قرآنی سے تفسیر قرآن مجید کے استفادہ کے لئے آجاتے ہیں جن میں ستائی کتب حدیث و تفسیر کا درس دیا جاتا ہے بکثرت علماء و صوفیاء اہل دل کو بھی یہ نعمت عظمیٰ نصیب ہوتی ہے ان تلامذہ کو حضرت صحت و اخلاص اور پورے انہماک و توجہ کے ساتھ حضرت مولانا مبین علی متاع قرآن فرماتے ہوئے دیکھا ہے اور ان کے حضرت مولانا کا درس دیتے ہوئے بھی، ان کی تاریخ ہے، اور اس تاریخ پر سینکڑوں طلباء نے اپنی علمی استعداد اور نیابت کا سند قرآن مجید حاصل کر لیا ہے اور ان کے اساتذہ و مشائخ کے اسماء گرامی کے ساتھ ان کا سلسلہ توحید کے ساتھ ملا دیا ہے کہ وہ ان بندوں میں قیامت کو اپنے کو شمار کریں گے جن کے متعلق حدیث میں

اور اس میں مصنف سے عقیدہ یا فہم کی بنا پر کوئی لغزش عمل طور سے ہو سکتی ہے۔ اس لئے اگر کسی مسئلہ یا مسئلہ کی تعبیر اور انداز میں دوسرے اہل علم کو اس مصنف سے اختلاف ہو تو یہ علمی انداز ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ان جزئی مسائل و اعتبارات کی وجہ سے پوری کتاب کو جو حق تعالیٰ کے لوگوں کو اس کے مطالعہ سے راہ یاب کیا جائے اور پوری کتاب سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ ڈالی جائے بلکہ چاہئے کہ جادہ حق پر خود بھی چلتے رہیں اور فریق دیانتداری کے ساتھ علی وجہ البصیرت ہر دو مسلک پر غور کر کے حق کی تلاش کی کوشش کی جائے اور دلائل و براہین کی روشنی میں ان پر تنقید کی جائے اس طرح جس مصنف کو بھی ان اغلاط پر متنبہ کر دیا جائے تو وہ اس کو بخوشی قبول کر لیا جائے اور اس مناسب طریقہ کو قائم کر دیا جائے اور اس طریقہ کو اختیار کیا جائے جو اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔ ہمارے اسلاف کا بھی انداز رہا ہے۔ مثال کے طور پر علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر کشاف کو لکھا ہے۔ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر و ثابت ہے کہ بہت سی آیات کی تفسیر علامہ زمخشری نے اپنے مسلک اعتزال کے مطابق کی ہے جس سے معتزلہ کی تائید ہوتی ہے اور اہل سنت کے مسلک حق کے مطابق آیات کی وہ تفسیر درست نہیں لیکن اس کے باوجود ہم نے کشاف کی بہت سی خوبیوں اور بلاغت کے نادر نکات و معارف ادبی اور لغوی تحقیقات ہیں جن سے فائدہ اٹھانا ہر محقق ضروری ہے تو جید ہیں آنے والے ائمہ مفسرین مثلاً امام رازی رح قاضی بیضاوی رح ابو السعود رح اور علامہ آلوسی رح نے اگرچہ خاص آیات کی تفسیر میں کشاف کی رائے نہیں لی بلکہ ان پر تنقید کر کے دلائل اہل حق کے ساتھ اس کے جوابات لکھے لیکن علامہ زمخشری اور اس کی تفسیر کی عظمت و برتری کا انہوں نے ہمیشہ اعتراف کیا بلکہ ان تمام تفاسیر کا بنیادی ماخذ تفسیر کشاف ہی ہے آپ اگر بہ نظر غور مطالعہ فرمائیں تو ان تفاسیر میں کشاف کی پوری پوری عبارتیں بعینہٖ آپ کو موجود ملیں گی جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارے اکابر میں تنگ نظری کبھی بھی نہیں رہی حتیٰ کہ جہاں مسائل میں اگر اختلاف ہوا تو پوری کتاب کو متروک قرار نہیں دیا۔

الا بعلماء و مفسرین کے اس مسلمہ اور معقول اصول کی روشنی میں ہمیں امید کرنا چاہئے کہ اہل علم اس تفسیر کے بارے میں بھی ہمیں عادلانہ اور علمی نظر اور رویہ اختیار فرمائیں گے۔ مگر کسی شخص کا بالاس کی تفسیر میں وہ خلاف رکھنے ہوں تو اس کی بنا پر اس کے علمیہ و علمی جزائر سے لوگوں کو محروم نہ کریں۔ علمی و تحقیقی تفسیر کو قابل ترک اور رد نہ تصور نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو دین کی بہترین خدمات اور خاص کر اشاعت علوم قرآن مجید کی خدمت کے لئے دارین میں سعادت و مسرت اور ہر قسم کی آفات سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین۔ اللھم یا رب العالمین۔

احقر العباد سید سیاح الدین کاکاخیل مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد گلبرگ
مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی سابق صدر جمعۃ المبارک

(۱۱) تقریظ مجاہد ملت عالمی سنت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری

صدر تنظیم اہل سنت (پاکستان) ملتان

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کو رب العزت نے اپنے کلام قدیم قرآن کریم کی خدمت کے لئے چن لیا ہے آپ نے کتاب اللہ کی نشر و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

قرآن پاک کا یہ نظر ترجمہ اور تفسیر اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے حضرت شیخ الہند رح کا ترجمہ حضرت مولانا احمد علی صاحب رح کی تفسیر جواہر القرآن اور شاہ ولی اللہ صاحب کے شاہ دلی حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمہا اللہ کے فوائد کی ترتیب و اشاعت قرآن کریم کی ایک بے حد اہم خدمت ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے ایک مقبول بندہ حضرت شیخ القرآن سے لی ہے جس پر اس عاجز و ضعیف پر حضرت موصوف کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔

سید نور الحسن بخاری خادم تحریک تنظیم اہل سنت پاکستان ملتان بتاریخ ۱۴ ۱۹۸۳ء